

لقد من الله على المؤمنين إذ بعث فيهم رسولا من أنفسهم يطوعهم أمره و يركبهم ويعلمهم الكتاب والحكمة

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ کی تقریریا تمین سے تصانیف سے ماخوذ  
(۳۶۶۳) احادیث و آثار اور (۵۵۵) اقوال و مضامین پر مشتمل علوم و معارف کا گنج گراں نمای

المختارات الرضویہ من الاحادیث النبویہ والآثار المرویہ  
المعروف بہ

# جامع الاحادیث

مع افادات

مجدد اعظم امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ

جلد دوم

مولا نا محمد حنیف خاں رضوی بریلوی  
صدر المدینہ جامعہ نور یہ رضویہ بریلی شریف  
تقدیم، ترتیب، تخریج، ترجمہ

ALAHAZRAT NETWORK

الاحضرت نیٹ ورک

[www.alahazratnetwork.org](http://www.alahazratnetwork.org)

لقد من الله على المؤمنين اذ بعث فيهم رسولا من انفسهم يطوا عليهم اية ويزكيهم وعلّمهم الكتاب والحكمة  
امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ کی تقریباً تین سو تصانیف سے ماخوذ (۳۶۶۳) احادیث  
و آثار اور (۵۵۵) اقادات رضویہ پر مشتمل علوم و معارف کا گنج گرانمایہ

**المختارات الرضویہ من الاحادیث النبویہ والآثار المرویہ**

المعروف بہ

# جامع الحادیث

مع اقادات

مجدد اعظم امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ

جلد دوم

تقدیم، ترتیب، تخریج، ترجمہ

مولانا محمد حنیف خاں رضوی بریلوی

صدر المدرسین جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف

سلسلہ اشاعت.....

نام کتاب \_\_\_\_\_ مقدمہ جامع الاحادیث (جلد اول)

اصلاح و نظر ثانی \_\_\_\_\_ بحر العلوم حضرت علامہ مفتی عبدالمنان صاحب قبلہ مبارک پوری

ترتیب و تخریج \_\_\_\_\_ مولانا محمد حنیف خاں رضوی صدر المدرسین جامعہ نوریہ بریلی شریف

پروف ریڈنگ \_\_\_\_\_ مولانا عبدالسلام صاحب رضوی استاذ جامعہ نوریہ بریلی شریف

کمپوز ڈیسٹنگ ..... محمد ارشد علی جیلانی جبل پوری۔ محمد تطہیر خاں بریلوی

تعداد \_\_\_\_\_ (۱۰۰۰)

سن اشاعت \_\_\_\_\_ ۱۴۲۲ھ / ۲۰۰۱ء

قیمت \_\_\_\_\_

ملنے کے پتے  
www.alahazrat.org

۱۔ مرکز اہل سنت برکات رضا امام احمد رضا روڈ پور بندر گجرات

۲۔ کتب خانہ امجدیہ نیا محل جامع مسجد دہلی

۳۔ رضا دار الاشاعت آندوہار بریلی شریف



اس عظیم ہستی کے نام جس نے لاکھوں گم گشتگان راہ منزل کو صراط  
مستقیم پر گامزن فرمایا۔۔۔ جس نے بے شمار انسانوں کو عشق رسول کی  
دولت لازوال سے مالا مال کیا۔۔۔ جس کی بارگاہ سے ہزاروں علماء و  
مشائخ نے اکتساب فیض کیا۔۔۔ اور جس کے دستِ حق پرست پر  
کروڑوں اہل سنت و جماعت نے شرف بیعت حاصل کر کے دارین کی  
سعادتیں حاصل کیں

یعنی

www.alhamdulillah.org

تاجدار اہل سنت، شہزادہ اعلیٰ حضرت، آفتابِ رشد و ہدایت،  
واقفِ اسرارِ شریعت، امام المشائخ والفقہاء، مخدوم الاکابر والعلماء، سیدی و  
مرشدی و ذخری لیومی و غدی حضور مفتی اعظم ہند حضرت علامہ الشاہ  
ابوالبرکات آل رحمن محمد مصطفیٰ رضا خاں صاحب قبلہ برکاتی نوری رضوی  
بریلوی نور اللہ مرقدہ و برد مضجعہ۔۔۔ اگر قبول افتد زہے عز و شرف  
مولیٰ تبارک و تعالیٰ اپنے حبیبِ کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کے طفیل میری اس  
خدمت کو شرف قبولیت سے مشرف فرمائے۔ آمین



# اجمالی فہرست جلد دوم

- ۱۔ کتاب الایمان ۷
- ۲۔ کتاب العلم ۱۶۳
- ۳۔ کتاب الطہارۃ ۲۱۵
- ۴۔ کتاب الصلوٰۃ ۳۱۵

[www.alahazratnetwork.org](http://www.alahazratnetwork.org)

## بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله المسلسل احسانه ، المتصل انعامه ، غير منقطع ولا مقطوع  
فضله واکرامه ، ذکرہ سند من لا سند له ، واسمہ احد من لا احد له۔  
فافضل الصلوات العوالی النزول ، واکمل السلام المتواتر الموصول ،  
على اجل مرسل ، کشاف کل معضل ، العزيز الاعزال المعز الحبيب ، الفردفی وصل  
کل غریب ، فضله الحسن مشهور مستفیض ، وبا لا ستناد الیه يعود صحیحاً کل  
مریض ، قد جاء جوده المزید ، فی متصل الاسانید ، بل کل فضل الیه مسند ، عنه  
یروی والیه یرد ، فسموٰط فضائله العلیه ، مسلسلات با لاولیة ، وکل درجید من  
بحره مستخرج ، وکل مدرج جودفی سائلیه مدرج ، فهو المعرج من کل حرج ،  
وهو الجامع ، وله الجوامع ، علمه مرفوع ، وحديثه مسموع ، و متابعة مشفوع ،  
والاصر عنه موضوع ، وغیره من الشفاعة قبله ممنوع ، فالیه الاسناد فی محشر  
الصفوف ، وامر الموقف علی رایہ موقوف ، حوضه المورود ، لکل وارد مسعود ،  
فیافوز من هو منه منهل ، ومعلول فیہ کل علة من معلل ، نزول حزبه المعبر ،  
والشذوذ منه منکر ، وطریق الشاذ الی شواظ سقر ، حافظ الامة من الامور الدلہمة  
الذباب عناکل تلبیس و تدلیس ، والحابر لقلب بالئس مضطرب من عذاب بئیس ،  
الحاکم الحجة الشاهد البشیر ، معجم فی مدحه کل بیان و تقریر ، علوه لا یدرک ،  
وما علیہ مستدرک ، مقبولہ یقبل ، ومتروکہ یترک ، تعدد طرق الضعیف الیه ،  
فمن سننه الصحاح التعطف علیہ ، فیحبر باعتضاده قلبه الحریح ، یرتقی من

یہ خطبہ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ العزیز کا تحریر کردہ ہے ، جس میں تقریباً  
اسی مصطلحات حدیث کو بطور برائتہ استعمال نہایت فصاحت و بلاغت کے ساتھ ذکر فرمایا ہے۔  
جو آپ کی ذہانت و فطانت اور جودت طبع پر دال ہے۔ مصطلحات مشمولہ مندرجہ ذیل ہیں:-

☆ حدیث ☆ خبر ☆ تقریر ☆ مسموع

ضعفه الى درجة الصحيح، مداراسانید الحود والاکرام ، منتهی سلاسل الانبیاء  
الکرام ، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وسلم، ملأ افاق السماء و اطراف العالم ،  
و علی الہ وصحبہ وکل صالح من رجلہ و حزبه ، رواة علمہ ودعاة شرعة  
ووعاة ادبہ ، و علی کل من لہ وجادة و مناولة ، من افضالہ الواصلة الدارة

|                 |          |          |                         |
|-----------------|----------|----------|-------------------------|
| ☆ سند           | ☆ اسناد  | ☆ طریق   | ☆ متواتر                |
| ☆ مشہور         | ☆ مستفیض | ☆ عزیز   | ☆ غریب                  |
| ☆ فرد           | ☆ احد    | ☆ مقبول  | ☆ مردود                 |
| ☆ صحیح          | ☆ متصل   | ☆ موصول  | ☆ وصل                   |
| ☆ متصل الاسانید | ☆ معطل   | ☆ علت    | ☆ شاؤ                   |
| ☆ شدوذ          | ☆ ضبط    | ☆ حسن    | ☆ ضعیف                  |
| ☆ احتصاد        | ☆ محفوظ  | ☆ منکر   | ☆ متاع                  |
| ☆ شاہد          | ☆ معتبر  | ☆ مرسل   | ☆ معطل                  |
| ☆ منقطع         | ☆ علس    | ☆ موضوع  | ☆ متروک                 |
| ☆ معطل          | ☆ مدرج   | ☆ مضطرب  | ☆ مزید فی متصل الاسانید |
| ☆ اختلاط        | ☆ وہم    | ☆ مرفوع  | ☆ موقوف                 |
| ☆ مقطوع         | ☆ غتمی   | ☆ عوالی  | ☆ نوازل                 |
| ☆ علیہ          | ☆ علو    | ☆ رجال   | ☆ مسلسل بالاولیت        |
| ☆ رواة          | ☆ دعاة   | ☆ صحب    | ☆ روی                   |
| ☆ یروی          | ☆ اجازة  | ☆ مناولة | ☆ وجادة                 |
| ☆ محاز          | ☆ صالح   | ☆ جید    | ☆ حافظ                  |
| ☆ حاکم          | ☆ حجت    | ☆ جامع   | ☆ جوامع                 |
| ☆ سنن           | ☆ مسند   | ☆ معجم   | ☆ مستخرج                |
| ☆ مستدرک        | ☆ صحاح   | ☆ مخرج   |                         |

ان سب کی تفصیل مقدمہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

المتواصلة ، بحسن ضبط محفوظ النظام ، من دون وهم ولا ابهام ، ولا اختلاط بها لا عداء الیام ، ماروی خیر و هوی اجازة ، و غلب حقيقة الكلام محازة۔ آمین۔ اما بعد۔

## ا۔ نیت (۱) اعمال کا مدار نیتوں پر ہے

۱۔ عن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَإِنَّمَا الْكُلُّ لِأَمْرٍ مَا نَوَى ۔

فتاویٰ رضویہ ۲/۴۷۵ ☆ فتاویٰ رضویہ ۹/۷۲۲

امیر المؤمنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اعمال کے ثواب کا مدار نیت پر ہے اور ہر شخص کو اسکی نیت کے مطابق ہی اجر ملتا ہے۔

|       |   |                            |
|-------|---|----------------------------|
| ۲/۱   | باب کیف كان يدنو الوحي ،                    | ۱۔ الجامع الصحيح للبخاري ، |
| ۱۴۰/۱ | باب قوله ﷺ إنما الأعمال بالخ                | الصحيح لمسلم ،             |
| ۳۰۰/۱ | كتاب الطلاق باب ما عني به الطلاق و النيات ، | السنن لابی داؤد ،          |
| ۳۲۱/۱ | ابواب النهد ،                               | السنن لابن ماجه ،          |
| ۲۴/۱  | كتاب الطهارة                                | السنن للنسائي ،            |
| ۱۰۴/۳ | كتاب الطلاق ،                               | السنن للنسائي ،            |
| ۱۴۴/۲ | كتاب الايمان والتلور ،                      | السنن للنسائي ،            |
| ۴۱/۱  | كتاب الطهارة                                | السنن الكبرى للبيهقي ،     |
|       |   | الموطا لمالك               |
| ۵۶/۱  | ☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى ،               | المستند لاحمد بن حنبل ،    |
| ۲۲۸/۱ | ☆ كتاب الزهد و الرقائق ،                    | ☆ حلية الاولياء لابی نعم   |
| ۵۵/۱  | ☆ تلخيص الحبير لابن حجر ،                   | ☆ التفسير للبخاري ،        |
| ۲۴۴/۴ | ☆ تاريخ بغداد للخطيب ،                      | ☆ المستند للحميدى ،        |
| ۱۵/۲  | ☆ تاريخ اصفهان لابی نعم ،                   | ☆ فتح الباري ،             |
| ۳۶۲   | ☆ علل الحديث لابن ابى حاتم                  | ☆ شرح السنة للبخاري ،      |
|       |   | ☆ تحاف السادة للمتقين      |
| ۳۵۱/۴ | ☆ المعنى للعراقي ،                          | ☆ التفسير لابن كثير ،      |
| ۵۵/۱۱ | ☆ البداية و النهاية لابن كثير ۱۰/۱۱۸ ،      | ☆ روح المعاني              |



**اقول:** اس حدیث کی عظمت و صحت پر اجماع مسلمین ہے۔ امام شافعی وغیرہ نے اسکو تہائی اسلام فرمایا۔ اور تمام ابواب فقہ کو اس میں داخل مانا۔

دیگر ائمہ کرام اسکو چوتھائی اسلام قرار دیتے ہیں۔ حضرت عبدالرحمن بن مہدی کہتے ہیں: ہر مصنف کو اس حدیث سے اپنی کتاب شروع کرنا چاہئے تاکہ طالب علم کو اس بات پر تہیہ ہو جائے کہ علم دین حاصل کرنے میں نیت خالص رضائے الہی ہو۔ امام خطابی نے اس قول کو تمام ائمہ کرام کی طرف منسوب کیا۔ اسی لئے امام بخاری علیہ رحمۃ الباری نے اپنی کتاب بخاری شریف کو اس حدیث سے شروع فرمایا۔ نیز دیگر سات مقامات پر اس حدیث کو روایت کیا۔

حفاظ حدیث فرماتے ہیں: یہ حدیث امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضرت یحییٰ بن سعید انصاری تک خبر واحد صحیح ہے۔ یعنی حضرت فاروق اعظم سے صرف حضرت علقمہ بن وقاص تابعی نے اور ان سے فقط محمد بن ابراہیم تمیمی تابعی نے اور ان سے یحییٰ بن سعید انصاری تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے ہی روایت کی۔ ہاں حضرت یحییٰ کے بعد اسکی سندیں کثیر ہو گئیں کہ صرف ان سے روایت کرنے والوں کی تعداد دو سو سے زائد بتائی جاتی ہے۔ ان میں اکثر ائمہ کرام ہیں۔

مثلاً امام بخاری، امام ابو داؤد اور امام احمد بن حنبل حضرت سفیان بن عیینہ کی روایت سے ذکر کی۔

امام مسلم نے امام مالک کی روایت نقل فرمائی۔

امام ابن ماجہ نے لیث بن سعد اور یزید بن ہارون سے سند ذکر کی۔

امام نسائی نے عبداللہ بن مبارک، سلیم بن حبان اور امام مالک سے روایت فرمائی۔

اور خود امام عبداللہ بن مبارک مروزی نے بھی کتاب الزہد میں اپنی سند بیان کی البتہ حافظ ابو نعیم نے ایک دوسری سند ذکر کی جس میں امام مالک کے طریق سے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی لیکن اسکو غریب کہہ کر فرمایا کہ یحییٰ بن سعید انصاری کی حدیث ہی صحیح ہے۔

بعد ازاں اس حدیث کی سندیں ائمہ حدیث کے نزدیک سات سو تک شمار کی گئی ہیں۔

بہر حال یہ حدیث مشہور صحیح ہے لیکن متواتر نہیں کہ شرائط ابتدائے سند میں مفقود

رہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲م

## (۲) نیت خیر پر اجر

۲۔ عن أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِنْ عَمَلِهِ۔ فتاویٰ رضویہ ۲/۶۸۰  
حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کی نیت اسکے عمل سے بہتر ہے۔

### (۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بے شک جو علم نیت جانتا ہے ایک ایک فعل کو اپنے لئے کئی کئی نیکیاں کر سکتا ہے۔ مثلاً، جب نماز کیلئے مسجد کو چلا اور صرف یہ ہی قصد ہے کہ نماز پڑھوں گا تو بیشک اسکا یہ چلنا محمود، ہر قدم پر ایک نیکی لکھیں گے۔ اور دوسرے پر گناہ محو کریں گے، مگر عالم نیت اس ایک فعل میں اتنی نیتیں کر سکتا ہے۔

(۱) اصل مقصود یعنی نماز کو جاتا ہوں۔

(۲) خانہ خدا کی زیارت کروں گا۔

(۳) شعرا سلام ظاہر کروں گا۔

(۴) داعی الی اللہ کی اجابت کرتا ہوں۔

(۵) تحیۃ المسجد پڑھنے جاتا ہوں۔

(۶) مسجد سے خس و خاشاک وغیرہ دور کروں گا۔

(۷) اعتکاف کرنے جاتا ہوں کہ مذہب مفتی بہ پر اعتکاف کیلئے روزہ شرط نہیں۔ ایک ساعت کا بھی ہو سکتا ہے، جب سے داخل ہو باہر آنے تک اعتکاف کی نیت کرے۔ انتظار نماز و ادائے نماز کے ساتھ اعتکاف کا بھی ثواب پائے گا۔

(۸) امر الہی ”تَحِلُّوْا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ“ (اپنی زینت لو جب مسجد جاؤ) کے

|       |                              |   |       |                      |
|-------|------------------------------|---|-------|----------------------|
| ۲۲۸/۶ | المعجم الكبير للطبرانی       | ☆ | ۲۵۵/۳ | ۲۔ حلیۃ الاولیاء     |
| ۲۳۷/۹ | تاریخ بغداد للمعطب           | ☆ | ۱۵/۱۰ | اتحاف السادة المتقين |
| ۳۷۵   | الاسرار المرفوعة لعلی القاری | ☆ | ۲۵۰   | الفوائد للشوکانی     |
| ۱۶۶   | الدرر المنتشرة للسيوطی       | ☆ | ۴۳۸/۲ | كشف المعطل للعجلونی  |

اعتقال کو جاتا ہوں۔

(۹) جو وہاں علم والا ملے گا اس سے مسائل پوچھوں گا۔ دین کی باتیں سیکھوں گا۔

(۱۰) جاہلوں کو مسئلہ بتاؤں گا، دین سکھاؤں گا۔

(۱۱) جو علم میں میرے برابر ہوگا اس سے علم کی تکرار کروں گا۔

(۱۲) علماء کی زیارت۔

(۱۳) نیک مسلمان کا دیدار۔

(۱۴) دوستوں سے ملاقات۔

(۱۵) مسلمانوں سے میل۔

(۱۶) جو رشتہ دار ملیں گے ان سے بکشادہ پیشانی مل کر صلہ رحمی۔

(۱۷) اہل اسلام کو سلام۔

(۱۸) مسلمانوں سے مصافحہ کروں گا۔

(۱۹) ان کے سلام کا جواب دوں گا۔

(۲۰) نماز باجماعت میں مسلمانوں کی برکتیں حاصل کروں گا۔

(۲۱) و (۲۲) مسجد میں جاتے نکلتے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سلام عرض کروں گا۔

بسم اللہ و الحمد للہ و السلام علی رسول اللہ ،

(۲۳) و (۲۴) دخول و خروج میں حضور و آل حضور و ازواج حضور پر درود بھیجوں گا۔

اللہم صل علی سیدنا محمد و علی آل سیدنا محمد و علی أزواج سیدنا محمد

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

(۲۵) بیمار کی مزاج پرسی کروں گا۔

(۲۶) اگر کوئی غمی والا ملا تعزیت کروں گا۔

(۲۷) جس مسلمان کو چھینک آئی اور اس نے 'الحمد لله' کہا اسے 'یرحمک اللہ' کہوں گا۔

(۲۸) و (۲۹) امر بالمعروف و نہی عن المنکر کروں گا۔

(۳۰) نمازیوں کو وضو کا پانی دوں گا۔

(۳۱) و (۳۲) خود مؤذن ہے، یا مسجد میں کوئی مؤذن مقرر نہیں تو نیت کرے کہ اذان و اقامت

کہوٹکا۔ اب یہ کہنے نہ پایا یا دوسرے نے کہہ دی تاہم اپنی نیت کا ثواب پاچکا، فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ۔

(۳۳) جوراہ بھولا ہوگا اسے راستہ بتاؤٹکا۔

(۳۴) اندھے کی دیکھیری کروٹکا۔ (۳۵) جنازہ ملا تو نماز پڑھوٹکا۔

(۳۶) موقع پایا تو ساتھ دفن تک جاؤٹکا۔

(۳۷) دو مسلمانوں میں نزاع ہوئی تو حتی الوسع صلح کراؤٹکا۔

(۳۸) و (۳۹) مسجد میں جاتے وقت داہنے، اور نکلتے وقت بائیں پاؤں کی تقدیم سے اتباع سنت کروٹکا۔

(۴۰) راہ میں جو لکھا ہوا کاغذ پاؤٹکا اٹھا کر ادب سے رکھ دوٹکا۔ الی غیر ذلك من نيات كثيره۔ تو دیکھئے کہ جو ان ارادوں کے ساتھ گھر سے مسجد کو چلا وہ صرف حسنہ نماز کیلئے نہیں جاتا بلکہ ان چالیس حسنات کیلئے جاتا ہے۔ تو گویا اس کا یہ چلنا چالیس طرف چلنا ہے۔ اور ہر قدم چالیس قدم، پہلے اگر ایک نیکی تھا اب چالیس نیکیاں ہوگا۔

فتاویٰ رضویہ قدیم ۶۸۱/۳ ☆ فتاویٰ رضویہ جدید ۶۷۵/۵

### (۳) اللہ تعالیٰ نیتوں کو دیکھتا ہے

۳۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَا يَنْظُرُ إِلَى صُورِكُمْ وَ أَمْوَالِكُمْ وَ لَكِنَّ إِنْ شَأْنًا يَنْظُرُ إِلَى قُلُوبِكُمْ وَ أَعْمَالِكُمْ۔ ذیل المدعایا حسن الوعاء ص ۱۰

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور مالوں کو نہیں دیکھتا۔ ہاں البتہ تمہارے دلوں کو اور عملوں کو دیکھتا ہے۔ ۱۲م



## (۴) دل کا حال خدا جانتا ہے

۴۔ عن أسامة بن زيد رضي الله تعالى عنهما قال : بعثنا رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم في سرية فصباحنا الحرقات من جهينة فأدرکت رجلا فقال لا إله إلا الله فطعته فوق في نفسي من ذلك فذكرته للبي صلى الله تعالى عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : أقال لا إله إلا الله وقتله قال : قلت يا رسول الله ! إنما قالها خوفا من السلاح قال : أ فلا شققت عن قلبه حتى تعلم أقالها أم لا ، فمازال يكررها على حتى تميت أني أسلمت يومئذ

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمکو ایک سریہ میں روانہ فرمایا۔ ہمارا قبیلہ جہینہ کی ایک شاخ حرقات سے مقابلہ ہوا، میں نے ایک شخص پر حملہ کیا اس نے بیساختہ کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ پڑھا لیکن میں نے اسے نیزہ مار کر ہلاک کر دیا۔ پھر میرے دل میں یہ بات کھلکی تو میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا اس نے لا الہ الا اللہ پڑھا تھا اور تم نے اس کو قتل کر دیا؟ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! اس نے ہتھیار کے خوف سے پڑھا۔ حضور نے فرمایا تو تم نے اس کا دل چیر کر کیوں نہیں دیکھ لیا؟ کہ تم جان لیتے کہ صدق دل سے پڑھایا ہو نہی محض خوف سے۔ حضور یہ ہی جملہ بار بار فرماتے رہے یہاں تک کہ اس تشدیدِ حکم سے حائر ہو کر میں تمنا کرنے لگا کہ کاش میں آج ہی مسلمان ہوا ہوتا۔

تلاوی رضویہ ۸/۳۲۳

## ۲۔ توحید و صفات الہی

### (۱) کلمہ توحید کی فضیلت

۵۔ قال الإمام علی رضا حدثنی أبی موسیٰ الکاظم عن أبیه جعفر الصادق عن أبیه محمد الباقر عن أبیه زین العابدین عن أبیه الحسین عن أبیه علی بن أبی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہم قال : حدثنی حبیبی و قرۃ عینی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال : حدثنی جبرئیل قال : سمعت رب العزۃ یقول : لا إله إلا اللہ یحیی، فَمَنْ قَالَ دَخَلَ جَنَّتی، وَمَنْ دَخَلَ جَنَّتی آمِنٌ مِنْ عَذَابِی۔

سیدنا امام علی رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ امام موسیٰ کاظم وہ امام جعفر صادق وہ امام محمد باقر وہ امام زین العابدین وہ امام حسین وہ علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ میرے پیارے میری آنکھوں کی ٹھنڈک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے حدیث بیان فرمائی کہ ان سے جبرئیل علیہ السلام نے عرض کی : کہ میں نے اللہ عزوجل کو فرماتے سنا، کہ لا الہ الا اللہ میرا قلم ہے۔ تو جس نے اسے کہا وہ میرے قلعہ میں داخل ہوا اور جو میرے قلعہ میں داخل ہوا میرے عذاب سے امان میں رہا۔

### (۲) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام ابن حجر مکی نے اس حدیث کی روایت و سند کا پس منظر اس طرح بیان فرمایا کہ جب امام علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نیشاپور میں تشریف لائے چہرہ مبارک کے سامنے ایک پردہ تھا، حافظان حدیث امام ابو زرہ رازی۔ امام محمد بن اسلم طوسی اور انکے ساتھ پیشاں طالبان علم حدیث حاضر خدمت انور ہوئے اور گڑگڑا کر عرض کی : کہ اپنا جمال مبارک ہمیں دکھائیے اور اپنے آہائے کرام سے ایک حدیث ہمارے سامنے بیان فرمائیے۔ امام نے سواری روکی اور قلاموں کو حکم فرمایا کہ پردہ ہٹالیں۔ خلق کی آنکھیں جمال مبارک سے ٹھنڈی ہوئیں۔ دو گیسو شانے پر لٹک رہے تھے۔ پردہ ہٹتے ہی خلق کی یہ حالت ہوئی کہ کوئی چلاتا ہے۔ کوئی خاک پر لوٹتا ہے۔ کوئی روتا ہے۔ کوئی سواری مقدس کا سم چومتا ہے۔ اتنے میں علماء نے آواز دی خاموش۔

سب لوگ خاموش ہو رہے۔ دونوں امام مذکور نے حضور سے کوئی حدیث روایت کرنے کو عرض کی تو یہ حدیث بیان فرمائی۔ یہ حدیث بیان فرما کر حضور رواں ہوئے اور پردہ چھوڑ دیا گیا۔ دو اتوں والے جوار شاد مبارک لکھ رہے تھے شمار کئے گئے تو بیس ہزار سے زائد تھے۔ امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

لو قرأت هذا الاسناد علی محنون لبرا من حقه۔ یہ مبارک سند اگر مجنون پر پڑھو تو ضرور اسے جنون سے شفا ہو۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اصحاب کہف کے نام تحصیل نفع و دفع ضرر اور آگ بجھانے کے واسطے ہیں۔ ایک پارچہ میں لکھ کر بیچ آگ میں ڈال دیں اور بچہ روتا ہو تو لکھ کر گہوارے میں اس کے سر کے نیچے رکھ دیں۔ اور کھیتی کی حفاظت کیلئے کاغذ پر لکھ کر بیچ کھیت میں ایک لکڑی گاڑ کر اس پر باندھیں۔ اور رگیں ٹپکنے اور تجارتی اور در دسر اور حصول توکمری و وجاہت اور سلاطین کے پاس جانے کیلئے دہنی ران پر باندھیں۔ اور دشواری ولادت کیلئے عورت کی ہائیں ران پر نیز حفاظت مال اور دریا کی سواری اور قتل سے نجات کیلئے۔

اقول: فی الواقع جب اسمائے اصحاب کہف قدست اسرار ہم میں وہ برکات ہیں حالانکہ وہ اولیائے عیسویین میں سے ہیں۔ تو اولیائے محمدیین صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین کا کیا کہنا۔ انکے اسمائے کرام کی برکت کیا شمار میں آسکے۔ اے شخص تو نہیں جانتا کہ نام کیا ہے۔ مسکی کے اسمائے وجود سے ایک نحو ہے۔ امام فخر الدین رازی وغیرہ علماء نے فرمایا کہ وجود مسکی کی چار صورتیں ہیں۔ وجود اعیان میں۔ علم میں۔ تلفظ میں۔ کتابت میں۔ تو ان دو شق اخیر میں وجود اسم ہی کو وجود مسکی قرار دیا ہے، بلکہ کتب عقائد میں لکھتے ہیں۔ الاسم عین المسمی۔ نام عین مسمی ہے۔ امام رازی نے فرمایا۔ المشہور عن اصحابنا ان الاسم هو المسمی۔ مقصود اتنا ہے کہ نام کا مسکی سے اختصاص کپڑوں کے اختصاص سے زائد ہے اور نام کی مسکی پر دلالت تراشہ ناخن کی دلالت سے افزوں ہے۔ تو خالی اسماء ہی ایک اعلیٰ ذریعہ تہرک و توسل ہوتے نہ کہ اسمی سلاسل علیہ کہ اسناد اتصال محبوب ذوالجلال و محضرت عزت و جلال ہیں۔ جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ اور اللہ و محبوب و اولیاء کے سلسلہ کرام و کرامت میں انسلاک





اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: یَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ رَبَّكُمْ وَاحِدٌ وَإِنَّ أَبَاكُمْ وَاحِدٌ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (حجۃ الوداع کے موقع پر) ارشاد فرمایا: اے لوگو! تمہارا رب ایک ہے اور باپ ایک  
 قنوی افریقہ ص ۳۶

### (۴) توحید پرست سب جنتی ہیں

۸۔ عن أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ مَآجَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضِهِمْ فَيَأْتُونَ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُولُونَ: اشفَعْ لَدُنِّكَ فَيَقُولُ: لَسْتُ لَهَا وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِإِبْرَاهِيمَ فَإِنَّهُ يَخْلُلُ اللَّهُ تَعَالَى فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُولُ: لَسْتُ لَهَا وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُوسَى فَإِنَّهُ كَلَّمَ اللَّهُ تَعَالَى ، فَيُوثِي مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُولُ: لَسْتُ لَهَا وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِعِيسَى فَإِنَّهُ رُوحُ اللَّهِ وَكَلِمَتُهُ ، فَيُوثِي عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُولُ: لَسْتُ لَهَا وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأُوثِي فَأَقُولُ: أَنَا لَهَا، أَنْطَلِقُ فَأَسْتَاذِدُ عَلَى رَبِّي فَيُؤَذِّنُ لِي ، فَأَقُومُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَأَحْمَدُهُ بِمَحَامِدٍ لَا أَقْدِرُ عَلَيْهِ الْآنَ يُلْهِمُنِيهِ اللَّهُ تَعَالَى ، ثُمَّ أُحِرُّ لَهُ سَاجِدًا ، فَيَقَالَ لِي: يَا مُحَمَّدُ اارْفَعْ رَأْسَكَ ، وَقُلْ يُسْمِعْ لَكَ ، وَاسْأَلْ تُعْطَهُ وَاشْفَعْ تُشْفَعَ فَأَقُولُ: يَا رَبِّ اأْمَنِيْ اأْمَنِيْ فَيَقَالَ: أَنْطَلِقْ فَمَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ بَرٍّ أَوْ شَعِيرَةٍ مِنْ إِيْمَانٍ فَأَخْرِجُهُ مِنْهَا ، فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ ثُمَّ أَرْجِعُ إِلَى رَبِّي تَعَالَى فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ، ثُمَّ أُحِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيَقَالَ لِي: يَا مُحَمَّدُ اارْفَعْ رَأْسَكَ ، وَقُلْ يُسْمِعْ لَكَ ، وَاسْأَلْ تُعْطَهُ ، وَاشْفَعْ تُشْفَعَ ، فَأَقُولُ: يَا رَبِّ اأْمَنِيْ اأْمَنِيْ ، فَيَقَالَ لِي: أَنْطَلِقْ فَمَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرَدَلٍ مِنْ إِيْمَانٍ فَأَخْرِجُهُ مِنْهَا ، فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ ، ثُمَّ أَعُودُ إِلَى رَبِّي فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ، ثُمَّ أُحِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيَقَالَ لِي: يَا مُحَمَّدُ اارْفَعْ رَأْسَكَ ، وَقُلْ يُسْمِعْ لَكَ ، وَاسْأَلْ تُعْطَهُ ، وَاشْفَعْ تُشْفَعَ ، فَأَقُولُ: يَا رَبِّ اأْمَنِيْ اأْمَنِيْ ، فَيَقَالَ لِي: أَنْطَلِقْ فَمَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ أَذْنَى أَذْنَى

أَذْنِي مِنْ مِثْقَالِ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيْمَانٍ فَأَخْرِجُهُ مِنَ النَّارِ فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ؛ ثُمَّ أَرْجِعْ إِلَى رَبِّي فِي الرَّابِعَةِ فَأُحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ، ثُمَّ أَخْرِجُهُ سَاجِدًا فَيَقَالَ لِي: يَا مُحَمَّدُ! اِرْفَعْ رَأْسَكَ، وَقُلْ يُسْمِعُ لَكَ، وَ سَلْ تُعْطَى، وَ اِشْفَعْ تُشْفَعَ، فَأَقُولُ: يَا رَبِّ! إِنَّكَ لِي فِيْمَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، قَالَ: لَيْسَ ذَاكَ لَكَ أَوْ قَالَ: لَيْسَ ذَاكَ إِلَيْكَ، وَلَكِنْ وَ عِزَّتِي وَ كِبْرِيَايَ وَ عَظَمَتِي وَ جَبْرِيَايَ! لِأَخْرِجَنَّ مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو لوگ گھبرا کر ایک دوسرے کے پاس جائیں گے۔ سب سے پہلے حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں حاضری دیں گے۔ عرض کریں گے: آپ اپنی اولاد کی بارگاہ خداوندہ قدوس میں شفاعت کیجئے۔ آپ جواب میں ارشاد فرمائیں گے: میں اس کام کیلئے متعین نہیں۔ تم سب حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں حاضری دو۔ وہ اللہ تعالیٰ کے خلیل ہیں۔ سب ملکر آپ کی خدمت میں حاضر ہوں گے لیکن یہاں سے بھی یہی جواب ملے گا کہ میں اس کے لئے نہیں، تم حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس جاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے ان سے کلام فرمایا۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بارگاہ میں سب کی حاضری ہوگی۔ وہ بھی فرمائیں گے میں اس کام کیلئے نہیں۔ تم سب حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس جا کر دیکھو کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے روح اور اس کا کلمہ ہیں۔ تمام لوگ انکی خدمت میں حاضری دیں گے لیکن یہاں سے بھی وہی جواب ملے گا کہ میں اس کام کیلئے نہیں۔ ہاں تم سید الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کی بارگاہ اقدس میں حاضری دو۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: کہ پھر وہ سب میرے پاس آئیں گے تو انکو خوشخبری سناؤں گا کہ ہاں میں اس کام کیلئے چنا گیا ہوں۔ میں اللہ تعالیٰ کے حضور حاضری دوں گا۔ اور خداوند قدوس سے اجازت چاہوں گا، تو مجھے اللہ کے حضور کھڑے ہونے کی اجازت ملے گی۔ میں اس وقت اللہ تعالیٰ کی اس طرح حمد و ثناء بیان کروں گا کہ جس پر میں اس وقت قادر نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس وقت خصوصی الہام ہوگا جو میں بیان کروں گا، پھر میں خداوند قدوس کے حضور سجدہ کروں گا۔ پھر مجھے حکم ہوگا۔ اے محمد! سر اٹھاؤ اور کہو سنا جائے گا، مانگو دیا جائے گا، شفاعت کرو ہم قبول کریں گے، میں عرض کروں گا: اے میرے رب! میری امت بخش دے

بخش دے، رب عزوجل کی طرف سے حکم ہوگا۔ جاؤ جسکے دل میں دانتہ گندم یا جو کے مانند ایمان ہوا اسکو دوزخ سے نکال لو۔ چنانچہ اس طرح کے تمام لوگوں کو میں نکال لوں گا۔ اسکے بعد پھر میں اپنے رب کے حضور حاضری دوں گا اور اسی طرح خداوند قدوس کی حمد و ثناء بیان کروں گا اور سجدہ میں گر جاؤں گا، حکم ہوگا۔ اے محمد! اپنا سراٹھاؤ، اور جو چاہو کہو، تمہاری بات سنی جائے گی، اور مانگو جو مانگو دے دیا جائیگا، اور شفاعت کرو قبول کی جائے گی، میں عرض کروں گا: اے میرے رب! میری امت کو بخش دے، میری امت کو بخش دے، حکم ہوگا۔ جاؤ جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہوا اسکو جہنم سے نکال لو۔ میں ایسا ہی کروں گا۔ اور پھر اپنے رب کے حضور حاضر ہوں گا۔ پھر اسی طرح اللہ رب العزت کی حمد و ثناء بیان کروں گا۔ پھر سجدہ میں گر جاؤں گا، مجھ سے کہا جائے گا: اے محمد! اپنا سراٹھاؤ اور کہو تمہاری بات سنی جائے گی، مانگو دیا جائے گا، اور شفاعت کرو قبول کی جائے گی، میں پھر عرض کروں گا: اے میرے رب! میری امت کو بخش دے، میری امت کو بخش دے، مجھے حکم ہوگا۔ جاؤ جس کے دل میں رائی کے دانے سے بھی کم بہت کم نہایت کم ایمان ہوا اسکو بھی دوزخ سے نکال لو۔ میں دوزخ سے اس طرح کے لوگوں کو نکال کر چوتھی مرتبہ اپنے رب کے حضور حاضری دوں گا۔ اور حسب سابق اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کروں گا۔ پھر سجدہ میں گر جاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے محمد! اپنا سراٹھاؤ اور کہو تمہاری بات سنی جائے گی، مانگو دیا جائے گا، شفاعت کرو قبول کی جائیگی، اس وقت میں عرض کروں گا: اے پروردگار! مجھے اس بات کی اجازت عطا فرما کہ ہر اس شخص کو جہنم سے نکال لوں جس نے کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ پڑھا ہو۔ اللہ تعالیٰ فرمائیگا: اس کام کیلئے تم متعین نہیں یا تمہارے سپرد نہیں۔ بلکہ مجھے اپنی عزت و جلال اور عظمت و بڑائی کی قسم! کہ میں لا الہ الا اللہ پڑھنے والے ہر شخص کو دوزخ سے نکال لوں گا۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

۹۔ عن ابی ذر الغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ

|        |                         |   |       |                          |
|--------|-------------------------|---|-------|--------------------------|
| ۱۹/۱   | المسند لابی عوانہ ،     | ☆ | ۱۶۶/۵ | ۹۔ المسند لاحمد بن حبل ، |
| ۲۸۳/۱۰ | فتح الباری للعسقلانی ،  | ☆ | ۵۴۴/۱ | التفسیر للبغوی ،         |
| ۱۷۰/۲  | الدر المشور للسیوطی ،   | ☆ | ۴۶۴/۲ | السنة لابی عاصم ،        |
| ۲۴۱/۹  | التمہید لابی عبد البر ، | ☆ | ۱۰۳/۲ | تلخیص الحییر لابی حجر ،  |
|        |                         | ☆ | ۶۸۷/۲ | التفسیر لابی کثیر ،      |





إن آباء النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غیر الأنبیاء و أمہاتہ إلی آدم و حواء لیس فیہم کافر۔ لأن الکافر لا یقال فی حقہ أنه مختار ولا کریم و لا طاهر بل نجس۔ و قد صرحت الأحادیث بأنہم مختارون و أن الآباء کرام و الأمہات طہرات و أبصا قال تعالیٰ و تقلبک فی الساجدین۔ علی أحد التفسیر فیہ أن المراد تنقل نوره من ساجد إلی ساجد و حیثنہ فہذا صریح فی أن أبوی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم أهل الحقة و هذا هو الحق بل فی حدیث صحیحہ غیر واحد من الحفاظ و لم یلتفتوا لمن طعن فیہ أن اللہ تعالیٰ أحیاهما فامنا بہ الخ۔ مختصرا و فیہ طول۔

یعنی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سلسلہ نسب کریم میں جتنے انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام ہیں وہ تو انبیاء ہی ہیں۔ انکے سوا حضور کے جس قدر آباء کرام و امہات طہرات آدم و حوا علیہما الصلوٰۃ والسلام تک بھی ان میں کوئی کافر نہ تھا کہ کافر کو پسندیدہ یا کریم یا پاک نہیں کہا جاتا اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آباء و امہات کی نسبت حدیثوں میں تصریح فرمائی۔ کہ وہ سب پسندیدہ الہی ہیں۔ آباء سب کرام ہیں۔ مائیں سب پاکیزہ ہیں۔ اور آیت کریمہ ”و تقلبک فی الساجدین“ کی بھی ایک تفسیر یہ ہی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نور ایک ساجد سے دوسرے ساجد کی طرف منتقل ہوتا آیا۔ تو اب اس سے صاف ثابت ہے کہ حضور کے والدین حضرت آمنہ و حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما اہل جنت ہیں کہ وہ تو ان بندوں میں جنہیں اللہ عزوجل نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے چنا تھا سب سے قریب تر ہیں۔ یہ ہی قول حق ہے بلکہ ایک حدیث میں جسے متعدد حافظان حدیث نے صحیح کہا ہے اور اس میں طعن کرنیوالے کی بات کو قائل التفات نہ جانا تصریح ہے کہ اللہ عزوجل نے والدین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے زندہ فرمایا یہاں تک وہ ایمان لائے۔

اپنا مسلک اس باب میں یہ ہے

و من مذہبی حب الدیار لأهلها + و للناس فیما یعشقون مذہب

جسے یہ پسند ہو ”مبہا و نعمت“ ورنہ آخر اس سے تو کم نہ ہو کہ زبان رو کے دل صاف رکھے۔ إن ذلکم کان یوذی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ڈرے۔

امام ابن حجر مکی شرح میں فرماتے ہیں:

ما أحسن قول المتوقفين في هذه المسئلة الحذر الحذر من ذكرهما بنقص فان ذلك قد يؤذيه صلى الله تعالى عليه وسلم لخبر الطبرانی لا تؤذوا الأحياء بسب الأموات ۔

یعنی کیا خوب فرمایا ان بعض علما نے جنہیں اس مسئلہ میں توقف تھا کہ دیکھ بچ! والدین کریمین کو کسی نقص کے ساتھ ذکر کرنے سے کہ اس سے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایذا ہونے کا اندیشہ ہے کہ طبرانی کی حدیث میں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ مردوں کو برا کہہ کر زندوں کو ایذا نہ دو۔ یعنی حضور تو زندہ ابدی ہیں۔ ہمارے تمام افعال و اقوال پر مطلع۔ اور اللہ عز و جل فرماتا ہے۔

وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ رَسُولَ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ  
جو لوگ رسول اللہ کو ایذا دیتے ہیں انکے لئے دردناک عذاب ہے۔  
عاقل کو چاہیئے ایسی جگہ سخت احتیاط سے کام لے۔

رسالہ شمول الاسلام مشمولہ فتاویٰ رضویہ ۱۱/۱۲۳

## (۵) غیر خدا کی عبادت حرام و کفر ہے

۱۰۔ عن عبد الله بن عباس رضي الله تعالى عنهما قال : اجتمعت نصارى نجران و أحبار يهود عند رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فتنازعوا عنده فقالت الأحبار: ما كان إبراهيم إلا يهوديا ، و قالت النصارى ما كان إبراهيم إلا نصرانيا فأنزل الله فيهم " يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لِمَ تُحَاجُّونَ فِي إِبْرَاهِيمَ وَ مَا أَنْزَلَتْ التَّوْرَةُ وَ الْإِنْجِيلُ إِلَّا مِنْ بَعْدِ " إلى قوله : " وَ اللَّهُ وَ لِيُّ الْمُؤْمِنِينَ " فقال أبو رافع القرظي حين اجتمع عنده النصارى و الأحبار فدعا هم رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم إلى الإسلام أتريد منا يا محمدا أن نعبدك كما تعبد النصارى عيسى بن مريم " فقال رجل من أهل نجران نصراني ، يقال له الرئيس و ذلك تريد و إليه

تَدْعُو، اَوْ كَمَا قَالَ مَقَال رَسُولُ اللَّهِ : مَعَاذَ اللَّهِ أَنْ أَعْبُدَ غَيْرَ اللَّهِ أَوْ أَمُرَ بِعِبَادَةِ غَيْرٍ، مَا هَذَا بَعْثِي وَ لَا أَمْرِي - فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ فِي ذَلِكَ مِنْ قَوْلِهِمَا - مَا كَانَ لِیَشْرَأَنْ یُؤْتِيَهُ اللَّهُ الْكِتَابَ وَ الْحُكْمَ وَ النُّبُوَّةَ ثُمَّ یَقُولُ لِلنَّاسِ کُونُوا عِبَادًا لِّی مِنْ دُونِ اللَّهِ لَکِنْ کُونُوا رَبَّانِیْنَ بِمَا کُنْتُمْ تَعْلَمُونَ الْكِتَابَ وَ بِمَا کُنْتُمْ تَدْرُسُونَ وَ لَا یَأْمُرْکُمْ أَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلَائِکَةَ وَ السَّیِّئِینَ أَرْبَابًا أَمَّا مَرْکُمْ بِالْکُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنْتُمْ مُسْلِمُونَ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نجران کے نصاریٰ اور یہودی عالم حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضور کے پاس ہی آپس میں جھگڑنے لگے۔ یہودی عالم بولے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام یہودی ہی تھے۔ نصاریٰ نے کہا: حضرت ابراہیم علیہ السلام نصرانی ہی تھے۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کے اختلاف کو دفع کرنے کیلئے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی۔ ۱۲م

اے کتاب والو! ابراہیم کے باب میں کیوں جھگڑتے ہو؟ تو رات و نچیل تو نہ اتری مگر ان کے بعد۔ تو کیا تمہیں عقل نہیں۔ سنتے ہو یہ جو تم ہو اس میں جھگڑے جسکا تمہیں علم تھا تو اس میں کیوں جھگڑتے ہو جسکا تمہیں علم ہی نہیں۔ اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔ ابراہیم نہ یہودی تھے اور نہ نصرانی بلکہ ہر باطل سے جدا مسلمان تھے۔ اور مشرکوں سے نہ تھے۔ بیشک سب لوگوں سے ابراہیم کے زیادہ حقدار وہ تھے جو ان کے پیرو ہوئے اور یہ نبی اور ایمان والے اور ایمان والوں کا والی اللہ ہے۔ (کنز الایمان)

جب یہودی اور نصرانی حضور کی خدمت میں جمع ہوئے اور حضور نے انکو اسلام کی دعوت دی تو ابورافع قرظی نے کہا: کیا آپ چاہتے ہیں کہ ہم آپ کی اس طرح عبادت کریں جس طرح نصاریٰ عیسیٰ ابن مریم کی عبادت کرتے ہیں؟ اور ایک نجرانی عیسائی نے جس کا نام ریکس مشہور تھا اس نے کہا۔ کیا آپ یہ ہی چاہتے ہیں اور اسی کی دعوت دے رہے ہیں؟ اس پر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: معاذ اللہ کہ میں غیر اللہ کی عبادت کروں یا اسکے غیر کی عبادت کا حکم دوں۔ نہ مجھے اس لئے مبعوث کیا گیا ہے اور نہ مجھے اسکا حکم ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں دونوں کے قول کی تردید اس طرح نازل فرمائی۔ ۱۳م

کسی آدمی کا یہ حق نہیں کہ اللہ اسے کتاب اور حکم و پیغمبری دے پھر وہ لوگوں سے کہے کہ اللہ کو چھوڑ کر میرے بندے ہو جاؤ۔ ہاں یہ کہے گا کہ اللہ والے ہو جاؤ۔ اس سبب سے کہ تم

کتاب سکھاتے ہو اور اس سے کہ تم درس کرتے ہو۔ اور نہ تمہیں یہ حکم دے گا کہ فرشتوں اور  
غیبروں کو خدا ٹھہراؤ۔ کیا تمہیں کفر کا حکم دے گا بعد اسکے کہ تم مسلمان ہوئے۔

(کنز الایمان)۔ فتاویٰ رضویہ حصہ دوم ۱۸۳/۹

## (۶) معصیت خدا میں کسی کی اطاعت نہیں

۱۱۔ عن امیر المؤمنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم قال : قال رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لَا طَاعَةَ لِأَحَدٍ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ تَعَالَى ، إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي  
الْمَعْرُوفِ ۔ فتاویٰ رضویہ ۳۳۵/۲

امیر المؤمنین مولیٰ المسلمین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت  
جائز نہیں۔ اطاعت تو اچھے کاموں ہی میں ہوتی ہے۔ ۱۲م

۱۲۔ عن عمران بن حصین رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى

- ۱۱۔ الجامع الصحيح للبخاری ، کتاب الاحکام ، ۱۰۵۸/۲ ایضاً کتاب العباد الاحاد ، ۱۰۷۸/۲  
ایضاً ، کتاب المغازی ، ۶۲۲/۲ ☆ السنن للنسائی ، کتاب البیعة ، ۱۶۶/۲  
۱۱۔ الصحيح لمسلم ، کتاب الامارة ، ۱۲۵/۲ ☆ السنن لابی داؤد ، کتاب الجہاد ، ۳۸۳/۱  
المسند لاحمد بن حنبل ، ۸۰۲/۱ ، ۹۴ ، ۱۲۴ ، ۱۲۹ ، ۱۳۱ ، ۴  
ایضاً ، ۴۲۶/۴ ، ۴۲۷ ، ۴۳۶  
الجامع الصغير ، ۵۸۵/۲ صحیح  
المستدرک للحاکم ، ۱۲۳/۳ ☆ المعجم الكبير للطبرانی ، ۱۸۵/۱۸ ، ۲۳۳/۳  
مجمع الروايد للهيثمی ، ۲۲۶/۵ ☆ الدر المنثور للسيوطی ، ۱۱۸/۱ ، ۱۷۷/۲  
المصنف لعبد الرزاق ، ۳۳۵/۱۱ ☆  
کنز العمال لعلی المتقی ، ۱۴۸۷۴ ، ۶۷/۶ ☆ ایضاً ۷۷/۶ ، ۱۴۹۱۱  
علل الحديث لابن ابی حاتم الرازی ، ۱۲۹۲ ، ۱۳۰۰  
کشف الخفاء للمحلو ، ۵۱۰/۲ ☆ السلسلة الصحيحة للالبانی ، ۱۷۹  
۱۲۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۷۰ ، ۶۶/۵ ، ۴۳۲ ، ۴۲۷ ، ۴۲۶/۴ ، ۱۳۱ ، ۱۲۹/۱  
الجامع الصغير للسيوطی ، صحیح ۵۸۵/۲ ☆ الدر المنثور للسيوطی ، ۱۷۷/۱  
۳۳۷۰۶۔ المصنف لابن ابی شیبہ ، ۵۴۹/۶ ☆ تاریخ بغداد للمخطيب البغدادی ، ۱۴۵/۳  
تاریخ اصفهان لابی نعیم ، ۱۳۳/۱ ☆

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ ۔

فتاویٰ رضویہ، ۲/۴۵

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خالق کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت جائز نہیں۔

۱۳۔ عن أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : مَنْ كَانَ يُحِبُّ أَنْ يَعْلَمَ مَنْزِلَتَهُ عِنْدَ اللَّهِ فَلْيَنْظُرْ كَيْفَ مَنْزِلَةُ اللَّهِ عِنْدَهُ، فَإِنَّ اللَّهَ يُنْزِلُ الْعَبْدَ مِنْهُ حَيْثُ أَنْزَلَهُ مِنْ يَفْسِهِ ۔

حضرت انس ابن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو یہ جاننا پسند کرے کہ اللہ کے نزدیک اس کا مرتبہ کتنا ہے وہ یہ دیکھے کہ اللہ تعالیٰ کی قدر اسکے دل میں کتنی ہے کہ بندے کے دل میں جتنی عظمت اللہ تعالیٰ کی ہوتی ہے اللہ تعالیٰ اسی کے لائق اپنے یہاں اسے مرتبہ دیتا ہے۔

و فی الباب عن أبی هريرة و سمرة بن جندب رضي الله تعالى عنهما  
اس سلسلہ میں حضرت ابو ہریرہ اور حضرت سمیرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی روایت ہے۔

## (۸) وتر اللہ تعالیٰ کو پسند ہے

۱۴۔ عن أمير المؤمنين علي كرم الله تعالى وجهه الكريم قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : إِنْ أَلَلَّ وَتَرَّ وَتَرَّ وَتَرَّ يُحِبُّ الْوُتْرَ ۔  
امیر المؤمنین مولیٰ المسلمین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ

|                                |                                    |
|--------------------------------|------------------------------------|
| ۱۳۔ السس لابی داؤد ،           | ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۴/۲۴، ۲۵  |
| اتحاف السادة للزبيدي ،         | ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ۵/۱۸۰     |
| الطبقات الكبرى لابی سعد ،      | ☆ الكامل لابی عدی ، ۲/۵۹۳          |
| دلائل النبوة للبيهقي ،         | ☆ السلسلة الصحيحة للألبانی ، ۲/۴۵۵ |
| عمل اليوم و الليلة لابی السی ، | ☆ الاسماء و الصفات للبيهقي ، ۲۲    |
| كشف المعاني للمحبوبی ،         | ☆ مشکوة المصابيح ، ۱/۴۹۰           |
| ۱۴۔ المستدرک للحاکم ، العلم ،  | ☆ الدرالمشور للسيوطی ، ۱/۱۵۲       |



رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ طاق ہے اور طاق کو دوست رکھتا ہے۔

فتاویٰ رضویہ ۳/۵۴۲

و فی الباب عن أم المؤمنین عائشة الصديقة رضى الله تعالى عنها و عن عبد الله بن مسعود و عن عبد الله بن عمرو عن أبي هريرة رضى الله تعالى عنهم۔

### (۹) بعض صفات باری تعالیٰ

۱۵۔ عن أبي هريرة رضى الله تعالى عنه قال: إن رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم كان يدعو بهؤلاء الكلمات، اللهم! أنت الأول فليس قبلك شيء و أنت الآخر فليس بعدك شيء۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کلمات طیبہ کے ذریعہ دعا کرتے۔ اللهم! أنت الأول فليس قبلك شيء، و أنت الآخر فليس بعدك شيء۔  
رسالہ الحسین ختم النین ص ۱۷

### (۱۰) حقیقی مولی اللہ تعالیٰ ہے

۱۶۔ عن أبي سعيد الخدري رضى الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: لَا يَقُولُ الْعَبْدُ لِسَيِّدِهِ مَوْلَانِي فَإِنْ مَوْلَانِي اللَّهُ۔  
حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ غلام اپنے آقا کو مولا نہ کہے کہ حقیقی مولی اللہ تعالیٰ ہے۔

|                                |   |       |
|--------------------------------|---|-------|
| ۱۵۔ السس لای داؤد، الادب،      | باب می تعبیر الاسم القبیح،              | ۶۷۷/۲ |
| السس الکبری للبیہقی،           | ☆ ۱۴۵/۱، کتاب الاسماء و الصفات للبیہقی، | ۸۰    |
| المستدرک للحاکم، کتاب الایمان، | ☆ ۲۴/۱، الاذکار النوویہ،                | ۲۵۹   |
| کنز العمال لعلی المتقی،        | ☆ ۲۶۳/۱، ۱۳۱۸، موارد الظمآن للہیثمی،    | ۱۹۳۷  |
| جمع الحوامع للسيوطی،           | ☆ ۵۰۶۸، الادب المفرد للبخاری،           | ۸۱۱   |
| التاریخ الکبیر للبخاری،        | ☆ ۲۲۸/۸، شرح السنة للبخاری،             | ۲۴۴/۳ |
| مشکوٰۃ المصابیح،               | ☆ ۴۷۶۶، الکنی و الاسماء للدولابی،       | ۷۴/۱  |
| ۱۶۔ الصحیح لمسلم، باب الالفاظ، | ☆ ۲۳۸/۲، اتحاف السادۃ المتقی للریذی،    | ۵۷۷/۷ |

## (۱۱) حقیقی بادشاہ اللہ تعالیٰ ہے

۱۷۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لَا مَلِکَ إِلَّا اللہ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: حقیقی بادشاہ اللہ تعالیٰ ہے۔

## (۱۲) حقیقی سید اللہ تعالیٰ ہے

۱۸۔ عن عبد اللہ بن الشخیر العامری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: جاء إلى النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وفد ہی عامر فقالوا: أنت سیدنا، فقال: السید اللہ حضرت عبداللہ بن مخیر عامری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وفد بنی عامر نے حاضر ہو کر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی حضور ہمارے سردار ہیں۔ فرمایا: سید تو خدائے تعالیٰ ہی ہے۔

## (۱۳) حقیقی فیصلہ فرمانے والا اللہ تعالیٰ ہے

۱۹۔ عن ابی شریح الہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی

- 
- ۱۷۔ الصحيح لمسلم، کتاب الادب، ۲/۲۰۸ ☆ الادب المفرد للبخاری، ۲۱۱
- ۱۸۔ السنن لابی داؤد، باب فی کراهیۃ المتاج، ۲/۶۶۲ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۲۵۰۲۴
- اتحاف السادة للریذی، ۵۷۶/۷ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۵/۱۷۰
- الطبقات الکبری لابی سعد، ۵۷۶، ۲/۲۰۲ ☆ الکامل لابن عدی، ۲/۵۹۳
- دلائل النبوة للبیہقی، ۳۱۸/۵ ☆ السلسلة الصحيحة للالبانی، ۲/۵۹۳
- عمل الیوم و النیلة لابن السنی، ۳۱ ☆ الاسماء و الصفات للبیہقی، ۲۲
- کشف العماء للحموی، ۵۶۱/۱ ☆ مشکوة المصابیح، ۱/۴۹۰
- ۱۹۔ السنن لابی داؤد، الادب باب فی تغیر الخ، ۲/۶۷۷ ☆ السنن لنسائی،
- السنن الکبری للبیہقی، ۱/۱۴۵ ☆ کتاب الاسماء و الصفات للبیہقی، ۸۰
- المستدرک للحاکم، کتاب الایمان، ۱/۲۴ ☆ الاذکار النوویہ، ۲۵۹
- کنز العمال لعلی لمفتی، ۱۳۱۸، ۱/۲۶۳ ☆ موارد الظمآن للہیثمی، ۱۹۳۷
- جمع الجوامع لسیوطی، ۵۰۶۸ ☆ الادب المفرد للبخاری، ۸۱۱
- مشکوۃ المصابیح، ۴۷۶۶ ☆ الکنی و الاسماء للدولابی، ۱/۷۴

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَكَمُ فَلِمَ تُكْنٰى بِاَبِي الْحَكَمِ ؟

حضرت ابو شریح ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ ہی حکم ہے (اور حکم کا اختیار اسی کو ہے) تو تیری کنیت ابو الحکم کیوں ہے؟

### (۱۴) اللہ تعالیٰ حکیم و علیم ہے

۲۰۔ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا تُسَمُّوْا اَبْنَاءَكُمْ حَكِيْمًا وَّ لَا اَبَا الْحَكَمِ ، فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے بیٹوں کا نام حکیم یا ابو الحکم نہ رکھو کہ اللہ تعالیٰ ہی حکیم و علیم ہے۔

### (۱۵) اللہ ملک الملوک ہے

۲۱۔ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا يَقُوْلُ : شَاهَانَ شَاهًا ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَللّٰهُ مَلِكُ الْمُلُوْكِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سنا کہ ایک شخص نے دوسرے شخص کو پکارا: اے شاہان شاہ! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سن کر فرمایا: شاہان شاہ اللہ ہے۔

### (۴) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ظاہر ہے کہ اصل منشاء منع اس لفظ کا استغراق حقیقی پر حمل ہے۔ یعنی موصوف کا استثناء تو عقلی ہے کہ خود اپنے نفس پر بادشاہ ہونا معقول نہیں۔ اسکے سوا جمیع ملوک پر سلطنت اور یہ معنی قطعاً مختص محضرت عزت جل جلالہ ہیں۔ اور اسی معنی کے ارادے سے اگر غیر پر اطلاق ہو تو صراحۃً کفر ہے۔ کہ استغراق حقیقی میں رب عز وجل بھی داخل ہوگا۔ یعنی معاذ اللہ موصوف کو اس پر بھی

سلطنت ہے۔ یہ ہر کفر سے بدتر کفر ہے۔ مگر حاشائے ہرگز کوئی مسلمان اسکا ارادہ کر سکتا ہے۔ نہ زہار کلام مسلم میں یہ لفظ سکر کسی کا اس طرف ذہن جاسکتا ہے۔ بلکہ قطعاً قطعاً عہد یا استغراق عربی ہی مراد اور وہی مفہوم و مستفاد ہوتا ہے کہ قائل کا اسلام ہی اس ارادہ پر قریبہ قطعہ ہے۔ جیسا کہ علماء نے موحّد کے۔ اُنبت الربیع البقل۔ موسم ربیع نے سبزہ اگایا۔ کہنے میں تصریح فرمائی۔

اب رہا یہ کہ استغراق حقیقی اگرچہ نہ مراد نہ مفہوم۔ مگر مجرد احتمال ہی موجب منع ہے۔ یہ قطعاً باطل ہے۔ یوں تو ہزاروں الفاظ کہ تمام عالم میں دائر و سائر ہیں منع ہو جائیں گے۔ پہلے خود اسی لفظ شہنشاہ کی وضع و ترکیب لیجئے۔ مثلاً قاضی القضاۃ، امام الائمہ، شیخ الشیوخ، عالم العلماء، صدر الصدور، امیر الامراء، خان خاناں، بگار بگ وغیرہا کہ علماء و مشائخ و عامہ سب میں رائج ہیں۔ آخری تین لفظ عربی فارسی ترکی تین مختلف زبانوں کے لفظ ہیں۔ اور معنی ایک یعنی سرور، سروراء، سردار سرداراء، سیدالاسیاد، اور اگر امیر امر بمعنی حکم سے لیجئے تو امیر الامراء بمعنی حاکم الحاکمین، حکم نہیں کہ ان الفاظ کو عموم و استغراق حقیقی پر رکھیں تو قاضی القضاۃ، حاکم الحاکمین، عالم العلماء اور سیدالاسیاد قطعاً حضرت رب العزت عزوجل ہی کیلئے خاص ہیں اور دوسرے پر ان کا اطلاق صریح کفر بلکہ بنظر حقیقت اصلہ صرف قاضی و حاکم و سید و عالم بھی اسی کے ساتھ خاص۔

اسی طرح امام الائمہ، شیخ الشیوخ اور شیخ المشائخ اپنے استغراق حقیقی پر یقیناً حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ خاص، اور دوسرے پر اطلاق یقیناً کفر۔ کہ اس کے عموم میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی داخل ہوں گے اور معنی یہ ٹھہریں گے۔ کہ فلاں شخص معاذ اللہ حضور سید عالم امام العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بھی شیخ و امام ہے، اور یہ صراحۃً کفر ہے۔ مگر حاشائے ان تمام الفاظ میں ہرگز یہ معنی قائلین کی مراد، نہ ان کے اطلاق سے مفہوم و مفاد۔ اور اس پر دلیل ظاہر و باہر یہ ہے کہ متکبر مغرور جبار سلاطین کہ اپنے آپ کو مابعد دولت و اقبال اور اپنے بڑے عہدہ داروں و امراء و وزراء کو بندہ حضور و فدوی خاص لکھتے ہیں جتنے تکبر کی یہ حالت کہ اللہ و رسول کی توہین پر شاید چشم پوشی بھی کر جائیں۔ مگر ہرگز اپنی ادنیٰ سی توہین پر درگزر نہ کریں۔ یہ ہی جبار۔ انہیں امراء کو قاضی القضاۃ امیر الامراء خان خاناں اور

بگاز بگ خطاب دیتے ہیں، اور خود لکھتے، اور اوروں سے لکھواتے، اور لوگوں کو کہتے لکھتے دیکھتے سنتے اور پسند و مقرر رکھتے ہیں، بلکہ جو انکے اس خطاب پر اعتراض کرے عتاب پائے۔ اگر ان میں استغراق حقیقی کا ادنیٰ ایہام بھی ہوتا جس سے متوہم ہوتا کہ یہ امراء خود سلاطین پر بھی حاکم و افسر بالا و برتر اور سردار و افسر ہیں۔ تو کیا امکان تھا اسے ایک آن کیلئے بھی روا رکھتے۔

تو ثابت ہوا کہ عرف عام میں امثال الفاظ میں استغراق حقیقی ارادۃً و افادۃً ہر طرح قطعاً یقیناً متروک و مہجور ہے۔ جس کی طرف اصلاً خیال بھی نہیں جاتا۔ بعینہ بدلتہ یہی حال شہنشاہ کا ہے۔ کیا بچے مجنون کے سوا کوئی گمان کر سکتا ہے کہ امام اجل ابو العطاء علاء الدین نامی، امام اجل ابوبکر رکن الدین کرمانی، علامہ اجل خیر الملسا والدین رٹلی، عارف باللہ شیخ مصلح الدین، عارف باللہ حضرت امیر، عارف باللہ حضرت حافظ، عارف باللہ حضرت مولوی معنوی، عارف باللہ حضرت مولانا نظامی، عارف باللہ حضرت مولانا جامی، قاضی جلیل مخدوم شہاب الدین وغیرہم قدست اسرارہم کے کلام میں یہ ناپاک معنی مراد ہونا درکنار اسے سن کر کسی مسلمان کا وہم بھی اس طرف جاسکتا ہے؟ تو بے ارادہ و بے افادہ اگر مجرد احتمال منع کیلئے کافی ہوتا وہ الفاظ بھی حرام ہوتے، حالانکہ خواص و عوام سب میں شائع و ذائع ہیں خصوصاً قاضی القضاۃ، کہ فقہائے کرام کا لفظ اور قدیم و حدیث ان کے عامہ کتب میں موجود ہے۔ اس میں اور شہنشاہ میں کیا فرق ہے۔

امام اجل علامہ بدر الملسا والدین محمود یعنی حنفی عمدہ القاری شرح صحیح بخاری شریف میں فرماتے ہیں۔

سب سے پہلے جس کا لقب قاضی القضاۃ ہوا، امام اعظم کے شاگرد امام ابو یوسف ہیں۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ اس جناب نے یہ لقب قبول فرمایا۔ اور ان کے زمانہ میں فقہاء و علماء و محدثین کے اکابر و علمائے تہان میں کسی سے بھی اس کا انکار منقول نہ ہوا۔

اب ثابت ہوا کہ وہ (حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شہنشاہ کہنے پر) طعن نہ فقط انہیں ائمہ و فقہاء و اولیاء پر ہوگا جن سے لفظ شہنشاہ کی سندیں بے شمار کتب میں مذکور، بلکہ ائمہ تبع تابعین اور انکے اتباع اور امام مذہب حنفی ابو یوسف اور اس وقت سے آج تک کے تمام علمائے حنفیہ اور بکثرت علمائے بقیہ مذاہب سب پر طعن لازم آئے گا۔ اور اس پر جرأت ظلم شدید



اور جہل مدید ہوگی۔

لا جرم بات وہی ہے کہ لفظ جب ارادۃً و اقادۃً ہر طرح شاعت سے پاک ہے تو صرف احتمال باطل اسے ممنوع نہ کر دے گا ورنہ سب سے بڑھ کر نماز میں ”تعالیٰ حدک“ حرام ہو کہ دوسرے معنی کس قدر منہج و فصیح رکھتا ہے۔

ہاں صدر اسلام میں کہ شرک کی گھنائیں عالمگیر چھائی ہوئی تھیں، تعمیر و تعمیر کے ساتھ نہایت تدریجاً فرمائی جاتی کہ توحید پر وجہ اتم اذہان میں متمکن ہو۔ ولہذا نہ فقط شہنشاہ بلکہ اُنٹ سیدنا کے جواب میں ارشاد فرمایا ”السید اللہ“ سید اللہ ہی ہے۔ ابو الحکم کنیت رکھنے کو منع فرمایا۔ حالانکہ یہ الفاظ و اوصاف غیر خدا کیلئے خود قرآن عظیم و احادیث و اقوال علماء میں بکثرت وارد۔ وہابیہ و خوارج اسی تکریم جلیلہ سے غافل ہو کر شرک و کفر میں پڑے۔ اللہ تعالیٰ تو ”ان الحکم الا للہ“ حکم اللہ ہی کا ہے۔ فرماتا ہے۔ مولیٰ علی نے کیسے ابو موسیٰ کو حکم فرمایا۔ (یہ مقولہ خوارج ہے)

اللہ تعالیٰ تو ”اِنَّا نَسْتَعِينُ“ فرماتا ہے۔ مسلمانوں نے انبیاء و اولیاء سے کیسے استعانت کی۔ اللہ تعالیٰ تو ”قُلْ لَا يَعْلَمُ الْاٰیۃُ“ فرماتا ہے اہل سنت نے کیسے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے اطلاع غیب مان لی۔ (یہ وہابیہ کے اقوال ہیں)

ان اندھوں نے نہ جانا کہ وہی خدائے تعالیٰ ”فَاتَّبِعُوا حُكْمًا“ ایک بیچ سمجھو، فرماتا ہے۔ اور ”تَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَ التَّقْوٰی“ اور نیکی اور پرہیزگاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو۔ اور ”اِسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَ الصَّلٰوۃِ“ اور صبر اور نماز سے مدد چاہو۔ اور ”اِلَّا مَنْ ارْتَضٰی مِنْ رَسُوْلٍ“ سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔ اور ”يَخْتَصِبِيْ مِنْ رُّسُلِهِ مَنْ شَاءَ“ جن لیتا ہے اپنے رسولوں سے جسے چاہے۔ اور ”بَلٰغٌ مِّنْ اَنْبِیَآءِ الْغٰیْبِ نُوْحِیْہَا اِلَیْكَ“ یہ غیب کی خبریں ہم تمہارے طرف وحی کرتے ہیں۔ اور ”مُؤْمِنُوْنَ بِالْغٰیْبِ“ بے دیکھے ایمان لائے۔ وغیرہا فرما رہا ہے۔ ”اَفْتَرِیْۤمُوْنَ یَّبْعُضُ الْکُتُبِ وَ تَكْفُرُوْنَ بِبَعْضِ“ تو کیا خدا کے کچھ حکموں پر ایمان لاتے ہو اور کچھ سے انکار کرتے ہو۔

خیر یہ تو جملہ معترضہ تھا۔ اس مقصد کی شرع میں نظیر واقعہ تحریم خمر ہے۔ کہ ابتداء میں تعمیر، مزفت، جرہ، اور حتم یعنی مضبوط برتنوں میں نبیذ ڈالنے سے منع فرمایا۔ کہ تسامی واقع نہ ہو۔

جب اسکی حرمت اور اس سے نفرت مسلمانوں کے دلوں میں جم گئی اور اس سے کامل تحفظ و احتیاط نے قلوب میں جگہ پائی تو فرمایا: **إِنَّ ظُرْفًا لَا يُجِلُّ شَيْئًا وَلَا يُحَرِّمُهُ - بَرْتَن** کسی چیز کو حلال و حرام نہیں کرتا۔  
 فقہ شہنشاہ ص ۱۱ تا ۲۳ ملخصاً۔

## (۱۶) اللہ تعالیٰ بندوں پر نہایت مہربان ہے

۲۲۔ **عن رجل من الصحابة قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم قال الله تبارك و تعالى: يَا إِبْنِ آدَمَ اقُمْ إِلَىٰ أُمِّكَ، وَ امْشِ إِلَىٰ أُمِّكَ -**  
 فتاویٰ رضویہ ۲/۲۸۳

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں سے کسی صحابی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد اقدس ہے: اے ابن آدم! تو میری طرف آنے کیلئے کھڑا ہو میں تیری طرف آؤں گا۔ اور تو میری طرف آنے کیلئے چل میری رحمت تجھے تیزی سے اپنی آغوش میں لے لیگی۔ ۱۲م

## (۱۷) اللہ تعالیٰ بندوں سے قریب ہے

۲۳۔ **عن أبي موسى الأشعري رضى الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! أَرْبَعُوا عَلَىٰ أَنْفُسِكُمْ فَإِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ أَحَدًا وَلَا غَايِبًا - إِنَّكُمْ تَدْعُونَ سَمِيعًا قَرِيبًا وَهُوَ مَعَكُمْ -**

|        |  |                                   |
|--------|--|-----------------------------------|
| ۱۱۰۱/۲ | کتاب التوحید،  | ۲۲۔ الجامع الصحيح للبخاری،        |
| ۳۵۴/۲  | کتاب التوحید،  | الصحيح لمسلم،                     |
| ۳۷۶/۲  | ☆ الجامع الصغير للسيوطی،                                 | المس لاہن ماجہ، الادب، ۲۷۹/۲      |
| ۲۲۶/۱  | ☆ کثر العمال لعلى المتقى،                                | ☆ مجمع الرواۃ للہیثمی، ۱۹۲/۱      |
| ۳۱/۲۷  | ☆ المطالب المالیۃ لاہن حجر،                              | ☆ المسند لاحمد بن حبل، ۴۷۸/۳      |
|        | ☆ المعجم الكبير للطبرانی،                                | ۳۵ الاتحافات السنیۃ،              |
| ۹۷۸/۲  | ۲۲۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب لا حول ولا قوۃ الا باللہ، |                                   |
| ۲۱۴    | ☆ المس لاہن داؤد، ابواب التوہد،                          | ☆ الصحيح لمسلم، کتاب الذکر، ۳۴۶/۲ |
| ۸۲/۲   | ☆ کثر العمال لعلى المتقى، ۳۲۴۳،                          | ☆ المس الکبری للبیہقی، ۱۸۴/۲      |
| ۵۰۰/۱۱ | ☆ فتح الباری للصفحانی،                                   | ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۳۶/۵      |
| ۱۵/۱   | ☆ التفسیر للقرطبی،                                       | ☆ الدر المنثور للسيوطی، ۱۹۵/۱     |
|        | ۴۱۹، ۴۱۸، ۴۰۷، ۴۰۳، ۴۰۲، ۳۹۴/۴                           | ☆ المسند لاحمد بن حبل،            |

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! اپنے اوپر مہربانی کرو (بلند آواز سے رب کو نہ پکارو) کہ تم کسی بہرے اور غائب کو نہیں پکار رہے ہو۔ بلاشبہ تم سمیع و قریب خداوند قدوس کو پکار رہے ہو جو تمہارے ساتھ ہے۔ ۱۲م

فتاویٰ رضویہ ۱۱/۲۵۶

## (۱۸) اللہ تعالیٰ کے دست قدرت میں تمام خزانے ہیں

۲۴۔ عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ کُلِّ خَیْرِ خَزَائِنُہٗ بَیْدُہٗکَ وَ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ کُلِّ شَرٍّ خَزَائِنُہٗ بَیْدُہٗکَ۔  
صفاح الحجین ص ۲۰

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: الہی! میں تجھ سے مانگتا ہوں ان سب بھلائوں سے جن کے خزانے تیرے ہاتھ میں ہیں۔ اور تیری پناہ مانگتا ہوں ان سب برائیوں سے جن کے خزانے تیرے ہاتھ میں ہیں۔

۲۵۔ عن ابی موسیٰ الأشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: یَدُ اللّٰهِ یُسْطَکَانُ۔  
صفاح الحجین ص ۱۷

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کے ہاتھ کشادہ ہیں۔

۲۶۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۲۴۔ المستدرک للحاکم کتاب الدعاء ۷۰۶/۱ ☆ کثر العمال للمفتی، ۳۶۷۹، ۱۸۷/۲

۹۲/۱، ۱۴۸۶

الجامع الصغیر للسيوطی،

☆ المستدرک لاحمد بن حبل، ۳۹۵/۴، ۴۰۴

۲۵۔ الصحیح لمسلم، التوبة،

☆ جمع العوامع للسيوطی، ۹۹۸/۱

الفردوس للديلمی،

☆ السنة لابن ابی عاصم، ۲۷۳/۱

شرح السنة للبعوی،

☆ الرهد لابن مبارك، ۳۸۵

کنز العمال للمفتی، ۲۵۲، ۲۲۱/۴، ۱۰

☆ ۱۸۱/۳

المصنف لابن ابی شیبہ،

☆ الصحیح لمسلم، الركوة، ۳۲۲/۱

۲۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، التفسیر، ۶۷۷/۲

☆ الترغیب والترہیب للعلینی، ۴۸/۲

الجامع للترمذی، التفسیر، ۱۳۰/۲

علیہ وسلم : ید اللہ ملائئ لا تَغِیْظُهَا نَفَقَةُ سَحَابِ اللَّیْلِ وَ النَّهَارِ۔ اَفَرَأَیْتُمْ مَا اُنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمَاءَ وَ الْاَرْضَ فَاِنَّهٗ لَمْ یَغْضُ مَا فِیْ یَدِیْهِ وَ كَانَ عَرْشُهُ عَلٰی الْمَآءِ وَ بَیْدِهِ الْمِیْزَانُ یَحْفِضُ وَ یَرْفَعُ۔  
صَفَاحُ الْمُحْجِنِ ص ۱۷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ہاتھ غنی ہے۔ اس کے رات دن خرچ کرنے سے بھی خالی نہیں ہوتا فرمایا: کیا تم نہیں دیکھتے؟ جب سے زمین اور آسمان کی پیدائش ہوئی اس وقت سے کتنا اس نے لوگوں کو دیا لیکن اسکے خزانوں میں کوئی کمی نہیں آئی، اور اس وقت اسکا عرش پانی پر تھا، اور میزان یعنی قدرت اسی کو حاصل ہے جس کو چاہے گرائے اور جسکو چاہے اٹھائے۔ ۱۲م

### (۱۹) اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں زمین و آسمان ہیں

۲۷۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمَنْبَرِ يَقُولُ: يَا عِزُّ الْعِبَارِ سَمَوَاتِهِ وَأَرْضِهِ بِيَدَيْهِ، وَقَبْضُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ وَجَعَلَ يَقْبِضُهُمَا وَيَسْطُرُهُمَا، قَالَ: ثُمَّ يَقُولُ: أَنَا الرَّحْمَنُ أَنَا الْمَلِكُ، أَمِنَ الْعِبَارُونَ، أَمِنَ الْمُتَكَبِّرُونَ؟ وَتَعَالَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ يَمِينِهِ وَ عَنْ شِمَالِهِ حَتَّى نَظَرْتُ إِلَى الْمَنْبَرِ يَتَحَرَّكُ مِنْ أَسْفَلِ شَيْءٍ مِنْهُ حَتَّى إِنِّي أَقُولُ أَسَاقُطُ هُوَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔  
حاشیہ معالم ص ۳۸

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو منبر اقدس پر فرماتے ہوئے سنا۔ اللہ رب العزت زمین و آسمان کو اپنے دونوں دست قدرت میں لیگا۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھوں کو ایک دوسرے سے پکڑا اور ان کو تنگ اور کشادہ کیا اور فرمایا۔ پھر اللہ رب العزت فرمائے گا۔ میں رحمن ہوں۔ میں بادشاہ ہوں۔ کہاں ہیں اپنی عظمت کا اظہار کرنے والے؟ کہاں ہیں اپنی بڑائی جتانے والے؟ پھر حضور اپنی داہنی اور بائیں جانب جھکے۔ یہاں تک کہ میں نے منبر کو دیکھا کہ نیچے

سے ہٹے لگا۔ میں سمجھا کہیں منبر گر نہ جائے۔ ۱۲م

۲۸۔ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: یَطْوِي اللہ تعالیٰ السَّمَوَاتِ یَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ یَأْخُذُهُنَّ بِیَدِهِ الْيَعْنَى ثُمَّ یَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ - أَمِنَ الْجَبَّارُونَ؟ أَمِنَ الْمُتَكَبِّرُونَ؟ ثُمَّ یَطْوِي الْأَرْضَيْنِ ثُمَّ یَأْخُذُهُنَّ، قَالَ إِبْنُ الْعَلَاءِ: بِیَدِهِ الْأُخْرَى - ثُمَّ یَقُولُ: أَنَا الْمَلِكُ - أَمِنَ الْجَبَّارُونَ؟ أَمِنَ الْمُتَكَبِّرُونَ؟

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ آسمانوں کو لپیٹ دیگا، پھر انکو اپنے دست قدرت میں لیگا، پھر فرمایگا: میں بادشاہ ہوں۔ کہاں ہیں اپنی شاہی عظمت جتانو الے؟ کہاں ہیں اپنی بڑائی ہانکنے والے؟ پھر زمینوں کو لپیٹے گا، پھر انکو اپنی گرفت میں لے گا ابن العلاء نے کہا: اپنے دوسرے دست قدرت میں لے گا، پھر فرمایگا: میں بادشاہ ہوں۔ کہاں ہیں اپنے شاہی خمار میں سرکشی کرنیوالے؟ اور کہاں ہیں اپنی بڑائی کی ڈیک مار نیوالے؟ ۱۲م حاشیہ معالم ۳۹

(۲۰) اللہ عز و جل وسیلہ بننے سے پاک ہے

۲۹۔ عن جبیر بن مطعم رضى الله تعالى عنه قال: أتى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم أعرابي فقال: يا رسول الله! جهدت الأنف و ضاعبت العيال و نهت الأموال و هلكت الأنعام، فاستسق الله لنا، فإننا نستشفع بك على الله و نستشفع بالله عليك، قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: وَيُحَكِّ، أَتَدْرِي مَا تَقُولُ: وَ سَبَّحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ مَا زَالَ يُسَبِّحُ حَتَّى عُرِفَ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ أَصْحَابِهِ ثُمَّ قَالَ: وَ يَحْكُ إِنَّهُ لَا يُسْتَشْفَعُ بِاللَّهِ عَلَى أَحَدٍ مِّنْ

|       |                           |   |       |                             |
|-------|---------------------------|---|-------|-----------------------------|
| ۱۵۴/۳ | الصغاء للعقيلي            | ☆ | ۳۷۰/۲ | ۲۸۔ الصحيح لمسلم، المصنفين، |
| ۲۳۷   | الاسماء و الصفات للبيهقي، | ☆ | ۶۵۱/۲ | السنن لابی داؤد، السنة،     |
| ۹۶/۷  | رار المسير لابی الحوری،   | ☆ | ۳۱۷   | الاتحافات السنية،           |
|       |                           |   | ۲۴۱/۱ | السنن لابی ابی العاصم،      |
| ۲۲۴/۱ | کثر العمال للمتقی، ۱۱۳۲،  | ☆ | ۶۵۰/۲ | ۲۹۔ السنن لابی داؤد السنة،  |
| ۱۴۱/۷ | التمهيد لابی عبد البر،    | ☆ | ۱۴۳/۶ | دلائل النبوة للبيهقي،       |



برکات الاعداد ص ۴

خَلْقِهِ ، شَانَ اللّٰهِ اَعْظَمُ مِنْهُ۔

حضرت جبریل بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر ایک اعرابی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! لوگ پریشانی میں مبتلا ہیں، اہل و عیال ضائع ہو گئے، اموال میں کمی آگئی، اور جانور ہلاک ہو گئے، ہم حضور کو اللہ کی طرف شفیع بناتے ہیں، اور اللہ عز و جل کو حضور کے سامنے شفیع لاتے ہیں۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دیر تک سبحان اللہ، سبحان اللہ فرماتے رہے یہاں تک کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے مقدس چہروں سے بھی اس اعرابی کے قول کی ناپسندیدگی کا اظہار ہونے لگا۔ پھر فرمایا: ارے ناداں! اللہ تعالیٰ کو کسی کے پاس شفا رشی نہیں لاتے ہیں اللہ تعالیٰ کی شان اس سے بہت بڑی ہے۔

### (۵) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

استعانت و فریادری کی حقیقت خاص بخدا، اور وسیلہ و توسل و توسط غیر کیلئے ثابت اور قطعا روا۔ بلکہ یہ معنی تو غیر خدا کیلئے ہی خاص ہیں۔ اللہ عز و جل وسیلہ و توسط بننے سے پاک ہے۔ اس سے اوپر کون ہے کہ یہ اس کی طرف وسیلہ ہوگا، اور اسکے سوا حقیقی حاجت روا کون ہے کہ یہ بیچ میں واسطہ ہوگا۔ اہل اسلام انبیاء و اولیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے یہی استعانت کرتے ہیں جو اللہ عز و جل سے کیجئے تو اللہ اور اس کا رسول غضب فرمائیں، اور اسے اللہ جل و علا کی شان میں بے ادبی ٹھہرائیں، اور حق تو یہ ہے کہ اس معنی کا اعتقاد کر کے جناب الہی جل و علا سے کرے تو کافر ہو جائے۔ مگر وہابیہ کی بد عقلی کو کیا کہیے نہ اللہ کا ادب، نہ رسول سے خوف، نہ ایمان کا پاس۔ خواہی نخوائی اس استعانت کو ”لِیَاکَ نَسْتَعِیْنُ“ میں داخل کر کے جو اللہ عز و جل کے حق میں محال قطعی ہے اسے اللہ تعالیٰ سے خاص کئے دیتے ہیں۔ ایک بیوقوف وہابی نے کہا تھا:

وہ کیا ہے جو نہیں ملتا خدا سے جسے تم مانگتے ہو اولیاء سے

فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ نے کہا:

توسل کر نہیں سکتے خدا سے اسے ہم مانگتے ہیں اولیاء سے

یعنی یہ نہیں ہو سکتا کہ خدا سے توسل کر کے اسے کسی کے یہاں وسیلہ بنائیے اسی وسیلہ

بننے کو ہم اولیاء کرام سے مانگتے ہیں۔ کہ وہ بارگاہ الہی میں ہمارا وسیلہ و ذریعہ و واسطہ قضاے حاجات ہو جائیں۔ اس بے وقوفی کا جواب اللہ عز و جل نے اس آیت کریمہ میں دیا

وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاؤُكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَحِيمًا۔ اور جب وہ اپنی جانوں پر ظلم یعنی گناہ کر کے تیرے پاس حاضر ہوں اور اللہ سے معافی چاہیں۔ اور معافی مانگے انکے لئے رسول تو بے شک اللہ کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں گے۔

کیا اللہ اپنے آپ نہیں بخش سکتا تھا؟ پھر کیوں فرمایا کہ اے نبی! تیرے پاس حاضر ہوں، اور تو اللہ سے انکی بخشش چاہے تو یہ دولت و نعمت پائیں گے۔ یہ ہی ہمارا مطلب ہے جو قرآن کی آیت صاف فرما رہی ہے۔ مگر وہابیہ تو عقل نہیں رکھتے۔

خدا را انصاف! اگر آیت کریمہ ایاک نستعین میں مطلق استعانت کا ذات الہی جل و علا میں حصر مقصود ہو تو کیا صرف انبیاء و اولیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام ہی سے استعانت شرک ہوگی۔ کیا یہ ہی غیر خدا ہیں اور سب اشخاص و اشیاء وہابیہ کے نزدیک خدا ہیں، یا آیت میں خاص انہیں کا نام لے دیا گیا ہے۔ کہ ان سے شرک، اوروں سے روا ہے۔ نہیں نہیں۔ جب مطلقاً ذات احدیت سے تخصیص اور غیر سے شرک ماننے کی ٹھہری تو کیسی ہی استعانت کسی غیر خدا سے کی جائے ہمیشہ ہر طرح شرک ہی ہوگی۔ کہ انسان ہوں یا جمادات، احياء ہوں یا اموات، ذوات ہوں یا صفات، افعال ہوں یا حالات، غیر خدا ہونے میں سب داخل ہیں۔

برکات الاعداد ص ۵۲۴

## (۲۱) اللہ و رسول مشورہ سے بے نیاز ہیں

۳۰۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ : لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَ شَاوَرُهُمْ فِي الْأَمْرِ الْآيَةِ ۔ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَمَا إِنَّ اللَّهَ وَ رَسُولَهُ غَيَّانَ عَنْهُمَا وَ لَكِنْ جَعَلَهَا اللَّهُ رَحْمَةً لَأُمَّتِي، فَمَنْ شَاوَرَ مِنْهُمْ لَمْ يَعْصِمْ رُشْدًا، وَ مَنْ تَرَكَ الْمَشْوَرَةَ مِنْهُمْ لَمْ يَعْصِمْ عَنَاءً ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب آیت

کریمہ ”مشاور ہم فی الامر“ نازل ہوئی تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رشاہ فرمایا: خبردار! بے شک اللہ و رسول (جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مشورہ سے بے نیاز ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے میری امت پر غایت مہربانی فرماتے ہوئے حکم فرمایا: تو جس نے مشورہ کیا ہدایت پر رہا اور جس نے مشورہ نہیں کیا دشواری میں مبتلا ہوا۔

فتاویٰ رضویہ ۷/۳۸۱

## ۳۔ دین حق (۱) دین نصیحت ہے

۳۱۔ عن تمیم الداری قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: **الدِّينُ النَّصِيحَةُ لِلَّهِ وَلِكِتَابِهِ وَلِرَسُولِهِ وَلِأَيْمَةِ الْمُسْلِمِينَ وَغَائِمَتِهِمْ**۔

روام العیش ۴۶

حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک دین یہ ہے کہ اللہ اور اس کی کتاب اور اس کے رسول سے سچا دل رکھے اور سلاطین اسلام اور جملہ مسلمانوں کی خیر خواہی کرے۔

### (۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ہر سلطنت اسلام نہ صرف سلطنت ہر جماعت اسلام۔ نہ صرف جماعت ہر فرد اسلام کی خیر خواہی مسلمان پر فرض ہے۔ مگر ہر تکلیف بقدر استطاعت اور ہر فرض بقدر قدرت ہے۔ تا مقدور بات پر مسلمان کو ابھارتا، جو نہ ہو سکے اور ضرر دے اسے فرض ٹھہرانا شریعت پر افتراء اور مسلمانوں کی بدخواہی ہے۔

|   |                                    |
|---|------------------------------------|
| ۳۱۔ الجامع الصحيح للبخاری، کتاب الایمان، ۱۳/۱ ☆ | الصحيح لمسلم، الایمان، ۵۴/۱        |
| الجامع للترمذی، ابواب البر والصلة، ۱۴/۲ ☆       | المسنن للبخاری، کتاب البیعة، ۱۶۵/۲ |
| المسنن للدارمی، ۲۱۱/۲ ☆                         | السنة لابن ابی العاصم، ۵۱۹/۲       |
| مجمع الزوائد للهيثمی، ۸۷/۱ ☆                    | المسند للحمیدی، ۸۳۱                |
| المعجم الكبير للطبرانی، ۵۳/۲ ۱۰۸/۱ ☆            | المسند للشافعی، ۲۳۳                |
| فتح الباری للعسقلانی، ۱۳۷/۱ ☆                   | شرح السنة لنبوی، ۹۲/۱۳             |
| الدر المنثور للسيوطی، ۲۶۷/۳ ☆                   | ارواء الغلیل للآلبانی، ۶۲/۱        |
| التاریخ الصغير للبخاری، ۳۵/۲ ☆                  | مشکل الآثار للطحاوی، ۱۸۸/۲         |
| الادکار النوویہ، ۲۷۹ ☆                          | تعليق التعليق للعسقلانی، ۲۲۷/۸     |
| التفسير للقرطبي، ۲۲۷/۸ ☆                        | التاریخ الكبير للبخاری، ۱۰/۲       |
| تاریخ بغداد لمعطي، ۲۰۷/۱۴ ☆                     | تاریخ دمشق لابن عساکر، ۱۳۷/۳       |
| المطالب العالیة للعسقلانی، ۱۹۷۹ ☆               | تاریخ اصفهان لابی نعیم، ۱۸۹/۱      |
| الدر المنثور للسيوطی، ۸۵ ☆                      | علل الحديث لابن ابی حاتم، ۲۰۱۹     |

## (۲) دین آسان ہے

۳۲۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : إِنَّ الدِّينَ يُسْرٌ، وَ لَنْ يُشَادَّ الدِّينَ أَحَدٌ إِلَّا غَلَبَهُ، فَسَدِّدُوا، وَ قَارِبُوا، وَ أَبْشِرُوا، وَ اسْتَعِينُوا بِالْغَنَةِ وَ الرُّوحَةِ وَ شَيْءٍ مِنَ الدَّلِيلَةِ۔

فتاویٰ رضویہ ۱۱۹/۲

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک دین آسان ہے، اور جو شخص دین میں بے جا سختی برتے گا دین اس پر غالب آجائے گا۔ لہذا تم میاں نہ رو رہو، لوگوں سے قریب رہو، بشارت سناؤ، اور آخر شب کے کچھ حصہ میں عبادت اور خیرات کر کے دینی قوت حاصل کرو۔ ۱۲م

۳۳۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : الدِّينُ يُسْرٌ، وَ لَنْ يُغَالِبَ الدِّينَ أَحَدٌ إِلَّا غَلَبَهُ۔

فتاویٰ رضویہ ۱۱۹/۲

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دین آسان ہے، اور دین پر جس نے بھی غالب آئیگی کوشش کی دین اس پر غالب آگیا۔ ۱۲م

۳۲۔ الجامع الصحيح للبخاری، کتاب الایمان ۱۰/۱۰ ☆ السنن للنسائی، کتاب الایمان، ۲۳۳/۲

۱۲۱/۱ ☆ کنز العمال لعلى المحقق، ۳۵/۳، ۵۳۴۳

۳۶۸/۶ ☆ التفسیر للبخاری، ۲۵۶/۲

۱۲۴/۶ ☆ جمع الحوامع للسيوطی، ۵۴۸۴

۱۲۱/۵ ☆ مشکوٰۃ المصابیح، ۱۲۴۶

۴۰۱/۳ ☆ الجامع الصغير، ۲۶۱/۲

۱۹۲/۱ ☆ التفسیر للقرطبی، ۴۳۲/۳

☆ ۴۹۸/۱

الجامع الصغير للسيوطی،

اتحاف السادة للزبيدي،

فتح الباری للعسقلانی،

التمهيد لابن عبد البر،

۳۳۔ شعب الایمان للبيهقي،

الدر المنثور للسيوطی،

كشف المعاني للمعجلوني،



۳۴۔ **عن** عبد الله بن عباس رضي الله تعالى عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : **إِيَّاكُمْ وَ الْغُلُو فِي الدِّينِ ، فَإِنَّمَا هَذَا مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِالْغُلُو فِي الدِّينِ -**  
فتاویٰ رضویہ ۱۱۹/۲

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دین میں حد سے تجاوز کرنے سے بچو، کہ تم سے پہلے لوگ دین کی حدود پار کرنے کی وجہ سے ہلاک ہو گئے۔ ۱۱۲م

۳۵۔ **عن** محسن بن الأدرع الأسلمی رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : **إِيَّاكُمْ لَنْ تُذِرَ كُؤَا هَذَا الْأَمْرَ بِالْغُلْبَةِ -**

فتاویٰ رضویہ ۱۱۹/۲

حضرت محسن بن ادرع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک تم اس دین کو غلبہ حاصل کر کے نہیں پاسکو گے۔ ۱۱۲م

### (۳) دین میں آسانی بہتر ہے

۳۶۔ **عن** عمران بن حصین رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى

|       |                                    |                              |                             |       |
|-------|------------------------------------|------------------------------|-----------------------------|-------|
| ۴۰/۲  | ☆ السنن لابن ماجه ،                | ۲۲۴/۲                        | ☆ السنن للسنی ، کتاب الحج ، | ۴۰/۲  |
| ۱۲/۳  | ☆ المسند لاحمد بن حبل ، ۲۱۵/۱، ۳۴۷ | ☆ السنن الکبری للبیہقی ،     |                             | ۱۲/۳  |
| ۳۵/۳  | ☆ ۷۶/۳                             | ☆ کنز العمال للمفتی ،        | ۵۳۴۷                        | ۳۵/۳  |
| ۹۳۴۷  | ☆ ۱۹۶/۱                            | ☆ جمع الحوامع للسيوطی        |                             | ۹۳۴۷  |
| ۱۷۴/۱ | ☆ ۶۳۸/۱                            | ☆ الجامع الصغیر للسيوطی ،    |                             | ۱۷۴/۱ |
| ۶۲/۱  | ☆ ۳۹۱/۴                            | ☆ مجمع الروائد للہیثمی ،     |                             | ۶۲/۱  |
| ۴۶/۱  | ☆ ۲۲۵/۱                            | ☆ السنن لابن ابی عاصم ،      |                             | ۴۶/۱  |
| ۱۰۱۱  | ☆ ۱۵۶/۱۲                           | ☆ موارد الظمغان للہیثمی ،    |                             | ۱۰۱۱  |
| ۳۵/۳  | ☆ ۲۲۷/۴                            | ☆ کنز العمال للمفتی ،        | ۵۳۴۴                        | ۳۵/۳  |
| ۱۵۳/۱ | ☆ ۴۱۶/۱                            | ☆ الجامع الصغیر للسيوطی ،    |                             | ۱۵۳/۱ |
| ۶۰/۱  | ☆ ۲۳۰/۱۸                           | ☆ مجمع الروائد للہیثمی ،     |                             | ۶۰/۱  |
| ۲۱/۱  | ☆ ۹۴/۱                             | ☆ جامع العلم لابن عبد البر ، |                             | ۲۱/۱  |
| ۱۰۷/۲ | ☆ ۲۲/۱                             | ☆ المعجم الصغیر للطبرانی ،   |                             | ۱۰۷/۲ |
| ۳۶/۳  | ☆ ۹۹/۱۲                            | ☆ کنز العمال للمفتی ،        | ۵۳۵۲                        | ۳۶/۳  |

فتاویٰ رضویہ ۲/۱۱۹

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: خیر دینکم ایسرہ۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تمہارا بہتر دین وہ ہے

جس میں آسانی ہو۔

۳۷۔ عن امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: إِيَّاكُمْ وَ التَّعَمُّقَ فِي الدِّينِ، فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ جَعَلَهُ سَهْلًا فَعُذُّوْا مِنْهُ مَا تَطِيقُوْنَ، فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يُجِبُّ مَا دَامَ مِنْ عَمَلٍ صَالِحٍ وَإِنْ كَانَ مَعِيراً۔

فتاویٰ رضویہ ۲/۱۱۹

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دین میں زیادہ باریکیاں نکالنے سے بچو کہ اللہ تعالیٰ نے اسکو آسان بنایا ہے۔ لہذا جسکی طاقت ہو وہ کرو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اس نیک عمل کو محبوب رکھتا ہے جس میں مداومت ہو اگرچہ وہ عمل تھوڑا ہو۔ ۱۲م

و فی الباب عن أنس رضي الله تعالى عنه

## (۴) آسانی پیدا کرو دشواری نہیں

۳۸۔ عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى

عليه وسلم: إِنَّمَا بُعِثْتُ مُبَسِّرِينَ وَ لَمْ تُبْعَثُوا مُعَسِّرِينَ۔ فتاویٰ رضویہ ۲/۱۱۹

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہیں آسانی کیلئے بھیجا گیا ہے، دشواری کیلئے نہیں۔ ۱۲م

۳۷۔ الجامع الصغير للسيوطي، ۱/۱۷۵ ☆ كثر العمال للمثقي، ۵۳۴۸، ۳۵/۳

۳۸۔ الجامع الصحيح للبخاري، الوضوء، ۱/۳۵ ☆ المس لابن داود، الطهارة، ۱/۵۴

الجامع للترمذي، الطهارة، ۱/۲۱ ☆ السنن للنسائي، الطهارة، ۱/۹

المسند لآحمد بن حنبل، ۲۸۲، ۲/۲۳۹ ☆ المسند للحميدي، ۹۳۸

المس الكبير للبيهقي، ۲/۴۲۸ ☆ فتح الباري للعسقلاني، ۱/۳۲۳

التمهيد لابن عبد البر، ۱/۳۱۳ ☆ الترغيب والترهيب للمذري، ۳/۴۱۷

الشعاع للقاضي عياض، ۲/۴۹۷ ☆ كثر العمال لملي المثقي، ۴۹۳۶، ۲/۶۲۸

الجامع الصغير للسيوطي، ۱/۱۵۵ ☆

## (۵) حضور آسان دین لائے

۳۹۔ عن جابر بن عبد الله رضي الله تعالى عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: بُعِثْتُ بِالْحَنِيفِيَّةِ السَّمُحَةِ، وَ مَنْ خَالَفَ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي -

فتاویٰ رضویہ ۱۳۲/۲

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے نرمی والا دین لیکر مبعوث کیا گیا، تو جس نے میری سنت کی مخالفت کی وہ مجھ سے نہیں۔ ۱۲م

## (۶) اللہ تعالیٰ کو دین حنیف پسند ہے

۴۰۔ عن عبد الله بن عباس رضي الله تعالى عنهما قال: قال النبي صلى الله تعالى عليه وسلم: أَحَبُّ الْأَدْيَانِ إِلَى اللَّهِ الْحَنِيفِيَّةُ السَّمُحَةُ -

فتاویٰ رضویہ ۱۱۹/۲

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کو نرمی والا دین حنیف پسند ہے۔

## (۷) حق کو کوئی چیز باطل نہیں کرتی

۴۱۔ عن أبي العوام البصري قال: قال أمير المؤمنين عمر الفاروق رضي

|       |   |                         |       |   |                                |    |
|-------|---|-------------------------|-------|---|--------------------------------|----|
| ۱۶۸/۱ | ☆ | الطبقات الكبرى لابن سعد | ۲۶۶/۵ | ☆ | المسند للاحمد بن حنبل          | ۳۹ |
| ۱۸۴/۹ | ☆ | الانحافات السنية        | ۳۹/۱۹ | ☆ | التفسير للقرطبي                |    |
| ۲۰۹/۷ | ☆ | تاريخ بغداد للمصطفي     | ۳۱۲/۱ | ☆ | التفسير لابن كثير              |    |
| ۲۸۹   | ☆ | تليس ابليس لابن الجوزي  | ۲۵۱/۱ | ☆ | كشف الخفاء للمصطفي             |    |
| ۲۳۳/۲ | ☆ | المس للنسائي، الايمان   | ۱۰/۱  | ☆ | الجامع الصحيح للبخاري، الايمان | ۴۰ |
| ۱۴۰/۱ | ☆ | الدر المشرور للسيوطي    | ۹۳/۱  | ☆ | فتح الباري للعسقلاني           |    |
| ۴۷/۴  | ☆ | شرح السنة للبخاري       | ۱۹/۱  | ☆ | الجامع الصغير للسيوطي          |    |
| ۵۲/۱  | ☆ | كشف الخفاء للمصطفي      | ۱۸۴/۹ | ☆ | انحاف السادة للزبيدي           |    |
|       | ☆ |                         | ۱۸۸   | ☆ | السلسلة الصحيحة للاباني        |    |
|       | ☆ |                         | ۵۱۲/۲ | ☆ | السنن للدارقطني                | ۴۱ |

اللہ تعالیٰ عنہ : إِنَّ الْحَقَّ قَدْ نِمَّ لَا يُطِلُّ الْحَقُّ شَيْءً، مُرَاجَعَةُ الْحَقِّ خَيْرٌ مِنَ التَّمَادِي فِي الْبَاطِلِ۔  
فتاویٰ رضویہ ۵۱۰/۷

حضرت ابوالعوام بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: بیشک حق قدیم ہے، حق کو کوئی چیز باطل نہیں کرتی، حق کی طرف رجوع باطل پر قائم رہنے سے بہتر ہے۔  
یہ فرمان حضرت امیر المؤمنین نے اپنے قاضی ابوموسیٰ اشعری کو ارسال فرمایا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہما

## (۸) اسلام غالب رہتا ہے

۴۲۔ عَنْ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو الْمَزْنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْإِسْلَامُ يَغْلِبُ وَلَا يُغْلَبُ۔  
فتاویٰ رضویہ ۵۹۶/۵  
حضرت عائذ بن عمرو مزنئی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلام غالب رہتا ہے مغلوب نہیں ہوتا۔

## (۲) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تکفیر اہل قبلہ و اصحاب کلمہ طیبہ میں جرأت و جسارت محض جہالت بلکہ سخت آفت جس میں وہاں عظیم و نکال کا صریح اندیشہ۔ والعیاذ باللہ رب العالمین۔  
فرض قطعی ہے کہ اہل کلمہ کے قول و فعل کو اگرچہ بظاہر کیسا ہی شنیع و فحش ہو حتی الامکان کفر سے بچائیں، اگر کوئی ضعیف سی ضعیف، نحیف سی نحیف تاویل پیدا ہو جسکی رو سے حکم اسلام نکل سکتا ہو تو اسی کی طرف جائیں اور اسکے سوا اگر ہزار احتمال جانب کفر جاتے ہوں خیال میں نہ لائیں۔ احتمال اسلام چھوڑ کر احتمالات کفر کی جانب جانے والے اسلام کو مغلوب اور کفر کو غالب کرتے ہیں۔ والعیاذ باللہ رب العالمین۔  
فتاویٰ رضویہ ۵۹۶/۵

|       |   |                         |       |   |                         |
|-------|---|-------------------------|-------|---|-------------------------|
| ۲۰۵/۶ | ☆ | المس الکبری للبیہقی،    | ۳۹۵/۲ | ☆ | الس للدار قطنی،         |
| ۲۱۲/۳ | ☆ | نصب الراية للربيعی،     | ۲۱۸/۳ | ☆ | فتح الباری للعسقلانی،   |
| ۱۲۶/۴ | ☆ | تلخیص الحییر للعسقلانی، | ۲۱۸/۳ | ☆ | تاریخ اصفہان لابی نعیم، |
| ۱۸۳/۱ | ☆ | الحامع الصغیر للسبوطی،  | ۱۴۰/۱ | ☆ | کشف الخفاء للعسقلانی،   |

## (۹) اسلام میں ضرر کی تعلیم نہیں

۴۳۔ عن عبادة بن الصامت رضى الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: لَا ضَرَرَوْ لَا ضَرَرَوْ لَا ضَرَرَوْ فِي الْإِسْلَامِ۔ فتاویٰ رضویہ ۱۳۰/۹

حضرت عباده بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اسلام میں سختی اور تکلیف نہ ہونے کی اجازت نہیں۔ ۱۲م

و فی الباب عن عبد الله بن عباس و عن أبي سعيد الخدري رضى الله تعالى عنهما۔

## (۱۰) اسلام تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے

۴۴۔ عن عمرو بن العاص رضى الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: إِنَّ الْإِسْلَامَ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ۔ جد الممتار ۲/۲۷۰

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک اسلام پہلے کے تمام گناہ مٹا دیتا ہے۔ ۱۲م

(۱۱) ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے

۴۵۔ عن أبي هريرة رضى الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى

|       |   |                          |            |   |                                    |
|-------|---|--------------------------|------------|---|------------------------------------|
| ۷۶/۹  | ☆ | حلیۃ الاولیاء لابن نعیم، | ۱۷۰/۲      | ☆ | ۴۳۔ السنن لابن ماجہ،               |
| ۴۱۱/۳ | ☆ | ارواء الغلیل للالبانی،   | ۳۸۴/۴      | ☆ | نصب الراية للزبيدي،                |
| ۳۱۳/۱ | ☆ | المسند للاحمد بن حنبل،   | ۵۹/۴، ۹۴۹۸ | ☆ | کنز العمال لعلي المنقي،            |
|       | ☆ |                          | ۶۶/۲       | ☆ | المستدرک للحاکم،                   |
| ۹۸/۹  | ☆ | المس الکبری للبيهقي،     | ۷۶/۱       | ☆ | ۴۴۔ الصحيح لمسلم، الایمان،         |
| ۷۰/۱  | ☆ | المسند لابن عوادة،       | ۲۱۰/۱      | ☆ | الدر المنثور للسيوطي،              |
| ۳۶/۲  | ☆ | الجامع للترمذی، القدر،   | ۱۸۱/۱      | ☆ | ۴۵۔ الجامع الصحيح للبخاری، الخازن، |
| ۲۳۳/۲ | ☆ | المسند للاحمد بن حنبل،   | ۲۳۶/۲      | ☆ | الصحيح لمسلم، القدر،               |
| ۱۸۸/۱ | ☆ | جامع مسانيد ابی حنيفة،   | ۲۱۸/۷      | ☆ | مجمع الروايد للهيثمی،              |
| ۶     | ☆ | مسند ابی حنيفة،          | ۲۱۸/۲      | ☆ | اتحاف السادة للزبيدي،              |
| ۲۲۸/۹ | ☆ | حلیۃ الاولیاء لابن نعیم، | ۱۵۵/۵      | ☆ | الدر المنثور للسيوطي،              |



فتاویٰ رضویہ ۵۵/۷

علیہ وسلم: کُلُّ مَوْلُودٍ يُوَلَّدُ عَلَى الْفِطْرَةِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نے ارشاد فرمایا: ہر بچہ فطرت سلیمہ پر پیدا ہوتا ہے۔ ۱۲م

## (۱۲) غیب پر ایمان قوی ہے

۴۶۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: ذَكَرُوا عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِيمَانَهُمْ قَالَ: فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: إِنَّ أَمْرَ مُحَمَّدٍ كَانَ بَيِّنًا لِمَنْ رَأَاهُ وَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ مَا آمَنَ مُؤْمِنٌ أَفْضَلَ مِنْ إِيْمَانِ بَغِيبٍ لَمْ يَرَهُ "أَلَمْ، ذَلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ" إِلَى قَوْلِهِ تَعَالَى يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ۔

حضرت عبدالرحمن بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے حضرت عہد

اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور ان کے

ایمان کا تذکرہ ہوا تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: بیشک حضور سید

عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات اقدس اور انکا لایا ہوا دین ان لوگوں کیلئے بالکل واضح تھا

جنہوں نے حضور کو دیکھا۔ قسم اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں سب سے افضل و اقوی

ایمان بالغیب ہے۔ پھر آپ نے یہ آیات کریمہ تلاوت کیں۔ اَلَمْ، ذَلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ

فِيهِ إِلَى قَوْلِهِ تَعَالَى يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ۔

مالی الجیب ص ۶۳

## (۱۳) فضیلت کا مدار ایمان و عمل ہیں

۴۷۔ عَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى

۲۴۱

الموطا لمالك،

☆

۳۹۵/۵

التفسير للقرطبي،

۲۶۸/۲

التفسير لابن كثير،

☆

۲۲۶/۲

تاريخ اصفهان لابن عديم

۱۱۱۳

المسند للحميدي،

☆

۳۹۶/۲

الجامع الصغير للسيوطي،

☆

۲۸۶/۲

۴۶۔ المستفرك للحاكم، تفسير،

۲۹۵/۱۷

المعجم الكبير للطبراني،

☆

۱۴۵/۴

۴۷۔ المسند لاحمد بن حنبل

۶۳۰۰

جمع الخوامع للسيوطي،

☆

۸۳/۸

مجمع الروايد للهيشمي،

۴۵۱/۲

كشف المعاني للمصنوعي،

☆

۶۱۲/۳

الترغيب والترهيب للمصري،

☆

۲۶۰/۱

۱۳۰۰، كنز العمال للمصنوعي،

علیه وسلم قال : إِنْ أَنْسَابُكُمْ هَذِهِ لَيْسَتْ بِسَبَابٍ عَلَى أَحَدٍ ، وَإِنَّمَا أَنْتُمْ آدَمُ كَطَلَفِ الصَّاعِ أَنْ تَمْلُوهُ ، لَيْسَ لِأَحَدٍ فَضْلٌ عَلَى أَحَدٍ إِلَّا بِالذِّينِ أَوْ عَمَلٍ صَالِحٍ ۔

الترال الالقی ۱۹۰

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک تمہارا یہ نسب کسی کیلئے گالی نہیں، تم تو آدم کی اولاد ہو جانے کی طرح جو بالکل ہموار کر کے بھرا گیا۔ کسی کو کسی پر فضیلت نہیں مگر دین یا عمل صالح کے سبب۔

### (۱۴) سواد اعظم کی پیروی کرو

۴۸۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا يَجْمَعُ اللَّهُ هَذِهِ الْأُمَّةَ عَلَى الصَّلَاةِ أَبَدًا وَقَالَ : يَهْدُ اللَّهُ عَلَى الْجَمَاعَةِ مَقَاتِبُهُوا السَّوَادَ الْأَعْظَمَ ، فَإِنَّهُ مَنْ شَدَّ شَدًّا فِي النَّارِ ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس امت کو کبھی گمراہی پر جمع نہیں فرمائے گا۔ جماعت پر اللہ تعالیٰ کا دست قدرت ہے۔ لہذا مسلمانوں کے بڑے گروہ کی پیروی کرو، جو اس سے جدا ہوا وہ جہنم میں جدا ہوا۔

اعلہارالحق الجلی ص ۳۶

### (۳) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ہر شخص جانتا ہے کہ مسلمانوں کا بڑا گروہ مقلد ہے۔ غیر مقلدین نہایت قلیل ہیں، حجة اللہ البالغہ میں صاف لکھا ہے۔ کہ ان چار مذہب کی تقلید درست ہونے پر مسلمانوں کا اجماع ہے۔ اگر کوئی اسکا مخالف ہے بھی تو ایسا کہ وہ کسی گنتی شمار میں نہیں۔

اعلہارالحق الجلی ص ۳۶

### (۱۵) ایک جماعت ہمیشہ حق پر رہے گی

۴۹۔ عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عُمَرَ بْنِ الْعَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : قَالَ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ عَلَى الْحَقِّ لَا يَضُرُّهُمْ مَنُ خَذَلَهُمْ وَلَا مَنُ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ عَلَى ذَلِكَ ۔

فتاویٰ رضویہ ۱۶۳/۹

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر رہے گا، انکو وہ لوگ نقصان نہیں پہونچا سکیں گے جو رسوا کرنا چاہیں گے، اور نہ کسی کی مخالفت سے کوئی فرق پڑے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم (قیامت) کی نشانیاں پوری ہو جائیں گی اور وہ اس پر قائم رہیں گے ۱۲ م

### (۱۶) غنی کے سامنے انکساری نقصان دین کا سبب

۵۰۔ عَنْ بَعْضِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ تَوَاضَعَ لْغَنِيٍّ لَا جَلَ عِنَاءَهُ دَهَبَ ثَلَاثًا دِينَهُ ۔ ذیل المدعا ۱۴

بعض صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی غنی کیلئے اس کے غنا کے سبب تواضع کرے اسکا دوتہائی دین چلا جاتا ہے۔

### (۴) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

وجہ یہ ہے کہ مال دنیا کیلئے تواضع رو بخدا نہیں۔ یہ حرام ہوئی اور یہ ہی تواضع لغیر اللہ ہے، اور علم دین کیلئے تواضع رو بخدا ہے، اسکا حکم آیا اور یہ عین تواضع للہ ہے۔ یہ نکتہ ہمیشہ یاد رکھنے کا ہے کہ اسی کو بھول کر وہابیہ اور مشرکین افراط و تفریط میں پڑے۔ والعیاذ باللہ رب

ذیل المدعا ص ۱۴

العالمین ۔

|        |                            |   |       |    |                            |
|--------|----------------------------|---|-------|----|----------------------------|
| ۶۵/۱   | تاریخ دمشق لایں عساکر      | ☆ | ۱۴۲/۲ | ۱۹ | الصحيح لمسلم . الامارة .   |
| ۲/۱    | الحسن لایں ماجہ ، المقدمۃ  | ☆ | ۴۲/۲  |    | الجامع للترمذی . العتن .   |
| ۱۰۴/۴  | المسند لاحمد بن حنبل       | ☆ | ۵۷۹/۲ |    | الجامع الصغير للسيوطی .    |
| ۱۶۵/۱۲ | کثر العمال للمصنفی ، ۳۴۵۰۱ | ☆ | ۲۸۷/۲ |    | مجمع الزوائد للهيثمی .     |
| ۵۵۰/۴  | المستبرک للحاکم . العتن .  | ☆ | ۶۵۵/۱ |    | الشفاء للقاضی .            |
|        |                            | ☆ | ۲۷۰   |    | السلسلة الصحيحة للالبانی . |
| ۳۳۴/۲  | كشف المعاء للعصوينی        | ☆ | ۱۵۷   |    | ۵۰۔ الدر المنثور للسيوطی . |
| ۱۷۵    | تذكرة الموضوعات للمصنفی    | ☆ | ۳۳۹   |    | الاسرار المرفوعة للقاری .  |

## ۴۔ سنت کی اہمیت

### (۱) سنت رسول کو لازم جانو

۵۱۔ عن ابی رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لَا أَلْفِينَ أَحَدَكُمْ مُتَكِبًا عَلَيَّ أَرْبَعِيَّةٍ بِأَيِّهِ أُمِرْتُ بِمَا أُمِرْتُ بِهِ أَوْ نَهَيْتُ عَنْهُ فَيَقُولُ : لَا أَدْرِي مَا وَجَدْنَا فِي كِتَابِ اللَّهِ اتَّبَعْنَا۔

فتاویٰ رضویہ ۱۱۹/۹

حضرت ابو ارفع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کسی کو نہ پاؤں مسہری پر تکیہ لگا کر یہ کہتے ہوئے حالانکہ اسکے پاس میرے احکام میں سے جس کا میں نے حکم دیا، یا جس سے میں نے منع کیا کوئی حکم پہنچے اور وہ کہہ دے کہ ہم نہیں جانتے، جو قرآن کریم میں پائیے ہم اسکی پیروی کریں گے۔ ۱۲م

۵۲۔ عن المقداد بن معدی کرب الکندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : الْآيَةُ أَوْ يَثُتُ الْكِتَابَ وَ مِثْلَهُ مَعَهُ - أَلَا يُوشِكُ رَجُلٌ يَتَّبِعِي شَبْعَانًا عَلَيَّ أَرْبَعِيَّةٍ يَقُولُ : عَلَيْكُمْ بِالْقُرْآنِ فَمَا وَجَدْتُمْ فِيهِ مِنْ حَلَالٍ فَأَحْلُوهُ وَ مَا وَجَدْتُمْ فِيهِ مِنْ حَرَامٍ فَحَرِّمُوهُ ، أَلَا لَا يَجِلُّ لَكُمْ لَحْمُ الْجِمَارِ الْأَهْلِي وَ لَا كُلُّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ ، أَلَا وَ لَا لُقْطَةٌ مِنْ مَالٍ مُعَاهِدٍ إِلَّا أَنْ يُسْتَعْنَى عَنْهَا صَاحِبُهَا ، وَمَنْ نَزَلَ بِقَوْمٍ فَعَلَيْهِمْ أَنْ يَقْرَؤَهُمْ ، فَإِنْ لَمْ يَقْرَؤَهُمْ فَلَهُمْ أَنْ يُعَذِّبُوهُمْ

|       |   |                            |   |             |           |                            |
|-------|---|----------------------------|---|-------------|-----------|----------------------------|
| ۶۳۵/۲ | ☆ | الس لابی داؤد ، السة ،     | ☆ | ۹۱/۲        | العلم ،   | ۵۱۔ الجامع للترمذی ،       |
| ۱۵۰   | ☆ | المسد للشافعی ،            | ☆ | ۳/۱         | المقدمة ، | الس لابی ماجہ ،            |
| ۲۰۹/۴ | ☆ | شرح معانی الآثار للطحاوی ، | ☆ | ۳۶۷/۲       |           | المسد لاحمد بن حنبل ،      |
| ۱۵۱/۱ | ☆ | التمهید لابی عبد البر ،    | ☆ | ۵۵۱         |           | المسد للحمیدی ،            |
| ۱۰۸/۱ | ☆ | المستدرک للحاکم ،          | ☆ | ۲۴/۱        |           | دلائل النبوة للبيهقي ،     |
| ۲۰۱/۱ | ☆ | شرح السة للبحری ،          | ☆ | ۱۷/۲        |           | الدر المنثور للسيوطی ،     |
| ۱۸۹/۲ | ☆ | جامع العلم لابی عبد البر ، | ☆ | ۱۷۴/۱ ، ۸۷۹ |           | کنز العمال لعلى المنقى ،   |
|       | ☆ |                            | ☆ | ۲۹۵/۱       |           | المعجم الكبير للطبرانی ،   |
| ۱۳۱/۴ | ☆ | المسد لاحمد بن حنبل ،      | ☆ | ۶۳۲/۲       |           | ۵۲۔ الس لابی داؤد ، السة ، |
| ۴۷۱/۱ | ☆ | الحاوی للفتاویٰ للسيوطی ،  | ☆ | ۱۵۰/۱       |           | التمهید لابی عبد البر ،    |
| ۵۱/۱  | ☆ | الشریعة للآخري ،           | ☆ | ۸۹/۱        |           | المغنی و المتفقہ للخطیب ،  |

وَرَادَ بَعْضٌ - وَإِنْ مَا حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ كَمَا حَرَّمَ اللَّهُ -

فتاویٰ رضویہ ۱۱۹/۹

حضرت مقداد بن معدی کرب کندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خبردار! بیشک مجھے قرآن کریم دیا گیا اور اسکے مثل بھی (یعنی حدیث شریف) خبردار! قریب ہے کہ ایک پیٹ بھرا شخص اپنی مسہری پر تکیہ لگا کر کہے: صرف قرآن کو حرام لو، اس میں جو حلال پاؤ اسے حلال جانو اور جو حرام پاؤ اسے حرام سمجھو، حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حرام فرمایا ہوا ویسا ہی حرام ہے جیسا اللہ تعالیٰ کا حرام فرمایا ہوا، دیکھو! نہ تمہارے لئے پالتو گدھا حلال ہے اور نہ کیلے والا درندہ جانور، اور نہ ذمی کافر کی گمشدہ چیز۔ ہاں جب اس چیز کا مالک اس سے لاپرواہ ہو جائے، اور سنو! جو کسی کے پاس مہمان بن کر جائے تو ان پر اسکی مہمانی لازم ہے۔ اگر مہمانداری نہ کریں تو وہ اپنی مہمانی کی مقدار ان سے وصول کرے۔ ۱۲م

۵۳۔ عَنْ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَمْ يَحْسِبْ أَحَدُكُمْ مُتَكِبًا عَلَىٰ أَرْيَافِهِ بِظَنِّ أَنْ اللَّهَ لَمْ يُحَرِّمْ شَيْئًا إِلَّا مَا فِي هَذَا الْقُرْآنِ - أَلَا إِنِّي وَاللَّهِ قَدِ امْرُتُ وَوَعُظْتُ وَنَهَيْتُ عَنْ أَشْيَاءَ إِنَّهَا كَمَثَلِ الْقُرْآنِ أَوْ أَكْثَرَ -

فتاویٰ رضویہ ۱۱۹/۹

حضرت عریاض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں کوئی اپنے تخت پر تکیہ لگائے گمان کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بس یہی چیزیں حرام کی ہیں جو قرآن میں لکھی ہیں، سن لو! خدا کی قسم! میں نے حکم دئے اور نصیحتیں فرمائیں اور بہت چیزوں سے منع فرمایا کہ وہ قرآن کی حرام فرمائی اشیاء کے برابر بلکہ بیشتر ہیں۔

۵۴۔ عَنْ عُلُقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ: لَعَنَ اللَّهُ الْوَاشِعَاتِ الْمُؤْتِشِمَاتِ وَ الْمُتَمَصَّاتِ وَ الْمُتَفَلِّحَاتِ لِلْحُسْرِ الْمُغْيِرَاتِ خَلَقَ اللَّهُ قَبْلَ ذَلِكَ

|                           |         |                        |                            |          |         |                       |       |
|---------------------------|---------|------------------------|----------------------------|----------|---------|-----------------------|-------|
| ۵۳۔ السنن لابی داؤد،      | المسنن، | ۴۳۲/۲ ☆                | ۵۳۔ الجامع الصحيح للبخاری، | التفسير، | ۷۲۵/۱ ☆ | الصحيح لمسلم، اللباس، | ۲۰۴/۲ |
| الجامع للترمذی،           | الادب،  | ۲۰۸/۱ ☆                | السنن لابی ماجه، الکاح،    | ۱۴۴/۱    |         |                       |       |
| المسند لاحمد بن حنبل،     | ۴۳۴/۱ ☆ | المسنن للنسائی، الریة، | ۲۳۸/۲                      |          |         |                       |       |
| السنن لابی داؤد، الترحیل، | ۵۷۴/۲ ☆ |                        |                            |          |         |                       |       |

إِمْرَأَةٌ مِنْ بَنِي أَسَدٍ يُقَالُ لَهَا أُمُّ يَعْقُوبَ فَجَاءَتْ فَقَالَتْ: إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّكَ لَعَنْتَ كَيْتَ وَكَيْتَ فَقَالَتْ: وَمَا لِي لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ هُوَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَقَالَتْ: لَقَدْ قَرَأْتُ مَا بَيْنَ اللُّوحَيْنِ فَمَا وَجَدْتُ فِيهِ مَا تَقُولُ، قَالَ: لَعَنَ كُنْتَ قَرَأْتِهِ لَقَدْ وَجَدْتِهِ، أَمَا قَرَأْتَ "وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا" قَالَتْ: بَلَى، قَالَ: فَإِنَّهُ قَدْ نَهَى عَنْهُ، قَالَتْ: فَإِنِّي أَرَى أَهْلَكَ يَفْعَلُونَهُ، قَالَ: فَادْهَبِي وَانْظُرِي، فَذَهَبَتْ وَنَظَرَتْ فَلَمْ تَرَمْ مِنْ حَاجَتِهَا شَيْئًا فَقَالَتْ: لَوْ كَانَتْ كَذَلِكَ مَا جِئْتُ بِهَا.

فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۱۲۲/۹

حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی لعنت بدن گو دنیویوں اور گدوانے والیوں پر، منہ کے بال نوچنے والیوں اور خوبصورتی کیلئے دانٹوں میں کھڑکیاں بنانے والیوں اور اللہ تعالیٰ کی بنا کی چیز بگاڑنے والیوں پر۔ یہ سن کر ایک بی بی اسدیہ جنکی کنیت ام یعقوب تھی خدمت مبارک میں حاضر ہوئیں، عرض کی: میں نے سنا ہے آپ نے ایسی ایسی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے، فرمایا: مجھے کیا ہوا کہ میں اس پر لعنت نہ کروں جس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی۔ اور جس کا بیان قرآن عظیم میں ہے۔ ان بی بی نے کہا: میں نے قرآن اول سے آخر تک پڑھا اس میں کہیں اسکا ذکر نہ پایا۔ فرمایا: تم نے قرآن پڑھا ہوتا تو یہ آیت ضرور پڑھی ہوتی۔ کیا تم نے نہ پڑھا کہ "جو رسول تمہیں دیں وہ لے لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو۔ انہوں نے عرض کیا: ہاں، تو آپ نے فرمایا: بیشک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان حرکات سے منع فرمایا۔ کہنے لگیں: میں نے تو آپ کی اہلیہ کو بھی اس طرح کرتے دیکھا ہے۔ فرمایا: جاؤ، اور دیکھو۔ وہ گئیں اور دیکھا تو انکے مطلب کی کوئی چیز نظر نہ آئی۔ آپ نے فرمایا: اگر وہ ایسا کرتیں تو میں کبھی انکو اپنے پاس نہ رکھتا۔

## (۵) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

منکر حدیث دیکھیے! کہ اس کا خیال وہی ان بی بی کا خیال اور ہمارا جواب بعینہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جواب ہے۔ یہ بی بی ام یعقوب اسدیہ ہیں، کہارتا بعین وثقات صالحات سے ہونے میں تو کلام نہیں، اور حافظہ الثانی نے فرمایا: صحابیہ معلوم ہوتی ہیں۔ بہر حال انکی فضیلت و صلاح قبول حق پر باعث ہوئی۔ سمجھ لیں اور اسکے بعد خود اس حدیث کو

حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتیں۔ اہل اے زمانہ سے گزارش کرنی چاہیئے۔

ع دلا مردانگی زیں زن پیاموز

ولكن الهداية لن تنالا - بلا فضل من المولى تعالى

ایک بار عالم قریش سیدنا امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مکہ معظمہ میں فرمایا:

مجھ سے جو چاہو پوچھو! میں قرآن سے جواب دوں گا۔ کسی نے سوال کیا احرام میں زنبور کو قتل کرنے کا کیا حکم ہے؟ فرمایا:

بسم الله الرحمن الرحيم - مَا أَنْكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَنْهَاكُمْ عَنْهُ فَأَنْتَهُوا

اللہ عزوجل نے تو فرمایا: کہ ارشاد رسول پر عمل کرو۔

وحدثنا سفيان بن عيينة عن عبد الملك بن عمير عن ربيع بن خراش عن

حذيفة بن اليمان عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم قال: اقْتَدُوا بِالَّذِينَ مِنْ

بَعْدِي أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ - یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہمیں حدیث یہو نچی کہ

حضور نے فرمایا: ان دو کی پیروی کرو میرے جانشین ہونگے، ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما "و

حدثنا سفيان بن مسعر بن کدام عن قيس بن مسلم عن طارق بن شهاب عن

عمر بن الخطاب رضي الله تعالى عنه أنه أمر بقتل المحرم الزنبور -

یعنی ہمیں امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث یہو نچی کہ انہوں نے احرام

باندھے ہوئے کو قتل زنبور کا حکم دیا۔ ذکرہ الامام السیوطی فی الاتقان۔

فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۱۲۲/۹

۵۵۔ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ الصَّدِيقَةِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ لَمْ يَعْمَلْ بِسُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي -

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے میری سنت پر عمل نہیں کیا وہ مجھ سے نہیں۔

فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۱۳۵/۹



۵۶۔ عن ابی ایوب الأنصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي۔

حضرت ابوالیوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے میری سنت سے اعراض کیا وہ مجھ سے نہیں۔

۵۷۔ عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ خَالَفَ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے میری سنت کی مخالفت کی وہ مجھ سے نہیں۔

فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۱۰۳۵/۹

۵۸۔ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ أَخَذَ بِسُنَّتِي فَهُوَ مِنِّي وَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي۔

فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۱۳۵/۹

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے میری سنت پر عمل کیا وہ مجھ سے ہے اور جس نے اعراض کیا وہ مجھ سے نہیں۔

|       |                           |                             |
|-------|---------------------------|-----------------------------|
| ۷۵۸/۲ | کتاب النکاح،              | ۵۶۔ الجامع الصحیح للبخاری،  |
| ۴۴۹/۱ | کتاب النکاح،              | الصحیح لمسلم،               |
| ۸/۲   | ☆ المس للنسائی، النکاح،   | المستند لاحمد بن حبل        |
| ۷۷/۷  | ☆ المسن الکبریٰ للبیہقی،  | المستند للدارمی،            |
| ۷/۷   | ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، | الدر الثمور للسيوطی،        |
| ۱۹/۲  | ☆ التفسیر للقرطبی،        | اتحاف السادة للزبيدي،       |
| ۸۷/۱  | ☆ الترغیب والترہیب،       | الشفا للقاضي،               |
| ۹۹/۱  | ☆ الصحیح لابن عریمة،      | فتح الباری للعسقلانی،       |
| ۳۳۰/۳ | ☆ تاریخ بغداد للخطیب،     | مشکل الآثار للطحاوی،        |
| ۱۶۰/۳ | ☆ التفسیر لابن کثیر،      | حلیۃ الاولیاء لابی نعیم،    |
| ۱۸۵/۹ | ☆ اتحاف السادة للزبيدي،   | ۵۷۔ تاریخ بغداد، للخطیب،    |
| ۳۰۷/۲ | ☆ الدر الثمور للسيوطی،    | ۵۸۔ کثر العمال للمنفی، ۹۳۴، |
| ۵۰۹/۲ | ☆ الجامع الصغیر للسيوطی،  | التفسیر لابن کثیر،          |

۵۹۔ عن عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: **إِنْ لِكُلِّ عَمَلٍ شَرَّةٌ وَ لِكُلِّ شَرَّةٍ فَتْرَةٌ، فَمَنْ كَانَتْ فَتْرَتُهُ إِلَى سُنَّتِي فَقَدْ اهْتَدَى، وَ مَنْ كَانَتْ إِلَى غَيْرِ ذَلِكَ فَقَدْ هَلَكَ**۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر عمل کیلئے ایک جوش ہوتا ہے اور ہر جوش کا ایک فتور، تو جو فتور کے وقت بھی میری سنت ہی کی طرف رہے ہدایت پائے۔ اور جو سنت چھوڑ کر دوسری طرف جائے ہلاک ہو۔  
فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۱۳۵/۹

### (۲) خلفائے راشدین کی سنت لازم ہے

۶۰۔ عن العریاض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: **عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَ سُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ وَ عَصُوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ**۔  
فتاویٰ رضویہ ۶۷۲/۵

حضرت عریاض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم پر میری اور میرے خلفائے راشدین کی سنت لازم ہے، اسکو مضبوطی سے پکڑے رہو۔ ۱۴م

### (۳) احیائے سنت پر اجر

۶۱۔ عن أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: **مَنْ أَحْيَا سُنَّتِي فَقَدْ أَحْيَانِي وَ مَنْ أَحْبَبَنِي كَانَ مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ**۔

|        |   |                         |   |       |   |                           |     |
|--------|---|-------------------------|---|-------|---|---------------------------|-----|
| ۸۹/۲   | ☆ | مشکل الآثار للطحاوی،    | ☆ | ۱۸۸/۲ | ☆ | المسند للاحمد بن حنبل،    | ۵۹۔ |
| ۱۴۶    | ☆ | الجامع الصغير للسيوطی،  | ☆ | ۶۵۳   | ☆ | موارد الظلمات للنهشمی،    |     |
| ۶۳۵/۲  | ☆ | الس لابی داؤد، السنة،   | ☆ | ۹۲/۲  | ☆ | الجامع للترمذی،           | ۶۰۔ |
| ۵/۱    | ☆ | الس لابن ماجه، المقدمه، | ☆ | ۹۷/۱  | ☆ | المستدرک للحاکم،          |     |
| ۲۴۶/۱۸ | ☆ | المعجم الکبیر لطبرانی،  | ☆ | ۲۰۶/۲ | ☆ | التفسیر للہوری،           |     |
| ۱۲۶/۱  | ☆ | مصب الراية للریطلی،     | ☆ | ۱۹۰/۴ | ☆ | تلخیص الحیبر لابن حجر،    |     |
| ۲۴/۲   | ☆ | الشفا للقاسمی،          | ☆ | ۴۱۸/۳ | ☆ | اتحاف السادة للرییدی،     |     |
| ۱۸۴/۱  | ☆ | کثر العمال للعنقی، ۹۳۳، | ☆ | ۱۸۸/۱ | ☆ | ۶۱۔ اتحاف السادة للرییدی، |     |

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے میری سنت سے محبت کی بیشک اسے مجھ سے محبت ہے اور جسے مجھ سے محبت ہے وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔

فتاویٰ رضویہ ۴/۲۹۲

۶۲۔ عن ہلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ أَحْيَا سُنَّةً مِنْ سُنَّتِي قَدْ أُمِيتَتْ بَعْدِي فَإِنَّ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلَ أُجُورِ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا۔

فتاویٰ رضویہ ۴/۲۹۲

حضرت ہلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے میرے بعد میری مردہ سنت کو زندہ کیا تو اسکو عمل کرنے والوں کے برابر ثواب ملے گا اور عمل کرنے والوں کے ثواب میں کچھ کمی نہ ہوگی۔ ۱۲م

۶۳۔ عن عمرو بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ أَحْيَا سُنَّةً مِنْ سُنَّتِي فَعَمِلَ بِهَا النَّاسُ كَانَ لَهُ مِثْلُ أُجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا لَا يَنْقُصُ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا، وَ مَنْ ابْتَدَعَ بِدْعَةً فَعَمِلَ بِهَا كَانَ عَلَيْهِ وَزْرٌ مَنْ عَمِلَ بِهَا لَا يَنْقُصُ مِنْ أُوزَارِهِ مَنْ عَمِلَ بِهَا شَيْئًا۔

فتاویٰ رضویہ ۴/۲۹۲

حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے میری کسی سنت کو زندہ کیا پھر لوگ اس پر عمل پیرا ہوئے، تو تمام عمل کرنے والوں کے برابر اسکو ثواب ملے گا، اور ان لوگوں کے ثواب میں بھی کوئی کمی نہ ہوگی۔ اور جس نے خلاف سنت ناپسندیدہ راستہ ایجاد کیا تو جتنے لوگ اس پر عمل کر کے گنہگار ہوں گے سب کے گناہ اس پر اور انکے گناہوں میں بھی کوئی کمی نہ ہوگی۔ ۱۲م

۶۴۔ عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ

۶۲۔ الجامع للترمذی، العلم، ۹۲/۲ ☆ الترغیب والترہیب للہندی، ۱۵/۹۱

مشکوۃ المصابیح، الاعتصام بالکتاب والسنة، ۱۸۴/۱

۶۳۔ السنن لابن ماجہ المقلدة، ۱۹/۱ ☆

۶۴۔ الترغیب والترہیب للہندی، ۸۰/۱ ☆ الجامع الصغیر لنسویطی، ۲/۵۲۲

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِي عِنْدَ فَسَادِ أُمَّتِي فَلَهُ أَجْرُ مِائَةِ شَهِيدٍ۔  
حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو فساد امت کے وقت میری سنت مضبوط تھامے اسے سو  
شہیدوں کا ثواب ملے۔  
فتاویٰ رضویہ ۲/۴۹۳

## (۶) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ظاہر ہے کہ زندہ وہی سنت کی جائے گی جو مردہ ہوگئی ہو، اور سنت مردہ جیسی ہوگی کہ  
اسکے خلاف رواج پڑ جائے۔ احیاء سنت علماء کا تو خاص فرض منہی ہے اور جس مسلمان سے ممکن  
ہو اسکے لئے حکم عام ہے۔ ہر شہر کے مسلمانوں کو چاہئے کہ اپنے شہر یا کم از کم اپنی مساجد میں اس  
سنت (اذان بیرون مسجد) کو زندہ کریں اور سو شہیدوں کا ثواب لیں۔ اس پر یہ اعتراض نہیں  
ہو سکتا کہ کیا تم سے پہلے عالم نہ تھے۔ یوں ہو تو کوئی سنت زندہ ہی نہ کر سکیں گے۔ امیر المؤمنین  
حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کئی سنتیں زندہ فرمائیں۔ اس پر اگلی مدح ہوئی  
نہ کہ التا اعتراض۔ کہ تم سے پہلے تو صحابہ و تابعین تھے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

## (۴) چار چیزیں سنت سے ہیں

۶۵۔ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرْبَعٌ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِينَ، الْحِجَتَانِ وَالتَّعَطُّرُ وَالنِّكَاحُ وَ  
السَّيَّوَاكُ۔  
فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۹/۲۲۶

حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چار چیزیں انبیاء کرام کی سنت ہیں۔ ختنہ، خوشبو کا استعمال،  
نکاح، اور مسواک۔ ۱۲م

|       |                           |   |       |                            |
|-------|---------------------------|---|-------|----------------------------|
| ۴۲۱/۵ | المسند لاحمد بن حنبل      | ☆ | ۱۲۸/۱ | ۶۵۔ الجامع للترمذی، النکاح |
| ۱۹/۴  | المصحح الكبير للطبرانی    | ☆ | ۶۲/۱  | الجامع الصغير للسيوطی      |
| ۶۶/۱  | تلخیص الحیر لابن حجر      | ☆ | ۵/۹   | شرح السنة للبخاری          |
| ۱۶۶/۱ | الترغیب و الترہیب للمبشری | ☆ | ۲۸/۸  | انحاف السادة للزمخدری      |

## (۵) اہل سنت حق پر ہیں

۶۶۔ عن عبد الله بن عمرو رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: سَيَأْتِي عَلَى أُمَّتِي مَا أَتَى عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ مِثْلًا يَحْتَلِي حَدُّو النُّعْلِ بِالنُّعْلِ، وَ إِنَّهُمْ تَفَرَّقُوا عَلَى اثْنَيْنِ وَسَبْعِينَ مِلَّةً، كُلُّهَا فِي النَّارِ غَيْرُ وَاحِدَةٍ، فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْ مَا تِلْكَ الْوَاحِدَةُ، قَالَ: مَا نَحْنُ عَلَيْهِ الْيَوْمَ وَ أَصْحَابِي۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کے عنقریب وہی حالات ہونگے جو بنی اسرائیل کے گذرے۔ وہ تو بہتر جماعتوں میں تقسیم ہو گئے تھے اور عنقریب میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی، سب جہنمی ہوں گے ایک کے سوا، عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! وہ ایک فرقہ کون ہوگا؟ فرمایا: جس طریقے پر آج میں اور میرے صحابہ چل رہے ہیں وہ اسی پر گامزن ہوگا۔ ۱۲م

(۷) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس پہچان کی رو سے بھی غیر مقلدین اہل حق سے نہیں کہ اجماع، قیاس اور تقلید کا اثبات جو طریقہ صحابہ کرام کا تھا یہ اس سے منکر ہیں۔ اظہار الحق الجلی ص ۴

|        |                            |   |       |                        |     |
|--------|----------------------------|---|-------|------------------------|-----|
| ۲۱۰/۱  | کنز العمال للمتقی، ۱۰۵۷،   | ☆ | ۱۸۱/۴ | تاریخ دمشق لابن عساکر، | ۶۶۔ |
| ۳۱۰/۱۳ | تاریخ بغداد للمخطوب،       | ☆ | ۳۳۲/۲ | المسد لاحمد بن حنبل،   |     |
| ۵۰۲    | الفوائد المجموعة للشوکانی، | ☆ | ۱۸۹/۱ | مجمع الروايد للهشمي،   |     |
| ۱۶۱    | الاسرار المرفوعة للقاری،   | ☆ | ۱۴۰/۸ | اتحاف السادة للزبيدي،  |     |
| ۱۲۸/۱  | اللائی المصنوعة للسيوطی،   | ☆ | ۱۵    | تذكرة الموضوعات للعتی، |     |
| ۲۹۱/۲  | التصیر لابن کثیر،          | ☆ | ۴۳۰/۴ | المستدر للحاکم،        |     |
| ۴۰     | شرف اصحاب الحديث للمخطوب،  | ☆ | ۱۳/۱  | مسند الربيع بن حبيب،   |     |

## ۵۔ بدعت

### (۱) بدعت و ضلالت

۶۷۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ دَعَا إِلَى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ آثَامِهِمْ شَيْئاً۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی امر ضلالت کی طرف بلائے تو جتنے اسکے بلائے پر چلیں ان سب کے برابر اس پر گناہ ہو اور اس سے ان کے گناہوں میں کچھ کمی نہ ہو۔

فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۲۱۳/۹

### (۲) بدعت کی مذمت

۶۸۔ عن حذیفۃ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لَا يَقْبَلُ اللَّهُ لِصَاحِبٍ بِدْعَةَ صَلَاةٍ وَلَا صَوْمًا وَلَا صَدَقَةً وَلَا حَجًّا وَلَا عُمْرَةً وَلَا جِهَادًا وَلَا صَرْفًا وَلَا عَدْلًا، يَخْرُجُ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا تَخْرُجُ الشَّعْرَةُ مِنَ الْعَجِينِ۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کسی بد مذہب کی نہ نماز قبول فرماتا ہے اور نہ روزہ، نہ زکوٰۃ، نہ حج، نہ عمرہ، نہ جہاد، نہ فرض، نہ نفل۔ بد مذہب اسلام سے یوں نکل جاتا ہے جیسے آٹے سے بال۔

فتاویٰ رضویہ ۲۹۳/۳

|       |                           |   |       |   |    |                                |
|-------|---------------------------|---|-------|---|----|--------------------------------|
| ۱۹/۱  | السنن لابن ماجہ، المقدمة، | ☆ | ۳۴۱/۲ | ☆ | ۶۷ | الصحيح لمسلم، العلم،           |
| ۶۳۵/۲ | السنن لابن داؤد، السنة،   | ☆ | ۹۲/۲  | ☆ | ۶۸ | الجامع للترمذی، العلم،         |
| ۵۲/۱  | السنن لابن ابی عاصم،      | ☆ | ۳۹۷/۲ | ☆ |    | المستند لاحمد بن حنبل،         |
| ۸۷/۱  | الترغيب و الترهيب للمسري، | ☆ | ۶/۱   | ☆ |    | ۶۸۔ السنن لابن ماجہ، المقدمة،  |
|       |                           |   |       |   |    | کنز العمال للمصنف، ۱۱۰۸، ۲۲۰/۱ |

### (۳) بدعت کی دو قسمیں حسنہ اور مسیئہ

۶۹۔ عن ابی حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً عَمِلَ بِهَا بَعْدَهُ كَانَ لَهُ أَجْرُهَا مِثْلَ أَجْوَرِهِمْ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَجْوَرِهِمْ شَيْئًا، وَمَنْ سَنَّ سُنَّةً سَيِّئَةً فَعَمِلَ بِهَا بَعْدَهُ كَانَ عَلَيْهِ وَزْرُهُ مِثْلَ أَوْزَارِهِمْ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْئًا۔

حضرت ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اچھا طریقہ ایجاد کیا کہ اسکے بعد لوگ اس پر عمل پیرا ہوئے تو سب عمل کرنیوالوں کے برابر اسکو ثواب ملے گا اور انکے ثواب میں کوئی کمی نہ ہوگی۔ اور جس نے برا طریقہ نکالا کہ لوگ اس کے بعد اس روش پر چلے تو سب کا گناہ اسکے سر ہوگا جبکہ انکے گناہوں سے کچھ کم نہ ہوگا۔ ۱۲م

### (۴) اچھی بات بدعت حسنہ اور جمع قرآن

۷۰۔ عن زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : أُرْسِلَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ مُقْتَلٌ أَهْلُ الْيَمَامَةِ فَإِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عِنْدَهُ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنْ عَمِرُ أَتَانِي فَقَالَ: إِنْ الْقَتْلُ قَدْ اسْتَحَرَّ يَوْمَ الْيَمَامَةِ بَقْرَاءَ الْقُرْآنِ وَإِنِّي أَخْشَى أَنْ اسْتَحَرَّ الْقَتْلُ بِالْقُرْآنِ بِالْمَوَاطِنِ فَيَذْهَبُ كَثِيرٌ مِنَ الْقُرْآنِ، وَإِنِّي أُرَى أَنْ تَأْمُرَ بِجَمْعِ الْقُرْآنِ، قُلْتُ لِعُمَرَ: كَيْفَ تَفْعَلُ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ عُمَرُ: هَذَا وَاللَّهِ خَيْرٌ! فَلَمْ يَزَلْ عُمَرُ يَرَاஜِعْنِي حَتَّى شَرَحَ اللَّهُ صَدْرِي لِذَلِكَ، وَرَأَيْتُ فِي ذَلِكَ الَّذِي رَأَى عُمَرُ، قَالَ زَيْدٌ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّكَ رَجُلٌ شَابٍ عَاقِلٌ لَانْتِهَمَكَ وَقَدْ كُنْتَ تَكْتُبُ الْوَحْيَ لِرَسُولِ اللَّهِ فَتَتَّبِعُ الْقُرْآنَ فَأَجْمَعُهُ فَوَاللَّهِ لَوْ كَلِمَوْنِي بِقُلْ جَبَلٌ مِنَ الْجِبَالِ مَا كَانَ أَثْقَلُ عَلَيَّ مِمَّا أَمَرَنِي بِهِ مِنْ جَمْعِ الْقُرْآنِ، قُلْتُ: كَيْفَ تَفْعَلُونَ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: هُوَ وَاللَّهِ خَيْرٌ، فَلَمْ يَزَلْ أَبُو بَكْرٍ يَرَاஜِعْنِي حَتَّى شَرَحَ اللَّهُ صَدْرِي لِلَّذِي شَرَحَ لَهُ صَدْرُ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ فَتَتَّبَعْتُ الْقُرْآنَ أَجْمَعَهُ مِنَ الْعُسْبِ وَاللَّخَافِ وَصُدُورِ الرِّجَالِ حَتَّى وَجَدْتُ آخِرَ سُورَةٍ



التوبة مع أبي خزيمة الأنصاري لم أجدها مع أحد غيره " لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ " حتى خاتمة برآءة ، فكانت الصحف عند أبي بكر حتى توفاه الله ثم عند عمر حياته ثم عند حفصة بنت عمر -

### فتاویٰ رضویہ ۸۳/۱۲

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ یمامہ والوں سے جنگ کے ایام میں مجھے امیر المؤمنین سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بلایا۔ اس وقت سیدنا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ان کے ساتھ تھے۔ فرمایا: حضرت عمر میرے پاس آئے اور کہا: جنگ یمامہ میں قرآن کریم کے کتنے ہی قاری شہید ہو گئے ہیں اور مجھے خدشہ ہے کہ مختلف مقامات پر قاریوں کے شہید ہو جانے کے باعث قرآن مجید کا اکثر حصہ جاتا رہے گا۔ لہذا میری رائے ہے کہ آپ قرآن کریم کے جمع کرنے کا حکم صادر فرمادیں۔ میں نے ان سے کہا: میں وہ کام کیسے کروں جسکو خود حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہیں کیا؟ حضرت عمر نے اس پر کہا: خدا کی قسم! کام تو پھر بھی اچھا ہے۔ چنانچہ حضرت عمر مجھ سے اس بارے میں بحث کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس کام کیلئے میرا سینہ کھول دیا اور میں حضرت عمر کی رائے سے متفق ہو گیا۔ حضرت زید بن ثابت کا بیان ہے کہ حضرت صدیق اکبر نے فرمایا: تم لو جوان آدمی ہو اور صاحب عقل و دانش بھی نیز تمہاری قرآن فہمی کے بارے میں مجھے پورا اعتماد ہے۔ اور تم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کاتب وحی بھی رہے ہو۔ لہذا مکمل کوشش کے ساتھ قرآن کریم جمع کر دو۔ خدا کی قسم! اگر مجھے پہاڑ کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کا حکم دیا جاتا تو اسے اس کام سے زیادہ بھاری نہ سمجھتا۔ میں عرض کرنے لگا: آپ وہ کام کیوں کرتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہیں کیا۔ آپ نے فرمایا: خدا کی قسم! پھر بھی یہ کام تو اچھا ہے، پھر برابر حضرت صدیق اکبر مجھ سے بحث کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میرا سینہ بھی اس طرح کھول دیا جس طرح حضرت صدیق اکبر اور حضرت عمر کیلئے کھول دیا تھا۔ چنانچہ میں نے قرآن کریم کو کچھور کے چوں، پتھر کے ٹکڑوں اور لوگوں کے سینوں سے تلاش کر کے جمع کیا یہاں تک کہ سورہ توبہ کی آخری آیت حضرت ابو خزیمہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ملی اور کسی سے دستیاب نہ ہوئی۔ یعنی " لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ

مَا عَيْتُمْ الْآلِيَهُ“ پھر یہ جمع کیا ہوا نسخہ حضرت ابو بکر صدیق کے پاس رہا۔ جب ان کا وصال ہو گیا تو حضرت عمر کے پاس پھر حضرت حفصہ بنت عمر کی تحویل میں رہا۔

### ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

دیکھو! زید بن ثابت نے صدیق اکبر اور صدیق اکبر نے فاروق اعظم پر اعتراض کیا تو ان حضرات نے یہ جواب نہ دیا کہ یہ نئی بات نکالنے کی اجازت نہ ہونا تو پچھلے (آئندہ) زمانہ میں ہوگا، ہم صحابہ ہیں، ہمارا زمانہ تو خیر القرون ہے، بلکہ یہ جواب فرمایا کہ اگر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہ کیا پروہ کام تو اپنی ذات میں بھلائی کا ہے، پس کیونکر ممنوع ہو سکتا ہے۔ اسی پر صحابہ کرام کی رائے متفق ہوئی اور قرآن عظیم باتفاق حضرات صحابہ جمع ہوا۔ اب غضب کی بات ہے کہ ان حضرات کو سودا اچھلے اور جو بات کہ صحابہ کرام میں طے ہو چکی پھر اکھڑیں۔ جو ہم پر اعتراض کرتے ہیں کہ کیا تم صحابہ، تابعین اور تبع تابعین سے محبت و تعظیم میں زیادہ ہو۔ کہ جو کچھ انہوں نے نہ کیا تم کرتے ہو۔ لطف یہ ہے کہ بعینہ وہی اعتراض اگر قابل تسلیم ہو تو تبع تابعین پر باعتبار تابعین اور تابعین پر باعتبار صحابہ اور صحابہ پر باعتبار رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وارد۔ مثلاً جس فعل کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و صحابہ و تابعین کسی نے نہ کیا اور تبع تابعین کے زمانہ میں پیدا ہوا، تو تم اسے بدعت نہیں کہتے۔ ہم کہتے ہیں اس کام میں بھلائی ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و صحابہ و تابعین ہی کرتے۔ تبع تابعین کیا ان سے زیادہ دین کا اہتمام رکھتے ہیں۔ جو انہوں نے نہ کیا یہ کریں گے۔ اسی طرح تابعین کے زمانہ میں جو کچھ پیدا ہوا اس پر وارد ہوگا کہ بہتر ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و صحابہ کیوں نہ کرتے۔ تابعین کچھ ان سے بڑھ کر ٹھہرے۔ علی ہذا القیاس، جو نئی باتیں صحابہ نے کیں انہیں بھی تمہاری طرح کہا جائے گا۔

بزد و دوزخ کوش و صدق و صفا

و لیکن میٹر اے بر مصطفیٰ

کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معاذ اللہ انکی خوبی معلوم نہ ہوئی یا صحابہ کو افعال خیر کی طرف زیادہ توجہ تھی۔ غرض یہ بات ان مدہوشوں نے ایسی کہی جس کی بنا پر عیاذ باللہ، عیاذ باللہ، تمام صحابہ و تابعین بھی بدعتی ٹھہرے جاتے ہیں۔ مگر اصل وہی ہے کہ نہ کرنا اور بات

اور منع کرنا اور چیز۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اگر ایک کام نہ کیا اور اسکو منع بھی نہ فرمایا تو صحابہ پر کون مانع ہے کہ اسے نہ کریں، تو تیج تابعین پر الزام نہیں اور وہ نہ کریں تو ہم پر مضائقہ نہیں۔ بس اتنا ہونا چاہئے کہ شرع کے نزدیک وہ کام برائے ہو۔

عجب لطف کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ و تابعین کا قطعاً نہ کرنا تو حجت نہ ہو اور تیج تابعین کو باوجود ان سب کے نہ کرنے کے اجازت ملی، مگر تیج تابعین میں وہ خوبی ہے کہ جب وہ بھی نہ کریں تو اب پچھلوں کیلئے راستہ بند ہو گیا۔

اس بے عقلی کی کچھ حد بھی ہے۔ اس سے تو اپنے یہاں کے ایک بڑے امام نواب صدیق حسن خاں شوہر ریاست بھوپال ہی کا مذہب اختیار کر لو تو بہت اعتراضوں سے بچے، انہوں نے بے دھڑک فرمادیا: جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہ کیا سب بدعت و گمراہی ہے۔ اب چاہے صحابہ کریں خواہ تابعین، کوئی ہو بدعتی ہے، یہاں تک کہ بوجہ ترویج تراویح امیر المومنین سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معاذ اللہ گمراہ ٹھہرایا۔ اور اصداۓ دین کے پیر و مرشد عبداللہ کی روح مقبوح کو بہت خوش کیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

مجلس قیام کا انکار کرتے کرتے کہاں تک نوبت پہنچی۔ اللہ تعالیٰ اپنے غضب سے محفوظ رکھے۔ آمین

امام علامہ احمد بن محمد عسقلانی شارح بخاری مواہب اللدنیہ میں فرماتے ہیں:

الفعل بدل علی الحوار و عدم الفعل لا يدل علی المنع۔

کرنے سے تو جواز سمجھا جاتا ہے اور نہ کرنے سے ممانعت نہیں سمجھی جاتی۔

شاہ عبدالعزیز صاحب تحفہ اثنا عشریہ میں فرماتے ہیں

نکردن چیزے دیگر است و منع فرمودن چیزے دیگر

یہ تمہاری جہالت ہے کہ تم نے فعل کے نہ کرنے کو اس فعل سے ممانعت سمجھ رکھا ہے۔

خمن شناس نئی دلبر اخطا اینجا است

حقیقۃ الامر یہ ہے کہ صحابہ و تابعین کو اعلاء کلمۃ اللہ و حفظ بیضۃ اسلام، نشر دین متین، قتل

و قہر کافرین، اصلاح بلاد و عباد، اطفائے آتش فساد، اشاعت فرائض و حدود الہیہ، اصلاح ذات البین، محافظت اصول ایمان، حفظ روایت حدیث وغیرہ امور کلیہ مہمہ سے فرصت نہ تھی۔

لہذا یہ امور جزئیہ مستحبہ تو کیا معنی بلکہ تائیس قواعد و اصول، تفریع جزئیات و فروع، تصنیف و تدوین علوم، نظم دلائل حق و شبهات اہل بدعت و غیرہ امور عظیمہ کی طرف بھی توجہ کامل نہ فرما سکے۔ جب بفضل اللہ تعالیٰ ان کے زور بازو نے دین الہی کی بنیاد مستحکم کر دی، اور مشارق و مغارب میں ملت حنفیہ کی جڑ جم گئی، اس وقت ائمہ و علمائے مابعد نے تخت و بخت سازگار پا کر بیخ و بن جمانے والوں کی ہمت بلند کے قدم لئے، اور باغبان حقیقی کے فضل پر بکیہ کر کے اہم فالاہم کاموں میں مشغول ہوئے۔ اب تو بے غلش صرصر و اندیشہ سموم اور ہی آبیاریاں ہونے لگیں۔

فکر صائب نے زمین تدقیق میں نہریں کھودیں، ذہن رواں نے زلال تحقیق کی ندیاں بہائیں، علماء و اولیاء کی آنکھیں ان پاک مبارک فونہالوں کیلئے تھالے بنیں، ہوا خواہان دین و ملت کی نسیم انفاس حبر کہ نے عطریاریاں فرمائیں۔ یہاں تک کہ یہ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا باغ ہرا بھرا پھلا پھولا لہلہایا، اور اسکے بھینے پھولوں، سہانے پتوں نے چشم و کام و دماغ پر عجب ناز سے احسان فرمایا۔ الحمد للہ رب العالمین۔

اب اگر کوئی جاہل اعتراض کرے، یہ ٹھیکیاں جواب پھوٹیں پہلے کہاں تھیں، یہ پتیاں جواب نکلیں پہلے کیوں نہاں تھیں، یہ پتلی پتلی ڈالیاں جواب جھومتی ہیں نو پیدا ہیں، یہ منھی منھی نکلیاں جواب مہکتی ہیں تازہ جلوہ نما ہیں، اگر ان میں کوئی خوبی پاتے تو اگلے کیوں چھوڑ جاتے، تو اس کی حماقت پر اس الہی باغ کا ایک ایک پھول قہقہہ لگائے گا کہ او جاہل! اگلوں کو جڑ جمانے کی فکر تھی، وہ فرصت پاتے تو یہ سب کر دکھاتے۔ آخر اس سفاہت کا نتیجہ یہ ہی نکلتے گا۔ کہ وہ نادان اس باغ کے پھل پھول سے محروم رہیگا۔

بھلا غور کرنے کی بات ہے۔ ایک حکیم فرزانہ کے گھر آگ لگی، اسکے چھوٹے چھوٹے بچے بھولے بھالے اندر مکان کے گھر گئے اور لاکھوں روپیہ کا مال و اسباب بھی تھا، اس دانشمند نے مال کی طرف مطلق خیال نہ کیا، اپنی جان پر کھیل کر بچوں کو سلامت نکال لیا۔ یہ واقعہ چند بے خرد بھی دیکھ رہے تھے، اتفاقاً ان کے یہاں بھی آگ لگ گئی۔ یہاں نر مال ہی مال تھا کھڑے ہوئے دیکھتے رہے اور سارا مال خاکستر ہو گیا۔ کسی نے اعتراض کیا، تو بولے: تم احمق ہو، ہم اس حکیم دانشور کو آنکھیں دیکھے ہوئے ہیں، اسکے گھر آگ لگی تھی تو اس نے مال

کب نکالا تھا جو ہم نکالتے؟ مگر بے وقوف اتنا نہ سمجھے کہ اس اولوالعزم حکیم کو بچوں کے بچانے سے فرصت کہاں تھی کہ مال نکالتا، نہ یہ کہ اس نے مال نکالنا برا جا کر چھوڑ دیا۔ اللہ تعالیٰ کسی کو اونٹنی سمجھ نہ دے۔ آمین

ہم نے مانا جو کچھ قرونِ ثلاثہ میں تھا سب منع ہے۔ اب ذرا حضرات مانعین اپنی خبر لیں۔ یہ مدرسے جاری کرنا، لوگوں سے چندہ لینا، طلبہ کے لئے مطبع تول کشور سے فیصدی دس روپیہ کمیشن لیکر کتابیں منگانا، بہ تخصیص روز جمعہ بعد نماز جمعہ وعظ کا التزام کرنا، جہاں وعظ کہنے جائیں نذرانہ لینا، دعوتیں اڑانا، مناظروں کے لئے جلسے اور بیچ مقرر کرنا، مخالفین کے رو میں کتابیں چھپوانا لکھوانا، واعظوں کا شہر بھر گشت لگانا، صحاح کے دودو ورق پڑھ کر محدثی کی سند لینا، اور انکے سوا ہزاروں باتیں کہ اکابر و اصاغر طائفہ میں بلا نکیر رائج ہیں قرونِ ثلاثہ میں کب تھیں؟ ان پیشوایانِ فرقہ جدیدہ کا تو ذکر ہی کیا ہے جو دودو روپے نذرانہ لیکر مسکوں پر مہر ثبت کریں، مدعی اور مدعی علیہ دونوں کے ہاتھ میں حضرت کا فتویٰ، حج کو جائیں تو کمشنر دہلی و بمبئی کی چٹیاں ضرور ہوں۔ کیا یہ باتیں قرونِ ثلاثہ میں تھیں یا تمہارے لئے پروانہ معافی آ گیا کہ جو چاہو کرو، تم پر کچھ مواخذہ نہیں، یا یہ نکتہ چیدیاں انہیں باتوں میں ہیں جنہیں تعظیم و محبت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے علاقہ ہو، باقی سب حلال و شیر مادر۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

فتاویٰ رضویہ، ۱۲/۸۳ تا ۸۷

## (۵) بدعتی کی تعظیم حرام ہے

۷۱۔ عن عبد اللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ وَقَرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ أَعَانَ عَلَى هَدْمِ الْإِسْلَامِ۔

حضرت عبد اللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی بد مذہب کی توقیر کی بیشک اس نے اسلام کو ڈھانسنے میں مدد کی۔

فتاویٰ رضویہ ۶/۱۰

- |       |   |                            |              |                          |
|-------|---|----------------------------|--------------|--------------------------|
| ۱۳۰/۱ | ☆ | اللائی المصنوعة للسيوطی،   | ۲۱۹/۱، ۱۱۰۲، | ۷۱۔ کثر العمال للمتنقی،  |
| ۵۴۵/۲ | ☆ | الجامع الصغير للسيوطی،     | ۱۲/۷         | التفسير للقرطبی،         |
| ۲۱۱   | ☆ | الفوائد المجموعة للشوکانی، | ۲۱۸/۵        | حلیۃ الاولیاء لابی نعیم، |

۷۲۔ عن معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ مَشَى إِلَى صَاحِبِ بِدْعَةٍ يُؤَقِّرُهُ فَقَدْ أَعَانَ عَلَى هَدْمِ الْإِسْلَامِ۔  
فتاویٰ رضویہ ۱۰۴/۶

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی بد مذہب کی طرف اسکی توقیر کرنے کو چلے اس نے اسلام کو ڈھانے میں اعانت کی۔

و فی الباب عن ام المؤمنین الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا و عن ابراہیم بن میسرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلہ۔

### (۶) بدعتی جہنمی کتے ہیں

۷۳۔ عن ابی امامۃ الباہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : أَهْلُ الْبِدْعِ كِلَابٌ أَهْلُ النَّارِ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گمراہ لوگ دوزخیوں کے کتے ہیں۔  
فتاویٰ رضویہ ۲۲۹/۵

### (۷) بدعتی بدترین مخلوق ہیں

۷۴۔ عن أس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : أَهْلُ الْبِدْعِ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيقَةِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بد مذہب تمام لوگوں اور تمام جانوروں سے بدتر ہیں۔

فتاویٰ رضویہ ۱۲۹/۵

|                                    |       |   |                                    |       |
|------------------------------------|-------|---|------------------------------------|-------|
| ۷۲۔ المعجم الكبير للطبرانی، ۰      | ۹۶/۲  | ☆ | کنز العمال للمفتی، ۱۱۲۳            | ۲۲۲/۱ |
| معجم الرواد للہیثمی، ۰۰            | ۱۸۸/۱ | ☆ | حلیۃ الاولیاء لابی نعیم، ۹۷/۶      |       |
| اللائلی الصنوعۃ للسيوطی            | ۱۳۱/۱ | ☆ |                                    |       |
| ۷۳۔ کنز العمال لمفتی، ۱۰۹۵، ۲۲۳/۱  |       | ☆ | العلل المتناہیۃ لابی الحوری، ۱۶۳/۱ |       |
| ۷۴۔ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم، ۲۹۱/۸ |       | ☆ | تاریخ اصمغان لابی نعیم، ۹۰/۲       |       |
| کنز العمال للمفتی، ۱۰۹۵، ۲۱۸/۱     |       | ☆ | میران الاعتدال، ۱۳۰                |       |

## (۸) گمراہ و بدعتی کی عیادت نہ کرو

۷۵۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لِكُلِّ أُمَّةٍ مَحْجُوسٌ وَمَوْحُوسٌ أُمَّتِي الَّذِينَ يَقُولُونَ : لَا قَتَرَ ، إِنْ مَرِضُوا فَلَا تَعُودُواهُمْ وَإِنْ مَاتُوا فَلَا تَشْهَدُوا لَهُمْ ۔

اظہار الحق الجلی ص ۱۸

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر امت میں کچھ مجوسی ہوتے ہیں اور میری امت کے مجوسی وہ لوگ ہیں جو تقدیر کے منکر۔ اگر بیمار پڑیں تو انہیں پوچھنے نہ جاؤ اور اگر مر جائیں تو انکے جنازہ پر نہ جاؤ۔ ۱۲م

## (۹) گمراہ اور بدعتی سے قطع تعلق کرو

۷۶۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا تُحَالِلُوا أَهْلَ الْقَذْرِ وَلَا تُفَاتِحُواهُمْ ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تقدیر کے منکرین کے پاس نہ بیٹھو اور نہ ان سے کلام کرو۔ اظہار الحق الجلی ص ۱۸

## (۱۰) گمراہ اور گمراہ گر کی مجلس سے بچو

۷۷۔ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حِصْبِينَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ سَجَعَ بِالذَّجَالِ فَلَيْنَا عَنْهُ ، فَوَاللَّهِ إِنْ الرَّجُلَ لَيَأْتِيهِ وَهُوَ

|     |                               |       |   |                            |     |       |
|-----|-------------------------------|-------|---|----------------------------|-----|-------|
| ۷۵۔ | المسند للاحمد بن حنبل ،       | ۸۶/۲  | ☆ | كثر العمال للمتقى ،        | ۵۵۵ | ۱۱۸/۱ |
| ۷۶۔ | السس لابی داؤد ، السنة ،      | ۶۴۹/۲ | ☆ | المسند للاحمد بن حنبل ،    |     | ۳۰/۱  |
|     | المستدرک للحاکم ،             | ۸۵/۱  | ☆ | كثر العمال للمتقى ،        | ۵۶۴ | ۱۱۹/۱ |
|     | العلل المتناہیة لابی الجوری ، | ۱۴۱/۱ | ☆ | موارد الظمآن ، للہیثمی ،   |     | ۱۸۲۵  |
| ۷۷۔ | السس لابی داؤد ، الملاحم ،    | ۵۹۳/۲ | ☆ | المسند للاحمد بن حنبل ،    |     | ۲۳۱/۴ |
|     | المستدرک للحاکم ،             | ۵۳۱/۴ | ☆ | الکنى و الاسماء للدولابى ، |     | ۱۷۰/۱ |



يَحْسَبُ أَنَّهُ مُؤْمِنٌ فَيَتَّبِعُهُ فَأَمَّا يَتَّبِعُ بِهِ مِنَ الشُّبُهَاتِ۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو دجال کی خبر سنے اس پر واجب ہے کہ اس سے دور بھاگے۔ کہ خدا کی قسم! آدمی اسکے پاس جائے گا اور یہ خیال کرے گا کہ میں تو مسلمان ہوں (یعنی مجھے اس سے کیا نقصان پہونچے گا) وہاں اسکے دھوکوں میں پڑ کر اسکا پیرو ہو جائے گا۔

## (۲) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

کیا دجال اسی ایک دجالِ اخیر کو سمجھتے ہو جو آنے والا ہے؟ حاشا! تمام گمراہوں کے دائمی منادی سب دجال ہیں، اور سب سے دور بھاگنے کا حکم فرمایا، اور اس میں یہی اندیشہ بتایا ہے۔  
فتاویٰ رضویہ جدیدہ ۱/۸۲

۷۸۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ دَجَالُونَ كَذَّابُونَ يَأْتُونَكُمُ مِنَ الْأَحَادِيثِ بِمَا لَا تَسْمَعُونَ أَنْتُمْ وَلَا آبَاءُكُمْ ، فَأَيُّكُمْ وَإِيَّاهُمْ لَا يُضِلُّوكُمْ وَلَا يَغْتِنُونَكُمْ۔  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آخر زمانے میں جھوٹے فریبی لوگ پیدا ہوں گے کہ وہ باتیں تمہارے پاس لائیں گے جو نہ تم نے سنیں اور نہ تمہارے باپ دادا نے، تو ان سے دور بھاگو اور انہیں اپنے سے دور رکھو، کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں، کہیں وہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔

فتاویٰ رضویہ جدیدہ ۱/۸۲

۷۹۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ الْغَفَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَيُّهَا ذَرٍّ ! تَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ شَيَاطِينِ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ ، قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! وَلِلْإِنْسِ شَيَاطِينٌ ؟ قَالَ : نَعَمْ۔

|        |   |                          |   |       |                              |
|--------|---|--------------------------|---|-------|------------------------------|
| ۱۹۴/۱۰ | ☆ | کنز العمال للمفتی ۲۹۰۲۴۰ | ☆ | ۱۰/۱  | ۷۸۔ الصحيح لمسلم . المقلعة . |
| ۱۵۴    | ☆ | مشکوۃ المصابیح .         | ☆ | ۲۰۴/۴ | مشکل الآثار للطحاوی .        |
| ۳۱۹/۸  | ☆ | اتحاف السادة للربیدی .   | ☆ | ۱۷۸/۵ | ۷۹۔ المسند لاحمد بن حنبل .   |
| ۱۶۰/۱  | ☆ | مجمع الروائد للہنسی .    | ☆ | ۳۹/۳  | الدر المنثور للسيوطی .       |
|        | ☆ |                          | ☆ | ۳۱۷/۳ | التفسير لابن كثير .          |

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! اللہ کی پناہ چاہو انسانوں اور جنات کے شیطانوں سے، میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا انسانوں میں سے بھی شیطان ہوتے ہیں؟ فرمایا: ہاں۔

فتاویٰ رضویہ جدید ۱/۷۸۰

### (۳) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ہمارے حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جوامع الکلم عطا فرمائے گئے مختصر لفظ فرمائیں اور معانی کثیرہ پر مشتمل ہوں۔ شیطان دوسم ہیں۔

(۱) شیطین الجن، کہ ابلیس لعین اور اسکی اولاد ملائین ہیں۔ اَعَاذُنا اللہ تعالیٰ والمسلمین من شرهم و شر الشیاطین اجمعین۔

اے اللہ! ہم کو اور تمام مسلمانوں کو انکے شر اور تمام شیطین کے شر سے پناہ دے۔

(۲) شیطین الانس، کہ کفار و مبتدعین کے داعی و منادی ہیں۔ لعنہم اللہ و عذلبہم اللہ ابدا و نصرنا علیہم نصرا مؤبدا۔ آمین بحاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اجمعین۔ آمین

ہمارا رب عزوجل فرماتا ہے

وَكَذَلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيَاطِينَ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ يُوحِي بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُورًا۔

یونہی ہم نے ہر نبی کا دشمن کیا شیطان آدمیوں اور شیطان جنوں کو، آپس میں ایک دوسرے کے دل میں بناوٹ کی بات ڈالتے ہیں وھوکا دینے کیلئے ائمہ دین فرمایا کرتے: شیطان آدمی شیطان جن سے زیادہ سخت ہوتا ہے۔ آیت کریمہ میں ”شیاطین الانس“ کی تقدیم بھی اسی طرف مشیر، ایک حدیث پاک میں ہے کہ ”جب شیطان دوسرے ڈالے اتنا کہہ کر الگ ہو جاؤ کہ تو جھوٹا ہے۔“ دونوں قسم کے شیطانوں کا علاج فرمادیا۔ شیطان آدمی ہو خواہ جن اسکا قابو اسی وقت تک چلتا ہے جب تک اسکی سنپے۔ اور جنکا ٹوڑ کر ہاتھ پر رکھ دیجئے کہ تو جھوٹا ہے خبیث اپنا سامنہ لیکر رہ جاتا ہے۔

آج کل ہمارے عوام بھائیوں کی سخت جہالت یہ ہے کہ کسی آریہ نے اشتہار دیا کہ

اسلام کے فلاں مضمون کے رد میں فلاں وقت میں لکچر دیا جائیگا۔ یہ سننے کیلئے دوڑے چلے جاتے ہیں۔ کسی پادری نے اعلان کیا کہ نصرانیت کے فلاں مضمون کے ثبوت میں فلاں وقت ندا ہوگی یہ سننے کیلئے دوڑے چلے جاتے ہیں

بھائیو! تم اپنے نفع و نقصان کو زیادہ جانتے ہو، یا تمہارا رب عزوجل اور تمہارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم؟ انکا حکم تو یہ ہے کہ شیطان تمہارے پاس دوسرے ڈالنے آئے تو سیدھا جواب دیدو کہ تو جھوٹا ہے۔ نہ یہ کہ تم آپ آپ دوڑ دوڑ کر انکے پاس جاؤ اور اپنے رب عزوجل، اپنے قرآن، اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں کلمات ملعونہ سنو۔

یہ آیت جو ابھی تلاوت ہوئی اسی کا ترجمہ اور اسکے متصل کی آیات کریمہ تلاوت کرتے جاؤ دیکھو قرآن کریم تمہاری اس حرکت کی کیسی کیسی شناختیں بتاتا اور ان ناپاک لکچروں نداؤں کی نسبت تمہیں کیا کیا ہدایت فرماتا ہے۔ آیت کریمہ مذکورہ کے ترجمہ میں ارشاد ہوتا ہے۔  
وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُونَ۔

اور تیرا رب چاہتا تو وہ یہ دھوکے بناوٹ کی باتیں نہ بناتے پھرتے، تو تو انہیں اور انکے بہتانوں کو یک لخت چھوڑ دے۔

دیکھو! انہیں اور انکی باتوں کو چھوڑ نیک حکم فرمایا یا انکے پاس سننے کیلئے دوڑنے کا۔ اور سننے! اسکے بعد کی آیت میں فرماتا ہے۔

وَلْيَتَصَفَّيْ إِلَيْهِ أَفْعِدَّةُ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ وَلَهُمْ ضُوءٌ وَلِيَقْتَرِفُوا مَا هُمْ مُقْتَرِفُونَ۔

اور اس لئے کہ ان کے دل اسکی طرف کان لگائیں جنہیں آخرت پر ایمان نہیں اور اسے پسند کریں اور جو کچھ ناپاکیاں وہ کر رہے ہیں یہ بھی کرنے لگیں۔

دیکھو! انکی باتوں کی طرف کان لگانا ان کا کام بتایا جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے، اور اسکا نتیجہ یہ فرمایا کہ وہ ملعون باتیں ان پر اثر کر جائیں اور یہ بھی ان جیسے ہو جائیں۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

لوگ اپنی جہالت سے گمان کرتے ہیں ہم اپنے دل سے مسلمان ہیں ہم پر انکا کیا اثر ہوگا حالانکہ حدیث شریف میں اس طرح کے دجالوں سے دور بھاگنے کی تعلیم گزر چکی۔

اور سنئے!! اسکے بعد کی آیات میں فرماتا ہے۔

أَفَغَيْرَ اللَّهِ أَبْتَغِي حَكْمًا وَهُوَ الَّذِي أَنْزَلَ إِلَيْكُمُ الْكِتَابَ مُفَصَّلًا وَالَّذِينَ آتَيْنَهُمُ الْكِتَابَ يَعْلَمُونَ أَنَّهُ مُنْزَلٌ مِّنْ رَبِّكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ - وَتَمُتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدْلًا، لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَتِهِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ - وَإِنْ تُطِيعُوا أَكْثَرَ مَنَ فِي الْأَرْضِ مُضِلُّوكُمْ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ إِنْ يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ - إِنْ رَبُّكَ هُوَ أَعْلَمُ مَن يَضِلُّ عَنْ سَبِيلِهِ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ -

تو کیا اللہ کے سوا کوئی اور فیصلہ کرنے والا ڈھونڈوں حالانکہ اس نے مفصل کتاب تمہاری طرف اتاری، اور اہل کتاب خوب جانتے ہیں کہ وہ تیرے رب کے پاس سے حق کیساتھ اتری تو خیردار! تو شک نہ کرنا۔

اور تیرے رب کی بات سچ اور انصاف میں کامل ہے کوئی اسکی باتوں کا بدلنے والا نہیں اور وہ شنوا اور دانا ہے۔

اور زمین والوں میں زیادہ وہ ہیں کہ تو انکی پیروی کرے تو وہ تجھے خدا کی راہ سے بہکا دیں۔ وہ تو گمان کے پیرو ہیں اور نبی انکلیں دوڑا رہے ہیں۔

پیشک تیرا رب خوب جانتا ہے کہ کون اسکی راہ سے بھٹکے گا اور وہ خوب جانتا ہے ہدایت پانچ والوں کو۔

یہ تمام آیات کریمہ انہیں مطالب کے سلسلہ بیان میں ہیں۔ گویا ارشاد ہوتا ہے: تم جو ان شیطان آدمیوں کی باتیں سننے جاؤ کیا تمہیں تلاش ہے کہ دیکھیں اس مذہبی اختلاف میں یہ منادی یا لکچرار کیا فیصلہ کرتا ہے؟ ارے خدا سے بہتر فیصلہ کس کا ہے، اس نے مفصل کتاب قرآن عظیم تمہیں عطا فرمادی۔ اسکے بعد تم کو کسی لکچر یا مذاکی کیا حاجت ہے۔

لکچر والے جو کسی کتاب دینی کا نام نہیں لیتے کس گنتی شمار میں ہیں۔ یہ کتاب والے دل میں خوب جانتے ہیں کہ قرآن حق ہے۔ تعصب کی پٹی آنکھوں پر بندھی ہے کہ ہٹ دھرمی سے مکر جاتے ہیں۔ تو تجھے کیوں شک ہوا کہ تو انکی سنتا چاہے۔ تیرے رب کا کلام صدق و عدل میں بھرپور ہے۔ کل تک جو تجھے اس پر کامل یقین تھا آج کیا اس میں فرق آیا کہ اس پر اعتراض سنا چاہتا ہے۔ کیا خدا کی باتیں کوئی بدل سکتا ہے۔ یہ نہ سمجھنا کہ میرا کوئی مقال کوئی خیال خدا سے چھپ رہے گا۔ وہ سنتا جانتا ہے۔

دیکھو! اگر تو نے اسکی سنی تو وہ تجھے خدا کی راہ سے بہکا دیں گے۔ یہ خیال کرتا ہے کہ انکا علم دیکھوں انکا علم کہاں تک ہے۔ یہ کیا کہتے ہیں ارے انکے پاس علم کہاں۔ وہ تو اپنے اوہام کے پیچھے لگے ہیں اور نری انگلیں دوڑاتے ہیں۔ جنکا تھل نہ بیڑا۔

جب اللہ تعالیٰ واحد قہار کی گواہی ہو، یکہ ان کے پاس نری مہمل انگلوں کے سوا کچھ نہیں تو انکے سننے کے کیا معنی۔ سننے سے پہلے وہی کہہ دے جو تیرے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ”کذبت“ شیطان تو مجھوتا ہے اور اس گھمنڈ میں نہ رہتا کہ مجھے کیا گمراہ کریں گے میں تو راہ پر ہوں۔ تیرا رب خوب جانتا ہے کہ کون اسکی راہ سے بہکے گا اور کون راہ پر ہے۔ تو پورا راہ پر ہوتا تو بے راہوں کی سننے ہی کیوں جاتا۔

حالانکہ تیرا رب فرما چکا۔

ذَرُّهُمْ وَمَا يَفْتَرُونَ۔ چھوڑ دے انہیں اور انکے بہتانوں کو  
تیرے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرما چکے۔

ایاکم وایاہم۔ ان سے دور رہو اور انکو اپنے سے دور رکھو۔

فتاویٰ رضویہ جدیدہ ۱/۸۳

## (۱۱) آئندہ گزشتہ سے بدتر ہے

۸۰۔ عن أس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: لَا يَأْتِي عَلَيْكُمْ زَمَانٌ إِلَّا الَّذِي بَعْدَهُ شَرٌّ مِنْهُ حَتَّى تَلْقَوْا رَبَّكُمْ  
فتاویٰ رضویہ ۲/۱۱۰

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم پر ہر آنے والا وقت گزشتہ سے برا ہوگا یہاں تک کہ تم اپنے رب سے ملاقات کرو۔

۸۱۔ عن عبد الله بن مسعود رضي الله تعالى عنه عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم قال: أَمْسِ خَيْرٌ مِنَ الْيَوْمِ وَ الْيَوْمُ خَيْرٌ مِنَ الْغَدِ، وَ كَذَلِكَ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گزشتہ کل آج سے بہتر ہوگا اور آج آئندہ کل سے۔ یہ سلسلہ جاری رہے گا یہاں تک کہ قیامت آجائگی۔

فتاویٰ رضویہ ۲/۱۰۰

## ۶۔ شرک و کفر

### (۱) بت پرستی کی ابتداء کس طرح ہوئی

۸۲۔ عن عبد الله بن عباس رضي الله تعالى عنهما قال - صَارَتِ الْأَوْنَانُ الَّتِي كَانَتْ فِي قَوْمِ نُوحٍ فِي الْعَرَبِ بَعْدَ ، أَمَّا وَدَّ كَانَتْ لَكَلْبٍ بِدَوْمَةِ الْحَنْدَلِ ، وَ أَمَّا سُوَاعٌ كَانَتْ لِهَثْدِيلَ ، وَ أَمَّا يَعُوثُ فَكَانَتْ لِمُرَادٍ ، ثُمَّ لَبَنَى غَطِيفٌ بِالْحَوَفِ عِنْدَ مَبَاوِءِ أَمَّا يَعُوثُ فَكَانَتْ لِهَمْدَانَ ، وَ أَمَّا نَسْرُفُكَانَتْ لِحَمِيرٍ لِأَلِ ذِي الْكَلَاعِ ، وَ نَسْرًا أَسْمَاءُ رِجَالٍ صَالِحِينَ مِنْ قَوْمِ نُوحٍ ، فَلَمَّا هَلَكُوا أَوْحَى الشَّيْطَانُ إِلَى قَوْمِهِمْ أَنْ تَصِيبُوا إِلَى مَحَالِسِهِمْ الَّتِي كَانُوا يَحْلِسُونَ أَنْصَابًا وَ سَمَوْهَا بِأَسْمَاءِهِمْ فَفَعَلُوا فَلَمْ تُعْبَدْ حَتَّى إِذَا هَلَكَ أَوْلَيْكَ وَ تَنَحَّ الْعِلْمُ عُبِدَتْ -  
اعالی الاقادة ص ۱۳

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام کی قوم میں جو بت پوجے جاتے تھے وہی اہل عرب نے بعد میں اپنے معبود بنائے ، وہ بنی کلب کا بت تھا جو دومتہ الجمل کے مقام پر رکھا ہوا تھا ، سواع ، بنو ہزیل کا بت تھا ، یعوث بنو مراد کا بت تھا ، پھر بنو غطیف نے اسکو اپنا بت لیا جو سہا کے پاس جوف میں تھا۔ یعوق ہمدان کا ، اور نسر ، ذوالکلاع کی آل حمیر کا بت تھا۔ یہ حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کے نیک لوگوں کے نام ہیں۔ جب وہ وفات پا گئے تو شیطان نے انکی قوم کے دلوں میں یہ بات ڈالی کہ جن مقامات پر وہ اللہ والے بیٹھا کرتے تھے وہاں انکے مجسمے بنا کر رکھ دو۔ اور ان بتوں کے نام بھی ان نیکوں کے نام پر رکھ دو۔ لوگوں نے عقیدت کی بنیاد پر ایسا کر دیا لیکن انکو وہ پوجتے نہیں تھے جب وہ لوگ دنیا سے چلے گئے اور علم بھی کم ہو گیا تو انکی پوجا ہونے لگی۔ ۱۲م

۸۳۔ عن عبيد الله بن عبد الله بن عمير رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : أَوَّلُ مَا حَدَّثَتِ الْأَضْغَامُ عَلَى عَهْدِ نُوحٍ وَ كَانَتْ الْأَبَاءُ قَبْرُ الْأَبَاءِ فَمَاتَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَحَزَّعَ عَلَيْهِ ابْنُهُ فَحَجَّلَ لَا يَبْصُرُ عَنْهُ فَاتَّعَدَ مِثَالًا عَلَى صُورَتِهِ فَكُلَّمَا اشْتَقَى إِلَيْهِ نَظَرَهُ ثُمَّ مَاتَ فَفَعِلَ بِهِ كَمَا فَعَلَ ، ثُمَّ تَتَابَعُوا



عَلَىٰ ذَٰلِكَ الْآبَاءُ فَقَالَ الْآبَاءُ مَا اتَّعَدَ هَٰذِهِ آبَاءُ نَا إِلَّا أَنَّهَُا كَانَتْ إِلَيْهِمْ فَعَبَّثُوا بِهَا۔

اعالی الاقارہ ص ۱۳

حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے بت حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں ایجاد ہوئے۔ اس زمانہ میں بیٹے اپنے آباء و اجداد کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آتے۔ ایک مرتبہ ایک شخص کا انتقال ہوا۔ بیٹے نے جزع فزع کی اور صبر نہیں کر سکا تو اس نے باپ کی صورت بنا کر رکھ لی۔ جب والد کو دیکھنا چاہتا اس تمثال کو دیکھ لیتا۔ پھر جب یہ مرا اسکی اولاد نے بھی ایسا ہی کیا۔ یونہی سلسلہ چل پڑا اور اس درمیان کافی آباء و اجداد مر گئے۔ چنانچہ بعد کی نسل نے کہا: ہمارے آباء و اجداد نے ان کے مجسمے اسی لئے بنائے تھے کہ یہ ان کے معبود تھے تو ان سب نے انکی پوجا شروع کر دی۔ ۱۲م

## (۲) مشرک سے میل جول منع ہے

۸۴۔ عن جابر بن عبد الله رضى الله تعالى عنهما قال : نهى النبي صلى الله تعالى عليه وسلم أن يُصَافَحَ الْمُشْرِكُونَ أَوْ يُكْتَبُوا أَوْ يُرْحَبَ بِهِمْ۔

فتاویٰ رضویہ ۱۰/۶

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ کسی مشرک سے ہاتھ ملائیں، اسے کنیت سے ذکر کریں، یا اسے آتے وقت مرحبا کہیں۔

## (۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ ادنیٰ درجہ مکرم کا ہے کہ نام لیکر نہ پکارا فلاں کا باپ کہا، یا آتے وقت جگہ دینے کو آئیے کہا۔ اللہ اکبر حدیث اس سے بھی منع فرماتی ہے۔ ائمہ دین ذی کافر کی نسبت وہ احکام تحقیر و تذلیل فرماتے ہیں کہ اسے محرم بنانا حرام، کوئی ایسا کام سپرد کرنا جس سے مسلمانوں میں اسکی بڑائی ہو حرام، اسکی تعظیم حرام، مسلمان کھڑا ہو تو اسے بیٹھنے کی اجازت نہیں، بیماری وغیرہ ناچاری کے باعث سواری پر ہو تو جہاں مسلمانوں کا مجمع آئے فوراً اتر پڑے حتیٰ کہ

فتاویٰ ظہیریہ، الاشباہ والنظائر، تنویر الابصار، اور در مختار وغیرہا معتمدات اسفار میں ہے۔

لو سلم علی الدعی تبھیلاً یکفر۔ لان تبھیلاً الکافر کفر۔

اگر ذمی کو تعظیماً سلام کرے گا کافر ہو جائیگا کہ کافر کی تعظیم کفر ہے۔

فتاویٰ امام ظہیر الدین اشباہ اور در مختار وغیرہا میں ہے۔

لو قال لمحوسی یا استاذ تبھیلاً کفر۔

اگر مجوسی کو اے استاذ تعظیماً کہا کافر ہو گیا۔

الحجۃ المواتمہ ص ۸۵

### (۳) مشرک کی محبت بری ہے

۸۵۔ عن سمرة بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ جَامَعَ الْمُشْرِكَ وَ مَسَّ مَعَهُ قَائِلُهُ مِثْلُهُ ۔

فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۳۱/۹

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مشرکوں کے ساتھ رہے وہ بھی انہیں جیسا ہے۔

۸۶۔ عن سمرة بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لَا تُسَاكِنُوا الْمُشْرِكِينَ وَلَا تُعَامِلُوهُمْ، فَمَنْ مَسَّاكَنَهُمْ أَوْ جَامَعَهُمْ فَهُوَ مِثْلُهُمْ ۔

فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۳۱/۹

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مشرکین کی محبت میں نہ رہو اور ان سے میل جول نہ رکھو، جس نے انکی محبت اختیار کی یا میل جول رکھا وہ انہیں کے مثل ہے۔ ۱۲م



علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلام میں کوئی حلف پیدا نہ کرو۔ ۱۲م  
(۶) مشرک سے استعانت نہ کرو

۹۰۔ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ الصَّدِيقَةِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّا لَا نَسْتَعِينُ بِمُشْرِكٍ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم مشرکین سے استعانت نہیں کرتے۔

فتاویٰ رضویہ ۶/۳۵۸

۹۱۔ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّا لَا نَقْبَلُ شَيْئًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ۔

فتاویٰ رضویہ ۹/۳۵۸

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم مشرکین سے کچھ قبول نہیں کرتے۔

(۲) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

لہذا میرا المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے ایک نصرانی غلام وثیق نامی سے کہ دنیوی طور کا امانت دار تھا ارشاد فرماتے: اسلم استعن بک علی امانۃ المسلمین۔ مسلمان ہو جا کہ میں مسلمانوں کی امانت پر تجھ سے استعانت کروں۔ وہ نہ مانا تو فرماتے: ہم کافر سے استعانت نہ کریں گے۔ برکات الاعداد ص ۷

۹۲۔ عَنْ حَبِيبِ بْنِ يَسَافٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّا لَا نَسْتَعِينُ بِالْمُشْرِكِينَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ۔

حضرت حبیب بن یساف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

|       |   |                        |   |       |                                |
|-------|---|------------------------|---|-------|--------------------------------|
| ۶۸/۶  | ☆ | المسند لاحمد بن حنبل،  | ☆ | ۲۰۸/۲ | ۹۰۔ المس لابن ماجہ، الاستعانة، |
| ۳۷۵/۲ | ☆ | المس لابن داؤد الجہاد، | ☆ | ۲۳۷/۳ | مشکل الآثار للطحاوی،           |
| ۴۰۳/۳ | ☆ | المسند لاحمد بن حنبل،  | ☆ | ۱۵۲/۱ | ۹۱۔ الجامع الصغیر للسيوطی،     |
|       | ☆ |                        | ☆ | ۱۲۲/۲ | المستدرک للحاکم،               |
| ۱۵۲/۱ | ☆ | الجامع الصغیر للسيوطی، | ☆ | ۴۵۴/۳ | ۹۲۔ المسند لاحمد بن حنبل،      |

تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم مشرکوں سے مشرکوں پر استعانت نہیں کرتے۔

۹۳۔ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ الصَّدِيقَةِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى بَدْرٍ فَتَبِعَهُ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَلَحِقَهُ عِنْدَ الْحَمْرَةِ فَقَالَ: إِنِّي أَرَدْتُ أَنْ أَتَّبِعَكَ وَأُصِيبَ مَعَكَ، قَالَ: تُوْمِنُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: إِرْجِعْ، فَلَنْ أَسْتَعِينُ بِمُشْرِكٍ، قَالَ: ثُمَّ لَحِقَهُ عِنْدَ الشَّحْرَةِ، فَقَرِحَ بِذَلِكَ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ لَهُ قُوَّةٌ وَجَلَدٌ. فَقَالَ: جِئْتُ لَا تُبْعَكَ وَأُصِيبَ مَعَكَ، قَالَ: تُوْمِنُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: إِرْجِعْ، فَلَنْ أَسْتَعِينُ بِمُشْرِكٍ، قَالَ: ثُمَّ لَحِقَهُ حِينَ ظَهَرَ عَلَى الْبَيْدَاءِ، فَقَالَ لَهُ: مِثْلَ ذَلِكَ، قَالَ: تُوْمِنُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَخَرَجَ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب حضور الہی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بدر کو تشریف لے چلے، سکستان ویرہ (کہ مدینہ طیبہ سے چار میل ہے) ایک شخص جسکی جرأت و بہادری مشہور تھی حاضر ہوا۔ صحابہ کرام اسے دیکھ کر خوش ہوئے۔ اس نے عرض کی: میں اس لیے حاضر ہوا ہوں کہ حضور کیے ہمراہ رکاب رہوں اور قریش سے جو مال ہاتھ لگے اس میں سے میں بھی پاؤں۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تو اللہ و رسول پر ایمان رکھتا ہے؟ کہا: نہ، فرمایا: پلٹ جا، ہم ہرگز کسی مشرک سے مدد نہ چاہیں گے۔ پھر حضور تشریف لے چلے۔ جب ذوالحلیفہ پہونچے (کہ مدینہ طیبہ سے چھ میل ہے) وہ پھر حاضر ہوا، صحابہ کرام خوش ہوئے کہ واپس آیا، وہی پہلی بات عرض کی: حضور نے وہی جواب ارشاد فرمایا: کیا تو اللہ و رسول پر ایمان رکھتا ہے؟ کہا: نہ، فرمایا: واپس جا، ہم ہرگز کسی مشرک سے مدد نہ لیں گے۔ پھر حضور تشریف لے چلے۔ جب وادی میں پہونچے وہ پھر آیا۔ صحابہ کرام خوش ہوئے۔ اس نے وہی عرض کی: حضور نے فرمایا: کیا تو اللہ و رسول پر ایمان لاتا ہے؟ عرض کیا: ہاں، فرمایا: ہاں اب چلو۔

۹۴۔ عَنْ حَبِيبِ بْنِ يَسَافٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى

|       |   |                         |       |   |                          |
|-------|---|-------------------------|-------|---|--------------------------|
| ۲۱۴/۷ | ☆ | المستند لاحمد بن حنبل،  | ۲۰۸/۲ | ☆ | السنن لابن ماجه، المعجم، |
| ۱۰۰/۷ | ☆ | اتحاف السادة، للزيلعي،  | ۴۶۴/۳ | ☆ | نصب الراية، للزيلعي،     |
| ۴۵۴/۳ | ☆ | المستند لاحمد بن حنبل،  | ۲۲۳/۴ | ☆ | المعجم الكبير للطبرانی،  |
| ۲۰۹/۱ | ☆ | التاريخ الكبير للبخاری، | ۳-۳/۵ | ☆ | مجمع الزوائد للهيثمی،    |

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ وَجْهًا فَأَتَيْتُ أَبَاوَرَجُلٍ مِنْ قَوْمِي، فَقُلْنَا: إِنَّا نَكْرَهُ أَنْ يُشْهَدَ قَوْمُنَا مَشْهَدًا وَلَا نَشْهَدَهُ مَعَهُمْ، فَقَالَ: أَسْلَعْتُمَا؟ فَقُلْنَا: لَا، قَالَ: فَإِنَّا لَا نَسْتَعِينُ بِالْمُشْرِكِينَ، قَالَ: فَأَسْلَعْنَا وَشَهِدْنَا مَعَهُ، فَضَرَبَنِي رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ عَلَى عَاتِقِي فَقَتَلْتُ رَجُلًا، وَتَزَوَّجْتُ بِابْنَتِهِ بَعْدَ ذَلِكَ، فَكَانَتْ تَقُولُ: لَا عُذْمَتْ رَجُلًا وَ شَحَكَ هَذَا الْوِشَاحُ، فَأَقُولُ لَهَا: لَا عُذْمَتْ رَجُلًا أَعْجَلْتُ أَبَاكَ إِلَى النَّارِ۔

حضرت خویب بن یساف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک غزوہ (یعنی بدر) کو تشریف لے جاتے تھے۔ میں اور میری قوم سے ایک شخص حاضر ہوئے، میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہمیں شرم آتی ہے کہ ہماری قوم کسی معرکہ میں جائے اور ہم نہ جائیں (یہ قوم خزرج سے تھے کہ انصار سے ایک بڑا گروہ ہے) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم دونوں مسلمان ہوئے؟ کہا: نہ، فرمایا: ہم تم مشرکوں سے مشرکوں پر مدد نہیں چاہتے۔ اس پر ہم دونوں اسلام لائے اور ہمراہ رکاب اقدس شریک جہاد ہوئے۔ ایک مشرک نے میرے کاندھے پر وار کیا تو میں نے اسے قتل کر ڈالا۔ پھر کچھ ایام بعد میں نے اسکی بیٹی سے شادی کر لی۔ وہ کہتی تھی تم نے اپنی اس تلوار سے ایک مرد کو قتل کر دیا، تو میں کہتا: میں نے قاتل نہیں کیا بلکہ تیرے باپ کو جہنم میں جلدی بھیج دیا۔

۹۵۔ عَنْ أَبِي حَمِيدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا خَلَفَ بَيْنَهُ الْوَدَاعَ إِذَا كَتِيبَةٌ، قَالَ: مَنْ هَؤُلَاءِ، قَالُوا: بَنِي قَيْنِقَاعَ وَهُوَ رَهْطُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ، قَالَ: أَسْلَمُوا؟ قَالُوا: لَا، بَلْ هُمْ عَلَى دِينِهِمْ، قَالَ: قُلْ لَهُمْ: فَلْيَرْجِعُوا، فَإِنَّا لَا نَسْتَعِينُ بِالْمُشْرِكِينَ۔

الحجۃ الموحدة ص ۶۲

حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روز احد تشریف لے چلے۔ جب عقیۃ الوداع سے آگے بڑھے ایک بھاری لشکر ملاحظہ فرمایا، ارشاد ہوا: یہ کون؟ عرض کی گئی: یہود بنی قینقاع قوم عبد اللہ بن سلام فرمایا: کیا اسلام لے آئے۔ عرض کی: نہ، وہ اپنے دین پر ہیں۔ فرمایا: ان سے کہہ دو لوٹ جائیں، ہم مشرکین سے

مرد نہیں مانگتے۔

### (۳) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اسکی سند میں فضل بن موسیٰ اور محمد بن عمرو بن علقمہ دونوں رجال جمع صحاح ستہ سے ہیں، ثقہ ثبت و صدوق سعد بن منذر بیٹے ہیں ابو حمید ساعدی کے، ابن حبان نے انہیں ثقات میں شمار کیا، تقریب میں کہا مقبول ہے۔

۹۶۔ عن أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : لَا تَسْتَضِيئُوا بِنَارِ الْمُشْرِكِينَ - الحجۃ الموترہ ۶۳

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مشرکوں کی آگ سے روشنی نہ لو۔

### (۴) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضرت امام حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کے معنی پوچھے گئے تو فرمایا:

لَا تَسْتَضِيئُوا الْمُشْرِكِينَ فِي شَيْءٍ مِنْ أُمُورِكُمْ ، قَالَ الْحَسَنُ: وَتَضِدُّهُ ذَلِكُ فِي كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى، يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا بَطَانَةً مِنْ دُونِكُمْ لَا يَأْلُونَكُمْ غَبَالًا۔

ارشاد حدیث کے یہ معنی ہیں کہ مشرکوں سے اپنے کسی معاملہ میں مشورہ نہ لو۔ پھر فرمایا: اسکی تصدیق خود کلام اللہ میں موجود ہے۔ فرمایا: اے ایمان والو! غیروں کو اپنا راز دار نہ بناؤ وہ تمہاری بدخواہی میں لگی نہ کریں گے۔

اقول: یہ حدیث بھی اصول خفیہ کرام پر حسن ہے، طبری میں اسکی سند یوں ہے۔

حدثنا ابو كريب و يعقوب بن ابراهيم قالوا: حدثنا هشيم ، اخبرنا العوام حو شيب عن الارهر بن راشد عن انس بن مالك رضي الله تعالى عنهم -

اس سند میں ابو کریب سے عوام بن حو شیب تک سب اجلہ مشاہیر ثقہ عدول رجال جملہ صحاح ستہ سے ہیں۔ اور ازہر بن راشد رجال سنن نسائی و تالمین سے ہیں۔ ان پر کسی امام محترم



سے کوئی جرح ثابت نہیں۔ ابن معین نے جس ازہر بن راشد کی تضعیف کی ہے وہ کاہلی ہیں نہ کہ بصری۔ ان دونوں میں خود بخوبی بن معین نے فرق واضح کیا ہے۔

حافظ حزی نے تہذیب میں اور حافظ عسقلانی نے تقریب میں ایسا ہی کہا: اور ازدی، کا یہ کہنا کہ یہ منکر الحدیث ہیں، تو اس سلسلہ میں عرض ہے: کہ ازدی خود مجروح ہیں اور راویان حدیث پر بلا وجہ جرح کرنے میں مشہور و معروف ہیں نیز ازدی کا منکر الحدیث کہنا یہ جرح مبہم ہے مفسر نہیں اور ہمارے یہاں اسکا اعتبار نہیں۔

اور یہ کہنا ہے کہ ان سے راوی صرف عوام بن حوشب ہیں جسکی بنا پر تقریب میں حسب اصطلاح محدثین مجہول کہا: لیکن ہمارے یہاں اصلاً جرح نہیں۔ خصوصاً تابعین میں۔ مسلم الثبوت میں ہے

لا جرح بان له راویا واحدا و هو مجهول العين۔

یہ کوئی جرح کی بات نہیں کہ اس سے ایک ہی شخص نے روایت کی، اسکو مجہول العین کہتے ہیں۔

فوائح الرحمت میں ہے

وقیل لا یقبل عبدالمحدثین و هو تحکم۔

اور بعض نے کہا: ایسا راوی محدثین کے نزدیک مقبول نہیں اور یہ زہری زبردستی ہے۔ فصول البدائع میں ہے۔

العدالة فيما بين رواة الحديث هي الاصل ببركته و هو الغالب بينهم في

الواقع كما نشاهد، فلذا قبلنا مجهول القرون الثلاثة في الرواية۔

راویان حدیث میں حدیث کی برکت سے عدالت ہی اصل ہے اور مشاہدہ شاہد کہ واقع میں ثقہ ہونا ہی ان میں غالب ہے۔ اسی لئے قرون ثلاثہ کے مجہول کی روایت ہمارے ائمہ قبول فرماتے ہیں۔

بعض روایات کہ ان احادیث صحیحہ بلکہ آیات صریحہ کے مقابل پیش کی جاتی ہیں ان میں کوئی صحیح و مفید مدعا کے مخالف نہیں محقق علی الاطلاق نے فتح القدیر میں انہیں ذکر کر کے فرمایا۔

ولا شك ان هذه لا تقادم احاديث المنع في القوة فكيف تعارضها۔

کوئی شک نہیں کہ یہ روایتیں قوت میں احادیث منع کو نہیں پہنچتیں تو کیونکر انکے معارض ہو سکتی ہیں۔

خود ابو بکر حازمی شافعی نے کتاب الاعتبار میں حدیث مسلم در بارہ ممانعت روایت کر کے کہا:

و يعارضه لا يوازيه في الصحة و الثبوت فتعذر ادعاء السخ.

اور اسکا خلاف جن روایتوں میں آتا ہے وہ صحت و ثبوت میں انکے برابر نہیں تو ممانعت استعانت کو منسوخ ماننے کا ادعاء ناممکن ہے۔

یہ اجمالی جواب بس ہے، اور مجمل تفصیل یہ کہ یہاں دو واقعے پیش کئے جاتے ہیں جن سے احادیث منع کو منسوخ بتاتے ہیں، کہ وہ واقعہ بدر واحد ہیں اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر میں کرانے کئی برس بعد ہے۔ بعض یہودی قبیحہ سے یہودی خیبر پر استعانت فرمائی۔ پھر آٹھ ہجری غزوہ حنین میں صفوان بن امیہ سے اور وہ اس وقت مشرک تھے۔ تو اگر ان پہلے واقعات میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مشرک یا مشرکوں کو رد فرمانا اس بنا پر تھا کہ حضور کو رد و قبول کا اختیار تھا جب تو حدیثوں میں کوئی مخالفت ہی نہیں، اور اگر اس وجہ سے تھا کہ مشرک سے استعانت ناجائز تھی تو ظاہر ہے کہ بعد کی حدیث نے انکو منسوخ کر دیا۔ یہ تمام و کمال و کلام امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے، کہ ان سے فتح اور فتح سے رد الحار میں نقل کیا اور نا واقفوں نے نہ سمجھا۔

واقعہ یہودی قبیحہ کا جواب تو واضح ہے جو محقق علی الاطلاق اور خود حازمی شافعی نے ذکر کیا کہ وہ روایت کیا اس قابل ہے کہ احادیث صحیحہ کے سامنے پیش کی جائے؟ اس کا مخرج۔

الحسن بن عمارۃ عن الحكم عن مقسم عن ابن عباس ہے۔

قطع نظر انقطاع سے کہ حکم نے مقسم سے صرف چار حدیثیں سنیں جن میں یہ نہیں۔ اور امام شافعی کے نزدیک منقطع مردود ہے۔ حسن بن عمارہ متروک ہے۔ کما فی التقریب اور مرسل زہری مروی جامع ترمذی و مراسل ابی داؤد ایک تو مرسل کہ امام شافعی کے یہاں مہمل، اور سند مراسل میں ایک انقطاع حیات بن شریح وزہری کے درمیان ہے۔ تہذیب التہذیب میں امام احمد سے ہے۔

لم یسمع حیاة من الزهری ۔

دوسری مرسل زہری کا جسے محدثین پایہ ہوا کہتے ہیں۔ تیسرے ضعیف بھی کما فی الفتح۔ یوں ہی بیہقی نے کہا: اسنادہ ضعیف و منقطع، نصب الراية میں ہے۔ انہا ضعیفہ ۔

**اقول:** اور کچھ نہ ہو تو اس میں یہ ہی تو ہے کہ۔ اَسْهَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَوْمٍ مِّنَ الْيَهُودِ قَاتِلُوا مَعَهُ ۔

اس سے استعانت کہاں ثابت۔ ممکن کہ انہوں نے بطور خود قتال کیا ہو۔ اور پانچواں جواب امام طحاوی سے آتا ہے کہ سرے سے قاطع استناد ہے۔

رہا قصہ صفوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا، قبل اسلام غزوہ حنین شریف میں ہمراہ رکاب اقدس ہونا ضرور ثابت ہے مگر ہرگز نہ ان سے قتال منقول، نہ ہی یہ کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے قتال کو فرمایا ہو، صرف اس قدر ہے کہ سوزرہ، خود، بکتر۔ اور ایک روایت میں چار سو ان سے عاریت لئے۔ اور وہ بطمع پرورش سرکار عالم مدار کہ مولدۃ القلوب سے تھے ہمراہ لشکر ظفر پیکر ہوئے۔ انکی مراد بھی پوری ہوگئی اور اسلام بھی پختہ و راسخ ہو گیا۔ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غنائم سے اتنا عطا فرمایا اتنا عطا فرمایا کہ یہ بے اختیار کہہ اٹھے۔

و اللہ! ما طابت الانفس نبی۔ خدا کی قسم! اتنی عطائیں خوش دلی سے دینا نبی کے سوا کسی کا کام نہیں۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمد ا عبده و رسوله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔

امام ابن سعد طبقات، پھر حافظ الشان عسقلانی الاصابہ فی تمیز الصحابہ میں انہیں صفوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسبت فرماتے ہیں۔

لم یبلغنا انه غزامع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں روایت نہ پہونچی کہ انہوں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کیا ہو۔ امام طحاوی مشکل الآثار میں فرماتے ہیں۔

صفوان کان معہ لا باستعانة منه، ففي هذا ما يدل على انه انما امتنع من الاستعانة به و بامثاله و لم يمنعهم من القتال معہ باختیارهم لذلك ۔

یعنی صفوان خود ہی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ہوئے تھے حضور نے ان سے استعانت نہ فرمائی تھی، اس میں دلیل ہے اس پر کہ حضور مشرکوں سے استعانت سے باز رہتے تھے، اور وہ اپنے اختیار سے ہمراہی میں لڑیں اس سے منع نہ فرماتے تھے۔

اسی میں ہے۔

حدثنا ابو امیة قال: حدثنا بشر بن الزهرانی قال: قلت لما لك: أليس ابن شهاب كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ سَارَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَهِدَ حُنَيْنًا وَ الطَّائِفَ وَ هُوَ كَافِرٌ، قَالَ: بَلَى، وَ لَكِنْ هُوَ سَارَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَأْمُرْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہم سے ابو امیہ نے حدیث بیان کی کہ ہم سے بشر بن عمر زہرانی نے حدیث بیان کی کہ ہم نے امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے گزارش کی: کہ کیا زہری یہ حدیث نہ بیان کرتے تھے کہ صفوان ابن امیہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ رکاب اقدس چل کر حنین اور طائف کے غزوؤں میں بحالت کفر حاضر ہوئے۔ فرمایا: ہاں، وہ خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ رکاب ہوئے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے نہ فرمایا تھا علامہ جلال الدین ابوالحسن یوسف حنفی مختصر میں فرماتے ہیں:

لا مخالفة بين حديث صفوان و بين قوله صلى الله تعالى عليه وسلم لا نستعين بمشرك ، لان صفوان قتاله كان باختياره دون ان يستعين به النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ، و ان الاستعانة بالمشرك غير جائزة لكن تحليتهم للقتال جائزة لقوله تعالى لا تتخذوا بطانة من دونكم ، و الاستعانة اتعاذ بطانة و قتالهم دون استعانة بخلاف ذلك ۔

حضرت صفوان اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس ارشاد میں کہ ہم کسی مشرک سے مدد نہیں لیتے کچھ مخالفت نہیں، کہ صفوان کا قتال کو جانا اپنے اختیار سے تھا نہ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے استعانت فرمائی ہو، مشرک سے استعانت حرام ہے، لیکن وہ خود لڑیں تو لڑنے دینا جائز ہے۔ اس لئے کہ رب عزوجل نے فرمایا: غیروں کو اپنا راز دار نہ

بتاؤ۔ مشرک سے استعانت کرنا اسے راز دار بنانا ہے اور بلا استعانت خود اسکے لڑنے میں یہ بات نہیں۔  
الحجۃ الموترہ ص ۶۳-۶۹

### (۷) ہندوؤں کے میلے میں نہ جاؤ

۹۷۔ عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ كَثُرَ سَوَادُ قَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ، وَ مَنْ رَضِيَ عَمَلَ قَوْمٍ كَانَ شَرِيكَ مَنْ عَمِلَ بِهِ۔  
فتاویٰ رضویہ حصہ دوم ۹۹/۹

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی قوم کا جمنا بڑھ جائے وہ انہیں میں سے ہے، اور کسی قوم کا کوئی کام پسند کرے وہ اس کام کرنے والوں کا شریک ہے۔

۹۸۔ عن أس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : مَنْ سَوَّدَمَعَ قَوْمٌ فَهُوَ مِنْهُمْ۔ فتاویٰ رضویہ حصہ دوم ۹۹/۹  
حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی قوم کا سردار بنادہ انہیں میں سے ہے۔

### (۵) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان کا میلاد دیکھنے کیلئے جانا مطلقاً ناجائز ہے، اگر انکا نہ ہی میلہ ہے جس میں وہ اپنا کفر و شرک کریں گے، کفر کی آوازوں سے چلائیں گے جب تو ظاہر ہے اور یہ صورت سخت حرام مجملہ کہائے پھر بھی کفر نہیں، اگر کفری باتوں سے نافر ہے۔ ہاں معاذ اللہ، ان میں سے کسی بات کو پسند کرے یا ہلکا تو آپ ہی کافر ہے۔ اس صورت میں عورت نکاح سے نکل جائے گی اور یہ اسلام سے۔ ورنہ فاسق ہے اور فسق سے نکاح نہیں جاتا۔ پھر بھی وعید شدید ہے اور کفریات کو

۹۷۔ المطالب العالی لابن حجر، ۱۶۰۵ ☆ نصب الراية للزیلعی ۳۴۶/۴

الاحاب السادة للزیلعی، ۱۲۶/۶ ☆ کنز العمال للمصنف، ۲۴۷۳۵، ۲۲/۹

کشف الخفاء للمصنوی، ۳۷۸/۶ ☆ السنة لابن ابی عاصم، ۶۲۷/۲

۹۸۔ کنز العمال للمصنف، ۴۶۸۱، ۱۰/۹، ۲ ☆ تاریخ بغداد للمخطوب، ۴۱/۱۰

السنة لابن ابی عاصم، ۶۲۷/۲ ☆

تماشا بنانا ضلال بعید۔

اور اگر مذہبی میلا نہیں، لہو و لعب کا ہے جب بھی ناممکن کہ منکرات و قباہ سے خالی ہو، اور منکرات کا تماشا بنانا جائز نہیں۔ شعبہ باز بھان متی باز مگر کے افعال حرام ہیں اور اس کا تماشا دیکھنا بھی حرام ہے کہ حرام کو تماشا بنانا حرام ہے، خصوصاً اگر کافروں کی کسی شیطانی خرافات کو اچھا جانا تو آفت اشد ہے اور اس وقت تجدید اسلام و تجدید نکاح کا حکم کیا جائیگا۔

اور اگر تجارت کیلئے جائے تو اگر میلا انکے کفر و شرک کا ہے جانا ناجائز و ممنوع ہے کہ اب وہ جگہ ان کا معبد ہے اور معبد کفار میں جانا گناہ، اور اگر لہو و لعب کا ہے اور خود اس سے بچے، نہ اس میں شریک ہو، نہ اسے دیکھے، نہ وہ چیزیں بیچے جو ان کے لہو و لعب ممنوع کی ہوں تو جائز ہے پھر بھی مناسب نہیں، کہ ان کا مجمع ہر وقت محل لعنت ہے، تو اس سے دوری ہی میں خیر و سلامت ہے۔ لہذا علماء نے فرمایا: کہ انکے محلہ میں ہو کر نکلے تو جلد لکھتا جائے۔

اور اگر خود شریک ہو یا تماشا دیکھے یا انکے لہو و لعب ممنوع کی چیزیں بیچے تو آپ ہی گناہ و ناجائز ہے۔

ہاں ایک صورت جواز مطلق کی ہے، وہ یہ کہ عالم انہیں ہدایت اور اسلام کی طرف دعوت کیلئے جائے جبکہ اس پر قادر ہو، یہ جانا حسن و محمود ہے اگرچہ انکا مذہبی میلا ہو ایسا تشریف لیجانا خود حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ مشرکین کا موسم حج میں اعلان شرک ہونا۔ لبیک، میں کہتے، لا شریک لک الا شریکاً ہو لک تملک و ما ملک، جب وہ سہماء لا شریک لک تک پہنچتے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے، و ینکم قط قط خرابی ہو تمہارے لئے بس بس۔ یعنی آگے استثناء نہ بڑھاؤ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فتاویٰ رضویہ حصہ دوم ۱۰۰/۹

## (۸) کافروں کے بت خانوں میں نہ جاؤ

۹۹۔ عن أسلم مولى أمير المؤمنين عمر بن الخطاب رضى الله تعالى عنه قال: قال عمر: إنا لا ندخل الكنائس التي فيها هذيم الصور۔

حضرت اسلم مولیٰ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا: ہم عیسائیوں کے کلیسے میں داخل نہیں ہوتے کہ ان میں تصویریں ہوتی ہیں۔ ۱۲ م  
فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۱۳۶/۹

### (۹) مشرک کا ہدیہ قبول نہ کرو

۱۰۰۔ عن کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اِنِّیْ لَا اَقْبَلُ هَدِیَّةَ مُشْرِکٍ۔

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں مشرک کا ہدیہ قبول نہیں کرتا۔

فتاویٰ رضویہ ۳۶/۶

۱۰۱۔ عن عیاض بن حمار المحاشعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ و کانت بیئہ و بہن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم معرفة قبل أن یبعث، فلما بعث النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم أهدیٰ له ہدیة، قال: أحسبہا إہلا، فأبی أن یقبلہا و قال: اِنَّا لَا نَقْبَلُ زَبَدَ الْمُشْرِکِیْنَ۔

حضرت عیاض بن حمار مجاشعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اگلے اور حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے درمیان بحث سے پہلے تعارف تھا۔ جب حضور مبعوث ہوئے تو میں نے حضور کی خدمت میں ہدیہ پیش کیا۔ کہتے ہیں: مجھے خیال ہے کہ اونٹ تھا۔ حضور نے لینے سے انکار فرما دیا، اور کہا: میں مشرکین کا ہدیہ قبول نہیں کرتا۔ ۱۲ م

|                            |   |              |   |                                  |
|----------------------------|---|--------------|---|----------------------------------|
| ۱۰۰۔ الجامع لترمذی،        | ☆ | السير، ۱۹۱/۱ | ☆ | کثر العمال للمحقق، ۱۴۴۸/۵، ۸۲۲/۵ |
| دلائل البیوة للبیہقی،      | ☆ | ۳۴۳/۳        | ☆ | شرح السنة للہوری، ۱۰۸/۶          |
| تاریخ دمشق لابن عساکر،     | ☆ | ۳۹۹/۲        | ☆ | المعجم الکبیر للطبرانی، ۷۰/۱۹    |
| المصنف لعبد الرزاق، ۹۷۴۱،  | ☆ | ۲۸۲/۵        | ☆ | معجم الروائد للہیثمی، ۱۲۷/۶      |
| ۱۰۱۔ الجامع لترمذی، السير، | ☆ | ۱۹۱/۱        | ☆ | السنن لابی حلال، الامارة، ۴۳۴/۲  |
| المسند لاحمد بن حنبل،      | ☆ | ۱۶۶/۵        | ☆ | المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۶۴/۱۸   |
| فتح الباری للمصنف،         | ☆ | ۲۳۱/۵        | ☆ | التصوید لابن عبد البر، ۱۲/۲      |
| منحة المعبود للساعاتی،     | ☆ | ۱۴۱۷         | ☆ | المصنف لابن ابی شیبہ، ۵۲۰/۶      |



۱۰۲۔ عن كعب بن مالك رضى الله تعالى عنه إن عمر بن مالك الذى كان يقال له: ملاعب الاسنة مقدم على النبي صلى الله تعالى عليه وسلم بتبوك، فعرض عليه النبي صلى الله تعالى عليه وسلم الاسلام فأبى و أهدى إلى النبي صلى الله تعالى عليه وسلم : فقال النبي صلى الله تعالى عليه وسلم: إِنَّا لَا نَقْبَلُ هَدِيَّةَ مُشْرِكٍ۔

فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۹۴/۹

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عمر بن مالک جو ملاعب الاسنہ، نیزوں سے کھیلنے والا مشہور تھا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں مقام تبوک میں آیا۔ حضور نے اس پر اسلام پیش کیا۔ اس نے انکار کر دیا، اس نے حضور کی خدمت میں ہدیہ پیش کرنا چاہا لیکن حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ کہہ کر رد فرما دیا کہ ہم مشرک کا ہدیہ نہیں لیتے۔ ۱۲م

۱۰۳۔ عن حكيم بن حزام قال : كان محمد صلى الله تعالى عليه وسلم أحب رجل في الناس إلى في الجاهلية، فلما تنبأ و خرج إلى المدينة شهد حكيم بن حزام الموسم و هو كافر فوجد حلة لذي يزن تباع فاشترها بعشرين ديناراً ليهديها رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فقدم بها إلى المدينة فأرادہ على قبضها هدية فأبى ، قال عبید الله : حسبته أنه قال: إِنَّا لَا نَقْبَلُ شَيْئًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ، وَلَكِنْ إِن شِئْتَ أَخَذْنَا هَذَا بِالثَّمَنِ ، فأعطيته حين أبى على الهدية۔

فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۹۴/۹

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایام جاہلیت میں مجھے سب سے زیادہ عزیز و محبوب تھے۔ جب حضور نے اعلان نبوت فرمایا اور مدینہ طیبہ ہجرت فرمائی تو میں حالت کفر ہی میں موسم حج میں گیا، وہاں میں نے یمن کے بادشاہ ذویزن کا لباس فروخت ہوتے دیکھا۔ میں نے اسکو حضور کی خدمت میں ہدیہ کرنے کیلئے پچاس دینار میں خرید لیا۔ اسکو لیکر حضور کی خدمت میں مدینہ آیا تا کہ حضور اسکو بطور ہدیہ قبول فرمائیں۔ لیکن حضور نے انکار فرما دیا۔ عبید اللہ راوی حدیث کہتے ہیں: مجھے خیال ہے کہ

|       |                     |   |        |                              |
|-------|---------------------|---|--------|------------------------------|
| ۳۸۲/۵ | المصنف لعبد الرزاق، | ☆ | ۱۸/۱۹  | ۱۰۲۔ المعجم الكبير للطبراني، |
| ۲۰۲/۳ | المستدرک للحاكم،    | ☆ | ۴۰۳/۳  | ۱۰۳۔ المسند لاحمد بن حنبل    |
| ۱۵۱/۴ | مجمع البحرين،       | ☆ | ۴۶۹/۱۲ | مصنف ابن أبي شيبة،           |

حکیم بن حزام نے کہا تھا: کہ حضور نے فرمایا: میں مشرکین سے کچھ نہیں لیتا۔ ہاں تم چاہو تو بطور قیمت ہم لے سکتے ہیں لہذا میں نے آپ کو قیما پیش کر دیا۔ ۱۲م

### (۶) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اسی طرح اور بھی حدیثیں رد و قبول میں وارد ہیں۔ اس بارے میں تحقیق یہ ہے کہ یہ امر مصلحت وقت و حالت ہدیہ گیرندہ و آرنندہ پر ہے۔ اگر تالیف قلب کی نیت ہے اور امید رکھتا ہے کہ اس سے ہدایا و تحائف لینے دینے کا معاملہ رکھنے میں اسے اسلام کی طرف رغبت ہوگی تو ضرور لے، اور اگر حالت ایسی ہے کہ نہ لینے میں اسے کوفت پہونچے گی اور اپنے مذہب باطل سے بے زار ہوگا تو ہرگز نہ لے، اور اگر اندیشہ ہے کہ لینے کے باعث معاذ اللہ اپنے قلب میں کافر کی طرف کچھ میل یا اس کے ساتھ کسی امر دینی میں نرمی و بدلتافت راہ پائے گی، اس ہدیہ کو آگ جانے اور بیشک تحفوں کا رغبت و محبت پیدا کرنے میں بڑا اثر ہوتا ہے۔

فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۹۴/۹

### (۱۰) کافر سے ہدیہ لیا جاسکتا ہے

۱۰۴۔ عن عبد الله الهورنى رضى الله تعالى عنه قال : لقيت بلال لا مودن رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم بحلب فقلت : يا بلال ! حدثني كيف كانت نفقة رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ؟ قال : ما كان له شئى كنت أنا الذى إلى ذلك منه منذ بعث الله تعالى حتى توفى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ، و كان إذا أتاه مسلما فراه عاريا ، بأمرنى فأنطلق فاستقرض فاشتري له البردة فأكسوه و أطعمه حتى اعترضنى رجل من المشركين فقال : يا بلال ! إن عندى سعة فلا تستقرض من أحد إلا منى ففعلت ، فلما إن كان ذات يوم توضأت ثم قمت لأؤذن بالصلوة فإذا المشرك قد أقبل فى عصا به من التجار فلما أن رانى قال : يا حبشى ! قلت : يا لباه ، فتحهمى و قال لى قولاً غليظاً : و قال لى : أتدرى كم بينك و بين الشمير قال : قلت : قريب ، قال : إنما بينك و بينه أربع ، فأخذك بالذى عليك فأردك لرعى الغنم كما كنت قبل ذلك ، فأخذ فى نفسى ما يأخذ فى أنفس الناس حتى إذا صليت العتمة رجع رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم

إلی أهله فاستأذنت علیه فأذن لی ، قلت : یا رسول الله ! بأبی أنت وأمی ، ان  
المشرك الذی كنت أنتدین منه قال لی : كذا و كذا - وليس عندك ما تقضى عنی و  
لا عندی وهو فاضحی فأذن لی أن أبقی إلی بعض هؤلاء الأحياء الذین قد أسلموا  
حتى یررق الله تعالى رسوله صلى الله تعالى علیه وسلم ما يقضى عنی فخرجت ،  
حتى إذا أتیت منزلی فجعلت سيفی و حرابی و نعلی و محبی عند راسی حتى إذا  
إنشق عمود الصبح الأول أردت أن أنطلق فإذا إنسان یسمى یدعوا یا بلال ! أحب  
رسول الله صلى الله تعالى علیه وسلم فانطلقت حتى أتیته فإذا أربع ركائب  
مناجات علیهن أحمالهن فاستأذنت فقال لی رسول الله صلى الله تعالى علیه  
وسلم : أبشیر فقد جاءك الله تعالى بقضائك ، ثم قال : ألم تر الركائب المناجات  
الأربع فقلت : بلی ، فقال : إن لك رقابهن و ما علیهن ، فإن علیهن كسوة و طعاما  
أهداهن إلی عظیمهم فذلك فاقبضهن و اقض ذیك ، ففعلت فذكر الحديث ثم  
انطلقت إلی المسجد ، فإذا رسول الله صلى الله تعالى علیه وسلم قاعد فی  
المسجد فسلمت علیه فقال : ما فعل ما قبلك ؟ قلت : قد قضی الله كل شیء كان  
علی رسول الله صلى الله تعالى علیه وسلم فلم یبق شیء ، قال : أ فضل شیء ، قلت :  
نعم ، قال : أنظر أن تریحی منه فانی لست یداخل علی أحد من أهلی حتى تریحی  
منه ، فلما صلى الله تعالى علیه وسلم العتمة دعانی فقال : ما فعل الذی قبلك ،  
قال : قلت : هو معی لم یاتنا أحد ، فبات رسول الله صلى الله تعالى علیه وسلم  
فی المسجد و قص الحديث حتى اذا صلى العتمة ، یعنی من الغد دعانی قال : ما  
فعل الذی قبلك ؟ قال : قلت : قد أراحك الله منه یا رسول الله ! فكبر و حمد الله  
شفق من أن یدركه الموت و عنده ذلك ، ثم أتبعته حتى اذا جاء أرواحه فسلم  
علی امرأة حتى أتى مبیته فهذا الذی سألتی منه -

حضرت عبداللہ ہوزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت بلال حبشی  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات کی حلب میں۔ تو میں نے کہا: اے بلال! حضور سید عالم صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم کے اخراجات کے بارے میں بیان کرو کہ کس طرح خرچ فرماتے تھے۔ حضرت  
بلال نے کہا: آپ کے پاس کوئی چیز نہ ہوتی تو میں ہی اسکا بندوبست کرتا۔ یہ سلسلہ حضور صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم کی تاحیات مقدسہ جاری رہا۔ حضور کے پاس اگر کوئی شخص بیگا آتا تو آپ مجھے حکم  
دیتے۔ میں قرض لیکر اسکو چادر خرید دیتا، پھر اسکو پہنا دیتا، اور کھانا کھلاتا۔ ایک دن ایک مشرک

ملا تو کہنے لگا: اے بلال! میرے پاس بہت مال ہے۔ لہذا میرے سوا کسی دوسرے سے تم قرض نہ لیا کرو۔ میں نے ایسا ہی کیا۔ ایک دن میں وضو کر کے اذان پڑھنے کیلئے کھڑا ہوا تو وہی مشرک سوداگروں کا ایک قافلہ لیکر آہو نچا۔ مجھے دیکھ کر بولا: اے حبشی! میں نے کہا: میں حاضر ہوں۔ وہ سختی کرنے لگا اور نازیبا کلمات بکنے لگا اور بولا: جانتا ہے مہینہ پورا ہونے میں کتنے دن باقی ہیں۔ میں نے کہا: ہاں قریب ہے۔ بولا: دیکھ مہینے میں چار دن باقی ہیں۔ میں اپنا قرض تجھ سے لیکر چھوڑ دے گا، اور تجھے ایسا ہی کر دوں گا جیسے تو پہلے بکریاں چرا لیا کرتا تھا۔ حضرت بلال کہتے ہیں: میرے دل میں ایسا ملال گذر ا جیسے لوگوں کے دل میں گذرتا ہے۔ پھر میں نے عشا کی نماز پڑھی اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اندر آنکی اجازت چاہی۔ آپ نے اجازت مرحمت فرمائی۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ، میرے ماں باپ آپ پر قربان، وہ مشرک جس سے میں قرض لیا کرتا تھا۔ مجھ سے لڑا اور کچھ نازیبا کلمات سے پیش آیا، آپ کے پاس بھی اتنا مال نہیں کہ میرا قرضہ ادا ہو جائے اور نہ میرے پاس ہے۔ لہذا وہ مجھے ذلیل کریگا۔ آپ مجھے اجازت عطا فرمادیں کہ میں مدینہ سے باہر مسلمانوں کی کسی قوم کے پاس چلا جاؤ یہاں تک کہ اللہ عزوجل اپنے رسول کو اتنا مال عطا فرمائے جس سے میرا قرضہ ادا ہو جائے۔ یہ کہہ کر میں نکل آیا اور اپنے مکان پر گیا اور تلواریں، موزہ جوتی اور ڈھال کو اپنے سرہانے رکھا۔ یہاں تک کہ جب پوچھتی تو میں نے بھاگنے کا ارادہ کیا کہ اچانک کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص حیزی سے آیا اور بولا: اے بلال! تم کو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یاد فرمایا ہے۔ میں حضور کی خدمت میں حاضر آیا تو کیا دیکھتا ہوں چار جانور لدے بیٹھے ہیں، میں نے اندر آنکی اجازت چاہی۔ آپ نے فرمایا: اے بلال! خوش ہو جاؤ، اللہ تعالیٰ نے تیرا قرض ادا کرنے کیلئے مال بھیجا ہے۔ پھر فرمایا: کیا تم نے چار جانور لدے ہوئے نہیں دیکھے ہیں؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں۔ آپ نے فرمایا: جاؤ جانور بھی تم لے لو اور جوان پر اسباب لدا ہے وہ بھی لے لو۔ ان پر کپڑا اور غلہ لدا ہے جو مجھے فدک کے رئیس نے بھیجا ہے۔ جاؤ اپنا قرض ادا کر دو۔ میں نے ایسا ہی کیا، پھر میں مسجد نبوی میں آیا تو میں نے دیکھا کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما ہیں۔ میں نے سلام کیا: آپ نے فرمایا: اس مال سے تمہیں کیا فائدہ ہوا؟ میں نے عرض کی: اللہ تعالیٰ نے وہ تمام قرض ادا کر دیا جو مجھ پر تھا۔ آپ نے فرمایا:

اے بلال! کیا اس مال سے کچھ بچا ہے؟ میں نے کہا: ہاں، فرمایا: اس مال کو جلدی خرچ کر ڈال۔ میں گھر نہیں جاؤں گا جب تک تو مجھے بے فکر نہیں کر دے گا۔ پھر رات کو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عشا کی نماز سے فارغ ہوئے تو مجھے بلایا، فرمایا: اے بلال! کیا ہوا وہ مال جو بیچ گیا تھا؟ میں نے عرض کیا: آج پورے دن کوئی لینے والا نہیں آیا۔ اس رات حضور مسجد نبوی ہی میں رہے اور لوگوں کو احادیث مبارکہ سے نوازتے رہے۔ دوسرا دن جب ہوا اور نماز عشا سے فارغ ہوئے تو مجھے بلایا اور فرمایا: کیا ہوا وہ مال جو تیرے پاس بیچ رہا تھا؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے آپ کو بے فکر کر دیا، یہ سن کر حضور نے تکبیر کہی اور شکر الہی ادا کیا اس بات پر کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ میں انتقال کر جاؤں اور یہ مال میری ملکیت میں رہ جائے۔ پھر میں حضور کے ساتھ ہولیا، حضور اپنی ازواج مطہرات کے پاس تشریف لائے اور سب کو فرداً فرداً سلام کیا یہاں تک کہ سونے کی جگہ تشریف لائے۔ تو اے عبد اللہ! جس کے بارے میں تم نے مجھ سے پوچھا وہ یہ ہے۔

۱۰۵۔ عن عبد الله بن عباس رضي الله تعالى عنه قال : أهدى الى النبي صلى الله تعالى عليه وسلم بغلة أهدا هاله كسرى فركبها بحبل من شعر ثم أردفني خلفه ثم سار بي مليا ثم التفت فقال : يَا غُلَامُ! قُلْتُ : لَبِيك يَا رَسُولَ اللَّهِ ! قَالَ : إِحْفَظِ اللَّهَ يَحْفَظْكَ، إِحْفَظِ اللَّهَ تَحِذْهُ أَمَامَكَ، تَعْرِفِ إِلَى اللَّهِ فِي الرُّحَاءِ يُعْرِفَكَ فِي الشِّدَّةِ، وَإِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللَّهَ، وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللَّهِ، قَدْ مَضَى الْقَلَمُ بِمَا هُوَ كَائِنٌ فَلَوْ جَهَدَ النَّاسُ أَنْ يَنْفَعُوكَ بِمَا لَمْ يَقْضِهِ اللَّهُ لَكَ لَمْ يَقْدِرُوا عَلَيْهِ، وَلَوْ جَهَدَ النَّاسُ أَنْ يَضُرُّوكَ بِمَا لَمْ يَكُتِبْهُ اللَّهُ عَلَيْكَ لَمْ يَقْدِرُوا عَلَيْهِ، فَإِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَعْمَلَ بِالصَّبْرِ مَعَ الْيَقِينِ فَافْعَلْ، فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَاصْبِرْ فَإِنَّ فِي الصَّبْرِ عَلَى مَا تَكْرَهُهُ خَيْرًا كَثِيرًا، وَاعْلَمْ أَنَّ مَعَ الصَّبْرِ النَّصْرَ، وَاعْلَمْ أَنَّ مَعَ الْكُرْبِ الْفَرَجَ، وَاعْلَمْ أَنَّ مَعَ الْعُسْرِ الْيُسْرَ۔

فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۹/۹۴

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں وہ ٹھہر پیش کیا گیا جو حضور کو کسری نے ہدیہ میں بھیجا تھا۔ حضور اس پر سوار ہوئے ہاتھ میں بالوں کی رسی تھی پھر مجھے پیچھے سوار کر لیا اور مجھے تھوڑی دور لیکر چلے۔

پھر میری طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا: اے بچے! میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں حاضر ہوں فرمایا: اللہ تعالیٰ کو یاد کر اللہ تعالیٰ تیری حفاظت فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا رہ کہ تو اسکی رحمت اپنے سامنے پائے گا۔ اللہ تعالیٰ کو کشادگی میں یاد رکھ اللہ تعالیٰ تجھ کو تیری پریشانی میں یا درکھے گا۔ اور جب کوئی چیز مانگے تو اللہ تعالیٰ سے مانگ، جب کسی سے مدد چاہے تو اللہ تعالیٰ سے مدد چاہ، جو کچھ ہونے والا تھا قلم لکھ کر گزر چکا۔ اگر لوگ سب ملکر بھی تجھے نفع پہونچانا چاہیں ایسی چیز سے جو تیری تقدیر میں نہیں تو نہیں پہونچا سکتے۔ اور اگر نقصان پہونچانا چاہیں ایسی چیز کا جو تیری تقدیر میں نہیں تو نہیں پہونچا سکتے۔ اگر تم سے ہو سکے تو یقین کے ساتھ صبر و رضا پر قائم رہنا ورنہ کم از کم صبر کا دامن ہاتھ سے نہ جانے دینا کہ ناپسندیدہ چیزوں پر صبر میں عظیم ثواب ہے۔ جان لو صبر کے ساتھ مدد شامل حال رہتی ہے اور پریشانی کے ساتھ کشادگی اور دشواری کے ساتھ آسانی لگی ہوئی ہے۔ ۱۲م

۱۰۶۔ عن أمير المؤمنين علي كرم الله تعالى وجهه الكريم قال: أهدى كسرى لرسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فقبل منه، وأهدى قيصر فقبل منه، وأهدت له الملوك فقبل منه۔  
فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۹/۹۳

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں کسری نے ہدیہ بھیجی تو حضور نے قبول فرمایا۔ قیصر نے بھیجا وہ بھی قبول فرمایا۔ اور دوسرے بادشاہوں نے بھیجا وہ بھی قبول فرمایا۔ ۱۲م  
(۱۱) غیر مسلم کو مذہبی امور کیلئے ملازم نہ رکھو

۱۰۷۔ عن عمر بن الخطاب رضي الله تعالى عنه إنه قبل له: إن هنا غلاما من أهل الحيرة حافظا كتابا، فلو اتخذته كتابا قال: اتخذت إذن بطنانة من دون المؤمنين۔  
فتاویٰ رضویہ حصہ دوم ۹/۲۸۹

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان سے کہا گیا: یہاں ایک لڑکا حیرہ کا باشندہ موجود ہے جو امین و خوشخط ہے، اگر آپ اسکو خریدیں۔ آپ نے فرمایا:

اگر میں ایسا کروں تو گویا میں مسلمانوں کے مقابل اس کورازدار بناتاؤں گا۔ ۱۲م

۱۰۸۔ عن ..... قبل لعمر بن الخطاب رضي الله تعالى عنه ههنا رجل من أهل الحيرة نصراني لا يعرف أقوى حفظا ولا أحسن خطا منه فإن رأيت أن تتخذ كتابا فامتنع عمر رضي الله تعالى عنه من ذلك و قال : إذن اتخذت بطانة من غير المؤمنين، فقد جعل عمر رضي الله تعالى عنه هذه الآية دليلا على النهي عن إتخاذ النصراني بطانة۔ فتاویٰ رضویہ حصہ دوم ۲۸۹/۹

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا گیا یہاں ایک حیرہ کا باشندہ نصرانی آیا ہوا ہے۔ امانت و خوشحالی میں نہایت مشہور و معروف ہے اگر آپ چاہیں تو اسے محرر بنالیں۔ آپ نے منع فرمایا اور فرمایا: اگر میں نے ایسا کیا تو میں اس کو مسلمانوں کا رازدار بنانے والا ہوں گا۔ تو سیدنا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس آیت کو اس بات پر دلیل بتایا کہ غیر مسلم کو مذہبی و دینی امور کیلئے رازدار بنانا جائز نہیں۔

(۸) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

کفار و غیر مسلمین سے جملہ انواع معاملات ناجائز نہیں۔ مثلاً بیع و شراء، اجارہ و استجارہ وغیرہ میں کیا رازدار بنانا یا اسکی خیر خواہی پر اعتماد کرنا ہے۔ جیسے چمار کو دام دئے جوتا گٹھوالیا، بھنگی کو مہینہ دیا پاخانہ کو الیا، بزاز کو روپے دئے کپڑا مول لے لیا، آپ تاجر ہیں کوئی چیز اسکے ہاتھ نیچی دام لے لئے وغیرہ وغیرہ۔

ہر کافر حربی محارب ہے، حربی و محارب ایک ہی ہے، جیسے جدلی و مجادل، وہ ذمی و معاہد کا مقابل ہے۔ رازدار بنانا ذمی و معاہد کو بھی جائز نہیں۔ امیر المؤمنین کا مذکورہ ارشاد ذمی ہی کے بارے میں ہے۔ یوں ہی موالات مطلقا جملہ کفار سے حرام ہے، حربی ہو یا ذمی۔ ہاں صرف دربارہ بروا حسان ان میں فرق ہے۔ معاہد سے جائز ہے کہ

لَا يَنْهَكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ ،  
اللہ تمہیں ان سے منع نہیں کرتا جو تم سے دین میں نہ لڑے۔

اور حربی سے حرام کہ



إِنَّمَا يَنْتَهَا ثَمُّ اللَّهِ عَنِ الَّذِينَ قَاتِلُوا ثَمُّ فِي الدِّينِ -

اللہ تمہیں انہیں سے منع کرتا ہے جو تم سے دین میں لڑے۔

تفسیر کبیر میں یہ ہی فرمایا اور یہ ہی اکثر اہل تاویل کا قول بتایا۔ اسی پر اعتماد و تعویل ہے اور ائمہ حنفیہ کے یہاں تو اس پر اتفاق جلیل ہے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بلاشبہ رحمۃ للعالمین ہیں اور ارشاد خداوندی وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ کے نزول سے قبل انواع انواع کی نرمی اور عفو و صلح فرماتے۔ خود اموال غنیمت میں مؤلفۃ القلوب کا ایک سہم مقرر تھا، مگر اس ارشاد کریم نے ہر عفو و صلح کو ختم فرمایا اور مؤلفۃ القلوب کا سہم ساقط ہو گیا۔

سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے افضل الاساتذہ امام عطاء بن ابی رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنگی نسبت امام فرماتے: میں نے ان سے افضل کسی کو نہ دیکھا۔ وہ آیت کریمہ ”وََاغْلُظْ عَلَيْهِمْ“ کے بارے میں فرماتے ہیں۔

نسخت هذه الآية كل شئ من العفو و الصفح -

اس آیت کریمہ نے نازل ہو کر ہر عفو و صلح کو منسوخ کر دیا۔

قرآن عظیم نے یہود و مشرکین کو عداوت مسلمین میں سب کافروں سے سخت تر فرمایا۔

لَتَجِدَنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِلَّذِينَ آمَنُوا الْيَهُودَ وَالَّذِينَ أَشْرَكُوا -

ضرورتاً مسلمانوں کا سب سے بڑا دشمن یہودیوں اور مشرکوں کو پاؤ گے۔

(کنز الایمان)

مگر ارشاد خداوندی عام ہے

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ! جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ وََاغْلُظْ عَلَيْهِمْ وَ مَا وَاهُمْ حَبَتُمْ وَ

بَشِّرِ الْمَصِيدُ - اے غیب بتانے والے (نبی)! کافروں پر اور منافقوں پر جہاد کرو اور ان پر سختی

کنز الایمان

فرماؤ اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور کیا ہی برا انجام۔

اس آیت میں کسی کا استثناء نہ فرمایا۔ کسی وصف پر حکم کا مرتب ہونا اسکی علیحدہ کا مشعر ہوتا

ہے۔ یہاں انہیں وصف کفر سے ذکر فرما کر ان پر جہاد و غلظت کا حکم دیا۔ تو یہ سزا انکے نفس

کفر کی ہے نہ کہ عداوت مومنین کی، اور نفس کفر میں وہ سب برابر ہیں۔

الكفر ملة واحدة -

ہاں معاہدہ کا استثناء دلائل قاطعہ متواترہ سے ضرور معلوم و مستقر فی الایمان کہ حکم ”جاہد“ سن کر اسکی طرف ذہن جاتا ہی نہیں۔ ففس النص لم يتعلق به ابتداء کما افاده فی البحر الرائق۔ تفاوت عداوت پر بنائے کار ہوتی تو یہود کا حکم مجوس سے سخت تر ہوتا حالانکہ امر بالعکس ہے، اور نصاریٰ کا حکم یہود سے کم تر ہوتا حالانکہ یکساں ہے۔ ذمی و حربی کافر کا فرق میں بتا چکا ہوں اور یہ کہ ہر حربی محارب ہے۔

ہاں حسب حاجت ذلیل قلیل ذمیوں سے حربیوں کے مقاتلہ و مقابلہ میں مدد لے سکتے ہیں ایسی جیسے سدھائے ہوئے سفر کتے سے شکار میں۔  
امام سرخسی نے شرح جامع صغیر میں فرمایا۔

و الاستعانة باهل الذمة كالاستعانة بالكلاب۔

اور بروایت امام طحاوی ہمارے ائمہ مذہب اما اعظم و صاحبین وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اس میں بھی کتابی کی تخصیص فرمائی مشرک سے استعانت مطلقاً ناجائز رکھی اگر چہ ذمی ہو۔ ان مباحث کی تفصیل جلیل المحجۃ المؤمنہ میں ملاحظہ ہو۔

رہا کافر طبیب سے علاج کرانا خارجی یا ظاہر مکشوف علاج جس میں اسکی بدخواہی نہ چل سکے وہ تو لَا يَأْتُونَكُمْ مَعْبَآلًا، سے بالکل بے علاقہ ہے۔ اور دنیاوی معاملات بیع و شراء، اجارہ و استجارہ کی مثل ہے۔ ہاں اندرونی علاج جس میں اسکے فریب کو گنجائش ہو۔ اس میں اگر کافروں پر یوں اعتماد کیا کہ انکو اپنی مصیبت میں ہمدرد، اپنا دلی خیر خواہ اپنا قلعہ با اخلص، خلوص کے ساتھ ہمدردی کر کے اپنا دلی دوست بنانے والا اور اسکی بے کسی میں اسکی طرف اتحاد کا ہاتھ بڑھانے والا جانا تو بیشک آیت کریمہ کا مخالف ہے، اور ارشاد آیت جان کر ایسا سمجھا تو نہ صرف اپنی جان بلکہ جان و ایمان و قرآن سب کا دشمن۔ اور انہیں اسکی خبر ہو جائے اور اسکے بعد واقعی دل سے اسکی خیر خواہی کریں تو کچھ بعید نہیں کہ وہ تو مسلمان کے دشمن ہیں اور یہ مسلمان ہی نہ رہا۔ فانہ منهم، ہو گیا، انکی تو دلی تمنا یہی تھی۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

وَدُّوا لَوْ تَكْفُرُونَ كَمَا كَفَرُوا فَتَكُونُونَ سَوَاءً۔

انکی آرزو ہے کہ کسی طرح تم بھی انکی طرح کافر بنو تو تم اور وہ ایک ہو جاؤ۔ مگر الحمد للہ

کوئی مسلمان آیت کریمہ پر مطلع ہو کر ہرگز ایسا نہ جانے گا۔ اور جانے تو آپ ہی اس نے تکذیب قرآن کی۔ بلکہ یہ خیال ہوتا ہے کہ یہ ان کا پیشہ ہے۔ اس سے روٹیاں کھاتے ہیں۔ ایسا کریں تو بدنام ہوں، دوکان بھکی پڑے، کھل جائے تو حکومت کا مواخذہ ہو، سزا ہو، یوں بد خواہی سے باز رہتے ہیں۔ تو اپنے خیر خواہ ہیں نہ کہ ہمارے۔ اس میں تکذیب نہ ہوئی، پھر بھی خلاف احتیاط و شنیع ضرور ہے۔ خصوصاً یہود و مشرکین سے، خصوصاً سربراہ آوردہ مسلمان کو، جس کے کم ہونے میں وہ اشتیاء اپنی فتح سمجھیں، وہ جسے جان و ایمان دونوں عزیز ہیں اسکے ہارے میں آیت کریمہ

لَا تَتَّبِعُوا بَطَانَةَ مِن دُونِكُمْ لَا يَأْمُرُكُمْ بِحَالٍ -

کسی کافر کو رازدار نہ بناؤ وہ تمہاری بد خواہی میں گئی نہ کریں گے۔

اور آیت کریمہ

وَلَمْ يَتَّبِعُوا مِن دُونِ اللَّهِ وَلَا رَسُولِهِ وَلَا الْمُؤْمِنِينَ وَلِئِذَا

اللہ و رسول اور مسلمانوں کے سوا کسی کو دخل کار نہ بناؤ

اور حدیث مذکور

وَلَا تَسْتَضِيئُوا بِسَارِ الْمُشْرِكِينَ -

مشرکوں کی آگ سے روشنی نہ لو

بس ہیں، اپنی جان کا معاملہ اسکے ہاتھ میں دینے سے زیادہ اور کیا رازدار و دخل کار اور

مشیر بنانا ہوگا۔

امام محمد بن محمد ابن الحاج عہد ری کی قدس سرہ مدخل میں فرماتے ہیں۔

سخت تر قبیح و شنیع ہے وہ جس کا ارتکاب آجکل بعض لوگ کرتے ہیں، کافر طبیب اور سیتے

سے علاج کرانا، جن سے بھلائی اور خیر خواہی کی امید درکنار یقین ہے کہ جس مسلمان پر قابو

پائیں اسکی بد سگالی کریں گے اور اسے ایذا پہونچائیں گے، خصوصاً جبکہ مریض دین یا علم میں

عظمت والا ہو۔

پھر فرمایا۔

وہ مسلمان کو کھلے ضرر کی دوا نہیں دیتے کہ یوں تو انکی بد خواہی ظاہر ہو جائیگی اور انکی

روزی میں خلل آئے گا۔ بلکہ مناسب دوا دیتے اور اس میں اپنی خیر خواہی و فن دانی ظاہر کرتے ہیں۔ اور کبھی مریض اچھا ہو جاتا ہے جس میں انکا نام ہو اور معاش خوب چلے، پھر اسی کے ضمن میں ایسی دوا دیتے ہیں کہ فی الحال مریض کو نفع دے اور آئندہ ضرر لائے یا ایسی دوا کہ اس وقت مرض کھودے مگر جب مریض جماع کرے مرض لوٹ آئے اور مر جائے۔ یا ایسی کہ اس وقت مریض کھڑا ہو جائے اور ایک مدت سال بھر یا کم و بیش کے بعد اپنا رنگ لائے اور ان کے سوا انکے فریبوں کے اور بہت طریقے ہیں، پھر جب مرض پلٹا تو اللہ کا دشمن یوں بہانے بناتا ہے کہ یہ جدید مرض ہے اس میں میرا کیا اختیار ہے، اور مریض کی حالت پر افسوس کرتا ہے، پھر صحیح نافع نسخے بتاتا ہے مگر جب بات ہاتھ سے نکل گئی کیا فائدہ۔ تو اس وقت خیر خواہی دکھاتا ہے جب اس سے نفع نہیں۔ دیکھنے والے اسے خیر خواہ سمجھتے ہیں حالانکہ وہ سخت تر بد خواہ ہے۔ تمام دشمنیوں کا زوال ممکن ہے مگر صداقت دینی کہ یہ نہیں جاتی

پھر فرمایا:

وہ کبھی عوام کے علاج میں خیر خواہی کرتے ہیں اور یہ بھی انکا کرہ ہے کہ ایسا نہ کریں تو شہرت کیسے ہو، روٹیوں میں فرق آئے، اور کبھی لوگ انکے فریب پر چمچ جائیں۔ یوں ہی یہ فریب ہے کہ بعض رئیسوں کا علاج اچھا کرتے ہیں کہ شہرت حاصل ہو اور اسکے اور اسکے جلیسوں کی نگاہ میں وقعت ہو۔ پھر علماء و صلحاء کے قتل کا موقع ملے اور ایسے اب موجود و ظاہر ہیں، اور کبھی علماء و صلحاء کے علاج میں بھی خیر خواہی کرتے ہیں اور یہ بھی فریب ہے کہ مقصود سا کھ بندھن ہے۔ پھر جس عالم یا دیندار کا قتل مقصود ہے اسکی راہ ملنا اور یہ انکا بڑا کرہ ہے۔

پھر ابن حاج کئی نے اپنے زمانہ کا ایک واقعہ ثقہ معتمد کی زبانی بیان فرمایا: کہ مصر میں ایک رئیس کے یہاں ایک یہودی طبیب تھا، رئیس نے کسی بات پر ناراض ہو کر اسے نکال دیا، وہ خوشامدیں کرتا رہا یہاں تک کہ رئیس راضی ہو گیا، کافر وقت کا منتظر رہا پھر رئیس کو کوئی سخت مرض ہوا۔ میں طبیب مغربی سے طب پڑھ رہا تھا لوگ انہیں بلانے آئے۔ انہوں نے عذر کیا، لوگوں نے اصرار کیا، لہذا گئے اور مجھے فرما گئے میرے آنے تک بیٹھے رہنا۔ تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ کانچے تھراتے واپس آئے۔ میں نے کہا خیر ہے۔ فرمایا: میں نے پوچھا کہ یہودی نے کیا نسخہ دیا؟ معلوم ہوا کہ وہ رئیس کا کام تمام کر چکا ہے۔ اندر نہ گیا کہ ایک تو اسکے بچنے کی امید نہیں، پھر

یہ اندیشہ کہ یہودی کہیں میرے ذمہ نہ رکھ دے، کل تک نہ بچے گا، وہی ہوا کہ صبح تک اسکا انتقال ہو گیا۔

پھر فرمایا:

بعض لوگ کافر طبیب کے ساتھ مسلمان طبیب کو بھی شریک کرتے ہیں کہ جو نسخہ وہ بتائے مسلمان کو دکھالیں یوں اسکے کمر سے امن سمجھتے ہیں، اور اس میں کچھ حرج نہیں جانتے، حالانکہ یہ بھی چند وجوہ سے کچھ نہیں۔ ایک تو ممکن کہ جو دوا کافر نے بتائی اس وقت مسلمان طبیب کے خیال میں اسکا ضرر نہ آئے۔ پھر اسکی دیکھا دیکھی اور مسلمان بھی کافر سے علاج کرائیں گے، نفیس وغیرہ جو اسے دی جائے وہ اسکے کفر پر مدد ہوگی۔ مسلمان کو اسکے لئے تواضع کرنی پڑے گی علاج کی ناموری سے کافر کی شان بڑھنے کی خصوصاً اگر مریض رئیس تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انکی حقیر کا حکم دیا اور یہ اسکا ٹکس ہے۔ پھر ان سب وجوہ کے ساتھ یہ ہے کہ اس سے انکے ساتھ انس اور کچھ محبت پیدا ہو جاتی ہے اگرچہ تھوڑی ہی سہی، سوا اسکے جسے اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے اور وہ بہت کم ہیں۔ اور کافر سے انس اہل دین کی شان نہیں۔

ان امام نامح رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ان نقیص بیانوں کے بعد زیادت کی حاجت نہیں اور بالخصوص علماء و علمائے دین کیلئے زیادہ خطر کا مؤید۔

امام مارزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا واقعہ ہے، علیل ہوئے، ایک یہودی معالج تھا، اچھے ہو جاتے پھر مرض عود کرنا کئی بار یونہی ہوا۔ آخر اسے تنہائی میں بلا کر دریافت فرمایا۔ اس نے کہا: اگر آپ صبح پوچھتے ہیں تو ہمارے نزدیک اس سے زیادہ کوئی کار ثواب نہیں کہ آپ جیسے امام کو مسلمانوں کے ہاتھ سے کھودیں۔ امام نے اسے دفع فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے شفا بخشی۔ پھر امام نے طب کی طرف توجہ فرمائی۔ اس میں تصانیف کیں اور طلبہ کو حاذق اطباء کر دیا۔ مسلمانوں کو ممانعت فرمادی کہ کافر طبیب سے کبھی علاج نہ کرائیں۔ یہود کے مثل مشرکین ہیں کہ قرآن عظیم نے دلوں کو ایک ساتھ مسلمانوں کا سب سے سخت تر دشمن بتایا۔ اور لا یالونکم عیبالا تو عام کفار کیلئے فرمایا۔

## (۱۱) ذمی کافر سے برتاؤ میں نرمی کرو

۱۰۹۔ عن الصحابة رضی اللہ تعالیٰ عنہم عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال: الْأَمَنُ ظَلَمٌ مُعَاهِدًا أَوْ انْتَقَصَةً أَوْ كَلْفَةً فَوْقَ طَاقَتِهِ وَ أَخَذَ مِنْهُ شَيْئًا بِغَيْرِ طِبِّبٍ يَفْسٍ فَأَنَا حَجِيجَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔  
 آراء الادب ص ۵

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خبردار جس نے ذمی کافر پر ظلم کیا، نقصان پہنچایا، طاقت سے زیادہ کام لیا یا بغیر رضا اس کا تھوڑا سا بھی مال لیا کل قیامت میں اس سے میں جھگڑا کروں گا۔

## (۱۲) ذمی کو تکلیف پہنچانا جائز نہیں

۱۱۰۔ عن عبد الله بن مسعود رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: مَنْ آذَى ذِمِّيًّا فَأَنَا غَصَمَةٌ، وَمَنْ كُنْتُ غَصَمَةً غَصَمْتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔  
 فتاویٰ رضویہ حصہ دوم ۳۰۲/۹

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی ذمی کافر کو تکلیف پہنچائی تو میں اس کا مخالف ہوں، اور جس کا میں مخالف ہوا تو اس کا اظہار قیامت کے دن ہوگا۔ ۱۲

## (۱۳) مرتد کی سزا قتل ہے

۱۱۱۔ عن عبد الله بن عباس رضي الله تعالى عنهما قال: قال رسول الله

|                                      |       |   |                                 |
|--------------------------------------|-------|---|---------------------------------|
| ۱۰۹۔ السنن لابی داؤد، المراج،        | ۴۳۲/۲ | ☆ | کثر العمال للمنفی، ۱۰۹۱۳، ۳۶۲/۴ |
| ۱۱۰۔ تاریخ بغداد للمخطوب،            | ۳۷۰/۸ | ☆ | الموضوعات لابی الحوری، ۳۶/۲     |
| الاسرار المرفوعة للقاری،             | ۴۸۲   | ☆ | اللاکی المصنوعة للسيوطی، ۷۸/۲   |
| تنزیہ الشریعة لابی عراق،             | ۱۸۱/۲ | ☆ | الحامع للترمذی، الحدود، ۱۷۶/۱   |
| ۱۱۱۔ الحامع الصحيح للبخاری، المعاهد، | ۴۲۳/۱ | ☆ | الحامع الصغير للسيوطی، ۵۲۰/۲    |
| السنن لابی داؤد، الحدود،             | ۱۸۵/۲ | ☆ | المسند لآحمد بن حنبل، ۲۳۱/۵     |
| السنن لابی داؤد، الحدود،             | ۵۹۸/۲ | ☆ | المستدرک للحاکم، ۵۳۸/۳          |
| السنن لابی داؤد، الحدود،             | ۱۵۱/۲ | ☆ | المعجم الكبير للطبرانی، ۳۳۰/۱۰  |
| السنن لابی داؤد، الحدود،             | ۱۹۵/۸ | ☆ | بدائع السنن للساعاتی، ۱۵۸۰/۴    |
| السنن لابی داؤد، الحدود،             | ۱۱۳/۳ | ☆ |                                 |

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ۔ فتاویٰ رضویہ ۲۲/۱۲

حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنا دین بدل دے اسے قتل کر دو۔

## (۱۴) معظم دینی کی تصویر سخت حرام و کفر انجام ہے

۱۱۲۔ عَنْ أَبِي جَعْفَرِ بْنِ الْمُهَلَّبِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: كَانَ وَدَ رَجُلًا مُسْلِمًا وَ كَانَ مُحِبًّا فِي قَوْمِهِ فَلَمَّا مَاتَ عَسَكِرُوا حَوْلَ قَبْرِهِ فِي أَرْضِ بَابِلَ وَ جَزَعُوا عَلَيْهِ ، فَلَمَّا رَأَى إِبْلِيسُ جَزَعَهُمْ عَلَيْهِ تَشَبَّهَ فِي صُورَةِ إِنْسَانٍ ثُمَّ قَالَ: أَرَى جَزَعَكُمْ عَلَى هَذَا ، فَهَلْ لَكُمْ أَنْ أَصُورَكُمْ مِثْلَهُ فَيَكُونَ فِي نَادِيكُمْ فَتَذْكُرُونَهُ بِهِ؟ قَالُوا: نَعَمْ ، فَصُورْ لَهُمْ مِثْلَهُ فَوْضَعُوهُ فِي نَادِيهِمْ وَ جَعَلُوا يَذْكُرُونَهُ ، فَلَمَّا رَأَى مَا لَهُمْ مِنْ ذِكْرِهِ قَالَ: هَلْ لَكُمْ أَنْ أَجْعَلَ لَكُمْ فِي مَنْزِلِ كُلِّ رَجُلٍ مِنْكُمْ تَمَثَّلًا مِثْلَهُ فَيَكُونَ فِي بَيْتِهِ فَتَذْكُرُونَهُ ، قَالُوا: نَعَمْ ، فَصُورْ لِكُلِّ أَهْلِ بَيْتٍ تَمَثَّلًا مِثْلَهُ فَأَقْبِلُوا فَجَعَلُوا يَذْكُرُونَهُ بِهِ ، قَالَ: وَ أَذْرِكْ أَبْنَاءَهُمْ فَجَعَلُوا يَرُونَ مَا يَصْنَعُونَ بِهِ وَ تَنَاسَلُوا وَ دَرَسَ أَمْرُ ذِكْرِهِمْ إِيَّاهُ حَتَّى اتَّخَذُوهُ آلِهَةً يَبْدُرُهُ مِنْ دُونِ اللَّهِ ، قَالَ : وَ كَانَ أَوَّلُ مَا عَبَدَ غَيْرَ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ وَ الصَّنَمَ الَّذِي سَمَوْهُ بُوَدَ۔ فتاویٰ رضویہ حصہ دوم ۹/۴۷

حضرت ابو جعفر بن مہلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نام کے ایک صاحب ایمان شخص تھے جو اپنی قوم میں نہایت محبوب و محترم رہے۔ جب انکا انتقال ہوا تو لوگ زمین بابل میں ان کی قبر کے پاس جمع ہوئے اور نہایت جزع فزع کی۔ ابلیس مردود نے جب یہ دیکھا تو انسانی شکل میں آکر بولا: میں تمہارا جزع فزع دیکھ رہا ہوں، تو کیا میں تمہارے لئے انکی تصویر بنادوں۔ کہ وہ تمہاری مجلس میں رہے جس سے تم انکو یاد کرتے رہو۔ بولے: ہاں، چنانچہ اس نے تصویر بنادی اور لوگوں نے اپنی مجلس میں اسے رکھ لیا اور انکی یادگار مناتے رہے، پھر جب ابلیس نے انکی یاد کے ساتھ انکا شغف دیکھا تو کہنے لگا: کیا میں تم میں سے ہر ایک

۴۰۷/۳ ☆ المصنف لابن ابی شیبہ ، ۱۳۹/۱۰

۲۶۱/۶ ☆ المصنف لعبد الرزاق ، ۹۴۱۳ ، ۲۱۳/۵

۲۳۸/۱۰ ☆ تلخیص الحییر لابن حجر ، ۱۸۳/۳

نصب الراية للريلمي ،

مجمع الروايد للهيثمی ،

شرح السنة لليقوي ،

۱۱۲۔ التفسير لعبد بن حميد ،

کے گھر کے لئے ایسی ہی تصویر بنا دوں کہ تم میں سے ہر ایک اپنے گھر میں یادگار مناتا رہے؟ بولے: ہاں، لہذا ہر گھر کیلئے اس نے تصویر بنا دی تو سب اس پر جھک گئے اور یادگار مناتے رہے۔ پھر انکی اولاد میں بھی نسل بعد نسل یہ سلسلہ جاری رہا۔ اور ابلیس انکو یہ سبق پڑھاتا رہا یہاں تک کہ انہوں نے اس تصویر کو اللہ تعالیٰ کے سوا اپنا ایک دوسرا معبود بنالیا، چنانچہ زمین میں یہ سب سے پہلا بت تھا جسکی عبادت ہوئی اور اس طرح غیر خدا کی عبادت کا رواج پڑا۔ ۱۲م

۱۱۳۔ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ الصَّدِيقَةِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ: لَمَّا اشْتَكَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ بَعْضُ نَسَائِهِ كَنِيْسَةَ رَأَتْهَا بِأَرْضِ الْحَبْشَةِ يُقَالُ لَهَا مَارِيَّةٌ، وَكَانَتْ أُمُّ سَلَمَةَ وَ أُمُّ حَبِيبَةَ أَتَتَا أَرْضَ الْحَبْشَةِ فَذَكَرَتَا مِنْ حَسَنَتِهَا وَ تَصَاوِيرِ فِيهَا فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: أَوَّلَيْكَ إِذَا مَاتَ مِنْهُمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ بَنَوْا عَلَى قَبْرِهِ مَسْجِدًا ثُمَّ صَوَّرُوا فِيهِ نَبْلَكَ الصُّوْرَ وَ أَوَّلَيْكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللَّهِ۔

تقاوی رضویہ حصہ دوم، ۹/۴۷

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو آپ کی بعض اروج علیہا نے حبشہ میں واقع ماریہ نامی ایک گرجے کا تذکرہ کیا۔ حضرت ام سلمہ اور حضرت ام حبیبہ حبشہ تشریف لے گئی تھیں انہوں نے اسکی خوبصورتی اور اس میں آویزاں تصویروں کا ذکر بھی کیا، آپ نے یہ سکر سرائٹھایا اور فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں کہ جب ان میں کوئی نیک مرد انتقال کر جاتا تو اسکی قبر پر مسجد بنا ڈالتے اور اسکی تصویر بنا کر آویزاں کرتے یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین مخلوق ہیں۔

(۹) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

معظم دین کی تصویر زیادہ موجب وبال و نکال ہے کہ اسکی تعظیم کی جائیگی۔ اور تصویر ذی روح کی تعظیم خاصی بت پرستی کی صورت اور گویا ملت اسلامی سے صریح مخالفت ہے، ابھی حدیث سن چکے کہ وہ اولیاء ہی کی تصویریں رکھتے تھے جن پر انکو بدترین خلق فرمایا۔ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام سے بڑھ کر کون معظم دین ہوگا۔ اور نبی بھی کون شیخ الانبیاء خلیل کبریٰ سیدنا



ابراہیم علیہ السلام و علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کہ ہمارے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد تمام جہاں سے افضل و اعلیٰ ہیں۔ انکی اور حضرت سیدنا اسمعیل ذبیح اللہ و حضرت بتول مریم علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تصویریں دیوار کعبہ پر کفار نے نقش کی تھیں جب مکہ معظمہ فتح ہوا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہلے بھیج کر وہ سب محو کرادیں۔ جب کعبہ معظمہ میں تشریف فرما ہوئے بعض کے نشان کچھ باقی پائے۔ پانی منگا کر بنس نفیس انہیں دھو دیا۔ اور بنانے والوں کو قاتل اللہ فرمایا۔ اللہ انہیں قتل کرے۔

اقول: وباللہ التوفیق: یہاں ایک نکتہ بدیعہ ہے جس پر تنبیہ لازم، یہاں چار صورتیں ہیں۔ اول: تصویر کی توہین۔ مثلاً فرش پا انداز میں ہونا کہ اس پر چلیں۔ پاؤں رکھیں، یہ جائز ہے اور مانع ملائکہ نہیں۔ اگر چہ بنانا اور بنوانا ایسی تصویروں کا حرام ہے۔ کما فی الحلیہ والبحر وغیرہا۔

دوم: جس چیز میں تصویر ہو اسے بلا اہانت رکھنا مگر وہ ترک اہانت ہو نہ ہو بلکہ اور سبب سے، جیسے روپے کو سنبھال کر رکھنا، زمین پر پھینک نہ دینا۔ کہ یہ بوجہ تصویر نہیں بلکہ بہ سبب مال ہے۔ اگر سکے میں تصویر نہ ہوتی جب بھی وہ ایسی ہی احتیاط سے رکھا جاتا، یہ بحال ضرورت جائز ہے۔ جس طرح روپے میں کہ حکیم تصویر مقصود نہیں اور بے تصویر کے یہاں چلتا نہیں اور اس سے تصویر مٹائیں تو چلے گا نہیں۔ الضرورات تبیح المحظورات یونہی اسٹامپ کی تصویریں اور ڈاک کے ٹکٹ کہ اگر انکی تصویر ایسی چھوٹی نہ ہوں کہ زمین پر رکھ کر کھڑے ہو کر دیکھنے سے تفصیل اعضاء ظاہر نہ ہو، جیسے اشرفی مہر۔ اسکے رکھنے کا ویسے ہی جواز ہے کہ اسکی تصویریں ایسی ہی چھوٹی ہیں۔ اور بلا ضرورت داخل کراہت کہ اگر چہ ترک اہانت دوسری وجہ سے ہے مگر لازم تو تصویر کی نسبت بھی آیا۔ حالانکہ ہمیں اسکی اہانت کا حکم ہے۔ تو ترک اہانت میں ترک حکم ہے اور ضرورت نہیں کہ حکم جواز لائے، چاقو وغیرہا پر جو تصویریں ہوتی ہیں وہ اسی حکم میں داخل ہیں۔ اگر بڑی ہیں تو انہیں مٹا دے یا کاغذ وغیرہ لگا دے ورنہ مکروہ ہے۔ یہ بھی اس وقت کہ رکھنے والے کو اس شی سے کام ہو تصویر مقصود نہ ہو ورنہ صورت سوم میں داخل ہوگا۔

سوم: ترک اہانت بوجہ تصویر ہی ہو مگر تصویر کی خاص تعظیم مقصود نہ ہو جیسے جہاں زیارت و

آرائش کے خیال سے دیواروں پر تصویریں لگاتے ہیں یہ حرام ہے اور مانع ملائکہ علیہم الصلوٰۃ والسلام ہے کہ خود صورت ہی کا اکرام مقصود ہوا اگرچہ اسے معظم و قابل احترام نہ جانا۔

چہارم: صرف ترک اہانت نہ ہو بلکہ بالقصد تصویر کی عظمت و حرمت کرنا اسے معظم و عظیم سمجھنا، اسے تعظیماً بوسہ دینا، سر پر رکھنا، آنکھوں سے لگانا، اس کے سامنے دست بستہ کھڑا ہونا، اس کے لئے جانے پر قیام کرنا اسے دیکھ کر سر جھکانا۔ وغیرہ ذلک افعال تعظیم بجالانا۔ یہ سب سے اجنبی اور قطعاً یقیناً اجماعاً اشد حرام و سخت کبیرہ ملعونہ ہے اور صریح کھلی بت پرستی سے ایک ہی قدم پیچھے ہے۔ اسے کسی حال میں کوئی مسلمان حلال نہیں کہہ سکتا۔ اگرچہ لاکھ موقوف یا صغیر یا مستور ہو۔

یہ قیدی سب صورت سوم تک تھیں۔ قصد تعظیم تصویر ذی روح کی حرمت شدیدہ عظیمہ میں نہ کوئی قید ہے۔ نہ کسی مسلمان کا خلاف متصور۔ بلکہ قریب ہے کہ اس کی حرمت شدیدہ اس ملت خفیہ کے ضروریات سے ہو تو اس کا استحسان بلکہ صرف استحلال یعنی جائز جاننا ہی سخت امر عظیم کا خطرہ رکھتا ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ

فتاویٰ رضویہ حصہ دوم ۶۲/۹

## ۷۔ تکفیر

## (۱) کسی گناہ کی وجہ سے تکفیر نہ کرو

۱۱۴۔ عن عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما قال - قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : كُفُّوا عَنْ أَهْلِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ، لَا تُكْفِرُواهُمْ بِذَنْبٍ ، فَمَنْ أَكْفَرَ أَهْلَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَهُوَ إِلَى الْكُفْرِ أَقْرَبُ۔ فتاویٰ رضویہ ۵/۵۹۶

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لا الہ الا اللہ، کہنے والوں کو کافر کہنے سے زبان روکو، انہیں کسی گناہ پر کافر نہ کہو۔ کیونکہ لا الہ الا اللہ کہنے والوں کو جو کافر کہے گا وہ خود کفر سے قریب ہو جائیگا۔

۱۱۵۔ عن أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : ثَلَاثٌ مِّنْ أَصْلِ الْإِيمَانِ ، الْكُفُّ عَنْ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ، وَ لَا يُخْرِجُهُ مِنَ الْإِسْلَامِ بِعَمَلٍ ، وَ الْجِهَادُ مَا فِيهِ مُنْذُ بَعَثَ اللَّهُ تَعَالَى إِلَى أَنْ يُقَاتِلَ آخِرُ أُمَّتِي الدَّجَالَ ، لَا يَطْلُغُهُ حَوْزٌ حَائِرٌ وَ لَا عَدْلٌ عَادِلٌ ، وَ لَا إِيْمَانٌ بِالْأَقْدَارِ۔ فتاویٰ رضویہ ۵/۵۹۶

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں اصل ایمان میں داخل ہیں۔ لا الہ الا اللہ کہنے والوں سے زبان کو روکنا، اسے کسی گناہ کے سبب کافر نہ کہنا، اور کسی عمل پر اسلام سے خارج نہ کہنا، اور حکم جہاد میری بعثت سے جاری ہے یہاں تک کہ میرا آخری امتی دجال سے قتال کرے، کوئی ظالم یا عادل بادشاہ اسکو منسوخ نہیں کر سکتا، اور تقدیر پر ایمان لانا۔ ۱۲م

|                                 |          |                       |       |
|---------------------------------|----------|-----------------------|-------|
| ۱۱۴۔ المعجم الكبير للطبرانی،    | ☆ ۲۱۱/۱۲ | مجمع الروايد للهيتمي، | ۱۰۶/۱ |
| ۱۱۵۔ السنن لابی داؤد، الجہاد،   | ☆ ۲۴۲/۱  | السنن الكبرى للبيهقي، | ۱۵۹/۹ |
| السنن لسعيد بن منصور،           | ☆ ۲۳۶۷   | نصب الراية للربيعي،   | ۳۷۷/۳ |
| کنز العمال للعتقی، ۴۳۲۶، ۸۱۱/۱۵ | ☆ ۸۱۱/۱۵ | مشکوٰۃ المصابيح، ۵۹۰، | /۱    |

۱۱۶۔ عن أبي الدرداء رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : لَا تُكْفِرُوا أَحَدًا مِنْ أَهْلِ الْقَبِيلَةِ۔ فتاویٰ رضویہ ۵/۵۹۶  
حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اہل قبیلہ سے کسی کو کافر نہ کہو۔

## (۲) مسلمان کی تکفیر کا وبال قائل پر ہے

۱۱۷۔ عن عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : اُثِمَا إِمْرِي قَالِي لَا يَحِبُّهُ كَافِرٌ فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدُهُمَا إِنْ كَانَ كَمَا قَالَ : وَإِلَّا رَجَعْتُ عَلَيْهِ۔ فتاویٰ رضویہ ۳/۳۰۸

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی کلمہ کو کافر کہے تو ان دونوں میں ایک پر یہ بلا ضرور پڑ گئی، اگر جسے کھا وہ حقیقہ کافر تھا جب تو خیر ورنہ یہ کلمہ اسی کہنے والے پر پڑیگا۔

۱۱۸۔ عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لَا يَحِبُّهُ كَافِرٌ فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدُهُمَا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کو کافر کہے تو ان دونوں میں ایک کی طرف رجوع بیشک ہو۔ فتاویٰ رضویہ ۳/۳۰۸

۱۱۹۔ عن أبي ذر الغفاري رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله

|  |         |                               |       |
|--|---------|-------------------------------|-------|
| ۱۱۶۔ مجمع الروائد للهبثي،                | ☆ ۱۰۷/۱ | نصب الرأية للزبيدي،           | ۲۸/۲  |
| كثر العمال للمصنف، ۱۰۷۸، ۲۱۵/۱           | ☆       | المغنى للعراقي،               | ۱۱۷/۱ |
| ۱۱۷۔ الصحيح لمسلم، الایمان، ۵۷/۱         | ☆       | الجامع الصحيح للبخاري، الادب، | ۹۱۱/۲ |
| الموطا لمالك، الكلام،                    | ☆       | المسند لآحمد بن حنبل،         | ۱۸/۲  |
| الجامع للترمذي، الایمان، ۸۸/۲            | ☆       | الجامع الصغير للسيوطي،        | ۷۵/۱  |
| المسند لأبي عوانة،                       | ☆ ۲۳/۱  |                               |       |
| ۱۱۸۔ الجامع الصحيح للبخاري، الادب، ۹۰۱/۲ | ☆       | الصحيح لمسلم، الایمان،        | ۵۷/۱  |
| الجامع الصغير للسيوطي                    | ☆ ۵۴/۱  | المسند لأبي عوانة،            | ۲۳/۱  |
| ۱۱۹۔ الجامع الصحيح للبخاري، الادب، ۸۹۳/۲ | ☆       | الصحيح لمسلم، الایمان،        | ۵۷/۱  |

تعالیٰ علیہ وسلم : لَيْسَ مَنْ دَعَا رَجُلًا بِالْكَفْرِ أَوْ قَالَ عَدُوَّ اللَّهِ وَلَيْسَ كَذَلِكَ إِلَّا حَارَ عَلَيْهِ إِنْ لَمْ يَكُنْ صَاحِبُهُ كَذَلِكَ ۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی کو کافر یا دشمن خدا کہے اور وہ ایسا نہ ہو یہ کہنا اسی پر پلٹ آئے۔ اور کوئی شخص کسی کو فسق یا کفر کا طعن نہ کرے گا مگر یہ کہ وہ اسی پر الٹا پھرے گا اگر جس پر طعن کیا تھا وہ ایسا نہ ہو۔  
فتاویٰ رضویہ ۳/۳۰۸

۱۲۰۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا أَكْفَرَ رَجُلٌ رَجُلًا قَطُّ إِلَّا بَاءَ بِهَا أَحَدُهُمَا إِنْ كَانَ كَافِرًا وَ إِلَّا كُفِّرَ بِتَكْفِيرِهِ ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کبھی ایسا نہ ہوا کہ ایک شخص دوسرے کی تکفیر کرے اور وہ دونوں اس سے نجات پا جائیں بلکہ ان میں ایک پر ضرور گرے گی۔ اگر وہ کافر تھا یہ بچ گیا ورنہ اسے کافر کہنے سے یہ خود کافر ہو گیا۔  
فتاویٰ رضویہ ۳/۳۰۸

## ۸۔ فرق باطلہ

### (۱) فرق باطلہ کا ظہور

۱۲۱۔ عن أمير المؤمنين علي بن ابي طالب كرم الله تعالى وجهه الكريم قال: سمعت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يقول: ياتى فى آخر الزمان قومٌ حداثاءُ الآسنان، سفهاءُ الأحلام، يقولون من خير قول البرية يمرقون من الإسلام كما يمرق السهم من الرمية لا يحاوز إيمانهم حناجرهم، فائتئماً لقيتموهم فاقتلوهم، فإن فى قتلهم أجراً لمن قتلهم يوم القيامة۔

امیر المؤمنین حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: آخر زمانے میں کچھ لوگ حدیث السن، سفیہ العقل لوگ آئیں گے کہ اپنے زعم میں قرآن و حدیث سے سند پکڑیں گے، اسلام سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر نشانہ سے نکل جاتا ہے، ایمان انکے گلوں سے نیچے نہیں اترے گا۔ تو وہ جہاں ملیں قتل کرو کہ قیامت تک جو بھی انکو قتل کرے گا اجر پائے گا۔  
فتاویٰ رضویہ ۳/۲۸۸

۱۲۲۔ عن أبي سعيد الخدري رضى الله تعالى عنه قال: بينما نحن عند رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم وهو يقسم قسماً أتاه ذو الحو بصره و هو رجل من بني تميم فقال: يا رسول الله! اعدل، فقال: و يلك و من يعدل إذا لم أعدل، قد حبت و حسرت إن لم أكن أعدل، فقال عمر: يا رسول الله! إئذن لى فيه فأضرب عنقه، فقال له: دعه، فإن له أصحاباً يحق أحدهم صلاته مع صلاتهم و صيامه مع صيامهم، يقرؤن القرآن لا يحاوز تراقيهم، يمرقون من الدين كما يمرق السهم من الرمية، ينظر إلى نصيبه فلا يوجد فيه شىء، ثم ينظر إلى رصافه فلا يوجد فيه شىء، ثم ينظر إلى نصيبه و هو قد حة فلا يوجد فيه شىء، ثم ينظر إلى قذذه فلا يوجد فيه شىء، قد سبق القر و الدّم، آيتهم رجل أسود أخذى عضد به مثل لذى المرأة أو مثل البضعة تدرير، و يخرجون على حين فرقة من

۱۲۱۔ الجامع الصحيح للبخارى، المصنف، ۱/۵۱۰ ☆ السالكى للبيهقى، ۸/۱۸۷

۱۲۲۔ الجامع الصحيح للبخارى، المصنف، ۱/۵۱۰ ☆ الصحيح للمسلم، ۱/۳۴۱

النَّاسِ ، قَالَ أَبُو سَعِيدٍ : فَأَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَشْهَدُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ قَاتِلُهُمْ وَأَنَا مَعَهُ فَأَمَرَ بِذَلِكَ الرَّجُلِ قَاتِلِيَّ قَاتِيَّ بِهِ حَتَّى نَظَرْتُ إِلَيْهِ عَلَى نَعْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي نَعْتُهُ ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک مرتبہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھے اور سرکار مالِ غنیمت تقسیم فرما رہے تھے کہ بنو جمیم کا ایک شخص ذوالخوصرہ نامی حاضر ہوا اور آتے ہی بولا: اے اللہ کے رسول! انصاف کیجئے، سرکار نے ارشاد فرمایا: خرابی ہو تیرے لئے اگر میں انصاف نہیں کروں گا تو کون کریگا۔ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے اجازت مرحمت فرمائیں کہ میں اسکی گردن مار دوں۔ حضور نے ارشاد فرمایا: چھوڑ دو کہ اسکے کچھ ساتھی ہونے والے ہیں جنگی نمازوں کے مقابلے میں تم اپنی نمازیں چھ جانو گے، انکے روزوں کے مقابلے میں اپنے روزوں کو خیر سمجھو گے، قرآن کریم پڑھیں گے لیکن انکے طلق کے نیچے نہیں اتریں گے، دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیرا نشانہ کو پار کر کے نکل جاتا ہے، جب تیرے پھل کو دیکھا جاتا ہے تو اس پر کوئی بھی اثر نہیں ہوتا، پھر اسکے پر کو دیکھا جاتا ہے تو اس پر بھی کوئی علامت نہیں ہوتی، شکار کے گوہر اور خون سے تیرا کوئی حصہ آلودہ نہیں ہوتا۔ (یعنی نہایت تیزی سے تیرا صاف نکل جاتا ہے اسی طرح یہ لوگ بھی دین سے صاف نکل جائیں گے) انکی نشانی یہ ہوگی کہ ان میں سے ایک شخص سیاہ رنگ کا ہوگا جس کے ایک بازو پر عورت کے پستان کی طرح غدود ہوگا جو چلنے کی حالت میں ہلتا ہوگا، ان لوگوں کا خروج اس وقت ہوگا جب لوگوں میں اختلاف و افتراق ہوگا۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: کہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے حضور سے یہ حدیث سنی، اور اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے ان سے قتال فرمایا اور میں انکے ساتھ تھا۔ حضرت علی نے اس آدمی کو تلاش کرنے کا حکم دیا، جب لایا گیا تو اس میں وہ تمام نشانیاں موجود تھیں جو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیان فرمائی تھیں۔ ۱۲۴ھ

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ہاں واقعی یہ لوگ وہابیہ نجدیہ دیوبندیہ وغیرہ مقلدین ان پرانے خوارج کے ٹھیک ٹھیک

بقیہ و یادگار ہیں۔ وہی مسئلے، وہی دعوے، وہی انداز، وہی وطیرے۔ خارجیوں کا داب تھا کہ اپنا ظاہر اس قدر متشرع بناتے کہ عوام مسلمین انہیں نہایت پابند شرع جانتے۔ پھر بات بات پر عمل بالقرآن کا دعویٰ، عجب دام و دربنزہ تھا، اور مسلک وہی کہ ہم مسلمان ہیں باقی سب مشرک۔

یہ ہی رنگ ان حضرات کے ہیں، آپ موحّد اور سب مشرکین، آپ محمدی اور سب ہر دین، آپ عامل بالقرآن والحدیث اور سب چٹیں و چٹاں بزم خبیث۔ پھر انکے اکثر مکلفین ظاہری پابند شرع میں بھی خوارج سے کیا کم ہیں۔ اہل سنت کاں کھول کر سن لیں کہ دھوکے کی ٹٹی میں شکار نہ ہو جائیں۔

پھر شان خدا کہ ان مذہبی باتوں میں خارجیوں کے قدم بقدم ہونا درکنار خارجی بالائی باتوں میں بھی بالکل یک رنگی ہے۔ انہیں ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے۔

۱۲۳۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : يَخْرُجُ نَاسٌ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ وَ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ ، لَا يُحَاوِرُونَ قَرَأَتِهِمْ ، يَقْرَءُونَ مِنَ الذِّبْنِ كَمَا يَقْرَأُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَةِ ، ثُمَّ لَا يَعُودُ وَنَ فِيهِ حَتَّى يَعُودَ السَّهْمُ إِلَى فَوْقِهِ ، قِيلَ : مَا سَبَّحَاهُمْ ؟ قَالَ : سَبَّحَاهُمْ التَّحْلِيْقُ أَوْ قَالَ : التَّسْبِيْدُ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مشرق سے کچھ لوگ نمودار ہونگے، قرآن کثرت سے پڑھیں گے لیکن انکے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر نشانہ کو پار کر کے نکل جاتا ہے، پھر دین میں لوٹ کر واپس نہیں آئیں گے جب تک حیر لوٹ کر اپنے چلے پر نہ آجائے۔ عرض کیا گیا: انکی علامت کیا ہوگی؟ فرمایا: سر منڈانا، یا سر منڈائے رکھنا۔ ۱۲۴م

(۲) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بعض احادیث میں یہ بھی آیا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کا پتہ بتایا۔ مشمری الارار، گھٹنی ازار والے۔ بے شمار درودیں حضور عالم ماکان و ما یکون پر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ بالجملة یہ حضرات خوارج نہروان کے رشید پس ماندے، بلکہ غلو و بیہا کی میں ان سے بھی آگے۔

فتاویٰ رضویہ ۳/۲۸۸



## (۲) بد مذہب کے ساتھ نہ بیٹھو

۱۲۴۔ عن أس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : إِنْ اللَّهَ اخْتَارَنِي وَ اخْتَارَنِي أَصْحَابًا وَ أَصْهَارًا وَ سَيَاتِي قَوْمٌ يَسْبُونَهُمْ وَ يُنْقِصُونَهُمْ فَلَا تُحَالِسُوهُمْ وَلَا تُشَارِبُوهُمْ وَ لَا تُؤَاكِلُوهُمْ وَ لَا تُنَاجِحُوهُمْ، وَ لَا تُصَلُّوا عَلَيْهِمْ وَ لَا تُصَلُّوا مَعَهُمْ۔

حضرت اس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے مجھے پسند فرمایا اور میرے لئے اصحاب و اصہار جن لئے، اور عنقریب ایک قوم آئے گی کہ انہیں برا کہے گی اور ان کی شان گھٹائے گی۔ تم انکے پاس نہ بیٹھنا، نہ ان کے ساتھ پانی پینا، نہ کھانا کھانا، نہ شادی بیاہ کرنا، نہ انکے جنازہ کی نماز پڑھو، اور نہ انکے ساتھ نماز پڑھو۔

۱۲۵۔ عن عبد الله بن مسعود رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : تَقَرَّبُوا إِلَى اللَّهِ بِبُغْضِ أَهْلِ الْمَعَاصِي وَ الْقَوَّهِمْ بِوُجُوهٍ مُكْفَهَرَةٍ، وَ التَّجَسُّوا رِضَا اللَّهِ بِسَخَطِهِمْ، وَ تَقَرَّبُوا إِلَى اللَّهِ بِالتَّبَاعِدِ عَنْهُمْ۔

تھاوی رضویہ ۳/۲۹۴

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی طرف تقرب کرو فاسقوں کے بغض سے، اور ان سے ترش رو ہو کر ملو، اور اللہ تعالیٰ کی رضا مندی انکی خفگی میں ڈھونڈو، اور اللہ تعالیٰ کی نزدیکی ان کی دوری سے چاہو۔

## (۳) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جب فساق کی نسبت یہ احکام ہیں تو مبتدعین کا کیا پوچھتا ہے کہ یہ تو فساق سے ہزار

|        |   |                         |   |        |   |                      |
|--------|---|-------------------------|---|--------|---|----------------------|
| ۱۷/۱۰  | ☆ | مجمع الروائد للہیثمی    | ☆ | ۶۳۲/۳  | ☆ | ۱۲۴۔ المستدرک للحاکم |
| ۱۱/۲   | ☆ | حلیۃ الاولیاء لابی نعیم | ☆ | ۹۹/۲   | ☆ | تاریخ بغداد للمخطوب  |
| ۱۷/۱۰  | ☆ | مجمع الروائد للہیثمی    | ☆ | ۴۶۲۹   | ☆ | جمع الجوامع للسيوطی  |
| ۱۴۰/۱۷ | ☆ | المعجم الکبیر للطبرانی  | ☆ | ۴۸۳/۲  | ☆ | السنة لابن ابی عاصم  |
| ۳۲۴۶۶  | ☆ | کنز العمال للمحتفی      | ☆ | ۲۹۷/۱۶ | ☆ | التفسیر للقرطبی      |

درجہ بدتر ہیں، ان کی نافرمانی فروغ میں ہے، انکی اصول میں، وہ گناہ کرتے اور اسے برا جانتے ہیں، یہ اس سے اشد و اعظم میں مبتلا اور اسے عین حق و ہدی جانتے ہیں، وہ گاہ گاہ نادم و مستغفر۔ یہ گاہ و بے گاہ معصوم و مستکبر، وہ جب اپنے دل کی طرف رجوع لاتے ہیں تو اپنے آپ کو حقیر و بدکار اور صلحاء کو عزیز و مقرب دربار بتاتے ہیں۔ یہ جتنا غلو و توغل بڑھاتے ہیں اتنا ہی اپنے نفس مغرور کو اعلیٰ و بالا اور اہل حق و ہدایت کو ذلیل و پر خطا ٹھہراتے ہیں۔ لہذا حدیث میں انکی نسبت بدترین مطلق وارد ہوا۔

فقہ شرح منیہ میں ہے

المبتدع فاسق من حیث الاعتقاد هو اشد من الفسق من حیث العمل۔  
لان الفاسق من حیث العمل يعترف بانہ فاسق و يعاف و يستغفر بخلاف المبتدع۔

بالجملہ بد مذہبی فی نفسہ ایسی چیز ہے جسے امامت دینی سے مباہلت یقینی اور اسکے بعد منع پر دوسری دلیل کی چنداں ضرورت نہیں۔ کس کا دل گوارہ کریگا کہ جہنم کے کتوں سے ایک کتا مناجات الہی میں اسکا مقتدا ہو۔

بحر العلوم عہد اعلیٰ لکھنوی نے ارکان اربعہ میں دربارہ تفصیل فرمایا:

اما الشيعة الذين يفضلون عليا علي الشيعة و لا يطعنون متهما اصلا كالزيدية فتحوز خلفهم الصلوة لكن تكبره كراهة شديدة۔

لیکن وہ شیعہ جو حضرت علی کو حضرات شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر فضیلت دیتے ہیں اور شیخین پر طعن نہیں کرتے جیسے فرقہ زیدیہ، تو انکے پیچھے نماز سخت کراہت کے ساتھ جائز ہے۔ جب تفصیل کہ صرف جناب مولیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو حضرات شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر افضل کہنے سے مخالف اہل سنت ہوئے باقی محاذ اللہ انکی سرکار میں گستاخی نہیں کرتے۔ انکے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہوگی۔ تو یہ اشد مبتدعین جن کی اہل سنت سے مخالفتیں غیر محصور، اور محبوبان خدا پر طعن و تشنیع ان کا دائمی دستور، انکے پیچھے کس عظیم درجہ کی کراہت چاہیے؟

فتاویٰ رضویہ ۲۹۵/۳

۱۲۶۔ عن معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: سَيَكُونُ بَعْدِي قَوْمٌ يَكْذِبُونَ بِالْقَلْبِ، الْأَقْسَنُ أَذْرَكَهُمْ فَلْيَلْبِسْهُمْ، آتَى بَرِيءٌ مِنْهُمْ وَهُمْ بُرَاءٌ مِنِّي جِهَادُهُمْ كَجِهَادِ التُّرْكِ وَالذَّيْلِمِ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عنقریب میرے بعد ایسی قوم آئے گی جو تقدیر کا انکار کرے گی خبردار! جو انہیں پائے تو انکو میری طرف سے یہ حکم سنا دے، میں ان سے بیزار ہوں اور وہ مجھ سے بے علاقہ ہیں، ان پر جہاد ایسا ہے جیسے کافران ترک و دہلیم پر۔ فتاویٰ رضویہ ۳/۲۹۵

### (۳) بد مذہب سے ترش رو ہو کر بات کرو

۱۲۷۔ عن أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: إِذَا رَأَيْتُمْ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَانْكُفِرُوا فِي وَجْهِهِ، فَإِنَّ اللَّهَ يَنْفِضُ كُلَّ مُبْتَدِعٍ، وَلَا يَحُوزُ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَلَى الصِّرَاطِ لَكِنْ يَتَهَاوَتُونَ فِي النَّارِ مِثْلَ الْحَرَادِ وَالذُّبَابِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم کسی بد مذہب کو دیکھو تو اس کے رویہ واس سے ترش روئی کرو۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ہر بد مذہب کو دشمن رکھتا ہے، ان میں کوئی ہل صراط پر گزر نہ پائے گا بلکہ ٹکڑے ہو کر آگ میں گر پڑیں گے جیسے مٹی اور کھیاں گرتی ہیں۔ فتاویٰ رضویہ ۶/۱۰۳

### (۴) رافضی بد لقب فرقہ ہے

۱۲۸۔ عن عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: سَيَأْتِي قَوْمٌ لَّهُمْ نَبَزٌ، يُقَالُ لَهُمُ الرِّفْضَةُ، يَطْعَنُونَ السُّلْفَ وَلَا يَشْهَلُونَ جُمُعَةً وَلَا جَمَاعَةً، فَلَا تُحَالِسُوهُمْ، وَلَا تَوَاكَلُوهُمْ، وَلَا تُشَارِبُوهُمْ، وَلَا تَنَازِلُوهُمْ، وَإِذَا مَرَضُوا فَلَا تَعُودُوهُمْ، وَإِذَا مَاتُوا فَلَا تَشْهَلُوهُمْ، وَلَا تُصَلُّوا عَلَيْهِمْ، وَلَا تُصَلُّوا مَعَهُمْ۔

۱۲۷۔ تنزیہ الشریعة لابن عراق، ۳۱۹/۱ ☆ تذکرۃ الموضوعات للفتنی، ۱۵

۱۲۸۔ کثر العمال للمتنقی، ۳۱۶۲۴۰، ۳۲۴/۱۱ ☆ الملل المتناہیۃ لابن الجوزی، ۱۵۸/۱

لسان المیران لابن حجر، ۱۱۱۳/۴ ☆

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عنقریب کچھ لوگ آنے والے ہیں انکا ایک بد لقب ہوگا کہ انہیں رافضی کہا جائیگا۔ سلف صالحین پر طعن کریں گے، اور جمعہ و جماعت میں حاضر نہ ہونگے۔ انکے پاس نہ بیٹھنا، نہ انکے ساتھ کھانا کھانا، نہ انکے ساتھ پانی پینا، نہ انکے ساتھ شادی بیاہ کرنا، بیمار پڑیں تو انکو پوچھنے نہ جانا، مرجائیں تو انکے جنازہ میں نہ جانا، نہ ان پر نماز پڑھنا، اور نہ انکے ساتھ نماز پڑھنا۔

۱۲۹۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: یَکُونُ فِی آخِرِ الزَّمَانِ ذَجَالُونَ کَذَّابُونَ یَأْتُونُکُمْ مِنَ الْآخَادِیْثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوا اَنْتُمْ وَ لَا اَبَاءُکُمْ، قَالِیَا کُمْ، وَ اِیَّاهُمْ لَا یُضِلُّوْکُمْ وَ لَا یَفْتِنُوْکُمْ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آخری زمانہ میں کچھ فریجی جھوٹے پیدا ہونگے جو تمہارے پاس ایسی باتیں لیکر آئیں گے جنکو نہ تم نے سنا ہوگا اور نہ تمہارے آباء و اجداد نے۔ لہذا انکو اپنے سے دور رکھنا اور ان سے خود دور رہنا۔ کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں، یا فتنہ میں نہ ڈال دیں۔

### (۴) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ فرقے اور اسی طرح دیوبندی اور پنجری فرض کہ جو بھی ضروریات دین میں سے کسی ہی کا منکر ہو سب مرتد کافر ہیں۔ ان کے ساتھ کھانا پینا، سلام علیک، کرنا، انکی موت حیات میں کسی طرح کا کوئی اسلامی برتاؤ کرنا سب حرام ہے، نہ انکی نوکری کرنے کی اجازت، نہ انہیں نوکر رکھنے کی اجازت کہ ان سے دور بھاگنے اور انہیں اپنے سے دور رکھنے کا حکم ہے۔

فتاویٰ رضویہ ۶/۹۵

### (۵) بد مذہب کی خوشنودی حاصل نہ کرو

۱۳۰۔ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی

|                                    |                                   |
|------------------------------------|-----------------------------------|
| ۱۲۹۔ الصحيح لمسلم، المقنعة، ۱۰/۱ ☆ | کنز العمال للمنتقى، ۲۹۰۲۴، ۱۰/۱۹۴ |
| حلیۃ الاولیاء لابن نعم، ۹۵/۴ ☆     | دلائل النبوة للبيهقي، ۵۴۸/۶       |
| تنزیہ الشریعة لابن عراق، ☆         | میران الاعتدال للذهبي، ۶۲۸۴       |
| ۱۳۰۔ کنز العمال للمنتقى، ۲۵۲۶۱ ☆   | تاریخ بغداد للخطيب، ۲۶۴/۱۰        |

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ سَلَّمَ عَلَى صَاحِبِ بَدْعَةٍ أَوْ لَقِيَهُ بِالْبِشْرِ أَوْ اسْتَقْبَلَهُ بِمَا يَسُرُّهُ فَقَدْ اسْتَحَفَّ بِمَا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ - صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی بدعتیہ کو سلام کرے، یا اس سے بکشادہ پیشانی ملے، یا ایسی بات کے ساتھ اس سے پیش آئے جس میں اس کا دل خوش ہو تو اس نے اس چیز کی تحقیر کی جو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اتاری گئی۔

فتاویٰ رضویہ حصہ دوم ۹/۱۹۳

## ۹۔ تقدیر و تدبیر

### (۱) تقدیر کا بیان

۱۳۱۔ عن عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله تعالى عنهما قال - سمعت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يقول : كَتَبَ اللَّهُ مَقَادِيرَ الْخَلْقِ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ قَبْلَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ بِخَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ، قَالَ : وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْعَاءِ۔

مابی الجیب ص ۲۷

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ نے مخلوق کی تقدیریں آسمانوں اور زمین کی تخلیق سے پچاس ہزار سال قبل لکھیں اس وقت عرش الہی پانی پر تھا۔

### (۲) مسئلہ تقدیر میں بحث منع ہے

۱۳۲۔ عن ثوبان رضي الله تعالى عنه قال : اجتمع أربعون رجلا من الصحابة رضي الله تعالى عنهم فينظرون في القدر والحبر، فمنهم أبو بكر وعمر رضي الله تعالى عنهما ، فنزل الروح الأمين جبرئيل عليه الصلوة والسلام فقال : يا محمد! (صلى الله تعالى عليك وسلم) أخرج على أمتك فقد أحدثوا ، فخرج عليهم في ساعة لم يكن يخرج عليهم فيها فأنكروا ذلك منه و خرج عليهم ملتصعا لونه متورلة وجنتاه كأبما بقا بحب الرمان الحامض، فنهضوا الى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم حاسرين أذرعنهم ترعد أكفهم و أذرعنهم فقالوا: تبأ الى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فقال : أولي لكم أن كذبتم لتوحيبون ، أتاني الروح الأمين فقال: أخرج إلى أمتك يا محمد! فقد أحدثت۔

حاشیہ سامرہ و مسامرہ ص ۲۶۷

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ چالیس صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا اجتماع ہوا جس میں مسئلہ تقدیر و جبر پر غور ہونے لگا۔ ان میں سیدنا صدیق

اکبر اور سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی تھے، فوراً حضرت جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اپنی امت کی طرف تشریف لائیے، انہوں نے کچھ نئی باتیں نکالنا شروع کر دی ہیں، سرکار فوراً ایسے وقت تشریف لائے جبکہ اس وقت میں عموماً حضور تشریف نہیں لاتے تھے، اور وہ حضرات اس وقت حضور کی آمد سے ناواقف تھے۔ چنانچہ سرکار تشریف لائے اس حال میں کہ آپ کا رنگ چمک رہا تھا، رخسار مبارک گلاب کی طرح سرخ تھے گویا انار کے دانوں کا رنگ نچوڑ دیا گیا ہے۔ تمام صحابہ کرام بیساختہ اٹھ کر بارگاہ رسالت میں اس طرح حاضر ہوئے کہ انکی کلائیوں کھلی تھیں اور ہتھیلیوں اور کلائیوں پر کچھنی طاری تھی۔ عرض کرنے لگے: ہم اللہ و رسول کی بارگاہ میں رجوع لائے، حضور نے ارشاد فرمایا: میرے پاس جبرئیل امین آئے مجھ سے کہا: کہ آپ اپنی امت کی طرف تشریف لیجائیے کہ انہوں نے نئی باتیں نکالی ہیں۔ ۱۲م

### (۳) تقدیر بحر عمیق ہے

۱۳۳۔ عن عبد اللہ بن جعفر الطیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن امیر المؤمنین مولیٰ المسلمین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم انہ خطب الناس یوما فقام الیہ رجل ممن کان شہد معہ الحمل ، فقال : یا امیر المؤمنین ! أخبرنا عن القدر ، فقال : بحر عمیق فلا تلحہ ، قال : یا امیر المؤمنین ! أخبرنا عن القدر ، قال : سر اللہ فلا تتكلفہ ، قال : یا امیر المؤمنین ! أخبرنا عن القدر ، قال : أما اذا أبیت فإنه أمر بین أمرین ، لا جبر ولا تفویض ، قال : یا امیر المؤمنین ! إن فلانا یقول بالاستطاعة ، وهو حاضر ، فقال : علیّ بہ ، فأقاموه ، فلما رآہ سل سيفه قدر أربع أصابع ، فقال : الاستطاعة تملکها مع اللہ أو من دون اللہ ، إياک أن تقول أحدہما فترتد فأضرب عنقک ، قال : فما أقول یا امیر المؤمنین ! قال : قل : أملکها باللہ الذی إن شاء ملکنيہا۔

حضرت عبد اللہ بن جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین مولیٰ المسلمین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم ایک دن خطبہ فرما رہے تھے۔ ایک شخص نے کہ واقعہ جمل میں امیر المؤمنین کے ساتھ تھے کھڑے ہو کر عرض کی: یا امیر المؤمنین! ہمیں مسئلہ

تقدیر سے خبر دیجئے، فرمایا: گہرا دریا ہے اس میں قدم نہ رکھ، عرض کی: یا امیر المؤمنین! ہمیں خبر دیجئے، فرمایا: اللہ کا راز ہے، زبردستی اسکا بوجھ نہ اٹھا، عرض کی: یا امیر المؤمنین! ہمیں خبر دیجئے، فرمایا: اگر نہیں مانتا تو امر ہے دوامروں کے درمیان، نہ آدمی مجبور محض ہے، نہ اختیار اسکے سپرد ہے۔ عرض کی: یا امیر المؤمنین! فلاں شخص کہتا ہے: کہ آدمی اپنی قدرت سے کام کرتا ہے اور وہ حضور میں حاضر ہے۔ مولیٰ علی نے فرمایا: میرے سامنے لاؤ، لوگوں نے اسے کھڑا کیا، جب امیر المؤمنین نے اسے دیکھا، تیغ مبارک چار انگل کے قدر نیام سے نکال لی اور فرمایا: کام کی قدرت کا تو خدا کے ساتھ مالک ہے، یا خدا سے جدا مالک ہے؟ اور سنتا ہے، خبردار ان دونوں میں سے کوئی بات نہ کہنا کہ کافر ہو جائیگا، اور میں تیری گردن مار دوں گا۔ اس نے کہا: اے امیر المؤمنین! پھر میں کیا کہوں؟ فرمایا: یوں کہہ کہ خدا کے دینے سے اختیار رکھتا ہوں کہ اگر وہ چاہے تو مجھے اختیار دے، بے اسکی مشیت کے مجھے کچھ اختیار نہیں۔

### ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

پس یہ ہی عقیدۃ اہل سنت ہے کہ انسان پتھر کی طرح مجبور محض ہے نہ خود مختار، بلکہ ان دونوں کے بیچ میں ایک حالت ہے۔ جس کی کنہ راز خدا اور ایک نہایت عمیق دریا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بیشار رضا میں امیر المؤمنین مولیٰ علی پر نازل ہوں کہ دونوں الجھنوں کو دو فقروں میں صاف فرما دیا۔ ایک صاحب نے اسی بارے میں سوال کیا کہ کیا معاصی بھی بے ارادۃ الہیہ واقع نہیں ہوتے؟ فرمایا: تو کیا زبردستی کوئی اسکی معصیت کریگا۔ افعصی فہرا۔ یعنی وہ نہ چاہتا تھا کہ اس سے گناہ ہو مگر اس نے کر ہی لیا۔ تو اسکا ارادہ زبردست پڑا۔ معاذ اللہ، خدا بھی دنیا کے مجازی بادشاہوں کی طرح ہوا کہ ڈاکوؤں، چوروں کا بھتہرا بندوبست کرے پھر بھی ڈاکو اور چور اپنا کام کر ہی گزرتے ہیں۔ حاشا! وہ ملک الملوک بادشاہ حقیقی ہرگز ایسا نہیں کہ بے اسکے حکم اسکی ملک میں ایک ذرہ جنبش کر سکے۔ وہ صاحب کہتے ہیں: فکا نما القمنی حجرا، مولیٰ علی نے یہ جواب دیکر گویا میرے منہ میں پتھر رکھ دیا کہ آگے کچھ کہتے بن ہی نہ پڑا۔

عمر بن عبید معترلی کہ بندے کے افعال خدا کے ارادے سے نہ جانتا تھا، خود کہتا ہے: کہ مجھے ایسا الزام کسی نے نہ دیا جیسا ایک مجوسی نے دیا جو میرے ساتھ جہاز میں تھا۔ میں نے کہا: تو مسلمان کیوں نہیں ہوتا؟ کہا: خدا نہیں چاہتا، میں نے کہا: خدا تو چاہتا ہے، مگر تجھے



شیطان نہیں چھوڑتے۔ کہا: تو میں شریک غالب کے ساتھ ہوں، اسی ناپاک شناعیت کے رد کی طرف مولیٰ علی نے اشارہ فرمایا، کہ وہ نہ چاہے تو کیا کوئی زبردستی اسکی معصیت کرے گا؟ باقی رہا اس مجوسی کا عذر، وہ یحییٰ ایسا کہ کوئی بھوکا ہے، بھوک سے دم نکلا جاتا ہے، کھانا سامنے رکھا ہے اور نہیں کھاتا، کہ خدا کا ارادہ نہیں، اس کا ارادہ ہوتا تو میں ضرور کھا لیتا۔ اس احمق سے یہ ہی کہا جائے گا کہ خدا کا ارادہ نہ ہونا تو نے کا ہے سے جانا؟ اسی سے کہ تو نہیں کھاتا، تو کھانے کا قصد تو کر، دیکھ تو ارادۃ الہیہ سے کھانا ہو جائیگا۔ ایسی اوندھی مت اسی کو آتی ہے جس پر موت سوار ہے غرض مولیٰ علی نے یہ تو اسکا فیصلہ فرمایا کہ جو کچھ ہوتا ہے بے ارادہ الہیہ نہیں ہو سکتا۔

فتاویٰ رضویہ ۱۱/۱۹۷

### (۴) سزا اور جزا کیوں

۱۳۴۔ عن محمد الباقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قيل لعلي بن أبي طالب كرم الله تعالى وجهه الكريم: إن ههنا رجلا يتكلم في المشيئة فقال : يا عبدالله ! علقك الله لما شاء أو شئت ، قال : لما شاء ، قال : فيميتك إذا شاء أو إذا شئت ؟ قال : بل إذا شاء ، قال : فيد علقك حيث شاء أو حيث شئت ؟ قال : حيث شاء ، قال : والله لو قلت غير هذا لضربت الذي فيه عيناك بسيف ، ثم تلا علي ، وما تشاءون إلا أن يشاء الله ، هو اهل التقوى و اهل المغفرة ۔

فتاویٰ رضویہ ۱۱/۱۹۸

حضرت امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت مولیٰ علی سے عرض کی گئی: کہ یہاں ایک شخص مشیت میں گفتگو کرتا ہے، مولیٰ علی نے اس سے فرمایا: اے خدا کے بندے! خدا نے تجھے اس لئے پیدا کیا جس لئے اس نے چاہا، یا اس لئے جس لئے تو نے چاہا؟ بولا: جس لئے اس نے چاہا، فرمایا: تجھے جب وہ چاہے بیمار کرتا ہے، یا جب تو چاہے؟ کہا: بلکہ جب وہ چاہے، فرمایا: تجھے اس وقت وفات دے گا جب وہ چاہے یا جب تو چاہے؟ بولا: جب وہ چاہے، فرمایا تو تجھے وہاں بھیجے گا جہاں وہ چاہے یا جہاں تو چاہے؟ بولا: جہاں وہ چاہے، فرمایا: خدا کی قسم! تو اسکے سوا کچھ اور کہتا تو یہ جس میں تیری آنکھیں ہیں یعنی تیرا سر گوار سے مار دیتا۔

پھر مولیٰ علی نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی۔ اور تم کیا چاہو مگر یہ کہ اللہ چاہے۔ وہ تقویٰ کا مستحق اور گناہ غفور فرمانے والا ہے۔

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

خلاصہ یہ کہ جو چاہا کیا، اور جو چاہے گا کریگا۔ بناتے وقت تجھ سے مشورہ نہ لیا تھا، بھیجے وقت بھی نہ لیگا۔ تمام عالم اسکی ملک ہے اور مالک سے دربارہ ملک سوال نہیں ہو سکتا۔ ابن عساکر نے حارث ہمدانی سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے آ کر امیر المؤمنین حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے عرض کی: یا امیر المؤمنین! مجھے مسئلہ تقدیر سے خبر دیجئے، فرمایا: تاریک راستہ ہے اس میں نہ چل، عرض کی: یا امیر المؤمنین! مجھے خبر دیجئے، فرمایا: گہرا سمندر ہے اس میں قدم نہ رکھ۔ عرض کی: یا امیر المؤمنین! مجھے خبر دیجئے، فرمایا: اللہ کا راز ہے تجھ پر پوشیدہ ہے اسے نہ کھول۔ عرض کی: یا امیر المؤمنین! مجھے خبر دیجئے، فرمایا:

ان الله علقك كما شاء او كما شئت - الله نے تجھے جیسا اس نے چاہا بنایا، یا

جیسا تو نے چاہا؟ عرض کی: جیسا اس نے چاہا، فرمایا:

فيستعملك كما شاء او كما شئت ، تو تجھ سے کام دیا لے گا جیسا کہ وہ چاہے،

یا جیسا تو چاہے؟ عرض کی: جیسا وہ چاہے، فرمایا:

فيبعثك يوم القيامة كما شاء او كما شئت ؟ تجھے قیامت کے دن جس طرح وہ

چاہے اٹھائے گا، یا جس طرح تو چاہے؟ کہا جس طرح وہ چاہے، فرمایا:

ايها السائل! تقول : لاحول ولا قوة الا بغير الله - اے سائل! تو کہتا ہے: کہ نہ

طاقت ہے نہ قوت ہے مگر کس کی ذات سے؟ کہا: اللہ علیٰ عظیم کی ذات سے، فرمایا: تو اس کی تفسیر

جانتا ہے؟ عرض کی: امیر المؤمنین کو جو علم اللہ نے دیا ہے اس سے مجھے تعلیم فرمائیں، فرمایا:

ان تفسيرها لا يقدر على طاعة الله و لا يكون قوة معصية الله في الامرين

جميعا الا بالله - اسکی تفسیر یہ ہے کہ نہ طاعت کی طاقت، نہ معصیت کی قوت، دونوں اللہ ہی

کے دئے سے ہیں۔ پھر فرمایا:

ايها السائل! الك مع الله مشية او دون الله مشية ؟ فان قلت ان لك دون

الله مشية ، فقد اكتفيت بها عن مشية الله و ان زعمت ان لك فوق الله مشية فقد

ادعیت مع اللہ شرک کا فی مشیتہ۔

اے سائل! تجھے خدا کے ساتھ اپنے کام کا اختیار ہے یا، بے خدا کے؟ اگر تو کہے کہ بے خدا کے تجھے اختیار حاصل ہے، تو تو نے ارادۃ الہیہ کی کچھ حاجت نہ رکھی جو چاہے خود اپنے ارادے سے کریگا، خدا چاہے یا نہ چاہے۔ اور یہ سمجھے کہ خدا سے اوپر تجھے اختیار حاصل ہے، تو تو نے اللہ کے ارادے میں اپنے شریک ہونے کا دعویٰ کیا۔ پھر فرمایا: اِیْہَا السَّائِلُ اِنَّ اللّٰہَ یَشِیْعُ وَیَدَاوِیْ بِمَغْنَمِہِ الدَّاءِ وَ مِنْہِ الدَّوَاءُ، اعْقَلْتَ عَنْ اللّٰہِ اَمْرَہ۔

اے سائل! بے شک اللہ ذمہ پہنچاتا ہے اور اللہ ہی دوا دیتا ہے۔ تو اسی سے مرض ہے اور اسی سے دوا۔ کیوں تو نے اب تو اللہ کا حکم سمجھ لیا، اس نے عرض کی: ہاں، حاضرین سے فرمایا:

الْاَنَ اسْلَمَ اِخْوَکُمْ فَقُوْا مَوَاطِنَہُمْ

اب تمہارا یہ بھائی مسلمان ہوا۔ کھڑے ہو اس سے مصافحہ کرو۔ پھر فرمایا:

اِنَّ رَجُلًا مِّنَ الْقَدْرِیَّةِ لَا عِزَّتَ ہِرْقَیَہُ ثُمَّ اَزَالَ اِجْوِثَہَا حَتّٰی اَقْطَعَهَا فَاَنْهَمَ

یَہُودَ ہٰذِہِ الْاُمَۃَ وَ نَصَارَہَا وَ مَجُوسَہَا۔

اگر میرے پاس کوئی شخص ہو جو انسان کو اپنے افعال کا خالق جانتا اور تقدیر الہی سے وقوع طاعت و معصیت کا انکار کرتا ہو تو میں اس کی گردن پکڑ کر دیو چتا رہوں گا یہاں تک کہ الگ کاٹ دوں۔ اس لئے کہ وہ اس امت کے یہودی، نصرانی، اور مجوسی ہیں۔

یہودی اس لئے فرمایا کہ ان پر خدا کا عذاب ہے اور یہود مغضوب علیہم ہیں اور نصرانی و مجوسی اس لئے فرمایا کہ نصاریٰ تین خدا مانتے ہیں۔ مجوس یزدان اور اہرمن دو خالق مانتے ہیں۔ یہ بیشتر خالقوں پر ایمان لارہے ہیں کہ ہر جن وانس کو اپنے اپنے افعال کا خالق گارہے ہیں۔ وَالْعِیَاضُ بِاللّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ،

یہ اس مسئلہ میں اجمالی کلام ہے۔ مگر انشاء اللہ تعالیٰ کافی ودانی اور صافی و شافی جس سے ہدایت والے ہدایت پائیں گے۔ اور ہدایت اللہ ہی کے ہاتھ۔ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ وَاللّٰہُ سُبْحَانَهُ وَ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔

## (۵) تقدیر پر تکیہ کر کے عمل نہ چھوڑیں

۱۳۵۔ عن أمير المؤمنين علي كرم الله تعالى وجهه الكريم قال : كان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم في جنازة فأخذ شيئاً فجعل ينكت به الأرض ، فقال ما منكم من أحد الا وقد كتب مقعده من النار و مقعده من الجنة ، قالو : يا رسول الله ! أملاً نتكل على كتابنا و ندع العمل (زاد في رواية ) فممن كان من أهل السعادة فسيصير الى أهل السعادة هو من كان من أهل الشقاء فسيصير الى عمل أهل الشقاوة ، قال : اعملوا فكل ميسر لما خلق له ، أما من كان من أهل السعادة فييسر لعمل أهل السعادة ، و أما من كان من أهل الشقاء فييسر لعمل أهل الشقاوة ، ثم قرأ ، فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَ اتَّقَى وَ صَدَّقَ بِالْحُسْنَى الْآيَةَ ۔

فتاویٰ رضویہ ۱۱/۱۷۵

امیر المؤمنین مولیٰ المسلمین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ حضور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک جنازہ میں تشریف فرماتے تھے، آپ نے ایک لکڑی اٹھا کر زمین کریدنا شروع کی، پھر فرمایا: تم میں سے ہر ایک کا ٹھکانا جہنم اور جنت میں لکھ دیا گیا ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! تو کیا ہم اپنی تقدیر پر بھروسہ کر کے عمل کرنا نہ چھوڑ دیں؟ ایک روایت میں ہے، جو نیک لوگوں میں ہے وہ عنقریب نیک لوگوں میں ہو جائے گا اور جو بد بختوں میں ہے وہ ان میں سے ہو جائے گا، فرمایا: عمل کرو کہ ہر ایک کیلئے وہ آسان ہے جس کیلئے وہ پیدا کیا گیا ہے، تو جو نیک بخت ہے اس کیلئے نیک بختوں کا کام آسان ہو جاتا ہے۔ اور جو بد بخت ہے اس کیلئے بد بختوں کا عمل آسان ہو جاتا ہے۔ پھر یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی۔

|        |   |       |   |                                 |
|--------|---|-------|---|---------------------------------|
| ۳۳۳/۲  | ☆ | ۷۳۷/۲ | ☆ | ۱۳۵۔ الجامع الصحیح للبخاری      |
| ۶۴۵/۲  | ☆ | ۳۶/۲  | ☆ | الجامع للترمذی، القدر           |
| ۱۹۷/۲  | ☆ | ۲۸۰/۴ | ☆ | المعجم الکبیر للطبرانی،         |
| ۱۱۰/۱۱ | ☆ | ۷۰۸/۸ | ☆ | فتح الباری للعسقلانی،           |
| ۱۳۹/۶  | ☆ | ۲۵۳/۳ | ☆ | التفسیر للبعوی،                 |
| ۸/۶    | ☆ | ۳۴۲/۱ | ☆ | کنز العمال للمتقی، ۱۵۵۲،        |
|        |   |       |   | الصحیح لمسلم، القدر،            |
|        |   |       |   | الس لابی داؤد، السنة ۱۶، القدر، |
|        |   |       |   | اتحاف السادة لرییدی،            |
|        |   |       |   | تاریخ بغداد للخطیب،             |
|        |   |       |   | الدر المنثور للسيوطی،           |
|        |   |       |   | التمهید لابی عبد البر،          |

تو وہ جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کیا، اللہ تعالیٰ سے ڈرا، اور اچھی طرح تصدیق کی۔ الآیہ۔

## (۶) تدبیر تقدیر سے ہے

۱۳۶۔ عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : **الْتَوَاءُ مِنَ الْقَدْرِ يَنْفَعُ مَنْ يَشَاءُ لِمَا يَشَاءُ**۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دواء خود بھی تقدیر سے ہے۔ اللہ تعالیٰ جسے چاہے جس دوا سے چاہے نفع پہونچا دیتا ہے۔

۱۳۷۔ عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : **إِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ خَرَجَ إِلَى الشَّامِ حَتَّى إِذَا كَانَ بِسَرِغَ لَقِيَهُ أُمَرَاءُ الْأَجْنَادِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ وَأَصْحَابُهُ فَأَخْبَرَهُ أَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ**، قال عبد اللہ بن عباس : فقال عمر : **أُدْعُ لِي الْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ فِدْعَاهُمْ فَاسْتَشَارَهُمْ وَأَخْبَرَهُمْ أَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ، فَاخْتَلَفُوا فَقَالَ بَعْضُهُمْ: قَدْ خَرَجْتَ لِأَمْرٍ وَلَا نَرَى أَنْ تَرْجِعَ عَنْهُ**۔ و قال بعضهم: **مَعَكَ بَقِيَّةُ النَّاسِ وَأَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَرَى أَنْ تَقْدِمَهُمْ عَلَى هَذَا الْوَبَاءِ**، فقال : **ارْتَفِعُوا عَنِّي**، ثم قال : **أُدْعُ لِي الْأَنْصَارَ فِدْعَوْتَهُمْ فَاسْتَشَارَهُمْ فَسَلَكُوا سَبِيلَ الْمُهَاجِرِينَ وَاخْتَلَفُوا كَاخْتِلَافَهُمْ**، فقال : **ارْتَفِعُوا عَنِّي**، ثم قال : **أُدْعُ مَنْ كَانَ هَهُنَا مِنْ مَشِيعَةِ قُرَيْشٍ مِنْ مُهَاجِرَةِ الْفَتْحِ، فِدْعَوْتَهُمْ فَلَمْ يَخْتَلَفْ مِنْهُمْ عَلَيْهِ رَجُلَانِ فَقَالَا: نَرَى أَنْ تَرْجِعَ بِالنَّاسِ وَلَا تَقْدِمَهُمْ عَلَى هَذَا الْوَبَاءِ**، فنَادَى عُمَرُ فِي النَّاسِ **إِنِّي مُصْبِحٌ عَلَى ظَهْرِ فَاصْبَحُوا عَلَيْهِ**، قال أبو عبيدة : **أَفَرَارًا مِنْ قَدَرِ اللَّهِ؟** فقال عمر : **لَوْ غَيْرَكَ قَالَهَا يَا أَبَا عُبَيْدَةَ! نَعَمْ، نَفَرْنَا مِنْ قَدَرِ اللَّهِ إِلَى قَدَرِ اللَّهِ، أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ لَكَ إِبِلٌ، هَبَطَتْ وَادِيَا لَهْ عِدْوَتَانِ، إِحْدَاهُمَا خَصْبَةٌ وَالْآخَرَى جَدْبَةٌ، أَلَيْسَ إِنْ رَعَيْتَ الْخَصْبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللَّهِ، وَإِنْ**

۱۳۶۔ المعجم الكبير للطبرانی، ۱۳۱/۱۲ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۸۵/۵

کنز العمال للمتقی، ۲۸۰۸۱، ۵/۱۰ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۲۶۱/۲

۱۳۷۔ الجامع الصحيح للبخاری، الطب، ۸۵۲/۲ ☆ الصحيح لمسلم، السلام، ۲۲۹/۲

المستند لاحمد بن حنبل، ۲۰۳/۵ ☆

رَعِيتَ الْحَدْبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدْرِ اللَّهِ ، قَالَ : فَجَاءَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ وَ كَانَ مَتَغِيْبًا فِي بَعْضِ حَاجَتِهِ فَقَالَ : إِنْ عِنْدِي فِي هَذَا عِلْمًا ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ يَارْضُ فَلَا تُقْلِمُوا عَلَيْهِ وَ إِذَا وَقَعَ يَارْضُ وَ أَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ قَالَ : فَحَمِدَ اللَّهُ عَمْرًا وَ انْصَرَفَ .

فتاویٰ رضویہ ۱۸۳/۱۱

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب بقصد شام وادی تبوک میں قریہ سرخ تک پہنچے تو سرداران لشکر ابو عبیدہ بن الجراح، خالد بن ولید، اور عمرو بن العاص وغیرہم رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ملے اور خبر دی کہ شام میں وبا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: مہاجرین اولین کو میرے پاس بلا کر لاؤ۔ چنانچہ انہیں بلا کر لایا گیا۔ آپ نے ان سے مشورہ لیا اور بتایا کہ سرزمین شام میں وبا ہے۔ یہ سن کر لوگوں میں اختلاف واقع ہو گیا۔ بعض حضرات کا کہنا تھا: کہ ہم ایک کام کیلئے نکلے ہیں اور اسے انجام دیے بغیر لوٹنا مناسب نہیں جبکہ بعض حضرات کی رائے یہ تھی کہ آپ کے ساتھ منتخب افراد اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب ہیں۔ لہذا مناسب نہیں کہ اس وبا کی طرف پیش قدمی کی جائے، آپ نے فرمایا: میرے پاس سے چلے جاؤ، پھر فرمایا: انصار کو بلاؤ، میں انہیں بلا کر لایا۔ چنانچہ آپ نے ان سے مشورہ کیا تو وہ بھی مہاجرین کے راستہ پر چلے، ان میں بھی اسی طرح اختلاف ہو گیا جس طرح مہاجرین میں ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا: میرے پاس سے چلے جاؤ۔ پھر فرمایا: میرے لئے ان اکابر قریش کو بلاؤ جنہوں نے فتح مکہ کیلئے ہجرت کی، انہیں بلایا گیا تو ان میں سے دو آدمیوں نے بھی اختلاف نہ کیا، بلکہ متفقہ طور پر کہا: کہ ہماری رائے میں لوگوں کو لے کر لوٹنا چاہیے اور اس بلا کی طرف پیش قدمی کرنا صحیح نہیں۔ چنانچہ امیر المؤمنین نے منادی کرادی کہ کل میں واپسی کیلئے سوار ہو جاؤ گا۔ حضرت ابو عبیدہ نے کہا: کیا خدا کی تقدیر سے بھاگ رہے ہیں؟ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کاش تمہارے سوا یہ بات کسی اور نے کہی ہوتی۔ (یعنی تمہارے علم و فضل سے یہ بعید ہے) ہاں ہم اللہ کی تقدیر سے اللہ کی تقدیر ہی کی طرف بھاگ رہے ہیں، بھلا بتاؤ تو تمہارے پاس کچھ اونٹ

ہوں، انہیں لیکر کسی وادی میں اترو جس کے دو کنارے ہوں، ایک سرسبز دوسرا خشک، تو کیا یہ بات نہیں ہے کہ تم شاداب میں چراؤ گے تو خدا کی تقدیر سے، اور خشک میں چراؤ گے تو خدا کی تقدیر سے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: اتنے میں حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لے آئے جو اپنی کسی ضرورت سے تشریف لے گئے تھے۔ ارشاد فرمایا: مجھے اس سلسلہ میں ایک حدیث یاد ہے جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی تھی، کہ جب تم کسی جگہ وہابی بیماری طاعون وغیرہ کی خبر سنو تو وہاں نہ جاؤ، اور جہاں تم ہو وہاں ہی دبا آجائے تو پھر وہاں سے راہ فرار اختیار نہ کرو۔ راوی کہتے ہیں: یہ حدیث سن کر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی اور واپس تشریف لائے۔ ۱۲ام

### (۳) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یعنی ہاں کہ سب کچھ تقدیر سے ہے پھر آدمی خشک جنگل چھوڑ کر ہرا بھرا چرائی کیلئے اختیار کرتا ہے۔ اس سے تقدیر الہی سے بچنا لازم نہیں آتا۔ یونہی ہمارا اس زمین میں نہ جانا جس میں وہا پھیلی ہے۔ یہ بھی تقدیر سے فرار نہیں۔ پس ثابت ہوا کہ تدبیر ہرگز منافی توکل نہیں بلکہ صلاح نیت کے ساتھ عین توکل ہے۔

ہاں بیشک یہ ممنوع و مذموم ہے کہ آدمی ہمہ تن تدبیر میں منہمک ہو جائے اور اسکی درستی میں جاوے جائے، نیک و بد، حلال و حرام کا خیال نہ رکھے۔ یہ بات بیشک اسی سے صادر ہوگی جو تقدیر کو بھول کر تدبیر پر اعتماد کر بیٹھا، شیطان اسے ابھارتا ہے کہ اگر یہ بن پڑی جب تو کار بر آری ہے ورنہ مایوسی و ناکامی، ناچار سب این و آن سے غافل ہو کر اسکی تحصیل میں لہو پانی کر دیتا ہے۔ اور ذلت و خواری، خوشامد و چالوسی، مکرو و عابازی جس طرح بن پڑے اسکی راہ لیتا ہے حالانکہ اس حرص سے کچھ نہ ہوگا۔ ہونا وہی ہے جو قسمت میں لکھا ہے۔ اگر یہ علو ہمت، صدق نیت، پاس عزت، اور لحاظ شریعت ہاتھ سے نہ دیتا رزق کو اللہ عزوجل نے اپنے ذمہ لیا جب بھی پہونچتا۔ اسکی طمع نے آپ اسکے پاؤں میں تیشہ مارا اور حرص و گناہ کی شامت نے حسرا لدنیا و الآخرة کا مصداق بنایا۔ اور اگر بالفرض آبرو دکھو کر گنہگار ہو کر دو پیسہ پائے بھی تو ایسے مال پر ہزار ترف، بش المطاعم حین الدل تکسبھا ÷ القدر منتصب و القدر مخفوض

میری خوراک ہے وہ جسے ذلت کی حالت میں حاصل کرو۔ اور اس کہاوت کی مصداق کہ ”ہانڈی تو چڑھ گئی لیکن عزت گھٹ گئی“

فتاویٰ رضویہ ۱۸۴/۱۱

### (۷) تقدیر کا منکر ملعون ہے

۱۳۸۔ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ الصَّدِيقَةِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مِتَّةٌ لَعَنَتْهُمْ وَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ وَ كُلُّ نَبِيٍّ مُحَابَّ، الرَّائِدُ فِي كِتَابِ اللَّهِ ، وَ الْمُكَذِّبُ بِقَدْرِ اللَّهِ ، وَ الْمُتَسَلِّطُ بِالْجَبْرُوتِ فَيَجْزُ بِذَلِكَ مَنْ أَدَلَّ اللَّهُ وَ يُدِلُّ مَنْ أَعَزَّ اللَّهُ ، وَ الْمُسْتَجِلُّ لِحَرَمِ اللَّهِ ، وَ الْمُسْتَجِلُّ مِنْ عِثْرَتِي مَا حَرَّمَ اللَّهُ ، وَ التَّارِكُ لِسُنَّتِي -

شائم العصر ص ۱۴

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چھ لوگوں پر میری لعنت کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر لعنت فرمائی اور ہر نبی کی دعا قبول ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں اپنی رائے سے بڑھانے والا، تقدیر کو جھٹلانے والا، اپنی طاقت و قوت کے بل بوتے پر ذیلیوں کو معزز رکھنے والا، شریفوں کو ذلیل کرنے والا، اللہ تعالیٰ کی محرمات کو حلال سمجھنے والا، میرے اہلبیت کے بارے میں جن چیزوں کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ان کو حلال سمجھنے والا، اور میری سنت مؤکدہ کو ہلکا سمجھ کر چھوڑنے والا۔ ۱۴م



# ۱۰۔ گناہ صغیرہ و کبیرہ

## (۱) گناہ صغیرہ و کبیرہ کی پہچان

۱۳۹۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا صَغِيرَةٌ مَعَ الْأَصْرَارِ وَلَا كَبِيرَةٌ مَعَ الْإِسْتِغْفَارِ۔  
تلاوی رضویہ ۲۵۸/۹

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی گناہ بار بار کرنے سے صغیرہ نہیں رہتا اور کوئی گناہ توبہ کے بعد کبیرہ نہیں رہتا۔ ۱۴م

## (۲) جھوٹی گواہی گناہ کبیرہ ہے

۱۴۰۔ عَنْ عَرِيمِ بْنِ فَاتِكِ الْأَسَدِيِّ قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَامَ قَائِمًا فَقَالَ: عُذِّتُ، شَهَادَةُ الزُّورِ بِالْإِشْرَافِ بِاللَّهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ وَاجْتَنَبُوا قَوْلَ الزُّورِ حُنْفَاءَ لِلَّهِ غَيْرَ مُشْرِكِينَ بِهِ۔  
تلاوی رضویہ ۱۳۳/۵

حضرت خریم بن فاتک اسدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک دن صبح کی نماز پڑھائی۔ جب فارغ ہوئے تو تشریف فرما ہو کر ارشاد فرمایا: جھوٹی گواہی شرک کے برابر ہے۔ یہ جملہ تین بار ارشاد فرمایا۔ پھر یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی، جھوٹے قول سے دور رہو اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرتے ہوئے اسکا کسی کو شریک نہ ٹھہراتے ہوئے۔ ۱۴م

۱۴۱۔ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِكَبِيرِ الْكَبَائِرِ، قَالُوا: بَلَى، يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: الْإِشْرَافُ

|                               |       |   |                          |       |
|-------------------------------|-------|---|--------------------------|-------|
| ۱۳۹۔ تاریخ دمشق لا بن عساکر،  | ۲۰۹/۲ | ☆ | اتحاد السادة للريدي،     | ۵۷۰/۸ |
| كشف الحفا للصحنوني،           | ۵۰۸/۲ | ☆ | الدرر المشرقة للسيوطي،   | ۱۸۰   |
| ۱۴۰۔ المس لا بن ماجة، الشهادة | ۱۷۳/۱ | ☆ | الترغيب والترهيب للمسري، | ۱۲۱/۳ |
| ۱۴۱۔ الجامع للترمذی، الشهادات | ۵۴/۲  | ☆ | الترغيب والترهيب للمسري، | ۱۲۱/۳ |

بِاللَّهِ، وَ عُقُوبُیَ الْوَالِدَیْنِ، وَ شَهَادَةُ الزُّوْرِ أَوْ قَوْلُ الزُّوْرِ، قَالَ: فَمَا زَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهَا حَتَّى قَلْنَا: لَيْتَهُ سَكَتَ۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑے گناہ کے بارے میں نہ بتا دوں، صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیوں نہیں۔ سرکار نے ارشاد فرمایا: اللہ کے ساتھ شرک، والدین کی نافرمانی، اور جھوٹی گواہی یا جھوٹی بات بڑے بڑے گناہ ہیں۔ راوی کہتے ہیں: سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسی طرح مسلسل فرماتے رہے یہاں تک کہ (خوف زدہ ہو کر) ہم کہنے لگے: کاش سرکار خاموش ہو جاتے۔  
فتاویٰ رضویہ ۵/۱۳۳

### (۳) جھوٹا گواہ جہنمی ہے

۱۴۲۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَنْ تَزُولَ قَدَمَا شَهِيدِ الزُّوْرِ حَتَّى يُوْجِبَ لَهُ النَّارَ۔  
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جھوٹی گواہی دینے والا اپنے پاؤں ہٹانے نہیں پاتا کہ اللہ تعالیٰ اسکے لئے جہنم واجب کر دیتا ہے۔  
فتاویٰ رضویہ ۵/۱۳۳

### (۴) گناہ وہ ہے جو دل میں کھٹکے

۱۴۳۔ عَنْ السَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَا تُمُّ مَا حَاكَ فِي صَدْرِكَ۔  
حضرت سواس بن سمعان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے۔  
فتاویٰ رضویہ حصہ دوم ۹/۱۹۶

## (۵) ارتکاب کبائر سے ایمان نہیں جاتا

۱۴۴۔ عن أبي ذر الغفاري رضى الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: مَا مِنْ عَبْدٍ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، ثُمَّ مَاتَ عَلَى ذَلِكَ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ، قُلْتُ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ، قَالَ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ، قُلْتُ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ، قَالَ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ، ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ فِي الرَّابِعَةِ: عَلَى رَغَمِ أَنْفِ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: فَخَرَجَ أَبُو ذَرٍّ وَهُوَ يَقُولُ: وَإِنْ رَغِمَ أَنْفِ أَبِي ذَرٍّ.

مناوی رضویہ ۳/۳۶۴

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی بندہ ایسا نہیں جو ”لا الہ الا اللہ“، پڑھ کر مر جائے مگر جنت میں داخل ہوگا۔ میں نے عرض کیا: چاہے وہ زنا کرے، چاہے وہ چوری کرے، حضور نے فرمایا: خواہ وہ زنا کرے، خواہ وہ چوری کرے، میں نے عرض کیا: خواہ وہ زنا کرے، خواہ وہ چوری کرے، فرمایا: چاہے وہ زنا کرے، چاہے وہ چوری کرے۔ یہ عرض و معروض تین مرتبہ ہوا۔ چوتھی بار میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابو ذر کی ناک غبار آلود ہونے پر (یعنی خواہ ابو ذر کو یہ بات ناپسند ہو لیکن ہے ایسا ہی)۔ حضرت ابو ذر غفاری جب بارگاہ رسالت سے واپس تشریف لائے تو کہہ رہے تھے: اگرچہ ابو ذر کی ناک غبار آلود ہی کیوں نہ ہو۔ ۱۲م

۱۴۵۔ عن أس بن مالك رضى الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: ثَلَاثٌ مِّنْ أَصْلِ الْإِيمَانِ: الْكُفُّ عَمَّنْ قَالَ "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ"، وَلَا نُكْفِرُهُ بِذَنْبٍ، وَلَا نُخْرِجُهُ مِنَ الْإِسْلَامِ بِعَمَلٍ. اظهر الحق الحقی، ۳۵۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین باتیں ایمان کی جڑ ہیں، جن میں سے ایک بات یہ ہے کہ

- |   |                               |
|---|-------------------------------|
| ۱۴۴۔ الجامع الصحیح للبخاری، النیاس، ۲/۷۶۷ ☆ | ☆ الصحیح لمسلم "الایمان" ۱/۶۶ |
| ☆ المسند لاحمد بن حنبل " ۵/۱۶۶ ☆            | ☆ المسند لاہی عوانہ " ۱/۱۹    |
| ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۰/۲۸۲ ☆            | ☆ الدر المشور للسیوطی، ۲/۱۷۰  |
| ☆ تلخیص المشاہد، ۲/۱۰۳ ☆                    |                               |
| ☆ ۱۴۵۔ السنن لاہی داؤد، الجہاد، ۱/۲۴۳ ☆     | ☆ نصب الرایہ للزیلعی، ۳/۳۷۷   |
| ☆ کنز العمال للحضی، ۴۳۲۲۶، ۱۵/۸۱۱ ☆         |                               |

جو شخص کلمہ ”لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ“ کہے اسکے بارے میں زبان کو روکو۔ ہم کسی کو کسی گناہ کی وجہ سے کافر نہیں کہیں گے۔ اور نہ کسی کو کسی عمل کی وجہ سے خارج کریں گے۔

### (۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث ان احادیث میں سے ہے کہ جن میں کلمہ ذکر ہے لیکن مراد وہی تعہدِ حق جمیع ضروریات دین ہے۔

### (۲) گناہ سے دل سیاہ ہو جاتا ہے

۱۴۶۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : إِنْ الْعَبْدَ إِذَا أَعْطَا عَظِيئَةً نَكَّتَتْ فِي قَلْبِهِ نُكَّةً سَوْدَاءً، فَإِنْ هُوَ نَزَعَ وَاسْتَغْفَرُوا تَابَ صَقَلْ قَلْبُهُ وَإِنْ عَادَ رُبَّدَ فِيهَا حَتَّى تَعْلُوَ عَلَى قَلْبِهِ وَهُوَ ”الرَّانُ“ الَّذِي ذَكَرَ اللَّهُ تَعَالَى ”كَالْبَلِّ رَانَ عَلَى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب بندہ کوئی گناہ کرتا ہے اسکے دل میں ایک سیاہ دھبہ پڑ جاتا ہے۔ پس اگر وہ اس سے جدا ہو گیا اور توبہ استغفار کی تو اسکے دل پر مستقل ہو جاتی ہے۔ اور اگر دوبارہ کیا تو اور سیاہی بڑھتی ہے یہاں تک کہ اس کے دل پر چڑھ جاتی ہے۔ اور یہی وہ زنگ ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا کہ یوں نہیں بلکہ زنگ چڑھادی ہے انکے دلوں پر ان گناہوں کے سبب کہ وہ کرتے تھے۔

فتاویٰ رضویہ ۱۱/۳۰۸

### (۷) سب کو ہلاک نہ جانو

۱۴۷۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

|      |                                  |   |                                 |
|------|----------------------------------|---|---------------------------------|
| ۱۴۶۔ | الترغیب والترہیب للمنذری ، ۴/۴۶۹ | ☆ | اتحاف السادة لدریدی ، ۷/۲۲۹     |
|      | کثر العمال للمعنی ، ۱۰۱۸۹/۴      | ☆ | التصہیر للطبری ، ۳۰/۶۲          |
|      | فتح الباری للعسقلانی ، ۸/۶۹۶     | ☆ | التصہیر لفرطی ، ۱۹/۲۵۹          |
|      | الحامع الصغیر للسيوطی ، ۱/۱۲۷    | ☆ | المتن لا بن ماجہ ، ۲/۳۲۳        |
|      | جمع الحوامع للسيوطی ، ۵۶۹۵       | ☆ | راد المسیر لا بن الحوری ، ۹/۵۶  |
| ۱۴۷۔ | الصحيح لمسلم ، البر ، ۲/۳۲۹      | ☆ | السس لا بن داؤد ، الادب ، ۲/۶۸۰ |
|      | المستند لا احمد بن حنبل ، ۲/۲۷۲  | ☆ | الحامع الصغیر للسيوطی ، ۱/۴۸    |
|      | شرح السنة للبعوی ، ۱۳/۱۴۴        | ☆ | الادب المعرد للبعاری ، ۷۵۹      |

علیہ وسلم : إِذَا سَعِغَتِ الرَّجُلُ يَقُولُ : هَلَكَ النَّاسُ فَهُوَ أَهْلُكُهُمْ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تو کسی کو یوں کہتے سنے کہ لوگ ہلاک ہو گئے تو وہ ان سب سے ہلاک ہونے والا ہے۔  
فتاویٰ رضویہ ۲۹۹/۳

۱۴۸۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الذَّنْبُ شُعُومٌ عَلَى غَيْرِ فَاعِلِهِ إِنْ غَيْرُهُ ابْتَلَى وَإِنْ اغْتَابَهُ أَيْمٌ وَإِنْ رَضِيَ بِهِ شَارَكُهُ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: گناہ تو ایک شخص کرتا ہے لیکن اسکا وبال دوسروں پر بھی پڑتا ہے۔ اگر اسکو مار دلائے گا تو یہ بھی اس میں جتلاء ہوگا۔ اور اگر غیبت کریگا تو گنہگار ہوگا۔ اور اگر راضی ہوگا تو شریک گناہ ہے۔  
فتاویٰ رضویہ ۲۸۱/۵

### (۸) لواطت گناہ کبیرہ ہے

۱۴۹۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَلْعُونٌ مَنْ تَعَمَّلَ عَمَلَ قَوْمٍ لُوطٍ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ملعون ہے جو قوم لوط کا کام کرے۔ فتاویٰ رضویہ ۱۹۰/۳

### (۹) مدح فاسق حرام ہے

۱۵۰۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا مَدِّحَ الْفَاسِقُ غَضِبَ الرَّبُّ وَ اهْتَزَّ لِذَلِكَ الْعَرْشُ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

|      |                        |   |       |   |                           |       |
|------|------------------------|---|-------|---|---------------------------|-------|
| ۱۴۸۔ | مسند الفردوس للدهلي،   | ☆ | ۲۴۹/۲ | ☆ | الجامع الصغير للسيوطي،    | ۲۶۵   |
| ۱۴۹۔ | الجامع الصغير للسيوطي، | ☆ | ۵۰۱/۲ | ☆ | مجمع الروايات للهيتمي،    | ۲۷۲/۲ |
|      | المسند لاحمد بن حنبل،  | ☆ | ۲۱۷/۱ | ☆ | الترويع والترهيب للمعدري، | ۲۸۶/۳ |
| ۱۵۰۔ | الجامع الصغير للسيوطي، | ☆ | ۵۹/   | ☆ | تاريخ دمشق لابن عساکر،    | ۴۰/۶  |
|      | اتحاف السادة للريدي،   | ☆ | ۵۷۱/۷ | ☆ | السلطة الصغيرة للآلاني،   | ۵۹۵   |

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب فاسق کی مدح کی جاتی ہے رب تعالیٰ غضب فرماتا ہے اور اسکے سبب عرش الہی بل جاتا ہے۔  
فتاویٰ رضویہ ۳/۲۹۳

### (۱۰) مؤمن پر لعن طعن حرام ہے

۱۵۱۔ عن عبد الله بن مسعود رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: ليس المؤمن بالطعان ولا اللعان ولا الفاحش ولا البذيء۔  
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان نہیں ہوتا طعن کرنے والا۔ بہت لعنت کرنے والا۔ بے حیا۔ فحش گو۔

### (۱۱) ایذائے مؤمن حرام ہے

۱۵۲۔ عن أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: من أذى مسلماً فقد أذني ومن أذني فقد أذى الله۔  
حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی مسلمان کو ایذا دی اس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی اس نے اللہ عزوجل کو ایذا دی۔  
فتاویٰ رضویہ ۵/۸۹۲

### (۱۲) مسلمان کی جان و مال حرام

۱۵۳۔ عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: كلُّ المسلم على المسلم حرامٌ ماله وعرضه ودمه، حسب امرئٍ من الشرِّ أنْ يُحقِّقَ أخاهُ المسلمَ۔  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کی جان و مال و بدن و خون، ہر ایک مسلمان کے لیے حرام ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو قتل کرے۔

|                                      |   |                             |       |
|--------------------------------------|---|-----------------------------|-------|
| ۱۵۲۔ الترغيب والترهيب للمنذرى، ۱/۵۰۴ | ☆ | البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر، | ۷/۳۴۷ |
| الحاوی لفتاویٰ للسيوطی، ۲/۱۰۹        | ☆ | مجمع الزوائد للهيثمی،       | ۲/۱۷۹ |
| ۱۵۳۔ الجامع لترمذی،                  | ☆ | الصحيح لمسلم،               | ۲/۳۱۷ |
| المس لابن داود، الادب،               | ☆ | المس لابن ماجه، الفتن،      | ۲/۲۸۹ |
| ۱۳/۲                                 | ☆ | مجمع الزوائد للهيثمی،       | ۱/۴۵  |
| المستند لاحمد بن حنبل، ۳/۴۹۱         | ☆ | الجامع الصغير للسيوطی،      | ۲/۳۹۱ |

وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر مسلمان کا سب کچھ دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔ اسکا مال، اسکی آبرو، اسکا خون۔ آدمی کے بد ہونے کو یہ بہت ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کی تحقیر کرے۔

فتاویٰ رضویہ ۸۱۲/۳

### (۱۳) مسلمان کو گالی دینا جائز نہیں

۱۵۴۔ عن عبد الله بن عمرو ورضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: سَبَّابُ الْمُسْلِمِ كَمَا لَمْ تُشْرِفْ عَلَى الْهَلَكَةِ۔  
حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کو گالی دینے والا اسکے مانند ہے جو عنقریب ہلاکت میں پڑا جاتا ہے۔  
فتاویٰ رضویہ ۱۴۰/۹

### (۱۴) مسلمان کا مال لینا بغیر رضا جائز نہیں

۱۵۵۔ عن أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: لَا يَحِلُّ مَالُ امْرِئٍ مِّنْهُمْ إِلَّا بِطَيْبٍ نَفْسِهِ۔  
حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کا مال حلال نہیں مگر اسکی جی کی خوشی سے۔  
فتاویٰ رضویہ ۲۸/۷

### (۱۵) کسی سے جبراً کچھ لینا جائز نہیں

۱۵۶۔ عن سمرة بن جندب رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: عَلَى الْيَدِ مَا أَخَذْتُ حَتَّى تُؤَدِّيَهُ۔

|                                |        |   |                             |       |
|--------------------------------|--------|---|-----------------------------|-------|
| ۱۵۴۔ مجمع الزوائد للهيثمى ،    | ۷۳/۸   | ☆ | الترغيب والترهيب للعلوى ،   | ۴۶۷/۳ |
| ۱۵۵۔ التمهيد لابن عبد البر ،   | ۲۳۹/۱۰ | ☆ | ارواء الغليل للالبانى ،     | ۲۷۹/۵ |
| ۱۵۶۔ الجامع للترمذى ، البيوع ، | ۱۵۲/۱  | ☆ | السس لا بن داود ، البيوع ،  | ۵۰۱/۲ |
| الحسد لا حمد بن حبل ،          | ۱۳/۵   | ☆ | السس لا بن ماجة ، الصدقات ، | ۱۷۳/۲ |
| فتح البارى للعسقلانى ،         | ۲۴۱/۵  | ☆ | السس الكبرى للبيهقى ،       | ۹۰/۶  |
| شرح السنة للبغوى ،             | ۲۲۶/۸  | ☆ | تلخيص الحبير لا بن حجر ،    | ۵۳/۳  |
| المعجم الكبير للطبرانى ،       | ۲۵۲/۷  | ☆ | نصب الرأية ،                | ۳۷۶/۳ |

حضرت سرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو چیز کسی سے لی اس کو واپس کرنا واجب ہے۔ ۱۲م

فتاویٰ رضویہ حصہ دوم ۳۱۰/۹

### (۱۶) دھوکہ دینا مذموم ہے

۱۵۷۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لیسَ لنا من غشنا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مسلمانوں کی خیر خواہی کے خلاف معاملہ کرے وہ ہمارے گروہ سے نہیں

فتاویٰ رضویہ ۹۶/۷

۱۵۸۔ عن امیر المؤمنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لیسَ منا من غشَّ مُسْلِمًا أَوْ ضُرَّه أَوْ مَانَكِرَه۔  
امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم میں سے نہیں جو کسی مسلمان کی بدخواہی کرے، یا اسے ضرر پہونچائے، یا اسے فریب دے۔

فتاویٰ رضویہ ۹۶/۷

### (۲) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

احادیث اس باب میں حد تو اتار پر ہیں اور خود ان امور کی حرمت ضروریات دین سے

فتاویٰ رضویہ ۹۶/۷

ہے۔

### (۱۷) رشوت لینا دینا ناجائز ہے

۱۵۹۔ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ

|                             |   |       |   |                           |       |
|-----------------------------|---|-------|---|---------------------------|-------|
| ۱۵۷۔ الجامع للترمذی، الجوع، | ☆ | ۱۵۷/۱ | ☆ | الصحیح لمسلم، الایمان،    | ۷۰/۱  |
| السنن لا ہی داؤد، الجوع،    | ☆ | ۴۸۹/۲ | ☆ | الس لا بن ماجہ، النحارات، | ۱۶۱/۱ |
| المستند لا احمد بن حنبل،    | ☆ | ۵۰/۲  | ☆ | المستدرک للحاکم،          | ۹/۲   |
| ۱۵۸۔ الجامع الصغیر للسیوطی، | ☆ | ۴۷۰/۲ | ☆ | المعجم الصغیر للطبرانی،   | ۲۸/۱  |
| ۱۵۹۔ مجمع الزوائد للہیثمی،  | ☆ | ۱۹۹/۴ | ☆ | تلخیص الحییر لا بن حجر،   | ۸/۳   |
| اتحاف السادة للزبیدی،       | ☆ | ۱۶۵/۶ |   |                           |       |



صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اَلرَّاشِي وَالْمُرْتَشِي فِي النَّارِ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رشوت دینے اور لینے والے مستحق جہنم ہیں۔

فتاویٰ رضویہ ۳۰۲/۷

## (۱۸) مجرم کو پناہ دینا جائز نہیں

۱۶۰۔ عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ كَرَّمَ اللَّهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَعَنَ اللَّهُ مَنْ آوَى مُجْدِنًا۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی لعنت اس شخص پر ہے جو کسی شرعی مجرم کو پناہ دے۔

فتاویٰ رضویہ ۱۶۹/۹

## (۱۹) اسلام میں ضرر رسانی نہیں

۱۶۱۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ، مَنْ ضَارَّ ضَارَّهُ اللَّهُ، وَمَنْ شَاقَّ شَاقَّ اللَّهُ عَلَيْهِ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (اسلام میں) نہ ضرر ہے اور نہ مضرت پہنچانا۔ جس نے نقصان پہنچایا اللہ تعالیٰ اس کو نقصان میں مبتلا کریگا۔ اور جس نے کسی کو مشقت میں مبتلا کیا اللہ تعالیٰ اسے مشقت میں ڈالے گا۔

فتاویٰ رضویہ ۲۹۳/۵

|      |                          |         |   |                          |          |
|------|--------------------------|---------|---|--------------------------|----------|
| ۱۶۰۔ | الصحيح لمسلم، الحج،      | ۱۶۰ / ۳ | ☆ | المسند لا احمد بن حنبل،  | ۸۱ / ۱   |
| ۱۶۱۔ | المسند لا احمد بن حنبل،  | ۳۱۳ / ۱ | ☆ | السنن الكبرى للبيهقي،    | ۶۹ / ۶   |
|      | المستدرک لمحاكم،         | ۵۸ / ۲  | ☆ | المعجم الكبير لطبراني،   | ۸۱ / ۲   |
|      | مجمع الزوائد للهيتمي،    | ۱۱۰ / ۴ | ☆ | التمهيد لابن عبد البر،   | ۲۳۰ / ۱۰ |
|      | کنز العمال للمصنف، ۹۴۹۸، | ۵۹ / ۴  | ☆ | تاریخ دمشق لابن عساکر،   | ۳۲۵ / ۶  |
|      | ارواء الغلیل للالبانی،   | ۴۸ / ۳  | ☆ | حلیۃ الاولیاء لابن نعیم، | ۷۶ / ۹   |
|      | تاریخ اصفہان لابن نعیم،  | ۳۴۴ / ۱ | ☆ | کشف الخفا للعجلونی،      | ۵۰۶ / ۲  |

## (۲۰) کمزور کی مدد نہ کرنا گناہ ہے

۱۶۲۔ عن سهل بن حنيف رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: مَنْ أَذَلَّ عَبْدَهُ مُؤْمِنٌ فَلَمْ يُنْصُرْهُ وَيَقْدِرْ عَلَى أَنْ يُنْصُرَهُ أَذَلَّهُ اللَّهُ عَلَى رُؤْسِ الْأَشْهَادِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔  
فتاویٰ رضویہ، حصہ اول، ۲۱/۹

حضرت سهل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے پاس مؤمن کی تذلیل کی جائے پھر وہ اسکی مدد پر قادر ہونے کے باوجود اسکی مدد نہ کرے تو اللہ تعالیٰ اسکو قیامت کے دن برسرعام رسوا کریگا۔ ۱۲م

## (۲۱) حسد ایمان کے ساتھ جمع نہیں ہوتا

۱۶۳۔ عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: لَا يَجْتَمِعُ فِي جَوْفِ عَبْدٍ الْإِيمَانُ وَالْحَسَدُ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی بندے کے دل میں ایمان اور حسد دونوں جمع نہیں ہو سکتے۔ ۱۲م  
فتاویٰ رضویہ، حصہ اول، ۲۱/۹

۱۶۴۔ عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: إِيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ فَإِنَّ الْحَسَدَ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ أَوْ قَالَ الْعُشْبَ۔  
فتاویٰ رضویہ، حصہ اول، ۲۱/۹

|      |                           |   |       |   |                             |       |
|------|---------------------------|---|-------|---|-----------------------------|-------|
| ۱۶۲۔ | المسند لا حمد بن حبل ،    | ☆ | ۸۴۷/۳ | ☆ | المجمع الكبير للطبرانی ،    | ۸۹/۶  |
|      | مجمع الروائد للهيثمي ،    | ☆ | ۲۶۷/۷ | ☆ | اتحاف السادة للزبيدي ،      | ۵۴۴/۷ |
|      | الحامع الصغير للسيوطي ،   | ☆ | ۵۱۰/۲ |   |                             |       |
| ۱۶۳۔ | الدر المختور ، للسيوطي ،  | ☆ | ۱۸۳/۲ | ☆ | الترغيب والترهيب للمسندري ، | ۵۴۶/۳ |
| ۱۶۴۔ | السس لا بن داود ، الادب ، | ☆ | ۲۷۲/۲ | ☆ | السس لا بن ماجه ، الرهد ،   | ۳۲۰/۲ |
|      | اتحاف السادة للزبيدي ،    | ☆ | ۲۹۴/۱ | ☆ | الدر المختور للسيوطي ،      | ۱۸۲/۲ |
|      | جمع الحوامع للسيوطي ،     | ☆ | ۳۶۶   | ☆ | التمهيد لا بن عبد البر ،    | ۱۲۴/۶ |
|      | التاريخ الكبير للبخاري ،  | ☆ | ۲۷۲/۱ | ☆ | التصدير للقرطبي ،           | ۲۵۱/۵ |
|      | الدر المختور للسيوطي ،    | ☆ | ۴۱۹/۶ | ☆ | تاريخ بغداد للخطيب ،        | ۲۲۷/۲ |
|      | كشف المعاني للمحلوبي ،    | ☆ | ۴۲۶/۱ | ☆ | الترغيب والترهيب للمسندري ، | ۵۴۷/۳ |

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حسد سے بچو کہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو، یا سوکھی گھاس کو۔ ۱۲م

۱۶۵۔ عن معاوية بن حيدة رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : الْحَسَدُ يُفْسِدُ الْإِيمَانَ كَمَا يُفْسِدُ الصَّبْرُ الْعَمَلَ ۔

حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حسد ایمان کو ایسا برباد کر دیتا ہے جیسے الجواشہد کو۔ ۱۲م

## (۲۲) عیب لگانے والے مستحق جہنم ہیں

۱۶۶۔ عن أبي الدرداء رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : مَنْ ذَكَرَ امْرَأَةً بِشَيْءٍ لَيْسَ فِيهِ لِيُحِبَّ بِه حَبْسَةُ اللَّهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ حَتَّى يَأْتِيَ بِنَفَاذٍ مَا قَالَ۔  
فتاویٰ رضویہ ۳/۷۷۷

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی کے عیب لگانے کو وہ بات بیان کرے جو اس میں نہیں اللہ تعالیٰ اسے نار جہنم میں قید کریگا۔ یہاں تک کہ اپنے کہے کی سند لائے۔

۱۶۷۔ عن أبي الدرداء رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : أَيُّمَا رَجُلٍ أَشَاعَ عَلَى رَجُلٍ مُسْلِمٍ بِكَلِمَةٍ وَهُوَ مِنْهَا بَرِيءٌ يُشِبُّنَهَا فِي الدُّنْيَا كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يُذَيِّبَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يَأْتِيَ بِنَفَاذٍ مَا قَالَ۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی شخص نے اپنے مسلمان بھائی کے بارے میں کوئی بات مشہور کی اور وہ اس سے بری ہے جسکا یہ دنیا میں عیب لگا رہا ہے تو اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ جب تک اپنی اس بات کا ثبوت نہ پیش کرے اسے آتش دوزخ میں پکھلائے۔  
فتاویٰ رضویہ ۳/۷۷۷

۱۶۵۔ اتحاف السادة للزبيدي ، ۵۵ / ۸ ☆ كشف العفاء للمحلولي ، ۱ / ۲۶۶

۱۶۶۔ مجمع الروايد للهيثمي ، ۲۱۰ / ۴ ☆ الترغيب والترهيب للمذري ، ۱۹۹ / ۳

۱۶۷۔ الترغيب والترهيب للمذري ، ۵۱۵ / ۲ ☆

## (۲۳) قتل مومن پر اعانت بدتر گناہ ہے

۱۶۸۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ أَعَانَ عَلَى قَتْلِ مُؤْمِنٍ بِشَطْرِ كَلِمَةٍ لَقِيَ اللَّهَ مَكْتُوبًا بَيْنَ عَيْنَيْهِ آيِسٌ مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی مسلمان کے قتل پر آدمی بات کہہ کر اعانت کرے اللہ تعالیٰ سے اس حالت پر ملے کہ اسکی پیشانی پر لکھا ہو۔ خدا کی رحمت سے ناامید۔

## (۲۴) شیطانی وسوسہ

۱۶۹۔ عن صفیۃ بنت حبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: إِنَّ الشَّيْطَانَ يَحْزِي مِنَ الْإِنْسَانِ مَحْزِي الدَّمِ۔

حضرت صفیہ بنت حبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شیطان انسان کے خون دوڑنے کی رگوں میں گردش کرتا ہے۔

فتاویٰ رضویہ حصہ دوم ۹/۱۷۷

|                            |          |                            |       |
|----------------------------|----------|----------------------------|-------|
| ۱۶۸۔ السنن لابن ماجہ،      | ☆ ۱۸۸/۱  | ☆ السنن الکبریٰ للہیثمی،   | ۲۲/۸  |
| نصب الریۃ للریلعی،         | ☆ ۳۲۶/۴  | ☆ الجامع الصغیر لسیوطی،    | ۵۱۶/۲ |
| کنز العمال للمنفی، ۳۹۸۹۵،  | ☆ ۲۲/۱۵  | ☆ حلیۃ الاولیاء لابن نعیم، | ۷۴/۵  |
| الدر المختار لسیوطی،       | ☆ ۲۵۵/۲  | ☆ الترغیب والترہیب لسمیری، | ۲۹۴/۳ |
| تاریخ اصفہان لابن نعیم،    | ☆ ۱۵۲/۱  | ☆ المسند للقبلی،           | ۳۸۲/۴ |
| تمحیص الحبوب لابن حجر،     | ☆ ۱۴/۴   | ☆ التفسیر للقرطبی،         | ۱۵۶/۱ |
| الکامل فی الصغاء لابن عدی، | ☆ ۲۷۱۵/۷ | ☆ مسند الربیع،             | ۳/۳   |
| الموضوعات لابن الحوزی،     | ☆ ۱۰۳/۳  |                            |       |
| ۱۶۹۔ المسند لاحمد بن حبل،  | ☆ ۳۳۷/۶  | ☆ السنن للدارمی،           | ۲۲۰/۲ |
| مشکل الآثار للطحاوی،       | ☆ ۲۹/۱   | ☆ فتح الباری للعسقلانی،    | ۲۸۲/۴ |
| رد المسیر لابن الحوزی،     | ☆ ۲۷۸/۹  | ☆ التفسیر للقرطبی،         | ۳۰۱/۱ |
| اتحاف السادة للریدی،       | ☆ ۳۰۵/۵  | ☆ التفسیر لابن کثیر،       | ۵۵۸/۸ |
| البدایۃ النہایۃ لابن کثیر، | ☆ ۵۹/۱   | ☆ تاریخ اصفہان لابن نعیم،  | ۲۱۲/۲ |

## (۲۵) تصویر حرام ہے

۱۷۰۔ عن عبد الله بن عباس رضي الله تعالى عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : كُلُّ مَصْوَرٍ فِي النَّارِ يَحْعَلُ اللَّهُ لَهُ بِكُلِّ صُورَةٍ صَوَّرَهَا نَفْسًا فَتُعَذِّبُهُ فِي جَهَنَّمَ ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر مصور جہنم میں ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر تصویر کے بدلے جو اس نے بنائی تھی ایک مخلوق پیدا کریگا کہ وہ جہنم میں اسے عذاب کریگی۔

فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۱۴۳/۹

۱۷۱۔ عن عبد الله بن مسعود رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : إِنْ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُصَوِّرُونَ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک نہایت سخت عذاب روز قیامت تصویر بنانے والوں پر ہے۔

فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۱۴۳/۹

۱۷۲۔ عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: وَ مَنْ أَطْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ خَلْقًا كَخَلْقِي فَلْيَخْلُقُوا ذَرَّةً أَوْ لِيُخْلُقُوا حَبَّةً أَوْ لِيُخْلُقُوا شَعِيرَةً۔

فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۱۴۳/۹

|   |   |                                    |
|---|---|------------------------------------|
| ۱۷۰۔ الصحيح لمسلم، اللباس، ۲/۲۰۲ ☆          | ☆ | المسند لا حمد بن حبل، ۱/۳۰۸        |
| كنز العمال للمصنف، ۹۳۷۸، ۴/۳۷ ☆             | ☆ | تلخيص الحبير لا بن حجر، ۳/۱۹۸      |
| الدر المنثور للسيوطي، ۴/۲۲ ☆                | ☆ | الجامع الصغير للسيوطي، ۲/۳۹۵       |
| ۱۷۱۔ الجامع الصحيح للبخاري، اللباس، ۲/۸۸۰ ☆ | ☆ | الصحيح لمسلم، اللباس، ۲/۲۰۱        |
| المسند لا حمد بن حبل، ۱/۳۷۵ ☆               | ☆ | البدایہ والنہایہ لا بن کثیر، ۶/۱۵۴ |
| المعجم الكبير للطبراني، ۴/۱۲۹ ☆             | ☆ | المسالك الكبرى للبيهقي، ۷/۲۶۷      |
| مجمع الروايات للهيثمی، ۵/۲۳۰ ☆              | ☆ | تاریخ دمشق لا بن عساکر، ۲/۴۱۰      |
| الجامع الصغير للسيوطي، ۱/۱۳۳ ☆              | ☆ | تاریخ بغداد للمخطوب، ۱۰/۱۰۸        |
| الترغيب والترهيب للمنذرى، ۴/۴۳ ☆            | ☆ | جمع الحوامع للسيوطي، ۶۱۹۰          |
| ۱۷۲۔ الجامع الصحيح للبخاري، اللباس، ۲/۸۸۰ ☆ | ☆ | الصحيح لمسلم، اللباس، ۲/۲۰۲        |

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عز و جل ارشاد فرماتا ہے: اس سے بڑھ کر ظالم کون جو میرے بتائے ہوئے کی طرح بنانے چلے۔ بھلا کوئی جیوٹی۔ یا گیسوں یا جو کا دانہ تو بنادے۔

۱۷۳۔ عن عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: إِنَّ الَّذِينَ يَصْنَعُونَ هَذِهِ الصُّورَ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک یہ جو تصویریں بناتے ہیں قیامت کے دن عذاب کئے جائیں گے۔ ان سے کہا جائیگا یہ صورتیں جو تم نے بنائیں تھیں ان میں جان ڈالو۔

فتاویٰ رضویہ، حصہ اول ۱۳۳/۹

۱۷۴۔ عن عبد الله بن عباس رضي الله تعالى عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: مَنْ صَوَّرَ صُورَةً فَإِنَّ اللَّهَ مُعَذِّبُهُ حَتَّى يَنْفَخَ فِيهَا الرُّوحَ وَلَيْسَ بِنَافِعٍ۔

فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۱۳۳/۹

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی تصویر بنائے تو بیشک اللہ تعالیٰ اسے عذاب کریگا یہاں تک کہ اس میں روح پھونکے اور نہ پھونک سکے گا۔

۱۷۵۔ عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى

|   |   |                                |
|---|---|--------------------------------|
| ۱۷۳۔ الجامع الصحيح للبخاری، التوحيد، ۱۱۲۸/۲ ☆ | ☆ | الصحيح لمسلم، اللباس، ۲۰۱/۲    |
| الجامع الصغير للسيوطي، ۱۲۸/۱ ☆                | ☆ | فتح الباری للعسقلانی، ۳۸۳/۱۰   |
| المسالك الكبرى للبيهقي، ۲۶۸/۷ ☆               | ☆ | الترغيب والترهيب للمنزري، ۴۱/۴ |
| ۱۷۴۔ الجامع الصحيح للبخاری، اللباس، ۸۸۱/۲ ☆   | ☆ | الصحيح لمسلم، اللباس، ۲۰۲/۲    |
| الجامع الصغير للسيوطي، ۵۳۳/۲ ☆                | ☆ | فتح الباری للعسقلانی، ۴۱۶/۴    |
| الترغيب والترهيب للمنزري، ۴۳۸/۳ ☆             | ☆ |                                |
| ۱۷۵۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۳۳۶/۲ ☆           | ☆ | الترغيب والترهيب للمنزري، ۴۶/۴ |
| المصنف لا بن أبي مشيبه، ۱۹۰/۱۳ ☆              | ☆ | اتحاف السادة للزبيدي، ۳۳۹/۸    |
| الدر المنثور للسيوطي، ۷۳/۴ ☆                  | ☆ | التفسير للقرطبي، ۷/۱۳          |
| کنز العمال للمغني، ۹۳۷۱، ۳۶/۴ ☆               | ☆ | التفسير لا بن كثير، ۳۸۱/۷      |

علیہ وسلم : یَخْرُجُ عُنُقٌ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَهُ عَيْنَانِ يَنْصُرُ بِهِمَا وَأُذُنَانِ يَسْمَعَانِ وَلِسَانٌ يَنْطِقُ بِقَوْلِ ابْنِي وَكَلْتُ بِثَلَاثَةٍ بِمَنْ جَعَلَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ ، وَيَكُلُّ حَبَابَ عَيْنَيْهِ وَبِالْمُصَوِّرِينَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن جہنم سے ایک گردن نکلے گی جسکی دو آنکھیں ہونگی دیکھنے والی، اور دو کان سننے والے، ایک زبان کلام کرتی۔ وہ کہے گی میں تین فرقوں پر مسلط کی گئیں ہوں۔ ایک جو اللہ کا شریک بتائے۔ دوسرا ہر ظالم ہٹ دھرم۔ تیسرا تصویر بنانے والا۔

فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۱۴۳/۹

۱۷۶۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ أَشَدَّ أَهْلَ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ قَتَلَ نَبِيًّا أَوْ قَتَلَهُ نَبِيٌّ أَوْ أَمَامًا حَائِرًا وَهَؤُلَاءِ الْمُصَوِّرُونَ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک روز قیامت سب دوزخیوں میں زیادہ سخت عذاب اس پر ہے جس نے کسی نبی کو شہید کیا۔ یا کسی نبی نے جہاد میں اسے قتل کیا، یا بادشاہ ظالم، یا ان تصویر بنانے والوں پر۔

فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۱۴۳/۹

۱۷۷۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ قَتَلَ نَبِيًّا أَوْ قَتَلَهُ نَبِيٌّ أَوْ رَجُلٌ يُضِلُّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ أَوْ مُصَوِّرٌ يُصَوِّرُ التَّمَائِيلَ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک قیامت کے دن سب سے سخت عذاب اس پر ہوگا جس نے

|      |                         |   |               |   |                            |          |
|------|-------------------------|---|---------------|---|----------------------------|----------|
| ۱۷۶۔ | المسند لا حمد بن حنبل ، | ☆ | ۴۲۶ / ۱       | ☆ | المعجم الكبير للطبرانی ،   | ۲۶۶ / ۱۰ |
|      | مجمع الروايد للهيثمي ،  | ☆ | ۲۳۶ / ۵       | ☆ | حلية الاولياء لا بی نعیم ، | ۱۲۲ / ۴  |
|      | کنز العمال للمفتی ،     | ☆ | ۴۳۸۸۲         | ☆ | جمع الحوامع للسيوطی ،      | ۶۱۹۵     |
| ۱۷۷۔ | کنز العمال للمفتی ،     | ☆ | ۳۵ / ۴ ، ۹۳۶۶ | ☆ | التفسير لا بن كثير ،       | ۱۴۶ / ۱  |
|      | مجمع الروايد للهيثمي ،  | ☆ | ۱۸۱ / ۱       | ☆ | المعجم الكبير للطبرانی ،   | ۲۶۰ / ۱۰ |
|      | الدر المختار للسيوطی ،  | ☆ | ۷۳ / ۱        |   |                            |          |

کسی نبی کو شہید کیا یا کسی نبی نے جہاد میں اسے قتل فرمایا۔ یا بادشاہ عالم یا جو شخص بے علم حاصل کئے لوگوں کو بہکانے لگے اور تصویر ساز پر۔  
فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۱۴۴/۹

۱۷۸۔ عن عبد الله بن عباس رضي الله تعالى عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ قَتَلَ نَبِيًّا أَوْ قَتَلَهُ نَبِيٌّ أَوْ قَتَلَهُ أَحَدٌ وَالِدَيْهِ وَالْمُصَوِّرُونَ وَعَالِمٌ لَمْ يَنْتَفِعْ بِهِمْ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک روز قیامت سب سے زیادہ سخت عذاب میں وہ ہے جو کسی نبی کو شہید کرے یا کوئی نبی جہاد میں اسے قتل فرمائے۔ یا جو اپنے ماں باپ میں سے کسی کو قتل کرے اور تصویر بنانے والے اور وہ عالم جو علم پر ہلکرا رہا ہو۔

فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۱۴۴/۹

۱۷۹۔ عن أم المؤمنين عائشة الصديقة رضي الله تعالى عنها قالت: قدم رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم من سفر و سترت سهوة لي بقرام فيه تماثيل، فلما رآه رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم تلون وجهه وقال يا عائشة! أشد الناس عذابًا عند الله يوم القيامة الذين يضاهون بخلق الله۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک سفر سے تشریف لائے۔ میں نے دروازہ پر ایک تصویر دار پردہ لٹکا دیا تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے دیکھا تو آپ کے چہرہ اقدس کا رنگ بدل گیا اور فرمایا: اے عائشہ! قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے زیادہ سخت عذاب ان مصوروں پر ہے جو خدا کے بنائے ہوئے کی نقل کرتے ہیں۔

فتاویٰ رضویہ، حصہ اول ۱۴۴/۹

۱۷۸۔ المسند للعقبی، ۱۲۴/۳ ☆ اتحاف السادة للزبيدي، ۳۴۸/۱

کثر العمال للمعنی، ۲۹۰۹۹، ۲۰۸/۱۰ ☆ لسان المیزان لابن حجر، ۳۶۴/۴

۱۷۹۔ المعامع الصحيح للبخاری، ۸۸۰/۲ ☆ الصحيح لمسلم، ۲۰۱/۲



## (۲۶) جہاں تصویر ہو وہاں فرشتے نہیں آتے

۱۸۰۔ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ الصَّدِيقَةِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ : قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ وَقَدْ سَتَرَتْ سَهْوَةً لِي بِقِرَامٍ فِيهِ تَمَائِيلٌ، فَلَمَّا رَأَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْبَابِ وَلَمْ يَدْخُلْ فَعَرَفْتُ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! اتُوبُ إِلَى اللَّهِ وَالْيَاسِرَةِ رَسُولُهُ مَاذَا أَدْنَبْتُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أَصْحَابَ هَذِهِ الصُّوَرِ يُعَذِّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قِيْعَالٌ لَهُمْ: أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ، وَقَالَ: إِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ الصُّوَرُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلَائِكَةُ۔  
فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۱۳۴/۹

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک سفر سے تشریف لائے اور میں نے ایک پردہ لٹکا رکھا تھا جس میں تصویریں تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب اسے ملاحظہ فرمایا تو دروازہ پر ہی رک گئے اور اندر تشریف نہیں لائے۔ میں نے آپ کے چہرہ اقدس میں ناگواری کے اثرات دیکھ کر عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اللہ و رسول کے حضور توبہ کرتی ہوں۔ مجھ سے کیا گناہ ہوا؟ ارشاد فرمائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ تصویریں بنانے والے قیامت کے دن سخت عذاب میں ہو گئے پھر ان سے کہا جائیگا انکو زندہ کرو جن کو تم نے بنایا تھا۔ اور ارشاد فرمایا۔ جس گھر میں تصویر ہو رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے۔ ۱۲م

۱۸۱۔ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ الصَّدِيقَةِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ: قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ وَقَدْ سَتَرَتْ سَهْوَةً لِي بِقِرَامٍ فِيهِ تَمَائِيلٌ، فَلَمَّا رَأَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَتَاوَلَ السِّتْرَ فَهَتَكَهُ وَقَالَ: مِنْ أَشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يُصَوِّرُونَ هَذِهِ الصُّوَرِ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک سفر سے واپس تشریف لائے۔ میں نے دروازہ پر ایک پردہ لٹکا لیا

۱۸۰۔ الجامع الصحيح للبخاری، اللباس، ۲/ ۸۸۱ ☆ الصحيح لمسلم، اللباس، ۲/ ۲۰۱

۱۸۱۔ الجامع الصحيح للبخاری، اللباس، ۲/ ۸۸۰ ☆ الصحيح لمسلم، اللباس، ۲/ ۲۰۱

تھا جس میں تصویریں تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب اسے دیکھا تو ہاتھ میں لیکر پھاڑ ڈالا اور ارشاد فرمایا: قیامت کے دن سخت ترین عذاب میں تصویر بنانے والے ہونگے  
فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۱۴۳/۹

۱۸۲۔ عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: أتاني جبريلُ آمينٌ عليه الصلوة والسلامُ فقال لي: مُر بِرَأْسِ التَّمَاثِيلِ يُقَطَّعُ فَتَصِيرُ كَهَيَاةِ الشَّجَرَةِ أَمْرًا بِالسُّتْرِ فَيُقَطَّعُ فَيُحْعَلُ وَسَادَتَيْنِ مَبْنُودَتَيْنِ تُوْطَأَانِ هَذَا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے پاس جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حاضر ہو کر عرض کیا کہ حضور صورتوں کے بارے میں حکم دیں کہ انکے سر کاٹ دئے جائیں کہ بیڑ کی طرح رہ جائیں۔ اور تصویر دار پردہ کیلئے حکم فرمائیں کہ کاٹ کر دو مسندیں بنائی جائیں کہ زمین پر ڈال کر پاؤں سے روندی جائیں۔  
فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۱۴۳/۹

۱۸۳۔ عن عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ قَالَ لِي: إِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ۔ فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۱۴۳/۹

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھ سے عرض کیا: ہم ملائکہ رحمت اس گھر میں نہیں جاتے جس میں کتاب یا تصویر ہو۔

وفی الباب عن ام المومنین الصديقة 'وعن ام المومنین ميمونة وعن اسامة بن زيد رضي الله تعالى عنهم۔

۱۸۴۔ عن أمير المؤمنين علي كرم الله تعالى وجهه الكريم قال: قال رسول الله

۱۸۲۔ الجامع للترمذی الادب، ☆ ۱۰۴/۲ السنن لابن داؤد، اللباس، ۵۷۳/۲

☆ ۳۰۵/۲ المسند لا احمد بن حنبل،

۱۸۳۔ الجامع الصحيح للبخاری، مغازی، ☆ ۵۷۰/۲ المسند لا احمد بن حنبل، ۸۰/۱

۱۸۴۔ المسند لا احمد بن حنبل، ☆ ۸۵/۱ السنن لابن ماجه، ۲۶۸/۲

صلى الله تعالى عليه وسلم : إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ قَالَ لِي : إِنَّهَا تَلَتْ لَمْ يَلْجَ مِلَتْ مَا دَامَ فِيهَا وَاحِدٌ مِنْهَا كَلَبٌ أَوْ حَبَابَةٌ أَوْ صُورَةٌ رُوحٌ -

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ سے حضرت جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عرض کیا: تین چیزیں ہیں کہ جب تک ان تین سے ایک بھی گھر میں ہوگی کوئی فرشتہ رحمت و برکت کا اس گھر میں داخل نہ ہوگا، کتا، یا جنب یا جامدار کی تصویر۔  
فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۱۴۴/۹

۱۸۵۔ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتَانِيهِ كَلَبٌ وَلَا صُورَةٌ -

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رحمت کے فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔

و فِي الْبَابِ عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ ، وَعَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ مَيْمُونَةَ ، عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ الصَّدِيقَةِ ، وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيٍّ ، وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ ، وَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَهْدٍ ، وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ ،

فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۱۴۵/۹

۱۸۶۔ عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيٍّ كَرَّمَ اللَّهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمُ قَالَ : صَنَعْتُ طَعَامًا فَدَعَوْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ فَرَأَى تَصَاوِيرَ فَرَجَعَ فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! مَا رَجَعَكَ بِأَيِّ وَأُمِّي ، قَالَ : إِنَّ فِي الْبَيْتِ مِثْرًا فِيهِ تَصَاوِيرٌ وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتَانِيهِ تَصَاوِيرٌ -

فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۱۴۵/۹

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ میں نے

- 
- |      |  |                                   |
|------|--|-----------------------------------|
| ۱۸۵۔ | الجامع الصحيح للبخاری ، بدء الخلق ۱/ ۴۵۸ ☆ | الصحيح لمسلم ، اللباس ، ۲/ ۲۰۰    |
|      | الجامع للترمذی ، الادب ، ۲/ ۱۰۳ ☆          | السنن لابن ماجه ، اللباس ، ۲/ ۲۶۸ |
|      | المستدرک لابن حنبل ، ۳/ ۹۰ ☆               | المعجم الكبير للطبرانی ، ۴/ ۱۱۱   |
|      | الترغيب والترهيب للسدي ، ۴/ ۴۵ ☆           | فتح الباری للعسقلانی ، ۷/ ۳۱۵     |
|      | البدایة والنهاية لابن كثير ، ۱/ ۵۱ ☆       | مجمع الروايد للهيتمي - ۴/ ۱۱      |
| ۱۸۶۔ | السنن لابن ماجه ، الاطعمة ، ۲/ ۲۴۹ ☆       | الجامع الصغير للسيوطي ، ۱/ ۱۳۰    |

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کھانے کی دعوت کی۔ حضور تشریف لائے لیکن تصویریں دیکھ کر واپس تشریف لیجانے لگے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ حضور پر ثار، کس سبب سے حضور واپس ہوئے؟ فرمایا: گھر میں ایک پردے پر تصویریں تھیں اور ملائکہ رحمت اس گھر میں نہیں جاتے جس میں تصویریں ہوں۔

### (۲۷) تصویر کو مٹانا ضروری ہے

۱۸۷۔ عَنْ إِمَامِ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ الصَّدِيقَةِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ: إِنْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَتْرُكُ فِي بَيْتِهِ شَيْئًا فِيهِ تَصَالِيحُ إِلَّا يَنْقُضُهُ۔  
ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جس چیز میں تصویر ملاحظہ فرماتے اس کو بے توڑے نہ چھوڑتے۔

۱۸۸۔ عَنْ أَبِي الْهَيَّاجِ الْأَسَدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِي عَلِيٌّ: إِلَّا أَبْعَثَكَ عَلَى مَا بَعَثَنِي عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا تَدْعَ صُورَةَ إِلَّا طَمَسْتُهَا وَلَا قَبْرًا مَشْرُفًا إِلَّا مَوَيْتُهُ۔

حضرت ابوالہیاج اسدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں اس کام پر نہ بھیجوں جس پر مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مامور فرمایا تھا کہ جو تصاویر دیکھو اسے مٹا دو اور جو قبر حد شرع سے اونچی پاؤ اسے حد شرع کے برابر کر دو۔

### (۳) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بلندی قبر میں حد شرع ایک بالشت ہے۔ فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۹/۱۳۵

۱۸۹۔ عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ كَرَّمَ اللَّهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةٍ فَقَالَ: أَيُّكُمْ يَنْطَلِقُ إِلَى الْمَدِينَةِ فَلَا يَدْعُ لَهَا وَنَنَا إِلَّا كَسْرَةً وَلَا قَبْرًا إِلَّا سَوَاءً وَلَا صُورَةً إِلَّا طَمَسَهَا، وَمَنْ عَادَ إِلَى صَنْعَةِ شَيْءٍ مِنْ

۱۸۷۔ الجامع الصحيح للبخاری، الباب، ۲/ ۸۸۰ ☆ السنن لابن داود، الباب، ۲/ ۵۷۲

۱۸۸۔ الصحيح لمسلم، الحناظر، ۱/ ۳۱۲ ☆

۱۸۹۔ المسند للاحمد بن حنبل، ۱/ ۸۷ - ☆

هَذَا فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ایک جنازہ میں تشریف فرما تھے کہ ارشاد فرمایا: تم میں کون ایسا ہے جو مدینے جا کر ہر بت کو توڑ دے اور ہر قبر کو برابر کر دے اور سب تصویریں مٹا دے۔ پھر فرمایا: جو یہ ساری چیزیں بنایگا وہ کفر و انکار کریگا اس چیز کے ساتھ جو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نازل ہوئی۔ العباد باللہ تعالیٰ۔

فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۱۳۵/۹

## (۴) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مسلمان بنظر ایمان دیکھے کہ صحیح و صریح حدیثوں میں اس پر کیسی سخت وعیدیں فرمائی گئیں اور یہ تمام احادیث عام شامل محیط کامل ہیں جن میں اصلاً کسی تصویر کسی طریقے کی تخصیص نہیں تو معظمین دین کی تصویروں کو ان احکام خدا و رسول سے خارج گمان کرنا محض باطل و ہم عاقل ہے، بلکہ شرع مطہر میں زیادہ شدت عذاب تصاویر کی تعظیم ہی پر ہے۔ اور خود ابتدائے بت پرستی انہیں تصویرات معظمین سے ہوئی۔ قرآن عظیم میں جو پانچ بتوں کا ذکر سورۃ نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام میں فرمایا:

و۵، سواع، یغوث، یعوق، نسر، یہ پانچ بندگان صالحین تھے کہ لوگوں نے ان کے انتقال کے بعد باغوائے ابلیس لعین ان کی تصویریں بنا کر انکی مجلس میں قائم کیں پھر بعد کی آنے والی نسلوں نے انہیں معبود سمجھ لیا۔

فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۱۳۵/۹

## (۲۸) بیت اللہ شریف کی تصاویر مٹائی گئیں

۱۹۰۔ عن عبد الله بن عباس رضي الله تعالى عنهما قال: دخل النبي صلى الله تعالى عليه وسلم البيت فوجد فيه صورة ابراهيم وصورة مريم عليهما الصلوة والسلام فقال صلى الله تعالى عليه وسلم: اما لهم فقد سمعوا ان الملائكة لا تدخل بيتا فيه صورة۔

فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۱۳۵/۹

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بیت اللہ شریف میں داخل ہوئے تو وہاں حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام

اور حضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تصویریں دیکھیں۔ حضور نے ارشاد فرمایا: کیا ہوا ان لوگوں کو کہ اس سے پہلے من رکھا ہے کہ فرشتے اس گھر میں نہیں آتے جہاں تصویر ہو۔ (پھر بھی باز نہ آئے) ۱۲م

۱۹۱۔ عن عبد الله بن عباس رضي الله تعالى عنهما قال: إن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم لما رأى الصور في البيت لم يدخل حتى أمر بها فمحيّت۔

فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۱۳۵/۹

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب خانہ کعبہ میں تصویریں دیکھیں تو داخل نہیں ہوئے یہاں تک کہ مٹانے کا حکم دیا تو وہ مٹائی گئیں۔ ۱۲م

۱۹۲۔ عن عبد الله بن عباس رضي الله تعالى عنهما قال: إن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم لما رأى الصور في البيت لم يدخل حتى أخرج صورة إبراهيم واسماعيل عليهما الصلوة والسلام۔

فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۱۳۵/۹

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب خانہ کعبہ میں تصویریں دیکھیں تو اس وقت تک داخل نہیں ہوئے جب تک حضرت ابراہیم و حضرت اسماعیل علیہما السلام کی تصاویر نکال نہیں دی گئیں۔ ۱۲م

۱۹۳۔ عن جابر بن عبد الله رضي الله تعالى عنهما قال: كان في الكعبة صور فأمر النبي صلى الله تعالى عليه وسلم عمر بن الخطاب أن يمحوها قبل عمر رضي الله تعالى عنه ثوبا و محاهما به فدخلها صلى الله تعالى عليه وسلم وما فيها شيء۔

فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۱۳۶/۹

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خانہ کعبہ کے اندر تصاویر مٹانے کا حکم حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو صادر فرمایا۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کپڑا پانی میں بھگو کر انکو مٹا دیا پھر حضور داخل

- |   |       |          |                            |
|---|-------|----------|----------------------------|
| ☆ | ۴۷۲/۱ | الانبياء | ۱۹۱۔ الجامع الصحيح للبخاری |
| ☆ | ۶۱۴/۲ | المعاري  | ۱۹۲۔ الجامع الصحيح للبخاری |
| ☆ | ۳۶۵/۱ |          | ۱۹۳۔ المسند لاحمد بن حنبل  |

ہوئے تو اس میں کچھ نہ تھا۔

۱۹۴۔ عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: وكان عمر قد ترك صورة ابراهيم فلما دخل صلى الله تعالى عليه وسلم رآها فقال: يَا عُمَرُ! أَلَمْ أَمُرْكَ أَنْ لَا تَدْعُ فِيهَا صُورَةً ثُمَّ رَأَى صُورَةَ مَرْيَمَ فَقَالَ: اُمْحُوا مَا فِيهَا مِنَ الصُّورِ، قَاتَلَ اللَّهُ قَوْمًا يُصَوِّرُونَ مَا لَا يَخْلُقُونَ۔  
فتاویٰ رضویہ حصہ اول، ۱۳۶/۹

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر چھوڑ دی تھی۔ جب حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم داخل ہوئے اور تصویر دیکھی تو فرمایا: اے عمر! کیا میں نے تمہیں حکم نہیں دیا تھا کہ کوئی تصویر نہ چھوڑنا۔ پھر حضرت مریم کی تصویر دیکھی۔ تو فرمایا: جو تصویریں بھی ہیں سب کو مٹا دو۔ اللہ تعالیٰ اس قوم کو برباد کرے جو ایسی چیزوں کی تصویریں بناتے ہیں جنکو پیدا نہیں کر سکتے۔

۱۹۵۔ عن أسامة بن زيد رضي الله تعالى عنهما قال: إن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم دخل الكعبة فامرني فاتيته بماء في دلو ففعل بيل الثوب ويضرب به على الصور ويقول: قَاتَلَ اللَّهُ قَوْمًا يُصَوِّرُونَ مَا لَا يَخْلُقُونَ۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خانہ کعبہ میں داخل ہوئے تو مجھے حکم دیا۔ میں ایک ڈول میں پانی لیکر حاضر ہوا تو حضور پکڑا تر کر کے تصویروں کو مٹاتے جاتے اور فرماتے: اللہ تعالیٰ اس قوم کو عارت کرے جس نے ایسی چیزوں کی تصویریں بنائیں جن کو پیدا نہیں کر سکتے۔ ۱۲م

۱۹۶۔ عن عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما قال: إن المسلمين تحردوا في الأزر وأخذوا الدلاء فانحروا على زمزم يغسلون الكعبة ظهرها وبطنها فلم يدعوا أثرا من المشركين إلا محوه وغسلوه۔

- |      |                          |   |         |   |                          |   |         |
|------|--------------------------|---|---------|---|--------------------------|---|---------|
| ۱۹۴۔ | المصنف الكبير للطبرانی ، | ☆ | ۱۳۰ / ۱ | ☆ | مجمع الزوائد للهيثمی ،   | ☆ | ۱۷۳ / ۵ |
|      | التفسير للقرطبي ،        | ☆ | ۱۱۶ / ۲ | ☆ | فتح الباری ، للعسقلانی ، | ☆ | ۱۷ / ۸  |
| ۱۹۵۔ | المصنف لابن أبي شيبة ،   | ☆ | ۲۹۶ / ۸ | ☆ |                          |   |         |
| ۱۹۶۔ | المصنف لابن أبي شيبة ،   | ☆ | / ۸     | ☆ |                          |   |         |

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین چادریں اتار اتار کر امثال حکم اقدس میں سرگرم ہوئے۔ زمزم شریف سے ڈول کے ڈول بھر کر آئے اور کعبہ کو اندر باہر سے دھویا جاتا۔ یہاں تک کہ مشرکوں کے آثار سب دھو کر مٹا دیئے۔  
فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۱۳۶/۹

### (۲۹) تصویر بنانے والے بدترین مخلوق ہیں

۱۹۷۔ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ الصَّدِيقَةِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ: لَمَّا اشْتَكَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ بَعْضُ نَسَائِهِ كَنِيْسَةً يَقَالُ لَهَا مَا رُبِمَا وَكَانَتْ أُمُّ سَلَمَةَ وَأُمُّ حَبِيبَةَ أَتَانَا أَرْضَ الْحَبَشَةِ فَذَكَرْنَا مِنْ حَسَنَتِهَا وَتَصَاوِيرِ فِيهَا، فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: أُوَلِّيكَ إِذَا مَاتَ فِيهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ يَمُوتُ عَلَى قَبْرِهِ مَسْحُودًا ثُمَّ صَوَّرُوا فِيهِ بِلَاكِ الصُّوَرِ، أُوَلِّيكَ شِرَارُ خَلْقِ اللَّهِ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی علالت کے زمانہ میں بعض ازواج مطہرات نے ماریہ نامی ایک کلیسا کا ذکر کرتے ہوئے عرض کیا: کہ اس کا ظاہری بناؤ سنوار بہت خوب ہے اور اس میں تصویریں ہیں، یہ سکر حضور نے سراقہ میں اٹھایا اور فرمایا: ان لوگوں میں جب کسی نیک آدمی کا انتقال ہو جاتا تو اسکی قبر پر مسجد بناتے پھر اس میں تصویریں بناتے، یہ لوگ بدترین مخلوق ہیں۔ ۱۲م

۱۹۸۔ عَنْ أَسْلَمَ مَوْلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ: أَنَا لَا تَدْخُلُ الْكَنَائِسَ الَّتِي فِيهَا هَذِهِ الصُّوَرُ۔

حضرت اسلم مولیٰ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہم عیسائیوں کے کلیسا میں داخل نہیں ہوتے کہ ان میں یہ تصویریں ہوتی ہیں۔  
فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۱۳۶/۹



## (۳۰) تصویر میں سر ہی اصل ہے

۱۹۹۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: الصورة الرأس فکل شیء لیس له رأس فلیس بصورة۔  
فتاویٰ رضویہ حصہ دوم ۹/۳۸

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سر ہی اصل تصویر ہے تو جس چیز کا سر نہ ہو وہ تصویر نہیں۔ ۱۲م

۲۰۰۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اتانی جبرئیل قال: اتینک الباریحۃ فلم یمنعنی ان اكون دخلت إلا انہ کان علی الباب تماییل وکان فی البیت قرآن یشرفیہ تماییل وکان فی البیت کلب فمر برأس التماییل الذی علی باب البیت فیقطع فیصیر کھیاۃ الشجر ومر بالشر فیقطع فلیجعل و سادتین مہودتین تو طغان و مر بالکلب فلیخرج ففعل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔  
فتاویٰ رضویہ حصہ دوم ۹/۵۰

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے پاس حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور عرض کیا: میں گذشتہ رات حاضر ہوا تھا اور مجھے گھر میں داخل ہونے سے ان تصویروں نے باز رکھا جو دروازہ پر تھیں۔ اور گھر میں ایک پردہ پر بھی تصویریں تھیں اور گھر میں ایک کتا بھی تھا۔ لہذا آپ حکم فرمائیں کہ اس تصویر کا سر کاٹ دیا جائے جو دروازہ پر ہے تاکہ وہ درخت کی شکل پر ہو جائے۔ اور پردہ کے بارے میں حکم فرمائیں کہ اسکو کاٹ کر دو مسندیں بنائی جائیں تاکہ انکو رونداجا تا رہے۔ نیز کتے کو نکالنے کا حکم فرمادیں۔ لہذا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا کیا۔

## (۵) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

دیگر اعضاء وجہ وراس کے معنی میں نہیں اگرچہ مدار حیات ہونے میں مماثل ہوں کہ چہرہ ہی تصویر جاندار میں اصل ہے۔ ولہذا سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی کا

۱۹۹۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۲/۳۶۶ ☆

۲۰۰۔ الجامع للترمذی، الادب، ۲/۱۰۴ ☆ السنن لابی داؤد اللباس، ۲/۵۷۳

شرح معانی الآثار للطحاوی، ۲/۳۶۵ ☆ المسنن للنسائی، الریة، التضاویر ۲/۲۵۵

نام تصویر رکھا۔ اور شک نہیں کہ فقط چہرہ کو تصویر کہتے اور بتانے والے بارہا اس پر اختصار کرتے ہیں ملوک نصاریٰ کہ سکے میں اپنی تصویر چاہتے ہیں اکثر فقط چہرہ تک رکھتے ہیں اور بیشک عامہ مقاصد تصویر چہرہ سے حاصل ہوتے ہیں۔

تصویر میں حیات آپ تو کسی حالت میں نہیں ہوتی۔ وہ کسی حال میں جملہ اعضائے مدار حیات کا استیعاب نہیں کرتی عکس میں تو ظاہر ہے کہ اگر پورے قد کی بھی ہو تو صرف ایک سطح بالا کا عکس لائیگی۔ خول میں نصف جسم بھی ہوتا تو عادات حیات ناممکن ہوتی نہ کہ صرف نصف سطح۔ اور بت میں بھی اندرونی اعضاء مثل دل و جگر و عروق نہیں ہوتے۔ اور ڈاکٹری کی ایک خاص تصویر لیجئے جس میں اندر باہر کے رگ و پٹھے تک دکھائے جاتے ہیں تو رگوں میں خون کہاں سے آئیگا۔ غرض تصویر کسی طرح استیعاب مابہ الحیات نہیں ہو سکتی۔ فقط فرق حکایت و فہم ناظر کا ہے اور اسکی حکایت محکی عنہ میں حیات کا پتہ دے۔ یعنی ناظر یہ سمجھے کہ گویا ذوالتصویر زندہ کو دیکھ رہا ہوں۔ تو وہ تصویر ذی روح کی ہے۔ اور اگر حکایت حیات نہ کرے ناظر اسکے ملاحظہ سے جانے کہ یہ جی کی صورت نہیں۔ میت و بے روح کی ہے تو وہ تصویر غیر ذی روح کی ہے۔

فتاویٰ رضویہ حصہ دوم ۵۰/۹

### (۳۱) موضع اہانت میں تصویر کا حکم

۲۰۱۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
انہ رخص فیما کان یوحطاً و کرہ ما کان منصوباً۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے روندی جانے والی تصویر کو باقی رکھنے کی رخصت عطا فرمائی لیکن لٹکانے والی تصویروں کو ناجائز ہی فرمایا۔  
فتاویٰ رضویہ حصہ دوم ۵۳/۹

# ۱۔ شعب ایمان

## (۱) حقوق اللہ و حقوق العباد

۲۰۲۔ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ الصَّدِيقَةِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: **الدَّيُّوَانُ ثَلَاثَةٌ ، دَيُّوَانٌ لَا يَغْفِرُ اللَّهُ مِنْهُ شَيْئًا وَدَيُّوَانٌ لَا يَغْبَأُ اللَّهُ مِنْهُ شَيْئًا وَدَيُّوَانٌ لَا يَتْرُكُ اللَّهُ مِنْهُ شَيْئًا** - فَأَمَّا الدَّيُّوَانُ الَّذِي لَا يَغْفِرُ اللَّهُ مِنْهُ شَيْئًا إِلَّا شَرَاكَ بِاللَّهِ، وَأَمَّا الدَّيُّوَانُ الَّذِي لَا يَغْبَأُ اللَّهُ مِنْهُ شَيْئًا ظَلَمَ الْعَبْدُ نَفْسَهُ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ رَبِّهِ مِنْ صَوْمٍ يَوْمٍ تَرَكَ أَوْ صَلَاةٍ تَرَكَهَا فَإِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ ذَلِكَ إِنْ شَاءَ وَتَحَاوَزَ ، وَأَمَّا الدَّيُّوَانُ الَّذِي لَا يَتْرُكُ اللَّهُ مِنْهُ شَيْئًا فَمَطَالِمُ الْعِبَادِ يَسْتَهُمُ الْقِصَاصُ لَا مُحَالَةً۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دفتر تین ہیں۔ ایک دفتر میں سے اللہ تعالیٰ کچھ معاف نہ فرمائے گا۔ اور دوسرے کی اللہ تعالیٰ کو کچھ پرواہ نہیں۔ اور تیسرے میں سے اللہ تعالیٰ کچھ نہ چھوڑے گا۔ وہ دفتر جس میں سے اللہ تعالیٰ کچھ معاف نہ فرمائے گا وہ دفتر کفر ہے۔ اور جس کی اللہ تعالیٰ کو کچھ پرواہ نہیں وہ بندے کا اپنے رب کے معاملہ میں اپنی جان پر ظلم کرنا ہے کہ کسی دن کا روزہ چھوڑ دیا نماز چھوڑ دی۔ اللہ تعالیٰ چاہے تو معاف کر دے اور درگزر فرمائے گا۔ اور وہ دفتر جس میں سے اللہ تعالیٰ کچھ نہ چھوڑے گا وہ بندوں کے باہم ایک دوسرے پر ظلم ہیں۔ انکا بدلہ ضرور ہوتا ہے۔

فتاویٰ رضویہ ۸۷/۳

## (۲) مسلمان کامل کی علامت

۲۰۳۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

- |  |         |                             |       |
|--|---------|-----------------------------|-------|
| ۲۰۲۔ المستدرک للحاکم، الاہوال،           | ☆ ۵۷۵/۴ | ☆ الممستد لا حمد بن حبل،    | ۲۴۰/۶ |
| الحامع الصغير للسيوطی،                   | ☆ ۲۶۱/۲ | ☆ اتحاف السادة لمریدی،      | ۵۲۹/۸ |
| کنز العمال للمثنی، ۱۰۳۱۱،                | ☆ ۲۳۳/۴ | ☆ تاریخ اصعبان لا بی نعیم،  | ۲/۲   |
| ۲۰۳۔ الحامع الصحيح للبخاری، الایمان، ۶/۱ | ☆       | ☆ السنن لا بی داؤد، الجہاد، | ۳۳۶/۱ |
| الحامع للترمذی، الایمان،                 | ☆ ۸۷/۲  | ☆ الصحيح لمسلم، الایمان،    | ۴۸/۱  |

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ، وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللَّهُ عَنْهُ۔  
فتاویٰ رضویہ ۶۷/۳

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کامل مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں۔ اور حقیقی مہاجر وہ ہے جس نے ان تمام چیزوں کو چھوڑ دیا جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا۔ ۱۲م  
(۳) محبت رسول

۲۰۴۔ عن أنس بن مالك رضي الله تعالى عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّىٰ أَتُكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَاَلِدَيْهِ وَوَلَدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں کوئی شخص مسلمان نہیں ہوتا جب تک میں اسے اس کے ماں باپ اولاد اور تمام آدمیوں سے زیادہ پیارا نہ ہو جاؤں۔

فتاویٰ رضویہ ۲۴۰/۳

### (۴) حیا ایمان کا حصہ ہے

۲۰۵۔ عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : الْإِيمَانُ بِضْعٌ وَسِتُّونَ شُعْبَةً، وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ۔

|     |                          |        |   |                         |       |
|-----|--------------------------|--------|---|-------------------------|-------|
| ۲۰۳ | الجامع الصغير للسيوطي،   | ۵۵۱/۲  | ☆ | المسند لاحمد بن حنبل،   | ۱۶۰/۲ |
|     | السالكين للبيهقي،        | ۱۸۷/۱۰ | ☆ | المعجم الكبير لنعيماني، | ۳۵۶/۱ |
|     | حياة الأولياء لابن عديم، | ۳۳۳/۴  | ☆ | فتح الباري للعسقلاني،   | ۵۳/   |
|     | كنز العمال للمفتي،       | ۷۳۸    | ☆ | اتحاف السادة للريدي،    | ۳۵۳/۶ |
|     | المستدرك للحاكم،         | ۱۰/۱   | ☆ | التفسير للبعوي،         | ۲۷/۱  |
| ۲۰۴ | الجامع الصحيح للبخاري،   | ۷/۱    | ☆ | الصحيح لمسلم،           | ۴۹/۱  |
|     | السالكين،                | ۲۳۲/۲  | ☆ | السالكين لابن ماجه،     | ۸/۱   |
|     | المسند لاحمد بن حنبل،    | ۱۷۷/۳  | ☆ | السالكين للدارمي،       | ۳۰۷/۲ |
|     | شرح السنة للبعوي،        | ۵۰/۱   | ☆ | المستدرك للحاكم،        | ۴۸۶/۲ |
|     | اتحاف السادة للريدي،     | ۵۴۷/۹  | ☆ | الجامع الصغير للسيوطي،  | ۵۸۶/۲ |
| ۲۰۵ | الجامع الصحيح للبخاري،   | ۶/۱    | ☆ | فتح الباري للعسقلاني،   | ۵۱/۱  |

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایمان کے ساتھ سے زیادہ شعبے ہیں اور حیا بھی ایمان کا ایک حصہ ہے۔

۲۰۶۔ عن ابی امامۃ الباہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: الْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ وَالْبَذَاءُ مِنَ الْإِنْفَاقِ۔

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حیا ایمان کا حصہ ہے اور فحش کلامی نفاق کی علامت۔

فتاویٰ رضویہ ۲۱۱/۳

۲۰۶۔ المستدرک للحاکم،

المعجم الکبیر لطبرانی،

الجامع الصغیر للسيوطی،

مشکل الآثار للطحاوی،

شرح السنة للبیہقی،

۵۲/۱

☆

المسند لاحمد بن حنبل،

۵۰۱/۹

۱۷۸/۱۸

☆

فتح الباری للمصفلانی،

۳۳۸/۱۰

۲۳۴/۱

☆

الترغیب و الترہیب للمنذری،

۳۹۸/۳

۲۲۸/۴

☆

التمہید لابن عبد البر،

۲۳۶/۹

۱۷۲/۱۳

☆

المصنف لابن ابی شیبہ،

۳۳۴/۸

## ۱۲۔ صفات مومن

### (۱) صفت مومن

۲۰۷۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ يَتَعَادَى الْمَسْجِدَ فَأَشْهَدُوا لَهُ بِالْإِيمَانِ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم کسی شخص کو مسجد میں حاضر رہنے کا عادی دیکھو تو اس کے ایمان کے گواہ ہو جاؤ۔  
الذلال الاتقی ۱۵۲

۲۰۸۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: كَرَّمَ الْمَرْءُ دِينَهُ وَمُرُوثَتَهُ عَقْلُهُ وَحَسَبُهُ خُلُقُهُ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کی عزت اس کا دین ہے اور اس کی مروت اس کی عقل ہے اور اس کا حسب اس کا خلق۔  
الذلال الاتقی ۱۶۱

### (۲) فضیلت مومن

۲۰۹۔ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: إِنْ أَلِهَ تَعَالَى يَقُولُ: عَبْدِي الْمُؤْمِنِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ بَعْضِ مَلَائِكَتِي۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرا مسلمان بندہ مجھے میرے بعض فرشتوں سے زیادہ پیارا ہے۔  
فتاویٰ رضویہ ۷/۱

|                                 |   |       |                                |       |
|---------------------------------|---|-------|--------------------------------|-------|
| ۲۰۷۔ المسند لاحمد بن حنبل،      | ☆ | ۶۸/۳  | السبب لاہن ماجة، لزوم المساجد، | ۵۸/۱  |
| المستدرک للحاکم،                | ☆ | ۲۱۲/۱ | السبب الکبری للیہقی،           | ۶۶/۳  |
| حلیۃ الاولیاء لاہن نعیم،        | ☆ | ۳۲۷/۸ | الدر المثور للسیوطی،           | ۲۱۶/۳ |
| اتحاف السادة للزبیدی،           | ☆ | ۳۰/۳  | کشف المحجاء للمحبوبی،          | ۹۳/۱  |
| کنز العمال للمتقی، ۲۰۷۳۸، ۶/۶۵۱ | ☆ |       | موارد الظمقان للہیثمی،         | ۳۱۰   |
| ۲۰۸۔ المستدرک للحاکم،           | ☆ | ۱۲۳/۱ | الدر المثور للسیوطی،           | ۷۴/۲  |
| کشف المحجاء للمحبوبی،           | ☆ | ۱۶۱/۱ | العلل المتناهیة لاہن الحوری،   | ۱۲۱/۲ |
| ۲۰۹۔ اتحاف السادة للزبیدی،      | ☆ | ۱۹۲/۴ |                                |       |

### (۳) لعن طعن کرنے والا مومن کامل نہیں

۲۱۰۔ عن عبد الله بن مسعود رضي الله تعالى عنه قال: قال: رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: كَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَانِ وَلَا اللَّعَانِ وَلَا الْفَحَاحِ وَلَا الْبَيْدَى۔  
حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ شخص مومن کامل نہیں جو طعنہ زنی کرے۔ بہت لعنت کرے، یہودگی سے پیش آئے اور بکواس کرے۔  
فتاویٰ رضویہ ۳/۳۸۶

### (۴) مدح مؤمن و مذمت فاجر

۲۱۱۔ عن عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما قال: إن رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم طاف يوم الفتح على راحلته يستلم الأركان بمحجنه فلما خرج لم يجد مناعاً فزل على أهدى الرجال ثم قام فعطبهم فحمد الله و أنسى عليه وقال: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنْكُمْ عِبَةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَتَكْبَرَ هَاهُ أَيْهَا النَّاسُ! رَجُلَانِ بَرَّتَقِي كَرِيمَ عَلَى اللَّهِ، وَفَاجِرٌ شَقِيٌّ هَبْنِ عَلَى اللَّهِ، كَمْ تَلَاهَا أَيْهَا النَّاسُ! إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَى، ثُمَّ قَالَ: أَقْرَأُ قَوْلِي هَذَا وَاسْتَعِيزْ بِنُورِي وَلَكُمْ۔

حضرت عمر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن اپنی سواری پر طواف کیا ارکان کعبہ کا بوسہ اپنے عصائے مبارک سے لیتے تھے تو جب باہر تشریف لائے تو سواری کو ٹھہرانے کو جگہ نہ پائی تو لوگوں میں سواری سے اتر گئے پھر کھڑے ہو کر خطبہ دیا۔ اور اللہ تبارک و تعالیٰ کی حمد و ثنا کی اور فرمایا: اللہ کیلئے حمد جس نے تم سے جاہلیت کا گھمنڈ اور اس کا غرور دور کیا۔ اے لوگو! لوگوں میں دو قسم کے مرد ہیں۔ ایک نیک متقی اللہ کے یہاں عزت والا دوسرا بدکار، بد بخت اللہ کی بارگاہ میں ذلیل۔ پھر یہ آیت پڑھی یا ایہا الناس انخ، اے لوگو! ہم نے تم کو مرد و عورت سے پیدا کیا۔ پھر فرمایا: میں یہ بات کہتا ہوں اور اللہ سے اپنے لئے اور تمہارے لئے مغفرت چاہتا ہوں۔ الزلال الانقی

|                                     |   |                               |
|-------------------------------------|---|-------------------------------|
| ۲۱۰۔ المستدرک للحاکم، الایمان، ۱۲/۱ | ☆ | المسند لا احمد بن حنبل، ۴۰۵/۱ |
| الجامع الصغير للسيوطی، ۴۶۵/۲        | ☆ |                               |
| ۲۱۱۔ شرح السنة للبحری، ۱۲۳/۱۳       | ☆ | اتحاف السادة للزبيدي، ۴۱۹/۸   |
| الدر المنثور للسيوطی، ۹۸/۶          | ☆ | الکشاف للزمخشري، ۱۵۸          |

## (۵) مسلمان کی خیر خواہی ضروری ہے

۲۱۲۔ عن أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی اس وقت تک مؤمن کامل نہیں ہو سکتا جب تک کہ اپنے مسلمان بھائی کے لئے وہ پسند نہ کرے جو اپنے لئے کرتا ہے۔

فتاویٰ رضویہ، حصہ دوم ۱۰۳/۹

## (۶) مسلمان بھائی کو حتی الامکان فائدہ پہنچاؤ

۲۱۳۔ عن جابر بن عبد الله رضي الله تعالى عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: مَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَنْفَعَ أَخَاهُ فَلْيَنْفَعْ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں جس سے ہو سکے کہ اپنے مسلمان بھائی کو نفع پہنچائے تو پہنچائے۔

فتاویٰ رضویہ، حصہ دوم ۳/۹

## (۷) مؤمن ایک مرتبہ ہی دھوکہ کھاتا ہے

۲۱۴۔ عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ خُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مؤمن ایک سوراخ سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جاتا۔ فتاویٰ رضویہ ۳۹۵/۶

|       |                            |       |                             |
|-------|----------------------------|-------|-----------------------------|
| ۵۷/۱  | ☆ فتح الباری للعسقلانی     | ۲۶۸/۸ | ☆ المسند لابی داؤد الطیالسی |
| ۱۷۶/۳ | ☆ المسند لابی احمد بن حنبل | ۴۶۱/۲ | ☆ تاریخ دمشق لابی عساکر     |
| ۵۷۵/۲ | ☆ الترغیب والترہیب للمنیری | ۶۰/۱۳ | ☆ شرح السنة للہیوی          |
| ۲۹۱/۶ | ☆ اتحاف السادة للزبيدي     | ۴۱/۱  | ☆ كنز العمال للمفتی، ۹۶     |
| ۳۳/۱  | ☆ المسند لابی عوانة        | ۷۳    | ☆ السلسلة الصحيحة للالبانی  |
| ۵۱۲/۲ | ☆ الجامع الصغير للمسوطی    | ۳۱۵/۳ | ☆ المسند لابی احمد بن حنبل  |
| ۳۹۳/۷ | ☆ المصنف لابی ابی شیبہ     | ۶۲/۱۰ | ☆ كنز العمال للمفتی، ۲۸۳۷۰  |



## (۸) مؤمن شریف، اور کافر و عاباز ہوتا ہے

۲۱۵۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : الْمُؤْمِنُ غَرِيبٌ وَكَرِيمٌ وَالْعَاجِزُ حَبِيبٌ لَئِيمٌ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مؤمن شریف و عظیم اور عاجز و کمین ہوتا ہے۔ فتاویٰ رضویہ ۴۰۱/۷

## (۹) اللہ تعالیٰ سے شرم و حیا کرو

۲۱۶۔ عن ابی امامۃ الباہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِسْتَجِبْ مِنْ اللّٰهِ اِسْتَعِیْذًا لَّكَ مِنْ رَّجُلَيْنِ مِنْ صَالِحِي عَشِيرَتِكَ۔

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ سے شرم کر جیسی اپنے کنبے کے دو نیک مردوں سے کرتا ہے۔ فتاویٰ رضویہ ۱۷۶/۶

## (۱۰) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہاں معاذ اللہ، اللہ تعالیٰ کو کنبے کے دو مردوں سے تشبیہ نہیں۔ نہ یہ کہ اللہ تعالیٰ سے اتنی ہی حیا چاہئے جتنی دو مردوں سے۔ بلکہ اس مقدار حیا کی طرف اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے کرے تو معاصی سے روکنے کو کافی ہے۔

|        |                       |   |       |                            |   |
|--------|-----------------------|---|-------|----------------------------|---|
| ۴۱۳/۲  | الصحیح لمسلم          | ☆ | ۹۰۵/۲ | الجامع الصحیح للبخاری      | ☆ |
| ۲۱۹/۵  | تاریخ بغداد للخطیب    | ☆ | ۱۲۷/۶ | حلیۃ الاولیاء لابن عسیم    | ☆ |
| ۵۳۰/۱۰ | فتح الباری للعسقلانی  | ☆ | ۱۷۷/۱ | الشعاع لنقاصی              | ☆ |
| ۱۹۷/۲  | مشکل الآثار لطلحاری   | ☆ | ۹۰/۸  | مجمع الرواۃ لدہشمی         | ☆ |
| ۱۶۶/۱  | کنز العمال للمفتی     | ☆ | ۳۱۳/۳ | البدایہ والنہایہ لابن کثیر | ☆ |
| ۶۶۰/۲  | الس لابی داؤد، الادب  | ☆ | ۱۸/۲  | الجامع لفرمذی، الیر        | ☆ |
| ۱۹۵/۱۰ | المنش الکبری للیہقی   | ☆ | ۴۳/۱  | المستدرک للحاکم، الایمان   | ☆ |
| ۵۴۸/۲  | الجامع الصغیر للسيوطی | ☆ | ۱۸۰/۷ | التفسیر لنقرطبی            | ☆ |
| ۳۴/۸   | التفسیر لابن کثیر     | ☆ | ۲۰۷/۹ | ۲۱۶۔ اتحاف السادة للزبیدی  | ☆ |
| ۲۳۲    | تاریخ واسط            | ☆ | ۶۵/۱  | الجامع الصغیر للسيوطی      | ☆ |

## (۱۰) اللہ و رسول کے حق کی حفاظت کرو

۲۱۷۔ عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَتْ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : رَبُّ مَتَحَوِّضٍ فِيمَا شَاءَتْ نَفْسُهُ مِنْ مَالِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ لَيْسَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا النَّارُ ۔

حضرت خول بنت قیس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آج اللہ و رسول کے مال میں اپنی خواہشات نفس کے مطابق تصرف کرنے والے کتنے ہیں جنہیں قیامت کے دن آگ کے سوا کچھ نہ ملیگا۔

## (۱۱) مؤمن خود اپنے کو ذلت میں نہ ڈالے

۲۱۸۔ عَنْ حَذِيفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ أَنْ يُذِلَّ نَفْسَهُ ۔ فتاویٰ رضویہ ۳۰۲/۸

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مؤمن کو ذلیل ہونے سے منع فرمایا۔

## (۱۲) علامت محبت

۲۱۹۔ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ الصَّدِيقَةِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ أَحَبَّ شَيْئًا أَكْثَرَ ذِكْرُهُ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی سے محبت کرتا ہے تو اسکا ذکر زیادہ کرتا ہے۔

فتاویٰ رضویہ ۱۴۰/۳

۲۲۰۔ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى

|       |   |                        |       |   |                          |
|-------|---|------------------------|-------|---|--------------------------|
| ۳۷۸/۶ | ☆ | المستند لاحمد بن حنبل  | ۶۰/۲  | ☆ | الجامع للترمذی۔ الزهد    |
|       | ☆ |                        | ۲۹۹/۲ | ☆ | السنن لاہی ماجہ، الفتن   |
| ۲۰/۵  | ☆ | اتحاف السادة للزبيدي   | ۵۰۷/۲ | ☆ | الجامع الصغير للسيوطي    |
| ۲۰۲/۲ | ☆ | كشف الخفاء للمعلوني    | ۴۲۵/۱ | ☆ | كثر العمال للمعتقى، ۱۸۲۹ |
| ۶۹۹/۲ | ☆ | السنن لاہی داؤد، الادب | ۱۹۴/۵ | ☆ | المستند لاحمد بن حنبل    |

فتاویٰ رضویہ ۵/۱۳۵

علیہ وسلم: حُبُّكَ الشَّيْءَ يُعْبِي وَيَصْنَمُ.

حضرت ابو درود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی چیز سے انتہائی محبت تم کو اندھا اور بہرا بنا دیتی ہے۔

(۱۳) مومن کو ہر چیز پر اجر ملتا ہے

۲۲۱۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّ سُلَامَى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ، كُلُّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيهِ الشَّمْسُ تَعْدِلُ بَيْنَ الْإِنْسَانِ صَدَقَةً بَيْنَهُمَا، وَتُعِينُ الرَّجُلَ عَلَى دَابَّتِهِ فَتَحْمِلُ عَلَيْهَا أَوْ تَرْقِعُ لَهُ عَلَيْهَا مَتَاعَهُ صَدَقَةً، وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ، يُوَدِّلُ الطَّرِيقَ صَدَقَةً، وَتَحِيطُ الْأَدَى عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی پر جسمانی جوڑوں کے برابر صدقہ کرنا واجب ہے۔ تو ہر دن دو آدمیوں کے درمیان صلح کرانا بھی صدقہ ہے۔ کسی کی مدد کر کے اسکو سواری پر سوار کرنا بھی صدقہ ہے۔ سواری پر کسی کا سامان لدا دینا بھی صدقہ ہے۔ اچھی بات کہنا بھی صدقہ ہے۔ راستہ بتانا صدقہ ہے۔ راستہ سے تکلیف دہ چیز ہٹانا بھی صدقہ ہے۔

(۱۴) پرورش المل و عیال پر اجر

۲۲۲۔ عَنْ الْمَقْدَامِ بْنِ مَعْدَى كَرِبَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا أَطْعَمْتَ زَوْجَتَكَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ، وَمَا أَطْعَمْتَ وَلَدَكَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ، وَمَا أَطْعَمْتَ خَادِمَكَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ۔

حضرت مقدم بن معد کرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کچھ تم نے اپنے گھر کی عورت کو کھانا کھلایا تو اس کا اجر تم کو صدقہ ہے، جو کچھ تم نے اپنے بچے کو کھانا کھلایا تو اس کا اجر تم کو صدقہ ہے، جو کچھ تم نے اپنے غلام کو کھانا کھلایا تو اس کا اجر تم کو صدقہ ہے۔

|       |   |                       |       |   |                                     |
|-------|---|-----------------------|-------|---|-------------------------------------|
| ۱۸۱/۱ | ☆ | التفسير لابن كثير     | ۲۷۶/۷ | ☆ | ۲۲۰۔ اتحاف السادة للزبيدي،          |
| ۱۶۸   | ☆ | مسند ابن حنيفة،       | ۲۳/۱  | ☆ | جامع مسانيد ابن حنيفة،              |
| ۳۰۷/۱ | ☆ | التفسير للقرطبي،      | ۱۱۲/۳ | ☆ | تاريخ بغداد للعطوب،                 |
| ۴۱۰/۱ | ☆ | كشف الخفاء للمعلوي،   | ۳۲۵/۳ | ☆ | تاريخ دمشق لابن عساكر،              |
| ۳۲۵/۱ | ☆ | الصحيح لمسلم، الركوة، | ۴۱۹/۱ | ☆ | ۲۲۱۔ الجامع الصحيح للبخاري، الجهاد، |
| ۱۸۸/۴ | ☆ | السنن الكبرى للبيهقي، | ۳۱۲/۲ | ☆ | المسند لا احمد بن حنبل،             |
| ۲۱۰/۱ | ☆ | الدر المنثور للسيوطي، | ۱۴۵/۶ | ☆ | شرح السنة للبغوي،                   |

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو تم اپنی بیوی کو کھلا ڈوہ تمہارے لئے باعث ثواب ہے۔ اور جو اولاد کو کھلا ڈوہ بھی باعث اجر اور جو تم اپنے خادم کو کھلا ڈوہ بھی ثواب کا کام ہے۔

فتاویٰ رضویہ ۵۰۶/۸

## (۱۵) ہر زمانے میں سات مسلمان دنیا میں ضرور رہے

۲۲۳۔ عن امیر المؤمنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم قال: لم یزل علی وجہ اللہ سبعة مسلمون فصاعداً فلولا ذلك هلكت الأرض ومن عليها۔  
امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: روئے زمین پر ہر زمانے میں کم از کم سات مسلمان ضرور رہتے ہیں۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو زمین والے زمین سب ہلاک ہو جاتے۔

۲۲۴۔ عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: ما خلعت الأرض من بعد نوح من سبعة يدفع الله بهم عن أهل الأرض۔  
حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: لوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد زمین کبھی سات بندگان خدا سے خالی نہ ہوئی جسکے سبب اللہ تعالیٰ اہل زمین سے عذاب دفع فرماتا ہے۔

## (۲) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جب صحیح حدیثوں سے ثابت کہ ہر قرن و طبقہ میں روئے زمین پر لا اقل سات مسلمان بندگان مقبول ضرور رہے ہیں اور خود صحیح بخاری شریف کی حدیث سے ثابت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جن سے پیدا ہوئے وہ لوگ ہر زمانہ میں ہر قرن میں خیار قرن سے تھے۔ اور آیت قرآنیہ ناطق، کہ کوئی کافر اگر چہ کیسا ہی شریف القوم، بالانساب ہو کسی مسلمان غلام سے بھی خیر و بہتر نہیں ہو سکتا۔ تو واجب ہوا کہ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آباء و اہمات ہر قرن و

☆ ۱۳۱/۴ کثر العمال للمتنقی، ۱۶۳۲۱، ۶۰/۶۱۵

☆ ۳۳۷/۱ التفسیر لا ین کثیر، ۲۶۴/۲

☆ ۳۰۹/۹ تاریخ دمشق لا ین عساکر، ۸۹/۵

☆ ۲۶۸/۲۰ الادب المفرد للبخاری، ۳۰

۲۲۲۔ المسند لا حمد بن حنبل،

الدر المنثور للسيوطی،

حلیۃ الاولیاء لا ین نعیم،

المعجم الکبیر للطبرانی،

۲۲۳۔ المصنف لعبد الرزاق،

یہ حدیث نمبر ۱۱۱۱۱

طبقہ میں انہیں بندگان صالح و مقبول سے ہوں۔ ورنہ معاذ اللہ صحیح بخاری شریف میں فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قرآن عظیم میں ارشاد حق جل وعلا کے مخالف ہوگا۔

**اقول:** والمعنى ان الكافر لا يستاهل شرعا ان يطلق عليه انه من خيار القرن  
لا سيما هناك مسلمون صالحون وان لم يرد الخيرية الا بحسب النسب فافهم۔  
یہ دلیل امام جلیل خاتم الحفاظ جلال الملت والدین سیوطی قدس سرہ نے افادہ فرمائی۔  
فأله يحزبه الحزاء الحميل۔  
فتاویٰ رضویہ ۱۱/۱۵۵

میں کہتا کہوں کہ مراد یہ ہے کہ کافر اس بات کا اہل ہی نہیں کہ اسے بہترین خلایق کہا جائے بالخصوص اس صورت میں کہ وہاں صالح مسلمان بھی موجود ہوں۔ اگرچہ افضلیت سے صرف نسبی افضلیت ہی کیوں نہ مراد ہو۔

# کتاب العلم

## ابواب

|     |                  |     |                  |
|-----|------------------|-----|------------------|
| ۱۶۹ | ۲- فضیلت علم دین | ۱۶۵ | ۱- ضرورت علم دین |
| ۱۷۷ | ۴- فضیلت طلبہ    | ۱۷۱ | ۳- فضیلت علماء   |
| ۱۹۸ | ۶- توسل و امداد  | ۱۷۸ | ۵- تبلیغ و عمل   |



# ۱۔ ضرورت علم دین

(۱) ہر مسلمان پر علم دین سیکھنا فرض ہے

۲۲۵۔ عن أنس بن مالك رضي الله تعالى قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ وَ مُسْلِمَةٍ۔

حاشیہ مسند امام اعظم، صفحہ ۱۰۱

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض عین ہے۔ ۱۲م

۲۲۶۔ عن عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله تعالى عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: أَلْعِلْمُ ثَلَاثَةٌ، آيَةٌ مُحْكَمَةٌ أَوْ سِتَّةٌ قَائِمَةٌ أَوْ فَرِيضَةٌ عَادِلَةٌ، وَمَا كَانَ سِوَى ذَلِكَ قَهْرًا فَذَلَّ۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علم ثلاثہ، آیت محکمہ، آیت قائمہ، آیت عادلہ، اور سب سے بڑا قہر ہے۔

|        |   |        |   |                              |
|--------|---|--------|---|------------------------------|
| ۲۰     | ☆ | ۲۴۰/۱۰ | ☆ | ۲۲۵۔ المعجم الكبير للطبراني، |
| ۲۳/۱   | ☆ | ۳۲۲/۱۱ | ☆ | البداية والنهاية لابن كثير،  |
| ۵۴/۱   | ☆ | ۵۸/۲   | ☆ | المسند للعقيلي،              |
| ۱۶/۱   | ☆ | ۵۰۸    | ☆ | تذكرة الموصوعات للفتي،       |
| ۱۳۰/۱۰ | ☆ | ۱۱۹/۱  | ☆ | معجم الروايد لهوشمي،         |
| ۶۰/۱   | ☆ | ۹۶/۱   | ☆ | الترغيب والترهيب للمسري،     |
| ۵۷/۲   | ☆ | ۲۹۵/۸  | ☆ | التفسير لفرطبي،              |
| ۲۷۸/۶  | ☆ | ۳۲۳/۸  | ☆ | حبية الاولياء لابي نعيم،     |
| ۱۰۸/۱  | ☆ | ۳۷۵/۱۰ | ☆ | تاريخ بغداد للمعطي،          |
| ۴۳/۱   | ☆ | ۵۶/۲   | ☆ | كشف المعاني للعجلوني،        |
| ۲۰۸/۲  | ☆ | ۲۲۵/۱  | ☆ | ۲۲۶۔ اتحاف السادة للزبيدي،   |
| ۲۳/۲   | ☆ | ۱۳۲/۱۰ | ☆ | كتر العمال للمفتي، ۲۸۶۵۹،    |
| ۵۳/۱   | ☆ | ۱۹۵/۲  | ☆ | التفسير لابن كثير،           |
|        | ☆ | ۶۸/۴   | ☆ | السنن للدارقطني،             |



اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علم تین ہیں، قرآن، حدیث، یا وہ چیز جو وجوب عمل میں انکی ہمسر ہے (گویا اجماع و قیاس کی طرف اشارہ فرماتے ہیں) اور ان کے سوا جو کچھ ہے سب فضول۔

### ﴿۲۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث کا صریح مفاد ہر مسلمان مرد و عورت پر طلب علم کی فرضیت، تو یہ صادق نہ آئیگا مگر اس علم پر جسکا تعلم فرض عین ہو اور فرض عین نہیں مگر ان علوم کا سیکھنا جنگی طرف انسان بالفعل اپنے دین میں محتاج ہو۔ انکا اعم و اشمیل و اعلیٰ و اکمل و اہم و اجل علم اصول عقائد ہے جسکے اعتقاد سے آدمی مسلمان بنی المذہب ہوتا ہے اور انکار و مخالفت سے کافر یا بدعتی۔ والہیاذ باللہ تعالیٰ۔ سب سے پہلا فرض آدمی پر اسی کا تعلم ہے اور اسکی طرف احتیاج میں سب یکساں پھر علم مسائل نماز، یعنی اسکے فرائض و شرائط و مفادات جسکے جاننے سے نماز صحیح طور پر ادا کر سکے۔ پھر جب رمضان آئے تو مسائل صوم، مالک نصاب نامی ہو تو مسائل زکوٰۃ صاحب استطاعت ہو تو مسائل حج نکاح کیا چاہے تو اسکے متعلق ضروری مسئلے۔ تاجر ہو تو مسائل بیع شراء، مزارع پر مسائل زراعت، موجد و مستاجر پر مسائل اجارہ، ہو علیٰ ہذا القیاس، ہر شخص پر اس کی حاجت موجودہ کے مسئلے سیکھنا فرض عین ہے۔ اور انہیں میں سے ہیں مسائل حلال و حرام کہ ہر فرد بشر انکا محتاج ہے اور مسائل قلب یعنی فرائض قلبیہ، مثل تواضع و اخلاص و توکل و غیرہا اور انکے طرق تحصیل، اور محرمات باطنیہ تکبر و ریا اور عجب و حسد و غیرہا اور انکے معالجات کہ ان کا تعلم بھی ہر مسلمان پر اہم فرائض سے ہے، جس طرح بے نماز فاسق و فاجر و مرتکب کبائر ہے یوں ہی بعینہ ریا سے نماز پڑھنے والا انھیں مصیبتوں میں گرفتار ہے نستل اللہ العفو والعافیۃ۔ تو صرف یہ ہی علوم حدیث میں مراد ہیں و بس۔ غرض اس حدیث میں اسی قدر علم کی نسبت ارشاد ہے۔

ہاں آیات و احادیث دیگر کہ فضیلت علماء و ترغیب علم میں وارد، وہاں ان کے سوا اور علوم کثیرہ بھی مراد ہیں، جنکا تعلم فرض کفایہ یا واجب یا مسنون یا مستحب یا اس کے آگے کوئی درجہ فضیلت و ترغیب، اور جو ان سے خارج ہو ہرگز آیات و احادیث میں مراد نہیں ہو سکتا، اور انکا ضابطہ یہ ہے کہ وہ علوم جو آدمی کو اس کے دین میں نافع ہوں خواہ اصالتہ جیسے فقہ و حدیث و تصوف بے تخلیط و تفسیر قرآن بے افراط و تفریط، خواہ وساطتہ مثلاً نحو و صرف و معانی و بیان فی

حدوث اتہا امر دینی نہیں مگر فہم قرآن وحدیث کیلئے وسیلہ ہیں۔ اور فقیر غفر اللہ تعالیٰ اس کے لئے عمدہ معیار عرض کرتا ہے مراد حکم جیسی خود اسکے کلام سے ظاہر ہوتی ہے دوسرے کے بیان سے نہیں ہو سکتی۔

مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جنہوں نے علم اور علماء کے فضائل عالیہ وجلال عالیہ ارشاد فرمائے انہیں کی حدیث میں وارد ہے کہ علماء وارث انبیاء کے ہیں، انبیاء نے درم دینار ترکہ میں نہ چھوڑے علم اپنا ورثہ چھوڑا ہے جس نے علم پایا اس نے بڑا حصہ پایا، بس ہر علم میں اسی قدر دیکھ لینا کافی ہے کہ آیا یہ وہی عظیم دولت تیس مال ہے جو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ترکہ میں چھوڑا، جب تو بیشک محمود اور فضائل جلیلہ موعودہ کا مصداق اور اسکے جاننے والے کو لقب عالم ومولوی کا استحقاق در نہ مذموم و بد ہے، جیسے فلسفہ ونجوم یا لغو و فضول جیسے قافیہ و عروض یا کوئی دنیا کا کام، جیسے نقشہ ومساحت، بہر حال ان فضائل کا مورد نہیں، نہ اس کے صاحب کو عالم کہہ سکیں، ائمہ دین فرماتے ہیں:

جو علم کلام میں مشغول رہا اس کا نام دفتر علماء سے محو ہو جائے، سبحان اللہ جب متاخرین علماء کا علم کلام جسکے اصل اصول عقائد سنت واسلام ہیں بوجہ اختلاف فلسفہ وزیادت مخریفات مذموم ٹھہرا اور اسکا مشغول لقب عالم کا مستحق نہ ہوا تو خاص فلسفہ ومنطق فلاسفہ دیگر خرافات کا کیا ذکر ہے، لہذا حکم شرعی ہے کہ اگر کوئی شخص علماء شہر کے لیے کچھ وصیت کر جائے تو ان فنون کا جاننے والا ہرگز اس میں داخل نہ ہوگا۔

فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ قرآن وحدیث سے صمد ہادلائل اس معنی پر قائم کر سکتا ہے کہ مصداق فضائل صرف علوم دینیہ ہیں وبس، اسکے سوا کوئی علم شرع کے نزدیک علم نہ آیات واحادیث میں مراد، اگرچہ عرف ناس میں یا با اعتبار لغت علم کہا کریں، ہاں آلات و وسائل کے لیے حکم مقصود کا ہوتا ہے مگر اس وقت تک کہ وہ بقدر توکل و مقصد توکل سکھے جائیں اس طور پر وہ بھی مورد فضائل ہیں۔ جیسے نماز کے لئے گھر سے جانے والوں کو حدیث میں فرمایا کہ وہ نماز میں ہیں جب تک نماز کا انتظار کریں نہ یہ کہ انہیں مقصود قرار دے لیں اور ان کے توکل میں عمر گزار دیں، نحوی لغوی ادیب منطقی کہ انہیں علوم کا ہور ہے اور مقصود اصلی سے کام نہ رکھے زہار عالم نہیں کہ جس حیثیت کے صدقہ میں انہیں نام ومقام علم حاصل ہوتا جب وہی نہیں تو یہ اپنی حد ذات میں نہ ان خوبیوں

کے مصداق تھے اور نہ قیامت تک ہوں ہاں اسے یہ کہیں گے کہ ایک صنعت جانتا ہے جیسے آہنگر و نجار، اور فلسفی کے لیے یہ مثال بھی ٹھیک نہیں کہ لوہا بڑھی کو ان کا فن دین میں ضرر نہیں پہونچاتا اور فلسفہ تو حرام و مضر اسلام ہے اس میں منہمک رہنے والا لقب جاہل اجہل بلکہ اس سے زائد کا مستحق ہے، ولا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم۔ ہیہات، ہیہات، اسے علم سے کیا مناسبت، علم وہ ہے جو مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ترکہ ہے نہ وہ جو کفار یونان کا پس خوردہ، اسی طرح وہ نیست جسمیں انکار وجود آسمان و مکنذیب گردش سیارات وغیرہ کفریات و امور مخالفہ شرع تعلیم کئے جائیں وہ بھی مثل نجوم حرام و مہلوم اور ضرورت سے زائد حساب یا جغرافیہ وغیرہ داخل فضولیات ہیں۔

امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

کل العلوم سوى القرآن مشغلة - الا الحديث و الفقه فی الدین،

قرآن و حدیث اور فقہ کے علاوہ تمام علوم ایک دنیوی مشغلہ ہیں، یہ مجمل کلام ہے باقی تفصیل مقام کے لئے دفتر طویل درکار جسے منکور ہوا حیاہ العلوم، طریقہ محمدیہ، حدیث محمدیہ، در مختار اور رد المحتار وغیرہا اسفار علماء کی طرف رجوع کرے ہو فیما ذکرنا کفایہ لاهل الدرایہ واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم و علمہ حل محددہ اتم و احکم۔

فتاویٰ رضویہ ۱۱/۱۷

## ۲۔ فضیلت علم دین

### (۱) فضیلت علم

۲۲۷۔ عن عبد الله بن عباس رضي الله تعالى عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: **الْعِلْمُ أَفْضَلُ مِنَ الْعِبَادَةِ**۔

حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: علم عبادت سے افضل ہے۔

۲۲۸۔ عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: **الْعِلْمُ خَيْرٌ مِنَ الْعِبَادَةِ**۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علم عبادت سے بہتر ہے۔

۲۲۹۔ عن بعض الصحابة رضي الله تعالى عنهم قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: **الْعِلْمُ أَفْضَلُ مِنَ الْعَمَلِ**۔

بعض صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علم عمل سے افضل ہے۔

۲۳۰۔ عن عبادة بن الصامت رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: **الْعِلْمُ خَيْرٌ مِنَ الْعَمَلِ**۔

حضرت عبادة بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علم عمل سے بہتر ہے۔

|   |                                    |
|---|------------------------------------|
| ۲۲۷۔ جامع بیان العلم لا بہ عبد البر، ۲۳/۱ ☆ | کثر العمال للمتقی، ۲۸۶۵۷، ۱۳۲/۱۰ ☆ |
| تاریخ بغداد للخطیب، ۴۳۶/۴ ☆                 | کشف الخفا للمحلونی، ۸۵/۲ ☆         |
| ۲۲۸۔ جامع بیان العلم لا بہ عبد البر، ۲۳/۱ ☆ | کثر العمال للمتقی، ۲۸۶۶۴، ۱۳۲/۱۰ ☆ |
| کشف الخفا للمحلونی، ۸۵/۲ ☆                  |                                    |
| ۲۲۹۔ الدر المنثور للسيوطی، ۱۹۳/۱ ☆          | کثر العمال للمتقی، ۲۸۶۵۸، ۱۳۱/۱۰ ☆ |
| ۲۳۰۔ کثر العمال للمتقی، ۲۸۶۴۵، ۱۸۲/۱۰ ☆     |                                    |

## (۲) علم خشیت ربانی کا سبب ہے

۲۳۱۔ عن ابی درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا وَلَضَجَحْتُمْ قَلِيلًا وَلَخَرَجْتُمْ إِلَى الصُّعَدَاتِ تُحَارُونَ إِلَى اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ لَا تَدْرُونَ تَنْجُونَ أَوْ لَا تَنْجُونَ ۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو چیز میں جانتا ہوں اگر تم بھی جان لیتے تو زیادہ روتے اور کم ہستے اور تم ٹیلوں کی طرف نکل کر اللہ عزوجل سے گڑگڑاتے اور تم کو یہ پتہ نہ چلتا کہ تم نجات پاؤ گے یا نہیں۔

فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۹/۷۵

## ۳۔ فضیلت علماء

### (۱) فضائل علماء

۲۳۲۔ عن ابی امامة الباهلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لَا يَسْتَعِيفُ بِحَقِّهِمْ إِلَّا مُنَافِقٌ ۔  
حضرت ابی امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علماء کے حق کو ہلکانہ جانے کا مکر منافق۔

فتاویٰ رضویہ جداول ۱۳/۹

۲۳۳۔ عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لَا يَسْتَعِيفُ بِحَقِّهِمْ إِلَّا مُنَافِقٌ يَبِيسُ الْيَفَاقِ ۔  
حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علماء کے حق کو ہلکانہ جانے کا مکر کھلا منافق۔

فتاویٰ رضویہ جداول ۱۴۰/۹

۲۳۴۔ عن عبادة بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لَيْسَ مِنْ أُمَّتِي مَنْ لَمْ يَعْرِفْ لِعَالِمِنَا حَقَّهُ ۔  
حضرت عبادة بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ہمارے عالم کا حق نہ پہچانے وہ میری امت سے نہیں۔

(۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اگر عالم کو اس لئے برا کہتا ہے کہ وہ عالم ہے جب تو مرتجع کافر ہے اور اگر بوجہ علم اسکی

|  |   |                                   |
|--|---|-----------------------------------|
| ۲۳۲۔ المعجم الكبير للطبرانی ، ۲۰۲/۸ ☆    | ☆ | مجمع الروائد للهيثمي ، ۱۲۷/۱      |
| كنز العمال للمصنف ، ۴۳۸۱۰ ، ۳۲/۱۶ ☆      | ☆ | تاريخ بغداد للعطيب ، ۶۱/۱۴        |
| اللاكي المصنوعه للسيوطي ، ۷۹/۱ ☆         | ☆ | تنزيه الشريعة لابن عراق ، ۲۰۷/۱   |
| ۲۳۳۔ كنز العمال للمصنف ، ۴۳۸۱۱ ، ۳۲/۱۶ ☆ | ☆ |                                   |
| ۲۳۴۔ المستند لا حمد بن حنبل ، ۳۷۳/۵ ☆    | ☆ | المستفرك للحاكم ، الايمان ، ۱۲۲/۱ |
| الترغيب والترهيب للحنطري ، ۱۱۴/۱ ☆       | ☆ | مجمع الزوائد للهيثمي ، ۱۲۷/۱      |

تعظیم فرض جانتا ہے مگر اپنی کسی دنیوی خصومت کے باعث برا کہتا ہے، گالی دیتا تحقیر کرتا ہے تو سخت فاسق و قاجر ہے، اور اگر بے سبب رنج رکھتا ہے تو مریض القلب خبیث الباطن ہے، اور اس کے کفر کا اندیشہ ہے۔  
فتاویٰ رضویہ، جلد اول، ۱۴۰/۹

خلاصہ میں ہے۔

من ابغض عالما من غیر مسبب ظاہر بحیف علیہ الکفر، جس نے کسی عالم سے کسی ظاہری وجہ کے بغیر بغض رکھا اس پر کفر کا اندیشہ ہے۔  
منح الروض الادھر میں ہے۔  
الظاہر انه یکفر، ظاہر یہ ہے کہ اس پر حکم کفر ہے۔

فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۱۴۰/۹

۲۳۵۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: خَمْسٌ مِنَ الْعِبَادَةِ بِقِلَّةِ الطَّعَامِ وَالْقُعُودِ فِي الْمَسَاجِدِ، وَالنَّظَرِ إِلَى الْكُفَّةِ، وَالنَّظَرِ إِلَى الْمُصْحَفِ، وَالنَّظَرِ إِلَى الْعَالِمِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ چیزیں عبادت سے ہیں، کم کھانا، مسجد میں بیٹھنا، کعبہ دیکھنا، مصحف کو دیکھنا، اور عالم کا چہرہ دیکھنا۔  
فتاویٰ رضویہ ۶۱۶/۳

۲۳۶۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: خَمْسٌ مِنَ الْعِبَادَةِ، النَّظَرُ إِلَى الْمُصْحَفِ، وَالنَّظَرُ إِلَى الْكُفَّةِ، وَالنَّظَرُ إِلَى الْوَالِدَيْنِ، وَالنَّظَرُ فِي زَمَزَمَ، وَهِيَ تَحُطُّ الْخَطَايَا، وَالنَّظَرُ فِي وَجْهِ الْعَالِمِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ چیزیں عبادت سے ہیں، مصحف کو دیکھنا، کعبہ کو دیکھنا، ماں باپ کو دیکھنا، زمزم کے اندر نظر کرنا اور اس سے گناہ اترتے ہیں، اور عالم کا چہرہ دیکھنا۔

فتاویٰ رضویہ ۶۱۶/۳

۲۳۷۔ عن عبد الله بن عباس رضي الله تعالى عنهما قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فقيهُةً وَاِحْدُ أَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنْ أَلْفِ عَابِدٍ۔

فتاویٰ رضویہ ۶۷۵/۳

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دین کی سمجھ رکھنے والا ایک شخص (عالم) شیطان پر ایک ہزار عابدوں کے مقابلہ میں زیادہ بھاری ہے۔ ۱۴م

### (۲) علماء وارثین انبیاء ہیں

۲۳۸۔ عن أبي الدرداء رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : إِنْ الْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ وَإِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُورَثُوا دِينًا رَأً وَلَا دِرْهَمًا فَإِنَّمَا وَرَثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ أَخَذَهُ أَخَذَ بِحَظِّهِ وَافِرٍ۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علماء وارث انبیاء ہیں، انبیاء نے درہم و دینار ترکہ میں نہ چھوڑے، علم اپنا ورثہ چھوڑا ہے، جس نے علم پایا اس نے بڑا حصہ پایا۔

### (۳) عالم و سلطان عادل کی تعظیم

۲۳۹۔ عن أبي موسى الأشعري رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : إِنْ مِنْ إِجْلَالِ اللَّهِ تَعَالَى إِكْرَامُ ذِي الشَّيْبَةِ الْمُسْلِمِ وَحَامِلِ الْقُرْآنِ غَيْرِ الْعَالِي فِيهِ وَالْحَافِي عَنْهُ وَإِكْرَامُ السُّلْطَانِ الْمُقْسِطِ۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

---

|                               |   |       |                             |   |        |
|-------------------------------|---|-------|-----------------------------|---|--------|
| ۲۳۷۔ الجامع للبحاری ، العلم ، | ☆ | ۱۶/۱  | الس لا بن ماجة ، المقلمة ،  | ☆ | ۲۰/۱   |
| المسند لا حمد بن حنبل ،       | ☆ | ۱۹۶/۵ | تلخیص الحیبر لا بن حجر ،    | ☆ | ۱۶۲/۲  |
| اتحاف السادة للرییدی ،        | ☆ | ۷۱/۱  | کثر العمال للمنفی ، ۲۸۶۷۹ ، | ☆ | ۱۳۵/۱۰ |
| کشف المعانی للعلوی ،          | ☆ | ۲۲/۲  | التحسیر للفرطی ،            | ☆ | ۴۱/۴   |

۲۳۸۔

|                              |   |       |                            |   |       |
|------------------------------|---|-------|----------------------------|---|-------|
| ۲۳۹۔ الس لا بن داؤد مالادب ، | ☆ | ۶۶۵/۲ | الس الکبریٰ للبیہقی ،      | ☆ | ۱۶۳/۸ |
| اتحاف السادة للرییدی ،       | ☆ | ۳۰۹/۸ | الترغیب والترہیب للمندری ، | ☆ | ۱۳۳/۱ |



علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پورے مسلمان اور سنی عالم اور عادل بادشاہ کی تعظیم میں اللہ ہی کی تعظیم ہیں۔

### (۴) اعزاز علماء و سادات

۲۴۰۔ عن میمون بن شیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ : ان عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا مر بها سائل فاعطته كسرة ومر بها رجل عليه ثياب وھیئة فاقعدتہ فاكل ، فقالت : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : أنزلوا الناس منازلتهم۔

حضرت میمون بن شیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں ایک سائل کا گزر ہوا، اسے ایک ٹکڑا عطا فرمادیا، پھر ایک شخص خوش لباس شاندار گزرا اسے بیٹھا کر کھانا کھلایا، اس بارے میں ام المؤمنین سے استفسار ہوا فرمایا: حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر شخص سے اس کے مرتبہ کے لائق برتاؤ کرو۔

فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۷۳/۹

۲۴۱۔ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : القی لعلی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم وسادة فقعد علیہا وقال : لا یأبى الکرامة إلا حمار۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کہیں تشریف فرما ہوئے، صاحب خانہ نے حضرت کے لیے مسند حاضر کی، آپ اس پر رونق افروز ہوئے، اور فرمایا: کوئی گدھا ہی عزت کی بات قبول نہ کریگا۔

فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۴/۹

### (۲) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اللہ جل وعلا نے علماء و جہلاء کو برابر نہ رکھا تو مسلمانوں پر بھی ان کا امتیاز لازم ہے، اسی باب سے ہے علماء دین کو مجالس میں صدر مقام و مسند اکرام پر جگہ دینا کہ سلفا و خلفا شائع و ذائع اور شرعاً و عرفاً مندوب و مطلوب، ہاں علماء و سادات کو یہ ناجائز و ممنوع ہے کہ آپ اپنے

لیئے سب سے امتیاز چاہیں اور اپنے نفس کو اور مسلمانوں سے بڑا جانیں کہ یہ تکبر ہے اور تکبر ملک جبار جلت عظمہ کے سوا کسی کو لائق نہیں، بندہ کے حق میں گناہ اکبر ہے، الیس فی جہنم مثنوی للمتکبرین، کیا تحنم، میں نہیں ہے ٹھکانہ تکبر والوں کا، جب سب علماء کے آقا سب سادات کے باپ حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انتہا درجہ کی تواضع فرماتے اور مقام و مجلس و خورش و روش کسی امر میں اپنے بندگان بارگاہ پر امتیاز نہ چاہتے تو دوسرے کی کیا حقیقت ہے، مگر مسلمانوں کو یہی حکم ہے کہ سب سے زائد علماء و سادات کا اعزاز و امتیاز کریں، یہ ایسا ہے کہ کسی شخص کو لوگوں سے اپنے لئے قیام مکروہ اور لوگوں کا معظم دینی کے لئے قیام مندوب، پھر جب اہل اسلام انکے ساتھ امتیاز خاص کا برتاؤ کریں تو اس کا قبول انہیں ممنوع نہیں۔

فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۹/۹۷۳

## (۵) عالم کی بے ادبی نفاق ہے

۲۴۲۔ عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ثَلَاثَةٌ لَا يَسْتَحِفُّ بِحَقِّهِمْ إِلَّا مُنَافِقٌ بَيْنَ الْيَفَاقِ، ذُو الشَّيْبَةِ فِي الْأَسْلَامِ، وَالْإِمَامُ الْمُقْسِطُ، وَمُعَلِّمُ الْخَبِيرِ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخص ہیں جن کے حق کو ہلکانہ جانیکا مگر منافق کھلا منافق، ازاں جملہ ایک بوڑھا مسلمان دوسرا مسلمان بادشاہ عادل، تیسرا عالم کہ مسلمانوں کو نیک بات بتائے۔

فتاویٰ رضویہ ۱۰/۹۲

## (۶) عالم اور جاہل کے گناہ میں فرق

۲۴۳۔ عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ذَنْبُ الْعَالِمِ ذَنْبٌ وَاحِدٌ وَ ذَنْبُ الْجَاهِلِ ذَنْبَانِ، قِيلَ: وَ لِمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ صَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: الْعَالِمُ يُعَذِّبُ عَلَى رُكُوبِهِ الذَّنْبَ،

- |   |                               |   |                                  |
|---|-------------------------------|---|----------------------------------|
| ☆ | المعجم الكبير للطبرانی، ۲۰۲/۸ | ☆ | الجامع الصغير للسيوطی، ۲۱۴/۱     |
| ☆ | مسند الفردوس للدیلمی، ۲۴۸/۲   | ☆ | کنز العمال للمفتی، ۲۸۷۸۴، ۱۰/۱۵۳ |
| ☆ | الجامع الصغير للسيوطی، ۲۶۴/۱  | ☆ |                                  |

وَالْجَاهِلُ عَلَى رُكُوبِهِ الذَّنْبَ وَ عَلَى تَرْكِ التَّعْلَمِ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عالم کا گناہ ایک گناہ ہے اور جاہل کا گناہ دو۔ کسی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! علیک الصلوٰۃ والسلام، کس لئے؟ فرمایا: عالم پر وبال اسی کا ہے کہ گناہ کیوں کیا۔ اور جاہل پر ایک عذاب گناہ کا اور دوسرا نہ سیکھنے کا۔

فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۷۴/۹

## ۴۔ فضیلت طلبہ

### (۱) طالب علم مجاہد ہے

۲۴۴۔ عن أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: مَنْ خَرَجَ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَتَّى يَرْجِعَ۔

حاشیہ اربعہ المعانی ۸۳

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو طلب علم میں نکلا وہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ہے جب تک گھر واپس نہ آجائے۔ ۱۲م

۲۴۴۔ الجامع للترمذی، باب فصل العلم، ۸۹/۲ ☆ المعجم الصغير للطبرانی، ۱۳۶/۱  
 الترغیب والترہیب للہمنری، ۱۵/۱ ☆ کمز العمال للمتقی، ۲۸۸/۱۹، ۱۵۸/۱۰  
 تاریخ دمشق لابن عساکر، ۴۵۲/۱ ☆ تاریخ اصفہان لابی نعیم، ۱۰۳/۱  
 تنزیہ الشریعہ لابن عراق، ۲۷۴/۱ ☆

## ۵۔ تبلیغ و عمل

### (۱) تبلیغ دین ضروری ہے

۲۴۵۔ عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : کَلَّا وَاللَّهِ ، لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ أَوْ لَيُصْرِخَنَّ اللَّهُ بِقُلُوبِ بَعْضِكُمْ عَلَى بَعْضٍ ثُمَّ لَيَلْعَنَنَّكُمْ كَمَا لَعَنَهُمْ ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یوں نہیں خدا کی قسم یا تو تم ضرور امر بالمعروف کرو گے ضرور نہی عن المنکر کرو گے۔ یا ضرور اللہ تعالیٰ تمہارے دل ایک دوسرے پر مارے گا۔ پھر تم سب پر اپنی لعنت اتارے گا جیسی ان بنی اسرائیل پر اتاری۔ فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۲۱۶/۱۰

### (۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ امر وہی نہ ہر شخص پر فرض نہ ہر حال میں واجب، ذبحال عدم وجوب اسکے ترک پر یہ احکام نہیں بلکہ بعض صورتوں میں شرع ہی اسے ترک کی ترغیب دے گی۔ جیسے جبکہ کوئی فتنہ اشد پیدا ہوتا ہو۔ یوں ہی اگر جانے کہ بے سود ہے کارگر نہ ہوگا۔ تو خواہی خواہی چھیڑنا ضرور نہیں۔ خصوصاً جبکہ کوئی امر اہم اصلاح پارہا ہو، مثلاً کچھ لوگ حریر کے عادی نماز کی طرف جھکے یا عقائد سنت سیکھنے آتے ہیں اور جب حریر و پابندی وضع میں ایسے منہمک ہیں کہ اس پر اصرار کیجئے تو ہرگز نہ مانیں گے غایت یہ کہ آنا چھوڑ دیں گے، وہ رغبت نماز اور تعلیم عقائد بھی جائیگی تو ایسی حالت میں بقدر تیسرا نہیں ہدایت، اور باقی کیلئے انتظار وقت و حالت ترک نہیں بلکہ اسی کی تدبیر دستی ہے۔

ہاں اگر بھری مریدی کا تعلق ہے اور یہ دل سے ہے تو اب ایسی صورت کا پیدا ہونا جس میں امر وہی منہمک بضرر ہوں ظاہر نا در ہے۔ ایسے متبوعوں مقتداؤں پیروں پر اس فرض اہم کی اقامت بقدر قدرت ضرور لازم اور اسی میں ان اتباع و مریدوں کے حق سے ادا ہونا ہے۔ جو

باوصف قدرت و عدم معصرت ان کے سیاہ و سفید سے کچھ مطلب نہ رکھے بلکہ ہر حال میں خوش گزراں کی ٹھہرائی۔ خواہ یوں کہ خود ہی احکام شرعیہ کی پرواہ نہ رکھتا ہو۔ جیسے آج کل بہت آزاد متصوف، یا کسی دنیوی لحاظ سے پابندی شرع کو نہ کہتا ہو۔ جیسے در صورت امر و نہی اپنے پلاؤ کو توڑے یا آؤ بھگت پر خائف ہو تو یہ ضرور غیر غواہیت ہے نہ شیخ ہدایت۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۹/۲۱۶

۲۴۶۔ عن أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال: لما بعث الله تعالى موسى عليه السلام الى فرعون نو دى لن يفعل فلم افعل؟ قال: فناداه اثنا عشر ملكا من علماء الملائكة، امض لما امرت به فاما جهدنا ان نعلم هذا فلم نعلمه۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو موٹی عز و جل نے رسول کر کے فرعون کی طرف بھیجا، موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام چلے تو ندا ہوئی۔ مگر اے موسیٰ، فرعون ایمان نہ لائے گا۔ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دل میں کہا، پھر میرے جانے سے کیا فائدہ۔ اس پر بارہ سماء طائفہ عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام نے کہا، اے موسیٰ! آپکو جہاں کا حکم ہے جائیے، یہ وہ راز ہے کہ باوصف کوشش آج تک ہم پر بھی نہ کھلا۔

(۲) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

لیکن آخر نفع بعثت سب نے دیکھ لیا کہ دشمنان خدا ہلاک ہوئے۔ دوستان خدا نے انکی غلامی اور انکے عذاب سے نجات پائی۔ ایک جلسہ میں ستر ہزار ساحر مجدہ میں گر گئے اور ایک زبان بولے۔

أَمَّا رَبِّ الْعَالَمِينَ ، رَبِّ مُوسَى وَهَارُونَ۔

ہم اس پر ایمان لائے جو رب ہے سارے جہان کا۔ رب ہے موسیٰ و ہارون علیہما الصلوٰۃ والسلام کا۔

فتاویٰ رضویہ ۱۱/۱۹۳

## (۲) تبلیغ و ہدایت پر اجر عظیم

۲۴۷۔ عن سهل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: وَاللَّهِ لَا يَهْدِي اللَّهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرَ لَكَ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ۔

حضرت سهل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خدا کی قسم بیشک یہ بات کہ اللہ تعالیٰ تیرے سبب سے ایک شخص کو ہدایت فرمادے تو تیرے لئے سرخ اونٹوں کا مالک ہونے سے بہتر ہے۔

## (۳) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جہاد کہ اعظم وجوہ ازالہ منکر ہے اسکی تقسیم تین اقسام پر ہے۔ سنانی، لسانی، جتانی یعنی کفر و بدعت فسق کو دل سے برا جانا، یہ ہر کافر مبتدع و فاسق سے ہے اور ہر مسلمان کہ اسلام پر قائم ہوا سے کرنا ہے۔ مگر جنہوں نے اسلام کو سلام اور اپنے آپکو کفار و مشرکین کا غلام کیا انکی راہ جدا ہے۔ انکا دین غیر دین خدا ہے۔

اور لسانی کہ زبان و قلم سے رد، بھجھہ تعالیٰ خادمان شرع ہمیشہ سے کر رہے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی مدد شامل حال ہو تو دم آخر تک کریں گے، وہابیہ، نیاچہ، دیوبندیہ، قادیانیہ، روافض غیر مقلدین، ندویہ، آریہ، نصاریٰ وغیرہم کا رد کیا اور اب گاندھویہ سے بھی وہی برسر پیکار ہیں۔ حق کی طرف جلاتے اور باطل کو باطل کر دکھاتے ہیں اور مسلمانوں کو گمراہ گروں سے بچاتے ہیں واللہ الحمد، آگے ہدایت رب عزوجل کے ہاتھ ہے۔

رہا جہاد سنانی، تو ہم بار بار ذکر کر چکے ہیں کہ بصوص قرآن عظیم ہم مسلمانان ہند کو جہاد برپا کرنے کا حکم نہیں، اسکا واجب بنانے والا مسلمانوں کا بدخواہ مبین، بہکانے والے یہاں واقعہ کر بلا پیش کرتے ہیں یہ محض انکا اغوا ہے۔

۲۴۷۔ الجامع الصحیح للبخاری الجہاد، ☆ الصحیح لمسلم، فضائل الصحابہ، ۲/۲۷۹

کنز العمال للمفتی، ۲۸۷۱۳، ۱۰/۱۴۰ ☆ المس لا بی داؤد، ۳۶۶۱، العلم، ۲/۵۱۵

المس لمسجد بن منصور، ۲۴۷۳، ☆ المسند لاجمہ بن حیل، ۳۳۳/۵

شرح معانی الآثار للطحاوی، ۲۰۷/۳ ☆

اولاً۔ اس لڑائی میں ہرگز حضرت امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے پہل نہ تھی۔ امام نے غبیث کوفیوں کے وعدوں پر قصد فرمایا تھا۔ جب ان غداروں نے بد عہدی کی قصد رجوع فرمایا۔ اور جب سے شروع جنگ تک اسے بار بار احباب و اعداء سب پر اظہار فرمایا۔

الف جب حرمین یزید ریاحی تھی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اول بار ہزار سواروں کے ساتھ حضرت امام عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حراجم ہوئے۔ امام نے خطبہ فرمایا: اے لوگو! میں تمہارا بلایا آیا ہوں۔ تمہارے ایلچی اور خطوط آئے کہ تشریف لائیے۔ ہم بے امام ہیں۔ میں آیا۔ اب تم اگر عہد پر قائم ہو تو میں تمہارے شہر میں جلوہ فرما ہوں۔

وان لم تفعلوا او کنتم بمقدمی کا رہیں انصرفت عنکم الی المکان الذی اقبلت منه۔

اور اگر تم عہد پر نہ رہو۔ یا میرا تشریف لانا تمہیں ناپسند ہو تو میں جہاں سے آیا وہیں واپس جاؤں۔ وہ خاموش رہے۔

ب پھر بعد نماز عصر خطبہ فرمایا اور آخر میں بھی وہی ارشاد فرمایا کہ۔  
ان انتم کرہتمونا انصرفت عنکم۔

اگر تم ہمیں ناپسند رکھتے ہو میں واپس جاؤں۔

حرنے کہا: ہمیں تو حکم ہے کہ آپ سے جدا نہ ہوں جب تک ابن زیاد کے پاس کوئے نہ ہو نچادیں۔

ج امام نے اس پر بھی ہمراہیوں کو معاودت کا حکم دیا۔ وہ بقصد واپسی سوار ہوئے، حرنے واپس نہ ہونے دیا۔

د جب نینوا پہونچے۔ حر کے نام ابن زیاد غبیث کا خط آیا کہ حسین کو پٹ پر میدان میں اتارو جہاں پانی نہ ہو اور یہ میرا ایلچی تمہارے ساتھ رہیگا کہ تم میرا حکم بجالاتے ہو یا نہیں۔ حرنے حضرت امام کو ناپاک خط کا مضمون سنایا اور ایسی ہی جگہ اترنے پر مجبور کیا۔ فدائیان امام سے زہر بن اثنین رحمۃ اللہ تعالیٰ نے عرض کی: اے ابن رسول اللہ آگے جو لشکر آنے والا ہے وہ ان سے بہت زاید ہے ہمیں اذن دیجئے کہ ان سے لڑیں۔

فرمایا: ما کنت لا بدء ہم بالقتال،



میں ان سے قتال کی پہل کرنے کو نہیں۔

۵ جب خبیث بن طیب یعنی ابن سعد اپنا لشکر لیکر یہو نچا۔ حضرت امام سے دریافت کیا۔ کیسے آئے؟ فرمایا: تمہارے شہر والوں نے بلایا تھا۔

اما اذا کرھونی فانی انصرف عنہم، اب کہ میں انہیں ناگوار ہوں تو واپس جاتا ہوں ابن سعد نے یہ ارشاد ابن زیاد کو لکھا، اس خبیث نے نہ مانا، قاتلہ اللہ۔

۶ شب کو ابن سعد سے خلوت میں گفتگو ہوئی، اس میں بھی حضرت امام نے فرمایا، دعونی ارجع الی المکان الذی اقبلت منه، مجھے چھوڑ دو کہ میں مدینہ طیبہ واپس جاؤں، ابن سعد نے ابن زیاد کو لکھا، اس بار وہ راضی ہوا تھا کہ شرمزد و خبیث نے باز رکھا۔  
۷ عین معرکہ میں قتال سے پہلے فرمایا۔

ایہا الناس، اذکرھتمونی فدعونی انصرف الی مأمنی من الارض، اے لوگو! جب کہ تم مجھے پسند نہیں کرتے تو چھوڑ دو کہ اپنی امن کی جگہ چلا جاؤں۔ اشیاء نے نہ مانا، غرض جب سے برابر قصد عود رہا، مگر ممکن نہ ہوا کہ منظور رب کی تھا، جنت آراستہ ہو چکی تھی، اپنے دولہا کا انتظار کر رہی تھی، وصال محبوب حقیقی کی گھڑی آگئی تھی، تو ہرگز امام کی طرف سے لڑائی میں پہل نہ تھی ان خبیثوں ہی نے مجبور کیا اب دو صورتیں تھیں، یا بخوف جان اس پلید کی وہ طعون بیعت قبول کی جاتی کہ یزید کا حکم ماننا ہوگا، اگرچہ خلاف قرآن و سنت ہو، یہ رخصت تھی ثواب کچھ نہ تھا، قال اللہ تعالیٰ،

الآمن اکره وقلبه مطمئن بالإیمان۔

مگر جو مجبور کیا جائے اور اس کا دل ایمان پر برقرار ہو۔

یا جان دیدی جاتی اور وہ ناپاک بیعت نہ کی جاتی، یہ مزیت تھی، اور اس پر ثواب عظیم اور یہ انکی شان رفیع کے شایاں تھی اسی کو اختیار فرمایا۔ اسے یہاں سے کیا علاقہ۔

ثانیاً۔ بالفرض اس بے سروسامانی میں امام کی طرف سے پہل بھی سہی تو یہاں ایک فرق عظیم ہے، جس سے یہ جاہل غافل۔

فاسقوں پر ازالہ منکر میں حملہ جائز اگرچہ تنہا ہو اور وہ ہزاروں۔ اور سلطان اسلام جس پر اقامت جہاد فرض ہے اسے بھی کافروں سے پہل حرام، جب کہ ان کے مقابلہ کے قابل نہ ہو

چنانچہ حضرت امام پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام لیتے ہوئے شرم چاہیے تھی، کیا امام تو امام انکے غلام، انکے در کے کسی کتے نے بھی معاذ اللہ مشرکوں سے مدد مانگی؟ کیا کسی مشرک کا دامن تھاما؟ کیا کسی مشرک کے پس رو بنے؟ کیا مشرکوں کی جے پکاری؟ کیا مشرکوں سے اتحاد کا نٹھا؟ کیا مشرکوں کے حلیف بنے؟ کیا انکی خوشامد کے لیے شعار اسلام بند کرنے میں کوشاں ہوئے؟ کیا قرآن وحدیث کی تمام عبرت پرستی پر نثار کر دی۔ وغیرہ وغیرہ شائع کثیرہ۔

بہترین ہیں ہزار ہا کا مقابلہ فرمایا: امام کا نام لیتے ہو تو کیا تم میں بہتر مسلمان بھی نہیں؟ جب ۲۳ کروڑ مشرکین تمہارے ساتھ ہوں گے اس وقت تم میں بہتر مسلمانوں کا عدد پورا ہوگا؟۔ قرآن کو پیٹھ دینے والو! کیوں امام کا نام لیتے ہو؟ اسلام سے الٹے چلنے والو! کیوں مسلمانوں کو دھوکہ دیتے ہو؟ دہلی میں فتویٰ چھاپ دیا کہ اس وقت جہاد واجب ہے، بے سرو سامانی کے جواب کو امام کی نظیر پیش ہوگئی، اور حالت یہ کہ ذرا سی دھوپ سے بچنے کو گنوتیروں کی چھاؤں دھونڈ رہے ہیں، کیا تم اپنے فتوے سے نہ صرف تارک فرض و مرتکب حرام بلکہ راضی بہ ظلم و کفر و ذلت اسلام نہ ہوئے، امام کا توکل اللہ پر تھا، تمہارا اعتماد اعداء اللہ پر ہے، یقین جانو اللہ سچا، اللہ کا کلام سچا، ”لَا يَأْتِيَنَّكُمْ خَبْرًا“ مشرکین تمہاری بدخواہی میں گئی نہ کریں گے، وہ جھوٹا فتویٰ اور یہ پوچ بھروسہ، اور خادمان شرع پر الٹا قصہ کہ کیوں خاموش رہے؟ کیوں سینہ سپر نہ ہوئے؟ یہ ہے تمہاری خیر خواہی اسلام، یہ ہیں تمہارے دل ساختہ احکام، جن پر نہ شرع شاہد نہ عقل مساعد۔ مسلمان ہونے کا دعویٰ ہے تو اسلام کے دائرے میں آؤ، تہدیل احکام الرحمن و اختراع احکام الشیطان سے ہاتھ اٹھاؤ مشرکین سے اتحاد توڑو، دیوبند یہ وغیرہ ہم مرتدین کا ساتھ چھوڑو، کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دامن پاک تمہیں اپنے سایہ میں لے دینا نہ ملے دین تو انکے صدقے میں ملے۔

الحجۃ الموترہ ۹۳-۹۷

۲۴۸۔ عن ابی رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لَآ يَهْدِي اللّٰهُ عَرَّوَجَلًا عَلٰی يَدِكَ رَجُلًا خَيْرٌ لَّكَ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَغَرَبَتْ۔

حضرت ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ایک شخص کو تیرے ذریعہ سے ہدایت فرمادے تو یہ تیرے لئے تمام روئے زمین کی سلطنت ملنے سے بہتر ہے۔  
فتاویٰ رضویہ ۲/۲۳۹

### (۳) تبلیغ سامعین کے حال کے مطابق کرو

۲۴۹۔ عن عبد الله ابن عباس رضي الله تعالى عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: مَا أَنْتَ مُحَدِّثٌ قَوْمًا حَدِيثًا لَا تَبْلُغُهُ عُقُوقُ لَهُمْ إِلَّا كَانَ عَلَى بَعْضِهِمْ فِتْنَةٌ۔

حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تو کسی قوم کے آگے وہ باتیں بیان کریگا جن تک انکی عقلیں نہ پہنچیں تو ضرور وہ ان میں کسی پر فتنہ ہوگی۔

فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۹/۲۱۵

### (۴) بے عمل عالم کی مثال

۲۵۰۔ عن حنبل بن عبد الله رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: مَثَلُ الْعَالِمِ الَّذِي يُعَلِّمُ النَّاسَ الْخَيْرَ وَيُنْسِي نَفْسَهُ كَمَثَلِ السِّرَاجِ يُضِيءُ لِلنَّاسِ وَيُحْرِقُ نَفْسَهُ۔

حضرت حنبل بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عالم اگر اپنے علم پر عمل نہ کرے جب اسکی مثال شمع کی ہے کہ آپ جلے اور لوگوں کو روشنی دے۔  
فتاویٰ رضویہ ۷/۲۷۵

۲۵۱۔ عن حنبل بن عبد الله رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: مَثَلُ مَنْ يُعَلِّمُ النَّاسَ الْخَيْرَ وَيُنْسِي نَفْسَهُ كَمَثَلِ الْمِصْبَاحِ الَّذِي يُضِيءُ لِلنَّاسِ وَيُحْرِقُ نَفْسَهُ۔

حضرت حنبل بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

|   |       |                             |
|---|-------|-----------------------------|
| ☆ | ۴۷۹/۲ | ۲۴۹۔ الجامع الصغير للسيوطي  |
| ☆ | ۱۶۶/۲ | ۲۵۰۔ المعجم الكبير للطبراني |
| ☆ | ۱۶۷/۲ | ۲۵۱۔ المعجم الكبير للطبراني |

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا! جو لوگوں کو نیک باتوں کی تعلیم دے اور خود عمل نہ کرے اسکی مثال چراغ کی ہے کہ خود جلے اور لوگوں کو روشنی دے۔

### (۵) ہر صدی میں ایک مجدد

۲۵۲۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : إِنْ اللّٰهُ يُنْعَثُ عَلٰی رَأْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ يُحَدِّدُهَا دِينُهَا۔  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ ہر صدی کے شروع یا آخر میں ایسے شخص کو بھیجتا رہیگا جو تجدید و احیاء دین کا فریضہ انجام دیگا۔

### (۶) معلم و متعلم کے آداب

۲۵۳۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : تَوَاضَعُوا لِمَنْ تَتَعَلَّمُونَ مِنْهُ وَتَوَاضَعُوا لِمَنْ تُعَلِّمُونَهُ وَلَا تَكُونُوا حَبَابِرَةَ الْعُلَمَاءِ فَيَغْلِبَ جَهْلُكُمْ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس سے علم سیکھتے ہو اس کے لیے تواضع کرو اور جسے سکھاتے ہو اس کے لیے تواضع کرو اور گردن کش عالم نہ بنو کہ تمہارا جہل تم پر غالب ہو جائے۔

### (۴) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علماء نے تصریح فرمائی کہ غیر خدا کے لیے تواضع حرام ہے فتاویٰ ہند یہ میں ہے۔

التواضع لغير الله حرام كذا في الملتقط۔

تو بات وہی ہے کہ انبیاء و اولیاء، علماء و مسلمین کے واسطے تواضع اس لئے ہے کہ وہ اللہ کے نبی ہیں، یہ اللہ کے ولی ہیں، دین الہی کے قیم ہیں، یہ ملت الہیہ پر قائم ہیں، تو علم تواضع جب وہ نسبت ہے جو انہیں بارگاہ الہی میں حاصل، تو یہ تواضع بھی درحقیقت خدا ہی کے لئے ہوئی جیسے صحابہ کرام و اہل بیت عظام کی تعظیم و محبت، عینہ محبت و تعظیم سید عالم ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم۔

تواضع لغیر اللہ کی شکل یہ ہے کہ العیاذ باللہ کسی کا فریاد نیا دار غنی کے لئے اس کے سبب تواضع ہو کہ یہاں وہ نسبت موجود نہیں، یا موجود ہے تو ملحوظ نہیں، اے عزیز، کیا وہ احادیث کثیرہ ہیرہ جن میں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے خشوع و خضوع بجالانا مذکور اس درجہ اشتہار پر نہیں کہ فقیر کو ان کے جمع واستیعاب سے غنا ہو۔

فتاویٰ رضویہ ۵۳۳/۳

### (۷) استاد سے انکساری سے پیش آؤ

۲۵۴۔ عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ وَتَعَلَّمُوا إِلَيْهِ السَّكِينَةَ وَالْوَقَارَ، وَتَوَاصَعُوا لِمَنْ تَتَعَلَّمُونَ مِنْهُ۔

فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۲۱/۹

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علم حاصل کرو اور ہر علم کے لیے سکون قرار بھی سیکھو، اور جس سے علم حاصل کرو اس کے سامنے انکساری اختیار کرو۔ ۱۲م

### (۸) استاد آقا ہے

۲۵۵۔ عن ابی امامۃ الباہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ عَلَّمَ عَبْدًا آيَةً مِنْ كِتَابِ اللَّهِ فَهُوَ مَوْلَاهُ۔

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی شخص کو قرآن کریم کی ایک آیت سکھائی وہ اس کا آقا ہے۔

فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۲۰/۹

|       |   |                         |       |   |                             |
|-------|---|-------------------------|-------|---|-----------------------------|
| ۴۲۰/۱ | ☆ | اتحاد السادة للريدي     | ۳۴۲۱۶ | ☆ | ۲۵۴۔ حلیۃ الاولیاء لا ینعی  |
| ۳۳۶/۴ | ☆ | الکامل لا ینعی          | ۱۱۴/۱ | ☆ | الترغیب والترہیب، للمصلی    |
| ۴۶/۱  | ☆ | امالی الشحری            | ۱۲۹/۱ | ☆ | مجمع الزوائد للہیثمی        |
| ۱۲۸/۱ | ☆ | مجمع الزوائد للہیثمی    | ۱۱۲/۸ | ☆ | ۲۵۵۔ المعجم الکبیر للطبرانی |
| ۵۳۲/۱ | ☆ | کنز العمال للمصنف ۲۳۸۴۰ | ۲۴۸/۸ | ☆ | فتح الباری للعسقلانی        |
| ۵۰۰   | ☆ | تاریخ جرجان للہیثمی     | ۵۶/۲  | ☆ | تاریخ دمشق لا ینعی          |

۲۵۶۔ عن امیر المؤمنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم قال : من علمنی حرفاً فقد صیرنی عبداً ان شاء باع وان شاء اعتق۔

امیر المؤمنین مولیٰ المسلمین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: جس نے مجھے ایک حرف بھی سکھایا اس نے مجھے اپنا غلام بنا لیا، اب خواہ وہ مجھے فروخت کرے یا آزاد کر دے۔

## (۹) کثرت سوال منع ہے

۲۵۷۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ذَرُونِي مَا تَرَكْتُكُمْ ، فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ وَاجْتِلَافِهِمْ عَلَى أَنْبِيَآءِهِمْ فَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَاجْتَنِبُوهُ وَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِأَمْرٍ فَتَاتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس بات پر میں نے تم پر تھم (تنگی) نہ کی اس میں مجھے تفتیش نہ کرو، کہ اگلی باتیں اسی بلا سے ہلاک ہوئیں، میں جس بات کو منع کروں اس سے بچو اور جس کا حکم دوں اسے بقدر قدرت بجالاؤ۔

۲۵۸۔ عن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : إِنْ أَعْظَمَ الْمُسْلِمِينَ فِي الْمُسْلِمِينَ جُرْمًا مِّنْ سَأَلَ عَنْ شَيْءٍ

۲۵۶۔

|  |                                    |
|--|------------------------------------|
| ۲۵۷۔ الجامع الصحيح للبخاری ، الاعتصام ، ۱۰۸۲ / ۲ ☆ | ☆ الصحيح لمسلم ، الحج ، ۴۳۲ / ۱    |
| السنن لابن ماجہ ، المقدمہ ، ۲ / ۱ ☆                | ☆ الجامع للترمذی ، العلم ، ۹۳ / ۲  |
| المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۴۷ / ۲ ☆                   | ☆ السنن الکبریٰ للبیہقی ، ۳۸۸ / ۱  |
| التمهید لابن عبد البر ، ۱۴۸ / ۱ ☆                  | ☆ مجمع الروائد للہیثمی ، ۱۵۸ / ۱   |
| اتحاف السادہ للزبیدی ، ۵۰ / ۲ ☆                    | ☆ الدر المنثور ، ۳۳۵ / ۲           |
| ۲۵۸۔ الجامع الصحيح للبخاری ، الاعتصام ، ۱۰۸۲ / ۲ ☆ | ☆ الصحيح لمسلم ، الفضائل ، ۲۶۲ / ۲ |
| السنن لابن داؤد ، السنۃ ، ۲۳۶ / ۲ ☆                | ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۱۷۶ / ۱   |
| المستدرک للحاکم ، ۶۲۶ / ۳ ☆                        | ☆ التفسیر لقرطبی ، ۳۳۵ / ۱         |
| مشکل الآثار للضحاوی ، ۲۰ / ۱ ☆                     | ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ۲۶۴ / ۱   |

لَمْ يُحَرِّمْ عَلَى النَّاسِ فَحَرَّمَ مِنْ رَجُلٍ مَسْأَلَتِهِ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک مسلمانوں کے بارے میں انکا بڑا گنہگار وہ ہے جو ایسی چیز سے سوال کرے کہ حرام نہ تھی، اس کے سوال کے بعد حرام کر دی گئی۔

### (۵) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ احادیث باعلیٰ ندامت ادا کی کہ قرآن و حدیث میں جن باتوں کا ذکر نہیں، نہ انکی اجازت ثابت، نہ ممانعت وارد، وہ اصل جواز پر ہیں، ورنہ اگر جس چیز کا کتاب و سنت میں ذکر نہ ہو مطلقاً ممنوع و نادرست ٹھہرے تو اس سوال کر نیوالے کی کیا خطا؟ اسکے بغیر پوچھے بھی وہ چیز ناجائز ہی رہتی، بالجملہ یہ قاعدہ نفیسہ ہمیشہ یاد رکھنے کا ہے کہ قرآن و حدیث سے جس چیز کی بھلائی یا برائی ثابت ہو وہ بھلی یا بری ہے، اور جس کی نسبت کوئی ثبوت نہ ہو وہ معاف و جائز و مباح و روا، اس کو حرام و گناہ و نادرست و ممنوع کہنا شریعت پر افتراء ہے۔

فتاویٰ رضویہ ۳/۵۵۲، ۵۵۳

### (۱۰) زیادہ قیل و قال سے بچو

۲۵۹۔ عَنْ الْمَغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : قَالَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ اللَّهَ نَكِرَ لَكُمْ قِيلَ وَقَالَ ، وَكَثُرَتِ السُّؤَالُ وَاصْأَعَةُ الْحَالِ ۔

حضرت مغیرہ ابن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ بلا وجہ قیل و قال، کثرت سوال، اور مال برباد کرنے کو ناپسند فرماتا ہے۔

فتاویٰ رضویہ ۶/۴۲۲

### (۱۱) نا اہل کو ذمہ دار نہ بناؤ

۲۶۰۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

۲۵۹۔ الجامع الصحيح للبخاری، الا مستقراص، ۱/۳۲۴ ☆ المسند للاحمد بن حنبل، ۴/۲۴۹

کنز العمال للمفتی، ۲۸-۴۴، ۱۶/۸۶ ☆ جمع الحوامع للسيوطی، ۳۴۴۳

۲۶۰۔ المستدرک للحاکم، ۴/۱۰۴ ☆ کنز العمال للمفتی، ۶۸۷-۱۱۶، ۶/۲۵

☆ ۲/۱۷۹

الترغیب والترہیب للمفتی،

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا مِنْ عَصَابَةٍ وَفِيهِمْ مَنْ هُوَ أَرْضِي لِلَّهِ مِنْهُ فَقَدْ نَحَانَ اللَّهُ وَنَحَانَ رَسُولُهُ وَنَحَانَ الْمُؤْمِنِينَ۔ فتاویٰ رضویہ حصہ دوم ۱۳۶/۹

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی قریبی رشتہ دار کو حاکم بنایا اور لوگوں میں اس سے زیادہ کوئی شخص حاکم بننے کے لائق ہے تو اسے اللہ و رسول اور تمام مؤمنین کی خیانت کی۔ ۱۲م

(۱۲) حصول علم برائے جاہ و مال مذموم ہے

۲۶۱۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَكَلَ بِالْعِلْمِ طَعْمَ اللَّهِ عَلَى وَجْهِهِ، وَرَدَّ عَلَى عَقِبَيْهِ وَكَانَتْ النَّارُ أَوْلَى بِهِ۔ فتاویٰ رضویہ حصہ دوم ۲۲/۹

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے علم دین کو محض کھانے پینے کا ذریعہ بنایا اللہ تعالیٰ اسکی صورت بدل دیگا اور اسکو خائب و خاسر لوٹے گا اور وہ مستحق جہنم ٹھرے گا۔ ۱۲م

(۱۳) فتنوں کے ظہور کے وقت عالم پر علم کا ظاہر کرنا فرض

۲۶۲۔ عَنْ مَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا ظَهَرَتِ الْفِتْنُ أَوْ قَالَ الْبِدْعُ فَلْيُظْهِرِ الْعَالِمُ عِلْمَهُ، وَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جب ظاہر ہوں فتنے یا فساد یا بد مذہبیاں اور عالم اپنا علم اس وقت ظاہر نہ کرے تو اس پر اللہ اور فرشتوں اور آدمیوں سب کی لعنت ہے اللہ نہ اسکا فرض قبول کرے اور نہ نفل۔

فتاویٰ رضویہ حصہ دوم ۴۰/۹، ۲۸۶،



## (۶) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جب کوئی گمراہ بددین رافضی ہو یا مرزائی وہابی ہو یا دیوبندی وغیرہم خذلہم اللہ تعالیٰ اجمیع مسلمانوں کو بہکائے فتنہ و فساد پیدا کرے تو اسکا دفع اور قلوب مسلمین سے شبہات شیطین کا رفع فرض اعظم ہے جو اس سے روکتا ہے (يُصَدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَ يَتَغَوَّنَهَا عَوَجًا) میں داخل ہے کہ اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اور انہیں کجی چاہتے ہیں۔ مسلمانوں پر فرض ہے کہ ایسے گمراہوں اور گمراہ گروں بے دینوں کی بات پر کان نہ رکھیں، ان پر فرض ہے کہ روافض و مرزائیہ اور خود ان بے دینوں (خلافت کمیٹی والوں) یا جسکا فتنہ اٹھتے دیکھیں سد باب کریں، وعظ علماء کی ضرورت ہو وعظ کہلوائیں، اشاعت رسائل کی حاجت ہو اشاعت کروائیں، حسب استطاعت اس فرض عظیم میں روپیہ صرف کرنا مسلمانوں پر فرض ہے۔ جب بد مذہبوں کے دفع نہ کرنے والے پر یہ لعنتیں ہیں تو جو غیبت ان کے دفع کرنے سے روکے اس پر کس قدر اشد غضب و لعنت اکبر ہوگی، وَ سَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ۔

فتاویٰ رضویہ حصہ دوم ۹/۲۸۶

## (۱۴) بہت سے عالم غیر فقیہ ہوتے ہیں

۲۶۴۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : نَضَّرَ اللَّهُ عَبْدًا سَمِعَ مَقَالَ لَيْئِي فَوَعَاَهَا ثُمَّ بَلَّغَهَا عَنِّي قُرْبُ حَامِلٍ فَقِيٍّ غَيْرُ فَقِيٍّ وَ رُبَّ حَامِلٍ فَقِيٍّ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بندے کو خوش و خرم رکھے جس نے میری حدیث سنی اور اسکو خوب یاد کر لیا پھر دوسروں تک پہنچا دیا، کیوں کہ بہتر ہے وہ ہیں کہ فقہ کے حامل و حافظ و راوی ہیں مگر خود اسکی سمجھ نہیں رکھتے اور بہتر ہے حاملان فقہ ان کے پاس فقہ لے جاتے ہیں جو

|                                  |                                    |
|----------------------------------|------------------------------------|
| ۲۶۴۔ الجامع للترمذی، العلم، ۹۰/۲ | ☆ المس لا بی داؤد، العلم، ۵۶۵/۲    |
| المسند لا احمد بن حنبل، ۱۸۳/۵    | ☆ المس لا بی ماجة المقلعة، ۲۱/۱    |
| ☆ المستدرک للحاکم، ۸۷/۱          | ☆                                  |
| اتحاف السادة لرییدی، ۱۶۱/۸       | ☆ کثر العمال للعتقی، ۲۹۱۶۳، ۲۲۰/۱۰ |

ان سے زیادہ اسکی سمجھ رکھتے ہیں۔

و فی الباب عن زید بن ثابت وعن حبیر بن مطعم وعن عبد اللہ ابن

مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

(۷) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام اجل سلیمان اعمش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا علم غزیر و فضل کبیر خیال کیجئے۔ جو خود سیدنا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگرد جلیل الشان اور اجلہ ائمہ تابعین اور تمام ائمہ حدیث کے استاذ الاساتذہ ہیں۔ امام ابن حجر مکی شافعی اپنی کتاب خیرات الحسان میں فرماتے ہیں۔ کسی نے ان امام اعمش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کچھ مسائل پوچھے۔ ہمارے امام اعظم، امام الائمہ، مالک الائمہ، سراج الائمہ، سیدنا ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ اس زمانے میں انہیں امام اعمش سے حدیث پڑھتے تھے اس وقت حاضر مجلس تھے۔ امام اعمش نے وہ مسائل ہمارے امام اعظم سے پوچھے امام نے فوراً جواب دیئے امام اعمش نے کہا یہ جواب آپ نے کہاں سے پیدا کئے؟ فرمایا: ان حدیثوں سے جو میں نے خود آپ ہی سے سنی ہیں۔ اور وہ حدیثیں مع سند روایت فرمادیں۔ امام اعمش نے فرمایا:

حسبتک ما حدثتک بہ فی مائۃ یوم تحدثنی بہ فی ساعة واحدة ، ما علمت

انک تعمل بہذا الاحادیث ، یا معشر الفقہاء انتم الاطباء ونحن الصیادلة ، وانت ایہا الرجل اخذت ہکلا الطرفين ۔

بس کیجئے، جو حدیثیں میں نے آپکو سو دن میں سناں آپ گھڑی بھر میں مجھے سنائے دیتے ہیں، مجھے معلوم نہ تھا کہ آپ ان حدیثوں میں یوں عمل کرتے ہیں اے فقہ والو! تم طبیب ہو اور ہم محدث لوگ عطار ہیں، اور اے ابو حنیفہ! تم نے تو فقہ و حدیث دونوں کنارے لئے۔ واللہ الحمد۔

یہ تو یہ، خود ان سے بھی بدرجہا اجل و اعظم انکے استاذ اکرم و اقدم امام حاکم و شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنہوں نے پانچ سو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو پایا۔ حضرت امیر المؤمنین مولیٰ علیؑ، سعد بن ابی وقاص، سعید بن زید، ابو ہریرہ، انس بن مالک، عبد اللہ بن عمرو، عبد اللہ بن عباس، عبد اللہ بن زبیر، عمران بن حصین، جرید بن عبد اللہ، مغیرہ بن شعبہ، عذری بن حاتم، امام حسن، اور

امام حسین وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم بکثرت اصحاب کرام کے شاگرد اور ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے استاذ ہیں، جنکا پایہ رفیع حدیث میں ایسا تھا کہ فرماتے۔ بیس سال گزرے ہیں: کسی محدث سے کوئی حدیث میرے کان تک ایسی نہ پہونچی جسکا علم مجھے اس سے زائد نہ ہو ایسے امام والا مقام باک جلالیت شان فرماتے۔

انا لسنا بالفقہاء ولکننا سمعنا الحدیث فرویناہ للفقہاء من اذا علم

عمل۔

ہم لوگ فقیہ و مجتہد نہیں ہیں۔ ہمیں مطالب حدیث کی کامل سمجھ نہیں۔ ہم نے حدیثیں سن کر فقیہوں کے آگے روایت کر دی ہیں۔ جو ان پر مطلع ہو کر کارروائی کریں گے۔ نقلہ الذہبی فی تذکرۃ الحفاظ، مگر آج کل کے نامتو حضرات کو اپنی یاد دہم، اپنے دو حرفی نام علم پر وہ اعتماد ہے جو ابلیس لعین کو اپنی اصل آگ پر تھا۔ کہ دو حرف رٹ کر ہر امام امت کے مقابل ”انا خیر منہ“ کی بنی گھمانے کے سوا کچھ نہیں جانتے۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ علی العظیم۔

## (۱۵) صاحب رائے اپنے دل سے فتویٰ لے

۲۶۵۔ عن وابصہ بن معبد الجہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اِسْتَفْتِ نَفْسَكَ وَاِنْ اُفْتَاكَ الْمُفْتُونَ۔

حضرت وابصہ بن معبد جہنی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے دل سے فتویٰ لے خواہ مفتی تجھے کچھ بھی فتویٰ دیتے رہیں۔

## (۷) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ہمارے امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک اس کے حق میں کثرت رائے کا کچھ اعتبار نہیں۔ بلکہ ذی رائے ہے تو اپنی رائے کا اتباع کرے اگرچہ تمام رائے وہندہ خلاف پر ہوں۔ اور غیر کے لئے بھی یہی ہے جو ان میں افتہ داعی و ادراع ہوا سکی رائے پر چلے اگرچہ وہ اکیلا اور اسکے خلاف پر کثیر ہوں۔ کما فی معین الاحکام۔

فتاویٰ رضویہ ۷/۲۸۱

## (۱۶) لوگوں سے انکے حال کے مطابق کلام کرو

۲۶۶۔ عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : حَدَّثُوا النَّاسَ بِمَا يَعْرِفُونَ ، اتَّحِبُّونَ أَنْ يَكْذِبُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ۔

امیر المؤمنین مولیٰ المسلمین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: لوگوں سے وہ باتیں کہو جسکو وہ پہچانیں۔ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ لوگ اللہ اور اس کے رسول کی تکذیب کریں۔

۲۶۷۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ : أَمَرْنَا أَنْ نَكَلِمَ النَّاسَ عَلَى قَدْرِ عَقُولِهِمْ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: ہمیں یہ حکم دیا گیا کہ لوگوں سے بقدر انکے عقول کلام کیا کریں۔

۲۶۸۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا حَدَّثْتُ أَحَدَكُمْ قَوْلًا بِحَدِيثٍ لَا يَفْهَمُونَهُ إِلَّا كَانَ فِتْنَةً عَلَيْهِمْ۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کسی نے اگر ایسی حدیث قوم کے سامنے بیان کی جسکو وہ نہیں سمجھتے تو وہ حدیث ان کے لئے فتنہ ہو جائیگی۔

۲۶۹۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا تُحَدِّثُوا أُمَّتِي مِنْ أَحَادِيثِي إِلَّا مَا تَحْتَمِلُهُ عُقُولُهُمْ فَيَكُونُوا

|   |                                   |
|---|-----------------------------------|
| ۲۶۶۔ الجامع الصحيح للبخاری، العلم، ۲۴/۱ ☆ | الجامع الصغير للسيوطی، ۲۲۵/۱      |
| کثر العمال للمفتی، ۲۹۳۱۸، ۲۴۷/۱۰ ☆        | مسند الفردوس للديلمي، ۲۶۵۶، ۱۲۹/۲ |
| ۲۶۷۔ مسند الفردوس للديلمي، ☆              | اتحاف السادة للزبيدي، ۵۴۹/۸       |
| کثر العمال للمفتی، ۲۹۲۸۲، ۲۴۲/۱۰ ☆        | جمع الحوامع للسيوطی، ۴۴۴۱         |
| کشف الخفاء للمحبوبی، ۲۲۵/۱ ☆              | الدر المنثور للسيوطی، ۲۱          |
| ۲۶۸۔ اتحاف السادة للزبيدي، ☆              | کشف الخفاء للمحبوبی، ۲۲۶/۱        |
| ۲۶۹۔ مسند الفردوس للديلمي، ۱۷/۵ ☆         | زهر الفردوس، ۱۷۷/۴                |
| اتحاف السادة للزبيدي، ۵۵۰/۸ ☆             | کثر العمال للمفتی، ۲۹۲۸۴، ۲۴۲/۱۰  |
| حلیۃ الاولیاء لا ینفع، ۲۸۶/۲ ☆            |                                   |

فِتْنَةٌ عَلَيْهِمْ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت سے میری وہی حدیثیں بیان کرو جو انکی عقلیں اٹھا لیں کہ کہیں وہ ان پر فتنہ نہ ہو جائیں۔

۲۷۰۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا ابْنَ عَبَّاسٍ! لَا تُحَدِّثْ قَوْمًا حَدِيثَنَا لَا تُحْتِمِلُهُ عُقُولُهُمْ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابن عباس لوگوں سے وہ حدیث نہ بیان کرنا جو انکی عقل میں نہ آئے۔

### (۸) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان احادیث کے پیش نظر حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا یہ طریقہ تھا کہ بعض احادیث کے ٹکڑے ہر ایک کے سامنے بیان نہیں کرتے بلکہ انکو اہل علم کے سامنے پیش کرتے تھے۔  
فتاویٰ رضویہ ۵/۵۹۴

۲۷۱۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: مَا أَنْتَ بِمُحَدِّثٍ قَوْمًا لَا تَبْلُغُهُ عُقُولُهُمْ إِلَّا كَانَ لِبَعْضِهِمْ فِتْنَةٌ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: جب تم کسی قوم سے ایسی حدیث بیان کرو گے جس تک انکی عقل نہ پہنچے تو وہ ضرور ان میں سے کسی پر فتنہ ہو جائیگی۔

### (۹) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہی وجہ ہے کہ امام حمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی بعض مجالس میں اس بات کو چھپاتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے معراج کی رات باری تعالیٰ کا دیدار کیا۔  
فتاویٰ رضویہ ۵/۵۹۴

## (۱۷) کتابت کے قواعد کی تعلیم

۲۷۲۔ عن عبد الله بن عباس رضي الله تعالى عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: لَا تَعْمَلُوا بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ -

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم کو دراز کر کے نہ لکھو۔

۲۷۳۔ عن معاوية ابی سفیان رضي الله تعالى عنهما انه كان يكتب بين يديه صلى الله عليه وسلم فقال له: أَلَيْسَ الدَّوَاةُ وَ حَرْفُ الْقَلَمِ وَ أَقِمِ الْبَاءَ وَ قَرِّبِ السِّمْنَ وَلَا تُعَوِّرِ الْيَمِمْ وَ حَسِّنِ اللَّهَ وَ مَدِّ الرَّحْمَنَ وَ جَوِّدِ الرَّحِيمَ -

کاتب وحی حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر لکھ رہے تھے، حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے معاویہ! ادوات رکھو اور قلم میں ٹیڑھا نقطہ لگاؤ یا کو سیدھا رکھو اور سین کے شوشوں میں فرق کرو۔ میم کو کائامت کرو۔ اسم جلالت کو خوبصورت لکھو۔ رحمن کو دراز کر کے اور میم کو عمدہ کر کے لکھو۔

مالی الجیب معلوم الغیب، ص ۴۰

## (۱۸) علم دین سیکھنے کے لیے پیر کا دن

۲۷۴۔ عن أس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: أَطْلُبُوا الْعِلْمَ يَوْمَ الْاَلْتِنِينَ فَإِنَّهُ مُوسَّرٌ -

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پیر کے دن علم حاصل کرو گا ہمیں آسانی ہے۔

فتاویٰ رضویہ ۱۹۱/۴

۲۷۵۔ عن جابر بن عبد الله رضي الله تعالى عنهما قال: قال رسول الله صلى

☆

۲۷۲۔ مسند بن شعبان ،

☆

۲۷۳۔ مسند العردوس للدهلي ،

۱۵۴/۱

☆ كشف الخفا للمحلوي ،

☆

۲۵۰/۱۰

۲۷۴۔ كنز العمال لمعتقى ، ۲۹۳۴۰ ،

۱۵۵/۱

☆ كشف الخفا للمحلوني ،

☆

۲۲۹/۱۰

۲۷۵۔ كنز العمال لمعتقى ، ۲۹۲۶۸ ،

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اُطْلُبُوا الْعِلْمَ كُلَّ إِنْسَانٍ وَخَمِيسَ فَايَةِ مُبَسَّرٍ لِمَنْ طَلَبَ، فَإِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ حَاجَةً فَلْيَسْجُرْ إِلَيْهَا، فَإِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي أَنْ يُبَارِكَ لِيَامَنِي فِي بُكُورِهَا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر پیر اور جمعرات کو علم حاصل کرو کہ اسمیں طلب کے کیلئے آسانی ہے۔ اور جب تم میں سے کوئی اپنی حاجت کیلئے نکلے تو صبح سویرے نکلے۔ کیوں کہ میں نے اپنے رب عزوجل سے اپنی امت کے لئے صبح کے کاموں میں برکت کی دعا کی ہے۔ ۱۲م

### (۱۹) بے علم فتویٰ دینا موجب لعنت ہے

۲۷۶۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَفْتَى بِغَيْرِ عِلْمٍ لَعَنَتْهُ مَلَائِكَةُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بے علم فتویٰ دے آسمانوں اور زمین کے فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں۔  
فتاویٰ رضویہ ۷/۳۹۲

فتاویٰ رضویہ

### (۲۰) بے علم فتویٰ موجب جہنم

۲۷۷۔ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مَرْسَلًا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَخْرَوْكُمْ عَلَى الْعُتْيَا أَخْرَوْكُمْ عَلَى النَّارِ۔

حضرت عبید اللہ بن ابی جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسل روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو تم میں فتویٰ دینے پر زیادہ جری ہے۔ وہ آتش دوزخ پر زیادہ جرات رکھتا ہے۔  
فتاویٰ رضویہ ۴/۹۳

|                               |   |        |   |                            |       |
|-------------------------------|---|--------|---|----------------------------|-------|
| ۲۷۶۔ السنن لا بی داؤد، العلم، | ☆ | ۵۱۵/۲  | ☆ | العقبة والمتعة للعطوب،     | ۱۵۵/۲ |
| الحبائل فی الملائک،           | ☆ | ۴۵     | ☆ | السنن لا بن ماجہ، المقلمة، | ۶/۱   |
| کنز العمال للمثنی، ۱۸، ۲۹۰،   | ☆ | ۱۹۳/۱۰ | ☆ | تاریخ دمشق لابن عساکر،     | ۱۲۶/۱ |
| ۲۷۷۔ کنز العمال لمثنی، ۲۸۹۶۱، | ☆ | ۱۸۴/۱۰ | ☆ | کشف الخفا للعطلونی،        | ۵۱/۱  |
| الجامع الصغیر للسيوطی،        | ☆ | ۱۸/۱   | ☆ | مسند الدارمی، المقلمة،     | ۵۷/۱  |

## (۲۱) بے علم فتویٰ باعث گمراہی ہے

۲۷۸۔ عن عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: إِنَّ اللَّهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ أَنْتَزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ النَّاسِ وَلَكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ يَقْبِضُ الْعُلَمَاءَ، فَإِذَا لَمْ يَبْقَ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رُؤُوسًا جُهَالًا فَسَبَلُوا فَأَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ علم دین لوگوں کے دلوں سے محو کر کے نہیں اٹھائیگا بلکہ علماء ہی اٹھا لئے جائیں گے، جب علماء باقی نہ رہیں گے تو لوگ جاہلوں کو سردار بنالیں گے۔ لہذا ان سے مسائل دریافت کیئے جائیں گے تو وہ بغیر علم فتویٰ دیں گے۔ خود بھی گمراہ ہونگے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔

فتاویٰ رضویہ ۵۰۲/۴

## (۲۲) شریعت و طریقت کا ثبوت

۲۷۹۔ عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال: حفظت عن رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم وعائين مغانما أحدهما فبشته وأما الآخر فلو بشته قطع هذا البعوم۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دو طرح کے علم سیکھے۔ ایک تو وہ جس کو میں نے پھیلا دیا۔ اور دوسرے کو اگر میں عام طور پر شائع کر دوں تو میرا یہ حلق کاٹ دیا جائے۔

فتاویٰ رضویہ ۲۸۴/۳

(۱۰) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

فتاویٰ رضویہ ۵۹۴/۵

یہ حدیث صحیح ہے۔

- ۲۷۸۔ السنن لابن ماجہ ، مقدمة ، ۶/۱ ☆ الجامع الصحيح للبخاری ، العلم ، ۲۰/۱  
 الصحيح لمسلم ، العلم ، ۳۴۰/۲ ☆ الجامع للترمذی ، العلم ، ۹۰/۲  
 المسند لاحمد بن حنبل ، ۱۶۲/۲ ☆ الجامع الصغير للسيوطی ، ۱۱۴/۱  
 ۲۷۹۔ الجامع الصحيح للبخاری ، العلم ، ۲۳/۱ ☆



## ۹۔ توسل واستمداد

### (۱) توسل ونماز استسقاء

۲۸۰۔ عن أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه أن عمر بن الخطاب رضي الله تعالى عنه كان إذا قحطوا استسقى بالعباس بن عبد المطلب رضي الله تعالى عنه قال : اللهم إنا كنا نتوسل إليك بنبينا صلى الله عليه وسلم ففسقنا وإنا نتوسل إليك بعم نبينا فاسقنا قال فيسقون۔  
فتاویٰ رضویہ ۵۲۸/۳

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا طریقہ تھا کہ جب لوگ قحط میں مبتلا ہوتے تو سیدنا حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے وسیلہ سے بارش کی دعا کرتے اور یوں عرض کرتے : اے اللہ! ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ لکھتے تھے تو تو ہمیں سیراب فرماتا۔ اور اب ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی کے محترم چچا کا وسیلہ پیش کرتے ہیں ہمیں سیراب فرما۔ تو خوب بارش ہوئی۔ ۱۲م

### (۲) توسل

۲۸۱۔ عن عثمان بن حنيف رضي الله تعالى عنه قال: إن رجلاً ضرير البصر أتى النبي صلى الله عليه وسلم فقال: أدع الله أن يعافيني ، قال: إن شئت دعوت وإن شئت صبرت فهو خير لك ، قال: فادع ، قال: فأمره أن يتوضأ فليحسن وضوئه ويدعو بهذه الدعاء ، اللهم إني أسئلك وأتوجه إليك بنبيك محمد صلى

۱۳۷/۱

۲۸۰۔ الجامع الصحيح لبيهارى ، الاستسقاء ،

☆ المس لا بن ماجه ، الصلوة ، ۱۰۰/۱

۲۸۱۔ الجامع للترمذى ، الدعوات ،

☆ دلائل النية للبيهقى ، ۱۶۶/۴

المستدرك للحاكم الدعاء ،

☆ المسند لا احمد بن حنبل ، ۱۳۸/۴

الترغيب والترهيب للمنزى ،

☆ جمع الحوامع للسيوطى ، ۹۸۵۲

كنز العمال للمتقى ، ۳۶۴۰

☆ مشكوة المصابيح للمندى ، ۲۴۹۵

تاريخ دمشق لا بن عساكر ،

☆ التوسل للآلبانى ، ۶۸

الاذكار النووية ، ۱۶۷

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ، نبی الرحمة ، انی توجہت بک الی ربی فی حاجتی ہذہ لتقتضی لی ، اللہم فشفعہ فی۔

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک نابینا شخص حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے لئے اللہ عزوجل سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بینائی عطا فرمادے۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر چاہو تو دعا کرو اور چاہو تو صبر کرو کہ یہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے۔ عرض کیا: دعا کریں۔ راوی کہتے ہیں حضور نے فرمایا: اچھی طرح وضو کر کے یہ دعا کرو۔ الہی میں تجھ سے مانگتا ہوں اور تیری طرف تیرے نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلے سے دعا کرتا ہوں۔ یا رسول اللہ! میں حضور کے وسیلہ سے اپنے رب کی طرف اس حاجت میں توجہ کرتا ہوں کہ میری حاجت روا ہو۔ الہی انکی شفاعت میرے حق میں قبول فرما۔

### ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

لطف یہ ہے کہ بعض روایات حسن حصین میں ”لتقتضی لی“ بصیغہ معروف واقع ہوا ہے۔ یعنی یا رسول اللہ! میں آپ کے توسل سے خدا کی طرف توجہ کرتا ہوں کہ آپ میری حاجت روائی کریں۔

### (۲۵) حضور سے توسل اور نماز حاجت

۲۸۲۔ عن ابی أمامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ : إن رجلا کان یختلف الی عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی حاجۃ لہ ، فکان عثمان لا یلتفت الیہ ولا ینظر فی حاجتہ ، فلقی عثمان بن حنیف فشکی ذلک الیہ ، فقال لہ عثمان بن حنیف : إئت المیضۃ فتوضا ثم اتت المسجد فصل فیہ رکعتین ثم قل : اللہم انی أَسْئَلُکَ وَأُتَوِّجِعُ بِکَ بِسَیِّدِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ، نَبِیِّ الرَّحْمَہِ ، یا مُحَمَّدُ ! انی أُوْجِہُ بِکَ اِلَی رَبِّی فَتَقْتَضِی لِی حاجتِی ، وَتَذْکُرُ حاجتَکَ وَرَحَ حَتّٰی أَرْوَحَ مَعْکَ ، فَاَنْطَلِقَ الرَّجُلُ فَصَنَعَ مَا قَال لہ ، ثُمَّ اَتٰی عُثْمَانَ بْنَ

عفا ن رضی اللہ تعالیٰ عنہ ، فجاء البواب حتی أخذ یده ، فأدخله علی عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فأجلسه معه علی العنفة ، فقال : حاجتك ، فذكر حاجته وقضاها له ثم قال له ، ما ذكرت حاجتك حتی كان الساعة وقال : ما كانت لك من حاجة فاذا كرها ، ثم إن الرجل خرج من عنده فلقى عثمان بن حنیف ، فقال له : جزاك اللہ خیرا ، ما كان ينظر فی حاجتی ولا يلتفت إلی حتی كلمته فی ، فقال عثمان بن حنیف : واللہ ما كلمته ، ولكنی شهدت رسول اللہ صلی اللہ وسلم وأتاه ضریر ، فشكى إلیه ذهاب بصره ، فقال له النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : فتصبر ، فقال : یا رسول اللہ اليس لی قائد وقد شق علی۔ فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : إئت المیضاة فتوضا ثم صل رکعتین ثم ادع بهذه الدعوات ، قال ابن حنیف : واللہ ما تفرقنا ، وطال بنا الحديث حتی دخل علینا الرجل كأنه لم یکن به ضرقة۔

حضرت ابو امامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک حاجتمند اپنی حاجت کیلئے امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں آتا جاتا ، امیر المؤمنین نے اسکی طرف التفات کرتے نہ اسکی حاجت پر نظر فرماتے ، اسنے حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس امر کی شکایت کی۔ انھوں نے فرمایا : وضو کر کے مسجد میں دو رکعت نماز پڑھ پھر یوں دعا مانگ ، الہی میں تجھے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نبی رحمت کے وسیلے سے توجہ کرتا ہوں ، یا رسول اللہ میں حضور کے توسل سے اپنے رب کی طرف متوجہ ہوتا ہوں کہ میری حاجت روا فرمائے اور اپنی حاجت کا ذکر کر۔ شام کو پھر میرے پاس آنا کہ میں تیرے ساتھ چلوں۔ حاجتمند نے یوں ہی کیا ، پھر آستانہ خلافت پر حاضر ہوا۔ دربان آیا اور ہاتھ پکڑ کر امیر المؤمنین کے حضور لے گیا۔ امیر المؤمنین نے اپنے ساتھ مسند پر بٹھایا ، مطلب پوچھا ، عرض مطلب بیان کیا : فوراً روا فرمایا اور ارشاد کیا اتنے دنوں میں اسوقت تم نے اپنا مطلب بیان کیا ، پھر فرمایا : جو حاجت تمہیں پیش آیا کرے ہمارے پاس چلے آیا کرو۔ یہ شخص وہاں سے نکل کر حضرت عثمان بن حنیف سے ملا اور کہا ، اللہ تعالیٰ تمہیں جزائے خیر دے ، امیر المؤمنین میری حاجت پر نظر اور میری طرف التفات نہ فرماتے تھے یہاں تک کہ آپ نے ان سے میرے بارے میں عرض کی۔ عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نے ارشاد فرمایا: خدا کی قسم میں نے تو حیرے معاملہ میں امیر المؤمنین سے کچھ نہ کہا۔ مگر ہوا یہ کہ میں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حضور کی خدمت اقدس میں ایک ناپینا حاضر ہوا اور ناپینائی کی شکایت کی۔ حضور نے یوں ہی ارشاد فرمایا: کہ وضو کر کے دو رکعت پڑھے پھر یہ دعا کرے۔ خدا کی قسم ہم اٹھنے نہ پائے تھے باتیں ہی کر رہے تھے کہ وہ ہمارے پاس آیا، گویا کبھی اندھا نہ تھا۔

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ایہا المسلمون، حضرات مکرین (توسل) کی غایت دیانت سخت محل افسوس و عبرت، اس حدیث جلیل کی عظمت رفیعہ و جلالت مدیہ اوپر معلوم ہو چکی اور اسکمیں ہم اہلسنت و جماعت کے لیے جواز استمداد و التجا، وہنگام توسل ندائے محبوبان خدا کا بھد اللہ کیساروشن و واضح و بین و لائح ثبوت جس سے اہل انکار کو کہیں مفر نہیں۔ اب انکے ایک بڑے عالم مشہور نے باوجود اس قدر دعویٰ بلند علم و تدین کے اپنے مذہب کی حمایت بے جا میں جس صریح بے ہاکی و شوخ چشمی کا کام فرمایا ہے انہیں اس سے شرم چاہئے تھی۔ حضرت نے حصن حصین شریف کا ترجمہ لکھا۔ جب اس حدیث پر آئے اسکی قاہر شوکت عظیم عزت نے جرات نہ کرنے دی کہ نفس متن میں اسپر طعن فرمائیں، اور ادھر پاس مشرب، ناخن بدل، جوش عصیت، تاب غسل ناچار حاشیہ کتاب پر یوں ہجوم ہجوم کی تسکین فرمائی کہ۔

یک راوی ایں حدیث عثمان بن خالد بن عمر بن عبد اللہ متروک الحدیث ست چنانکہ در تقریب موجود ست و حدیث راوی متروک الحدیث قابل ثبوت نمی شود۔ انا للہ و انا الیہ راجعون، انصاف و دیانت کا تو یہ مقتضی تھا کہ جب حق واضح ہو گیا تھا تو تسلیم فرما لیتے۔ ارشاد مفترض الانقیاد حضور پر نور سید الانبیاء صلوات اللہ وسلامہ علیہ وآلہ الامجاد کی طرف رجوع لاتے نہ کہ خواہی نہ خواہی بزدل تحریف ایسی صحیح رنج حدیث کو جسکی اس قدر ائمہ محدثین نے یک زبان صحیح فرمائی۔ معاذ اللہ ساقط و مردود قرار دے دیجئے۔ اور انتقام خدا و مطالبہ حضور سید روز جزا علیہ افضل الصلوٰۃ و الثناء کا کچھ خیال نہ کیجئے۔ اب حضرات مکرین کے تمام ذی علموں سے انصاف طلب کہ اس حدیث کا راوی عثمان بن خالد بن عمر بن عبد اللہ متروک الحدیث ہے جس سے ابن ماجہ کے سوا کتب سنہ میں کہیں روایت نہیں۔ یا عثمان بن عمر بن فارس عبیدی

بصری ثقہ، جو صحیح بخاری صحیح مسلم وغیرہما جو تمام صحاح کے رجال سے ہیں۔ کاش اتنا ہی نظر فرمالیتے کہ جو حدیث کئی صحاح میں مروی اسکا مدار روایت وہ شخص کیوں کر ممکن جو ابن ماجہ کے سوا کسی کے رجال سے نہیں۔ وائے بے باکی مشہور و متداول صحاح کی حدیث جتنے لاکھوں نسخے ہزاروں بلاد میں موجود انکی اسانید میں صاف صاف ”عن عثمان بن عمر“ مکتوب، پھر کیا کہا جائے کہ ابن عمر کا ابن خالد بن علیہ کس درجے کی حیاد و یانت ہے۔ ولا حول ولا قوة الا باللہ العلیٰ العظیم۔ امام منذری نے ترغیب میں فرمایا، طبرانی نے اس حدیث کی متعدد سندیں ذکر کر کے فرمایا کہ حدیث صحیح ہے۔ فتاویٰ رضویہ ۵۲۹/۳، ۵۳۰

### (۲۶) غیر خدا سے استمداد

۲۸۳۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اسْتَعِينُوا بِالْغَنَوةِ وَالرَّوْحَةِ وَشَيْءٍ مِنَ الدَّلِیْحَةِ۔ برکات الامداد، ۶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صبح شام اور رات کے آخر حصہ میں عبادت کر کے مدد حاصل کرو۔ ۱۲م

۲۸۴۔ عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اسْتَعِينُوا بِطَعَامِ السُّحْرِ عَلَىٰ صِيَامِ النَّهَارِ وَبِالْقِيلُولَةِ عَلَىٰ قِيَامِ اللَّيْلِ۔ برکات الامداد صفحہ ۶

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سحری کے ذریعہ روزے اور قیلولے کے ذریعہ رات کی عبادت پر مدد چاہو۔ ۱۲م

|   |   |                               |
|---|---|-------------------------------|
| ۲۸۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، الايمان، ۱۰/۱ | ☆ | السنن للنسائی، الايمان، ۲۳۳/۲ |
| السنن الکبریٰ للبیہقی، ۱۸/۲               | ☆ | فتح الباری للعسقلانی، ۹۳/۱    |
| التفسیر للبخاری، ۲۵۶/۳                    | ☆ | التحہید لابن عبد البر، ۱۲۱/۵  |
| اتحاف السادة لزبیدی، ۴۰۶/۶                | ☆ | المستدرک للحاکم، ۵۸۸/۱        |
| ۲۸۴۔ السنن لابن ماجہ، الصيام، ۱۲۳/۱       | ☆ | المستدرک للحاکم، ۵۸۸/۱        |
| الترغیب والترہیب للہندی، ۱۳۸/۲            | ☆ | المعجم الکبیر لطبرانی، ۱۹۵/۱۱ |

۲۸۵۔ عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: (سَتَعْنُ يَمِينُكَ عَلَى حِفْظِكَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: داہنے ہاتھ کے ذریعہ اپنی حفاظت پر مدد چاہو۔

۲۸۶۔ عن عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: (اسْتَعِينُوا عَلَى الرِّزْقِ بِالصَّلَاةِ۔

برکات الامداد صفحہ ۶

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صدقہ کے ذریعہ رزق کے حصول پر مدد چاہو۔ ۱۲م

۲۸۷۔ عن أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: (اسْتَعِينُوا عَلَى النِّسَاءِ بِالْعَرِيِّ فَإِنَّ إِحْدَاهُنَّ إِذَا كَثُرَتْ يَتَاهَا وَأَحْسَنْتْ رِبَّتَهَا أَغْنَبَهَا الْخُرُوجَ۔

برکات الامداد صفحہ ۶

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بقدر ضرورت لباس کے ذریعہ عورتوں پر مدد چاہو، ورنہ لباس کی کثرت کے وقت انکو زینت کا خیال ہوگا اور ہر گھومنے پھرنے کی خواہش۔ ۱۲م

۲۸۸۔ عن معاذ بن جبل رضي الله تعالى عنه قال: قال النبي صلى الله تعالى

|       |                          |   |        |                               |
|-------|--------------------------|---|--------|-------------------------------|
| ۲۵۲/۱ | مجمع الزوائد للهيثمى     | ☆ | ۹۱/۲   | ۲۸۵۔ الجامع للترمذى العثم     |
| ۱۲۹/۱ | كشف الغمائم للعجلوني     | ☆ | ۲۴۵/۱۰ | كنز العمال للمفتى، ۲۹۳۰۵      |
|       |                          | ☆ | ۶۶/۱   | الجامع الصغير للسيوطي         |
| ۶۶/۱  | الجامع الصغير للسيوطي    | ☆ | ۳۴۳/۶  | ۲۸۶۔ كنز العمال للمفتى، ۱۵۹۶۶ |
| ۲۱۳/۲ | تنزيه الشريعة لا بن عراق | ☆ | ۱۷۲۰۵  | ۲۸۷۔ المصنف لا بن ابي شبة     |
| ۱۲۹   | تذكرة الموضوعات للمفتي   | ☆ | ۳۷۲/۱۶ | كنز العمال للمفتي، ۴۴۹۵۲      |
| ۱۳۸/۵ | مجمع الزوائد للهيثمى     | ☆ | ۹۹/۲   | اللاكي المصنوعة للسيوطي       |
|       |                          | ☆ | ۶۶/۱   | الجامع الصغير للسيوطي         |
| ۱۴۹/۲ | المعجم الصغير للطبراني   | ☆ | ۱۸۲/۲۰ | ۲۸۸۔ المعجم الكبير للطبراني   |
| ۱۳۵/۱ | كشف الغمائم للعجلوني     | ☆ | ۱۰۹/۲  | المستند للعقبلي               |
| ۱۹۵/۸ | مجمع الزوائد للهيثمى     | ☆ | ۵۱۷/۶  | كنز العمال للمفتي، ۱۶۸۰۰      |

علیه وسلم: اسْتَعِينُوا عَلَىٰ اِنْحَاكِ الْحَوَالِجِ بِالْكِتَمَانِ -

برکات الامداد صفحہ ۶

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حاجتوں کو پوشیدہ رکھ کر انکی کامیابی پر مدد چاہو۔ ۱۲ م  
وفی الباب عن عبد اللہ بن عباس ، وعن امیر المؤمنین علی ، وعن  
امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم -

۲۸۹۔ عن عتبة بن غزوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِذَا اضْلُّ اَحَدُكُمْ شَيْئًا وَّارَادَ عَوْنًا وَهُوَ بِاَرْضٍ لَيْسَ بِهَا اُنَیْسٌ فَلْيَقُلْ : يَا عِبَادَ اللّٰهِ ! اُعِيْنُونِي ، يَا عِبَادَ اللّٰهِ ! اُعِيْنُونِي ، يَا عِبَادَ اللّٰهِ ! اُعِيْنُونِي ، فَإِنَّ لِلّٰهِ عِبَادًا لَا يَرَاهُمْ۔

حضرت عتبہ بن غزوآن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کی کوئی چیز گم ہو جائے یا راہ بھولے اور مدد چاہے اور ایسی جگہ پر ہو جہاں کوئی آدم نہیں تو پچھتائیوں پکارے، اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو، کہ اللہ کے کچھ بندے ہیں جنہیں یہ نہیں دیکھتا وہ اسکی مدد کریں گے۔

برکات الامداد صفحہ ۱۳ ☆ فتاویٰ رضویہ ۵۳۱/۳

(۳) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

عتبہ بن غزوآن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: قد جرب ذلك باليقين۔ بالیقین یہ بات آزمائی ہوئی ہے۔ فاضل علی قاری علامہ میرک سے وہ بعض ثقات سے ناقل۔ لہذا حدیث حسن، یہ حدیث حسن ہے، اور فرمایا: مسافروں کو اسکی ضرورت ہے۔ اور فرمایا: مشائخ کرام قدس سرہم سے مروی ہوا۔ اَنَّهُ مَحْرَبٌ قَرْنٌ بِهِ النِّجْحُ، یہ مجرب ہے اور مراد ملنی اسکے ساتھ مقرون۔ ذکرہ فی الحرز الثمین۔

اس حدیث میں جن بندگان خدا کو وقت حاجت پکارنے اور انسے مدد مانگنے کا صاف حکم

ہے وہ ابدال ہیں کہ ایک قسم ہے اولیاء کرام سے قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم و افاض علیہا انوارہم۔ یہی قول اظہر واشہر ہے۔ کما نصّ علیہ فی المحرز الشمین، اور ممکن کہ ملائکہ یا مسلمان صالح جن مراد ہوں۔ و کیف ما کان، ایسے توسل و ندا کو شرک و حرام اور منافی توکل و اخلاص جاننا معاذ اللہ شرع مطہر کو اصلاح دینا ہے۔

تنبیہ:- یہاں تو حضرات منکرین کے انہیں عالم نے یہ خیال فرما کر کہ معجم طبرانی بلاد ہند میں متداول نہیں۔ بے خوف خطر خاص متن ترجمہ میں اپنے زور علم و دیانت و جوش تقویٰ و امانت کا جلوہ دکھایا۔

فرماتے ہیں۔

اس حدیث کے راویوں میں سے عتبہ ابن غزوٰن مجہول الحال ہے تقویٰ اور عدالت اسکی معلوم نہیں۔ جیسا کہ کہا ہے تقریب میں کہ نام ایک کتاب کا ہے اسماء الرجال کی کتابوں میں سے۔

اقول: مگر بحمد اللہ آپ کا تقویٰ و عدالت تو معلوم کیسا طشت از بام ہے، خدا کی شان، کہاں عتبہ بن غزوٰن رفاشی کہ طبقہ ثالثہ سے ہیں، جنہیں تقریب میں مجہول الحال اور میزان میں لا یعرف کہا، اور کہاں اس حدیث کے راوی حضرت عتبہ بن غزوٰن بن جابر حرنی بدری کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی جلیل القدر مجاہد غزوۂ بدر ہیں۔ جنگی جلالت شان بدر سے روشن مہر سے اثین۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاه عنا۔

مترجم صاحب دیباچہ ترجمہ میں معترف کہ حرز شمین انکے پیش نظر ہے۔ شاید اس حرز میں یہ عبارت تو نہ ہوگی۔

رواہ طبرانی عن زید بن علی عن عتبہ بن غزوٰن عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

یا جس تقریب کا آپ نے حوالہ دیا انہیں خاص برابر کی سطر میں یہ تحریر تو نہ تھی

عتبہ بن غزوٰن بن جابر بن العزنی صحابی جلیل مہاجر بدری مات سنۃ سبعہ عشرۃ اہ ملخصاً۔

پھر کون سے ایمان کا متقاضی ہے کہ اپنے مذہب فاسد کی حمایت میں ایسے صحابی رفیع



الشان عظیم المکان کو یز و زببان و زور جتان درجہ مصیبت سے طبقہ ثالثہ میں لا ڈالے اور جس عدالت و بدر جلالت کو معاذ اللہ مردود الروایت و مطعون جہالت بنانے کی بدراہنکا لے۔

ولكن صدق نبينا صلى الله تعالى عليه وسلم اذا لم تستحي فاصنع ما

شئت۔

لیکن حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سچ فرمایا۔ جب تجھے حیا نہیں تو پھر جو چاہے کر۔

مسلمان دیکھیں کہ حضرات منکرین انکار حق و اصرار باطل میں کیا کچھ کر گزرے پھر ادعائے حقانیت گویا تیز کا وضوئے محکم ہے۔ ولا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم۔  
خیر یہ تو حدیثیں تھیں اب شاہ ولی اللہ صاحب کی سنئے اپنے قصیدے اطیب النغم کی شرح میں پہلی بسم اللہ یہ لکھتے ہیں۔ لا بد است از استمداد بروح آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی روح پاک سے مدد حاصل کرنا ضروری ہے۔  
اور اسی میں ہے۔

بنظر نمی آید مگر آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ جائے دست زدن اندوہگین ست  
در ہر شدتے۔

مجھے تو ہر مصیبت میں ہر پریشان حال کے لئے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دست  
تصرف ہی نظر آتا ہے۔  
اسی میں ہے۔

بہترین خلق خداست در خصلت و در شکل و نافع ترین ایساں است مردماں را نزدیک  
ہجوم حوادث جہاں۔

زمانے کے حوادث میں لوگوں کے لئے آپ سے بڑھکر کوئی نافع نہیں۔  
اسی میں ہے۔

فصل یازدہم در اہمال بجانب آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رحمت فرستد بر تو  
خدائے تعالیٰ اے بہترین کسیک امید داشتہ شود، اے بہترین عطا کنندہ۔

گیا رہیں فصل حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مدح میں ہے، اے بہترین مددگار اور جائے امید اور بہترین عطا کرنے والے، آپ پر اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں ہوں۔ اور اسی میں ہے۔

اے بہترین کسیکہ امید داشتہ شود برائے از اللہ مصیبت۔  
اے بہترین امید گاہ مصیبتوں کے ازالہ کے لئے۔  
اسی میں ہے۔

تو پناہ دہندہ منی از هجوم کردن مصیبت و فتنہ بخلائے در دل بدترین جنگلہارا۔  
آپ مجھے ہر ایسی مصیبت میں جو دل میں بدترین اضطراب پیدا کرے پناہ دیتے ہیں اور اپنے قصیدہ ہمزہ کی شرح میں تو قیامت ہی توڑ گئے، لکھتے ہیں، اگر حالتے کہ ثابت است مادح آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و فتنیکہ احساس کند نارسائی خود را از حقیقت ثنائت کہ خدا کند زار و خوار شدہ بفکستگی دل و اعظم ہار ببقدری خود با اخلاص در مناجات و پناہ گرفتن بایں طریق، اے رسول خدا، اے بہترین مخلوقات، عطا ئے ترائی خواہم روز فیصلہ کردن مایوسی کے وقت مدح کرنے والے کی آخری حالت میں یہ دعا اور ثنا ہوئی چاہئے کہ وہ اپنے کو انتہائی گریہ و زاری اور دلجمعی اور اظہار بے قدری کے ساتھ پناہ حاصل کرتے ہوئے یہ مناجات کرے اور کہے اے رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، اے اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں بہترین ذات قیامت کے روز میں آپ کی عطا کا خواستگار ہوں۔ اسی میں ہے۔

و فتنیکہ فرود آید کار عظیم در غایت تاریکی پس توئی پناہ از ہر بلا۔  
جب کوئی کام تاریکی کی گہرائی میں گر جائے تو آپ ہی ہر بلا میں پناہ دیتے ہیں، اسی میں ہے۔

سوئے تست آوردن من و بہ تست پناہ گرفتن من و در تست امید داشتن من،  
میری جائے پناہ، میری جائے امید اور میرے مرجع آپ ہی ہیں بالجملہ بندگان خدا سے توسل کو اخلاص و توکل کے خلاف نہ جانے کا مکر سخت جاہل محروم، یا ضال مکار بلوم۔  
فتاویٰ رضویہ ۵۳۱/۳، ۵۳۲

۲۹۰۔ عن عبد الله بن مسعود رضي الله تعالى عنه قال : قال : رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : إِذَا انْقَلَبَتْ ذَابَّةٌ أَحَدَكُمْ بِأَرْضٍ فَلَاةٍ فَلْيُنَادِ، يَا عِبَادَ اللَّهِ! أَحْسِنُوا عَلَيَّ، يَا عِبَادَ اللَّهِ! أَحْسِنُوا عَلَيَّ، فَإِنَّ لِلَّهِ فِي الْأَرْضِ حَاضِرًا سَبْحِيئَةً عَلَيْكُمْ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کا جانور جنگل میں چھوٹ جائے تو چاہئے یوں ندا کرے اے خدا کے بندو روک لو، اے خدا کے بندو روک لو، کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے اس میں ہیں جو اسے روک لیں گے۔

### (۴) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان لفظوں کے بعد رحمکم اللہ، اور زیادہ فرماتے، امام نووی رحمہ اللہ اذکار میں فرماتے ہیں، ہمارے بعض اساتذہ نے کہ عالم کبیر تھے ایسا ہی کیا چھوٹا ہوا جانور فوراً رک گیا۔ اور فرماتے ہیں۔

ایک بار ہمارا جانور چھوٹ گیا، لوگ عاجز آ گئے ہاتھ نہ لگا، میں نے یہی کلمہ کہا، فوراً رک گیا، جس کا اس کہنے کے سوا کوئی سبب نہ تھا۔ نقلہ سیدی علی القاری فی الحرز الشمین۔

فتاویٰ رضویہ ۳/۵۳۱

۲۹۱۔ عن عبد الله بن عباس رضي الله تعالى عنهما قال: إِنَّ لِلَّهِ مَلَائِكَةً فَضَلَا سَوَى الْحِفْظَةِ يَكْتُبُونَ مَا سَقَطَ مِنْ وَرَقِ الشَّجَرِ، فَإِذَا أَصَابَتْ أَحَدٌ كَمْ حَرَجَةٍ فِي سَفَرٍ فَلْيُنَادِ، أَعِينُوا عِبَادَ اللَّهِ رَحِمَكُمُ اللَّهُ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ بیشک اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے محافظ فرشتوں کے علاوہ ہیں جو درختوں سے گرنے والے پتوں کو بھی لکھتے رہتے ہیں، لہذا تمہیں سفر میں کوئی دشواری لاحق ہو تو بلند آواز سے کہو، اے اللہ کے بندو میری مدد کرو اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے۔ ۱۳م

## (۲۷) اپنی حاجتیں رحمتِ لوگوں سے مانگو

۲۹۲۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اُطْلُبُوا الْحَوَائِجَ إِلَى ذَوِي الرَّحْمَةِ مِنْ أُمَّتِي تَرْزُقُوا وَتُنَجِّحُوا فَإِنَّ اللَّهَ يَقُولُ : رَحِمْتِي فِي ذَوِي الرَّحْمَةِ مِنْ عِبَادِي ، وَلَا تَطْلُبُوا الْحَوَائِجَ عِنْدَ الْقَاسِيَةِ قُلُوبُهُمْ فَلَا تَرْزُقُوا وَلَا تُنَجِّحُوا فَإِنَّ اللَّهَ يَقُولُ : إِنْ مُسِطُّوا فِيهِمْ ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے رحمتِ امتیوں سے حاجتیں مانگو، رزق پائے گے اور مرادوں کو پہونچے گے، کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میری رحمت میرے رحمتِ بندوں کے پاس ہے، اور سخت دل لوگوں سے اپنی حاجتیں طلب نہ کرو کہ رزق و مراد کچھ حاصل نہ ہوگا، کیوں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میری ناراضگی ان کے پاس ہے۔

۲۹۳۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اُطْلُبُوا الْفَضْلَ عِنْدَ رُحَمَاءِ مِنْ أُمَّتِي، تَعِيشُوا فِي أَكْثَانِهِمْ فَإِنَّ فِيهِمْ رَحْمَتِي ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے رحمتِ امتیوں سے فضل طلب کرو کہ ان کے دامن میں آرام سے رہو گے کہ میری رحمت ان کے پاس ہے۔  
الامن والعلیٰ صفحہ ۷

۲۹۴۔ عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللَّهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اُطْلُبُوا الْمَعْرُوفَ مِنْ رُحَمَاءِ أُمَّتِي تَعِيشُوا فِي أَكْثَانِهِمْ ۔

|       |                         |   |               |                           |
|-------|-------------------------|---|---------------|---------------------------|
| ۱۳۶/۱ | میراں الاعتدال ،        | ☆ | ۵۱۸/۶ ، ۱۶۸۰۱ | ۲۹۲۔ کنز العمال للمنتقى ، |
|       |                         | ☆ | ۱۷۳/۸         | اتحاف السادة للريدي ،     |
| ۱۷۲/۸ | اتحاف السادة للريدي ،   | ☆ | ۵۱۹/۶ ، ۱۶۸۰۶ | ۲۹۳۔ کنز العمال للمنتقى ، |
| ۱۵۶/۱ | كشف الخفاء للمحلو ،     | ☆ | ۱۳۲/۲         | تفريه الشريعة لابن عراق ، |
| ۱۷۳/۸ | اتحاف السادة للريدي ،   | ☆ | ۳۲۱/۴         | ۲۹۴۔ المستلوك للحاكم ،    |
| ۲۵۶/۳ | النور المشرور للسيوطي ، | ☆ | ۴۱/۲          | اللائى المعصومة للسيوطي ، |
| ۱۵۶/۱ | كشف الخفاء للمحلو ،     | ☆ | ۵۱۹/۶ ، ۱۶۸۰۷ | کنز العمال للمنتقى ،      |

امیر المؤمنین مولیٰ المسلمین حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے رحمتی امتیوں سے بھلائی مانگو ان کی پناہ میں چین کرو گے۔

۲۹۵۔ عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی یَقُوْلُ: اُطْلِبُوْا الْفُضُوْلَ مِنَ الرَّحْمَآءِ مِنْ عِبَادِیْ تَعِیْشُوْنَ فِیْ اَکْثَافِهِمْ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے میرے رحمتی بندوں سے فضل مانگو انکی پناہ میں چین سے رہو گے۔

۲۹۶۔ عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اُطْلِبُوْا الْخَيْرَ عِنْدَ حَسَنِ الْوُجُوْهِ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بھلائی خوش رویوں سے مانگو۔

### (۵) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ع۔ کہ معنی بود صورت خوب را۔ یہ خوش رو حضرات اولیائے کرام ہیں کہ حسن ازلی جن سے محبت فرماتا ہے۔ من کثرت صلواتہ باللیل حسن و جہہ با النہار۔

جورات کو کثرت سے عبادت میں مشغول ہو گا دن کو اس کا چہرہ نورانی ہوگا۔

اور جود کامل و سخائے شامل بھی انہیں کا حصہ کہ وقت عطا تکلفہ روئی جس کا ادنیٰ ثمرہ۔

الامن والعلی صفحہ ۷۰، ۷۱

امام محقق جلال الملتی والدین سیوطی فرماتے ہیں:

الحديث في نقدي حسن صحيح۔

|                             |   |       |   |                      |       |
|-----------------------------|---|-------|---|----------------------|-------|
| ۲۹۵۔ مسند العقیلی           | ☆ | ۳/۳   | ☆ | مجمع الرواۃ للہیثمی  | ۱۹۴/۸ |
| ۲۹۶۔ المعجم الکبیر للطبرانی | ☆ | ۶۷/۱۱ | ☆ | لسان المراد لابن حجر | ۴۱۸/۴ |
| تاریخ بغداد للخطیب          | ☆ | ۱۸۵/۴ | ☆ | اتحاف السادة للزیدی  | ۹۱/۹  |
| اللالی المصنوعة للالبانی    | ☆ | ۴۱/۲  |   |                      |       |

یہ حدیث میری پرکھ میں حسن صحیح ہے۔

قلت وقوله لهذا لا شك حسن صحيح فقد بلغ حد تواتر على رائي -

برکات الاعداد ۱۱

۲۹۷۔ عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: اِبْتَغُوا الْخَيْرَ عِنْدَ حَسَنِ الْوُجُوهِ -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بھلائی ڈھونڈو خوش رویوں کے پاس۔

۲۹۸۔ عن عبد الله بن جراد رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: إِذَا ابْتَغَيْتُمُ الْمَعْرُوفَ فَاطْلُبُوهُ عِنْدَ حَسَنِ الْوُجُوهِ -

حضرت عبد اللہ بن جرادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم بھلائی چاہو تو خوش رویوں سے چاہو۔

۲۹۹۔ عن أم المؤمنين عائشة الصديقة رضي الله تعالى عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: اُطْلُبُوا الْحَاجَاتِ عِنْدَ حَسَنِ الْوُجُوهِ -

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خوش رویوں کے پاس اپنی حاجتیں طلب کرو۔

۳۰۰۔ عن يزيد القسملی رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: إِذَا طَلَبْتُمُ الْحَاجَاتِ فَاطْلُبُوهَا إِلَى الْحَسَنِ -

حضرت یزید قسملی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

|  |                                |
|--|--------------------------------|
| ۲۹۷۔ کثر العمال للمنفی، ۱۶۷۹۶، ☆ ۵۱۶/۶ | اللاکی المصنوعة للسيوطی، ۴۲/۲  |
| کشف الخفاء للمحلوی، ☆ ۱۵۲/۱            |                                |
| ۲۹۸۔ میزان الاعتدال للذهبی، ☆ ۰۹۸۳۴    | لسان المیران لا بن حجر، ۱۲۲۵/۶ |
| کثر العمال للمنفی، ۱۶۷۹۴، ☆ ۵۱۶/۶      | الکامل لا بن عدی، ۲۸۲/۷        |
| ۲۹۹۔ میزان الاعتدال للذهبی، ☆ ۱۷۵۰     | لسان المیران لا بن حجر، ۸۰۵/۲  |
| اللاکی المصنوعة للسيوطی، ☆ ۴۳/۲        |                                |
| ۳۰۰۔ اتحاف السادة للزبيدي، ☆ ۹۱/۹      | کشف الخفاء للمحلوی، ۱۵۲/۱      |
| المطالب العالیة لا بن حجر، ☆ ۱۶۴۱      | اللاکی المصنوعة للسيوطی، ۴۲/۲  |

جب تم حاجتیں طلب کرو تو خوش رویوں سے کرو۔

وفی الباب عن انس بن مالک ، وعن جابر بن عبد اللہ ، وعن عبد اللہ بن عمر ، وعن ابی بکرۃ ، رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

۳۰۱۔ عن ابی خصیفة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اَلْتَمِسُوا الْخَيْرَ عِنْدَ حَسَنِ الْوُجُوهِ۔

حضرت ابو خصیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بھلائی کی خوب صورت لوگوں سے چاہو۔

الامن والعلیٰ ۱/۷/ برکات الاعداد ۱۱۳۹

۳۰۲۔ عن ابی ربيع رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اَطْلُبُوا الْاِمَادِي عِنْدَ فَقَرَاءِ الْمُسْلِمِينَ ، فَإِنَّ لَهُمْ ذُوْلَةَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

حضرت ابو ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بھتیں مسلمان فقیروں کے پاس طلب کرو کہ روز قیامت انکی دولت ہے۔

الامن والعلیٰ ص ۷

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

انصاف کی آنکھیں کہاں ہیں؟ ذرا ایمان کی نگاہ سے دیکھیں یہ احادیث کیسا صاف صاف واضح فرماتی ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے نیک امتیوں سے استعانت کرنے، ان سے حاجتیں مانگنے، ان سے خیر و احسان طلب کرنے کا حکم دیا، کہ وہ تمہاری حاجتیں بکشاہد پیشانی روا کریں گے۔ ان سے مانگو تو رزق پاؤ گے، مرادیں پاؤ گے، انکے دامن حمایت میں چھن کر دو گے، ان کے سایہ عنایت میں عیش اٹھاؤ گے۔

یا رب اگر استعانت اور کس چیز کا نام ہے اس سے بڑھ کر اور کیا صورت استعانت

۳۰۱۔ کثر العمال للمقتی، ۱۶۷۹۶، ۵۱۷/۶ ☆ الالکی المصنوعة للسيوطی ۴۲/۲

مجمع الروائد للہنسی، ۱۹۵/۸ ☆ المعجم الکبیر لتطیرانی، ۹۸۳، ۳۹۶/۲۲

اتحاف السادة للرییدی، ۹۱/۹ ☆ کشف الخفاء للمصلونی، ۱۵۲/۱

تاریخ دمشق لابن عساکر، ۱۸۸/۵ ☆ تاریخ بغداد للمخطوب، ۲۲۶/۳

۳۰۲۔ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم، ۲۹۷/۸ ☆ کثر العمال للمقتی، ۱۶۱۶۹، ۸۵/۶

ہوگی۔ پھر حضرات اولیاء سے زیادہ کون سا امتی نیک اور رحم دل ہوگا کہ ان سے استعانت شرک ٹھہرا کر غیر سے حاجتیں مانگنے کا حکم دیا جائیگا۔ الحمد للہ، حق کا آفتاب بے پردہ و حجاب روشن ہوا مگر وہابیہ ملاعنہ کو خدا نے مارا ہے انہیں اس عیش، چین آرام، خیر، برکت، سایہ رحمت اور دامن رافت میں حصہ کہاں۔ اسکی طرف مہربان خدا جل و علا اپنے بندوں اور مہربان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے امتیوں کو بلا رہا ہے۔

ع۔ مگر یہ تو حرام ست حرامت بادا۔

گزشتہ صفحات میں،، حدیث اجل و اعظم، یا محمد انی تو جہت ہک الی ربی“ ملاحظہ فرما چکے۔ وہ حدیث صحیح و جلیل و مشہور منجملہ اعظم و اکبر احادیث استعانت ہے جس سے ہمیشہ ائمہ دین مسئلہ استعانت میں استدلال فرماتے رہے۔

رہے اقوال علماء اسکا نام لینا تو وہابی صاحبوں کی بڑی حیاداری ہے صد ہا قول علمائے اہلسنت و ائمہ ملت کے نہ صرف ایک بار بلکہ بار بار۔ نہ صرف ایک آدھ رسالے بلکہ تصانیف کثیرہ اہل سنت میں ان حضرات کے سامنے پیش ہو چکے۔ دیکھ چکے، سن چکے، جانچ چکے، جنکے جواب سے آج تک عاجز ہیں۔ اور بعونہ تعالیٰ قیامت تک عاجز رہیں گے مگر آنکھوں کے ڈھلے پانی کا علاج کیا کہ اب بھی اقوال علماء کا نام لئے جاتے ہیں۔ یعنی ہزار بار مارا تو مارا، اب کی مار تو جانیں۔ سبحان اللہ۔

برکات الامداد، ۱۲، ۱۳





# کتاب الطہارۃ

## ابواب

|     |              |     |                 |
|-----|--------------|-----|-----------------|
| ۲۱۸ | ۲- احکام آب  | ۲۱۷ | ۱- ضرورت طہارت  |
| ۲۳۷ | ۳- احکام حیض | ۲۲۸ | ۳- آداب استنجاء |
| ۲۷۲ | ۶- تحیم      | ۲۳۲ | ۵- وضو          |
| ۲۸۴ | ۸- مسواک     | ۲۷۵ | ۷- لواقض وضو    |
|     |              | ۲۹۵ | ۹- غسل          |



# ۱۔ ضرورت طہارت

## (۱) طہارت کے بغیر نماز مقبول نہیں

۳۰۳۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لَا يَقْبَلُ اللَّهُ صَلَاةَ أَحَدِكُمْ إِذَا حَذَثَ حَتَّى يَتَوَضَّأَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب حدت لاحق ہو جائے تو اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی کی نماز اس وقت تک قبول نہیں فرماتا جب تک تم وضو نہ کر لو۔

۳۰۴۔ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لَا تُقْبَلُ الصَّلَاةُ بِغَيْرِ الطُّهُورِ وَلَا صَدَقَةٌ مِنْ غُلُولٍ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بغیر طہارت نماز مقبول نہیں اور خیانت کے مال سے صدقہ قبول نہیں۔

|       |   |                           |       |   |                                 |     |
|-------|---|---------------------------|-------|---|---------------------------------|-----|
| ۱۱۹/۱ | ☆ | الصحيح لمسلم، الطہارۃ،    | ۲۵/۱  | ☆ | المجامع الصحيح للبخاری، الوضوء، | ۳۰۳ |
| ۹/۱   | ☆ | السنن لابن داؤد، الطہارۃ، | ۲/۱   | ☆ | المجامع للترمذی، الطہارۃ،       |     |
| ۵۸۸/۲ | ☆ | المجامع الصغير للسيوطی،   | ۳۰۸/۲ | ☆ | المسند لاحمد بن حنبل،           |     |
| ۲۲۹/۱ | ☆ | السنن الکبری للبیہقی،     | ۱۸۰/۱ | ☆ | التمہید لابن عبد البر،          |     |
| ۱۶۰/۱ | ☆ | نصب الراية للزيلعي،       | ۱۵۴/۱ | ☆ | ارواء الغلیل للالبانی،          |     |
| ۲/۱   | ☆ | المجامع للترمذی، الطہارۃ، | ۱۱۹/۱ | ☆ | ۳۰۴۔ الصحيح لمسلم، الطہارۃ،     |     |
| ۵۸۲/۲ | ☆ | المجامع الصغير للسيوطی،   | ۲۴/۱  | ☆ | السنن لابن ماجہ، الطہارۃ،       |     |
| ۲۳۵/۱ | ☆ | المسند لابن عوانۃ،        | ۲۵۱/۹ | ☆ | حلیۃ الاولیاء لابن عجم،         |     |
| ۲۸۴/۲ | ☆ | مجمع الزوائد للہیثمی،     | ۴۲۱/۴ | ☆ | تاریخ بغداد للخطیب،             |     |

## ۲۔ احکام آب

### (۱) پانی اصل میں طاہر و مطہر ہے

۳۰۵۔ عن ابی امامۃ الباہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : إِنَّ الْمَاءَ طَهُورٌ لَا يُنَجِّسُهُ إِلَّا مَا غَلَبَ عَلَى رِيحِهِ وَ طَعْمِهِ وَلَوْنِهِ ۔

حضرت ابی امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک پانی پاک ہے اسے کوئی چیز نجس نہیں بناتی مگر وہ چیز جو پانی کی بو، ذائقہ اور رنگ پر غالب ہو جائے۔

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر پانی پاک کرنے والا ہے سوا اس پانی کے جس کا ذائقہ، بو، رنگ مغلوب ہو گیا ہو۔

۳۰۷۔ عن راشد بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : الْمَاءُ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ إِلَّا مَا غَلَبَ عَلَى رِيحِهِ أَوْ طَعْمِهِ أَوْ لَوْنِهِ۔

حضرت راشد بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانی کو کوئی چیز نجس نہیں بناتی مگر وہ چیز جو پانی کے رنگ، بو، یا ذائقہ پر غالب آجائے۔

|       |   |                           |   |       |                                |
|-------|---|---------------------------|---|-------|--------------------------------|
| ۱۰/۱  | ☆ | المس لابی داؤد، الطہارۃ،  | ☆ | ۱۰/۱  | ۳۰۵۔ الجامع لترمذی، الطہارۃ،   |
| ۷۳/۵  | ☆ | الدر المختار للسویطی،     | ☆ | ۸۶/۳  | المسند للاحمد بن حنبل،         |
| ۱۱/۱  | ☆ | شرح معانی الآثار للطحاوی، | ☆ | ۱۳/۱  | تنقیح الحبیرو لابن حجر،        |
| ۴۰/۱  | ☆ | المس لابن ماجہ،           | ☆ | ۱۴۲/۱ | المصنف لابن ابی شیبہ،          |
| ۴۷۸   | ☆ | مشکوۃ المصابیح للسیوطی،   | ☆ | ۳۰/۱  | المسند للاحمد بن حنبل،         |
| ۹۵/۱  | ☆ | نصب الرایۃ للزیلعی،       | ☆ | ۲۸/۱  | ۳۰۶۔ المسند للدارقطنی،         |
| ۳۱/۳  | ☆ | المسند للاحمد بن حنبل،    | ☆ | ۱۸/۱  | ۳۰۷۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، |
| ۱۳/۳  | ☆ | المصنف لابن ابی شیبہ،     | ☆ | ۴/۱   | المسند الکبری للبیہقی،         |
| ۲۳۲/۱ | ☆ | التہذیب لابن عبدالبر،     | ☆ | ۳۰/۱  | المسند للدارقطنی،              |

## (۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اور صحیح یہ ہے کہ پانی ذی لون ہے، یہی امام فخر الدین رازی وغیرہ کا مختار ہے۔ کلام فقہاء، مسائل آب کثیر و آب مطلق وغیرہما میں ذکر لون متواتر ہے۔ معہذا مقرر ہو چکا کہ ابصار عادی وینوی کیلئے مرئی کا ذی لون ہونا شرط ہے۔ بلکہ مرئی نہیں مگر لون و ضیا۔ تو پانی بے لون کیوں کر ہو سکتا ہے۔ ولہذا ابن کمال پاشا نے اسکے حقیقہ ذی لون ہونے پر جزم کیا۔ پھر اسکے رنگ میں اختلاف ہوا بعض نے کہا سپید ہے، اور بعض نے پانی کا رنگ سیاہ بتایا اور اس پر حدیث سے سند لائے۔ (امام احمد رضا قدس سرہ نے دونوں اقوال پر کلام فرماتے ہوئے آخر میں یوں فیصلہ فرمایا۔

اقول: حقیقت امر یہ ہے کہ پانی خالص سیاہ نہیں مگر اس کا رنگ سفید بھی نہیں۔ میلانائل بیک گونہ سواد خفیف ہے اور وہ صاف سفید چیزوں کے بمقابلہ آکر کھل جاتا ہے۔ جیسا کہ ہم نے سفید کپڑے کا ایک حصہ دھونے اور دودھ میں پانی ملانے کی حالت بیان کی۔ واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم۔

فتاویٰ رضویہ جدید ۳/ ۲۳۷-۲۳۵ ملخصاً

فتاویٰ رضویہ قدیم ۱/ ۵۵۱ تا ۵۴۷

## (۲) بڑے حوض کا پانی بے کھٹک استعمال کرو

۳۰۸۔ عن یحییٰ بن عبدالرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ أن عمر الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ خرج فی ركب فیہم عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ حتی وردوا حوضاً فقال عمرو: یا صاحب الحوض! هل ترد حوضک السباع، فقال عمر بن الخطاب: یا صاحب الحوض! لا تعبرنا فاننا مرد علی السباع وترد علینا۔ حضرت یحییٰ بن عبدالرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک جماعت کے ساتھ ایک حوض کے پاس سے گزرے۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ ساتھ تھے۔ حوض والے سے پوچھنے لگے: کیا تیرے حوض میں درندے بھی پانی پیتے ہیں؟ امیر المؤمنین نے فرمایا: اے حوض والے! ہمیں نہ بتا۔ کہ

ہم اور درندے ایک ہی حوض سے باری باری پیتے ہیں اور ہم کو اسکی خبر نہیں ہوتی۔

فتاویٰ رضویہ ۱۲۰/۲

۳۰۹۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فَسَارَ لَيْلًا، فَمَرُوا عَلَى رَجُلٍ عِنْدَ مَقَرَّةٍ لَهُ، فَقَالَ عَمْرٍو: يَا صَاحِبَ الْمَقَرَّةِ أَوْلَعْتَ السَّبَاعَ اللَّيْلَةَ فِي مَقَرَاتِكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا صَاحِبَ الْمَقَرَّةِ! لَا تُخْبِرُهُ، هَذَا مُكَلِّفٌ لَهَا مَا حَمَلَتْ فِي بَطْنِهَا وَلَنَا مَا بَقِيَ شَرَابٌ وَطَهُورٌ۔  
فتاویٰ رضویہ ۱۲۰/۲

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک سفر میں تشریف لے گئے۔ رات کو بھی سفر جاری رہا۔ ایک شخص کے پاس سے گزر رہا جو اپنے حوض کے کنارے بیٹھا تھا۔ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے فرمایا: اے حوض والے! یہ بتاؤ کہ کیا تمہارے حوض میں درندے بھی منہ ڈالتے ہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے حوض والے! انکو یہ بات مت بتانا کہ پریشانی کا باعث ہے۔ وہ ان کا حصہ تھا جو اپنے پیٹوں میں بھر کر لے گئے اور ہمارا حصہ وہ ہے جو باقی رہا کہ ہم بیکیں اور طہارت حاصل کریں۔ ۱۲۰م

### (۳) دھوپ سے گرم شدہ پانی استعمال نہ کرو

۳۱۰۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: لَا تَغْتَسِلُوا بِمَاءِ الشَّمْسِ فَإِنَّهُ يُوْرِثُ الْبَرَصَ۔

حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: دھوپ میں گرم ہوئے پانی سے غسل نہ کرو کہ اس سے برص کی بیماری پیدا ہوتی ہے۔

۳۱۱۔ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ الصَّدِيقَةِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّهَا سَعَتَتْ لِلْسَّيِّ

|        |                            |   |       |                          |     |
|--------|----------------------------|---|-------|--------------------------|-----|
| ۲۳۰/۱۵ | التفسير للقرطبي،           | ☆ | ۲۶/۱  | السنن للدارقطني،         | ۳۰۹ |
| ۱۰۲/۱  | نصب الراية للربيعي،        | ☆ | ۳۹/۱  | السنن للدارقطني،         | ۳۱۰ |
| ۲۰/۱   | تلخيص الحبير لابن حجر،     | ☆ | ۶/۱   | السنن الكبير للبيهقي،    | ۳۱۱ |
| ۷۹/۲   | المصنوعات لابن الجوزي،     | ☆ | ۱۰۲/۱ | نصب الراية للربيعي،      |     |
| ۸      | الفوائد المجموعة للشوكاني، | ☆ | ۶۹/۲  | تنزيه الشريعة لابن عراق، |     |

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ماء فی الشمس فقال: لَا تَفْعَلْ یَا حُمَیْرَاءُ! فَإِنَّهُ یُورِثُ الْبَرَصَ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے دھوپ میں پانی گرم کیا۔ تو حضور نے ارشاد فرمایا: اے حمیراء آئندہ ایسا نہ کرنا کیونکہ اس سے برص پیدا ہوتا ہے۔

## (۲) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

دھوپ کا گرم پانی مطلقاً جائز ہے مگر گرم ملک گرم موسم میں جو پانی سونے چاندی کے سوا کسی اور دھات کے برتن میں دھوپ سے گرم ہو جائے وہ جب تک ٹھنڈا نہ ہووے بدن کو کسی طرح نہ پہونچانا چاہیے۔ وضو سے نہ غسل سے نہ پینے سے، یہاں تک کہ جو کپڑا اس سے بھیگا ہو جب تک سرد نہ ہو جائے پہننا مناسب نہیں۔ کہ اس پانی کے پہونچنے سے معاذ اللہ احتمال برص ہے۔ اختلافات اکسب بکثرت ہیں اور ہم نے اپنی کتاب فتنی الآمال فی الآفاق والاعمال میں ہر اختلاف سے قول اصح وارجح چنا اور مختصر الفاظ میں اسے ذکر کیا۔

فتاویٰ رضویہ جدید ۲/۴۶۴، ۴۶۵

فتاویٰ رضویہ قدیم ۱/۴۱۲

## (۳) عورت و مرد کے بچے پانی کا استعمال

۳۱۲۔ عن عبد اللہ بن سرجس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم أن تغتسل المرأة بفضل الرجل أو یغتسل بفضل المرأة۔ حضرت عبد اللہ بن سرجس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس چیز سے منع فرمایا کہ عورت مرد کے بچے ہوئے پانی سے غسل کرے یا مرد عورت کے بچے ہوئے پانی سے غسل کرے۔

۳۱۳۔ عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: إن رسول اللہ صلی



اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یغتسل بفضل میمونۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے غسل کے بچے ہوئے پانی سے غسل فرماتے۔

### (۳) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

زیادہ صحیح بات یہ ہے کہ نہ تو پہلی حدیث میں نمی تحریمی ہے اور نہ دوسری حدیث ناسخ بلکہ نمی صرف نمی تنزیہی ہے اور غسل بیان جواز کے لئے ہے۔

ملا علی قاری نے بھی مرقات میں سید جمال الدین خفی سے یہی نقل کیا ہے اور لمعات اللقیح میں محدث عبدالحق دہلوی نے بھی یہی جواب دیا ہے کہ نمی تنزیہی ہے، تحریمی نہیں۔ تو دونوں میں کوئی منافات نہیں۔ اس سے پہلے باب میں فرمایا: ایک جواب یہ دیا گیا ہے کہ وہ عزیمت تھی اور یہ رخصت ہے۔ اشعۃ اللمعات میں اسی پر جزم کیا ہے۔ یعنی مدۃ القاری میں فرمایا ہے۔ عورت کے بچے ہوئے پانی سے امام شافعی کے نزدیک مرد کے لئے وضو جائز ہے خواہ اس عورت نے اس پانی کو خلوت میں استعمال کیا ہو یا نہیں۔ بغوی وغیرہ نے فرمایا: اس میں کراہت نہیں کہ صحیح احادیث اس بارے میں موجود ہیں۔

یہی قول مالک، ابو حنیفہ اور جمہور کا ہے۔ ملخصاً

فتاویٰ رضویہ جدید ۲/۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱

فتاویٰ رضویہ قدیم ۱/۴۱۲، ۴۱۳

### (۵) جنبی اور حائضہ سے متعلق پانی کے احکام

۳۱۴۔ عن الحسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: فی الحنب یدخل یدہ فی الإناء

قبل أن یغسلها أو الرجل یقوم من منامہ فیدخل یدہ فی الإناء قبل أن یغسلها قال إن شاء تو ضا وإن شاء أهرقه۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ۔ آپ نے ارشاد فرمایا: جنبی

بے دھوئے اپنا ہاتھ برتن میں ڈال دے، یا نیند سے بیدار ہونے والا شخص دھونے سے پہلے اپنا

ہاتھ برتن میں داخل کر دے تو چاہے تو اس سے وضو کرے اور چاہے تو بہا دے۔

۳۱۵۔ عن سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول: لا یامس بأن یمس حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ارشاد فرماتے ہیں: جنبی اگر ہاتھ دھونے سے پہلے برتن میں ڈال دے تو اسمیں کچھ حرج نہیں۔

۳۱۶۔ عن عائشة ابنة سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: کان سعد یمرجار یتہ فتناولہ الطہور من الحرۃ فتغمس یدھا فیھا، یقال: انہا حائض، فیکول: ان حیضتھا لیست فی یدھا۔

حضرت عائشہ بنت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت سعد اپنی ہانڈی کو حکم دیتے کہ وہ حوض سے پانی لا کر دے، وہ حوض میں جا کر اپنا ہاتھ ڈیوتی، حضرت سعد سے کہا جاتا وہ حائضہ ہے تو آپ فرماتے: اسکا حیض اسکے اختیار کی چیز نہیں ہے۔

۳۱۷۔ عن عامر الشعبي رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کان أصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یدخلون ابدیہم فی الاناء وهم جنب والنساء وھن حیض لایرون ہذا لك باسا، یعنی قبل ان یغسلوھا۔

حضرت عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین حالت جنابت میں اپنے ہاتھ اور صحابیات حالت حیض میں اپنے ہاتھ بغیر دھوئے پانی میں ڈالنے میں حرج نہیں سمجھتے۔

۳۱۸۔ عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: الرجل الذی یغتسل من الجنابة فینضح فی اناءه من غسله لا یامس بہ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جو شخص غسل جنابت کرے اور اسکے غسل کی چھینچیں برتن میں گریں تو حرج نہیں۔

۳۱۹۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لَا يَتَوَلَّى أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيهِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تم میں سے کوئی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے کہ پھر اس میں غسل بھی کرے گا۔

۳۲۰۔ عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: كُنَّا نَسْتَحْبُّ أَنْ نَأْخُذَ مِنْ مَاءِ الْغَدِيرِ وَنَغْتَسِلَ بِهِ نَاحِيَةً۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم اس چیز کو پسند کرتے تھے کہ تالاب سے پانی لا کر ایک کونے میں جا کر غسل کریں۔

۳۲۱۔ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: لَا بَأْسَ بِأَنْ يَغْتَسِلَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ وَضوءِ الْمَرَأَةِ مَا لَمْ تَكُنْ حَبَا أَوْ حَائِضًا۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں کہ مرد عورت کے وضو سے بچے ہوئے پانی سے غسل کرے جب تک کہ وہ عورت جنبی یا حائضہ نہ ہو۔

فتاویٰ رضویہ جدید ۲/۱۳۹، ۱۴۰

فتاویٰ رضویہ قدیم ۱/۲۷۰

### ﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

رائج و معتد یہ ہے کہ مکلف پر جس عضو کا دھونا کسی نجاست حکمیہ مثل حدث و جنابت و انقطاع حیض و نفاس کے سبب بالفعل واجب ہے وہ عضو یا اس کا کوئی حصہ اگر چہ ناخن یا ناخن کا کنارہ آب غیر کثیر میں کہ نہ جاری ہے نہ وہ درود، بے ضرورت پڑ جانا پانی کو قابل وضو و غسل نہیں رکھتا۔ یعنی پانی مستعمل ہو جاتا ہے کہ خود پاک ہے اور نجاست حکمیہ سے تطہیر نہیں کر سکتا اگر چہ نجاست حقیقیہ اس سے دھو سکتے ہیں۔ یہی صحیح و راجح ہے۔ عامۃ کتب میں اسکی تصریح ہے۔ اور یہ خود ائمہ ثلاثہ امام اعظم و امام ابو یوسف و امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے منصوص و

مروی آیا۔ اکابر مشائخ مثل امام ابو عبد اللہ جر جانی، و امام ابو الحسنین قدوری، و امام ملک العلماء ابو بکر کاشانی، و امام فقیہ النفس فخر الدین خاں قاضی وغیرہم رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے ہمارے ائمہ کا مذہب متفق علیہ بتایا۔ فقیر غفرلہ المولیٰ القدر نے اپنی ایک تحریر میں اس پر ائمہ ثلاثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے سوا چالیس ائمہ و کتب کے نصوص نقل کئے اور بعض علمائے متاخرین رحمہم اللہ تعالیٰ کو جو اسمیں شمعات واقع ہوئے انکے جواب دیئے۔

یہاں فوائد و قیود اور انکے متعلق مسائل ذکر ہیں۔

**فائدہ ۱۔** نابالغ اگرچہ ایک دن کم پندرہ برس کا ہو جب کہ آثار بلوغ مثل احتلام و حیض ہنوز شروع نہ ہوئے ہوں۔ اسکا پاک بدن جس پر کوئی نجاست حقیقیہ نہ ہو اگرچہ تمام و کمال آب قلیل میں ڈوب جائے اسے قابلیت وضو سے خارج نہ کر سکے گا۔ (لعدم الحدیث) ناپاک نہ ہونے کی وجہ سے، اگرچہ بحال احتمال نجاست جیسے ناسمجھ بچوں میں ہے پچنانہ فضل ہے۔ ہاں ہیئت قربت سمجھ والا بچہ سے واقع ہو تو مستعمل کر دیگا۔

**فائدہ ۲۔** قول بعض پر موت نجاست حکمیہ ہے، اگر میت کا ہاتھ یا پاؤں مثلاً آب قلیل میں قبل غسل پڑ جائے اگرچہ بے نیت غسل تو پانی کو مستعمل کر دیگا کہ زوال نجاست کے لیے نیت کی حاجت نہیں اگرچہ احیاء پر سے اس فرض کفایہ کے سقوط کو انکی جانب سے وقوع فعل قصدی لازم ہے۔ لہذا اگر میت دریا میں ملے تو جب تک احیاء اپنے قصد سے اسے پانی میں جنبش نہ دیں ان پر سے فرض نہ اترے گا مگر میت کے سب بدن پر پانی گزر گیا تو اسے طہارت حاصل ہوگئی۔ یوں ہی بے غسل دیئے اسپر نماز جنازہ جائز ہے۔ اور خاص غسل میت کی نیت تو احیاء پر بھی ضروری نہیں، اپنا قصدی فعل کافی ہے۔ یہی اس مسئلے میں توفیق و تحقیق ہے۔ اس لیے ہم نے (مکلف پر جس عضو کا دھونا واجب) کہا نہ مکلف کا عضو کہ میت مکلف نہیں۔

**فائدہ ۳۔** عورت ابھی حیض یا نفاس میں ہے خون منقطع نہ ہوا اس حالت میں اگر اسکا ہاتھ یا کوئی عضو پانی میں پڑ جائے مستعمل نہ ہوگا کہ ہنوز اس پر غسل کا حکم نہیں اس لیے ہم نے بالفعل کی قید ذکر کی۔

**فائدہ ۴۔** جس عضو کا جہاں تک پانی میں ڈالنا ضرورت ہوا تا معاف ہے۔ پانی کو مستعمل نہ کرے گا۔ مثلاً

(۱) پانی لگن یا چھوٹے حوض میں ہے کہ وہ درود نہیں اور کوئی برتن نہیں جس سے نکال کر وضو کرے تو چلو لینے کے لیے اس میں ہاتھ ڈالنے سے مستعمل نہ ہوگا۔

(۲) اسی صورت میں اگر ہاتھ مثلاً کہنی یا نصف کلائی ڈال کر چلو لیا یعنی جس قدر کے اذخال کے چلو میں حاجت نہ تھی، مستعمل ہو جائیگا کہ زیادت بے ضرورت واقع ہوئی۔

(۳) کوئی یا مکے میں کٹورا ڈوب گیا اس کے نکالنے کو بھتا ہاتھ ڈالنا ہوگا مستعمل نہ کریگا اگر چہ بازو تک ہو کہ ضرورت ہے۔

(۴) برتن میں پاؤں پڑ گیا پانی مستعمل ہو گیا کہ اسکی ضرورت نہ تھی۔

(۵) کونیں یا حوض میں ٹھنڈ لینے کے لئے غوطہ مارا یا صرف ہاتھ پاؤں ڈالا مستعمل ہو گیا کہ ضرورت نہیں ہے۔

(۶) برتن یا حوض میں ہاتھ ڈالا تو تھا چلو لینے کے لئے پھر اس میں ہاتھ دھونے کی نیت کر لی مستعمل ہو گیا کہ حوض میں دھونا ضرورت نہ تھا صرف چلو لینے کی حاجت تھی۔

(۷) کونیں سے ڈول نکالنے گھسا اور وہاں غسل یا وضو کی نیت کر لی بالاتفاق مستعمل ہو گیا، اگر چہ امام محمد نے ڈول نکالنے کے لئے اجازت دی تھی کہ قصد طہارت کی ضرورت نہ تھی، وفس علیہ۔

(۸) امام ابو یوسف سے روایت معروفہ یہ ہے کہ عضو کا کلزا ڈوب جانے سے پانی مستعمل نہیں ہوتا جب تک پورا عضو نہ دھلے مثلاً انگلیاں پانی میں ڈالیں تو مستعمل نہ ہوگا کف دست کے ڈوبنے سے حکم استعمال دیا جائیگا۔ اور صحیح یہ ہے کہ بے ضرورت کتنا ہی کلزا ہو مستعمل کر دیگا۔ ولعلہ ہم نے حکم عام رکھا باقی فوائد ہمارے رسالہ الطرس المعدل سے ظاہر ہیں۔ اسے قابل وضو بنانے کے دو طریقے ہیں۔

ایک یہ کہ اپنی مقدار سے زائد آب طاہر مطہر میں ملا دیا جائے سب قابل وضو ہو جائیگا دوسرے یہ کہ اس میں طاہر مطہر پانی ڈالتے رہیں یہاں تک کہ اسکا برتن بھر کر ابلے اور بہنا شروع ہو جائے سب طاہر مطہر ہو جائیگا، کہ اس طرح پانی کے ساتھ بہانے سے ناپاک پانی پاک ہو جاتا ہے تو غیر مطہر کا مطہر ہو جانا بدرجہ اولیٰ۔

فتاویٰ رضویہ جدید ۲/ ۱۱۱، ۱۲۱ ملخصاً ☆ فتاویٰ رضویہ قدیم ۱/ ۲۶۱، ۲۶۳ ملخصاً

اس تفصیل سے احادیث و آثار مذکورہ کے معانی و مطالب بخوبی واضح ہو گئے۔ ۱۲م

## ۳۔ آداب استنجاء

### (۱) بیت الخلاء کے آداب

۳۲۲۔ عن ابی ایوب الأنصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : إِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ الْعَائِطَ فَلَا يَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ وَلَا يُؤَلِّهَا ظَهْرَهُ وَلَكِنْ شَرِّقُوا أَوْ غَرِبُوا۔

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کوئی شخص پاخانے کو جائے تو نہ قبلہ کی طرف منہ کرے اور نہ پیٹھ ہاں پورب پیچھ منہ کرو۔

### (۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مدینہ طیبہ کا قبلہ جانب جنوب ہے۔ لہذا شرقاً غرباً منہ کرنا فرمایا ہمارے بلاد میں جنوباً شمالاً ہوگا حدیث میں شمال و جنوب کے کسی حصہ کو رو یا پشت کرنے کی اجازت نہ ہوئی اور مشرق اور مغرب کے کسی حصہ کا استثناء نہ فرمایا۔ تو دائرہ افق کے صاف چار حصے ظاہر ہوئے جس میں ایک حصہ استقبال ہے۔ فتاویٰ رضویہ ۳۲/۳

### (۲) بیت الخلاء جانے کی دعا

۳۲۳۔ عن أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال : كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم إذا دخل الخلاء قال : اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

|       |                           |   |       |                                |     |
|-------|---------------------------|---|-------|--------------------------------|-----|
| ۱۳۰/۱ | الصحیح لمسلم، الطہارۃ،    | ☆ | ۲۶/۱  | الجامع الصحیح للبخاری، الوضوء  | ۳۲۲ |
| ۵/۱   | السنن للنسائی،            | ☆ | ۳/۱   | السنن لابی داؤد، الطہارۃ،      |     |
| ۲۷/۱  | السنن لابن ماجہ، الطہارۃ، | ☆ | ۲/۱   | الجامع للترمذی، الطہارۃ،       |     |
| ۱۹۹/۱ | المسند لابی حوانہ،        | ☆ | ۵۱۶/۵ | المسند لاحمد بن حنبل،          |     |
| ۱۲۳/۱ | الصحیح لمسلم، الحيض،      | ☆ | ۲۶/۱  | الجامع الصحیح للبخاری، الوضوء، | ۳۲۳ |
| ۳/۱   | الجامع للترمذی، الطہارۃ،  | ☆ | ۲/۱   | السنن لابی داؤد، الطہارۃ،      |     |
| ۵/۱   | السنن للنسائی، الطہارۃ،   | ☆ | ۹۱    | السنن للدارمی، الوضوء،         |     |

علیہ وسلم کی یہ عادت مبارکہ تھی جب بیت الخلاء جاتے تو یہ دعا پڑھتے۔ اللہم انی اعوذ بک من الخبیث و الخبائث، اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں کافر جن اور جنتی سے۔

فتاویٰ رضویہ جلد ۴/۴۵۳

### (۳) داہنے ہاتھ سے استنجاء ممنوع ہے

۳۲۴۔ عن ابی قتادۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: إِذَا بَالَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَأْخُذَنَّ ذِکْرَ یَمِینِهِ وَلَا یَتَفَسَّسُ فِی الْمَاءِ۔

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی پیشاب کرے تو عضو تناسل کو داہنے ہاتھ سے نہ پکڑے اور نہ داہنے ہاتھ سے استنجاء کرے اور نہ پانی پیتے وقت پانی میں سانس لے۔ ۱۲م

فتاویٰ رضویہ ۱/۶۶۱

۳۲۵۔ عن ابی قتادۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلَا یَتَفَسَّسُ فِی الْمَاءِ وَإِذَا أَتَى الْمَخْلَاءَ فَلَا یَمْسُ ذِکْرَ یَمِینِهِ وَلَا یَتَمَسَّحُ بِیَمِینِهِ۔

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی پانی پیے تو برتن میں سانس نہ لے۔ اور جب بی بیت الخلاء

|        |                               |          |                                     |
|--------|-------------------------------|----------|-------------------------------------|
| ۲۶/۱   | السنن لابن ماجہ الطہارۃ،      | ☆ ۴۱۴/۲  | ۲۲۔ الجامع الصغیر للسیوطی،          |
| ۹۵/۱   | السنن الکبریٰ للبیہقی،        | ☆ ۹۹/۳   | المسند للاحمد بن حنبل،              |
| ۱۷۸۷۷  | کنز العمال للمفتی،            | ☆ ۳۳۹/۲  | اتحاف السادة للریزیدی،              |
| ۲۴/۱۶  | عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی، | ☆ ۲۱۶/۱  | الصمد لابن عوانہ،                   |
| ۱۲۹/۱۱ | فتح الباری للصفحانی،          | ☆ ۹۰/۱   | ارواء الغلیل للالبانی،              |
| ۱۳۱/۱  | الصحيح لمسلم، الطہارۃ،        | ☆ ۲۷/۱   | ۳۲۴۔ الجامع الصحيح للبخاری، الوضوء، |
| ۱۱۲/۱  | السنن الکبریٰ للبیہقی،        | ☆ ۳۰۰/۵  | المسند للاحمد بن حنبل،              |
| ۲۵۴/۱  | نصب الراية للربیع،            | ☆ ۶۸     | الصحيح لابن خزيمة،                  |
| ۱۳۱/۱  | الصحيح لمسلم، الطہارۃ،        | ☆ ۲۷/۱   | ۳۲۵۔ الجامع الصحيح للبخاری، الوضوء، |
| ۴/۱    | الجامع للترمذی، الطہارۃ،      | ☆ ۳۸۳/۴  | المسند للاحمد بن حنبل،              |
| ۳۷/۱   | الجامع الصغیر للسیوطی،        | ☆ ۳۷۱/۱۱ | شرح السنة للبخاری،                  |
| ۱۱/۱   | السنن لابن ماجہ، الطہارۃ،     | ☆ ۱۸/۱   | السنن للسنائی،                      |
| ۲۵۳/۱  | فتح الباری للعسقلانی،         | ☆ ۲۹۴/۱۵ | کنز العمال للمفتی، ۴۱۰۷۲،           |



ہ جائے تو اپنے عضو تناسل کو داہنے ہاتھ سے نہ پکڑے اور نہ داہنے ہاتھ سے استنجاء کرے۔

### (۴) ڈھیلوں سے استنجاء جائز

۳۲۶۔ عن خزیمۃ بن الثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ اسْتَطَابَ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ لَيْسَ فِيهِنَّ رَجِيعٌ كُنَّ لَهُ طُهُورٌ۔

تلاوی رضویہ جدیدہ ۳/۲۷۳

تلاوی رضویہ قدیم

حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے صفائی کے لئے تین ڈھیلے استعمال کیئے اور انہیں گوبر نہ ہو ان سے طہارت حاصل ہو جائیگی۔ ۱۲م

۳۲۷۔ عن أم المؤمنين عائشة الصديقة رضي الله تعالى عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فقام عمر خليفه بكوز من الماء فقال: مَا هَذَا يَا عُمَرَا فَقَالَ: مَاءٌ تَوَضَّأَ بِهِ، قَالَ: مَا أَمَرْتُ كُلَّمَا بُلْتُ أَنْ اتَوَضَّأَ وَلَوْ فَعَلْتُ لَكَا نَتْ سُنَّةٌ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ پیشاب فرمایا: امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ خدمت اقدس میں پانی لیکر کھڑے ہوئے، فرمایا کیا ہے، عرض کی: استنجے کے لئے پانی۔ فرمایا: مجھ پر واجب نہیں کیا گیا کہ ہر پیشاب کے بعد پانی سے طہارت کروں۔

تلاوی رضویہ ۲/۱۶۶

### (۵) ڈھیلوں کے بعد پانی سے استنجاء افضل ہے

۳۲۸۔ عن أم المؤمنين عائشة الصديقة رضي الله تعالى عنها قالت: من

۳۲۶۔ المعجم الكبير للطبرانی، ۸۷/۴

۳۲۷۔ السنن للسنی، باب النہی عن مس الذکر، ۵/۱

۳۲۸۔ المسند لاجمہ بن حبل، ۱۱۳/۶، الجامع للترمذی، الطہارۃ، ۵/۱

أزود جکن أن یفسلو أثر الغائط و البول فان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یفعلہ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کی: اے عورتو! اپنے شوہروں سے کہو کہ پانی سے استنجاء کیا کریں کیوں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے تھے۔

## (۶) کھڑے ہو کر پیشاب ممنوع ہے

۳۲۹۔ عن أنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: تَنَزَّهُوا مِنَ الْبَوْلِ فَإِنَّ عَامَّةَ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنْهُ۔ فتاویٰ رضویہ ۲/۱۳۶

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پیشاب سے بچو عام طور پر عذاب اسی کی وجہ سے ہوتا ہے۔ ۱۲م

۳۳۰۔ عن أنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اسْتَنْزَهُوا عَنِ الْبَوْلِ فَإِنَّ عَامَّةَ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنْهُ۔

فتاویٰ رضویہ ۲/۱۳۶

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پیشاب سے بچو کہ عموماً عذاب قبر اسی کی وجہ سے ہوتا ہے۔ ۱۲م

۳۳۱۔ عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: مرّ النبی صلی اللہ تعالیٰ

|       |   |                          |       |   |                                     |
|-------|---|--------------------------|-------|---|-------------------------------------|
| ۲۰۲/۱ | ☆ | الجامع الصغير للسيوطی    | ۴۷/۱  | ☆ | ۳۲۹۔ السنن للدارقطنی                |
| ۱۳۹/۱ | ☆ | الترغیب والترہیب للمصنری | ۳۱۰/۱ | ☆ | ارواء الغلیل للالبانی               |
| ۱۲۸/۱ | ☆ | السنن للدارقطنی          | ۱۸۲/۱ | ☆ | ۳۳۰۔ المستدرک للحاکم                |
| ۳۱۴/۲ | ☆ | اتحاف السادة للزبيدي     | ۱۲۸/۱ | ☆ | نصب الرأية للريعي                   |
| ۳۱۱/۱ | ☆ | ارواء الغلیل للالبانی    | ۱۳۸/۴ | ☆ | تلخیص المعبر لابن حجر               |
| ۱۴۱/۱ | ☆ | الصحيح لمسلم، الطہار     | ۱۸۲/۱ | ☆ | ۳۳۱۔ الجامع الصحيح للبخاری، المسائل |
| ۴/۱   | ☆ | السنن لابی داؤد، الطہارۃ | ۱۱۱   | ☆ | الجامع للترمذی، الطہارۃ             |
| ۲۹/۱  | ☆ | السنن لابن ماجہ، الطہارۃ | ۲۲۵/۱ | ☆ | المسند لاحمد بن حنبل                |
| ۲۵۸/۸ | ☆ | المعجم الكبير للطبرانی   | ۱۳۸/۱ | ☆ | الترغیب و الترہیب للمصنری           |
| ۴۳۶۱  | ☆ | جمع الحوامع للسيوطی      | ۵۳۱/۹ | ☆ | کنز العمال للمفتی، ۲۷۲۸۹            |

تعالیٰ علیہ وسلم بقبرین فقال : إِنَّهُمَا لَيَعَذَّبَانِ ، وَمَا يُعَذَّبَانِ مِنْ كَبِيرٍ ، أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ عَنِ الْبَوْلِ ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّجِيمَةِ ۔

فتاویٰ رضویہ ۲/۱۳۶

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گزر دو قبروں کے پاس سے ہوا فرمایا: ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے۔ اور کسی ایسے گناہ کی وجہ سے نہیں جس سے بچنا کچھ مشکل ہو ان میں سے ایک پیشاب سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغلی خوری کرتا تھا۔ ۱۲م

۳۳۲۔ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ الصَّدِيقَةِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ : مَنْ حَدَّثَكُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبُولُ قَائِمًا فَلَا تَصَدَّقُوهُ ، مَا كَانَ يَبُولُ إِلَّا قَاعِدًا۔

فتاویٰ رضویہ ۲/۱۳۷

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔ فرماتی ہیں کہ جو تم سے بیان کرے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہو کر پیشاب فرماتے تھے تو تم اسکی تصدیق نہ کرو، کیونکہ سرکارِ نبیؐ بیٹھ کر ہی پیشاب فرماتے تھے۔ ۱۲م

۳۳۳۔ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ الصَّدِيقَةِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ : مَنْ حَدَّثَكُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبُولُ قَائِمًا فَلَا تَصَدَّقُوهُ ، مَا بَالُ قَائِمًا مِنْهُ أَنْزَلَ عَلَيْهِ الْقُرْآنَ۔

فتاویٰ رضویہ ۲/۱۳۷

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں، جب تم سے کوئی کہے کہ حضور اقدس، اطہر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہو کر پیشاب فرماتے تھے تو اسے سچا نہ جاننا۔ کیوں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جب سے وحی آنا شروع ہوئی کبھی کھڑے ہو کر پیشاب نہ فرمایا۔

۳۳۴۔ عَنْ بَرِيدَةَ الْأَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

۳۳۲۔ المسند للاحمد بن حنبل، ۱۵۲/۶ ☆ الجامع للترمذی، الطہارۃ، ۴/۱

المسن لابی ماجہ، ۲۶/۱ ☆ السن للنسائی، باب البول فی البیت الخ ۶/۱

۳۳۳۔ المستدرک للحاکم، الطہارۃ، ۱۸۱/۱ ☆ الصحيح لابی عوانۃ، ۱۹۸/۱

۳۳۴۔ کنز العمال لمعتفی، ۴۳۷۸۲، ۲۶/۱۶ ☆ مجمع الزوائد للہیثمی، ۸۳/۲

تعالیٰ علیہ وسلم : ثَلَاثٌ مِنَ الْحَقَائِدِ ، أَنْ يَتَوَلَّ قَائِمًا ، أَوْ يَمْسَحَ جَبْهَتَهُ قَبْلَ أَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلَوَاتِهِ ، أَوْ يَفْخَ مِنْ سُجُودِهِ۔  
فتاویٰ رضویہ ۱۳۷/۲

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین باتیں جفاو بے ادبی سے ہیں، یہ کہ آدمی کھڑے ہو کر پیشاب کرے، یا نماز میں اپنی پیشانی سے (مثلاً مٹی یا پسینہ) پونچھے یا سجدہ کرتے وقت زمین پر (مثلاً غبار صاف کرنے کو) پھونکے۔

### (۳) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تیسرے میں ہے۔ رجالہ رجال الصحیح، اس حدیث کے سب راوی ثقہ و معتمد صحیح کے راوی ہیں۔ عمدۃ القاری میں ہے۔ رواہ المزہر بسند صحیح، اسے بزار نے بسند صحیح روایت کیا، وقال: الترمذی حدث بریدۃ فی هذا غیر محفوظ۔ و قول الترمذی یرد بہ، پھر فرمایا: امام ترمذی کا اس حدیث کو غیر محفوظ کہنا اس سے رد ہو جاتا ہے۔

فتاویٰ رضویہ ۱۳۷/۲

۳۳۵۔ عن امیر المؤمنین عمر الفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: رأی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وأنا أبول قائما فقال: يَا عُمَرُ! لَا تَبْلُ قَائِمًا، فَمَا بُلْتَ قَائِمًا بَعْدُ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے کھڑے ہو کر پیشاب کرتے ہوئے دیکھا۔ فرمایا: اے عمر، کھڑے ہو کر پیشاب نہ کرو۔ اس دن سے میں نے کھڑے ہو کر پیشاب نہ کیا۔

فتاویٰ رضویہ ۱۳۸/۲

۳۳۶۔ عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

|                                |   |       |                           |   |       |
|--------------------------------|---|-------|---------------------------|---|-------|
| ۳۳۵۔ الجامع للترمذی، الطہارۃ،  | ☆ | ۴/۱   | السنن لابن ماجہ، الطہارۃ، | ☆ | ۲۶/۱  |
| السنن الکبریٰ للبیہقی،         | ☆ | ۱۰۲/۱ | المستدرک للحاکم،          | ☆ | ۱۸۵/۱ |
| اتحاف السادة للزبيدي           | ☆ | ۲۳۸/۲ | شرح السنة للبعوی،         | ☆ | ۳۸۷/۱ |
| کنز العمال للمفتی، ۲۷۱۸۹۔      | ☆ | ۵۰۹/۹ | المعنی للعراقی،           | ☆ | ۱۳۰/۱ |
| ۳۳۶۔ السنن لابن ماجہ، الطہارۃ، | ☆ | ۲۷/۱  | السنن الکبریٰ، للہیثمی،   | ☆ | ۱۰۲/۱ |
| الجامع الصغير للسيوطی،         | ☆ | ۵۶۷/۲ |                           |   |       |

وسلم أن يبول الرجل قائما۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پیشاب کرنے سے منع فرمایا۔  
فتاویٰ رضویہ ۱۳۸/۲

(۴) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام خاتم الحفاظ قدس سرہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

(۷) حضور نے ایک مرتبہ کھڑے ہو کر پیشاب فرمایا

۳۳۷۔ عن حذيفة بن اليمان رضى الله تعالى عنه قال : أتى النبي صلى الله تعالى

عليه وسلم سبابة قوم فبال قائما۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک گھورے پر تشریف لے گئے اور وہاں کھڑے ہو کر پیشاب فرمایا۔

(۵) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ائمہ کرام و علمائے اعلام رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسکے بہت جواب دیئے ہیں۔

(۱) یہ حدیث ام المؤمنین حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے منسوخ ہے۔ اسکو امام

ابو حوانہ نے اپنی صحیح اور ابن شاہین نے کتاب السنن میں اختیار فرمایا۔ لیکن اس جواب پر امام

عسقلانی اور امام عینی نے جرح کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ منسوخ نہیں۔ پھر امام عینی نے فرمایا:

حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو دیکھا وہ بیان فرمایا میں کہتا ہوں

کہ حضرت حذیفہ کی حدیث کے بارے میں اتنی بات ظاہر ہے کہ یہ آخر عمر کی نہیں۔ اور حضرت

صدیقہ حضور کے ان افعال پر بھی مطلع رہیں جو وصال اقدس کے زمانے تک حضور سے صادر

ہوئے۔ اور اعتبار آخر فعل کا ہے۔ لہذا طریقہ بول میں سرکار کے افعال سے اگر آخر فعل بیٹھ کر

پیشاب فرمانا تھا تو بلاشبہ کھڑے ہو کر پیشاب کرنا منسوخ قرار دیا جائیگا اور حضرت

۲۳۷۔ الجامع الصحيح للبخاری، الوضوء، ۳۵/۱ ☆ الصحيح لمسلم، الطہارۃ، ۱۲۳/۱

الجامع للترمذی، الطہارۃ، ۴/۱ ☆ السنن لابن ماجہ، الطہارۃ، ۲۶/۱

المسند لاحمد بن حنبل، ۲۸۴/۱ ☆ السنن لابی داؤد الطہارۃ، ۴/۱

المسند لابی حوانہ، ۱۹۸/۱ ☆

حذیفہ کا مشاہدہ مانع تسخ نہیں ہو سکتا۔

(۲) اس وقت زانوئے اقدس میں زخم تھا۔ بیٹھ نہ سکتے تھے یہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہوا۔

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: انّ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بال قائما من جرح کان بعا بضہ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پیشاب فرمایا کہ حضور کے زانو کے اندرونی حصہ میں زخم تھا۔ ۱۲ م

(۳) وہاں نجاست کے سبب بیٹھنے کی جگہ نہ تھی امام ابوالمہدی نے اسکی ترجیح کی۔

(۴) اس میں ڈھال ایسا تھا کہ بیٹھنے کا موقع نہ تھا اسے ابھری وغیرہ نے نقل کیا۔

(۵) اس وقت پشت مبارک میں درد تھا اور عرب کے نزدیک یہ فعل اس سے استشفاء

ہے یہ جواب حضرت امام شافعی اور حضرت امام احمد بن حنبل کا ہے۔

اقول و ہا اللہ التوفیق۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک بار یہ فعل وارد

ہوا اور صحیح حدیث سے ثابت کہ روز نزول قرآن کریم سے آخر عمر اقدس تک عادت کریم ہمیشہ

بیٹھ ہی کر پیشاب فرمانے کی تھی اور صحیح حدیث سے ثابت ہوا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم نے کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کو جہاد بے ادبی فرمایا اور متعدد احادیث میں اس سے نفی و

ممانعت آئی تو واجب کہ ممنوع ہو، اور انہیں احادیث کو ان پر ترجیح بوجہ ہو۔

اولا۔ وہ ایک بار کا واقعہ حال ہے کہ صد گویہ احتمال ہے۔

ثانیا۔ فعل وقول میں جب تعارض ہو تو قول واجب العمل ہے کہ فعل احتمال خصوصی

وغیرہ رکھتا ہے۔

ثالثا۔ مسیح و حائل جب متعارض ہوں حائل مقدم ہے۔

ثم اقول: نفس حدیث حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان مقلدان نصرانیت پر رد ہے۔

وہاں کافی بلندی تھی اور نیچے ڈھال، اور زمین گھورے کے سبب نرم کہ کسی طرح چھینٹ آنے کا

احتمال نہ تھا، سامنے دیوار تھی اور گھورا فٹائے دار میں تھا نہ کہ گذر گاہ پر۔ پس پشت حذیفہ رضی اللہ

تعالیٰ عنہ کو کھڑا کر لیا تھا۔ اس طرف کا بھی پردہ فرمایا کہ اس حالت میں پشت اقدس پر بھی نظر

پڑنا پسند نہ آیا، ان احتیاطوں کے ساتھ تمام عمر مبارک میں ایک بار ایسا منقول ہوا۔ کیا یہ نئی روشنی کے مدعی ایسی ہی صورت کے قائل ہیں سبحان اللہ کہاں یہ اور کہاں ان بے ادبوں کے نامہذب افعال، اور ان پر محاذ اللہ حدیث سے استدلال۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

کارپا کاں راقیاس از خود مکیر،

(پاک لوگوں کے کام کو اپنے اوپر قیاس نہ کرو)

☆ فرق را کہ بیند آں استیزہ جو

اس نے گمان کیا کہ میں نے اس جیسا عمل کیا، وہ لڑائی ڈھونڈنے والا فرق کب دیکھ سکتا

ہے۔ واللہ سبحان اللہ تعالیٰ اعلم۔

فتاویٰ رضویہ جدید ۴/ ۵۹۷ تا ۵۹۰ ملخصا

فتاویٰ رضویہ قدیم ۲/ ۱۵۱ تا ۱۴۸ ملخصا

## ۴۔ احکام حیض

### (۱) حائضہ اور جنبی قرآن نہ پڑھیں

۳۳۸۔ عن عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : لَا تَقْرَأُ الْحَائِضُ وَلَا الْحَنْثُ شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حائضہ اور جنبی قرآن کریم کی ایک آیت کی بھی تلاوت نہ کریں۔

### ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ معلوم رہے کہ قرآن کریم کی وہ آیات جو ذکر و ثنا و مناجات و دعا ہوں اگرچہ پوری آیت ہو۔ جیسے آیت الکرسی، متعدد آیات کاملہ۔ جیسے سورہ حشر کی اخیر تین آیتیں۔ هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغُيُوبِ وَالشَّهَادَةِ، سے آخر سورہ تک۔ بلکہ پوری سورہ، جیسے الحمد شریف، بنیت ذکر و دعا بے نیت تلاوت پڑھنا جنب و حائض و نفساء سب کو جائز ہے اسی لئے کھانے یا سبکی کی ابتداء میں، بسم اللہ الرحمن الرحیم، کہہ سکتے ہیں اگرچہ یہ ایک آیت مستقلہ ہے کہ اس سے مقصود حمزک و استخارج ہی ہوتا ہے نہ تلاوت، تو حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ، اور اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاٰجِعُونَ، کہ کسی مہم یا مصیبت پر بہ نیت ذکر و دعا نہ بہ نیت تلاوت پڑھے جاتے ہیں۔ اگر پوری آیت بھی ہوتی تو مضائقہ نہ تھا۔ جس طرح کسی چیز کے گمنے پر عَسَى رَبُّنَا اَنْ يُبَدِّلَنَا خَيْرًا مِنْهَا اِنَّا اِلَى رَبِّنَا رَاٰغِبُونَ۔ کہتا۔

فتاویٰ رضویہ قدیم ۱/۷۹۶

۳۳۹۔ عن أمير المؤمنين مولى المسلمين على المرتضى كرم الله تعالى وجهه الكريم قال: اقرؤا القرآن ما لم يصب أحدكم جناحة فإن أصابه فلا ولو حرفاً واحداً۔

|                       |   |       |   |                  |      |
|-----------------------|---|-------|---|------------------|------|
| ۳۳۸۔ الجامع لترمذی،   | ☆ | ۱۹/۱  | ☆ | شرح السلفیعی،    | ۴۲/۲ |
| نصب الراية، للزيلعي،  | ☆ | ۹۵۱   | ☆ | المعتمد للعقيلي، | ۹۰/۱ |
| المفني للعراقي،       | ☆ | ۲۴۷/۲ |   |                  |      |
| ۳۳۹۔ السنن للدارقطني، | ☆ | ۱۱۸/۱ |   |                  |      |



امیر المؤمنین مولیٰ المسلمین علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے ارشاد فرمایا: قرآن پڑھو جب تک تمہیں نہانے کی حاجت نہ ہو اور جب حاجت غسل ہو تو قرآن کا ایک حرف بھی نہ پڑھو۔

## (۲) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ہاں جو پارۂ آیت (آیت کا حصہ) ایسا قلیل ہو کہ عرفا اسکے پڑھنے کو قرآن نہ سمجھیں اس سے فرض قرأت یک آیت ادا نہ ہواتے کو بہ نیت قرآن پڑھنے میں اختلاف ہے۔ لیکن ممانعت بوجہ اقویٰ ہے۔ تصحیحات اسی طرف ہیں۔ امام فقیہ انفس جیسے اکابر اسکے مصححین میں ہیں۔ احتیاط اسی میں ہے۔ اطلاق احادیث اور خاص یہ حدیث اس جزئیہ میں صریح ہے۔

فتاویٰ رضویہ جدیدہ ۱/۷۹۹

فتاویٰ رضویہ قدیم

## (۲) حائضہ سے میل جول جائز

۳۴۰۔ عن أم المؤمنين عائشة رضى الله تعالى عنها قالت: كنت اغتسل أنا و النبي صلى الله تعالى عليه وسلم من إناء واحد و كلا نا جنب و كان يأمرنى فاتزر فينا شرنبى و أنا حائض و كان يخرج رأسه الى و هو معتكف فاغسله و أنا حائض۔

الترمذیہ ۱۰

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کرتے جبکہ ہم جنبی ہوتے۔ جب میں حائضہ ہوتی تو تہبند باندھنے کا حکم فرماتے اور مباشرت فرماتے (ساتھ لیٹتے) اور حالت اعتکاف میں سر میری طرف نکال دیتے میں اسکو دھوتی حالانکہ میں حائضہ ہوتی۔ ۱۲م

۳۴۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، الحيض، ۱/۴۴ ☆ الجامع للترمذی، الطہارۃ، ۱/۱۰

الس لابی داؤد، الطہارۃ، ۱/۳۵ ☆ الس لابی ماجہ، الطہارۃ، ۱/۴۷

الصحيح لمسلم، الحيض، ۱/۱۴۲ ☆ الس للنسائی مباشرة، ۱/۴۳

۳۴۱۔ عن أم المؤمنين عائشة الصديقة رضي الله تعالى عنها قالت: كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يذني رأسه الكريم الى وأنا في بيتي وهو معتكف في المسجد لاعسله فنقول أنا حائض ، فيقول : حَيْضَتُكَ لَيْسَتْ فِي يَدِكَ۔

فتاویٰ رضویہ ۲/۲۷

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ طریقہ تھا کہ حالت اعتکاف میں سر مبارک کو میری طرف کر دیتے اور میں اپنے حجرہ میں ہوتی تاکہ میں اسکو دھو دوں۔ میں عرض کرتی میں حائضہ ہوں۔ ارشاد فرماتے یہ تمہارے بس میں نہیں۔

### (۳) حالت حیض میں وطی کا کفارہ

۳۴۲۔ عن عبد الله بن عباس رضي الله تعالى عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : إِذَا وَقَعَ الرَّجُلُ بِأَحِلِّهِ وَهِيَ حَائِضٌ فَلْيَتَصَدَّقْ بِدِينَارٍ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص حالت حیض میں اپنی بیوی سے وطی کر بیٹھے تو نصف دینار صدقہ کرے۔

فتاویٰ رضویہ ۲/۲۹

۳۴۳۔ عن عبد الله بن عباس رضي الله تعالى عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : الَّذِي يَأْتِيْ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ يَتَصَدَّقُ بِدِينَارٍ أَوْ

|       |   |                                  |   |        |                                  |      |
|-------|---|----------------------------------|---|--------|----------------------------------|------|
| ۱۴۲/۱ | ☆ | الصحيح لمسلم ، الحيض ،           | ☆ | ۴۳/۱   | الجامع الصحيح للبخاري ، الحيض ،  | ۳۴۱۔ |
| ۴۶/۱  | ☆ | السنن لابن ماجه ، الطهارة ،      | ☆ | ۵۳/۱   | الجامع للترمذی ، الطهارة ،       |      |
| ۵۳/۱  | ☆ | السنن للنسائي ، الحيض ،          | ☆ | ۲۶۲/۶  | المستند لاحمد بن حنبل ،          |      |
| ۳۲۵/۱ | ☆ | التفسير لابن كثير                | ☆ | ۱۰۶/۲  | المعجم الكبير للطبرانی ،         |      |
| ۳۲۲/۸ | ☆ | المتنيد لابن عبد البر ،          | ☆ | ۲۰۲/۱  | المصنف لابن ابي شعبة             |      |
|       | ☆ |                                  | ☆ | ۷۴۸/۲  | الجامع الكبير ،                  |      |
| ۲۹۵/۱ | ☆ | السنن لابی داود ، النكاح ،       | ☆ | ۹۱/۱   | الجامع للترمذی ، الطهارة ،       | ۳۴۲۔ |
| ۴۷/۱  | ☆ | السنن لابن ماجه ، الطهارة ،      | ☆ | ۱۳۲    | السنن للدارمی ،                  |      |
| ۳۱۶/۱ | ☆ | السنن الكبرى للبيهقي ،           | ☆ | ۳۵۴/۱۶ | کنز العمال للمفتی ، ۴۴۸۹۷ ،      |      |
| ۴۳۱   | ☆ | السنن للنسائي ، من آتی حلیته الخ | ☆ | ۴۷/۱   | ۳۴۳۔ السنن لابن ماجه ، الطهارة ، |      |

بِیْنَصْفِ دِیْنَارٍ۔

فتاویٰ رضویہ ۲/۲۹

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس شخص کے بارے میں فرمایا: جو حالت حیض میں اپنی بیوی سے ہم بستر ہو جائے کہ وہ ایک دینار یا نصف دینار صدقہ کرے۔ ۱۲م

۳۴۴۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا كَانَ دَمًا أَحْمَرَ قَدْ يَنَارُ وَإِنْ كَانَ دَمًا أَصْفَرَ فَيَنْصَفُ دِينَارٍ۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب خون سرخ ہو تو ایک دینار صدقہ کرے اور جب پیلا ہو تو نصف دینار۔ ۱۲م

۳۴۵۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَتَى امْرَأَتَهُ فِي حَيْضَتِهَا فَلْيَتَصَدَّقْ بِدِينَارٍ، وَمَنْ آتَاهَا وَقَدْ أَذْبَرَ الدَّمَ عَنْهَا وَلَمْ تَعْتَسِلْ فَيَنْصَفُ دِينَارٍ۔ فتاویٰ رضویہ ۲/۲۹

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنی بیوی سے حالت حیض میں ہمبستر ہو جائے تو ایک دینار صدقہ کرے۔ اور جس نے ایسے وقت میں جماع کیا کہ خون تو بند ہو چکا تھا لیکن اس نے غسل نہیں کیا تھا تو نصف دینار صدقہ کرے۔ ۱۲م

۳۴۶۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَصَدَّقْ بِدِينَارٍ فَإِنْ لَمْ تَجِدْ دِينَارًا فَيَنْصَفُ دِينَارٍ۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک دینار صدقہ کرے اور اگر اتنا نہ ہو تو نصف دینار پر ہی

۳۴۴۔ الجامع لشرمدی الطہارۃ، ۲۰/۱ ☆ المسند لاجمہ بن حنبل، ۲۲۰/۱

کنز العمال للمصنف، ۴۴۸۹۹، ۳۵۴/۱۶ ☆

۳۴۵۔ المعجم الكبير للطبرانی، ۲/۱۱ ☆ المستدرک للحاکم، الطہارۃ، ۱۷۲/۱

الجامع الصغير للسيوطی، ۵۰۶/۲ ☆

۳۴۶۔ المسند لاجمہ بن حنبل، ۳۶۳/۱

اکتفا کرے۔ ۱۲م

۳۴۷۔ عن عبد الحمید بن زید بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کان لعمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ امرأة تکره الجماع فکان اذا اراد أن یا تیہا اعتلت علیہ بالحيض فوق علیہا فاذا هی صادقة فأتی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فأمره أن یتصدق بعمس دینار۔

حضرت عبد الحمید بن زید بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک بیوی تھیں جو جماع کو پسند نہیں کرتی تھیں۔ چنانچہ جب بھی حضرت عمر جماع کا ارادہ کرتے تو وہ حیض کا بہانہ کر کے چھٹ جاتیں۔ ایک دن انہوں نے مجامعت کرنی لی تو وہ بھی ثابت ہوئیں۔ یہ حضور کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دینار کا پانچواں حصہ صدقہ کرنے کا حکم فرمایا۔ ۱۲م

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حاصل جمع حدیث یہ ہے کہ جس سے نادانستہ اہوا واقع ہوا اگر آخر حیض میں تھا اور اسی میں حکماً وہ صورت داخل کہ خون دس دن سے کم میں منقطع ہوا اور عورت نے ابھی غسل نہ کیا نہ اس پر کوئی نماز دین ہوئی تو وہ ایک غس دینار کفارہ دے۔ اور اگر شباب حیض میں تھا تو دو غس۔ اور جس نے دانستہ ایسا کیا اگر آخر حیض میں تھا نصف دینار دے اور اول میں تھا تو ایک دینار دے۔ ہاں ایک کی طاقت نہ ہو تو نصف ہی دے۔ یہ سب حکم استنباطی ہے۔ واجب نہیں مگر استغفار۔ یہ سب دربارہ حیض تھا اور اس پر نفاس واضح القیاس۔

فتاویٰ رضویہ ۲/۲۲

## ۵۔ وضو

## (۱) وضو کا مستنون طریقہ

۳۴۸۔ عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : إنه توضأ فغسل وجهه أخذ غرفة من ماء فتمضمض بها واستنشق ثم أخذ غرفة من ماء فجعل بها هكذا أضافها الى يده الأخرى فغسل بها وجهه ثم أخذ غرفة من ماء فغسل بها يده اليمنى ثم أخذ غرفة من ماء فغسل بها يده اليسرى ثم مسح برأسه ثم أخذ غرفة من ماء فرش على رجله اليمنى حتى غسلها ثم أخذ غرفة أخرى فغسل بها رجله اليسرى ثم قال : هكذا رأيت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يتوضأ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو فرمایا تو اپنا چہرہ دھویا اس طرح کہ ایک چلو پانی لیا اس سے کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا۔ پھر ایک چلو پانی لیا اور اس سے دہی مل دھرایا۔ اور اسکے ساتھ دوسرے ہاتھ کو ملا کر اپنا چہرہ دھویا۔ پھر پانی کا ایک چلو لیا اور اس سے اپنے ادا یاں ہاتھ دھویا۔ پھر ایک چلو پانی لیا اور اس سے اپنا بایاں ہاتھ دھویا۔ پھر اپنے سر کا مسح کیا۔ پھر ایک چلو پانی لیا اور دائیں پاؤں پر چھڑکا یہاں تک کہ اسکو دھولیا۔ پھر دوسرا چلو لیا اور بایاں پاؤں دھویا۔ پھر فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی طرح وضو کرتے دیکھا تھا۔  
فتاویٰ رضویہ جدیدہ ۱/۲۲۶

۳۴۹۔ عن أمير المؤمنين علي المرتضى كرم الله تعالى وجهه الكريم أنه دعا بكو ز من ماء فغسل وجهه و كفيه ثلاثا و تمضمض ثلاثا فأدخل بعض أصابعه في فيه واستنشق ثلاثا وغسل الكعبين ثلاثا ولحيته تهطل على صدره ثم حسا حسوة بعد الوضوء ثم قال: آمين السائل عن وضوء رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم كذا كان وضوء نبي الله صلى الله تعالى عليه وسلم۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے پانی کا لوٹا منگایا اور اپنا چہرہ اور دونوں ہاتھ تین مرتبہ دھوئے اور تین مرتبہ کلی فرمائی اور بعض انگلیاں

اپنے منہ میں داخل کیں۔ تین مرتبہ ناک میں پانی چڑھایا اور دونوں ٹخنوں تک تین مرتبہ پاؤں دھوئے۔ آپ کی داڑھی سینہ تک خوب گھنی تھی پھر آپ نے وضو کے بعد گھونٹ گھونٹ پانی پیا۔ پھر فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وضو کے بارے میں سوال کرنے والا کہاں ہے؟ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس طرح وضو فرماتے تھے۔

### (۴) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث اس امر میں نص نہیں کہ منہ میں انگلی ڈالنا مسواک کا بدل ہے انگلی بھی منہ سے بلغم وغیرہ اخراج کیلئے بھی ڈالی جاتی ہے۔ اسی کی طرف محقق علی الاطلاق نے لفظ 'بما' سے اشارہ فرمایا۔ علاوہ ازیں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مسواک سے شدت سے محبت کرنا معلوم ہے۔ یہ آپ نے ایک مرتبہ اس لئے کیا ہوگا کہ بیان جواز ہو جائے۔

فتاویٰ رضویہ جدیدہ ۱/۶۰۱

### (۲) قیامت میں آثار وضو چمکتے ہوئے

۳۵۰۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: إِنْ أُمْتِي يُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنْ آثَارِ الْوُضُوءِ فَمَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يُعْطِلَ غُرَّتَهُ فَلْيَفْعَلْ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک میری امت کے لوگ قیامت کے دن وضو کے آثار کی وجہ سے بیچ کلیاں کہلائیں گے۔ تو تم میں سے کوئی شخص اپنی پسیدی کو دراز کرنا چاہے تو وہ ایسا کرے۔

### (۵) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مسلم کی روایت میں اس طرح ہے کہ وضو مکمل کرنے کی وجہ سے تم ہی بیچ کلیاں ہو۔ تو تم میں سے جو شخص چاہتا ہو کہ اپنی پیشانی اور پیروں کی پسیدی زائد کرے تو وہ زائد کرے۔ یعنی

- ۳۵۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، الوضو، ۱/۲۵ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱/۱۳۵  
اتحاف السادة للزبیدی، ۲/۳۶۱ ☆ شرح السنة للبغوی، ۱/۴۲۵  
التفسیر لابن کثیر، ۳/۴۵ ☆ ارواء الغلیل للالبانی، ۱/۱۳۳  
الترغیب والترہیب للمتطری، ۱/۱۴۹ ☆ جمع الحوامع للسيوطی، ۶۲۷۷

میری امت کے چہرے اور چاروں ہاتھ پاؤں روز قیامت وضو کے نور سے روشن و منور ہوں گے۔ تو تم میں جس سے ہو سکے اسے چاہئے کہ اپنے اس نور کو زیادہ کرے۔ یعنی چہرے کے اطراف میں جو حدیں شرعاً مقرر ہیں اس سے کچھ زیادہ دھوئے اور ہاتھ نصف بازو اور پاؤں نصف ساق تک۔  
فتاویٰ رضویہ جدید ۱/۶۳۱

### (۳) ایک چلو سے کلی اور ناک میں پانی چڑھانا

۳۵۱۔ عن عبد الله بن عباس رضي الله تعالى عنهما قال : ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم مضمض و استنشق من غرفة واحدة۔

حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کلی فرمائی۔ اور ناک میں پانی ڈالا ایک ہی چلو سے۔

۳۵۲۔ عن عبد الله بن عباس رضي الله تعالى عنهما قال : رأيت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم توضأ فغسل يديه ثم تمضمض و استنشق من غرفة واحدة۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو میں نے دیکھا کہ آپ نے وضو کیا تو اپنے دونوں ہاتھ دھوئے پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا ایک ہی چلو سے۔  
فتاویٰ رضویہ جدید ۱/۶۳۲

### (۴) وضو میں ایک مرتبہ ہر عضو دھونا

۳۵۳۔ عن عبد الله بن عباس رضي الله تعالى عنهما قال : إنه توضأ فغسل كل عضو منه غسلة واحدة ثم ذكر ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم كان يفعلہ۔  
حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے وضو کیا اور ہر عضو ایک مرتبہ دھویا۔ پھر فرمایا: حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

۳۵۴۔ عن عبد الله بن عباس رضي الله تعالى عنهما قال: توضأ النبي صلى الله تعالى عليه وسلم فأدخل يده في الإناء فمضمض و استنشق مرة واحدة ثم أدخل يده فصب على وجهه مرة و صب على يده مرة مرة و مسح برأسه و أذنيه مرة ثم أخذ ملأ كفه من ماء فرش على قدميه و هو متنعل۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو فرمایا اور اپنا ہاتھ برتن میں ڈال کر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا ایک مرتبہ۔ پھر طشت میں ہاتھ ڈال کر چہرے پر ایک مرتبہ پانی ڈالا اور پھر ایک مرتبہ ہاتھ پر پانی ڈالا اور اپنے سر اور کانوں کا ایک مرتبہ مسح کیا۔ پھر ایک چلو پانی لیکر اپنے قدموں پر ڈالا حالانکہ آپ چیل پہنے ہوئے تھے۔

۳۵۵۔ عن عبد الله بن عباس رضي الله تعالى عنهما قال: توضأ النبي صلى الله تعالى عليه وسلم مرة مرة۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو کیا ایک ایک مرتبہ۔

۳۵۶۔ عن عبد الله بن عباس رضي الله تعالى عنهما قال: الا اخبركم بوضوء رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فتوضأ مرة مرة۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: سن لو میں تم کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وضو کا طریقہ بتا رہا ہوں۔ پھر آپ نے ایک ایک مرتبہ وضو فرمایا۔

۳۵۷۔ عن عبد الله بن عباس رضي الله تعالى عنهما قال: توضأ رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فغرف غرفة فتمضمض و استنشق ثم غرف غرفة فغسل يده اليمنى ثم غرف غرفة فغسل يده اليسرى ثم مسح برأسه و أذنيه

۴۵۴/۹

۳۵۴۔ كنز العمال للمفتي، الوضوء

۲۷/۱

۳۵۵۔ المعجم الصحيح للبخاري، الوضوء

☆ ۱۸/۱

۳۵۶۔ السنن لابی داؤد الوضوء

۱۶/۱

المصنف لابی ابی شيبه،

☆ ۲۹/۱

۳۵۷۔ السنن للنسائي، الوضوء



باطنہما بالسبا حتین وظاہرہما یابہامیہ ثم غرف غرفة فغسل رجلہ الیحنی ثم غرف غرفة فغسل رجلہ الیسری۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو فرمایا؛ تو ایک چلو پانی لیکر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا۔ پھر ایک چلولیا اور اپنا چہرہ دھویا۔ پھر ایک چلولیا اور اپنا داہنا ہاتھ دھویا۔ پھر ایک چلولیا اور اپنا بائیں ہاتھ دھویا۔ پھر اپنے سر کا مسح کیا اور دونوں کانوں کے ظاہری حصہ کا انگوٹھوں اور باطنی کا انگشتان شہادت سے مسح کیا۔ پھر ایک چلولیا اور اپنا داہنا پاؤں دھویا۔ پھر ایک چلولیا اور بائیں پاؤں دھویا۔

### (۶) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

وہ چلو جس سے چہرہ، ہاتھ اور پیروں کو دھویا اگر وہ سر میں استعمال ہوتا تو وہ سر کو بھی دھودیتا۔ لہذا انکا ارادہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہر مرتبہ مع تجدید کے پانی لیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

اور اللہ تعالیٰ ابو حاتم پر رحم فرمائے۔ وہ فرمایا کرتے تھے کہ ہم حدیث کو اس وقت تک نہیں پہچانتے تھے جب تک کہ اسکو ساٹھ وجوہ سے نہ لکھ لیتے تھے۔ اور مجھے معلوم ہے کہ واقعات کی روایات میں طریقہ یہ ہے کہ اعم اخص پر محمول کیا جاتا ہے۔ لیکن صحیح کیلئے اسکے برعکس میں بھی کوئی تعجب نہیں۔

فتاویٰ رضویہ جدیدہ ۱/۶۳۵

۳۵۸۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: إن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم توضأ غرفة غرفة فقال: لَا يَقْبَلُ اللَّهُ صَلَوةً إِلَّا بِهِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک ایک چلو سے وضو فرمایا۔ اور فرمایا یہ وضو ہے کہ اللہ تعالیٰ اس وضو کے بغیر نماز قبول نہیں فرماتا۔

۳۵۹۔ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: توضأ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واحدة فقال: هَذَا وَضُوءٌ مَنْ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ صَلَوةً إِلَّا بِهِ ثُمَّ

تَوْضُأً ثَنَيْنِ ثَنَيْنِ فَقَالَ: هَذَا وَضُوءُ الْقَدْرِ مِنَ الْوُضُوءِ مَوْضُأً ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَقَالَ: هَذَا أُسْبَغُ الْوُضُوءِ وَهُوَ وَضُوءِي وَوُضُوءُ خَلِيلِ اللَّهِ إِبْرَاهِيمَ وَمَنْ تَوَضَّأَ هَكَذَا ثُمَّ قَالَ عِنْدَ قَرَاغِهِ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ فَتُحِبُّ لَهُ ثَمَانِيَةَ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک ایک مرتبہ اعضاء دھو کر ارشاد فرمایا: یہ ایسا وضو ہے کہ اس کے بغیر اللہ تعالیٰ نماز قبول نہیں فرماتا۔ پھر دو مرتبہ اعضاء دھوئے اور فرمایا: یہ وضو کی درمیانی مقدار ہے۔ پھر تین تین مرتبہ اعضاء دھوئے اور فرمایا: یہ کامل و اکمل وضو ہے۔ اور فرمایا: یہ وضو میرا اور اللہ تعالیٰ کے خلیل حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہے۔ تو جس نے اس طرح وضو کیا اور وضو سے فارغ ہو کر کلمہ شہادت پڑھا اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دئے جائیں گے جس سے چاہے داخل ہو۔

فتاویٰ رضویہ ۱/۶۳۸

### (۵) وضو میں تین تین بار اعضاء دھونا

۳۶۰۔ عَنْ عُمَرَ وَ بَنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ قَالَ: إِنْ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ الطَّهْوَرُ، فَدَعَا بِمَاءٍ فِي إِنَاءٍ فَغَسَلَ كَفَّهُ ثَلَاثًا ثُمَّ عَمِلَ ذِرَاعِيَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأَدْخَلَ أَصْبَعِيهِ السِّبَاحَتَيْنِ فِي أُذُنِهِ وَ مَسَحَ بِإِبْهَامِيهِ عَلَى ظَاهِرِ أُذُنِهِ وَ بِالسِّبَاحَتَيْنِ بَاطِنِ أُذُنِهِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ: هَكَذَا الْوُضُوءُ فَمَنْ زَادَ عَلَيَّ هَذَا أَوْ نَقَصَ فَقَدْ أَسَاءَ وَظَلَمَ، أَوْ ظَلَمَ وَأَسَاءَ.

حضرت عمر بن شعیب سے یہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، رضی اللہ تعالیٰ عنہم، کہ ایک اعرابی نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر وضو کے بارے میں دریافت کیا۔ تو حضور نے ایک برتن میں پانی منگایا اور اپنے ہاتھوں کو گٹھوں تک تین مرتبہ دھویا۔ پھر چہرہ تین مرتبہ دھویا۔ پھر کہنیوں تک تین مرتبہ دونوں ہاتھ دھوئے۔ پھر سر کا مسح کیا اور شہادت کی انگلیوں کو کان میں داخل کیا۔ پھر انگوٹھے سے کان کے ظاہر کا مسح کیا اور شہادت کی انگلی سے کان کے باطن کا پھر دونوں پاؤں تین تین مرتبہ

دھوئے۔ پھر ارشاد فرمایا: وضو اس طرح ہوتا ہے۔

جس شخص نے اس سے کم یا زیادہ مرتبہ اعضا کو دھویا تو اس نے برا کیا اور حد سے تجاوز

کیا۔ فتاویٰ رضویہ جدیدہ ۱/۳۳۷

## (۶) وضو پر وضو باعث اجر ہے

۳۶۱۔ عن ابی غطفان الہنلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کنت عند عبد اللہ بن

عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فلما نودی بالظہر توضاً فصلی ، فلما نودی بالعصر توضاً فقلت له فقال: کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول: مَنْ تَوَضَّأَ عَلٰی طَہْرٍ کُتِبَ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ ۔

حضرت ابو غطفان ہذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر تھے۔ جب ظہر کی اذان ہوئی تو آپ نے وضو فرمایا اور نماز پڑھی۔ پھر جب عصر کی اذان ہوئی تو وضو فرمایا۔ میں نے اس کے متعلق آپ سے عرض کیا۔ تو آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے۔ جس نے وضو پر وضو کیا اس کے نامہ اعمال میں دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ فتاویٰ رضویہ جدیدہ ۱/۴۰۴

۳۶۲۔ عن بعض الصحابة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اَلْوُضُوءُ عَلٰی الْوُضُوءِ نُورٌ عَلٰی نُورٍ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وضو پر وضو نور پر نور ہے۔

## (۷) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اسی حدیث کی نسبت امام عبدالعظیم منذری نے کتاب الترغیب اور امام عراقی نے تخریج احادیث احیاء العلوم میں تصریح کر دی کہ ”لم نقف علیہ“ ہمیں اس پر اطلاع نہیں، حالانکہ یہ مسند زین میں موجود ہے۔ تیسیر میں ہے۔

حدیث الوضوء علی الوضوء نور علی نور اخرجه رزين ولم يطلع علیہ

۳۶۱۔ المس لابى داؤد، الطہارۃ ۹/۱ ☆ الترغیب والترہیب للمنذری، ۱۶۳/۱

التفسیر للطبرانی، ۷۴/۱۶ ☆ شرح السنة للبیہقی، ۴۴۹/۱

۳۶۲۔ اتحاف السادة للزیلعی، ۳۷۵/۲ ☆ فتح الباری للنسقلانی، ۲۳۴/۱

صفاح الحجین ۲۹

العراقی کالمنذری فقالا: لم نقف علیہ۔

## (۷) وضو سے گناہ جھڑتے ہیں

۳۶۳۔ عن عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ حَسَنِهِ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِهِ۔

امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اچھی طرح وضو کیا اسکے گناہ اسکے جسم سے نکلے یہاں تک کہ ناخن کے نیچے سے نکلے۔

فتاویٰ رضویہ جدید ۶۲/۲

۳۶۴۔ عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ أَوْ الْمُؤْمِنُ فَغَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَ مِنْ وَجْهِهِ كُلُّ خَطِيئَةٍ نَظَرَ إِلَيْهَا بِعَيْنَيْهِ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ، فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَ مِنْ يَدَيْهِ كُلُّ خَطِيئَةٍ كَانَتْ بَطَشَتْهَا يَدَاهُ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ، فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتْ كُلُّ خَطِيئَةٍ مَسَّتْهَا رِجْلَاهُ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ حَتَّى يُخْرُجَ نَفْسًا مِنَ الذُّنُوبِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب مسلمان یا مؤمن بندہ وضو کرتا ہے اور چہرہ دھوتا ہے تو اسکے چہرہ سے پانی کے ساتھ ہر وہ گناہ جھڑ جاتا ہے جسکی طرف اسکی نگاہ پڑی تھی یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ، اور جب وہ اپنے دونوں ہاتھ دھوتا ہے تو جو گناہ اس نے اپنے ہاتھوں سے کئے وہ پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ نکل جاتے ہیں۔ اور جب وہ اپنے پیر دھوتا ہے تو اسکے پیروں

|       |                             |         |                          |      |
|-------|-----------------------------|---------|--------------------------|------|
| ۱۵۱/۱ | ☆ الترغیب و الترہیب للمنذری | ☆ ۱۲۵/۱ | ☆ الصحيح لمسلم، الطہارۃ، | ۳۶۳۔ |
| ۲۸۴   | ☆ مشکوٰۃ المصابیح لتبریزی،  | ☆ ۲۲۹/۱ | ☆ المسند لابی عوانہ،     |      |
| ۳۰۳/۲ | ☆ المسند لاحمد بن حنبل،     | ☆ ۱۲۵/۱ | ☆ الصحيح لمسلم، الطہارۃ، | ۳۶۴۔ |
| ۱۳۴/۳ | ☆ المسند للعقبلی،           | ☆ ۳۷۵/۲ | ☆ اتحاف السادة لریبیدی،  |      |
| ۳۲۲/۱ | ☆ شرح السنة للبحری،         | ☆ ۸۱/۱  | ☆ السنن الکبریٰ لیبہقی،  |      |
| ۵۶/۳  | ☆ التفسیر لابن کثیر         | ☆ ۳۲    | ☆ المواعظ لمالک،         |      |

کے گناہ پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ وہ گناہ سے پاک و صاف ہو جاتا ہے۔

### (۸) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس مفہوم کی احادیث بکثرت مشہور و معروف ہیں اور اصحاب مشاہدہ اپنی آنکھوں سے وضو کے پانی سے لوگوں کے گناہوں کو دھلتا ہوا دیکھتے ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ اہل شہود کے امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ والرضوان نے فرمایا: مستعمل پانی نجاست غلیظہ ہے۔ کیونکہ وہ اس پانی کو گندگیوں سے ملوث دیکھتے تھے۔ تو ظاہر ہے کہ وہ اس کے علاوہ کیا حکم لگاتے۔

امام شعرانی قدس سرہ النورانی نے میزان الشریعت الکبریٰ میں فرمایا: میں نے سید علی الخواص (جو جلیل القدر شافعی عالم تھے) کو فرماتے سنا۔ کہ امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مشاہدات اتنے دقیق ہیں جن پر بڑے بڑے صاحبان کشف، اولیاء اللہ ہی مطلع ہو سکتے ہیں۔

فرماتے ہیں: امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب وضو میں استعمال شدہ پانی دیکھتے تو اس میں جتنے صفائے و کھار اور مکروہات ہوتے انکو پہچان لیتے تھے۔ اسلئے جس پانی کو مکلف نے استعمال کیا ہوا اس کے تین درجات آپ نے مقرر فرمائے۔

اول: وہ نجاست غلیظہ ہے۔ کیونکہ اس امر کا احتمال ہے کہ مکلف نے گناہ کبیرہ کا ارتکاب کیا ہو۔

دوم: نجاست متوسطہ یعنی خفیفہ، اس لئے کہ احتمال ہے کہ مکلف نے گناہ صغیرہ کا ارتکاب کیا ہو۔

سوم: ظاہر غیر مطہر، کیونکہ احتمال ہے کہ اس نے مکروہ کا ارتکاب کیا ہو۔

لہذا امام اعظم کے یہ تین اقوال گناہوں کے اعتبار سے ہیں۔

انکے بعض مقلدین سمجھ بیٹھے کہ یہ ابو حنیفہ کے تین اقوال ہیں ایک ہی حالت میں۔ حالانکہ امر واقعہ یہ ہے کہ یہ تین اقوال گناہوں کے اقسام کے اعتبار سے ہیں۔ جیسا کہ ہم نے ذکر کیا۔

اور اسی کتاب میں ہے کہ امام اعظم ابو حنیفہ اور انکے اصحاب نے نجاست کو مغلیظہ اور

حقیقہ میں تقسیم کیا ہے۔ کیونکہ معاصی کبائر ہو گئے یا صغائر اور میں نے سید علی الخواص کو فرماتے سنا کہ اگر انسان پر کشف ہو جائے تو وہ طہارت میں استعمال کئے جانے والے پانی کو انتہائی گندہ اور بدبودار دیکھیں گے۔ اور وہ اس پانی کو اسی طرح استعمال نہ کر سکے گا جیسے اس پانی کو استعمال نہیں کرتا ہے جس میں کتا یا بلی مر گئی ہو۔ میں نے ان سے کہا اس سے معلوم ہوا کہ ابو حنیفہ اور ابو یوسف اہل کشف سے تھے کیونکہ یہ مستعمل کی نجاست کے قائل تھے۔ تو انہوں نے کہا جی ہاں۔ ابو حنیفہ اور ان کے صاحبِ بڑے اہل کشف سے تھے۔ جب وہ اس پانی کو دیکھتے جس کو لوگوں نے وضو میں استعمال کیا ہوتا تو وہ پانی میں گرتے ہوئے گناہوں کو پہچان لیتے تھے۔ اور کبائر کے دھوون کو صغائر کے دھوون سے الگ اور ممتاز کر سکتے تھے۔ اور صغائر کے دھوون کو مکروہات سے مکروہات کے دھوون کو خلافِ اولیٰ سے ممتاز کر سکتے تھے، اسی طرح جیسے محسوس اشیاء ایک دوسرے سے الگ ممتاز ہوا کرتی ہیں۔

پھر فرمایا: ہمیں یہ روایت پہونچی ہے کہ ایک مرتبہ آپ جامع کوفہ کے طہارت خانہ میں داخل ہوئے۔ تو دیکھا کہ ایک جوان وضو کر رہا ہے اور پانی کے قطرات اس سے ٹپک رہے ہیں۔ تو فرمایا: اے میرے بیٹے! والدین کی نافرمانی سے توبہ کر اس نے فوراً کہا: میں نے توبہ کی۔ ایک دوسرے شخص کے پانی کے قطرات دیکھے تو فرمایا: اے میرے بھائی زنا سے توبہ کر۔ اس نے کہا میں نے توبہ کی۔ ایک اور شخص کے وضو کا پانی گرتا ہوا دیکھا تو اس سے فرمایا: شراب نوشی اور خمش گانے بجانے سے توبہ کر اس نے کہا میں نے توبہ کی۔

اسی میں حضرت امام ابو حنیفہ کے بعض مقلدین سے مروی ہے کہ انہوں نے ان وضو خانوں کے پانی سے وضو کو منع کیا ہے جن میں پانی جاری نہ ہو۔ کیونکہ اس میں وضو کرنے والوں کے گناہ بہتے ہیں۔ اور انہوں نے حکم دیا کہ وہ نہروں، کوؤں اور بڑے بوضوں کے پانی سے وضو کریں۔

سید علی الخواص باوجود شافعی المذہب ہونے کے مساجد کے طہارت خانوں میں اکثر اوقات وضو نہیں کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ پانی ہم جیسے لوگوں کے جسموں کو صاف نہیں کرتا ہے۔ کیونکہ یہ ان گناہوں سے آلودہ ہے جو اس میں مل گئے ہیں۔ اور وہ گناہوں کے دھوون میں یہ فرق بھی کر لیتے تھے کہ یہ حرام کا ہے یا مکروہ کا یا خلافِ اولیٰ کا۔

ایک دن میں انکے ساتھ مدرسۃ الازہر کے وضو خانہ میں گیا تو انہوں نے ارادہ کیا کہ حوض سے استنجاء کریں۔ تو اس کو دیکھ کر لوٹ آئے۔ میں نے دریافت کیا کیوں؟ فرمایا: کہ میں نے اس میں ایک گناہ کبیرہ کا دھوون دیکھا ہے جس نے اسکو متغیر کر دیا ہے۔ میں نے اس شخص کو بھی دیکھا تھا جو حضرت شیخ سے قبل وضو خانے میں داخل ہوا تھا۔ پھر میں اسکے پیچھے پیچھے گیا اور اس کو حضرت شیخ نے جو کہا تھا اسکی خبر دی۔ اس نے تصدیق کی اور کہا مجھ سے زنا واقع ہوا پھر حضرت شیخ کے ہاتھ پر آ کر تائب ہوا یہ میرا اپنا مشاہدہ ہے۔

فتاویٰ رضویہ جدید ۶۶۳/۲

## (۸) وضو میں بسم اللہ پڑھنے کی فضیلت

۳۶۵۔ عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: إِذَا تَطَهَّرَ أَحَدُكُمْ فَذَكَرَ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ فَإِنَّهُ يَطْهَرُ حَسَنَةً كُتِبَتْ لَهُ بِذِكْرِ اسْمِ اللَّهِ تَعَالَى عَلَى طَهْوَرِهِ لَمْ يَطْهَرْ إِلَّا مَا مَرَّ عَلَيْهِ الْمَاءُ۔  
حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی پاکی حاصل کرے اور اللہ تعالیٰ کا نام لے لے تو اسکا پورا جسم پاک ہو جائے گا۔ اور اگر اللہ تعالیٰ کا نام نہ لے تو صرف وہی عضو پاک ہوگا جس پر پانی گزرا۔

## (۹) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث کو امام بیہقی نے سنن کبریٰ میں انہیں الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔ لیکن حدیث کو نقل کر کے فرماتے ہیں۔ یہ حدیث ضعیف ہے۔ نیز مجھے یہ بھی علم نہیں کہ حضرت اعمش سے یحییٰ بن ہاشم کے علاوہ کسی اور نے بھی یہ حدیث روایت کی ہے یا نہیں۔ اور یحییٰ متروک الحدیث ہیں۔ ابن عدی نے اسکو وضاع حدیث قرار دیا ہے۔ ابن معین اور صالح نے اسکی تکذیب کی ہے۔ امام نسائی نے متروک کہا ہے۔ محقق علی الاطلاق نے فتح القدیر میں بھی یہ ہی کہا۔

لیکن میں کہتا ہوں۔ اس حدیث کے بعض طرق ایسے ہیں جو اس کی کمزوری کو رفع کرتے ہیں۔ اس لئے کہ امام دارقطنی اور امام بیہقی نے خود ہی اسکو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔ اور انہیں دونوں حضرات نے نیز ابوالشیخ نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔ جو اس طرح ہے۔

۳۶۶۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ تَوَضَّأَ وَذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَىٰ وَضُوئِهِ تَطَهَّرَ جَسَدُهُ كُلُّهُ، وَمَنْ تَوَضَّأَ وَلَمْ يَذْكُرْ اسْمَ اللّٰهِ عَلَىٰ وَضُوئِهِ لَمْ يَطْهَرْ إِلَّا مَوْضِعَ الْوَضُوءِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے وضو کیا اور اپنے وضو کے شروع میں بسم اللہ پڑھی تو اسکا پورا جسم پاک ہو گیا۔ اور جس نے وضو کیا لیکن بسم اللہ نہ پڑھی تو وہی اعضا پاک ہو گئے جن پر وضو میں پانی بہا ہو۔

۳۶۷۔ عن الحسن الضبی الکوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلًا قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ ذَكَرَ اللّٰهَ عِنْدَ الْوَضُوءِ طَهَّرَ جَسَدَهُ كُلُّهُ، فَإِنْ لَمْ يَذْكُرْ اسْمَ اللّٰهِ لَمْ يَطْهَرْ مِنْهُ إِلَّا مَا أَصَابَ الْمَاءُ۔

حضرت حسن ضبی کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسل روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے وضو کے وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا اسکا تمام جسم پاک ہو جائے گا اور اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کیا تو صرف وہی حصہ پاک ہوگا جس پر پانی گزرا ہو۔

۳۶۸۔ عن ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ انه قال: اذا توضأ العبد فذكر اسم الله تعالى طهر جسده كله وإن لم يذكر لم يطهر الا ما أصاب الماء۔

امیر المؤمنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بندہ جب وضو

۳۶۶۔ السنن الکبریٰ لیبیہقی، ۴۴/۱ ☆ السنن للدارقطنی ۷۴/۱

تلخیص الحییر لابن حجر، ۶۷/۱ ☆ اتعاف السادة للزبیدی، ۳۵۲/۲

مشکوۃ المصابیح للزبیدی، ۴۲۸ ☆

۳۶۷۔ کنز العمال لمستقی، ۲۹۴/۹ ☆ اتعاف السادة للزبیدی، ۲۷۴/۲

المغنی للعراقی، ۱۳۴/۱ ☆

۳۶۸۔ المصنف لابن ابی شیبہ، ۳/۱ ☆



کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو اسکا سارا جسم پاک ہو جاتا ہے۔ اور اگر اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کیا تو صرف وہی حصہ پاک ہوتا ہے جس پر پانی پہنچا ہو۔

۳۶۹۔ عن مکحول رضى الله تعالى عنه قال: اذا تطهر الرجل وذكر اسم الله طهر جسده كله واذا لم يذكر اسم الله حين يتوضأ لم يطهر منه الا مكان الوضوء۔ حضرت مکحول تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب کوئی شخص پاکی حاصل کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو اسکا سارا جسم پاک ہو جاتا ہے اور جب بوقت وضو اللہ تعالیٰ کا نام نہیں لیتا تو صرف وضو کی جگہ پاک ہوتی ہے۔

### (۱۰) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

لہذا ان تمام طرق کی موجودگی میں اس حدیث کو ساقط الاعتبار کہنا محال ہے بلکہ وہ ضعیف بھی جاتا رہا جو بعض رواۃ کے حالات کے پیش نظر ہوا تھا۔ نیز مرقات میں اس حدیث کو صراحۃً حسن قرار دیا ہے۔ علامہ زبلی محدث جمال الدین عبد اللہ شاگرد امام زبلی فقیہ فخر الدین عثمان شارح کنز، نصب الراية میں حدیث ”لا وضوء لمن لم یسم الله“ کے تحت فرماتے ہیں۔ کہ امام ابوالفرج ابن جوزی ضبلی نے ہم پر حجت قائم کرنے کیلئے فرمایا: محدث کو سینہ سے مصحف کا چھونا جائز نہیں۔ فتاویٰ رضویہ جدید ۹۲/۲

### (۹) وضو کرتے وقت ڈاڑھی میں خلل کرو

۳۷۰۔ عن ابی ایوب الأنصاری رضى الله تعالى عنه قال: كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اذا توضأ تمضمض واستنشق وأدخل أصابعه من تحت لحيته فدخلها۔

حضرت ابوالایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بھی وضو فرماتے تو کھلی کرتے۔ ناک میں پانی ڈالتے اور اپنی انگلیاں داڑھی کے نیچے سے ڈال کر داڑھی کا خلل فرماتے۔

## (۱۰) وضو کے بعد اعضا پوچھنے کا بیان

۳۷۱۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: **أَشْرَبُوا أَعْيُنَكُمْ مِنَ الْمَاءِ عِنْدَ الْوُضُوءِ وَلَا تَنْفُضُوا أَيْدِيَكُمْ فَإِنَّهَا مَرَاوِحُ الشَّيْطَانِ**۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وضو کرتے ہوئے کچھ پانی اپنی آنکھوں کو پلاؤ اور اپنے ہاتھوں کو نہ جھاڑو کہ یہ شیطان کے پکھے ہیں۔

## (۱۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث میں ہاتھ پوچھنے کی ممانعت صریح طور پر ہے لیکن حدیث ضعیف و منکر ہے۔ ابن حبان نے اسے ”الضعفاء“ میں ذکر کیا۔ اسکی سند میں بختری راوی ضعیف و متروک ہے ”تقریب“ ابو حاتم نے بختری کو ضعیف قرار دیا۔ اور دیگر محدثین نے اسے ترک کیا۔ ابن عدی کہتے ہیں: میں نے اپنے والد سے اس طرح کی ہیں احادیث روایت کیں جن میں اکثر منکر ہیں اور یہ حدیث بھی انہی میں سے ہے عراقی کہتے ہیں اسکی سند ضعیف ہے ابن صلاح امام نووی نے کہا ہمیں اسکی اصل نہیں ملی۔

۳۷۲۔ عن أم المؤمنين ميمونة رضي الله تعالى عنها قالت: **إن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم أتني بمنديل فلم يمسه وجعل يفعل بالماء هكذا يعني ينفضه**۔  
ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں رومال پیش کیا گیا تو آپ نے اسے چھوا بھی نہیں اور پانی کو اس طرح کرنے لگے یعنی نچوڑنے لگے۔

۳۷۳۔ عن أم المؤمنين ميمونة رضي الله تعالى عنها قالت: **وضعت للنبي صلى الله تعالى عليه وسلم غسلا يفتسل به من الحنابة فأكماً الإناء على يده اليمنى فغسلها مرتين أو ثلاثاً ثم صب على فرجه فغسل فرجه بشماله ثم ضرب يده**

۳۷۱۔ كنز العمال للمتقى، ۳۲۶/۹ ☆

۳۷۲۔ الصحيح لمسلم، الطهارة، ۱۴۷/۱ ☆

۳۷۳۔ المسنن لابن داود، الطهارة، ۳۲/۱ ☆ الجامع الصحيح لبيخارى، العسل، ۴۱/۱

الارض فغسلها ثم تمضمض واستشاق و غسل وجهه و يديه ثم صب على رأسه وحسده ثم تنحى ناحية فغسل رجله فناولته المندیل فلم يأخذہ وجعل ينفض الماء عن حسده فذكرته ذلك لإبراهيم فقال كانوا لا يرون بأسا بالمندیل ولكن كانوا يكرهون العادة۔

ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غسل جنابت کیلئے پانی رکھا تو حضور نے اسکو اپنے داہنے ہاتھ پر اٹھایا پھر دو مرتبہ یا تین مرتبہ اسکو دھویا پھر اپنی شرم گاہ پر پانی ڈالا اور ہاتھیں ہاتھ سے استنجاء کیا پھر اس ہاتھ کو زمین پر رگڑا اور دھویا پھر کھلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور اپنے چہرے اور ہاتھوں کو دھویا پھر سر اور تمام جسم پر پانی بہایا پھر اس مقام سے جدا ہو کر اپنے دونوں پاؤں دھوئے میں نے تولیہ پیش کی تو حضور نے اسکو نہیں لیا اور اپنے جسم اطہر سے پانی پوچھنے لگے راوی کہتے ہیں میں نے اس کا تذکرہ حضرت ابراہیم سے کیا تو آپ نے فرمایا: تولیہ سے پوچھنے میں صحابہ کرام کوئی حرج نہیں جانتے تھے البتہ عادت بنانا ناپسند فرماتے۔ ۱۲م

### (۱۲) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان روایات سے واضح طور پر معلوم ہوا کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو غسل کے بعد اعضا سے پانی پونچھا ہے اکثر اوقات کپڑے سے اور بعض اوقات ہاتھوں سے لیکن پونچھنا دونوں صورتوں میں پایا گیا لہذا احادیث مذکورہ میں تاویلات کی چنداں ضرورت نہیں بلکہ وہ تاویلات باطل ہیں۔

۳۷۴۔ عن عبد الله بن عباس رضي الله تعالى عنهما أنه كره أن يمسح بالمندیل من الوضوء ولم يكرهه إذا اغتسل من الجنابة۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے وضو کے بعد رومال سے جسم خشک کرنے کو مکروہ قرار دیا غسل جنابت کے بعد نہیں۔

### (۱۳) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حلیہ میں اس کی توجیہ یہ کی گئی کہ وضو کی تری تولی جائے گی اور غسل کیلئے منقول نہیں لیکن میں کہتا ہوں اعضا کا پونچھنا اس بنیاد پر مکروہ نہیں قرار دیا جاسکتا کہ تری تولی جائے گی کیونکہ اس سے قبل

یہ بات واضح ہو چکی ہوگی کہ بارہا حضور نے اعضاء کو پونچھا اور کبھی چھوڑا تو یہ دلیل کراہت نہیں بلکہ دلیل سنیت ہے۔ اور اگر یہ تسلیم بھی کر لیا جائے تو ہم کہیں گے کہ جو روایت وضو کے بارے میں ہے وہی غسل کیلئے بھی قرار دی جاسکتی ہے اور یہ بات قیاس جلی بلکہ دلالت النص سے ثابت ہے کیونکہ غسل وضو کی طرح نیکی ہے چنانچہ اگر وضو کا پانی تولا جائے گا تو غسل کا بھی تولا جائے گا بلکہ غسل کا پانی اس کے زیادہ لائق ہے کہ یہ طہارت کبریٰ ہے اور اس کا پانی بھی زیادہ ہوتا ہے۔

میرے نزدیک حبر الامت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مکروہ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ آپ نے دیکھا کہ غسل میں رومال سے منع کرنے میں حرج ہے لہذا منع نہیں فرمایا جیسا کہ پہلے معلوم ہوا۔ بالجملہ تحقیق مسئلہ وہی ہے کراہت اصلاً نہیں۔ ہاں حاجت نہ ہو تو عادت نہ ڈالے اور پونچھے بھی تو حتی الوسع کچھ نم باقی رکھنا افضل ہے ایسا ہی کتب فتاویٰ میں مصرح ہے مزید تفصیل اس طرح احادیث میں وارد۔

۳۷۵۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ بِثَوْبٍ نَظِيفٍ فَلَا تَأْسَ بِهِ يَوْمَ مَنْ لَمْ يَفْعَلْ فَهُوَ أَفْضَلُ، لَا الْوُضُوءَ يُوزَنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ سَائِرِ الْأَعْمَالِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو وضو کر کے پاکیزہ کپڑے سے پونچھ لے تو کچھ حرج نہیں اور جو ایسا نہ کرے تو بہتر ہے اس لئے کہ قیامت کے دن آب وضو بھی سب اعمال کے ساتھ تولا جائے گا۔

﴿۱۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث سے یہ بات واضح ہوگئی کہ ان حضرات کا استدلال درست نہیں جنہوں نے وضو کے بعد اعضاء کے پونچھنے کو مکروہ لکھا ہے کیونکہ اس حدیث میں جہاں وضو کی تری تو لے جانے کی صراحت ہے وہیں کراہت کی نفی بھی واضح طور پر موجود ہے کیونکہ رومال کا وضو کے بعد استعمال کرنا خلاف مستحب ہے اور مستحب کی خلاف ورزی مکروہ تنزیہی نہیں جیسا کہ بحر و شامی میں اسکی تحقیق ہے۔

فتاویٰ رضویہ جدید ۱/۲۳۹

۳۷۶۔ عن أم المؤمنين عائشة الصديقة رضي الله تعالى عنها قالت: كان لرسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم عرقه ينشف بها بعد الوضوء۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک رومال رکھتے کہ وضو کے بعد اعضاء مقدسہ اس سے صاف فرماتے

۳۷۷۔ عن معاذ بن جبل رضي الله تعالى عنه قال: رأيت النبي صلى الله تعالى عليه وسلم اذا توضأ مسح وجهه بطرف ثوبه۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب وضو فرماتے تو اپنے آنچل سے روئے مبارک صاف فرماتے

۳۷۸۔ عن سلمان الفارسي رضي الله تعالى قال: إن رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم توضأ فقلب جبة صوف كانت عليه فمسح بها وجهه۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو فرمایا پھر اس اوٹی کرتے سے جسکو آپ زیب تن فرمائے ہوئے الٹ کر اس سے چہرہ اقدس پونچھا۔

### (۱۵) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ احادیث اگرچہ ضعیف ہیں مگر تعدد طرق سے انکا ضعف دور ہو گیا نیز علیہ میں فرمایا گیا کہ جب فضائل میں حدیث ضعیف بالا جماع مقبول ہے تو اباحت میں بدرجہ اولیٰ مقبول ہوگی۔ اسکے علاوہ ایک حدیث حسن قولی بھی موجود ہے۔

۳۷۹۔ عن أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: لَا يَأْسَ بِالْجَنْدِيلِ بَعْدَ الْوُضْوءِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وضو کے بعد رومال میں کچھ حرج نہیں۔

## (۱۶) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام ابوالحسن محمد بن علی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کتاب الامام فی آداب دخول الحمام میں اس حدیث کو روایت کر کے فرماتے ہیں۔ هذا الاسناد لا بأس به، یعنی اس سند میں کوئی حرج نہیں حلیہ میں فرمایا گیا کہ امام ترمذی نے فرمایا اس سلسلہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کوئی چیز سند صحیح سے ثابت نہیں اس کے اس قول کا یہ مطلب نہیں کہ حدیث حسن یا اس کے قریب ہی کوئی حدیث موجود نہیں اور ہمارے اس مقصد کا ثبوت حدیث صحیح پر موقوف نہیں بلکہ حدیث صحیح کی طرح حسن سے بھی ثابت ہو جاتا ہے۔

امام اجل ابراہیم نخعی سے اس باب میں استفتاء ہوا کہ آدمی وضو کر کے کپڑے سے منہ پونچھے فرمایا: کچھ حرج نہیں پھر فرمایا بھلا دیکھ تو اگر ٹھنڈی رات میں نہائے تو کیا یوں ہی کھڑا رہیگا یہاں تک کہ بدن خشک ہو جائے۔ امام محمد نے فرمایا: ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں ہمارے نزدیک اس میں کچھ حرج نہیں اور یہ ہی امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ہے یہاں سے یہ بات بھی ظاہر ہوئی کہ وضو غسل دونوں کا ایک حکم ہے بلکہ بسا اوقات غسل میں بہ نسبت وضو کے کپڑے سے بدن خصوصاً سر پونچھنے کی ضرورت زیادہ ہوتی ہے اور اگر تجربہ سمجھ یا خبر طبیب حاذق مسلم مستور سے معلوم ہو کہ نہ پونچھنا ضرر شدید کا باعث ہوگا جب تو صاف کر لینا واجب ہو جائے گا۔ اگر چہ وضو میں اگر چہ بہ نہایت مبالغہ کہ تری کا نام نہ رہے۔ حلیہ میں ہے کہ اگر پونچھنے کی حاجت ہو تو حاجت کے مطابق مستحب یا واجب ہونے میں اختلاف مناسب نہیں۔  
فتاویٰ رضویہ جدیدہ ۱/۲۴۱

۳۸۰۔ عن أم المؤمنين ميمونة رضي الله تعالى عنها أنها أتت النبي صلى الله تعالى عليه وسلم بمعركة بعد العسل فلم يرد ها وجعل ينفذ الماء بيده۔

ام المؤمنین حضرت ميمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ یہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں اس وقت ایک کپڑا لیکر حاضر ہوئیں جب سرکار غسل سے فارغ ہوئے تو حضور نے وہ کپڑا نہ لیا اور ہاتھ سے پانی جھاڑا۔

﴿۱۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس سے کراہت ثابت نہیں ہوتی کہ یہ معین واقعہ ہے اس میں عموم نہیں۔

امام نووی نے اسکی متعدد تاویلیں کی ہیں۔

(۱) ممکن ہے کہ وہ کپڑا میلّا تھا پسند نہ فرمایا۔ امام نووی نے یہ وجہ شرح مہذب میں

بیان فرمائی۔

اقول: یہ وجہ بعید ہے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مزاج مقدس کی کمال نظافت، لطافت اور پاکیزگی

جانتے ہوئے میلّا رومال پیش کر دیا ہو۔ ہاں البتہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ سردی وغیرہ کی وجہ سے

انہوں نے گمان کیا ہو کہ حضور کو رومال کی حاجت ہے اور انہیں صرف میلّا رومال ملا وہی لا کر

پیش کر دیا۔

(۲) ممکن ہے کہ نماز کی جلدی تھی اس لئے نہ لیا۔

(۳) ممکن ہے کہ اپنے رب عزوجل کے حضور تواضع کیلئے ایسا کیا ہو۔

اقول: یعنی رومال سے بدن صاف کرنا اور بابتنعیم کی عادت ہے اور ہاتھ سے

پانی پونچھ ڈالنا مساکین کا طریقہ ہے۔ تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تواضعاً طریقہ

مساکین پر اکتفاء فرمایا۔

ملا علی قاری نے مرقات میں فرمایا: ممکن ہے وقت گرم تھا۔ اور اس وقت بھائے تری ہی

مطلوب تھی۔

بلکہ ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا کپڑا پیش کرنا ظاہر اسی طرف ناظر

کہ ایسا ہوتا تھا مگر اس وقت کسی خاص وجہ سے قبول نہ فرمایا۔

بالجملہ اس قدر میں شک نہیں کہ ترک احیاناً دلیل کراہت نہیں ہو سکتا۔ بلکہ وہ متممہ دلیل

سلیف ہوتا ہے۔ اور احسن تاویلات حدیث وہ ہے جو امام اجل امیر اہم نفعی استاذ الاساتذہ سیدنا

امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے افادہ فرمائی۔ کہ سلف کرام کپڑے سے پونچھنے میں حرج نہ

جانتے مگر اسکی عادت ڈالنا پسند نہ فرماتے کہ وہ باب ترقہ و مجسم (خوشحالی اور دولت مندی کی

علامت) سے ہے۔

فتاویٰ رضویہ جدیدہ ۱/۲۴۲

## (۱۱) وضو میں دونوں پاؤں دھونا فرض ہیں

۳۸۱۔ عن عبد الله بن عباس رضي الله تعالى عنهما قال: دخل على علي بن أبي طالب وقد أهرق الماء فدعا بوضوء فأتيناه بتور فيه ماء حتى وضعناه بين يديه فقال لي يا ابن عباس ألا أريك كيف كان يتوضأ رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم قلت: بلى، قال: فأصفي الإناء على يديه فغسلها ثم أدخل يديه اليمنى فأفرغ بها على الأخرى ثم غسل كفيه ثم تمضمض واستنثر ثم أدخل يده في الإناء جميعاً فأخذ بهما حفنة من ماء فضرب بها على وجهه ثم ألقم إبهاميه ما أقبل من أذنيه ثم الثانية ثم الثالثة مثل ذلك ثم أخذ بكفه اليمنى قبضة من ماء فصبها على ناصيته فتركها تستن على وجهه ثم غسل ذراعيه إلى المرفقين ثلاثاً ثلاثاً ثم مسح رأسه وظهور أذنيه ثم أدخل يديه جميعاً فأخذ حفنة من ماء فضرب بها على رجله وفيها العل ففعل بها ثم الأخرى مثل ذلك قال قلت: وفي النعلين قال: وفي النعلين قال: قلت وفي النعلين، قال: قلت وفي النعلين، قال: وفي النعلين۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میرے پاس حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیشاب سے فارغ ہو کر تشریف لائے اور وضو کیلئے پانی منگایا۔ میں ایک چھوٹے برتن میں پانی لیکر آیا اور آپ کے سامنے رکھ دیا تو مجھ سے فرمایا: اے ابن عباس! کیا میں تمہیں نہ دکھاؤں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کس طرح وضو فرماتے تھے۔ میں نے کہا کیوں نہیں۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ پھر آپ نے اس لوٹے سے داہنے ہاتھ پر پانی ڈالا اور اسکو دھویا۔ پھر داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی بہایا۔ پھر دونوں ہاتھ دھوئے پھر کلی کی اور ٹاک میں پانی ڈالا۔ پھر دونوں ہاتھوں کو برتن میں ڈا کر ایک چلو پانی لیا اور اس سے اپنے چہرہ پر چھپکا مارا۔ پھر دونوں انگوٹھوں کو کانوں کے اندر سامنے کے رخ پر پھیرا۔ پھر دوسری بار اور تیسری بار ایسا ہی کیا۔ پھر داہنے ہاتھ سے ایک چلو پانی پیشانی پر ڈالا اور اسکو چھوڑ دیا چہرہ پر بہتا ہوا۔ پھر دونوں ہاتھ کہنیوں تک تین تین بار دھوئے پھر سر اور کانوں کی پشت پر مسح کیا۔ پھر دونوں ہاتھ پانی میں ڈا کر ایک چلو بھر لیا اور اپنے پاؤں پر مارا اور پاؤں میں چیل



پہنے تھے۔ پھر دوسرے پاؤں پر اسی طرح مارا۔ میں نے کہا: جوتا پہنے پہنے، آپ نے فرمایا: جوتا پہنے پہنے، میں نے کہا: جوتا پہنے پہنے۔ آپ نے فرمایا: جوتا پہنے پہنے۔

### (۱۸) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا وضو میں پاؤں دھونے پر اجماع ہے۔

۳۸۲۔ عن الربیع بنت معوذ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: أتانی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فسألنی عن هذا الحديث، یعنی حدیثها الذی ذكرت أن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم توضأ وغسل رجلیه فقال ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما: إن الناس أبو إلا الغسل ولا أحد فی کتاب اللہ تعالیٰ إلا المسح۔ حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میرے پاس حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے آ کر اس حدیث کے بارے میں پوچھا جسکی وہ روایت کرتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو کیا اور دونوں پاؤں دھوئے حضرت ابن عباس نے فرمایا: لوگ دھونے کے علاوہ کسی چیز کو مانتے ہی نہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں صرف مسح پاتا ہوں۔

### (۱۹) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ہمارے لئے خود حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا یہ فرمان حجت ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین پاؤں دھونے کے علاوہ کسی چیز کو مانتے ہی نہیں۔ اور حق جماعت کے ساتھ ہے پھر یہ کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس قول مذکور کے خلاف ان سے ایک دوسرا قول ثابت۔

۳۸۳۔ عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما أنه قرأها و أرجلکم بالنصب۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نوارِ جملکم کو نصب کے ساتھ پڑھا۔

## (۲۰) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

گویا حضرت ابن عباس نے فرمایا: کہ میں نے پاؤں دھونے کی طرف رجوع کر لیا

ہے۔

۳۸۴۔ عن عطاء بن ابی رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: لم أر أحداً يمسح على

القدمین۔

حضرت عطاء بن ابی رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کسی کو پاؤں

پر مسح کرتے نہیں دیکھا۔

## (۲۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضرت عطاء حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے خاص شاگرد ہیں تو لازمی بات

ہے کہ حضرت عطاء کا قول حضرت ابن عباس کے رجوع پر دلالت کر رہا ہے لہذا حضرت ابن

عباس سے اس مسئلہ میں رجوع ثابت ہو گیا جیسے حد کے بارے میں آپ نے رجوع کر لیا تھا اسی

طرح ان تمام حضرات سے رجوع ثابت ہے جن سے مسح کا قول نقل کیا گیا ہے اور وہ مختصراً

گردہ ہے تو پاؤں کے دھونے پر اجماع کے منعقد ہونے میں کوئی شک نہیں جیسا کہ

جلیل القدر کبیر الشان تابعی حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: واللہ

الہادی۔

فتاویٰ رضویہ جدید ۱/۲۱۲-۲۱۳

## (۱۲) وضو میں اسراف نہ کرو

۳۸۵۔ عن عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: ان رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم مر بسعد وهو يتوضأ فقال: ما هذا السرف؟ فقال: افی الوضوء

اسراف؟ قال: نعم وإن کُنت علی نهر جار۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت سجد کے پاس سے گزرے جب کہ وہ وضو کر رہے تھے۔ ارشاد فرمایا: یہ اسراف کیسا؟ عرض کیا۔ کیا وضو میں بھی اسراف ہوتا ہے۔ فرمایا: ہاں، اگرچہ تم نہرواں پر بیٹھے وضو کر رہے ہو۔

۳۸۶۔ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: رأى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم رجلاً يتوضأ فقال: لا تسرف لا تسرف۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو وضو کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: اسراف نہ کر اسراف نہ کر۔  
فتاویٰ رضویہ جدیدہ ۱/۳۱۷

۳۸۷۔ عن ابن شہاب الزہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلًا قال: رأى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم رجلاً يتوضأ فقال: يا عَبْدَ اللَّهِ ! لا تسرف، قال: يا بَیْیُ اللہ ! افی الوضوء اسراف؟ قال: نعم وفي كل شيء اسراف۔

حضرت ابن شہاب زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسل روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو وضو کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: اے اللہ کے بندے اسراف مت کر۔ انہوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! کیا وضو میں بھی اسراف ہے؟ فرمایا: ہاں اور ہر شے میں اسراف کو دخل ہے۔

۳۸۸۔ عن أبي نعمة رضى الله تعالى عنه ان عبد الله بن مغفل رضى الله تعالى عنه سمع ابنه يزيد يقول: اللهم اني أسئلك القصر الأبيض عن يمين الجنة اذا أدخلتها، قال: يا بَیْیُ ! سل الله الجنة و تعوذ به من النار فاني سمعت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يقول: إِنَّهُ سَيَكُونُ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ قَوْمٌ يَّعْتَدُونَ فِي الطُّهُورِ وَالدُّعَاءِ۔

۳۸۶۔ المس لابن ماجه، الطهارة، ۳۴/۱ ☆

۳۸۷۔ كنز العمال لمستقى، ۳۲۵/۹ ☆

۳۸۸۔ المس لابی داؤد، الطهارة، ۱۳/۱ ☆

ارواء العلل للالبانی، ۱۷۱ ☆

التصیر للبیرونی، ۲۴۱ ☆

المس الکبریٰ لنبیہقی، ۱۹۷/۱

اتحاف السادة للزبيدي، ۳۷۰/۲

حضرت ابو نعیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بیٹے یزید کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا۔ اے اللہ! میں تجھ سے جنت کی دہنی جانب والا سفید محل مانگ رہا ہوں جبکہ تو مجھے جنت میں داخل فرمائے۔ آپ نے فرمایا: اے میرے بیٹے! اللہ تعالیٰ سے جنت مانگ اور جہنم سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔ بیشک عنقریب اس امت میں وہ لوگ ہونگے کہ طہارت اور دعا میں حد سے بڑھ جائیں گے۔

۳۸۹۔ عن أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال: لا خير في صب الكثير في الوضوء وإنه من الشيطان۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وضو میں بہت سا پانی بہانے میں کچھ خیر نہیں۔ اور وہ شیطان کی طرف سے ہے۔ فتاویٰ رضویہ جدیدہ ۱/۳۲۷

(۲۲) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

لفی خیر اپنے معنی لغوی پر اگرچہ مباح سے بھی ممکن کہ جب طرفین برابر ہیں تو کسی میں نہ خیر نہ شر۔

مگر نظر دقیق 'لیس بمعیر' اور لاخیر فیہ، میں فرق کرتی ہے مباح ضرور نہ خیر نہ شر مگر اسکے فعل پر مواخذہ نہیں اور مواخذہ نہ ہونا خود خیر کثیر و نفع عظیم ہے۔ تو لاخیر فیہ، کا وہیں اطلاق ہوگا جہاں شر حاصل ہے۔ فتاویٰ رضویہ جدیدہ ۱/۳۳۳

(۱۳) وضو میں وسوسہ شیطان کی طرف سے ہے

۳۹۰۔ عن أبي بن كعب رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: إِنْ لِلْوُضُوءِ شَيْطَانًا يُقَالُ لَهُ وَلَهَانٌ فَاتَّقُوا وَسْوَاسَ الْمَاءِ۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

۳۸۹۔ کثر العمال للمتنفی، ☆ ۳۲۷/۹ تاریخ اصفہان لابی نعیم، ۹۲/۲

☆ ۳۸۷/۳ الکامل لابن عدی

۳۹۰۔ السنن لابن ماجہ الطہارۃ، ☆ ۳۴/۱ السنن الکبریٰ للبیہقی، ۱۹۷/۱

تلمیض الحیر لابن حجر ☆ ۱۰۱/۱ اتعاف السادة للزبیدی، ۲۸۸/۷

وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک وضو کیلئے ایک شیطان ہے جسکا نام ولہان ہے تو پانی کے وسواس سے بچو۔  
فتاویٰ رضویہ جدید ۱/۳۲۷

### (۱۴) وضو کے بعد رومالی پر چھینٹے دینا

۳۹۱۔ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ رِيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنْ أَبِيهِ قَالَ: إِنَّ جَبْرَيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَوَّلِ مَا أَوْحَى إِلَيْهِ فَأَرَاهُ الْوُضُوءَ وَالصَّلَاةَ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الْوُضُوءِ أَخَذَ غُرْفَةً مِنْ مَاءٍ فَضَحَّ بِهَا فَرَحَهُ۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے وہ اپنے والد زید بن حارثہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پہلی وحی لیکر حاضر ہوئے۔ تو وضو کر کے اور نماز پڑھ کے دکھائی۔ جب وضو سے فارغ ہوئے تو ایک چلو پانی لیکر رومالی پر چھڑکا۔ ۱۲م  
فتاویٰ رضویہ ۲/۲۱۴

۳۹۲۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَاءُ نَبِيٍّ جِبْرَيْلُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِذَا تَوَضَّأْتَ فَانْتَضِحْ۔  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا: اے محمد صلی اللہ علیک وسلم، جب آپ وضو کریں تو چھینٹا دے لیا کریں۔

۳۹۳۔ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ الصَّدِيقَةِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَشْرُمِنْ الْفِطْرَةِ، قَصُّ الشَّارِبِ وَإِعْقَاءُ اللَّحْنِ

|       |                          |   |       |                        |     |
|-------|--------------------------|---|-------|------------------------|-----|
| ۳۶/۱  | السنن لابن ماجه          | ☆ | ۴۱۰/۳ | المسند لاحمد بن حبل    | ۳۹۱ |
| ۳۵۶/۱ | العلل المتناہية          | ☆ | ۹/۱   | الحامع لترمذی، الطہارۃ | ۳۹۲ |
| ۱۹۵/۱ | المصنف لابن ابی شیبہ     | ☆ | ۱۲۹/۱ | الصحیح لمسلم، الطہارۃ  | ۳۹۳ |
| ۹۵/۱  | السنن للذہبی             | ☆ | ۲۵/۱  | السنن لابن ماجه        |     |
| ۱۲۷/۶ | المسند لاحمد بن حبل      | ☆ | ۳۶/۱  | السنن الکبریٰ لبیہقی   |     |
| ۲۹۷/۱ | مشکل الآثار للطحاوی      | ☆ | ۱۹۱/۱ | المسند لابن عوامة      |     |
| ۳۵۰/۲ | اتحاف السادة للربیع      | ☆ | ۳۹۸/۱ | شرح السنة لبحوی        |     |
| ۶۵۴/۶ | کثر العمال للعققی، ۱۷۲۳۴ | ☆ | ۱۱۲/۱ | الدر المختار للمیوطی   |     |
|       |                          | ☆ | ۷۶/۱  | مصیب الرایۃ، للزیلعی   |     |

وَالْيَسَّوَالُكُ وَاسْتِشْشَايَ الْمَاءِ وَقَصُّ الْأَظْفَارِ وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَتَنْفُ الْإِبِطِ وَحَلَقُ الْعَانَةِ  
وَالْتَقَاصُ الْمَاءِ، قَالَ زَكْرِيَّا: قَالَ مَصْعَبُ: وَنَسِيتُ الْعَاشِرَةَ إِلَّا أَنْ تَكُونَ الْمَضْمُضَةُ  
ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دس باتیں قدیم زمانہ سے انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام  
کی سنت ہیں۔ لیکن کھڑنا، داڑھی بڑھانا، مسواک کرنا، وضو غسل میں پانی سوکھ کر اوپر چڑھانا،  
ناخن تراشنا، انگلیوں کے جوڑ (یعنی جہاں میل جمع ہونے کا محل ہے) دھونا، بغل کے بال صاف  
کرنا، زیر ناف بال موٹنا، شرمگاہ پر پانی ڈالنا، راوی حضرت زکریا نے کہا کہ حضرت مصعب  
اس حدیث کی بابت فرماتے کہ میں دسویں چیز بھول گیا۔ شاید کلی ہو۔

### ﴿۲۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام قاضی میاض پھر امام نووی قدس سرہا نے استلہار فرمایا کہ غالباً دسویں ختنہ ہو کہ  
دوسری حدیث میں ختنہ بھی خصال فطرت سے شمار کرایا۔

۳۹۴۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ: الْفِطْرَةُ خَمْسٌ، الْأَحْتَتَانُ وَالْأَسْتِحْذَاذُ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَ تَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ  
وَتَنْفُ الْإِبِطِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
نے ارشاد فرمایا: پانچ چیزیں انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی سنت قدیمہ سے ہیں۔ ختنہ اور  
سترہ لینا۔ لیکن اور ناخن ترشوانا اور بغل کے بال دور کرنا۔

### ﴿۲۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ایک حدیث میں کلی کو بھی خصال فطرت سے گنا ہے۔

۳۹۵۔ عَنْ عِمَارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ: إِنَّ مِنَ الْفِطْرَةِ الْمَضْمُضَةُ وَالْأَسْتِشْشَايَ وَالْإِنْطِصَاحُ بِالْمَاءِ وَ

|        |                       |   |               |                           |      |
|--------|-----------------------|---|---------------|---------------------------|------|
| ۱۴۹/۱  | السن الكبرى للبيهقي،  | ☆ | ۱۲۹/۱         | الصحيح لمسلم، الطهارة،    | ۳۹۴۔ |
| ۲۲۹/۲  | المستد لاحمد بن حنبل، | ☆ | ۶۵۴/۶، ۱۷۲۳۲، | کنز العمال لمفتی،         |      |
| ۳۳۴/۱۰ | فتح الباری للعسقلانی، | ☆ | ۱۹۵/۱         | المصنف لابن ابی شیبہ،     |      |
| ۲۶۴/۴  | المستد لاحمد بن حنبل، | ☆ | ۸/۱           | السنن لابن داؤد، الطهارة، | ۳۹۵۔ |

الْأُغْتِسَانِ۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک انبیائے کرام کی سنت قدیمہ سے کلی کرنا، ناک میں پانی ڈالنا، رومال پر چھینٹا دینا اور نختہ کرنا ہے۔

### (۲۵) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

شرمگاہ پر پانی ڈالنے کی علماء نے دو تفسیریں کی ہیں۔ ایک استنجاء، دوسرے وہی چھینٹنا، اسکی موید یہ ہی روایت ہے کہ اس میں بجائے ”انقاص الماء“، لفظ ”الاستنجاء“، آیا ہے۔ جمہور علماء نے فرمایا: انتضاح وہی چھینٹنا ہے۔

اور یہاں سے ظاہر ہوا کہ یہ چھینٹنا خاص اہل وسوسہ کیلئے نہیں بلکہ سب کیلئے سنت ہے کہ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام سے دوسرے کو کیا علاقہ۔ قال تبارک وتعالیٰ ان عبادی لو س لک علیہم سلطان،

بے شک میرے بندوں پر تیرا غلبہ اور تسلط نہیں ہو سکتا۔

فتاویٰ رضویہ جدیدہ ۱/۷۷۷

۳۹۶۔ عن سفیان بن الحکم أو الحکم بن سفیان الثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا ہال يتوضأ ويتضح۔

حضرت سفیان بن حکم یا حکم بن سفیان ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب پیشاب فرماتے تو وضو فرماتے اور شرمگاہ اقدس پر چھینٹا دیتے۔

۳۹۷۔ عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: توضأ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فمضح فرجہ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو فرما کر ستر مبارک پر چھینٹا دیا۔

۳۹۸۔ عن زید بن حارثۃ رضی اللہ تعالیٰ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: عَلَّمَنِي جِبْرِئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْوُضُوءَ وَأَمَرَنِي أَنْ أَنْضَحَ تَحْتَ نُؤْيِي لِمَا يَخْرُجُ مِنَ الْبُولِ بَعْدَ الْوُضُوءِ۔

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے جبرئیل علیہ السلام نے وضو کی تعلیم دی اور بتایا کہ زیر جامہ پانی چھڑکوں اس غدشہ کو ختم کرنے کیلئے کہ وضو کے بعد کوئی قطرہ نکلا ہو۔

۳۹۹۔ عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال: ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم: جاءني جِبْرِئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِذَا تَوَضَّأْتَ فَانْضِخْ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے پاس جبرئیل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام حاضر ہوئے تو عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ جب وضو فرمائیں تو چھٹا دے لیا کریں۔

### (۲۷) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جبرئیل علیہ السلام کا اپنی صورت مثالیہ کے ستر پر پانی چھڑکنا۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور طریقہ وضو عرض کرنے کیلئے تھا اور حضور کا فعل اقدس تعلیم امت کیلئے۔

معہد اس میں اتویا کیلئے جن کو بروایت مثانیہ کا عارضہ نہ ہو ایک نفع اور بھی ہے کہ شرمگاہ پر سرد پانی پڑنے سے اس میں ککھٹ و استمساک پیدا ہو کر قطرہ موقوف ہو جاتا ہے۔ کما ارشاد الیہ حدیث زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ فتاویٰ رضویہ جدیدہ ۱/۷۷۸

۴۰۰۔ عن عبد الله بن عباس رضي الله تعالى عنهما قال: اذا وجدت شيئاً من البلة فانضحه ما يليه من ثوبك بالماء ثم قل هو من الماء قال حماد: قال لي سعيد بن جبیر: انضحه بالماء ثم اذا وجدته فقل هو من الماء، قال محمد: ولهذا

۳۹۸۔ السنن لابن ماجہ، الطہارۃ، ۳۶/۱ ☆ اتحاف السادة للزبيدي، ۴۲۹/۲

☆ السلسلة الصحيحة للالباني ۵۲۰/۲

۳۹۹۔ الجامع للترمذی، الطہارۃ، ۹/۱ ☆ السنن لابن ماجہ، الطہارۃ، ۳۶/۱

☆ اتحاف السادة للزبيدي، ۴۲۹/۲

☆ ۴۰۰۔ کتاب الآثار لمحمد



ناخذ اذا كان كثر ذلك من الانسان وهو قول أبي حنيفة۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ تری پاؤ تو شرمگاہ اور وہاں کے کپڑے پر چھینٹا دے لیا کرو پھر شبہ گزرے تو خیال کرو کہ پانی کا اثر ہے۔ امام حماد نے فرمایا: کہ ایسا ہی سعید بن جبیر نے مجھ سے فرمایا: امام محمد فرماتے ہیں ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں۔ جب آدمی کو شبہ زیادہ ہوا کرے تو یہی طریقہ برتے۔ اور یہی قول امام اعظم کا ہے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہما اجمین۔ فتاویٰ رضویہ ۱/۷۷۸

### (۲۸) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مگر یہاں اولاً: یہ ملحوظ رہے کہ مقصود نفی دوسرہ ہے نہ ابطال حقیقت، تو جسے قطرہ اترنے کا یقین ہو جائے وہ پانی پر حوالہ نہیں کر سکتا۔ یونہی جسے معاذ اللہ سلسل البول کا عارضہ ہوا سے یہ چھینٹا مفید نہیں بلکہ بسا اوقات معر ہے کہ پانی کی تری سے نجاست بڑھ جائے گی۔ ثانیاً: سفید کپڑا پانی پڑنے سے بدن پر چپکنے سے بے حجابی لاتا ہے۔ اس کا خیال فرض ہے۔

ثالثاً: یہ حیلہ اسی وقت تک نافع ہے کہ چمڑکا ہوا پانی خشک نہ ہو گیا ہو۔ ورنہ اس پر حوالہ نہیں کر سکیں گے۔ فتاویٰ رضویہ جدید ۱/۷۷۸

### (۱۵) کامل طہارت کے بعد نماز کی فضیلت

۴۰۱۔ عن عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَتَوَضَّأُ فَيَسْبِغُ الوُضُوءَ ثُمَّ يَقُومُ فِي صَلَاتِهِ فَيَعْلَمُ مَا يَقُولُ إِلَّا انْقَلَبَ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ مِنَ الْعَطَايَا لَيْسَ عَلَيْهِ ذَنْبٌ۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی مسلمان ایسا نہیں جو کامل وضو کر کے پھر نماز کیلئے کھڑا ہو اور نماز میں پڑھی جانے والی چیزیں جانتا ہو مگر اس حال میں واپس ہوا جیسے آج ہی گناہوں سے پاک اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا کہ گناہ کا شائبہ تک نہیں۔

۴۰۲۔ عن عمر بن علیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اِذَا تَوَضَّأَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ عَرَجَتْ عَظْمَاتُهَا مِنْ يَدَيْهِ (البیہقی ان قال) فَإِنَّهُ قَامَ فَصَلَّى فَحَمِدَ اللَّهَ وَالثَّنَى عَلَيْهِ وَمَحَنَهُ بِالَّذِي هُوَ لَهُ أَهْلٌ وَفَرَّغَ قَلْبُهُ لِلَّهِ تَعَالَى إِلَّا انْصَرَفَ مِنْ خَطِيئَتِهِ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ۔

حضرت عمر بن علیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک بندہ جب وضو کرے اور ہاتھوں کو دھوئے تو گناہ اسکے ہاتھوں سے جھڑتے ہیں (یہاں تک کہ فرمایا) پھر اس نے کھڑے ہو کر نماز پڑھی اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور بڑائی بیان کی جو اسکی شان کے لائق ہے اور اسکا دل اللہ تعالیٰ کی یاد میں مشغول رہا مگر وہ اس حال میں واپس ہوا جیسے آج ہی بے گناہ اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔

## ۶۔ تیمم

## (۱) آیت تیمم کا واقعہ نزول

۴۰۳۔ عن أم المؤمنين عائشة الصديقة رضي الله تعالى عنها قالت : خرجنا مع رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم في بعض أسفاره حتى اذا كنا بالبيداء أو بذات الحيش انقطع عقدي ، فأقام رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم على التماسه وأقام الناس معه ، وليسوا على ماء وليس معهم ماء ، فأتى الناس إلى أبي بكر الصديق فقالوا : ألا ترى ما صنعت عائشة ، أقامت برسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم والناس ليسوا على ماء وليس معهم ماء ، فحاء أبو بكر و رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم واضع راسه على فخذى قد نام فقال : حبست رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم والناس ليسوا على ماء وليس معهم ماء ، فقالت عائشة : فعاتبني أبو بكر وقال ما شاء الله تعالى أن يقول وجعل يطعننى بيده فى خاصرتى فلا يصعنى من التحرك إلا مكان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم على فخذى ، فقام رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم حين أصبح على غير ماء فأنزل الله تعالى عز وجل آية التيمم فتيمموا فقال أسيد بن حضير ، ما هى بأول بركتكم يا آل أبى بكر قالت : فبعثنا البعير الذى كنت عليه أصبنا العقد تحته۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں نکلے۔ تو جب ہم مقام بیداء میں یا ذات حبش میں پہنچے تو میرا ہار کم ہو گیا۔ تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس ہار کو تلاش کرنے کیلئے قیام فرمایا تو ساتھ کے تمام صحابہ کرام بھی وہیں ٹھہر گئے۔ اس وقت نہ لوگوں کے پاس پانی تھا اور نہ اس مقام پر پانی کا کہیں پتہ و نشان۔ لوگ پریشان ہو کر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے کیا آپ نہیں دیکھ رہے ہیں کہ حضرت عائشہ نے کیا کر رکھا ہے کہ سرکار اور تمام لوگوں کو اس حال میں روک رکھا ہے کہ نہ یہاں کہیں

پانی ہے اور نہ لوگوں کے پاس۔ تو حضرت ابو بکر صدیق میرے پاس اس وقت آئے جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے زانو پر سر رکھے آرام فرماتے تھے۔ مجھ سے فرمانے لگے اے عائشہ! تم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو روک رکھا ہے اور لوگ پریشان ہیں کہ نہ انکے پاس پانی ہے اور نہ یہاں کہیں پانی کا پتہ۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں: مجھے جو کچھ بھی کہہ سکتے تھے سخت ست کہا اور اپنے ہاتھ سے میری کوکھ میں کوچے مارے میرے زانو پر سر کار کا سر تھا اس لئے میں اہل نہ سکی۔ سرکار صبح کے وقت بیدار ہوئے اس حال میں کہ پانی نہیں تھا۔ تو اللہ تعالیٰ نے آیت تیمم نازل فرمائی۔ چنانچہ سب نے تیمم کر کے نماز پڑھی۔ حضرت اسید بن خضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اے آل ابی بکر! یہ تمہاری پہلی برکت نہیں (بلکہ اس جیسی دوسری تمہارے صدقے میں پہلے بھی حاصل ہو چکی ہیں) حضرت عائشہ فرماتی ہیں: پھر جب ہم نے اپنا اونٹ اٹھایا تو اسکے نیچے ہار مل گیا۔ ۱۲م

## (۲) تیمم میں دو فرض ہیں

۴۰۴۔ عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: التِّيمُّ ضَرْبَةٌ لِلْوُجْهِ وَضَرْبَةٌ لِلْيَدَيْنِ إِلَى الْخِرْفَقَيْنِ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تیمم ایک ضرب چہرے کیلئے ہے اور ایک ضرب کہنیوں تک کلائیوں کیلئے۔ فتاویٰ رضویہ جدید ۳/۳۳۴

۴۰۵۔ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: التِّيمُّ ضَرْبَتَانِ، ضَرْبَةٌ لِلْوُجْهِ وَضَرْبَةٌ لِلْيَدَيْنِ إِلَى الْخِرْفَقَيْنِ۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تیمم دو ضربیں ہیں۔ ایک ضرب چہرے کیلئے اور دوسری ضرب ہاتھوں کے لئے کہنیوں تک۔ فتاویٰ رضویہ جدید ۳/۳۳۴

|       |                      |   |       |                           |      |
|-------|----------------------|---|-------|---------------------------|------|
| ۱۵۱/۱ | نصب الراية، للزيلعي، | ☆ | ۱۸۱/۱ | المسنن للدارقطني،         | ۴۰۴۔ |
|       |                      | ☆ | ۲۸۸/۱ | المستدرک للحاكم، الطهارة، |      |
| ۱۸/۱  | المسنن للدارقطني،    | ☆ | ۲۸۸/۱ | المستدرک للحاكم، الطهارة، | ۴۰۵۔ |

۴۰۶۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ أَنْ تَضْرِبَ بِيَدَيْكَ إِلَى الْأَرْضِ وَتَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَكَ وَكَفَّيَكَ۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مجھ سے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے لئے یہ کافی تھا کہ تم اپنے دونوں ہاتھوں کو زمین پر مارتے پھر پھونک دیتے پھر ان سے اپنے چہرے اور ہاتھوں کا مسح کرتے۔

۴۰۷۔ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ الصَّدِيقَةِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَلْتَيْمُمُ صَرَبَتَانِ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تیمم کیلئے دو مرتبہ زمین پر ہاتھ مارتا ہے۔

فتاویٰ رضویہ جدید ۳۳۴/۳

### (۳) مٹی سے پاکی حاصل کرو

۴۰۸۔ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : تَمْسَحُوا بِالْأَرْضِ فَإِنَّهَا بِكُمْ بَرَّةٌ۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: زمین سے مسح کرو۔۔ کیونکہ یہ تمہارے ساتھ نیک سلوک کرنے والی ہے۔

فتاویٰ رضویہ جدید ۳۶۳/۳

|      |                                     |   |                               |
|------|-------------------------------------|---|-------------------------------|
| ۴۰۶۔ | الجامع الصحيح للبخاری، التيمم، ۵۰/۱ | ☆ | المس لابن ماجه، الطهارة، ۴۳/۱ |
|      | الجامع لترمذی، الطهارة              | ☆ | المس لابی داؤد الطهارة ۴۷/۱   |
|      | الجامع لمسلم، الطهارة، ۱۶۱/۱        | ☆ |                               |
| ۴۰۷۔ | كشف الاستار عن زوائد البزار، ۱۵۹/۱  | ☆ |                               |
| ۴۰۸۔ | المعجم الصغير للطبرانی، ۱۴۸/۱       | ☆ |                               |

## ۷۔ نواقض وضو

### (۱) ریح خارج ہونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے

۴۰۹۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لَا وَضُوءَ إِلَّا مِنْ صَوْتٍ أَوْ رِيحٍ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وضو آواز ریح یا ہوا کی بو سے ہے۔

۴۱۰۔ عن عبد اللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: شکى الى النبي صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الرجل یخیل الیه انه یحد الشیء فی الصلوۃ قال: لَا تَنْصَرِفْ حَتَّى تَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ تَحِدَّ رِيحًا۔

حضرت عبد اللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نماز میں محسوس کرتا ہوں کہ کچھ خارج ہوا۔ آپ نے فرمایا: تو اس وقت تک نماز کو نہ چھوڑے یہاں تک کہ تو آواز سنے یا ہوا کی بو آئے۔

فتاویٰ رضویہ جدیدہ ۱/۷۷۳

### (۲) اونگھنے کے بعد وضو مستحب

۴۱۱۔ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلْيَتَوَضَّأْ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی جمعہ کے دن اونگھے تو چاہئے کہ وضو کرے۔

شائم العصر ۸

|       |                           |   |       |                         |     |
|-------|---------------------------|---|-------|-------------------------|-----|
| ۳۹/۱  | المسن لابن ماجہ، الطہارۃ، | ☆ | ۱۱۱   | الجامع لترمذی، الطہارۃ، | ۴۰۹ |
| ۲۱۷/۱ | المسن الکبریٰ للبیہقی،    | ☆ | ۴۷۱/۲ | المسن للاحمد بن حبل،    |     |
| ۱۱۷/۱ | تلخیص الحبر لابن حجر،     | ☆ | ۳۹۷/۱ | شرح السنۃ للبخاری،      |     |
| ۲۰/۱  | المسن للنسائی، الطہارۃ،   | ☆ | ۲۷    | الصحيح لابن خزيمة،      |     |
| ۴۱۴/۳ | تاریخ بغداد للخطیب،       | ☆ | ۱۵۸/۱ | الصحيح لمسلم، الطہارۃ،  | ۴۱۰ |
|       |                           | ☆ |       | جزء القراءة للبخاری،    | ۴۱۱ |

### (۳) شرمگاہ چھونے کے بعد وضو مستحب

۱۲۴۔ عن زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: إِذَا مَسَّ أَحَدُكُمْ قَرْجَةً فَلْيَتَوَضَّأْ۔

حضرت زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنی شرمگاہ کو چھوئے تو چاہئے کہ وضو کرے۔

شائم العمر ۸

### (۴) ریح کے شبہ سے وضو نہیں جاتا

۱۲۳۔ عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: إِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَأْتِي أَحَدَكُمْ وَهُوَ فِي صَلَاتِهِ فَيَأْخُذُ بِشَعْرَةٍ مِنْ ذُبُرِهِ فَيَهْمُهَا فَيَرَى أَنَّهُ قَدْ أَحْدَثَ فَلَا يَنْصَرِفُ حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيحًا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شیطان تم میں سے کسی کے پاس آتا ہے اور وہ حالت نماز میں ہوتا ہے۔ پھر وہ اسکی دیر کا کوئی بال کھینچتا ہے تو اسکو محسوس ہوتا ہے کہ وہ بے وضو ہو گیا ہے حالانکہ ایسا نہیں تو اگر کسی کے ساتھ یہ معاملہ ہو تو وہ نماز نہ توڑے تا وقتیکہ آواز یا بدبو محسوس نہ کرے۔

۱۲۴۔ عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: يَأْتِي أَحَدَكُمْ الشَّيْطَانُ فِي الصَّلَاةِ فَيَنْفَخُ فِي مِقْعَدَتِهِ فَيُخَيِّلُ أَنَّهُ أَحْدَثَ وَلَمْ يُحْدِثْ، فَإِذَا وَجَدَ ذَلِكَ فَلَا يَنْصَرِفُ حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيحًا۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے پاس نماز میں شیطان آتا ہے اور مقعد میں پھونک مارتا ہے۔ تو خیال ہوتا ہے کہ بے وضو ہو گیا حالانکہ ایسا نہیں۔ تو اگر کسی کو یہ معاملہ پیش آئے تو وہ نماز

|       |   |                                 |       |   |                                |
|-------|---|---------------------------------|-------|---|--------------------------------|
| ۱۵۸/۱ | ☆ | الصحيح لمسلم، الطهارة،          | ۳۰/۱  | ☆ | الجامع الصحيح للبخاري، الوضوء، |
| ۲۰/۱  | ☆ | السنن للنسائي، الوضوء من الريح، | ۲۳۸/۱ | ☆ | فتح الباري لعسقلاني،           |
| ۳۹/۱  | ☆ | السنن لابن ماجه، الطهارة،       | ۲۵    | ☆ | الصحيح لابن عزيمة،             |
| ۵۴/۲  | ☆ | السنن الكبرى للبيهقي،           | ۲۶۷/۱ | ☆ | المسند لابی حواء،              |

نہ توڑے تا وقتیکہ آواز یا بوجھوس نہ کرے۔

۴۱۵۔ عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ خَبِلَ لَهُ فِي صَلَاتِهِ أَنَّهُ قَدْ أَحْدَثَ فَلَا يَنْصَرِفُ حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيحًا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسکو نماز میں یہ خیال آئے کہ وہ بے وضو ہو گیا ہے تو جب تک آواز نہ سنے یا بونہ سونگھے نماز نہ توڑے۔

۴۱۶۔ عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان الشیطان یطیف بأحدکم فی الصلوۃ لیقطع علیہ صلوۃ فاذا اعیاء ان ینصرف نفخ فی دبرہ یرہ انہ قد أحدث فلا ینصرفن أحدکم حتی یجد ریحا أو یسمع صوتا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھتا ہے تو شیطان اسکے گرد چکر لگاتا ہے تاکہ اسکی نماز خراب کر دے۔ جب تھک جاتا ہے تو اسکی دبر میں پھونک مارتا ہے تاکہ اسکو بے وضو ہونے کا وہم ہو جائے۔ تو تم میں سے کوئی شخص اپنی نماز اس وقت تک نہ توڑے جب تک کہ آواز نہ سنے یا بونہ پائے۔

۴۱۷۔ عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان الشیطان یطیف بأحدکم حتی یاتی أحدکم وهو فی الصلوۃ فینفخ فی دبرہ و یبل إحیلہ ثم یقول: قد أحدث فلا ینصرفن أحدکم حتی یجد ریحا أو یسمع صوتا ویجد ہللا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شیطان تم میں سے کسی کے گرد چکر لگاتا ہے یہاں تک کہ وہ نماز میں آتا ہے اور اسکی دبر میں پھونک مارتا ہے اور اسکے ذکر کے سوراخ کو تر کرتا ہے اور اس سے کہتا ہے تو بے وضو ہو گیا۔ تو تم اپنی نماز اس وقت تک نہ توڑنا جب تک آواز نہ سن لو یا بونہ سونگھ لو۔ یا تری نہ پاؤ۔



## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان حدیثوں کا حاصل یہ ہے کہ شیطان نماز میں دھوکا دینے کیلئے کبھی انسان کی شرمگاہ پر آگے سے تھوکتا ہے کہ اس سے قطرہ آنے کا گمان ہوتا ہے۔ کبھی پیچھے پھونکتا ہے یا بال کھینچتا ہے کہ رت خارج ہونے کا خیال گزرتا ہے۔ اس پر حکم ہوا کہ نماز سے نہ پھر و جب تک تری یا آواز یا بونہ پاؤ۔ یعنی جب تک وقوعِ حدث پر یقین نہ ہووے۔

ہمارے امام اعظم کے شاگرد جلیل سیدنا حضرت عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں: اذا شك

فی الحدث فانه لا يجب عليه الوضوء حتى يستيقن استيقانا يقدر ان يحلف عليه

ترمذی شریف ۱۲/۱

جب حدث میں شک ہو تو وضو واجب نہیں یہاں تک کہ یقین کامل ہو کہ قسم کھا سکے۔ یعنی یقین ایسا درکار ہے جس پر قسم کھا سکے کہ ضرور حدث ہوا۔ اور جب قسم کھاتے ہچکچائے تو معلوم ہوا کہ معلوم نہیں مشکوک ہے۔ اور شک کا اعتبار نہیں کہ طہارت پر یقین تھا۔ اور یقین شک سے نہیں جاتا۔ اسی لئے سنت ہوا کہ وضو کے بعد ایک، چھینٹا، ومالی یا تہبند ہو تو اسکے اندرونی حصہ پر جو بدن کے قریب ہے دے لیا کرے۔ پھر اگر قطرہ کا شبہ ہو تو خیال کر لیں کہ پانی جو چہرہ کا تھا اسکا اثر ہے۔

## (۵) شیطانی وسوسہ سے وضو نہیں ٹوٹتا

۴۱۸۔ عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: إذا جاء أحدكم الشيطان فقال: إنك أحدثت فليقل إنك كذبت۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کسی کے پاس آکر شیطان وسوسہ ڈالے کہ تیرا وضو جاتا رہا تو فوراً جواب دے کہ تو جھوٹا ہے۔ (اور اگر مثلاً نماز میں ہے تو دل ہی میں کہے)۔

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مطلب وہی ہے کہ وسوسہ کی طرف التفات نہ کرے اور سیدھا جواب دے کہ خبیث تو

جھوٹا ہے۔

## اقول: حالتیں تین ہوتی ہیں۔

(۱) یہ کہ عدد کا دوسو سوہ مان لیا۔ اس پر عمل کیا۔ یہ تو اس ملعون کی عین مراد ہے اور جب یہ ماننے لگا تو وہ کیا ایک ہی بار دوسو سوہ ڈال کر تھک رہے گا۔ حاشا۔ وہ ملعون آٹھ پہر اسکی تاک میں ہے۔ جتنا جتنا یہ ماننا جائیگا وہ اس کا سلسلہ بڑھاتا جائیگا۔ یہاں تک کہ نتیجہ یہ ہوگا کہ دو دو پہر کامل دریا میں غوطے لگا کر بھی یہ ہی گمان ہوگا کہ سر نہ دھلا۔

(۲) یہ کہ اسکی مانے تو نہیں مگر اسکے ساتھ بحث و نزاع میں مصروف ہو جائے۔ یہ بھی اسکے مقصد ناپاک کا حصول ہے کہ اسکی غرض تو یہ ہی تھی کہ یہ اپنی عبادت سے غافل ہو کر کسی دوسرے جھگڑے میں پڑ جائے اور پھر اس جیسے ہمیں میں پڑ کر ممکن ہے کہ خبیث قالب آئے اور صورت جانیہ صورت ادلی کی طرف عود کر جائے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ

(۳) لہذا نجات اسی تیسری صورت میں ہے جو ہمارے نبی کریم حکیم علیم رؤف رحیم علیہ و علی آلہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے تعلیم فرمائی۔ کو فوراً اتنا کہہ کر الگ ہو جاؤ کہ خبیث تو جھوٹا ہے۔ یعنی یہ نہیں کہ صرف اس معنی کا تصور کر لیا۔ کہ یہ کافی نہ ہوگا۔ بلکہ دل میں جمائے کہ ملعون تو جھوٹا ہے۔ یعنی پھر اسکی طرف التفات اور اس سے بحث کی کیا حاجت۔

فتاویٰ رضویہ جدیدہ ۱/۸۰

۴۱۹۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ فِي بَطْنِهِ شَيْئًا فَأَشْكَلَ عَلَيْهِ، أَخْرَجَ مِنْهُ شَيْءًا أَمْ لَا، فَلَا يَخْرُجَنَّ مِنَ الْمَسْجِدِ حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيحًا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی شخص اپنے پیٹ میں گڑبڑ محسوس کرے اور اسکو شک ہو کہ آیا اس سے کوئی چیز خارج ہوئی یا نہیں۔ تو وہ مسجد سے اس وقت تک نہ نکلے جب تک کہ آواز نہ سنے یا بو

|       |                        |         |                             |
|-------|------------------------|---------|-----------------------------|
| ۷۳    | موارد الظمائم للہیثمی، | ☆ ۱۳۴/۱ | ۴۱۸۔ المستدرک للحاکم،       |
| ۱۱۷/۱ | المسنن الکبری للبیہقی، | ☆ ۱۵۸/۱ | ۴۱۹۔ الصحيح لمسلم، الطہارۃ، |
| ۱۲۷/۱ | تلخیص الحیبر لابن حجر، | ☆ ۲۸۲۴  | الصحيح لابن عزيمة،          |
|       |                        | ☆ ۲۳۸/۱ | فتح الباری للمصنّف،         |

محسوس نہ کرے۔

فتاویٰ رضویہ جدید ۱/۷۷۲

## (۶) سجدہ میں نیند ناقض وضو نہیں

۴۲۰۔ عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: کَیْسَ عَلٰی مَنْ نَامَ سَاجِدًا وَضُوءًا حَتّٰی یَضْطَجِعَ فَإِنَّهُ إِذَا اضْطَجَعَ اسْتَرَخَتْ مَفَاصِلُهُ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو سجدہ میں سو گیا اس پر وضو نہیں جب تک کہ لیٹ نہ جائے۔ کیونکہ جب لیٹے گا تو جوڑ ڈھیلے پڑ جائیں گے۔

۴۲۱۔ عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یسجد وینام وینفخ ثم یقوم فیصلی ولا یتوضأ فقلت له صلیت ولم تتوضأ وقد نمت فقال: إِنَّمَا الْوُضُوءُ عَلٰی مَنْ نَامَ مُضْطَجِعًا فَإِنَّهُ إِذَا اضْطَجَعَ اسْتَرَخَتْ مَفَاصِلُهُ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سجدہ میں سو جاتے یہاں تک کہ خراثوں کی آواز سنائی دیتی اس کے باوجود کھڑے ہو کر نماز پڑھتے اور وضو نہیں فرماتے۔ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! آپ نے نماز پڑھی لیکن وضو نہیں فرمایا کہ ابھی سو رہے تھے۔ فرمایا: وضو تو اس پر لازم ہے جو لیٹ کر سویگا اسکے جوڑ ڈھیلے ہو جائیں گے۔

۴۲۲۔ عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لَا یَحِبُّ الْوُضُوءَ عَلٰی مَنْ نَامَ جَالِسًا أَوْ قَائِمًا أَوْ سَاجِدًا حَتّٰی یَضْطَجِعَ حَتّٰی اسْتَرَخَتْ مَفَاصِلُهُ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس پر وضو واجب نہیں جو بیٹھ کر یا کھڑے ہو کر یا سجدہ کی

|                                 |         |                       |       |
|---------------------------------|---------|-----------------------|-------|
| ۴۲۰۔ المسند لاحمد بن حنبل،      | ☆ ۲۵۲/۱ | المصنف لابن ابی شیبہ، | ۱۳۲/۱ |
| ۴۲۱۔ المستن لابن داؤد، الطہارۃ، | ☆ ۲۷/۱  |                       |       |
| ۴۲۲۔ السنن الکبریٰ للہیثمی،     | ☆ ۱۲۱/۱ | نصب الرایۃ للزیلعی،   | ۴۴/۱  |

حالت میں سوئے۔ جب تک کہ وہ اپنا پہلو زمین پر رکھ دے۔ کیونکہ جب وہ لیٹے گا تو اسکے جوڑ ڈھیلے پڑ جائیں گے۔

۴۲۳۔ عن عمر بن شعب عن ابيه عن جده رضى الله تعالى عنهم قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: لَيْسَ عَلَى مَنْ نَامَ قَائِمًا أَوْ قَاعِدًا وَضُوءٌ حَتَّى يَضْطَجِعَ حَبِيَّةً إِلَى الْأَرْضِ۔

حضرت عمر بن شعب نے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس پر وضو واجب نہیں جو کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر سویا جب تک کہ وہ اپنا پہلو زمین سے ملا کر نہ لیٹے۔

۴۲۴۔ عن حذيفة بن اليمان رضى الله تعالى عنه قال: كنت جالسا في مسجد المدينة الحنفى فاحتضنني رجل من خلفي فالتفت فاذا أنا بالسبي صلى الله تعالى عليه وسلم فقلت: يا رسول الله اوجب على وضوء؟ قال: لَا حَتَّى تَضَعَ حَبْلَكَ عَلَى الْأَرْضِ۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں مسجد نبوی میں بیٹھا نیند کے غلبہ سے ڈول رہا تھا کہ پیچھے سے آ کر مجھے کسی نے گود میں لے لیا۔ میں نے پلٹ کر دیکھا تو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا مجھ پر وضو واجب ہو گیا۔ حضور نے ارشاد فرمایا: نہیں جب تک تم اپنا پہلو زمین پر نہ رکھو۔

### ﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام ابن ہمام صاحب فتح القدیر نے متعدد روایات نقل کر کے فرمایا: کہ ہماری نقل کردہ احادیث میں اگر غور کریں تو یہ حدیث بھی حسن کے درجہ سے کم نہ ہوگی۔ غنیہ میں ہے کہ جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ راوی کا ضعف اگر غفلت کے باعث ہونہ کہ فسق کی وجہ سے تو یہ ضعف متابعت سے ختم ہو جاتا ہے۔

فتاویٰ رضویہ جدید ۱/۳۰۷

۴۲۵۔ عن أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: إِذَا نَامَ الْعَبْدُ فِي سُجُودِهِ يُنَاسِي اللَّهُ تَعَالَى بِهِ مَلَائِكَةً فَيَقُولُ: انْظُرُوا إِلَيَّ عَبْدِي، رُوحُهُ عِنْدَهُ وَجَسَدُهُ فِي طَاعَتِي۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب بندہ سجدہ میں ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے تحریر فرماتا ہے۔ میرے بندہ کو دیکھو اسکی روح تو اسکے پاس ہے اور اسکا جسم میری اطاعت میں مصروف ہے۔

### ﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ظاہر ہے کہ بندہ کا جسم اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں اسی وقت ہوگا جبکہ اسکا وضو باقی ہو۔ صاحب اسرار نے اس حدیث کو مشہور قرار دیا ہے۔ نیز یہ کہ چستی باقی رہے اور یہ اسی وقت ہوگا جبکہ سجدہ مستنون بیت پر ہو اس طرح کہ پیٹ رالوں سے الگ ہو اور دونوں بائیں زمین پر نہ ہوں۔ اگر ایسا نہ ہو تو چستی باقی نہیں رہیگی اور ساجد ایک طرف کو لڑھک جائے گا۔ تو اس صورت میں نیند ناقض وضو قرار دی جائے گی۔

فتاویٰ رضویہ جدیدہ ۱/۳۸۳

### (۷) حضور کی نیند ناقض وضو نہیں

۴۲۶۔ عن أم المؤمنين عائشة الصديقة رضي الله تعالى عنها قالت: قال رسول

۴۲۵۔

- ۴۲۶۔ الجامع الصحيح للبخاری، الوضوء، ۱/۱۵۴ ☆ الصحيح لمسلم، صلاة المسافرين ۱/۲۶۱  
 الجامع للترمذی، ۲/۴۸ ☆ کثر العمال للمفتی، ۱۱/۳۱۹۰۰، ۱۱/۴۰۷  
 المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۱۰۴ ☆ الصحيح لابن عزيمة، ۱/۴۹، ۱/۳۰  
 تلخیص الحییر لابن حجر، ۳/۱۳۵ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱/۴۵۰  
 مشکل الآثار للطحاوی، ۴/۳۵۳ ☆ الشعاء للقاسمی عیاض، ۱/۱۸۹  
 المنہید لابن عبد البر، ۵/۲۰۸ ☆ الشعائل للترمذی، ۱۴۴  
 الامتداد لابن عبد البر، ۱/۹۹ ☆

اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اِنَّ عَيْنِي تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری آنکھیں سوتی ہیں دل نہیں سوتا۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اسکو علمائے کرام نے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خصائص میں شمار کیا۔

لیکن میرے نزدیک یہ خصوصیت امت کی طرف نسبت کرتے ہوئے ہے۔ کیونکہ انبیاء کرام میں سے تو ہر نبی و رسول کی یہ ہی شان ہے۔

(۸) انبیاء کرام کی نیند ناقض وضو نہیں

۴۲۷۔ عن أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: الْأَنْبِيَاءُ تَنَامُ أَعْيُنُهُمْ وَلَا تَنَامُ قُلُوبُهُمْ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انبیاء کرام کی آنکھیں سوتی ہیں اور ان کے دل نہیں سوتے۔

﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہاں یہ سوال باقی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علاوہ اکابر امت میں سے کسی اور کو بھی یہ اعزاز حاصل ہے۔

تو اس سلسلہ میں علامہ بحر العلوم ارکان اربعہ (ص ۸) میں فرماتے ہیں: اگر کسی شخص نے یہ کہا: کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قبضین میں آپ کی اجابح کے باعث کچھ حضرات ایسے گزرے ہیں کہ نیند سے انکا دل غافل نہیں ہوتا صرف انکی آنکھیں غافل ہوتی ہیں۔ جیسے حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور جو اولیاء کرام اس رتبہ تک پہنچے اگرچہ غوث اعظم کے مرتبہ کو نہ پہنچے تو ایسے شخص کا قول صحت و صواب سے بعید نہ ہوگا۔

فتاویٰ رضویہ جدید ۱/۲۲۸

ہوگا۔

## ۸۔ مسواک

### (۱) مسواک کا بیان

۴۲۸۔ عن أمير المؤمنين علي المرتضى كرم الله تعالى وجهه الكريم قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: طَيِّبُوا أَفْوَاهَكُمْ بِالسِّوَاكِ فَإِنَّهَا طُرُقُ الْقُرْآنِ  
امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: منہ مسواک کے ذریعہ صاف کرو کہ یہ قرآن کا راستہ ہیں۔

### (۲) مسواک کی اہمیت

۴۲۹۔ عن أم المؤمنين عائشة الصديقة رضي الله تعالى عنها قالت: كان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم اذا دخل بيته بدأ بالسواك۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کاشانہ اقدس میں تشریف لاتے تو پہلے مسواک فرماتے۔  
﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علامہ مناوی تیسیر شرح جامع صغیر میں فرماتے ہیں۔ لاجل السلام علی اہلہ فان السلام اسم شریف فاستعمل السواک للاتیان بہ۔ یہ مسواک اپنے اہل پاک پر سلام فرمانے کیلئے تھی کہ سلام معظم نام ہے تو اسکے ادا کو مسواک فرماتے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔  
فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۹۰/۹

### (۳) مسواک کی تاکید

۴۳۰۔ عن عبد الله بن حنظلة بن أبي عامر رضي الله تعالى عنه قال: ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم أمر الوضوء عند كل صلاة فلما شق ذلك عليه أمر

|      |                                |   |                               |       |
|------|--------------------------------|---|-------------------------------|-------|
| ۴۲۸۔ | السنن لابن ماجه، الطہارۃ، ۲۵/۱ | ☆ | کثر العمال للمتنی، ۲۷۵۲       | ۶۰۳/۱ |
|      | الجامع الصغیر للسيوطی، ۳۲۸/۲   | ☆ |                               |       |
| ۴۲۹۔ | الصحيح لمسلم، الطہارۃ، ۱۲۸/۱   | ☆ | السنن لابی داؤد، الطہارۃ، ۸/۱ |       |
|      | الجامع الصغیر للسيوطی، ۴۱۴/۲   | ☆ | السنن لابن ماجه، الطہارۃ، ۲۵۱ |       |
| ۴۳۰۔ | السنن لابی داؤد، الطہارۃ، ۷/۱  | ☆ |                               |       |

بالمسواک لكل صلوة۔

حضرت عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ نے ہر نماز کیلئے جدید وضو کا حکم فرمایا: لیکن جب حضور نے اس میں دشواری محسوس کی تو ہر نماز کیلئے مسواک کا حکم فرمایا۔

۴۳۱۔ عن واثلة بن الأسقع رضى الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: أُمِرْتُ بِالسَّوَاكِ حَتَّى نَحْشِيَتْ أَنْ يُكْتَبَ عَلَيَّ۔ شَامُ الْعَمْرِ  
حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے مسواک کا حکم اتنا زیادہ ملا کہ مجھے اس بات کا خوف ہوا کہ کہیں فرض نہ قرار دے دیا جائے۔

### (۳) وضو کے شروع میں مسواک سنت ہے

۴۳۲۔ عن عبد الله بن عباس رضى الله تعالى عنهما قال: ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم رجع فتوسك ثم قام فصلى۔  
حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب لوٹے (رفع حاجت وغیرہ سے) پھر مسواک کی پھر وضو فرمایا۔ پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھی۔

۴۳۳۔ عن أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالى عنها قالت: ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم كان لا يرقد من ليل ولا نهار فيستيقظ إلا توسك قبل أن يتوضأ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خواہ دن میں بیدار ہوتے یا رات میں مکر وضو سے قبل مسواک فرماتے تھے۔

۴۳۱۔ مسند لاحمد بن حنبل، ۴۹۰/۳ ☆ الترغیب والترہیب للمذری، ۱۶۶/۱

۴۳۲۔ الصحيح لمسلم، باب السواک، ۱۲۷/۱

۴۳۳۔ السنن لابی داؤد الطہارۃ، باب الطہارۃ، ۸/۱



## (۵) مسواک ضرور کرے خواہ انگلی سے

۴۳۴۔ عن أبي أيوب الأنصاري رضي الله تعالى عنه قال: كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اذا توضأ تمضمض واستنشق ثلاثاً وأدخل إصبعه في فمه۔

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب وضو فرماتے تو کلی کرتے اور ناک میں پانی ڈالتے تین مرتبہ اور اپنی انگلی اپنے منہ میں ڈالتے تھے۔

۴۳۵۔ عن أمير المؤمنين عثمان بن عفان رضي الله تعالى عنه انه اذا توضأ بمسوك فاه بإصبعه۔

امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب آپ وضو فرماتے تو اپنے منہ میں انگلی سے مسواک فرماتے۔

## (۲) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ ایک اہم مسئلہ ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو افعال بطور استمرار کرتے تھے انکی کیا حیثیت ہے۔ میں نے اس پر ایک مستقل رسالہ لکھا جسکا نام ”التاح المکمل فی انارة مدلول کان يفعل“ رکھا۔

اقول: باللہ التوفیق۔

اولاً: یہ معلوم ہو کہ دربارہ مسواک کلمات علماء مختلف ہیں کہ سنت ہے یا مستحب۔ عامہ متون میں سنت ہونے کی تصریح فرمائی، اور اسی پر اکثر ہیں۔ لیکن ہدایہ اور اختیار میں استحب کو اصح اور تبیین و خیر مطلوب میں صحیح بتایا: فتح میں اسی کو حق ٹھہرایا۔ علیہ و بحر نے اسی کا اتباع کیا۔

اقول: جب صحیح مختلف ہو تو متون پر عمل لازم ہے۔ کما نصوا علیہ۔ بلکہ ہمارے صاحب مذہب کے تلمیذ جلیل، امام الفقہاء والحدیثین امام الاولیاء عبد اللہ بن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہما

نے فرمایا: اگر کسی بستی کے لوگ سنتِ سواک کے ترک پر اتفاق کر لیں تو ہم ان سے اس طرح جہاد کریں جیسا مرتدوں سے کرتے ہیں۔ تاکہ لوگ اس سنت کے ترک پر جرأت نہ کریں۔ نیز احادیث متواترہ اسکی تاکید اور اس میں قولاً وفعلاً اہتمام شدید پر ناطق، جن سے کتب احادیث مملو ہیں۔ بلکہ حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اس پر مواعظت و مداومت گویا ضروریات و بدیہیات سے ہے۔ ہر شخص کہ احوال قدسیہ پر مطلع ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اس پر مداومت فرمانا جانتا ہے۔

ثانیاً: سنت کو مواعظت درکار۔ اب ہم وضو میں کلی کے وقت احادیث کو دیکھتے ہیں تو ہرگز اس وقت سواک پر مواعظت ثابت نہیں ہوتی۔ خود امام محقق علی الاطلاق کو اسکا اعتراف ہے اور اسی بنا پر قول استحباب اختیار فرمایا۔ بلکہ مواعظت تو درکنار چوبیس صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے صفت وضو قولاً وفعلاً نقل فرمائی۔

- |                                  |                             |
|----------------------------------|-----------------------------|
| (۱) امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی | (۱۳) انس بن مالک            |
| (۲) امیر المؤمنین حضرت مولیٰ علی | (۱۴) ابوالیوب انصاری        |
| (۳) عبداللہ بن عباس              | (۱۵) کعب بن عمرو یامی       |
| (۴) عبداللہ بن زید بن عامر       | (۱۶) عبداللہ بن ابی اوفی    |
| (۵) ابومالک اشعری                | (۱۷) براء بن عازب           |
| (۶) وائل بن حجر                  | (۱۸) قیس بن عائذ            |
| (۷) مغیرہ بن شعبہ                | (۱۹) ام المؤمنین صدیقہ      |
| (۸) ابوبکرہ نضیع بن الحارث       | (۲۰) ربیع بنت معوذ بن عفراء |
| (۹) نفیر بن مالک حضرمی           | (۲۱) عبداللہ بن انیس        |
| (۱۰) مقدم بن معدی کرب            | (۲۲) عبداللہ بن عمرو بن عاص |
| (۱۱) ابو ہریرہ                   | (۲۳) امیر معاویہ            |
| (۱۲) ابوامامہ باہلی              | (۲۴) رجل من الصحابة         |

رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

اول کے ہیں علامہ محدث جلیل زیلعی نے ذکر کئے۔ انکے بعد دو امام محقق علی الاطلاق

نے زیادہ فرمائے۔ اخیر کے دو اس فقیر غفرلہ القدر نے بڑھائے۔ فتاویٰ رضویہ جدیدہ ۱/۶۱۳  
انکے پچیسویں امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں مگر ان سے خود انکے  
وضو کی صفت مروی اگرچہ وہ بھی حکم مرفوع میں ہے۔

ان پچیسویں صحابہ کی بہت کثیر التعداد حدیثیں اس وقت فقیر کے پیش نظر ہیں۔ ان میں  
کہیں وضو یا کُلی کرنے میں مسواک فرمانے کا اصلاً ذکر نہیں۔ جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم کا طریقہ وضو زبان سے بتایا انہوں نے مسواک کا ذکر نہ کیا۔ جنہوں نے اس لئے وضو  
کر کے دکھایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا طریقہ مسنونہ بتائیں انہوں نے مسواک نہ کی  
۔ علی الخصوص امیر المؤمنین ذوالنورین و امیر المؤمنین مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہ دونوں  
حضرات سے بوجہ کثیرہ بارہا بکثرت حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وضو کر کے دکھانا  
مروی ہوا۔ کسی بار میں مسواک کا ذکر نہیں۔

بلکہ صدہا احادیث متعلق وضو و مسواک اس وقت سامنے ہیں کسی ایک حدیث صحیح صریح  
سے اصلاً مسواک کیلئے وقت مضمضہ یا داخل ہونے کا پتہ نہیں چلتا۔  
جن بعض احادیث سے اشتہاء ہوا ان سے دفع شبہ کریں وہ احادیث مندرجہ ذیل  
ہیں۔ حدیث اول۔

۴۳۶۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

|       |   |                           |       |   |                                 |      |
|-------|---|---------------------------|-------|---|---------------------------------|------|
| ۱۲۸/۱ | ☆ | الصحیح لمسلم، الطہارۃ،    | ۱۲۶/۱ | ☆ | الحکمۃ،                         | ۴۳۶۔ |
| ۷/۱   | ☆ | الس لابی داؤد الطہارۃ،    | ۵/۱   | ☆ | الجامع لترمذی، الطہارۃ،         |      |
| ۳۵/۱  | ☆ | الس الکبریٰ للبیہقی،      | ۳/۱   | ☆ | باب الرخصة فی السواک بالشی الخ، |      |
| ۲۸۰/۵ | ☆ | المعجم الکبیر للطبرانی،   | ۲۵/۱  | ☆ | الس لابن ماجہ الطہارۃ،          |      |
| ۱۹۶/۸ | ☆ | التمہید لابن عبد البر،    | ۲۲۱/۱ | ☆ | المسند لاحمد بن حنبل            |      |
| ۱۹۱/۱ | ☆ | المسند لابی عوامة،        | ۲۲۱/۱ | ☆ | مجمع الزوائد للہیثمی،           |      |
| ۳۸۶/۸ | ☆ | حلیۃ الاولیاء لابی نعیم،  | ۱۱۶/۱ | ☆ | الدر المختار للمبیطی،           |      |
| ۱۶۴/۱ | ☆ | الترغیب والترہیب للہیثمی، | ۴۷۴/۲ | ☆ | فتح الباری للعسقلانی،           |      |
| ۱۰۸/۱ | ☆ | ارواء الغلیل للالبانی،    | ۴۲۱/۱ | ☆ | الکامل لابن عدی،                |      |
| ۱۰۸/۱ | ☆ | ارواء الغلیل للالبانی،    | ۳۳/۱  | ☆ | شرح معانی الآثار للطحاوی،       |      |
|       | ☆ |                           | ۱۶۴/۱ | ☆ | المصنف لابن ابی شیبہ،           |      |

علیہ وسلم: لَوْ لَا أَنَّ أَشَقَّ عَلَى أُمَّتِي لِأَمْرَتُهُمْ بِالسَّوَاكِ مَعَ كُلِّ صَلَاةٍ أَوْ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر مجھ کو یہ خیال نہ ہوتا کہ میری امت مشقت میں پڑ جائیگی تو میں انکو ہر نماز کے ساتھ یا ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم دیتا۔

وفی الباب عن زید بن خالد وعن ام المؤمنین زینب بنت جحش ، وعن ام المؤمنین ام حبیبة ، وعن اس بن مالک ، وعن العباس بن مطلب ، وعن تمام بن العباس ، وعن تمام بن قثم ، وعن امیر المؤمنین علی المرتضی ، وعن ابن عباس ، وعن ابن عمر ، وعن مکحول ، وعن حسان بن عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

۴۳۷۔ عن امیر المؤمنین علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لَوْ لَا أَنَّ أَشَقَّ عَلَى أُمَّتِي لِأَمْرَتُهُمْ بِالسَّوَاكِ مَعَ كُلِّ وُضُوءٍ أَوْ عِنْدَ كُلِّ وُضُوءٍ۔

امیر المؤمنین حضرت مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر مجھ کو اپنی امت کے مشقت میں پڑنے کا خیال نہ ہو تو میں انکو ہر وضو کے ساتھ یا ہر وضو کے وقت مسواک کا حکم دیتا۔

### (۳) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

محقق علی الاطلاق صاحب فتح القدیر نے یہ حدیث نقل کر کے فرمایا کہ مسواک کے وضو میں ہونے پر صرف یہ ہی دلالت کرتی ہے اور اس سے آخری بات جو مفہوم ہوتی ہے وہ ندب ہے۔

اور یہ صرف استحباب کا مستلزم ہے۔ کیونکہ کسی چیز کا مستحب قرار دینے کیلئے صرف اتنا کافی ہے جبکہ سنت میں مواظبت لازمی چیز ہے۔

احادیث میں یہاں مشہور و مستفیض ذکر نماز ہے۔ یعنی (لفظ کل صلوٰۃ) یا (مع کل صلوٰۃ) اور ہمارے ائمہ کرام کے نزدیک نماز سے اتصال بھی ثابت نہ ہوا بلکہ حقیقی اصلاً کسی کا قول نہیں حتیٰ کہ شافعیہ جو اسے سنن نماز سے مانتے ہیں۔ تو بعض روایات میں (عند کل وضوء) آنے سے داخل وضوء ہونا کیونکر رنگ ثبوت پائے گا۔

تو ’عند‘ اس لئے نہیں کہ اپنے مدخول کو موصوف کا ظرف بنائے اور وہ اس میں واقع ہو۔ اسکا مفاد تو صرف قرب اور حضور ہے خواہ حسی ہو یا معنوی۔ تو ’زید عند الدار‘ اس وقت نہیں کہا جاتا جب زید گھر کے اندر ہو بلکہ اس وقت کہا جاتا ہے جب وہ گھر کے قریب ہو۔ اور جو قرب مفہوم ہے وہ عربی ہے حقیقی نہیں۔ اور اس میں کافی گنجائش ہے۔

مثلاً ”عند سدرۃ المنتہی عندہا حۃ الماوی۔ جب سدرہ چھٹے آسمان پر ہے جیسا کہ حدیث مسلم میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ ہی منقول ہے۔ اور جنت آسمانوں کے اوپر ہے۔ لہذا حقیقت ظرفیہ نماز میں معقول نہیں اور جیسا کہ آپ نے جان لیا کہ ’عند‘ کا مفہوم بھی نہیں (ورنہ حقیقت ظرفیہ کی صورت میں نماز میں اور مسجد میں مسواک کرنا جائز و مباح ہوگا۔ حالانکہ مسجد میں ہرگز جائز نہیں کہ اسکے ذریعہ نجس طوبتوں سے مسجد کے ملوث ہونے کا پورا پورا خطرہ موجود ہے۔

نیز (عند الوضوء) میں خصوصیت وقت مضمضہ بھی نہیں۔ تو حدیث اگر بوجہ عدم افادۃ مواظبت سنت ثابت نہ کر گئی تو بوجہ عدم تعیین وقت استحباب عند المضمضہ بھی نہ بتائے گی۔ فافہم۔

### حدیث دوم

۴۳۸۔ عن ابی امامۃ الباہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ وَاِذَا غَسَلَ وَجْهَهُ وَ تَمَضَّمَ وَ تَشَوَّصَ وَ اسْتَنْشَقَ وَ مَسَحَ بِرَاسِهِ خَرَجَتْ خَطَايَا سَمْعِهِ وَ بَصَرِهِ وَ لِسَانِهِ وَاِذَا غَسَلَ ذِرَاعَيْهِ وَقَدَمَيْهِ كَانَ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ۔

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم نے ارشاد فرمایا: بندہ جب اپنے دونوں ہنڈیوں کو دھوتا ہے تو اسکے گناہ نکل جاتے ہیں اور وہ جب اپنا چہرہ دھوتا ہے اور کلی کرتا ہے اور دانت مانجھتا ہے اور ناک میں پانی ڈالتا ہے اور سر کا مسح کرتا ہے تو اسکے کانوں، ہاتھوں، اور زبان کے گناہ نکل جاتے ہیں۔ اور جب وہ اپنے دونوں ہاتھ کہنیوں تک دھوتا ہے اور دونوں قدم دھوتا ہے تو ایسا پاک صاف ہو جاتا ہے گویا آج ہی پیدا ہوا ہے۔

### (۴) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث میں ”شوش“ سے مسواک پر استدلال کیا جاتا ہے۔

”شوش“ کے معنی دھونا اور پاک کرنا ہیں۔ کما فی الصحاح۔ امام رازی فرماتے ہیں۔

الشوش الغسل والتنظيف، قاموس میں ہے ہاتھ سے ملنا اور مسواک کرنا۔ داڑھ اور پیٹ کا ورد، دھونا اور صاف کرنا۔

نیز اس حدیث میں افعال بترتیب نہیں تو ممکن کہ مسواک سب سے پہلے ہو۔ اور یہ ہی

حدیث کہ امام احمد نے سند حسن مرہارواہیت کی اس میں ذکر ”شوش“ نہیں اسکے الفاظ یہ ہیں۔

۴۳۹۔ عن أبي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم قال : أَيُّمَا رَجُلٍ قَامَ إِلَى وَضُوئِهِ يُرِيدُ الصَّلَاةَ ثُمَّ غَسَلَ كَفَيْهِ نَزَلَتْ كُلُّ عَظْمَةٍ مِنْ كَفَيْهِ مَعَ أَوَّلِ قَطْرَةٍ، فَإِذَا مَضَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْشَرَنَزَلَ كُلُّ عَظْمَةٍ مِنْ لِسَانِهِ وَشَفَتَيْهِ مَعَ أَوَّلِ قَطْرَةٍ، فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَرِجْلَهُ إِلَى الْكَعْبَيْنِ سَلِمَ مِنْ كُلِّ دَنْبٍ كَهَيَاةِ يَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ۔

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب آدمی نماز کے ارادے سے وضو کو اٹھے پھر ہاتھ دھوئے تو ہاتھ کے

سب گناہ پہلے قطرہ کے ساتھ نکل جائیں، پھر جب کلی کرے اور ناک میں پانی ڈالے اور صاف

کرے تو زبان و لب کے سارے گناہ پہلی بوند کے ساتھ نکل جائیں، پھر جب منہ دھوئے تو

آنکھ اور کان کے سب گناہ پہلے قطرہ کے ساتھ اتر جائیں، پھر جب کہنیوں تک

ہاتھ اور گٹوں تک پاؤں دھوئے تو سب گناہوں سے ایسا خالص ہو جائے جیسا اس دن تھا جبکہ پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔

بہر حال خاص کلی کے وقت مسواک کرنا اس سے بھی ثابت نہ ہوا۔

### حدیث سوم

۴۴۰۔ عن أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه أن رجلا من الأنصار من بني عمرو بن عوف قال: يا رسول الله! إنك رغبتنا في السواك فهل دون ذلك من شيء قال: إصْبَعُكَ سِوَاكَ عِنْدَ وُضُوءِكَ تَعْرِ بِهَا عَلَى أَسْنَانِكَ، إِنَّهُ لَا عَمَلَ لِمَنْ لَا نِيَّةَ لَهُ وَلَا أَحْرَ لِمَنْ لَا خَشْيَةَ لَهُ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انصار میں سے بنو عمرو بن عوف کے ایک صاحب نے عرض کیا: یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ نے مسواک کی بہت رغبت دلائی ہے۔ تو کیا اس سے کم درجہ کی بھی کوئی چیز ہے۔ آپ نے فرمایا: تمہاری انگلی تمہاری مسواک ہے اس سے دانتوں کو رگڑ لیا کرو۔ جسکی نیت نہ ہو اسکا عمل نہیں اور جس میں خشیت الہی نہ ہو اسکا اجر نہیں۔

### (۵) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اولا: یہ حدیث ضعیف ہے۔ لما تری من الجهالة فی سندہ وقد ضعفه البیہقی۔

ثانیا و ثالثا: لفظ 'عند وضوئک' میں مباحث ہیں کہ گزرے۔

### حدیث چہارم

۴۴۱۔ عن حسان بن عطية رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: الْوُضُوءُ شَطْرُ الْإِيمَانِ وَالسَّوَاكُ شَطْرُ الْوُضُوءِ۔

حضرت حسان بن عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۴۴۰۔ نصب الراية للزيلعي، ۱۰/۱

۴۴۱۔ الجامع للترمذی ☆ الدر المنثور للسيوطی ۱۱۴/۱

شرح المسند للبخاری، ۴۰۲/۱ ☆ المصنف لابن ابی شیبہ ۱۷۰/۱

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وضو ایمان کا حصہ ہے اور مسواک وضو کا۔

## (۶) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث مرسل ہے۔ اس حدیث کا مطلب ہے ایمان بے وضو کامل نہیں اور وضو بے مسواک۔ اس سے مسواک کا داخل وضو ہونا ثابت نہیں ہوتا جس طرح وضو داخل ایمان نہیں۔ ہاں وجہ تکمیل ہونا مفہوم ہوتا ہے۔ وہ ہر سنت کیلئے حاصل ہے۔ قبلہ ہو یا بعد یہ۔ جس طرح صبح و ظہر کی سنتیں فرضوں کی مکمل ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ جب محقق ہو گیا کہ مسواک سنت ہے اور ہمارے علماء اسے سنت وضو مانتے ہیں۔ اور شافعیہ کے ساتھ اپنا خلاف یونہی نقل فرماتے ہیں کہ انکے نزدیک سنت نماز ہے اور ہمارے نزدیک سنت وضو ہے۔

اور متون مذہب قاطبہ یک زبان تصریح فرما رہے ہیں کہ مسواک سنن وضو سے ہے تو اس سے عدول کی کیا وجہ ہے۔ سنت شقی قبلہ ہوتی ہے یا بعد یہ یا داخلہ۔ جیسے رکوع میں تسویہ ظہر۔ مگر روشن بیانون سے ثابت ہوا کہ مسواک وضو کی سنت داخلہ نہیں۔ اور وضو کرتے میں مسواک فرمانے پر مداومت درکنار اصلاً ثبوت ہی نہیں۔ اور سنت بعد یہ نہ کوئی ماننا ہے نہ اسکا محل ہے کہ مسواک سے خون نکلے تو وضو بھی جائے۔ لاجرم ثابت ہوا کہ سنت قبلہ ہے اور یہ ہی مطلوب تھا۔ اور خود حدیث صحیح اسکی طرف ناظر اور حدیث سنن ابی داؤد اس میں نص ہے۔

فتاویٰ رضویہ جدید ۱/۶۰ تا ۶۱۹

فتاویٰ رضویہ قدیم ۱/ملخصاً

## (۶) مسواک سے وضو مکمل کرو

۴۴۲۔ عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَسْتَنْكْ، فَإِنْ أَحَدَكُمْ إِذَا قَرَأَ فِي صَلَاتِهِ وَضَعَ مَلِكًا فَأَوْعَىٰ فِيهِ وَلَا يَخْرُجُ مِنْ فِيهِ شَيْءٌ إِلَّا دَخَلَ فَمَمَّ الْمَلِكُ۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی



اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی رات کو نماز پڑھنے کیلئے کھڑا ہو تو چاہئے کہ مسواک کرے۔ کیونکہ جب وہ اپنی نماز میں قرأت کرتا ہے۔ تو فرشتہ اپنا منہ اسکے منہ پر رکھ لیتا ہے اور جو چیز اسکے منہ سے نکلتی ہے وہ فرشتہ کے منہ میں داخل ہو جاتی ہے۔

(۷) فرشتوں کو کھانے کے ریزوں سے اذیت ہوتی ہے

۴۴۳۔ عن ابی ایوب الأنصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لَیْسَ شَیْءٌ أَشَدَّ عَلَى الْمَلَائِكَةِ مِنْ أَنْ لَمْرَبًا بَيْنَ أَسْنَانِ صَاحِبِهِمَا وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي۔

حضرت ابوالیوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دونوں فرشتوں پر اس سے زیادہ کوئی چیز گراں نہیں کہ وہ اپنے ساتھی کو نماز پڑھتا دیکھیں اور اسکے دانتوں میں کھانے کے ریزے پھنسے ہوں۔

وفی الباب عن علی المرتضیٰ، وعن عبد اللہ بن جعفر الطیار، عن الزہری مرسلًا، وعن علی المرتضیٰ موقوفًا، رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

## ۹۔ غسل

### (۱) طریقہ غسل

۴۴۴۔ عن ابی جعفر قال لی جابر : أتانی ابن عمک یعرض بالحسن بن محمد بن الحنفیة رضی اللہ تعالیٰ عنہم قال : کیف الغسل من الجنابة فقلت : کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یأخذ ثلث أكف فیفضیہا علی رأسہ ثم یرفیض علی سائر جسده فقال لی الحسن : إني رجل كثير الشعر فقلت : کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم أكثر منك شعرا۔

حضرت ابو جعفر سے روایت ہے کہ مجھ سے جابر نے کہا کہ تمہارے چچا زاد میرے پاس آئے تھے۔ انکا اشارہ حسن بن محمد بن حنفیہ کی طرف تھا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ انہوں نے مجھ سے دریافت کیا کہ غسل جنابت کس طرح ہوتا ہے میں نے کہا: حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تین چلو پانی لیکر اپنے سر پر بہاتے تھے پھر باقی جسم پر پانی بہاتے تھے۔ تو حسن نے کہا: میرے بال گھنے ہیں۔ اس پر میں نے ان سے کہا: حضور کے بال تم سے زیادہ گھنے تھے۔

۴۴۵۔ عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا اغتسل من جنابة صب علی رأسہ ثلث حفنات من ماء فقال له الحسن بن محمد : إن شعری كثير ، قال : جابر : فقلت له : یا ابن أخی ! کان شعر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم أكثر من شعرك وأطيب۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ جب جنابت کا غسل فرماتے تو تین لپ پانی سر پر بہاتے۔ تو ان سے حسن بن محمد نے کہا: میرے بال تو زیادہ ہیں۔ حضرت جابر کہتے ہیں کہ میں نے کہا: اے میرے بھتیجے! حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بال مبارک تم سے زیادہ اور تم سے اچھے تھے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ اس امر کی تصریح ہے کہ مجھ بذات خود جابر اور حسن کی گفتگو کے وقت موجود نہ تھے۔

جاہر نے ان سے یہ گفتگو نقل کی ہے۔ بخلاف حدیث الباب، اور کلام میں کچھ فرق بھی ہے۔ بلکہ کہنے والے خود امام جعفر ہی ہیں۔ یادہ جس نے ان میں سے کہا اور باقی نے تسلیم کیا۔

فتاویٰ رضویہ جدیدہ ۱/۶۳۳

۴۴۶۔ عن أم المؤمنين عائشة الصديقة رضي الله تعالى عنها قالت: ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم كان اذا اغتسل من الجنابة بدأ فغسل يديه ثم يتوضأ كما يتوضأ للصلاة ثم يدخل أصابعه في الماء فيخلل بها أصول الشعر ثم يصب على رأسه ثلث غرف بيده ثم يفيض الماء على جلده كله۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب جنابت سے غسل فرماتے تو ہاتھوں سے شروع کرتے اور دونوں ہاتھ دھوتے۔ پھر نماز کے وضو کی طرح وضو فرماتے۔ پھر اپنی انگلیاں پانی میں بھگو کر ان سے بالوں کا خلال فرماتے۔ پھر آپ اپنے سر پر دونوں ہاتھوں سے تین مرتبہ پانی ڈالتے پھر پانی تمام جسم پر بہاتے۔

۴۴۷۔ عن شريح بن عبيد رضي الله تعالى عنه قال: أفناني جبير بن نفير عن الغسل من الجنابة ان ثوبان حدثهم انهم استفتوا النبي صلى الله تعالى عليه وسلم عن ذلك فقال: أما الرجل فليشتر رأسه فليغتسله حتى يبلغ أصول الشعر، وأما المرأة فلا عليها أن لا تنفضه لتغرف على رأسها ثلث غرفات يكفيها۔

حضرت شریح بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے جبیر بن نفیر نے جنابت سے غسل کے بارے میں بتایا کہ حضرت ثوبان نے صحابہ کرام کی ایک جماعت سے حدیث بیان کی کہ صحابہ کرام نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جنابت کے بارے میں استفتاء کیا۔ تو حضور نے فرمایا: مرد پر لازم ہے کہ وہ اپنے سر کے بال کھولے اور انکو خوب دھوئے یہاں

|      |                                    |   |                              |
|------|------------------------------------|---|------------------------------|
| ۴۴۶۔ | الجامع الصحيح للبخاری، العسل، ۳۹/۱ | ☆ | الصحيح لمسلم، الطهارة، ۱۴۷/۱ |
|      | المسند لاهماد بن حنبل،             | ☆ | اتحاف السادة لريدي، ۳۷۷/۲    |
|      | شرح السنة لبغوي،                   | ☆ | السنن للدارمي قطنی، ۱۱۳/۱    |
| ۴۴۷۔ | السنن لابی داؤد، الطهارة،          | ☆ | جميع الحوامع للسيوطی، ۴۳۰۶   |
|      | نصب الراية للزيلعي،                | ☆ | ۸۰/۱                         |

تک کہ ہر بال کی جڑ تک پانی بہ جائے، اور عورت پر اپنا جوڑا کھولنا لازم نہیں۔ البتہ اسکو چاہئے کہ وہ اپنے دونوں ہاتھوں سے تین مرتبہ اپنے سر پر پانی ڈالے۔ اسکے لئے اتنا ہی کافی ہے۔  
فتاویٰ رضویہ جدیدہ ۱/۶۳۹

## (۲) عورتوں کے غسل کا طریقہ

۴۴۸۔ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي امْرَأَةٌ أَشَدُّ ضَغْرَ رَأْسِي أَفَانْقِضُهُ بِغَسَلِ الْحَنَاءِ؟ قَالَ: لَا، إِنَّمَا يَكْفِيكَ أَنْ تَحْبِيَّ عَلَى رَأْسِكَ ثَلَاثَ حَبِثَاتٍ مِنْ مَاءٍ ثُمَّ تَغِيضِي عَلَى سَائِرِ جَسَدِكَ الْحَمَاءَ فَتَطْهَرِينَ أَوْ قَالَ فَإِذَا أَنْتِ قَدْ تَطْهَرْتِ۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ! میں سرگندھواتی ہوں۔ تو کیا نہانے میں کھول دیا کروں۔ فرمایا: سر پر تین لپ پانی ڈال کر پورے جسم پر پانی بہالیا کرو یہ ہی تمہارے لئے کافی ہے۔

۴۴۹۔ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ الصَّدِيقَةِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ وَضُوءًا لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يَغِيضُ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ مَرَارٍ وَنَحْنُ نَغِيضُ عَلَى رُؤُسِنَا خَمْسًا مِنْ أَجْلِ الضَّغْرِ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غسل سے پہلے نماز کا سا وضو فرماتے پھر سراقہس پر تین بار پانی بہاتے اور ہم بیباں سرگندھے ہوئے کی وجہ سے سروں پر پانچ بار پانی بہاتیں۔

۴۵۰۔ عَنْ عَبْدِ بْنِ عَمِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: بَلَغَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى

|        |   |                          |              |   |                           |
|--------|---|--------------------------|--------------|---|---------------------------|
| ۱۴۹/۱  | ☆ | الصحيح لمسلم، الطهارة،   | ۲۹/۱         | ☆ | الجامع لترمذی، الطهارة،   |
| ۳۰۱/۱  | ☆ | المسند لابی عوانة،       | ۱۷۸/۱        | ☆ | السبک الکبریٰ لبیہقی،     |
| ۱۸۹    | ☆ | السلعة الصحيحة للالبانی  | ۳۲/۱         | ☆ | السبک لابی داؤد، الطهارة، |
| ۹۱۳/۱  | ☆ | المسند لابی عوانة،       | ۱۰۵/۱۷       | ☆ | المعجم الکبیر للطبرانی،   |
| ۳۲۶/۷  | ☆ | حلیۃ الاولیاء لابی نعیم، | ۲۷۴/۱        | ☆ | مجمع الروائد للہبشی،      |
| ۳۲۶/۷  | ☆ | حلیۃ الاولیاء لابی نعیم، | ۲۷۴/۱، ۴۱۳۳۱ | ☆ | کنز العمال لمفتی،         |
| ۰۳۱۵/۱ | ☆ | المسند لابی عوانة،       | ۱۵۰/۱        | ☆ | الصحيح لمسلم، الطهارة،    |

عنها ان عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما يامر النساء اذا اغتسلن ان ينقضن رؤسهن فقالت : يا عجبا لابن عمر هذا : يامر النساء اذا اغتسلن ان ينقضن رؤسهن ، أهلا بامرهن أن يحلقن رؤسهن ، لقد كنت اغتسل أنا و رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم من إناء واحد وما أريد على أن أفرغ على رؤسى ثلاث أفراغات۔

حضرت عبد بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو یہ اطلاع ملی کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما عورتوں کو حکم دے رہے ہیں کہ جب وہ غسل کریں تو اپنے سر کھولیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ نے یہ سنا فرمایا: مجھے تعجب ہے ابن عمر پر۔ کہ غسل کے وقت وہ عورتوں کو اپنا سر کھولنے کا حکم دے رہے ہیں۔ ایسا کیوں نہیں کرتے کہ عورتوں کو سر منڈانے کا حکم دیں۔ پھر فرماتی ہیں۔ میں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل کرتے اور میں اپنے سر پر تین مرتبہ پانی ڈالتی (یعنی اپنے بال مبارک نہ کھولتیں)۔  
فتاویٰ رضویہ جدیدہ ۱/۲۸۷

### (۳) غسل کے پانی کی مقدار

۴۵۱۔ عن أبي جعفر رضي الله تعالى عنه قال : تمارينا في الغسل عند جابر بن عبد الله رضي الله تعالى عنهما فقال جابر : يكفى من الغسل من الحنابة صاع من ماء قلنا: ما يكفى صاع ولا صاعان قال جابر: قد كان يكفى من كان غيرا منكم وأكثر شعرا صلى الله تعالى عليه وسلم۔

حضرت ابو جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے سامنے ہمارے درمیان غسل کی بابت بحث چھڑ گئی۔ تو حضرت جابر نے فرمایا: غسل جنابت کیلئے ایک صاع پانی کافی ہے۔ ہم نے کہا: نہ ایک صاع کافی ہے اور نہ دو صاع۔ تو حضرت جابر نے فرمایا: یہ مقدار انکو تو کافی تھی جو تم سے بہتر تھے اور جبکہ ہال تم سے زیادہ تھے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

۴۵۲۔ عن أبي اسحاق حدثنا أبو جعفر أنه كان عند جابر بن عبد الله هو

و أبوہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ، وعنده قوم فسألہ عن العسل فقال یکفیک صاع فقال رجل : ما یکفینی ، فقال جابر : کان یکفی من هو أوفی منك شعرا وعیرا منك ثم أمتنا فی ثوب۔

حضرت ابواسحاق سے روایت ہے کہ ہم سے حضرت ابو جعفر نے حدیث بیان کی۔ اگلے پاس کچھ اور لوگ بھی تھے۔ انہوں نے آپ سے غسل کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا: تمہیں ایک صاع کافی ہے۔ تو ایک شخص نے کہا: مجھے ایک صاع کافی نہیں۔ تو آپ نے فرمایا: ایک صاع انکو تو کافی تھا جبکہ بال بھی تم سے زیادہ تھے۔ پھر انہوں نے ایک کپڑا پہن کر ہماری امامت فرمائی۔

## (۲) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

عمدة القاری میں فرمایا کہ مسند ابی اسحاق بن راہویہ میں ہے کہ سائل خود حضرت ابو جعفر ہی تھے۔ اور قال رجل سے مراد حسن ابن محمد بن علی بن ابی طالب تھے جبکہ والد ابن الحنفیہ کے نام سے مشہور تھے یہی بات قسطلانی نے بھی کہی ہے۔ فتاویٰ رضویہ جدیدہ ۱/۶۳۳

## (۴) غسل اور وضو کے پانی کی مقدار

۴۵۳۔ عن أنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یغتسل بالصاع الی خمسة امداد یتوضأ بالمد۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک صاع سے پانچ مد تک غسل فرماتے تھے، اور ایک مد پانی سے وضو فرماتے تھے۔

## (۳) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

صاع ایک پیمانہ ہے چار مد کا۔ اور مد کہ اسی کو من بھی کہتے ہیں۔ ہمارے نزدیک دو رطل ہے۔ اور ایک رطل شرعی یہاں کے روپے سے چھتیس روپے بھر۔ کہ رطل بیس استار ہے اور استار ساڑھے چار مثقال اور مثقال ساڑھے چار ماشہ۔ اور انگریزی روپیہ سوا گیارہ ماشہ۔ یعنی

۴۵۳۔ الجامع اسلصحيح للبخارى، الوصوء، ۳۳/۱ ☆ المس الكبير للهيثمى، ۱۹۴/۱  
شرح السنة للبعوى، ۵۱/۲ ☆ المسد لابی عوانة، ۲۳۳/۱  
شرح معاني الآثار للطحاوى، ۴۹/۲ ☆ اتحاف السادة للزبيدي، ۵۷/۴

ڈھانکی مشقال۔ تو رطل شرعی کہ نوے مشقال ہوا۔ ڈھانکی پر تقسیم کئے سے چھتیس آئے تو صاع کہ ہمارے نزدیک آٹھ رطل ہے۔ دو سو اٹھاسی روپے پھر ہوا۔ رام پور کے سیر سے کہ چھیا نوے روپے بھر کا ہے پورا تین سیر ہوا اور مد تین پاؤ۔

امام ابو یوسف اور ائمہ ثلاثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نزدیک صاع پانچ رطل اور ایک ٹکٹ رطل کا ہے۔ اور اس پر اجماع ہے کہ چار مد کا ایک صاع ہے۔ تو ان کے نزدیک مد ایک رطل اور ایک ٹکٹ رطل ہوا یعنی رامپوری سیر سے آدھا سیر اور صاع دو سیر کا ہوا۔

فتاویٰ رضویہ جدیدہ ۱/۵۷۹

۴۵۴۔ عن عائشة الصديقة رضي الله تعالى عنها قالت : كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يتوضأ بالمد و يغتسل بالصاع۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک مد پانی سے وضو فرماتے اور ایک صاع پانی سے غسل۔

۴۵۵۔ عن أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال : كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يتوضأ من مد فيسبغ الوضوء وعسى أن يفضل منه۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک مد پانی سے خوب اچھی طرح وضو فرما لیتے تھے اور قریب تھا کہ کچھ پانی بچ بھی رہتا۔

۴۵۶۔ عن أبي أمامة الباهلي رضي الله تعالى عنه قال: ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم توضأ بمصفا مد۔

|       |                           |   |       |                         |      |
|-------|---------------------------|---|-------|-------------------------|------|
| ۱۴۹/۱ | الصحيح لمسلم، الطهارة،    | ☆ | ۱۳/۱  | الس لابی داؤد، الطهارة  | ۴۵۴۔ |
| ۲۴/۱  | الس لابن ماجه، الطهارة،   | ☆ | ۹/۱   | المجامع لترمذی الطهارة، |      |
| ۱۹۴/۱ | الس الكبير للبيهقي،       | ☆ | ۴۰/۱  | الس للسائي، الطهارة،    |      |
| ۹۶/۷  | المعجم الكبير للطبرانی،   | ☆ | ۱۲۱/۶ | المستد لاحمد بن حنبل،   |      |
| ۲۳۳/۱ | المستد لابی عوانه،        | ☆ | ۲۱۱/۱ | مجمع الزوائد للهيثمی،   |      |
| ۵۰/۲  | شرح معانی الآثار للطحاوی، | ☆ | ۵۵/۴  | اتحاف السادة لزبيدي،    |      |

۴۵۵۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، وزن الصاع،

۲۷۶/۱

۵۵/۴

۲۱۹/۱

اتحاف السادة للزبيدي

۴۵۶۔ مجمع الزوائد للهيثمی،

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نصف مد سے وضو فرمایا۔

۴۵۷۔ عن أم عمارۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم توضأ فاتی باناء فیہ ماء قدر ثلثی المد۔

حضرت ام عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو فرماتا چاہا تو ایک برتن حاضر لایا گیا جس میں دو تہائی مد کی مقدار میں پانی تھا۔

۴۵۸۔ عن أم عمارۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم توضأ فاتی بماء فی اناء قدر ثلثی المد۔

حضرت ام عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو فرماتا چاہا تو ایک برتن میں جو دو تہائی مد کی مقدار تھا پانی حاضر کیا گیا۔

۴۵۹۔ عن عبد اللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ انه رأى النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم توضأ بثلاث مد۔

حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ ایک تہائی مد سے وضو فرمایا۔

## (۴) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

احادیث سے ثابت ہے کہ وضو میں عادت کریمہ ٹیٹ تھی۔ یعنی ہر عضو تین بار دھونا۔ اور کبھی دو بار بھی دھوتے اور کبھی ایک بار دھونے پر بھی قناعت فرمائی۔ غالباً جب ایک ایک بار اعضاء کریمہ دھوئے تو تہائی مد پانی خرچ ہوا۔ دو بار میں دو تہائی۔ اور تین بار دھونے میں پورا خرچ ہوتا تھا۔

اگر کوئی یہ کہنے لگے کہ ام عمارہ کی حدیث میں یہ نہیں ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو تہائی مد سے وضو فرمایا۔

اس میں تو صرف یہ ہے کہ آپ کے پاس برتن میں دو تہائی مد پانی لایا گیا۔ تو اس کا جواب



یہ ہے کہ انکی غرض اس سے صرف اس مقدار کا بیان ہے جو وضو کیلئے کافی ہے۔ ورنہ پانی کی مقدار اور برتن کا ذکر بے فائدہ ہوگا۔ علاوہ ازیں انہوں نے یہ بھی ذکر نہیں کیا کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زیادہ پانی طلب فرمایا۔ اس لئے سیاق کلام سے معلوم ہوا کہ آپ نے اسی پانی پر اکتفاء فرمایا۔

بالجملہ وضو میں کم سے کم تہائی مد اور زیادہ سے زیادہ ایک مد کی حد شیش آئی ہیں۔ البتہ ایک حدیث انکے خلاف ہے۔  
فتاویٰ رضویہ جدید ۵۸۲/۱

۴۶۰۔ عن ربيع بنت معوذ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : وضأت رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی الاماء نحو من هذا الاثناء وہی تشیر الی رکوة تاخذ مدا او ثلثا۔  
حضرت ربیع بنت معوذ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس برتن کی طرح کے برتن سے وضو کرایا۔ انہوں نے چڑے کے ایک چھوٹے برتن کی طرف اشارہ کیا جس میں ایک مد۔ یا ایک مد اور تہائی مد پانی آ سکتا تھا۔

**(۵) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں**

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس برتن سے وضو فرمایا جس میں ایک مد۔ یا سوا مد۔ اور دوسری روایت میں ایک مد اور تہائی مد یا صرف ایک مد پانی تھا۔ تو یہ مقدار مشکوک ہے اور شک سے زیادت ثابت نہیں ہوتی۔

۴۶۱۔ عن أنس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : كان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم يتوصأ بمكوك ويغتسل بعمسة مكاكي۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک مکوک سے وضو فرماتے اور پانچ مکوک سے غسل فرماتے تھے۔

**(۶) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں**

مکوک تین کیلہ ہے اور کیلہ نصف صاع ہے۔ تو مکوک ڈیڑھ صاع ہوا اور ایک صاع کو بھی کہتے ہیں۔ بعض علماء نے حدیث میں یہی مراد لی ہے۔ تو وضو کیلئے چار مد ہو جائیں گے۔

مگر رائج یہ ہے کہ یہاں مکوک سے مراد ہے۔ جیسا کہ خود انہیں کی دیگر روایات میں تصریح ہے  
و الروایات تفسر بعضها بعضا۔

امام طحاوی قدس سرہ فرماتے ہیں۔ یہ احتمال ہے کہ مکوک سے مراد ہی ہو کیونکہ وہ مد کو  
مکوک کہتے تھے۔ نہایہ بن اثیر جزری میں ہے، مکوک سے مراد ہے۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ  
صاع ہے اور پہلا زیادہ صحیح ہے۔ کیونکہ دوسری حدیث میں مکوک کی تفسیر مد سے کی گئی ہے۔ اور  
مکوک ایک پیمانہ ہے جسکی مقدار مختلف شہروں میں لوگوں کے عرف کے باعث مختلف ہوتی ہے۔  
فتاویٰ رضویہ جدیدہ ۱/۵۸۳

اب رہا غسل تو اس میں کمی کی جانب یہ حدیث ہے۔

۴۶۲۔ عن أم المؤمنين عائشة الصديقة رضي الله تعالى عنها أنها كانت تعتسل  
هي والبي صلى الله تعالى عليه وسلم في إناء واحد يسع ثلاثة أمداد أو قريبا من  
ذلك۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ وہ اور رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک ایسے برتن سے غسل کرتے جس میں تین مد یا اسکے قریب پانی  
آتا تھا۔

﴿۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اسکے ایک معنی یہ ہوتے ہیں کہ دونوں کا غسل اسی تین مد سے ہو جاتا تھا۔ تو ایک غسل  
کو ڈیڑھ مد ہی رہا۔ مگر علماء نے اسے بعید جانکر تین تو جیہیں کی ہیں۔  
توجیہ اول: یہ کہ ہر ایک کے جداگانہ غسل کا بیان ہے۔ کہ حضور اسی ایک برتن سے جو تین مد  
کی قدر تھا غسل فرما لیتے اور اسی طرح میں بھی۔  
امام قاضی عیاض نے فرمایا:

اگر اس توجیہ پر یوں اعتراض کیا جائے کہ اس طرح انکا قول ”فی إناء واحد“ ضائع  
ہو جائیگا۔ کیونکہ انکی مراد اس سے یہ ہی ہے کہ وہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اکٹھے  
ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتی تھیں۔ جیسا کہ خود انہوں نے دوسری روایت میں اسکی

صراحت کرتے ہوئے فرمایا۔

میں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل جنابت کرتے تھے اور ہم دونوں کے ہاتھ اس برتن میں پڑتے تھے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ وہ برتن میرے اور آپ کے درمیان ہوتا تھا۔ آپ مجھ سے سبقت کی کوشش فرماتے تھے اور میں کہتی تھی میرے لئے چھوڑے۔

نیز ایک روایت میں ہے کہ ایک ہی برتن سے آپ مجھ سے سبقت لے جانے کی کوشش کرتے اور میں آپ سے۔ آپ مجھ سے فرماتے: میرے لئے چھوڑ دو اور میں آپ سے عرض کرتی میرے لئے چھوڑے۔

تو اسکا جواب یہ ہے کہ ان کا یہ مقصد نہیں کہ وہ جب بھی غسل کرتی تھیں تو یہی کلمات ادا کرتی تھیں۔ کیونکہ انکا قول یہ بھی ہے کہ یہ برتن انکو کافی ہو جاتا تھا۔ اس سے زیادہ کا مطالبہ نہیں فرماتے۔ اور میں بھی غسل کرتے وقت ایسا ہی کرتی تھی۔ فتاویٰ رضویہ جدیدہ ۱/۵۸۵

توجیہ دوم: یہاں مد سے مراد صاع ہے۔ تاکہ اس حدیث سے مطابقت ہو جائے۔ جس میں لفظ ”فرق“ مذکور ہے جو تین صاع کا ہوتا ہے۔

لیکن یہ توجیہ اس بات کی محتاج ہے کہ مد بمعنی صاع زبان عرب میں آتا ہو۔ اور اس میں سخت تامل ہے۔ صحاح و صراح و مختار و قاموس و تاج العروس لغات عرب اور مجمع البحار و نہایہ و مختصر السیوطی لغات حدیث اور طلبہ الطلہ و مصباح السیر لغات فقہ میں فقیر نے اسکا پتہ نہ پایا۔ اور بالفرض شاذ و نادر و رود ہو بھی تو اس پر حمل تجویز بے قرینہ کچھ معتبر نہیں۔

توجیہ سوم: اس حدیث میں زیادہ کا انکار نہیں۔ حضور اور ام المؤمنین معاتین مد سے نہاتے ہوں۔ جب پانی ختم ہو چکا ہو اور زیادہ فرمالیا ہو۔

یہ توجیہ بھی بعید ہے کہ اس تقدیر پر ذکر مقدار عبث و بیکار ہو جاتا ہے۔ تو قریب تر وہی توجیہ اول ہے۔ فتاویٰ رضویہ جدیدہ ۱/۵۸۵

۴۶۳۔ عن أم المؤمنين عائشة الصديقة رضي الله تعالى عنها قالت: إن رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم كان يغتسل من إناء واحد هو الفرق من الحنابة۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل جنابت فرماتے تھے اور وہ ”فرق“ تھا۔

### (۸) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

”فرق“ میں اختلاف ہے۔ اکثر تین صاع کہتے ہیں اور بعض دو صاع۔ مسلم کی روایت ہے کہ حضرت سفیان نے کہا کہ ”فرق“ تین صاع ہے۔ امام طحاوی نے یہی صراحت کی۔ امام نووی نے فرمایا: جمہور کا یہی قول ہے۔ یعنی وغیرہ نے کہا کہ دو صاع۔ نجم الدین نسی نے طلبہ الطلہ میں فرمایا: فرق، میں سولہ رطل آتے ہیں۔ نہایہ ابن اثیر اور صحاح جوہری میں یہی ہے۔ شرح غریبین میں ہے کہ یہ بارہ مد کا ہوتا ہے۔ ابوداؤد نے کہا میں نے امام احمد بن حنبل کو کہتے سنا۔ کہ فرق سولہ رطل ہوتا ہے حافظ نے فتح میں ابو عبد اللہ سے اس بات پر اتفاق نقل کیا اور اس پر بھی کہ یہ تین صاع ہوتا ہے۔ اور کہا: شاید انکی مراد اتفاق سے اہل سنت کا اتفاق ہے۔ پھر فرماتے ہیں: مجھے ایسا لگتا ہے کہ اس میں کوئی مخالفت نہیں کہ سولہ رطل کے عراق میں دو صاع ہوتے ہیں۔ اور حجاز میں تین صاع۔

امام نووی اس حدیث سے یہ جواب دیتے ہیں کہ پورے ”فرق“ سے تنہا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا غسل فرمانا مراد نہیں۔ کہ یہی حدیث بخاری میں یوں ہے۔

۴۶۴۔ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ الصَّدِيقَةِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ: كُنْتُ اغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ مِنْ قَدَحٍ يُقَالُ لَهُ الْفَرْقُ۔  
ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک برتن سے نہاتے وہ ایک قدح تھا جسے فرق کہتے ہیں۔

### (۹) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث اجتماع میں نص نہیں جیسا کہ ہم نے پہلے ذکر کیا، لہذا اس پر جزم نہیں کرنا چاہیے کہ افراد مراد نہیں، امام طحاوی فرماتے ہیں کہ حدیث میں صرف برتن کا ذکر ہے کہ اس طرف سے نہاتے، بھرا ہوا نہ ہونا مذکور نہیں۔

اقول: صرف برتن کا ذکر قلیل الجہد وی ہے، اس سے ظاہر مفاد وہی مقدار آپکا ارشاد ہے خصوصاً

حدیث لیث وسفیان میں لفظ ”فی“ سے تعبیر کہ ایک قدح میں غسل فرماتے ”اذ من المعلوم ان المراد ليس الظرفيه“ اور حدیث مالک میں لفظ، واحد کی زیادت، اذ من المعلوم ان ليس المراد نفى الغسل من غيره قط۔

بہر حال اس قدر ضرور ہے کہ حدیث اس معنی میں نص صریح نہیں زیادت کی صریح نص اسی قدر ہے جو حدیث انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں گزرا کہ پانچ مد سے غسل فرماتے۔ اور پھر بھی اکثر واشہر وہی وضو میں ایک مد اور غسل میں ایک صاع ہے۔ اور حدیث کے ارشادات قولیہ تو خاص اسی طرف ہیں۔

۴۶۵۔ عن جابر بن عبد الله رضي الله تعالى عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: يُحْزِي مِنَ الْغُسْلِ الصَّاعُ وَالْوُضُوءُ الْمُدُّ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: غسل میں ایک صاع اور وضو میں ایک مد کفایت کرتا ہے۔

۴۶۶۔ عن عقيل بن أبي طالب رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: يُحْزِي مِنَ الْوُضُوءِ مُدٌّ وَفِي الْغُسْلِ صَاعٌ۔

حضرت عقیل بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وضو میں ایک مد اور غسل میں ایک صاع کافی ہے

۴۶۷۔ عن عبد الله بن عباس رضي الله تعالى عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: يُحْزِي فِي الْوُضُوءِ مُدٌّ وَفِي الْغُسْلِ صَاعٌ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وضو میں ایک مد اور غسل میں ایک صاع کفایت کرتا ہے۔

۴۶۸۔ عن أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى

- 
- |       |                 |         |                          |
|-------|-----------------|---------|--------------------------|
| ۱۶۱/۱ | المستدرک للحاکم | ☆ ۱۹۵/۱ | المس الکبریٰ لیبھی       |
|       |                 | ☆ ۲۴/۱  | المسنن لابن ماجہ الطہارۃ |
|       |                 | ☆ ۲۱۹/۱ | مصحح الزوائد للہیثمی     |
|       |                 | ☆ ۲۶۲/۳ | المسنن لاحمد بن حنبل     |

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: یُکْفِیْ أَحَدَکُمْ مُدٌّ مِنَ الْوُضُوءِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں ایک شخص کے وضو کو ایک مد کافی ہے۔

۴۶۹۔ عن أم سعد بنت زید بن ثابت الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: الْوُضُوءُ مُدٌّ وَالْغُسْلُ صَاعٌ۔

حضرت ام سعد بنت زید بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وضو میں ایک مد اور غسل میں ایک صاع ہے۔

(۱۰) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اب یہاں چند امر تنقیح طلب ہیں۔

امر اول: صاع اور مد باعتبار وزن مراد ہیں یعنی دو اور آٹھ رطل وزن کا پانی ہو۔ کہ راہپور کے سیر سے وضو میں تین پاؤ اور غسل میں تین سیر پانی ہوا، اور امام ابو یوسف وائمہ ثلاثہ کے طور پر وضو میں آدھ سیر اور غسل میں دو سیر۔ اور جانب کی وضو میں پونے تین چھٹانک سے بھی کم اور غسل میں ڈیڑھ ہی سیر۔

یابا اعتبار کیل و پیمانہ، یعنی اتنا پانی کہ ناج کے پیمانہ اور مد یا صاع کو بھر دے۔ ظاہر ہے کہ پانی ناج سے بھاری ہے۔ تو پیمانہ بھر پانی اس پیمانے کے رطلوں سے وزن میں زائد ہوگا۔ کلمات ائمہ میں معنی دوم کی تصریح ہے اور اسی طرف بعض روایات احادیث ناظر۔ امام یعنی عمدۃ القاری شرح بخاری میں فرماتے ہیں۔

باب الغسل بالصاع ای بالماء قدر ملاً الصاع۔

ایک صاع سے غسل کا بیان یعنی ایک صاع پانی کی مقدار۔

امام ابن حجر عسقلانی فتح الباری میں فرماتے ہیں۔

المراد من الروایتین ان الاغتسال وقع بملأ الصاع من الماء۔

دونوں روایتوں سے مراد یہ ہے کہ غسل پانی کا ایک صاع بھر کر برتن سے ہوا۔

امام احمد قسطلانی ارشاد الساری میں فرماتے ہیں۔

ای بالماء الذی قدر ملاً الصاع۔

یعنی وہ پانی جو ایک صاع بھر مقدار میں ہوتا تھا۔

نیز عمدۃ القاری میں حدیث طحاوی مجاہد سے ہائیں الفاظ ذکر کی۔

۴۷۰۔ عن مجاهد رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : دخل عائشة الصديقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا فاستسقی بعضها فأتی بعض ، قالت عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا : کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یغتسل بملاً هذا ، قال مجاهد : فحزرتہ فیما احزرت ثمانية أرطال ، تسعة أرطال ، عشرة أرطال ، قال : وأخرجہ السائی فقال : حزرتہ ثمانية أرطال۔

حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ہم میں سے کسی نے پانی مانگا تو ایک برتن میں پیش کیا گیا۔ ام المؤمنین نے فرمایا: حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کو بھر کر غسل فرماتے تھے۔ حضرت مجاہد فرماتے ہیں۔ میں نے اسکا اندازہ لگایا تو وہ آٹھ رطل، نو رطل، دس رطل تھا۔ امام نسائی نے اسکو ذکر کر کے فرمایا: میں نے اسکا اندازہ آٹھ رطل یعنی طور پر لگایا۔

اقول: ظاہر ہے کہ پیمانے ناج کیلئے ہوتے ہیں۔ پانی مکمل نہیں کہ اسکے لئے کوئی مد و صاع جدا موضوع ہوں۔ بلکہ ہمارے علماء نے تصریح کی ہے کہ یہ قیمت والی چیز ہے تو یہ نہ مکمل ہے نہ موزون۔ تو اندازہ نہ بتایا گیا مگر انہیں مد و صاع سے جو ناج کیلئے تھے۔ اور کسی برتن سے پانی کا اندازہ بتایا جائے تو اس سے یہ مفہوم ہوگا کہ اس بھر پانی۔ نہ یہ کہ اس برتن میں جتنا ناج آئے اسکے وزن کے برابر پانی۔

امردوم: غسل میں کہ ایک صاع بھر پانی ہے اس سے مراد مع اس وضو کے ہے جو غسل میں کیا جاتا ہے۔ یا وضو سے جدا۔

امام اجل طحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ نے معنی دوم پر بھیصیں فرمائی۔ اور وہ جو اکثر احادیث میں ایک صاع اور حدیث انس میں پانچ مد ہے اس میں یہ تعلیق دی کہ ایک مد کا اور ایک صاع بقیہ غسل کا۔ یوں غسل میں پانچ مد ہوئے۔

امر سوم: یہ صاع کسی نانج کا تھا۔ ظاہر ہے کہ نانج ہلکے بھاری ہوتے ہیں۔ جس پیمانے میں تین سیر جو آئیں گے گیسوں تین سیر سے زیادہ آئیں گے۔ اور ماش اور بھی زاید۔  
ابو شجاع بنی نے صدقہ فطر میں ماش یا مسور کا پیمانہ لیا کہ انکے دانے یکساں ہوتے ہیں۔ تو انکا کیل و وزن برابر ہوگا بخلاف گندم یا جو کہ ان میں بعض کے دانے ہلکے اور بعض کے بھاری ہوتے ہیں۔ تو دو قسم کے گیسوں اگرچہ ایک ہی پیمانے سے لیں وزن میں مختلف ہو سکتے ہیں، اور اسی طرح جو۔

ظاہر ہے کہ صاع اس نانج کا تھا جو اس زمان برکت نشان میں عام طعام تھا۔ اور معلوم ہے کہ وہاں عام طعام جو تھا۔ گیسوں کی کثرت زمانہ امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوئی۔  
۴۷۱۔ عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: لما کثر الطعام فی زمن معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جعلوه مدین من حنطة۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت امیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں گندم کا استعمال عام ہوا تو علماء نے صدقہ فطر کی مقدار گندم سے دو مد مقرر کی۔

۴۷۲۔ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: لم یکن الصدقة علی عهد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الا التمر والزبيب والشعیر ولم تکن الحنطة۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں زکوٰۃ کھجور، منقہ اور جو سے ہی دی جاتی تھی۔ گیسوں اس وقت عام مروج نہیں تھا۔

۴۷۳۔ عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کان طعامنا یومئذ الشعیر۔

۴۷۱۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، صدقة الفطر ۳۷۲/۱

۴۷۲۔ الصحيح لابن عزيمة، ۴۵/۴

۴۷۳۔ الجامع الصحيح للبخاری، صدقة الفطر ۲۰۴/۱



حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارا کھانا جو تھا۔

﴿۱۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اور اس سے قطع نظر بھی ہو تو شک نہیں کہ مدد صاع کا اطلاق مدد صاع شعیر کو شامل۔ تو اس پر عمل ضرور اتباع حدیث کی حد میں داخل۔ فقیر نے ۲۷ ماہ مبارک رمضان ۱۳۲۲ھ کو نیم صاع شعیری کا تجربہ کیا جو ٹھیک چار رطل کا پیمانہ تھا اس میں گیسوں برابر ہموار سطح بھر کر تولے تو ثمن رطل کم پانچ رطل آئے۔

یعنی ایک سو چوالیس روپے بھر جو کی جگہ ایک سو پچھتر روپے آٹھ آنے بھر گیسوں۔ کہ بریلی کے سیر سے اٹھنی بھرا دپر پونے دو سیر ہوئے۔ یہ محفوظ رکھنا چاہئے کہ صدقہ فطر و کفارات و فقیر یہ صوم و صلوة میں اسی انداز سے گیسوں ادا کرنا احوط و نفع للفقراء ہے۔ اگرچہ اصل مذہب پر بریلی کی تول سے چھ روپے بھر کم ڈیڑھ سیر گیسوں ہیں۔ پھر اسی پیمانے میں پانی بھر کر وزن کیا تو دو سو چودہ روپے بھر ایک دوانی کم آیا کہ کچھ کم چھ رطل ہوا۔ تو تنہا وضو کا پانی راہ پوری سیر سے تقریباً آدھ پاؤ ایک سیر ہوا۔ اور باقی پانی غسل کا قریب ساڑھے چار سیر کے۔ اور مجموع غسل کا چھٹا تک اوپر ساڑھے پانیس سے کچھ زیادہ۔

یہ بحمد اللہ تعالیٰ قریب قیاس ہے، بخلاف اسکے کہ اگر تنقیحات مذکورہ نہ مانی جائیں تو مجموع غسل کا پانی صرف تین سیر رہتا ہے۔ اور امام ابو یوسف کے طور پر دو ہی سیر۔ اسی میں وضو، اسی میں غسل، اور ہر عضو پر پانی کا تین تین بار بہنا۔ یہ سخت دشوار بلکہ بہت دور از کار ہے۔

فتاویٰ رضویہ جدید ۱/۵۸۵ تا ۵۹۵

## (۵) حالت جنابت میں ہر بال کے نیچے ناپاکی

۴۷۴۔ عن امیر المؤمنین علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم قال: ان تحت کل شعرة جنابة، ثم قال: ومن ثم عادت رأسی، من ثم عادت رأسی۔

فتاویٰ رضویہ حصہ دوم ۹/۱۸۵

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ ہر بال کی جڑ میں نجاست حکمی ہے۔ پھر فرمایا: اسی لئے میں نے اپنے سر سے دشمنی کر لی۔ اسی لئے میں نے

اپنے سر سے دشمنی کر لی۔ ۱۲

## (۶) تری پائے اور احتلام یا دنہ ہو تو غسل کرے

۴۷۵۔ عن أم المؤمنين عائشة الصديقة رضي الله تعالى عنها قالت: سئل رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم عن الرجل يحد البلل ولا يتذكر احتلاما ، قال صلى الله تعالى عليه وسلم يغتسل ، وعن الرجل الذي يرى انه قد احتلم ولا يحد بللا قال: لَا غُسْلَ عَلَيْهِ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس شخص کی بابت دریافت کیا گیا جو تری تو دیکھے لیکن اسکو احتلام یا دنہ ہو۔ تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ غسل کریگا۔ اور اس شخص کی بابت دریافت کیا گیا جو سمجھتا ہو کہ اسکو احتلام ہوا اور وہ تری محسوس نہ کرے تو آپ نے فرمایا: اس پر غسل نہیں۔

فتاویٰ رضویہ جدیدہ ۱/۳۸۸

## (۷) عورت کو احتلام یا رج ہو تو غسل کرے

۴۷۶۔ عن أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال : لما سأله أم سليم رضي الله تعالى عنها يا رسول الله ! إن الله لا يستحي من الحق فهل على المرأة من غسل اذا احتلمت ، قال : نَعَمْ إِذَا رَأَتْ الْمَاءَ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پوچھا، یا رسول اللہ! بے شک اللہ تعالیٰ حق سے حیا نہیں فرماتا۔ کیا احتلام کی صورت میں عورت پر بھی غسل ہے جبکہ وہ قطعی طور پر پانی دیکھے۔

|      |                                   |   |                        |   |
|------|-----------------------------------|---|------------------------|---|
| ۱۷۶۔ | الجامع الصحيح للبخاری، الفصل ۴۲/۱ | ☆ | الصحيح لمسلم، الطهارة  | ☆ |
|      | الجامع للترمذی، الطهارة           | ☆ | المسنن للنسائی،        | ☆ |
|      | المستند لآحمد بن حنبل،            | ☆ | المسنن لابن ماجه،      | ☆ |
|      | المصنف لعبد الرزاق،               | ☆ | المسنن الکبری للبیہقی، | ☆ |
|      | الموطا لمالك،                     | ☆ | المسنن الکبری للہیثمی، | ☆ |
|      | مشکوۃ الصابیح،                    | ☆ | مجمع الرواۃ، للہیثمی،  | ☆ |
|      | ارواء العلل لا للیامی،            | ☆ | ہدایع المعنی للساعاتی، | ☆ |
|      | تحرید التمهید لابن عبد البر،      | ☆ | ۱۰۲                    | ☆ |

حضور نے ارشاد فرمایا: ہاں جب بھی تری دیکھے۔

## (۱۲) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث میں دیکھنے سے مراد آنکھ سے دیکھنا مراد نہیں بلکہ رویت علیہ اور ظن غالب مراد ہے۔ یہی چیز علم فقہ میں معروف ہے اور خروج ہی انزال میں مظنون ہوتا ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ منی کا نہ دیکھنا اور اس کو نہ چھونا اس ظن کے متافی نہیں۔ اہل لغت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ علم اور رویت حقیقی طور پر علم کے معنی میں استعمال ہوتے ہیں۔

فتاویٰ رضویہ جدید ۱/۵۳۲

## (۸) مؤمن حقیقت میں ناپاک نہیں ہوتا

۴۷۷۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لقیہ وهو جنب قال: فانا نحببت فاغتسلت ثم حبت فقال: اَئِنَّ کُنْتَ اَوْ اَئِنَّ ذَهَبْتَ، قلت: انی کنت جنبا، قال: اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا یُجَسُّ۔

فتاویٰ رضویہ جدید ۳/۳۵۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے میری حالت جنابت میں ملاقات ہوئی تو میں موقع پا کر آہستہ سے کھسک آیا اور غسل کر کے واپس خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ حضور نے فرمایا: کہاں تھے۔ میں نے عرض کیا: میں جنبی تھا۔ فرمایا: مؤمن درحقیقت کبھی ناپاک نہیں ہوتا۔

## (۹) تطہیر نجاست

۴۷۸۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اِذَا وَقَعَتِ الْفَارَةُ فِي السَّمَنِ فَإِنَّ كَانَ حَامِدًا قَالِقُوهَا وَمَا حَوْلَهَا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر جسے ہوئے کھی میں چوبیا گر جائے تو چوبیا اور اسکے آس پاس کا کھی نکال کر پھینک دو۔

فتاویٰ افریقہ ۱۰۸

۴۷۹۔ عن عبد الله بن عباس رضي الله تعالى عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالى لي عليه وسلم : أَيُّمَا إِيَّاهُ دُبِعَ فَقَدْ طَهَّرَ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر چیز اُنکے سے پاک ہو جاتا ہے۔

فتاویٰ رضویہ جدید ۲۷۳/۳



## ۴۔ کتاب الصلوٰۃ

### ابواب

|     |                    |     |                       |
|-----|--------------------|-----|-----------------------|
| ۴۱۸ | ۲۔ اذان            | ۳۱۷ | ۱۔ اوقات نماز         |
| ۴۴۶ | ۳۔ فضائل نماز      | ۴۴۱ | ۳۔ فضائل اذان         |
| ۴۸۳ | ۶۔ سنن و آداب نماز | ۴۶۷ | ۵۔ شرائط و ارکان نماز |
| ۵۳۹ | ۸۔ امامت           | ۵۰۳ | ۷۔ مساجد              |
| ۵۵۴ | ۱۰۔ صفوف           | ۵۴۶ | ۹۔ جماعت              |
| ۵۶۸ | ۱۲۔ مساجد سے متعلق | ۵۶۳ | ۱۱۔ سترہ              |
| ۵۸۰ | ۱۴۔ نوافل          | ۵۷۵ | ۱۳۔ وتر               |
| ۶۱۰ | ۱۶۔ جمعہ           | ۶۰۲ | ۱۵۔ قیام اللیل        |
| ۶۲۶ | ۱۸۔ نماز کسوف      | ۶۱۸ | ۱۷۔ عیدین             |
| ۶۳۲ | ۲۰۔ سو             | ۶۳۰ | ۱۹۔ نماز استسقا       |
| ۶۳۹ | ۲۲۔ عمامہ          | ۶۳۳ | ۲۱۔ مکروہات           |
| ۶۵۵ | ۲۴۔ فضائل درود     | ۶۴۹ | ۲۳۔ قضائے نوائت       |



# ۱۔ اوقات نماز

## (۱) نماز وقت پر ادا کرو

۴۸۰۔ عن أمير المؤمنين علي المرتضى رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: ثلاث لا تُؤخَّرُوْنَ عَنْهُنَّ الصَّلَاةُ إِذَا أَتَتْ، وَالْحَنَازَةُ إِذَا حَضَرَتْ، وَالْأَيْمُ إِذَا وَجَدَتْ لَهَا كُفُوءًا۔

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین چیزوں میں دیر نہ کرو۔ نماز جب اسکا وقت آجائے۔ جتاڑہ جس وقت حاضر ہو۔ اور زن بے شوہر جب اسکا کفو ملے۔

فتاویٰ رضویہ ۵۰/۳

فتاویٰ رضویہ ۱۳۸/۵

## (۲) نماز کے وقت کی حفاظت کرو

۴۸۱۔ عن حنظلة الكاتب رضي الله تعالى عنه قال: سمعت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يقول: مَنْ حَافِظَ عَلَى الصَّلَاةِ الْخَمْسِ رُكُوعَهُنَّ وَسُجُودَهُنَّ وَمَوَاقِيتَهُنَّ وَعَلِمَ أَنَّهُنَّ حَقٌّ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ دَخَلَ الْحَنَّةَ أَوْ قَالَ وَجَبَتْ لَهُ الْحَنَّةُ أَوْ قَالَ حُرِّمَ عَلَى النَّارِ۔

حضرت حنظلہ کاتب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ جو شخص ان پانچوں نمازوں کی اس کے رکوع و سجود و اوقات پر محافظت کرے اور یقین جانے کہ وہ اللہ عز و جل کی طرف سے ہیں جنت میں جائے۔ یا فرمایا: جنت اس کے لئے واجب ہو جائے۔ یا فرمایا: دوزخ اس پر حرام ہو جائے۔

|       |                             |   |       |                               |      |
|-------|-----------------------------|---|-------|-------------------------------|------|
| ۵۲/۱  | السنن لابن ماجه ، الحناظر ، | ☆ | ۲۴/۱  | الجامع للترمذی ، الصلوۃ ،     | ۴۸۰۔ |
| ۱۷۰۸۱ | تاریخ بغداد للخطیب ،        | ☆ | ۱۶۲/۲ | المستدرک للحاکم ،             |      |
| ۱۷/۲  | المغنی للعراقی ،            | ☆ | ۲۵۲/۵ | اتحاف السادة للزبیدی ،        |      |
| ۲۸۸/۱ | مجمع الروايد لهيتمی ،       | ☆ | ۱۶۰/۲ | المسند لاحمد بن حنبل          | ۴۸۱۔ |
| ۲۴۷/۱ | الترغیب و الترہیب للعتلری ، | ☆ | ۴۲۰   | العلل المتناهیة لابن الجوزی ، |      |



## (۳) نماز کے وقت کی حفاظت محبوب عمل

۴۸۲۔ عن عبد الله بن مسعود رضي الله تعالى عنه قال: سألت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اى العمل احب الى الله تعالى، قال: الصلوة لوقتها۔  
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اللہ عزوجل کو سب سے زیادہ پیارا کونسا عمل ہے۔ فرمایا: نماز اس کے وقت پر ادا کرنا۔

۴۸۳۔ عن أمير المؤمنين عمر بن الخطاب رضي الله تعالى عنه قال: جاء رجل فقال: يا رسول الله! اى شىء احب الى الله تعالى فى الاسلام قال: الصلوة لوقتها، ومن ترك الصلوة فلا دين له، والصلوة عماد الدين۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص آئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! اسلام میں کیا چیز سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو پیاری ہے۔ فرمایا: نماز وقت پر پڑھنی۔ جس نے نماز چھوڑی اس کے لئے دین نہ رہا۔ نماز دین کا ستون ہے۔

۴۸۴۔ عن أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: ثلث من حفظهن فهو ولي حقاً ومن ضيعهن فهو عدو حقاً، الصلوة والصيام والحجامة۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں ہیں کہ جو انکی حفاظت کرے وہ سچا ولی ہے۔ اور جو انہیں ضائع کرے وہ پکا دشمن۔ نماز، روزے، اور غسل جنابت۔

|      |                                     |   |                              |
|------|-------------------------------------|---|------------------------------|
| ۴۸۲۔ | جامع الصحيح للبخاری، المواقیت، ۷۶/۱ | ☆ | المستند للدارمی، ۱۴۴         |
|      | جامع الترمذی                        | ☆ | المستند للدارمی، ۱۴۴         |
|      | النسائی، فصل الصلوة الموقتیہا، ۷۱/۱ | ☆ | المستند لاحمد بن حنبل، ۱۷۶/۲ |
| ۴۸۳۔ | الترغیب و الترہیب للہذلی، ۳۸۵/۱     | ☆ | الدر المختور للسيوطی، ۲۹۲/۱  |
|      | کنز العمال للمفتی، ۲۱۶۱۸            | ☆ | النسائی، الصلوة، ۸۸/۱        |
| ۴۸۴۔ | کنز العمال للمفتی، ۴۳۲۲۱            | ☆ | الدر المختور للسيوطی، ۲۹۵/۱  |
|      | مجمع الزوائد للہیثمی، ۲۹۳/۱         | ☆ | جامع الصغير للسيوطی، ۲۰۶/۱   |

۴۸۵۔ عن نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتب الی عمالہ ان اہم امر کم عندی الصلوٰۃ فمن حفظها و حافظ علیہا حفظ دینہ ومن ضیعہا فهو ما سواہا اضيع۔

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے عاملوں کو فرمان بھیجے کہ تمہارے کاموں میں مجھے زیادہ فکر نماز کی ہے۔ جو اسے حفظ اور اس پر محافظت کرے اس نے اپنے دین کی حفاظت کر لی۔ اور جس نے اسے ضائع کیا وہ اور کاموں کو زیادہ ترک کریگا۔

فتاویٰ رضویہ ۳۸۰/۲

### (۴) اوقات نماز

۴۸۶۔ عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما قال: سأل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن مواقیب الصلوٰۃ ، فقال : صل معی ، صلی الظهر حین زاغت الشمس ، والعصر حین کان فی کل شیء مثله ، والمغرب حین غابت الشمس ، والعشاء حین غاب الشفق ، قال: ثم صلی الظهر حین کان فی الانسان مثله والعصر حین کان فی الانسان مثلیہ والمغرب حین کان قبیل غیوبۃ الشفق ، قال: عبد اللہ بن الحارث ثم قال فی العشاء اری ثلث اللیل۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اوقات نماز معلوم کئے تو حضور نے فرمایا: میرے ساتھ نماز پڑھ، چنانچہ حضور نے ظہر کی نماز سورج ڈھلنے پر پڑھی اور عصر کی ایک مثل سایہ ہونے کے بعد۔ اور مغرب کی غروب آفتاب کے وقت۔ اور عشا کی شفق غائب ہونے پر۔ پھر دوسرے دن ایک مثل سایہ ہونے پر ظہر پڑھی۔ دو مثل پر عصر ادا کی۔ شفق کے غائب ہونے سے کچھ پہلے مغرب پڑھی حضرت عبد اللہ بن حارث کہتے ہیں پھر فرمایا: مجھے خیال ہے کہ عشا تہائی رات گزرنے پر پڑھی۔ ۱۲م

۴۸۷۔ عن ابی موسیٰ الأشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان سائلا سأل البنی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فلم یرد علیہ شیئا حتی امر بلالا فاقام للفجر حین انشق الفجر فصلی حین کان الرجل لا یعرف وجه صاحبه او ان الرجل لا یعرف من الی جنبه ثم امر بلالا فاقام الظهر حین زالت الشمس حتی قال القائل انتصف النهار وهو اعلم، ثم امر بلالا فاقام العصر والشمس بیضاء مرتفعة، وامر بلالا فاقام المغرب حین غابت الشمس، وامر بلالا فاقام العشاء حین غابت الشفق، فلما کان من العد صلی الفجر واصبر، فقلنا اطلعت الشمس فاقام الظهر فی وقت العصر الذی کان قبله وصلی العصر وقد اصغرت الشمس او قال امسى وصلی المغرب قبل ان ینیب الشفق وصلی العشاء الی ثلث اللیل ثم قال: اَیْنَ السَّائِلُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ فِیْمَا بَیْنَ هَذَیْنِ۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک صاحب نے نماز کے اوقات پوچھے۔ حضور نے کچھ جواب نہیں دیا۔ یہاں تک کہ حضرت بلال کو صبح صادق کے وقت اذان کا حکم دیا۔ اور نماز پڑھی جبکہ اتنا اندھیرا تھا کہ آدمی برابر والے کے چہرہ کو صاف نہیں دیکھ پا رہا تھا۔ یا برابر والے کو اچھی طرح نہیں پہچان پاتا۔ پھر حضرت بلال کو ظہر کی اذان کا حکم دیا جبکہ سورج ڈھل چکا تھا اور نماز پڑھی یہاں تک کہ کہنے والے نے کہا ابھی تو دوپہر ہوئی ہے حالانکہ حضور خوب جانتے تھے کہ کیا وقت ہوا ہے۔ پھر حضرت بلال کو عصر کی اذان کا حکم ملا جبکہ سورج خوب چمک رہا تھا اور عصر کی نماز پڑھی۔ پھر حکم ملا مغرب کی اذان کا جب سورج غروب ہوا اور نماز ادا کی۔ پھر عشا کی اذان کا حکم ملا جب شفق غائب ہو گئی اور نماز ادا کی۔ جب دوسرا دن آیا تو فجر کی نماز پڑھی۔۔۔ جب واپس ہوئے تو ہم کہنے لگے کیا سورج نکل آیا۔ اور ظہر کی نماز کل کے عصر کے وقت میں پڑھی۔ اور عصر کی نماز جب سورج خوب زرد ہو گیا تھا یہاں تک کہ ہم بولے شام ہو گئی۔ مغرب کی نماز شفق کے غائب ہونے سے پہلے پڑھی۔ اور عشا کی نماز تہائی رات کے گزر جانے پر۔ پھر فرمایا: کہاں ہے نماز کے اوقات پوچھنے والا شخص؟ ان اوقات کے درمیان نماز کا وقت ہے۔ ۱۲م

۴۸۸۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَقْتُ الظُّهْرِ إِذَا زَالَتْ الشَّمْسُ وَكَانَ طُلُّ الرَّجُلِ كَطُولِهِ مَا لَمْ تَحْضُرِ الْعَصْرُ، وَوَقْتُ الْعَصْرِ مَا تَصْفُرُ الشَّمْسُ، وَوَقْتُ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ مَا لَمْ يَغِبِ الشَّفَقُ، وَوَقْتُ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ الْأَوْسَطِ، وَوَقْتُ صَلَاةِ الصُّبْحِ مِنْ طُلُوعِ الْفَجْرِ مَا لَمْ يَطْلُعِ الشَّمْسُ، فَإِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَامْسِكْ عَنِ الصَّلَاةِ فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ الشَّيْطَانِ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ظہر کا وقت سورج ڈھلنے سے شروع ہوتا ہے اور ایک شل سایہ تک رہتا ہے جب تک کہ عصر کا وقت نہ آجائے۔ اور عصر کا وقت جب تک سورج پہلا نہ ہو جائے۔ مغرب کا وقت جب تک شفق غائب نہ ہو۔ عشا کا وقت درمیانی رات کے نصف تک۔ فجر کا وقت صبح صادق سے سورج طلوع ہونے تک۔ جب سورج طلوع ہو تو نماز سے رک جائے کہ وہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے۔ فتاویٰ رضویہ ۲/۳۳۵

۴۸۹۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ: وَقْتُ الظُّهْرِ إِلَى الْعَصْرِ وَوَقْتُ الْمَغْرِبِ وَوَقْتُ الْمَعْرِبِ إِلَى الْعِشَاءِ وَالْعِشَاءِ إِلَى الْفَجْرِ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ظہر کا وقت عصر تک اور عصر کا مغرب تک اور مغرب کا عشا تک اور عشا کا فجر تک ہے۔ فتاویٰ رضویہ ۲/۳۸۵

۴۹۰۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَقْتُ صَلَاةِ الظُّهْرِ مَا لَمْ يَحْضُرِ الْعَصْرُ، وَوَقْتُ صَلَاةِ الْعَصْرِ مَا لَمْ تَصْفُرْ الشَّمْسُ، وَوَقْتُ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ مَا لَمْ يَسْقُطْ فَوْرُ الشَّفَقِ، وَوَقْتُ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ، وَوَقْتُ صَلَاةِ الْفَجْرِ مَا لَمْ يَطْلُعِ قَرْنُ الشَّمْسِ۔

|       |         |                              |
|-------|---------|------------------------------|
| ۲۲۳/۱ | ۲۱۷۴۳   | ۴۸۸۔ الصحيح لمسلم، الصلوة،   |
| ۳۵/۸  | ☆ ۲۱۰/۲ | ۴۸۹۔ كنز العمال لعلی المقتی، |
| ۲۲۳/۱ | ☆ ۵۸/۱  | ۴۹۰۔ المسند لاحمد بن حبل     |
| ۹۱/۱  | ☆       | المس لابن داؤد، الصلوة       |
|       | ☆       | الصحيح لمسلم،                |
|       | ☆       | المس للنسائی، المواقیت،      |

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ظہر کی نماز کا وقت عصر شروع ہونے تک ہے۔ اور عصر کا سورج کے زرد ہونے تک، اور مغرب کا شفق غائب ہونے تک۔ عشاء کا نصف رات تک اور فجر کا جب تک سورج طلوع نہ ہو۔ ۱۲م  
جد المنتار ۱/۱۹۲

۴۹۱۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: إِنْ لِلصَّلَاةِ أَوَّلًا وَآخِرًا وَإِنْ أَوَّلَ وَقْتِ صَلَاةِ الظُّهْرِ حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ، وَآخِرُ وَقْتِهَا حِينَ يَدْخُلُ وَقْتُ الْعَصْرِ، وَإِنْ أَوَّلَ وَقْتِ الْعَصْرِ حِينَ يَدْخُلُ وَقْتُهَا، وَإِنْ آخِرُ وَقْتِهَا حِينَ تَصْفَرُ، وَإِنْ أَوَّلَ وَقْتِ الْمَغْرِبِ حِينَ تَقْرُبُ الشَّمْسُ، وَإِنْ آخِرُ وَقْتِهَا حِينَ يَغِيبُ الشَّفَقُ، وَإِنْ أَوَّلَ وَقْتِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ حِينَ يَغِيبُ الْأَفُقُ، وَإِنْ آخِرُ وَقْتِهَا حِينَ يَنْتَهِى اللَّيْلُ، وَإِنْ أَوَّلَ وَقْتِ الْفَجْرِ حِينَ يَطْلُعَ الْفَجْرُ، وَإِنْ آخِرُ وَقْتِهَا حِينَ تَطْلُعَ الشَّمْسُ۔  
فتاویٰ رضویہ ۶۲۲/۳

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک نماز کے اوقات کی ابتدا اور انتہا یہ ہے۔ تو ظہر کا وقت سورج کے زوال سے شروع ہو کر عصر کا وقت آنے تک رہتا ہے۔ اور عصر کا وقت سورج کے زرد ہونے تک، اور مغرب کا وقت غروب آفتاب سے شفق غائب ہونے تک، اور عشاء کا وقت شفق کے غائب ہونے سے نصف شب تک، اور فجر کا وقت صبح صادق سے طلوع آفتاب تک۔ ۱۲م

۴۹۲۔ عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: أَمْنِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَرَّتَيْنِ عِنْدَ بَابِ الْبَيْتِ فَصَلَّى بَيْنَ الظُّهْرِ حِينَ مَالَتِ الشَّمْسُ، وَصَلَّى بَيْنَ الْعَصْرِ حِينَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ، وَصَلَّى بَيْنَ الْمَغْرِبِ حِينَ أَفْطَرَ الصَّائِمَ، وَصَلَّى بَيْنَ الْعِشَاءِ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ، وَصَلَّى بَيْنَ الْفَجْرِ حِينَ حَرَّمَ الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ عَلَى الصَّائِمِ، وَصَلَّى بَيْنَ الظُّهْرِ مِنَ الْغَدِ حِينَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ، وَصَلَّى بَيْنَ الْعَصْرِ حِينَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلِيهِ، وَصَلَّى بَيْنَ الْمَغْرِبِ حِينَ أَفْطَرَ الصَّائِمَ، وَصَلَّى بَيْنَ الْعِشَاءِ حِينَ مَضَى ثُلُثُ اللَّيْلِ وَصَلَّى بَيْنَ الْغَدَاةِ عِنْدَمَا أَسْفَرَ، ثُمَّ انْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! الْوَقْتُ فِيمَا بَيْنَ هَذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ

وَهَذَا وَقْتُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِكَ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت جبرئیل علیہ السلام نے دو مرتبہ باب بیت اللہ کے پاس میری امامت فرمائی۔ تو ظہر کی نماز سورج کے زوال کے وقت پڑھائی۔ اور عصر کی ایک مثل سایہ ہونے پر۔ اور مغرب کی افطار کے وقت۔ اور عشا کی شفق غاب ہونے پر اور فجر کی سحری کے اختتام پر پھر دوسرے دن ظہر کی نماز ایک مثل پر اور عصر کی دو مثل پر اور مغرب کی وہی افطار کے وقت اور عشاء تہائی رات گزرنے پر۔ اور فجر کی خوب روشن کر کے۔ پھر میری طرف متوجہ ہو کر کہا: یا رسول اللہ! نمازوں کے اوقات ان کے درمیان ہیں۔ اور یہ اوقات آپ سے قبل انبیاء کرام کیلئے بھی متعین تھے۔

۴۹۳۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَّنِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الصَّلَاةِ فِي الظُّهْرِ حِينَ زَاغَتِ الشَّمْسُ، وَصَلَّى الْعَصْرَ حِينَ قَامَتِ قَائِمَةٌ، وَصَلَّى الْمَغْرِبَ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ، وَصَلَّى الْعِشَاءَ حِينَ غَابَتِ الشَّمْعُ، وَصَلَّى الصُّبْحَ حِينَ طَلَعَ الْفَجْرُ، ثُمَّ أَمَّنِي فِي الْيَوْمِ الثَّانِي فَصَلَّى الظُّهْرَ وَفِيءُ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلُهُ، وَصَلَّى الْعَصْرَ وَالْفَيْءُ قَامَتَانِ، وَصَلَّى الْمَغْرِبَ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ، وَصَلَّى الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ، وَصَلَّى الصُّبْحَ حِينَ كَاذَبَتِ الشَّمْسُ أَنْ تَطْلُعَ ثُمَّ قَالَ: الصَّلَاةُ فِيمَا بَيْنَ هَذِهِنِ الْوَقَّتَيْنِ

فتاویٰ رضویہ ۶۲۲/۳

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت جبرئیل علیہ السلام نے میری امامت فرمائی ظہر کی نماز میں جب سورج ڈھل گیا۔ اور عصر کی ایک مثل سایہ ہونے پر۔ اور مغرب کی غروب آفتاب کے وقت، اور عشا کی شفق ڈوبنے پر۔ اور صبح کی صبح صادق پر۔ پھر دوسرے دن امامت فرمائی تو ظہر کی نماز ایک مثل سایہ پر پڑھی۔ اور عصر کی دو مثل سایہ پر۔ اور مغرب کی سورج غروب ہونے پر۔ اور عشا کی تہائی رات گزرنے پر۔ اور صبح کی سورج طلوع ہونے کے قریب، پھر کہا: نماز کے اوقات ان وقتوں کے درمیان ہیں۔ ۱۴م

۴۹۴۔ عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان جبرئیل علیہ السلام اتی الیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یعلمہ مواقیت الصلوۃ فتقدم جبرئیل ورسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خلفہ والناس خلف رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فصلی الظهر حین رالت الشمس و اتاہ حین کان الظل مثل شخصہ فصنع کما صنع فتقدم جبرئیل و رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خلفہ والناس خلف رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فصلی العصر، ثم اتاہ جبرئیل علیہ السلام حین وجبت الشمس فتقدم جبرئیل علیہ الصلوۃ والسلام و رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خلفہ والناس خلف رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فصلی المغرب، ثم اتاہ حین غابت الشفق فتقدم جبرئیل علیہ السلام و رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خلفہ والناس خلف رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فصلی الغداة، ثم اتاہ الیوم الثانی حین کان ظل الرجل مثل شخصہ فصنع مثل ما صنع بالأمس فصلی الظهر، ثم اتاہ حین کان ظل الرجل مثل شخصہ فصنع مثل ما صنع بالأمس فصلی العصر ثم اتاہ حین وجبت الشمس فصنع کما صنع بالأمس فصلی المغرب فصنع کما صنع فمنا ثم فصنع کما صنع فمنا فأتاہ فصنع کما صنع بالأمس فصلی العشاء ثم اتاہ حین امتد الفجر والصبح والنجوم باقیة مشبکة فصنع کما صنع بالأمس فصلی الغداة ثم قال: مَا بَيْنَ هَاتَيْنِ الصَّلَوَتَيْنِ وَقْتُ -

فتاویٰ رضویہ ۲/۳۲۳

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اوقات نماز بتانے آئے۔ تو حضرت جبرئیل آگے کھڑے ہوئے اور حضور پیچھے اور بقیہ تمام لوگ حضور کی اقتدا میں لہذا سورج ڈھلنے پر ظہر کی نماز پڑھائی اور جب سایہ ایک ٹکڑا ہو تو پہلی مرتبہ کے مطابق حضرت جبرئیل آگے کھڑے ہوئے اور حضور پیچھے اور باقی لوگ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے تھے۔ اور عصر کی نماز پڑھائی۔ پھر غروب آفتاب کے وقت ایسا ہی ہوا کہ سب لوگ حضور کی اقتدا میں تھے اور حضور

۴۹۴۔ المس للسانی، المواقیت، ۸۹/۱ ☆ المسند للاحمد بن حبل، ۱۱۲/۳

المعجم الاوسط للطبرانی، ۱۹۲/۲ ☆ المستدرک للحاکم، المواقیت، ۱۹۶/۱

حضرت جبریل کے پیچھے۔ اور نماز مغرب پڑھائی۔ پھر شفق غائب ہونے پر عشا کی نماز اسی طرح پڑھائی۔ پھر صبح صادق کے وقت فجر کی نماز میں بھی ایسا ہی ہوا۔ پھر دوسرے دن سایہ ایک مثل ہونے پر ظہر کی نماز مثل سابق پڑھی۔ اور دو مثل سایہ ہونے پر دوسرے دن عصر اسی طرح پڑھی۔ پھر آفتاب غروب ہونے پر گذشتہ کل کی طرح نماز مغرب ادا کی۔ پھر ہم لوگ سو گئے۔ پھر جاگے۔ پھر سو گئے۔ پھر جاگے تو تشریف لائے اور کل کی طرح کیا اور نماز عشا پڑھائی۔ پھر جب صافی پھیل گئی اتنی کہ ستارے باقی تھے اور آپس میں گتھے ہوئے تو کل کی طرح کیا اور فجر کی نماز پڑھائی۔ پھر فرمایا: ان نمازوں کے درمیان وقت ہے۔ ۱۲م

### (۵) وقت فجر

۴۹۵۔ عن زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: تسحر نافع رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثم قمنا الى الصلوة، قلت کم کان قدر ما بینہما؟ قال: خمسين آية۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سحری کھائی پھر نماز فجر کیلئے کھڑے ہو گئے۔ میں نے کہا: بیچ میں کتنا فاصلہ دیا۔ فرمایا: پچاس آیت پڑھنے کا۔

۴۹۶۔ عن قتادة عن أنس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: ان نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وزید بن ثابت تسحرا فلما فرغا من سحورهما قام نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الى الصلوة فصلی قلت لانس: کم کان فراغهما من سحورهما و دخولهما فی الصلوة قال: قدر ما یقرء الرجل خمسين آية۔

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت زید بن

|       |   |                       |       |   |                              |      |
|-------|---|-----------------------|-------|---|------------------------------|------|
| ۴۵۰/۱ | ☆ | الصحيح لمسلم، الصيام، | ۲۵۷/۱ | ☆ | الحامع الصحيح للبخاری، الصوم | ۴۹۵۔ |
| ۳۰۴/۱ | ☆ | السن للنسائی، الصوم،  | ۸۸/۱  | ☆ | الحامع لترمذی، الصوم         |      |
| ۱۸۲/۵ | ☆ | المستد لاحمد بن حنبل  | ۱۲۳/۱ | ☆ | السن لابن ماجه               |      |
| ۳۰۴/۱ | ☆ | السن للنسائی، الصوم   | ۱۵۲/۱ | ☆ | الحامع الصحيح للبخاری        | ۴۹۶۔ |
|       |   |                       | ۱۷۰/۳ |   | المستد لاحمد بن حنبل،        |      |



ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سحری تناول فرمائی۔ جب فارغ ہوئے تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز کیلئے کھڑے ہو گئے۔ اور نماز پڑھ لی۔ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا۔ سحری سے فارغ ہونے اور نماز میں داخل ہونے میں کتنا فصل ہوا۔ کہا اس قدر کہ آدمی پچاس آیتیں پڑھ لے۔

### (۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ اندازہ وہ ہے کہ عام امت کو اسے اختیار کرنا جائز نہیں۔ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے اس لئے اختیار فرمایا کہ رب العزت جل وعلا نے حضور کو وقت حقیقی کی اطلاع فرمائی تھی۔ اور حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دین میں خطا سے مصوم تھے۔

فتاویٰ رضویہ ۲/۳۶۰

### (۲) نماز فجر میں تاخیر افضل ہے

۴۹۷۔ عن داؤد بن یزید الأودی عن ابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : کان علی بن ابی طالب یصلی بنا الفجر و نحن نقرأ الی الشمس مخافة ان تكون قد طلعت۔ حضرت داؤد بن یزید اودی سے وہ اپنے والد اودی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ امیر المومنین حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم ہمیں نماز فجر پڑھاتے اور ہم دیکھتے آفتاب کی جانب کہ کہیں نکل تو نہیں آیا۔ فتاویٰ رضویہ ۲/۲۷۱

### (۷) نماز فجر روشن کر کے پڑھو

۴۹۸۔ عن رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ

۴۹۷۔ شرح معانی الآثار للطحاوی ۱۰۶/۱

|       |   |                          |   |        |                              |
|-------|---|--------------------------|---|--------|------------------------------|
| ۶۱/۱  | ☆ | السنن لابی داؤد الصلوٰۃ  | ☆ | ۲۶/۱   | ۴۹۸۔ الجامع للترمذی، الصلوٰۃ |
| ۹۴/۱  | ☆ | السنن للنسائی، المواقیث، | ☆ | ۱۴۲/۴  | المستند لاحمد بن حنبل        |
| ۱۴۳   | ☆ | المستند للدارمی،         | ☆ | ۴۵۷/۱  | السنن الکبریٰ لیبیہقی،       |
| ۶۸/۱  | ☆ | الجامع الصغیر للسیوطی،   | ☆ | ۲۹۵/۴  | المعجم الکبیر للطبرانی،      |
| ۱۰۸۰  | ☆ | میران الاعتدال،          | ☆ | ۲۳۵/۱  | نصب الراية للزبلی،           |
| ۳۶۲/۷ | ☆ | کتر العمال للمظنی ۱۹۲۷۴، | ☆ | ۱۴۸۷/۱ | لسان المیزان لابن حجر،       |
| ۱۳۲/۱ | ☆ | کشف الخفاء للمصطونی،     | ☆ | ۵۵/۲   | فتح الباری للعسقلانی،        |
| ۱۸۲   | ☆ | تلخیص الحیر لابن حجر،    | ☆ | ۳۱۵/۱  | مجمع الزوائد للہیثمی،        |

تعالیٰ علیہ وسلم: اَسْفِرُوا بِالْفَجْرِ فَإِنَّهُ أَعْظَمُ لِلْآخِرِ۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صبح کی نماز خوب روشن کر کے پڑھو کہ اس میں اجر زیادہ ہے۔

۴۹۹۔ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَكُلَّمَا أَسْفَرْتُمْ بِالْفَجْرِ فَإِنَّهُ أَعْظَمُ لِلْآخِرِ۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب فجر کو روشن کرو گے اجر زیادہ ملیگا۔

۵۰۰۔ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلَّمَا أَصْبَحْتُمْ بِالصُّبْحِ فَإِنَّهُ أَعْظَمُ لِأَجُورِكُمْ۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب نماز فجر روشن کر کے پڑھو گے تو تمہارے ثواب میں اضافہ ہوگا۔

۵۰۱۔ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبِلَالٍ: يَا بِلَالُ! نَادِ الصَّلَاةَ الصُّبْحَ حَتَّى يَنْصُرَ الْقَوْمُ مَوَاقِعَ نَبْلِهِمْ مِنَ الْإِسْفَارِ۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت بلال سے ارشاد فرمایا: اے بلال! فجر کی اذان اس وقت دیا کرو لوگ جب تیر گرنے کی جگہ دیکھ لیا کریں روشنی کی وجہ سے۔

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

پر ظاہر کہ یہ بات اس وقت حاصل ہوگی جب صبح خوب روشن ہو جائے اور جب اذان ایسے وقت میں ہوگی تو نماز تو اس سے بھی زیادہ روشنی میں ہوگی۔

۵۰۲۔ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: مَا اجْتَمَعَ أَصْحَابُ

۴۹۹۔ المعجم الكبير للطبرانی

۲۴۹/۴

۵۰۰۔ الصحيح لابن حبان

☆ ۲۶۳

۵۰۱۔ المعجم الكبير للطبرانی

☆ ۲۴۹/۴

۵۰۲۔ الصحيح لابن عزيمة

☆ شرح معاني الآثار لبطحاوي

۱۰۹/۱

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی شیء کما اجتمعوا علی التتویر۔  
حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ کرام نے ایسا کسی چیز پر اتفاق نہ کیا جیسا فجر کے روشن کر کے پڑھنے پر۔

### (۳) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حدیث صحیحین سے ثابت کہ نماز فجر اول وقت میں پڑھنا سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عادت شریف کے خلاف تھا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے موقوفہ میں حضور کے مغرب کو بوقت عشا اور فجر کو اول وقت پڑھنے کی نسبت فرمایا: ان ہاتین الصلاتین حولتا عن وقتیہما فی هذا المكان۔ یعنی یہ دونوں نمازیں اپنے وقت سے پھیر دی گئیں اس مکان میں۔ بخاری و مسلم کی دوسری روایت میں بھی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وقت سے قبل نماز پڑھی قبل اسکے وقت کے تاریکی میں۔ اور قبل وقت سے قبل از طلوع فجر مراد نہیں کہ یہ خلاف اجماع ہے۔ معہذا حدیث بخاری سے ثابت کہ فجر طالع ہو چکی تھی تو بالضرور قبل از وقت معہود مقصود ہے۔ وہو المطلوب

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ اس حدیث کے راوی ہیں حضور و سفر میں ملازمت والا سے مشرف رہے یہاں تک کہ لوگ انہیں اہل بیت نبوت سے گمان کرتے اور انکے لئے استیذان معاف تھا۔ کل دلك ثابت بالاحادیث ، تو انکا یہ فرمانا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نہ دیکھا کہ کسی نماز کو غیر وقت پر پڑھا ہو سوا ان دو نمازوں کے۔ اس مضمون کا اور مؤید و موکد ہے۔ اور حکمت فقہی اس باب میں یہ ہے کہ اسفار میں تکثیر جماعت ہے جو شارع کو مطلوب و محبوب، اور تعلیس میں تقلیل اور لوگوں کو مشقت میں ڈالنا اور یہ دونوں ناپسند و مکروہ۔ اسی لئے امام کو تخفیف صلوۃ اور کبیر و ضعیف و مریض و حاجت مند کی مراعات کا حکم فرمایا: سیدنا حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جماعت میں قرأت طویل پڑھی۔ لوگ شاکہ ہوئے۔ ارشاد ہوا۔ یا معاذ ! افتان انت ، یا معاذ ! افتان انت ، قالہ ثلثاً اور اول وقت نماز کی افضلیت اگر مطلقاً تسلیم بھی کر لی جائے۔ تاہم دفع مفاسد جلب مصالح سے اہم و اقدم ہے۔ آخر نہ دیکھا کہ تطویل قرأت پر عتاب ہوا حالانکہ قرآن کریم جس قدر بھی پڑھا جائے احسن و افضل ہی ہے۔ معہذا نماز فجر کے بعد تا بہ اشراق ذکر الہی میں بیٹھنا

مستحب ہے اور یہ امر اسفار میں آسان اور تعلیس کے ساتھ دشوار ہے۔

اب رہا یہ کہ حد اسفار کی کیا ہے۔ بدائع الصنائع اور سراج و ہاج سے ثابت کہ وقت فجر کے دو حصہ کئے جائیں۔ حصہ اول تعلیس اور آخر میں اسفار ہے۔ امام حلوانی، قاضی امام علی نسبی وغیرہا عامہ مشائخ فرماتے ہیں کہ ایسے وقت شروع کرے کہ نماز بقرأت مسنونہ ترتیل و اطمینان کے ساتھ پڑھ لے۔ بعدہ لسیان حدیث پر متنبہ ہو تو وضو کر کے پھر اسی طرح پڑھ سکے اور ہنوز آفتاب طلوع نہ کرے۔ بعض کہتے ہیں کہ نہایت تاخیر چاہئے کہ فساد موہوم ہے اور اسفار مستحب۔

مستحب کو موہوم کیلئے نہ چھوڑیں مگر ایسے وقت تک تاخیر کہ طلوع کا اندیشہ ہو جائے  
بالاجماع مکروہ ہے۔ فتاویٰ رضویہ ۲/۴۳۹، ۴۴۰

### (۸) ظہر ٹھنڈی کر کے پڑھو

۵۰۳۔ عن ابی ذر الغفاری رضی اللہ تعالیٰ تعالیٰ عنہ قال: کنا مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی سفر فاراد المؤذن ان یؤذن للظہر فقال البنی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اہرڈ، ثم اراد ان یؤذن فقال له: اہرڈ، حتی ما وی ظل النول، فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اِنْ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَبِیْحَ جَهَنَّمَ، فَإِذَا اِسْتَدَّ الْحَرُّ فَأَہِرْڈُوا بِالصَّلَاةِ۔

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے۔ مؤذن نے ظہر کی اذان دینی چاہی فرمایا: وقت ٹھنڈا کر۔ کچھ دیر کے بعد پھر انہوں نے اذان دینے کا قصد کیا۔ پھر فرمایا: وقت ٹھنڈا کر، کچھ دیر کے بعد انہوں نے پھر ارادہ کیا۔ فرمایا: ٹھنڈا کر۔ یہاں تک کہ ٹیلوں کا سایہ انکے برابر آگیا۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گرمی کی شدت جہنم کے جوش سے ہے تو اس میں نماز ظہر ٹھنڈے وقت میں پڑھو۔

### (۴) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ظاہر ہے کہ ٹھیک دو پہر خصوصاً موسم گرما کہ وہی زمانہ ایراد ہے ٹیلوں کا سایہ اصلاً نہیں ہوتا۔ بہت دیر کے بعد ظاہر ہوتا ہے۔

امام اجل ابوزکریا نووی شافعی شرح مسلم شریف میں فرماتے ہیں۔

التلول منطحة غير منتصبة و لا يصير لها في في العادة الا بعد زوال الشمس

بکثیر

ٹیلے زمین پر پھیلے ہوتے ہیں نہ بلند۔ عادتاً انکا سایہ نہیں پڑتا مگر سورج ڈھلنے کے بہت

دیر بعد۔

امام ابن اثیر جزری شافعی نہایہ میں فرماتے ہیں۔

هي مبطحة لا يظهر لها ظل الا ذهب اكثر وقت الظهر۔

ٹیلے پست ہوتے ہیں۔ انکے لئے سایہ ظاہر ہی نہیں ہوتا مگر جب ظہر کا اکثر وقت جاتا

رہے۔

جب خودائمہ شافعیہ کی شہادت سے ثابت اور نیز مشاہدہ و عقل و قواعد علم ظہر کی شہادت کہ ٹیلوں کے سایہ کی ابتدا زوال سے بہت دیر کے بعد ہوتی ہے تو ظاہر ہے کہ سایہ ٹیلوں کے برابر اس وقت پہنچے گا جب بلند چیزوں کا سایہ ایک مثل سے بہت گزر جائیگا۔ اس وقت تک حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گرمیوں میں غرضٹنڈی کرنے کا حکم فرمایا: اور اسکے بعد مؤذن کو اجازت عطا ہوئی۔ تو بلاشبہ دوسرے مثل میں وقت ظہر باقی رہتا ثابت ہوا۔ جیسا کہ ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مذہب ہے۔۔۔

یہ دلیل ساطع بھمد اللہ تعالیٰ لا جواب تھی یہاں ملاجی (میاں نذیر حسین غیر مقلد) حالت اضطراب میں فرما گئے کہ مساوی کہنا راوی یعنی سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سایہ ٹیلوں کو ظاہر ہے کہ تخمیناً اور تقریباً ہے نہ بایں طور پر کہ گزر رکھ کر ناپ لیا تھا۔

کیوں، حضرت سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تو گزر رکھ کہ نہ ناپا یوں ہی تخمیناً مساوات بتادی، مگر حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گزر رکھ کر ناپ لینا آپ کو معلوم ہو گیا ہوگا۔ آخر دخول وقت عصر یوں ہی تو معلوم ہوگا کہ اس مقدار کو پہنچ جائے اس کا علم بے ناپے کیوں کر

ہوا بلکہ یہاں تو غالباً دو ٹاپوں کی ضرورت ہے ایک وقت نصف نہار سے سایہ اصلی کی مقدار ٹاپے دوسرے اس وقت سایہ بعد ظل اصلی مقدار مطلوب پہنچایا نہیں، جب انہوں نے ایک ٹاپ نہ کی یونہی تخمیناً فرمادیا تو انہوں نے دو ٹاپیں کاہے کو کی ہوگی۔ یونہی تخمیناً فرمادیا ہوگا کہ عصر کا اول وقت داخل ہو گیا۔

جیسے آپ وہاں احتمال نکالا چاہتے ہیں کہ واقع میں مساوی نہ ہوا ہوگا اور ظہر ایک مثل کے اندر ہوئی یہاں بھی وہی احتمال پیدا رہے گا کہ واقع میں وقت عصر نہ آیا تھا۔ ظہر اپنے ہی وقت پر ہوئی۔

یہ کیا حیاداری و مکابہ ہے کہ جا بجا جو باتیں خود اختیار کرتے جاؤ دوسرا کرے تو آنکھیں دکھاؤ۔ تحریف نصوص بتاؤ۔ اس حکم کی کوئی حد ہے۔

فتاویٰ رضویہ ۲/۳۶۱، ۳۶۳

۵۰۴۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
اذا اشتد الحر فابردوا بالصلوة فان شدۃ الحر من فیح جہنم۔  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم نے ارشاد فرمایا: جب گرمی سخت ہو تو ظہر کو ٹھنڈا کرو کہ شدت گرمی وسعت دم دوزخ سے  
ہے۔

۵۰۵۔ عن أنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کان رسول اللہ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم اذا کان الحر ابرد بالصلوة و اذا کان البرد عجل۔  
حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

|      |   |        |   |                         |       |
|------|---|--------|---|-------------------------|-------|
| ۵۰۴۔ | الجامع الصحیح للبخاری، المواقیف،        | ☆ ۷۶/۱ | ☆ | الصحیح لمسلم،           | ۲۲۴/۱ |
|      | الجامع لترمذی،                          | ۲۲۱    | ☆ | المس لابن داؤد،         | ۵۸/۱  |
|      | المستدرک لاحمد بن حنبل                  | ۲۶۶/۲  | ☆ | السنن لابن ماجہ الصلوۃ  | ۴۹/۱  |
|      | المس الکبریٰ للبیہقی،                   | ۴۳۷/۱  | ☆ | المعجم الکبیر للطبرانی، | ۱۳۷/۱ |
|      | نصب الراية للزیرعلی،                    | ۲۴۵/۱  | ☆ | المعجم الصغیر للطبرانی  | ۱۳۷/۱ |
|      | الترغیب و الترهیب للسنی،                | ۳۱۶/۴  | ☆ | شرح السنة للبخاری       | ۲۰۴/۲ |
| ۵۰۵۔ | الجامع الصحیح للبخاری، المواقیف الصلوۃ، | ۷۶/۱   | ☆ | التمهید لابن عبد البر،  | ۷/۵   |
|      | السنن للنسائی، تسعیل الظہر فی البرد،    | ۵۸/۱   | ☆ |                         |       |

وسلم جب گرمی ہوتی نماز ٹھنڈی کرتے اور جب سردی ہوتی قہیل فرماتے۔

۵۰۶۔ عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال : اذن مؤذن النبي صلى الله عليه وسلم الظهر فقال : ابرد ، او قال : انتظروا انتظروا وقال : شدة الحر من فيح جهنم فإذا اشتد الحر فأبردوا عن الصلوة، حتى رأينا فتي التلول۔

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مؤذن نے اذان ظہر دینا چاہی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ٹھنڈا کر، ٹھنڈا کر۔ یا فرمایا: انتظار کر انتظار کر۔ اور فرمایا۔ گرمی کی سختی جہنم کی وسعت نفس سے ہے۔ تو جب گرمی زائد ہو تو نماز ٹھنڈی کرو یہاں تک کہ ہم نے ٹیلوں کا سایہ دیکھا۔

فتاویٰ رضویہ ۲/۳۳۳

### (۵) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اب یہاں سے مبالغہ تاخیر کا اندازہ کرنا چاہیے کہ مؤذن نے تین بار اذان کا ارادہ کیا اور ہر دفعہ ابراد کا حکم ہوا۔ اور یقیناً معلوم ہے کہ ہر دو ارادوں میں اس قدر فاصلہ ضرور تھا جسکو ابراد کہہ سکیں۔ اور وہ وقت بہ نسبت پہلے وقت کے ٹھنڈا ہو۔ ورنہ لازم آئے کہ سیدنا حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے معاذ اللہ قہیل حکم نہ کی۔ اور اذان میں یہ تاخیر ہوگی تو نماز تو اور دیر میں ہوگی ہوگی۔

علماء فرماتے ہیں۔ ٹیلے غالباً بسیط اور پھیلے ہوئے ہوتے ہیں کہ انکا سایہ دوپہر کے بہت بعد ظاہر ہوتا ہے بخلاف اشیاء معطلہ مانند مناروں دیواروں وغیرہا۔

امام احمد بن حنبل قسطلانی ارشاد الساری شرح صحیح البخاری میں فرماتے ہیں۔ ٹیلوں کا سایہ ظاہر نہیں ہوتا مگر جب اکثر وقت ظہر کا جاتا رہے۔

فتاویٰ رضویہ ۲/۳۳۳

۵۰۷۔ عن عبد الله بن مسعود رضي الله تعالى عنه قال : كان قدر صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم الظهر في الصيف ثلثة اقدام الى خمسة اقدام۔

۵۰۶۔ السنن الکبریٰ للبیہقی، الصلوٰۃ، ۱/۴۳۸ ☆ کنز العمال للمفتی، ۲۲۶۴۰

۵۰۷۔ السنن لابی لاؤد، الصلوٰۃ، ۱/۵۸ ☆ السنن للنسائی، الصلوٰۃ، ۱/۵۹

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ گرمی میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز ظہر کی مقدار تین قدم سے پانچ قدم تک تھی۔

﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یعنی جب سایہ ہر چیز کا اسکے ساتویں حصہ کے تین یا پانچ مثل ہو جاتا تھا تو حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز ادا فرماتے۔ اور معلوم ہے کہ حرمین شریفین زاد ہما اللہ شرفا و تعظیما میں گرمی کے موسم میں اس قدر سایہ نہایت دیر سے واقع ہوگا۔ کہ وہاں سایہ اصلی اس موسم میں نہایت قلت پر ہوتا ہے۔ بعض اوقات میں انگل دو انگل سے زائد نہیں پڑتا۔ اور مکہ معظمہ میں تو بعض اوقات یعنی جب آفتاب ست الراس پر گزرے مطلقاً نہیں ہوتا۔ یہ بات وہاں اس وقت ہوتی ہے جب آفتاب ہشتم جوزا یا بست و دوم سرطان پر ہو۔ یعنی ۳۰ مئی اور ۲۴ جولائی۔

فتاویٰ رضویہ ۴۴۳/۲

۵۰۸۔ عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اُمْنِیْ جَبْرَیْلُ عَلَیْہِ الصَّلَوةُ وَالسَّلَامُ عِنْدَ الْبَیْتِ مَرَّتَیْنِ فَصَلِّ بِیَ الظُّہْرَ جَوْنِ زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَانَتْ قَدْرَ الشِّرَکِ۔

فتاویٰ رضویہ ۴۴۳/۲

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام دو مرتبہ بیت اللہ شریف کے پاس میرے امام ہوئے تو ظہر کی نماز مجھے اس وقت پڑھائی جب سورج ڈھل گیا اور سایہ تمہ کے برابر ہو گیا۔ ۱۲ م

﴿۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

صاحب بحر الرائق نے مبسوط سے نقل کیا۔ جان لو کہ زوال کے وقت ہر چیز کا سایہ ہوتا ہے۔ مگر سال کے سب سے طویل دن میں مکہ اور مدینہ میں سایہ نہیں ہوتا۔ کیونکہ ان دنوں سورج چاروں دیواروں پر پڑ رہا ہوتا ہے۔

اقول: یوں لگتا ہے کہ صاحب مبسوط نے سایہ نہ ہونے سے مراد سایہ تھوڑا ہونا لیا ہے۔ ورنہ



مدینہ طیبہ کا عرض "الہ" ہے جو میل کلی سے ایک درجہ اور تینتیس دقیقہ زائد ہے۔ تو وہاں سایہ کیسے معدوم ہو سکتا ہے۔ اور مکہ کا عرض "کام" ہے جو میل اعظم سے ایک درجہ اور سینتالیس دقیقہ کم ہے۔ اس لئے سب سے طویل دن میں وہاں سایہ معدوم نہیں ہوتا بلکہ جنوبی طرف ہوتا ہے۔ معدوم ہونے کا وقت وہ ہے جو ہم ذکر کر آئے ہیں (یعنی جب آفتاب سمت الرأس پر گزرے۔)

اور حد ابراد فضل شریف رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہا حدیث سیدنا ابو ذر غفاری و سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما معلوم ہو چکی۔ مگر سایہ کا حال اختلاف بلاد سے مختلف ہوتا ہے۔ اور فقہ میں اسکی یہ حد ذکر کی گئی کہ سایہ سایہ میں مسجد تک چلا آئے۔ فی الدر المختار، و تاخیر الصیف بحیث یمشی فی الطل۔

اور اسی طرح ایک حدیث میں وارد ہوا۔ اور بحر الرائق میں ہے کہ قبل اسکے کہ سایہ ایک مثل کو پہونچے ادا کرے۔ حیث قال: وحده ان یصلی قبل المثل۔

شاید یہ اس پر مبنی ہے کہ انتہائے وقت ظہر میں علماء مختلف ہیں۔ امام کے نزدیک دو مثل اور صاحبین کے نزدیک ایک مثل معتبر ہے۔ تو بہتر یہ ہے کہ ایک مثل تک ہو جائے۔ ورنہ ہدایہ میں تصریح کرتے ہیں کہ ظہر میں ابراد کا حکم ہے۔ اور حریم شریفین زادہما اللہ شرفاً و تعظیماً میں جب سایہ ایک مثل کو پہونچتا ہے عین اہمدا و گرمی کا وقت ہوتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فتاویٰ رضویہ ۴/۲۴۴

## (۹) ظہر کا آخری اور عصر کا ابتدائی وقت

۵۰۹۔ عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: خرج رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فصلی بالظہر حین زالت الشمس وکان الفی قدر الشراک ثم صلی العصر حین کان الفی قدر الشراک وظل الرجل۔

حاشیہ مرقاة المفاتیح ۶

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور سورج ڈھلنے پر ظہر کی نماز پڑھائی۔ جبکہ سایہ اصلی سمت کے برابر تھا۔

پھر عصر کی نماز اس وقت پڑھائی جب سایہ اصلی تسمہ کے برابر ہو کر مزید ایک مثل ہو چکا تھا۔ ۱۲م  
(۱۰) عصر میں تاخیر افضل ہے

۵۱۰۔ عن زیاد بن عبد اللہ النخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کنا جلوسا مع علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم فی المسجد الاعظم بالکوفة فجاء المودن فقال: یا امیر المؤمنین! فقال: اجلس فجلس ثم عاد فقال له ذالک، فقال کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم هذا الکلب یعلمنا السنة فقام علی فصلی بنا العصر ثم انصرفنا فرجعنا الی المكان الذی کنا فیہ جلوسا فحشونا للربک لنرول الشمس للغروب نراها۔

حضرت زیاد بن عبد اللہ نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم کوفہ کی جامع مسجد میں امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے پاس بیٹھے تھے۔ مؤذن آیا اور عرض کی: یا امیر المؤمنین! (یعنی نماز عصر کو تشریف لے چلے) امیر المؤمنین نے فرمایا: بیٹھو وہ بیٹھ گیا۔ پھر دوبارہ حاضر ہوا اور وہی عرض کی۔ مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے فرمایا: یہ کتا ہمیں سنت سکھاتا ہے۔ بعدہ مولیٰ علی کفرے ہوئے اور ہمیں عصر پڑھائی۔ پھر ہم نماز کا سلام پھیر کر مسجد میں جہاں بیٹھے تھے وہیں آئے تو گھٹنوں کے بل کھڑے ہو کر سورج کو دیکھنے لگے۔ اس لئے کہ وہ ڈوبنے کے لئے اتر گیا تھا۔

۵۱۱۔ عن زہیر بن کیسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال صلیت مع الرصافی العصر ثم انطلقت الی مسجد الامام فاخر العصر حتی خفت فوات الوقت، ثم انطلقت الی مسجد سفیان فاذا هو لم یصل العصر فقلت رحم اللہ ابا حنیمة ما اخرها مثل ما اخر سفیان۔

حضرت زہیر بن کیسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت رصافی کے ساتھ نماز عصر پڑھ کر مسجد امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں گیا حضرت امام نے عصر میں اتنی تاخیر فرمائی کہ مجھے خوف ہوا کہ وقت جاتا رہیگا۔ پھر میں مسجد امام سفیان ثوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں گیا تو

دیکھوں کہ انہوں نے ابھی نماز پڑھی بھی نہیں ہے۔ میں نے کہا ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر رحمت ہو، انہوں نے اتنی تاخیر کی بھی نہیں جتنی حضرت سفیان نے کی۔ فتاویٰ رضویہ ۲/۲۷۱

## (۱۱) وقت مغرب

۵۱۲۔ عن عبد الرحمن النعمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: صلی عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ باصحابہ صلوۃ المغرب فقام اصحابہ یتراؤن الشمس فقالوا: ننظر اغابت الشمس فقال عبد اللہ: هذا والله الذي لا اله الا هو، وقت هذه الصلوة۔ فتاویٰ رضویہ ۲/

حضرت عبد الرحمن نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے اصحاب کو مغرب کی نماز پڑھائی تو آپ کے ساتھی کھڑے ہو کر سورج کو دیکھنے لگے۔ آپ نے فرمایا: کیا دیکھ رہے ہو؟ بولے ہم دیکھ رہے ہیں کہ کیا سورج غروب ہو چکا ہے۔ تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: قسم اس اللہ تعالیٰ کی جسکے سوا کوئی معبود نہیں، اس نماز کا یہی وقت ہے۔ ۱۲م

## (۱۲) مزدقہ میں مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھے

۵۱۳۔ عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ما رأيت النبي صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صلی صلوۃ لغير ميقاتها الا صلوتين جمع بين المغرب والعشاء وصلى الفجر قبل ميقاتها۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کبھی نہ دیکھا کہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبھی کوئی نماز اسکے غیر وقت میں پڑھی ہو۔ مگر دو نمازیں کہ ایک ان میں سے مغرب ہے جسے عشاء کے وقت مزدقہ میں پڑھا تھا۔ اور وہاں فجر بھی روز کے معمولی وقت سے مشترک تارکبی میں پڑھی۔

۵۱۴۔ عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ما رأيت رسول اللہ

|                                   |          |                                |
|-----------------------------------|----------|--------------------------------|
| ۵۱۲۔ شرح معانی الآثار لفظحاری،    | المواقیت | ۹۲۱                            |
| ۵۱۳۔ الجامع الصحيح للبخاری، ۲۲۸/۱ | ☆        | المش لابی داؤد، المناسک، ۲۶۷/۱ |
| ۵۱۴۔ الصحيح المسند، الحج ۴۱۷/۱    | ☆        | المسند لاحمد بن حنبل، ۳۸۴/۱    |

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صلی صلوۃ الا لمیقاتہا الا صلوۃ تین صلوۃ المغرب والعشاء یجمع و صلی الفجر یومئذ قبل میقاتہا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معین اوقات ہی میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ ہاں البتہ دو نمازیں یعنی مغرب وعشاء جمع کیں اور فجر کی نماز معمول سے پہلے کچھ اندھیرے میں پڑھی۔ ۱۲م

۵۱۵۔ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: ما جمع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بین المغرب والعشاء قط فی السفر الامرة۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبھی کسی سفر میں مغرب وعشاء ملا کر نہ پڑھی سوا ایک بار کے۔

### ﴿۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ظاہر ہے کہ وہ ایک بار وہی سفر حجۃ الوداع ہے کہ شب خیم ذی الحجۃ مزدلفہ میں جمع فرمائی جس پر سب کا اتفاق ہے۔ اس حدیث کا سند جید ہے۔ قتیہ توقتیہ ہیں ثقہ ثبت رجال ستہ سے اور عبداللہ بن نافع ثقہ صحیح الکتاب رجال صحیح مسلم اور سلیمان بن ابی یحییٰ لا بأس بہ، ابن حبان نے انہیں ثقات تابعی میں شمار کیا۔ ابو مودود عبدالعزیز بن ابی سلیمان مدنی ہزلی مقبول ہیں کما فی التقریب، حافظ الشان نے تہذیب التہذیب میں فرمایا:

سلیمان بن ابی یحییٰ حجازی روی عن ابی ہریرۃ وابن عمرو عنہ ابن عجلان و داؤد بن قیس و ابو مودود و عبد العزیز بن ابی سلیمان، قال ابو حاتم ما یحدثہ بأس، و ذکرہ ابن حبان فی الثقات روی لہ ابو داؤد حدیثا واحدا فی الجمع بین المغرب والعشاء۔

ثم اقول: بعد نظافت سند مثل حدیث کا بروایت ابوب عن نافع عن ابن عمر بلفظ لم یر ابن عمر جمع بیہما قط الا تلك الليلة، مروی ہونا کچھ مضربیں۔ اگر یہاں نافع نقل ابن عمر اور وہاں ابن عمر نقل سید البشر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روایت کریں کیا منافات ہے

خصوصاً یروی عن الیوب معطل ہے اور معطل ملاحتی کے نزدیک محض مردود و مہمل اور وہ بھی بصیغہ مجہول کہ غالباً مشیر ضعف ہے۔ تو ایسی تعلیق حدیث مسند متصل کے کب معارض ہو سکتی ہے  
فتاویٰ رضویہ ۲/۳۹۳

### (۱۳) عرفات و مزدلفہ کے علاوہ جمع بین الصلوتین گناہ کبیرہ

۵۱۶۔ قَالَ مُحَمَّدٌ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بَلَّغْنَا عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ كَتَبَ فِي الْآفَاقِ، يَنْهَاهُمْ أَنْ يَجْمَعُوا بَيْنَ الصَّلَاةِ وَأَخْبَرَهُمْ أَنَّ الْجَمْعَ بَيْنَ الصَّلَوَتَيْنِ فِي وَقْتٍ وَاحِدٍ كَبِيرَةٌ مِنَ الْكِبَائِرِ أَخْبَرَنَا بِذَلِكَ الثَّقَاتُ عَنْ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ مَكْحُولٍ۔

سیدنا حضرت امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں یہ حدیث پہونچی کہ امیر المؤمنین امام العادلین ناطق بالحق والصواب عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تمام آفاق میں فرمان واجب الاذعان نافذ فرمائے۔ کہ کوئی شخص ایک وقت میں دو نمازیں نہ جمع کرنے پائے اور ان میں ارشاد فرمایا ایک وقت میں دو نمازیں ملانا گناہ کبیرہ ہے۔

### (۹) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

الحمد لله ، امام عادل فاروق الحق والباطل نے حق واضح فرمایا۔ اور انکے فرمانوں پر کہیں سے انکار نہ آنے نے گویا مسئلہ درجہ اجماع تک مترقی کیا۔  
اقول : یہ حدیث بھی ہمارے اصول پر حسن جید حجت ہے۔ علاء بن الحارث تابعی صدوق فقیہ رجال صحیح مسلم و سنن اربعہ سے ہیں۔

نیز علاء کا غلط ہونا ہمارے نزدیک معتر نہیں جب تک یہ ثابت نہ ہو کہ یہ روایت اس اختلاط سے بعد لی گئی ہے۔ کیونکہ شیخ ابن ہمام نے فتح القدر کتاب الصلوٰۃ باب الشہید میں احمد کی روایت ذکر کی ہے جس کا ایک راوی عطاء بن سائب ہے اور عطاء بن سائب کا غلط ہونا سب کو معلوم ہے۔ مگر ابن ہمام نے کہا مجھے امید ہے کہ حماد بن سلمہ نے یہ روایت عطاء کے اختلاط میں جتلاء ہونے سے پہلے اس سے اخذ کی ہوگی۔ پھر اسکی دلیل بیان کی کہ اگر ابہام پایا بھی جائے تو حسن کے درجے سے کم نہیں۔

اور امام کھول ثقہ فقیہ حافظ جلیل القدر بھی رجال مسلم واربہ سے ہیں۔

نیز مرسل ہمارے اور جمہور کے نزدیک حجت ہے۔ رہا امام محمد کے اساتذہ کا مبہم ہونا، تو مبہم کی توثیق ہمارے نزدیک مقبول ہے۔ جیسا کہ مسلم وغیرہ میں ہے۔ خصوصاً جب توثیق کرنے والی امام محمد جیسی ہستی ہو۔

اور اس سے قطع نظر یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ متعدد اسنادوں سے مروی ہونے کی وجہ سے اسکی یہ خامی دور ہوگئی ہے۔ فتح المغیث میں منقول کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہے کہ مشائخ بخاری میں احمد بن عدی سے مروی ہے کہ میں نے متعدد مشائخ کو یہ حدیث بیان کرتے سنا ہے ابن عدی کے واسطے سے یہ بات خطیب نے بھی اپنی تاریخ میں ذکر کی ہے اور دیگر علماء نے بھی اور ابن عدی کے اساتذہ کا مبہم ہونا مضرب نہیں کیونکہ انکی تعداد اتنی ہے کہ اسکی وجہ سے وہ مجہول نہیں رہے۔

فتاویٰ رضویہ جدید ۵/۲۹۲

فتاویٰ رضویہ قدیم ۲/۳۹۳

۵۱۷۔ عن أبي قتادة العدوي رضي الله تعالى عنه قال سمعت قراءة كتاب عمر بن الخطاب رضي الله تعالى عنه، ثلث من الكبائر الجمع بين الصلوتين والفرار من الزحف والنهبة۔

حضرت ابو قتادہ عدوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شقہ و فرمان سنا کہ تین باتیں کبیرہ گناہوں سے ہیں۔ دو نمازیں جمع کرنا۔ جہاد میں کفار کے مقابلہ سے بھاگنا۔ اور کسی کا مال لوٹ لینا۔

﴿۱۰﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث اعلیٰ درجہ کی صحیح ہے۔ اسکے سب رجال اسمعیل بن ابراہیم ابن علیہ سے آخر تک ائمہ ثقافت عدول رجال صحیح مسلم سے ہیں۔ ولله الحمد،  
طریقہ: حدیث مؤطا کے جواب میں تو ملا جی کو وہی انکا عذر معمولی عارض ہوا کہ منع کرنا عمر کا حالت اقامت میں بلا عذر تھا۔

**اقول:** اگر ہر جگہ ایسی ہی تخصیص تراش لینے کا دروازہ کھلے تو تمام احکام شرعیہ سے بے قیدوں کو سہل چھٹی ملے۔ جہاں چاہیں کہہ دیں یہ حکم خاص فلاں لوگوں کیلئے ہے۔ حدیث صحیحین کو تین طرح رد کرنا چاہا۔

**اول:** انکار جمع اس سے بطور مفہوم لکھا ہے اور حنفیہ قائل مفہوم نہیں۔ اس جواب کی حکایت خود اسکے رد میں کفایت ہے۔ اس سے اگر بطور مفہوم نکلتی ہے تو مردانہ کی جمع۔ کہ ما بعد الا ہمارے نزدیک مسکوت عنہ ہے۔ انکار جمع تو اسکا صریح منطوق و مدلول مطابقی و منصوص عبارتہ النص ہے **اقول:** اولاً۔ اسکی نسبت اگر بعض اجلہ شافعیہ کے قلم سے براہ بشریت لفظ مفہوم نکل گیا۔ ملا مدعی اجتہاد و حرمت تقلید ابو حنیفہ و شافعی کو کیا لائق تھا کہ حدیث صحیح بخاری و صحیح مسلم رد کرنے کیلئے ایسی بدیہی غلطی میں ایک متاخر مقلد کی تقلید جامہ کرتے۔ شاید رد احادیث صحیحہ میں یہ شرک صریح جائز و صحیح ہوگا۔ اب نہ اس میں شائبہ نصرانیت ہے نہ ”اتخذوا احبارہم و رہبانہم اربابا من دون اللہ“ کی آفت۔ کبر مقتا عند اللہ ان تقولوا مالا تفعلون۔

**ثانیاً:** بفرض قلم مفہوم ہی سمجھا اب یہ نا مسلم کہ حنفیہ اس کے قائل نہیں۔ صرف عبارات شائع غیر متعلقہ بحقوقات میں اسکی نفی کرتے ہیں۔ کلام صحابہ و من بعد ہم من العلماء میں مفہوم مخالف بے خلاف مرعی و معتبر۔ کمانص علیہ فی تحریر الاصول والنہر الفائق والدر المختار وغیرہا من الاسفار، قد ذکرنا نصوصہا، فی رسالتنا القطوف الدانیۃ لمن احسن الجماعۃ الثانیۃ۔ ۱۳۱۳ھ

**دوم:** ایک رامپوری ملا سے نقل کیا کہ ابن مسعود سے مسند ابی یعلیٰ میں روایت یہ بھی ہے کہ ”کان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یجمع بین الصلوٰتین فی السفر۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر میں دو نمازیں جمع کرتے تھے۔ تو موجود ہے کہ حدیث صحیحین کو حالت نزول منزل اور روایت ابی یعلیٰ کو حالت سیر پر عمل کریں۔ یہ مذہب امام مالک کی طرف عود کر جائیگا۔

**اقول:** اولاً۔ ملائی خود ہی اسی بحث میں کہہ چکے ہو کہ شاہ صاحب نے مسند ابی یعلیٰ کو طہرہ ثالثہ میں جس میں سب اقسام کی حدیثیں صحیح، حسن، غریب، معروف، منکر، شاذ، منقولہ موجود ہیں ٹھہرایا ہے۔ پھر خود ہی اس طبقے کی کتاب کو کہا کہ اس کتاب کی حدیث بدوں صحیح کسی محدث

کے یا پیش کرنے سند کے کیونکر تسلیم کی جاوے۔ یہ کتاب اس طبقے کی ہے جس میں سب اقسام کی حدیثیں صحیح اور مستقیم غلط ہیں۔ یہ کیا دھرم ہے کہ اوروں پر منہ آؤ اور اپنے لئے ایک رامپوری ملا کی تقلید سے طلال بتاؤ۔ اتخذوا احبارہم ورهبانہم

ثانیاً: ملا جی، کسی ذی علم سے التجا کرو تو وہ تمہیں صریح و مجمل اور متعین و محتمل کا فرق سکھائے۔ حدیث صحیحین انکار جمع حقیقی میں نص صریح ہے اور روایت ابی یعلیٰ حقیقی جمع کا اصلاً پتہ نہیں دیتی۔ بلکہ احادیث جمع صوری میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیثیں صاف صاف جمع صوری بتا رہی ہیں۔ تمہاری ذی ہوشی کہ نص و محتمل کو لا کر اختلاف محال سے راہ توفیق ڈھونڈتے ہو۔

لطیفہ اقوال: ملا جی کا اضطراب قابل تماشہ ہے کہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کہیں راوی جمع ٹھہرا کر عدد رواۃ چندہ بتاتے ہیں۔ کہیں ثانی سمجھ کر چودہ۔ صدر کلام میں جہاں راویان جمع گنائے صاف صاف کہا ابن مسعود فی احادی الروایتین، اب رامپوری ملا کی تقلید سے وہ احادی الروایتین بھی گئی۔ ابن مسعود خامسے میں بیان جمع ٹھہر گئے۔

سوم: جسے ملا جی بہت ہی علق نفیس سمجھے ہوئے ہیں۔ ان دو کو عربی میں بولے تھے۔ یہاں چمک چمک کر اردو میں چمک رہے ہیں کہ۔

اگر کہو جس جمع کو ابن مسعود نے نہیں دیکھا وہ درست نہیں تو تم پر یہ پہاڑ مصیبت کا ٹویر گا کہ جمع بین الظہر اور عصر کو عرفات میں کیوں درست کہتے ہو ہاں وجود یکہ اس قول ابن مسعود سے تو ملی جمع فی العرفات کی بھی مفہوم ہوتی ہے۔ پس جو تم جواب رکھتے ہو اسی کو ہماری طرف سے سمجھو یعنی اگر کہو نہ ذکر کرنا ابن مسعود کا جمع فی العرفات کو بنا بر شہرت عرفات کے تھا تو ہم کہنگے کہ جمع فی السمر بھی قرن صحابہ میں مشہور تھی۔ کیونکہ چودہ صحابی سو بن مسعود کے اسکے ناقل ہیں۔ تو اسی واسطے ابن مسعود نے اسکا استثناء نہ کیا۔ اور اب محتمل نفی کا جمع بلا عذر ہوگی۔ اور اگر کہو کہ جمع فی العرفات بالتفاسہ معلوم ہوتی ہے تو ہم کو کون مانع ہے مقاسمہ سے۔ علی ہذا القیاس جو جواب تمہارا ہے وہی تھا ہے۔

معیار الحق مصنفہ میاں نذیر حسین ملا جی

اس جواب کو ملا جی گل سرسبز بنا کر سب سے اول ذکر کیا۔ ان دو کی تو امام نووی و سلام اللہ



راپوری کی طرف نسبت کی۔ مگر اسے بہت پسند کر کے بلا نقل و نسبت اپنے نامہ اعمال میں ثبت رکھا حالانکہ یہ بھی کلام امام نووی میں مذکور اور فتح الباری وغیرہ میں ماثور تھا۔ شہرت جمع عرفات سے جو جواب امام محقق علی الاطلاق محمد بن الہمام وغیرہ علماء اعلام حنفیہ کرام نے افادہ فرمایا۔ اس کا نفیس و جلیل مطلب ملاجی کی فہم تک میں اصلاً نہ دھنسا۔ اجتہاد کے نشہ میں ادعائے باطل شہرت جمع سفر کا آوازہ کساء اب فقیر غفرلہ القدر سے تحقیق حق سنئے۔

اولاً: فاقول وبحول ربی اصول۔ ملاجی جواب علماء کا یہ مطلب سمجھئے کہ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھیں تو تین نمازیں فیروقت میں۔ مگر ذکر دو کیں۔ مغرب و صبح مزدغہ، اور تیسری یعنی عصر عرفہ کو بوجہ شہرت ذکر نہ فرمایا: جس پر آپ نے یہ کہنے کی گنجائش سمجھی کہ یونہی جمع سفر بھی بوجہ شہرت ترک کی۔ اس ادعائے باطل کا لغافہ تو بھلا اللہ اوپر کھل چکا کہ شہرت درکنار نفس ثبوت کے لالے پڑے ہیں۔

حضرت نے چودہ صحابہ کرام کا نام لیا پھر آپ ہی دس سے دست بردار ہوئے۔ چار باقی ماندہ میں دو کی روایتیں نری۔ بے عاقلہ اتر گئیں۔ رہے وہ، وہاں بعونہ تعالیٰ وہ قاہر جواب پائے کہ جی ہی جانتا ہوگا۔

اگر بالفرض دو سے ثبوت ہو بھی جاتا تو کیا صرف دو کی روایت قرن صحابہ میں شہرت ہے۔ مگر یہاں تو کلام علماء کا وہ مطلب ہی نہیں بلکہ مراد یہ ہے کہ حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے صرف انہیں دو نمازوں عصر عرفہ و مغرب مزدغہ کا فیروقت میں پڑھنا ثابت۔ انہیں دو کو ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھا۔ انہیں دو کو صلاتین کہہ کر یہاں ارشاد فرمایا۔ اگرچہ تفصیل میں بوجہ شہرت عامہ نامہ ایک کا نام لیا۔ صرف ذکر مغرب پر اقتصار فرمایا۔ ایسا اکتفا کلام صحیح میں شائع۔

قال عز وجل۔

وجعل لکم مراحیل تفتیکم الحر۔

اور تمہارے لئے لباس بنائے جو تمہیں گرمی سے بچاتے ہیں۔

خود انہیں نمازوں کے بارے میں امام سالم بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا ارشاد دیکھئے۔ کہ پوچھا گیا۔ کیا عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سفر میں کوئی نماز جمع کرتے تھے۔

فرمایا: لا الا بجمع، نہ مگر مزدانہ میں، کما قد منا عن سنن النسائی، یہاں بھی کہہ دیجیو کہ جمع سفر کو شہرہ چھوڑ دیا ہے۔

اور سنئے، امام ترمذی اپنی صحیح میں فرماتے ہیں۔

العمل علی هذا عند اهل العلم ان لا يجمع بين الصلاتين الا فی السفر او بعرفة۔

اہل علم کے یہاں عمل اسی پر ہے کہ بغیر سفر اور یوم عرفہ دو نمازیں جمع نہ کریں۔ امام ترمذی نے صرف نماز عرفہ کا استثناء کیا نماز مزدانہ کو چھوڑ دیا۔ تو ہے یہ کہ دونوں جمعین متلازم ہیں اور ایک کا ذکر دوسری کا یقیناً نہ کر۔ خصوصاً نماز عرفہ کہ اظہر واشہر۔ تو مزدانہ کا ذکر دونوں کا ذکر ہے، غرض ان صلاتین کی دوسری نماز ظہر عرفہ ہے نہ فجر فجر۔ وہ مسئلہ جداگانہ کا افادہ ہے۔ کہ دو نمازیں تو غیر وقت میں پڑھیں اور فجر وقت معمول سے پیشتر تاریکی میں، اور بلا شبہ اجماع امت ہے کہ فجر حقیقہ وقت سے پہلے نہ تھی، نہ ہرگز کہیں کبھی اس کا جواز اور خود اسی حدیث ابو مسعود کے الفاظ مسلم کے یہاں بروایت جریر عن الاعمش، قال قبل وقتها بغلس اس پر شاہد، اگر رات میں پڑھی جاتی تو ذکر غلس کے کیا معنی تھے۔ صحیح بخاری میں تو تصریح صریح ہے کہ فجر بعد طلوع فجر پڑھی۔

۵۱۸۔ عن عبدالرحمن بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال خرجت مع عبداللہ الی مکة ثم قلعتنا جمعا فصلى الصلاتین کل صلوٰۃ وحدها بأذان وإقامة والعشاء بیہا ثم صلی الفجر حین طلع الفجر۔

حضرت عبدالرحمن بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مکہ گیا۔ پھر ہم مزدانہ آئے تو آپ نے دو نمازیں جمع کیں ایک ہی اذان و اقامت سے۔ درمیان میں رات کا کھانا کھایا۔ پھر طلوع فجر کے بعد صبح کی نماز پڑھی۔ ۱۲م

۵۱۹۔ عن عبد الرحمن بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول : حج عبد اللہ فاتینا

المزدلفة حين الاذان بالعتمة او قريبا من ذلك فامر رجلا فادن واقام ثم صلى المغرب وصلى بعد ها ركعتين ثم دعا بعشائه فتعشى ثم صلى العشاء ركعتين فلما طلع الفجر قال ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم كان لا يصلي هذه الساعة الا هذه الصلوة في هذا المكان من هذا اليوم۔

حضرت عبدالرحمن بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حج ادا فرمایا پھر ہم مزدلفہ آئے جب عشا کی اذان کا وقت ہو چکا تھا یا قریب تھا۔ ایک شخص کو اذان واقامت کا حکم دیا اور نماز مغرب ادا کی اور بعد کی دو رکعتیں بھی۔ پھر شام کا کھانا منگا کر تناول فرمایا: پھر عشا کی دو رکعتیں پڑھیں جب صبح صادق ہوئی تو فرمایا: حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس نماز فجر کے علاوہ اس دن اور اس مقام کے سوا کبھی نماز فجر اتنے اول وقت میں نہیں پڑھتے تھے۔

### ﴿۱۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اور یہ بھی اجماع موافق و مخالف ہے کہ عصر عرفہ و مغرب مزدلفہ ھیکہ غیر وقت میں پڑھیں۔ تو فجر نحر و مغرب مزدلفہ کا حکم یقیناً مختلف ہے۔ ہاں عصر عرفہ و مغرب مزدلفہ متحد الحکم اور غیر وقت میں پڑھنے کے حقیقی معنی انہیں کے ساتھ خاص۔ اور جب تک حقیقت بنتی ہو مجاز کی طرف مدول جائز نہیں۔ نہ جمع بین الحقیقۃ والمجاز ممکن۔ خصوصاً ملاجی کے نزدیک تو جب تک مانع قطعی موجود نہ ہو ظاہر پر حمل واجب۔

اور شک نہیں کہ بے وقت پڑھنے سے ظاہر متبادرو معنی ہیں جو ان عصر و مغرب میں حاصل نہ وہ کہ فجر میں واقع۔ تو واجب ہوا کہ جملہ ’صلی الفجر‘ ان ’صلوتیں‘ کا بیان نہ ہو بلکہ یہ جملہ مستقلہ ہے اور صلوتین سے وہی عصر و مغرب مراد۔ تو ان میں اصلا ہرگز کسی کا ذکر متروک نہیں۔ ہاں تفصیل میں پتے کیلئے ایک ہی کا نام لیا بوجہ کمال اشتہار۔ دوسری کا ذکر مطوی کیا۔

بھ اللہ یہ معنی ہیں جواب علماء کے جس سے ملاجی کی فہم بے مس اور ناحق آنچہ انساں می کند کی ہوں۔ ملاجی اب اس برابری کے بڑے بول کی خبریں کہئے کہ جو جواب تمہارا ہے وہی ہمارا سمجھئے۔ خدا کی شان۔ ع، اوگماں بردہ کہ من کردم چو او ہذا فرق را کے بیند آں استیزہ جو

فائدہ: یہ معنی نفیس فیض فتاح علیم جل مجدہ سے قلب فقیر پر القا ہوئے۔ پھر ارکان اربعہ ملک العلماء بحر العلوم قدس سرہ مطالعہ میں آئی دیکھا تو حینہ یہی معنی افادہ فرمائے ہیں۔ والحمد لله علی حسن التفہیم۔

ثانیاً: اقول و باللہ التوفیق۔ اگر نظر تتبع کو جولاں دیجئے تو بعونہ تعالیٰ واضح ہو کہ یہ جواب علماء محض جنزی تھا۔ ورنہ اسی حدیث میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جمع عرفات بھی ذکر فرما چکے۔ یہ حدیث سنن نسائی کتاب الناسک باب الجمع بین الظہر والعصر بعرفہ میں یوں ہے۔

۵۲۰۔ عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یصلی الصلوٰۃ لوقتہا الا یجمع فی مزدلفۃ و عرفات۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر نماز اس کے وقت ہی میں پڑھتے تھے مگر مزدلفہ اور عرفات میں ۱۲م

﴿۱۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ملاحی اب کہئے: مصیبت کا پہاڑ کس پر ٹوٹا؟ ملاحی ابھی آپکی نازک چھاتی پردلی کی پہاڑی آتی ہے۔ سخت جانی کے آسرے پر سانس باقی ہو تو سر بجائیے کہ عنقریب مکہ کا پہاڑ ابو قتیس آتا ہے۔ ملاحی! دعویٰ اجتہاد پر ادھار کھائے پھرتے ہو اور علم حدیث کی ہوانہ لگی احادیث مرویہ بالمعنی صحیحین وغرہما صحاح و سنن، مسانید و معاجیم، جوامع و اجزاء وغیرہا میں دیکھئے صد ہا مثالیں اس کی پائیے گا کہ ایک ہی حدیث کو رواۃ بالمعنی کس کس متنوع طور سے روایت کرتے ہیں۔ کوئی ایک کھڑا کوئی دوسرا کوئی کسی طرح، کوئی کسی طرح۔ جمع طرق سے پوری بات کا پتہ چلتا ہے۔

ولہذا امام الشان ابو حاتم رازی معاصر امام بخاری فرماتے ہیں جب تک حدیث کو ساٹھ وجہ سے نہ لکھتے اسکی حقیقت نہ پہچانتے۔

یہاں بھی مخرج "اعمش بن عمارة عن عبد الرحمن عن عبد اللہ" ہے۔ اعمش کے بعد حدیث منتشر ہوئی۔ ان سے حفص بن غیاث، ابو معاویہ، ابو عولید، عبدالواحد بن زیاد، جریر سفین، داؤد، شعبہ وغیرہم اجلہ نے روایت کی۔

یہ روایتیں الفاظ و اطوار، بطل و اختصار، اور ذکر و اقتصار میں طرق شتی پر آئیں۔ کسی میں مغرب و فجر کا ذکر ہے۔ ظہر عرفہ مذکور نہیں۔ کروایۃ الصحیحین، کسی میں ظہر عرفہ و مغرب کا بیان ہے فجر مزدلفہ ماثور نہیں۔ کروایۃ النسائی۔ کسی میں صرف مغرب کا تذکرہ ہے ظہر فجر و صیغہ ما رأیت، وغیرہ کچھ مسطور نہیں کحدیث النسائی۔

۵۲۱۔ عن عبد الله بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمع بین المغرب و العشاء بجمع۔  
حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مغرب و عشاء کو مزدلفہ میں جمع کیا۔

### (۱۳) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اکثر میں نماز فجر پیش از وقت مذکور ہے "وہو بطریق کل ماذکرنا من رواۃ الاعمش ما خلا جریر" کسی میں لفظ بغلس مفید واقع و مصرح مرام کی تصریح ہے۔ کما مر لمسلم من حدیث الضبی،

ان تنوعات سے نہ وہ حدیثیں متعدد ہو جائیں گی۔ نہ ایک طریق دوسرے کا تانی و منافی ہوگا بلکہ ان کے اجتماع سے جو حاصل ہو وہ حدیث تام قرار پائے گا۔ اب خواہ یہ اختلاف رواۃ اعمش کی روایت بالمعنی سے ناشی ہوا، خواہ خود اعمش نے مختلف اوقات میں مختلف طور پر روایت بالمعنی کی اور ہر راوی نے اپنی مسوع یہو نچائی۔ چاہے یہ ترویج اعمش نے خود کی۔ چاہے عمارہ یا عبد الرحمن سے ہوئی اور وہ سب اعمش کو یہو نچی۔ خواہ اصل منہائے سند سیدنا حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اوقات عدیدہ میں حسب حاجت مختلف طوروں پر ارشاد فرمائی۔ مثلاً، شب مزدلفہ راہ مزدلفہ میں یا وہاں یہو نچکر آج کی مغرب و فجر کا مسئلہ ارشاد کرنے کیلئے صرف انہیں دو کا ذکر فرمایا۔ عصر تو سب کے سامنے ابھی جمع کر چکے تھے اس کے بیان کی حاجت کیا تھی۔ دوسرے وقت جمع بین الصلاتین کا مسئلہ پیش ہوا وہاں ذکر فجر کی حاجت نہ تھی۔ عصر عرفہ اور مغرب مزدلفہ کے ذکر پر قناعت کی کہ سوا ان دو نمازوں کے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبھی جمع نہ فرمائی۔ اور کسی وقت مغرب و عشاء مزدلفہ کا ذکر ہوا کہ ان

میں سنت کیا ہے؟ اس وقت یہ جھپٹی حدیث مختصر افادہ فرمائی۔

**ثم اقول:** لطف یہ کہ یہی حدیث ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوسرے مخرج مروی صحیح بخاری و سنن نسائی سے سیدنا امام محمد نے آثار مرویہ کتاب الحج میں بسند صحیح و جلیل جس کے سب رواۃ اجلہ ثقات و ائمہ ثبات و رجال صحیحین بلکہ صحاح ستہ سے ہے۔ یوں روایت فرمائی۔

۵۲۲۔ عن علقمة بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کان عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ يقول : لا جمع بین الصلوتین الا بعرفة الظهر والعصر۔

حضرت علقمہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے۔ جمع بین الصلوتین جائز نہیں مگر عرفہ میں ظہر و عصر

**(۱۴) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں**

کیوں ملاجی! اب یہاں کہہ دیتا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود نے فقط جمع عرفات دیکھی۔ جمع مزدنہ خارج رہی۔ حالانکہ ہرگز نہ اس سے اعراض نہ اس پر اعتراض بلکہ ہر محل و موقع کلام میں وہاں کی قدر حاجت پر اقتصار ہے، یہاں مسافر کے جمع بین الظہر والعصر کا ذکر ہوگا اس پر فرمایا: کہ ان میں جمع صرف روز عرفہ عرفات میں ہے۔ اسکے سوا نا جائز۔ ولہذا الصلوتین، معرف بلام فرمایا جس میں اصل عہد ہے۔

ملاجی! کتب احادیث آنکھ کھول کر دیکھو۔ روایات بالمعنی کے یہی انداز آتے ہیں۔ خصوصاً امام بخاری تو خود اپنی جامع صحیح میں اس کے عادی ہیں۔ حدیث کو ابواب مختلفہ میں بقدر حاجت پارہ پارہ کر کے لاتے ہیں۔ اس سے ایک پارہ دوسرے کو رو نہیں کرتا۔ بلکہ وہ مجموعی کامل حدیث ٹھہرتی ہے۔

پس بحمد اللہ تعالیٰ واضح و آشکارا ہوا کہ یہ حدیث بھی تمام و کمال یوں ہے۔

میں نے کبھی نہ دیکھا کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو نمازیں جمع فرمائی ہوں۔ کبھی کوئی نماز اپنے وقت سے پہلے یا وقت کے بعد پڑھی ہو مگر صرف دو۔ عصر عرفہ وقت ظہر میں۔ اور مغرب مزدنہ وقت عشاء میں۔ اور اس دن فجر کو بھی وقت مسنون معمول قبل سے طلوع فجر کے بعد ہی تاریکی میں پڑھ لیا تھا۔ اس دن کے سوا کبھی ایسا نہ کیا۔

الحمد لله کہ آفتاب حق و صواب بے پردہ حجاب رابعہ النہار پر پھونچا۔ اب اس حدیث نسائی جامع ذکر عرفہ و مزدنہ پر ملائی نے بکمال مکابرہ جو چوٹیں کی ہیں ان کی خدمت گزاری کیجئے اور ماہ صلیا پناہ رسالہ کو ہاڈنہ تعالیٰ شب تمام کا مژدہ دیجئے۔ واللہ المعین وبہ نستعین۔

لطیفہ: یارب مجھ جاہلین سے تیری پناہ۔ ملائی تو رد احادیث و جرح ثقات و قدح صحاح کے دہنی ہیں۔ عمل بالحدیث کے ادعائی راجح میں انہیں مکابروں کی دیواریں جتنی ہیں۔ حدیث صحیح نسائی شریف کو دیکھا کہ انہیں مصیبت کا پہاڑ توڑ گئی۔ حضرت کے گل سرسبد کو گل تہ گل خن بنا چھوڑ گئی۔ لہذا انیام حیا سے تیغ ادا نکالی اور احادیث صحاح میں تکمیل مضمون ”فریقات کذبون و فریقا تقتلون“ کی یوں بنا ڈالی۔

حدیث نسائی کی نامقبول اور مجروح اور متروک ہے۔ دو راوی اسکے مجروح ہیں۔ ایک سلیمان بن ارقم کہ اسکی توثیق کسی نے نہیں کی۔ بلکہ ضعیف کہا اسکو تقریب میں، سلیمان بن ارقم ضعیف، اور ایک خالد بن مخلد کہ یہ شخص رافضی تھا اور صاحب احادیث افراد کا، کہا تقریب میں بحال دہن معلد صدوق متشیع ولہ افراد۔

”معیار الحق مصنفہ میاں نذیر حسین ملائی“

اقول: اولاً۔ وہی ملائی کی قدیمی سفاہت، تشیع ورفض کے فرق سے جہالت۔

ثانیاً: صحیحین سے وہی پرانی عداوت، خالد بن مخلد نہ صرف نسائی بلکہ بخاری و مسلم وغیرہما جملہ صحاح ستہ کے رجال سے ہیں۔ امام بخاری کے استاد، اور مسلم وغیرہ کے استاذ الاستاذ۔

ثالثاً: ملائی ائمہ نے تو علم حدیث کی الف، ب، بھی نہ پڑھی۔ اور ادعائے اجتہاد کی یوں بے وقت چڑھی۔ ذرا کسی پڑھے لکھے سے ضعیف و متشیع، صاحب افراد و متروک الحدیث میں فرق دیکھو۔ متشیع و صاحب افراد ہونا تو اصلاً موجب ضعف نہیں۔ صحیحین دیکھئے۔ انکے رواقہ میں کتنے متشیع موجود ہیں۔ اور ”لہ افراد“ والوں کی کیا گنتی۔ جبکہ ہم حواشی فصل اول میں بکثرت لہ اوہام بہم، ربما وہم، یخطی، یخطی کثیرا، کثیر الخطاء، کثیر الغلط، وغیرہا والے ذکر کر آئے۔ رہا ضعیف، اس میں اور متروک میں بھی زمین آسمان کا بل ہے۔ ضعیف کی حدیث معتبر و مکتوب اور متابعت و شواہد میں مقبول و مطلوب ہے۔ بخلاف متروک،

اس معنی اور اسکے متعلقات کی تحقیقات جلیلہ فقیر غفرلہ القدر کے رسالہ،۔ الہاد الکاف فی حکم الضعاف ۱۳۱۳ھ میں مطالعہ کیجئے۔ اور سر دست اپنی مبلغ علم تقریب ہی دیکھئے کہ ضعیف درجہ ثانیہ اور متروک اسکے دوپا یہ نیچے درجہ عاشرہ میں ہے۔ خود بعض ضعفا رجال شیخین میں اگرچہ متابعہ یا یوں بھی واقع جس سے انکارنا متروک ہونا واضح۔

رابعاً: یہ سب کلام ملائی کی غبی بولی، عیبی احکام مان کرتھا۔ حضرت کی اندرونی حالت دیکھئے تو پھر حسب عادت جو رواۃ حدیث بے نسب و نسبت پائے ان میں جہاں تحریف و تصرف کا موقع ملا وہی تبدیل کا رنگ لائے۔ سند میں تھا ”عن شعبۃ عن سلیمان“

اب ملائی اپنی مبلغ علم تقریب کھول کر بیٹھے۔ رواۃ نسائی میں شعبۃ نام کا کوئی نہ ملا جس پر تقریب میں کچھ بھی جرح کی ہو۔ لہذا وہاں بس نہ چلا۔ سلیمان کو دیکھیں تو پہلی بسم اللہ یہ ہی سلیمان بن ارقم ضعیف نظر پڑا۔ حکم جڑ دیا کہ سند میں وہی مراد اور حدیث مردود۔

ملائی اپنے دھرم کی قسم سچ بتانا، یہ جبروتی حکم آپ نے کس دلیل سے جمایا۔ کیا اسی کا نام محدثی ہے۔ سچے ہو تو برہان لاؤ،۔ ورنہ کذب و عیب رجم بالغیب پر ایمان۔ قل ہاتوا برہانکم ان کتم صادقین۔

حق طلباں و حق نبوش کو اوپر معلوم ہو چکا کہ مخرج حدیث ”اعمش عن عمارة عبد الرحمن عن عبد اللہ، ہے بخاری، مسلم، ابوداؤد، اور نسائی وغیرہم سب کے یہاں حدیث عمارة بطریق اعمش ہی مذکور، صحیحین کی تین سندیں بطریق ”حفص بن غیاث و ابی معاویہ و جریر کلہم عن الاعمش عن عمارة“ صدر کلام میں۔ ایک سند نسائی بطریق ”داؤد عن الاعمش عن عمارة، اسکے بعد سن چکے، بحکم نسائی کتاب الصلوٰۃ میں ہے ”اخبرنا قتیبۃ ثنا سفین نا الاعمش عن عمارة الخ، ششم مناسک باب الوقت الذی یصلی فیہ الصبح بالمزدلعة اخبرنا محمد بن العلاء ثنا ابو معاویہ عن الاعمش عن عمارة الخ، ہفتم سنن ابی داؤد حدثنا مسدد ان عبد الواحد بن زیاد و ابا عوانہ و ابا معاویہ حدثوا ہم عن الاعمش عن عمارة بن عمیر الخ،“

یہ امام اعمش امام اجل ثقہ ثبت حجت حافظ ضابط کبیر القدر جلیل القدر اجلۃ ائمہ تابعین و رجال صحاح ستہ سے ہیں۔ جنکی وثاقت عدالت جلالت آفتاب نمروز سے روشن تر۔ انکا اسم



مبارک سلیمان ہے۔ وہی یہاں مراد۔ کاش تضعیف ابن ارقم دیکھ پانے کی خوشی ملاحتی کی آنکھیں بند نہ کر دیتی تو آگے سو جھتا کہ دنیا میں ایک یہی سلیمان نہیں۔ دو ورق لوٹے تو اسی تقریب میں تھا۔

سلیمان بن مهران الاعمش ثقة عارف بالقراءة ورع۔

سلیمان بن مهران اعمش ثقہ ہیں۔ حافظ ہیں۔ قرأت کو جاننے والے ہیں اور متقی ہیں۔

جن حضرات کا جوش تیز اس حد تک پہنچا ہو ان سے کیا کہا جائے کہ ان سلیمان سے راوی بھی آپ نے دیکھا کون ہیں۔ امیر المؤمنین فی الحدیث۔

امام شعبہ بن الحجاج جنہیں التزام تھا کہ ضعیف لوگوں سے روایت نہ کریں گے۔ جسکی تفصیل فقیر کے رسالہ منیر العین فی حکم تقبیل الایہامین (۱۳۰) میں مذکور۔ وہ اور ابن ارقم سے روایت، مگر ناواقفوں سے ان باتوں کی کیا شکایت۔

خامساً: حضرت کو اپنی پرانی مشق صاف کرنے کو اسی طرح کا ایک اور نام ہاتھ لگا۔ یعنی خالد۔ امام نسائی نے فرمایا تھا: اخبرنا اسمعیل بن مسعود عن خالد عن شعبہ، بے دھڑک حکم لگا دیا۔ کہ یہاں اس سے مراد خالد بن مخلد رافضی ہے۔

ملاحتی اپانچ پیسے کی شیرینی تو ہم بھی چڑھائیں گے اگر ثبوت دو کہ یہاں خالد سے یہ شخص مراد ہے۔ ملاحتی اتم کیا جانو کہ ائمہ محدثین کس حالت میں اپنے شیخ کے مجدد نام بے ذکر میتر پر اکتفا کرتے ہیں۔

ملاحتی! صحابہ کرام میں عبد اللہ کتنے بکثرت ہیں۔ خصوصاً عبادلہ خمسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ پھر کیا وجہ کہ جب بصری "عن عبد اللہ"، کہیں تو عبد اللہ بن عمرو العاص، مفہوم ہو گئے اور کوئی کہے تو عبد اللہ بن مسعود، رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

پھر رواۃ مابعد میں تو عبد اللہ صد ہا ہیں۔ مگر جب سوید کہیں حدیث عبد اللہ، تو خواہ مخواہ ابن المبارک ہیں۔ محمد بن کا شمار کون کر سکتا ہے۔ مگر جب بندار کہیں عن محمد بن شعبہ، تو غندر کے سوا کسی طرف ذہن نہ جائیگا۔ وعلیٰ هذا القیاس۔ صد ہا مثالیں ہیں جنہیں ادنیٰ خدام، حدیث جانتے پہچانتے سمجھتے ہیں۔

ملاحظی! یہ خالد امام اجل ثقہ شہت حافظ جلیل الشان خالد بن حارث بصری ہیں۔ کہ امام شعبہ بن الحجاج بصری کے خلع تلامذہ اور امام اسمعیل بن مسعود بصری کے اجل اساتذہ اور رجال صحاح ستہ سے ہیں۔

اسمعیل بن مسعود کو ان سے اور انہیں شعبہ سے اکثر روایت بدرجہ غایت ہے۔ اسی سنن نسائی میں اسمعیل کی بیسوں روایات ان سے موجود، ان میں بہت خاص اسی طریق سے ہیں۔ کہ اسمعیل خالد بن حارث سے اور خالد شعبہ بن الحجاج سے۔ ان میں بہت جگہ خود اسمعیل نے نسب خالد مصرحاً بیان کیا ہے۔ بہت جگہ انہوں نے حسب عادت مطلق چھوڑا اور امام نسائی نے واضح فرمادیا ہے۔ بہت جگہ سابق و لاحق بیانوں کے اعتماد پر یونہی مطلق باقی رکھا ہے۔

میں آپکا حجاب ناداغی توڑنے کو ہر قسم کی مصرح روایات سے بہ نشان کتاب و باب کچھ حاضر کروں۔

### طریق شعبہ:

- (۱) کتاب الافتتاح باب التطبيق ، اخبرنا اسمعیل بن محمد بن مسعود حدثنا خالد بن الحارث عن شعبہ عن سلیمان۔
- (۲) کتاب الطهارة باب المضع ، اخبرنا اسمعیل بن محمد بن مسعود حدثنا خالد بن الحارث عن شعبہ ،
- (۳) کتاب المواقیت باب الرخصة فی الصلوة بعد العصر ، اخبرنا اسمعیل بن مسعود عن خالد بن الحارث عن شعبہ ،
- (۴) کتاب الامامة باب الجماعة اذا كانوا اثنین ، اخبرنا اسمعیل بن مسعود ثنا خالد بن عن شعبہ،
- (۵) کتاب السهو باب التحری ، اخبرنا اسمعیل بن مسعود ثنا خالد بن الحارث عن شعبہ ،

### تصریح اسمعیل سوی مامر:

- (۶) کتاب الامامة باب الرخصة للامام فی التطویل ، اخبرنا اسمعیل بن مسعود ثنا خالد بن الحارث ۔

(۷) کتاب قیام اللیل باب وقت رکعتی الفجر ، اخبرنا اسمعیل بن مسعود قال ثنا خالد بن الحارث۔

(۸) کتاب الركوة باب عطية المرأة بغير اذن زوجها ، اخبرنا اسمعیل بن مسعود قال ثنا خالد بن الحارث۔

(۹) کتاب المزارعة باب احادیث النهی عن كرى الارض بالثلث والرابع ، اخبرنا اسمعیل بن مسعود قال ثنا خالد بن الحارث۔

(۱۰) کتاب القسامة والقود باب عقل الاصابع ، اخبرنا اسمعیل بن مسعود قال ثنا خالد بن الحارث۔

### تصریح النسائی،،

(۱۱) کتاب الحيض باب مضاجعة الحيض في ثياب حيضها ، اخبرنا اسمعیل بن مسعود ثنا خالد بن الحارث۔

(۱۲) کتاب السهو باب اذا قيل للرجل هل صليت ، اخبرنا اسمعیل بن مسعود ومحمد بن عبد الاعلی قالوا حدثنا خالد بن الحارث۔

(۱۳) کتاب الصيام باب اتغذم ببل شهر رمضان ، اخبرنا اسمعیل بن مسعود ثنا خالد بن الحارث۔

(۱۴) کتاب المزارعة باب احادیث النهی عن كرى الارض بالثلث والرابع ، اخبرنا اسمعیل بن مسعود ثنا خالد بن الحارث۔

(۱۵) کتاب الاشربة باب الترخیص فی انتباز البسر ، اخبرنا اسمعیل بن مسعود ثنا خالد بن الحارث۔

کیوں ملاجی! یہ کیا دین و دیانت ہے کہ حدیثیں رد کرنے کو ایسے جھوٹے فقرے بناؤ اور بے ٹکان جزم کرتے ہوئے پلک تک نہ جھپکاؤ وہ تو خدا نے خیر کر لی کہ امام نسائی نے اسمعیل بن مسعود کہہ دیا تھا۔ کہیں نرا اسمعیل ہوتا تو ملاجی کو کہتے کیا لگتا۔ کہ یہ حدیث تم اہل سنت کے نزدیک سخت مردود کہ اسکی سند میں اسمعیل دہلوی موجود ہے۔

ملاجی! صرف ایک مسئلہ میں اول تا آخر اتنی خرافات ، علم حدیث کی کھلی کھلی باتوں سے یہ جاہلانا مخالفت۔ اگر دیدہ و دانستہ ہیں تو شکایت کیا کہ اخفائے حق تلحیح باطل ، تلحیس عامی ، اور اغوائے جاہل ، طوائف ضالہ کا ہمیشہ داب رہا ہے۔ اور اگر خود حضرت کی

حدیث دانی اتنی ہے تو خدا را، خدا و رسول سے حیا کیجئے۔ اپنے دین و دھرم پر دیا کیجئے۔ یہ منہ اور اجتہاد کی لپک، یہ لیاقت اور مجتہدین پر ہمک، عمروفا کرے تو آٹھ دس برس کسی ذی علم مقلد کی کفش برداری کیجئے، حدیث کے متون شروع و اصول و درجہ کی کتابیں سمجھ کر پڑھ لیجئے، اور یہ نہ شرمائیے کہ پوڑھے طوطوں کے پڑھنے پر لوگ ہنستے ہیں، ہنسنے دو ہنسنے ہی گھر بستے ہیں۔ اگر علم مل گیا تو عین سعادت، یا طلب میں مر گئے تو جب بھی شہادت، بشرط صحت ایمان و حسن نیت، و اللہ الہادی لقلب الخبیث،

الحمد للہ، مہر حق منجلی ہوا، اور آفتاب صواب متجلی، جن جن احادیث سے جمع بین الصلوٰتین کا ثبوت نہ سہل ثبوت بلکہ قطعی ثبوت زعم کیا گیا تھا واضح ہوا کہ ان میں ایک حرف مثبت مقال نہیں۔ مذہب حنفی اثبات صوری و نفی حقیقی دونوں میں بے دلیل بتا دیا تھا۔ روشن ہوا کہ قرآن و حدیث اسی کے موافق، دلائل ساطعہ اسی پر ناطق، جن میں رد و انکار کی اصلاح محال نہیں۔ اور بعونہ تعالیٰ بغفیل مسئلہ وہ تازہ مجملہ، کہ نہ مشغلہ، ادعائے عمل بالحدیث کا اشغلہ، اسکا بھرم بھی من مانا کھلا کہ ہوا سے غرض، ہوس سے کام، اور اتباع حدیث کا نام بدنام۔ پرانے پرانے، حد کے سیانے۔ جب اپنی سخن پروی پر آئیں صحیح حدیثوں کو مردود بتائیں، ثقہ ائمہ کو مطعون بتائیں۔ بخاری و مسلم پس پشت ڈالیں، انکے رواۃ و اسانید میں شاخسانے نکالیں۔ ہزار چھل کریں سو ہزار چج جیسے بنے صحیح حدیثیں چج۔ امام مالک و امام شافعی کی تقلید حرام، نہ فقط حرام کہ شرک کا پیغام۔ مگر جب حنفیہ کے مقابل دم پر بنے، مجتہد چھوڑ کر مقلدوں کی تقلید سے گاڑھی چھنے۔ اب ایک ایک شافعی مالکی کو جھک جھک کر سلام، اس کے پاؤں پکڑ اسکا دامن تمام یہ بڑا پیشوا وہ بھاری امام۔ ان میں جس کا کلام کہیں ہاتھ لگ گیا اگرچہ کیسا ہی ضعیف، کتنا ہی خطا پس خضر مل گئے، غنچے کھل گئے، اندر کے جی کے کواڑ کھل گئے سب کوفت سوخت کے غبار دھل گئے۔ وحی مل گئی ایمان لے آئے، اسی سے حنفیہ پر حجت لائے۔ اب خبردار کوئی پیچھے نہ پڑو، احبار و رہبان کی آیت نہ پڑھو۔

چھٹکارے کی گھڑی بچاؤ کا وقت ہے۔ شرک بلا سے ہو، اب مکت ہے۔

مسلمانو! حضرت کے یہ انداز دیکھے بھالے، اپنا ایمان بچائے سنبھالے۔ فریب میں نہ آنا یہ زہر درجام ہیں دھوکا نہ کھانا سبزہ زیر دام ہیں۔ بے مہاروں کی چال ہر حال بری ہے۔ تقلید

سے بری ائمہ سے بری ہے۔ بے راہ روی کا دھیان نہ لانا، چادر سے زیادہ پاؤں نہ پھیلاتا۔  
اتباع ائمہ راہ ہدی ہے، راہ ہدی کا والی خدا ہے۔ لله الحمد و لی الهدایۃ منہ البدایۃ و الیہ  
النهایۃ۔

### خلاصۃ الکلام وحسن الختام

الحمد للہ، نحن اپنے درود اقصیٰ کو یہ نچا۔ اب شخص کلام و حاصل مرام چند باتیں یاد رکھیے۔

اولاً: جمع صوری بدلائل صحیحہ روشن ثبوت سے بے پردہ حجاب اور اسکا انکار انکار آفتاب  
ثانیاً: کسی حدیث صحیح میں جمع تقدیم کا نام کو بھی اصلاً پتہ نہیں، اسکی نسبت ادعائے قطعی ثبوت  
محض کج العکبوت۔

ثالثاً: جمع تاخیر میں بھی کوئی حدیث صحیح صریح جیسا کہ ادعا کیا جاتا ہے ہرگز موجود نہیں۔ یا  
ضعاف و منا کیر ہیں یا محض بے علاقہ یا صاف محتمل، اور محتملات سے ہوس اثبات مہمل و محمل۔  
رابعاً: جب جمع صوری پر ثبوت مفسر متعین نا قابل تاویل قائم، تو محتملاً خصوصاً حدیث ابن عمر  
رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا اسی کی طرف رجوع لازم۔ کہ قاعدہ ارجاع محتمل بہ متعین ہے نہ نکس، کہ  
سراسر نکس۔

خامساً: نماز بعد شہادتیں اہم فرائض و اعظم ارکان اسلام ہے، اور اس میں رعایت وقت کی  
فرضیت اظہر ضروریات دین سے جسے مسلمانوں کا ایک ایک بچہ جانتا ہے۔ یوہیں اوقات خمسہ  
قایت شہرت و استفاضہ پر بالغ حد تو اتر ہیں۔ اگر حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
نے حالت سفر میں جس کی ضرورت ہمیشہ ہر زمانہ میں ہر شخص کو رہی اور رہتی ہے، چار نمازوں  
کیلئے اوقات مشہورہ معلومہ معروفہ کے سوا تو لایا فعلاً کوئی اور حکم عطا فرمایا ہوتا تو واجب تھا کہ جس  
شہرت جلیلہ کے ساتھ اوقات خمسہ منقول ہوئے اسی طرح یہ نیا وقت بھی نقل کیا جاتا۔ آخر  
حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ فعل کسی خلوت میں نہ کیا غزوہ تبوک میں ہزار ہا صحابہ  
کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہمراہ رکاب سعادت مآب تھے۔ اگر حضور جمع فرماتے بلاشبہ وہ سب  
کے سب دیکھتے اور کثرت رواۃ سے اسے بھی مشہور کر چھوڑتے۔ یہ کیا کہ ایسی عظیم بات ایسے  
جلیل فرض کے ایسے ضروری لازم میں ایسی صریح تبدیل ایسے مجمع کثیر کے سامنے واقع ہو

اور اسے یہ بھی ایک دو راوی روایت فرمائیں۔

تو بلاشبہ یہ بھی جمع صوری فرمائی جس میں نہ وقت بدلا، نہ کسی حکم میں تغیر نے راہ پائی کہ اسکے اشتہار پر دواعی متوفر ہوتے نظر انصاف صاف ہو تو صرف ایک یہی کلام تمام دلائل خلاف کو بس ہے۔ کہ جب باوصف تو فرد داعی نقل احاد ہے تو لاجرم جمع صوری پر محمول کہ تو فرہجور، اور بالفرض کوئی روایت مفسرہ ناقابل تاویل ملے تو متروک العمل کہ ایسی جگہ احاد رہنا عقل سے دور سا و سنا: نمازوں کیلئے تعین و تخصیص اوقات آیات قرآن عظیم و احادیث حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے قطعی الثبوت ہے۔ اگر کہیں اسکا خلاف مانجئے تو وہ بھی ویسا ہی قطعی چائیے جیسے عصر عرفہ و مغرب مزدنہ کا اجماعی مسئلہ، ورنہ یقینی کے مقابل غنی مضل۔

سابعاً: بالفرض اگر مثل منع دلائل جمع بھی قابل سماع تسلیم کیجئے تاہم ترجیح منع کو ہے کہ جب حاضر و مبع جمع ہوں تو حاضر مقدم ہے۔

ثامناً: جانب جمع صرف نقل فعل ہے، قول اگر ہے تو جمع صوری میں، جانب منع دلائل قولیہ و فعلیہ دونوں موجود اور قول فعل پر مرجع تو مجموع قول و فعل محض نقل فعل پر بدرجہ اولیٰ۔

تاسعاً: ائمہ سنیہ راوی اور مرجع منع ہے کہ ابن عمرو انس میں کسی کو نہایت جلیلہ عبد اللہ بن مسعود تک رسائی نہیں، رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

یہ وہی ابن مسعود ہیں جنکی نسبت حدیث میں ہے۔ حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تمسکوا بعہد ابن ام عبد

ام عبد کے عہد کو لازم پکڑو،

مرقاۃ میں ہے۔ اسی لئے ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ انکی روایت و قول کو خلفائے اربعہ کے بعد سب صحابہ کے قول پر ترجیح دیتے ہیں۔

یہ وہی ابن مسعود ہیں جنہیں حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ صاحب سر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے۔

۵۲۳۔ عن حذیفۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان اشبه الناس دلاً و سمتاً و ہدیاً

برسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عبد اللہ بن مسعود ۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک چال، ڈھال اور روش میں سب سے زیادہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مشابہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

یہ وہی ابن مسعود ہیں جنہیں امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

۵۲۴۔ کنیف ملیٰ علما۔

گٹھری ہیں علم سے بھری ہوئی۔

نہایت یہ کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

۵۲۵۔ رضیت لامتی ما رضی لہا ابن ام عبد۔

میں نے اپنی امت کیلئے پسند فرمالیا جو کچھ عبد اللہ بن مسعود اسکے لئے پسند کرے۔

لا جرم ہمارے ائمہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نزدیک خلفائے اربعہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے بعد وہ جناب تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان سے علم و فقاہت میں زائد ہیں۔  
مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں ہے۔

هو عمدا المتألفه الصحابة بعد الخلفاء الاربعة۔

ہمارے ائمہ کے نزدیک ابن مسعود خلفاء اربعہ کے بعد سب سے زیادہ فقیہ ہیں۔

عاشراً: اگر بالفرض براہین منع وادلہ جمع کا نئے کی تول برابر ہی سہی۔ تاہم منع ہی کو ترجیح رہے گی کہ اس میں احتیاط زائد ہے۔ اگر عند اللہ جمع درست بھی ہوئی تو ایک جائز بات ہے۔ جسکے ترک میں بالاجماع گناہ نہیں بلکہ بالاتفاق اسکا ترک ہی افضل ہے۔ اور اگر عند اللہ نادرست ہے تو جمع تاخیر میں نماز دانستہ قضا کرنی ہوگی۔ اور جمع تقدیم میں سرے سے ادائی نہ ہوگی۔ فرض گردن پر رہے گا۔ تو ایسی بات جسکا ایک پہلو خلاف اولیٰ اور دوسری جانب گناہ کبیرہ ہو تو عاقل کا کام یہ ہی ہے کہ اس سے احتراز کرے۔

یہاں جو ملائی ایمان کی آنکھ پر ٹھیکری رکھ کر لکھ گئے ہیں کہ۔

تفکیک مذکور اس صورت میں جاری ہوتی ہے جس میں طرفین کا مذہب مدلل بدلائل ہو اور صورت اختلاف کی ہو حالانکہ مسئلہ جمع میں مائتین کا دعویٰ بلا دلیل ہے اور ناجائز کہنا انکا خلاف ہے اختلاف نہیں۔ پس اگر صحت میں عمل مدلل بدلائل کے قول بلا دلیل شک ڈال دیا کرے تو سیکڑوں اعمال باطل ہو جائیں اور حق و باطل میں کچھ تیز نہ رہے۔“

### معیار حق مصنفہ ملاجی

ان جھوٹی بالاخوانیوں، سینہ زوری کی لن ترانیوں کا کچا چٹھا بھونہ تعالیٰ سب کھل چکا۔ مگر حیا کا بھلا ہو جس کے آسرے جیتے ہیں، یونہی تو آفتاب پر خاک اڑا کر اندھوں کو سمجھا دیا کرتے ہیں کہ حنفیہ کا مذہب بے دلیل و خلاف حدیث ہے۔

خدا کی شان قرآن عظیم و احادیث رسول کریم علیہ علی آلہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی ان قاهر دلیلوں کو جنہیں سن کر جگر تک دھمک پونچی ہوگی بے دلیل ٹھہراؤ۔ اور اپنے ضعیف و بے ثبوت قول کو قطعی یقینی مدلل بتاؤ۔ اور عمل بالحدیث و دین و دیانت کا نام لیتے نہ شرمائو۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

### آدمیاں کلم شد عند ملک گرفت اجتہاد

فقیر غفرلہ المولیٰ القدر نے یہ چند اوراق کہ بنظر احقاق حق لکھے۔ مولیٰ عزوجل اپنے کرم سے قبول فرمائے۔ شر حساد و شامت ذنوب سے محفوظ رکھے۔ وجہ ثبات و استقامت مقلدین کرام بنائے۔ یہ امید تو ان شاء اللہ القریب الحیب نقد وقت ہے۔ مگر دشمنان حنفیت کو ہدایت ملنے، عناد حنفیہ کی راہ نہ چلنے کی طرف سے یاس سخت ہے۔ کہ کھلے مکابروں میں جن صاحبوں کی یہ ہمتیں بڑھی ہیں۔ یہ مشقیں چڑھی ہیں۔ انہیں آئندہ ایسی اور ان سے بڑھ کر اور ہزار ہٹ دھرمیاں کرتے کیا لگتا ہے۔ تحریف، تعصب، مکابرے اور حکم کا کیا علاج ہے۔ سوا اسکے کہ شر شریران سے اپنے رب عزوجل کی پناہ لوں اور بتوسل روح اکرم امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس سے عرض کروں۔

رب انی اعوذ بک من همزات الشیاطین و اعوذ بک رب ان یحضرون و صلی اللہ تعالیٰ علی الہادی الامین الامان المأمون محمد و آلہ و صحبہ الکرام و الذین ہم بہد ہم بہتلون۔



الحمد للہ کہ یہ مبارک رسالہ، نفیس عجلالہ یازدہم ماہ رجب المرجب ۱۳۱۳ھ ہجریہ علی صاحبہا افضل الصلوٰۃ والثناء کو تمام اور لمحاظ تاریخ حاجز البحرین الواقعی عن جمع الصلوٰتین، نام ۱۰۱۔

ربنا تقبل منا انک انت السميع العليم و صلی اللہ تعالیٰ علی سید المرسلین محمد و آلہ و صحبہ اجمعین۔ آمین۔ سبحانک اللہم و بحمدک اشہد ان لا الہ الا انت استغفرک و اتوب الیک، و اللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم و علمہ جل مجدہ اتم و احکم۔

نقاوی رضویہ قدیم ۴۱۴/۲

نقاوی رضویہ جدید ۲۹۲/۵ تا ۳۱۳ تک

## (۱۴) بحالت سفر ایک نماز آخر وقت اور دوسری اول وقت میں پڑھنا

۵۲۶۔ عن نافع وعبد الله بن واقد رضي الله تعالى عنهما ان مؤذن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما قال: الصلوة، قال: سر، حتى اذا كان، قبل غيوب الشفق نزل، فصلى المغرب، ثم انتظر حتى غاب الشفق فصلى العشاء، ثم قال: ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم كان أَعْجَلَ به أمر صبح مثل الذي صنعت فسار في ذلك اليوم واليلة ميسرة ثلث۔

حضرت نافع و حضرت عبد اللہ بن واقد رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مؤذن نے نماز کا تقاضا کیا۔ فرمایا: چلو، یہاں تک کہ شفق ڈوبنے سے پہلے اتر کر مغرب پڑھی۔ پھر انتظار فرمایا یہاں تک کہ شفق ڈوب گئی۔ اس وقت عشاء پڑھی۔ پھر فرمایا: حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب کوئی جلدی ہوتی تو ایسا ہی کرتے جیسا میں نے کیا۔ حضرت ابن عمر نے اس دن رات میں تین رات دن کی راہ قطع کی۔ ۱۴۔

کی۔ ۱۴۔

۵۲۷۔ عن نافع رضي الله تعالى عنه قال: خرجت مع عبد الله ابن عمر رضي الله تعالى عنهما في سفر يريد ارضه فأتاه آت فقال: ان صفية بنت ابى عبيد لما

بہا ، فانظر ان تتركها فخرج مصرعا و معه رجل من قريش يسايره ، و غابت الشمس فلم يصل الصلوة ، و كان عهدي به و هو يحافظ على الصلوة فلما ابطأ قلت : الصلوة ، يرحمك الله ، فالتفت الي و مضى ، حتى اذا كان في آخر الشفق نزل فصلى المغرب ، ثم اقام العشاء و قد توارى الشفق فصلى بناء ، ثم أقبل علينا فقال : إن رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم كان اذا أعجل به السير صنع هكذا ۔

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ ایک سفر میں گیا جبکہ وہ اپنی ایک زمین دیکھنے تشریف لے گئے تھے۔ کسی نے آ کر کہا: آپ کی زوجہ صفیہ بنت ابی عبید اپنے حال میں مشغول ہیں۔ شاید ہی آپ انہیں زندہ پائیں۔ یہ سن کر بہ سرعت چلے اور ان کے ساتھ ایک مرد قریشی تھا۔ سورج ڈوب گیا اور نماز نہ پڑھی۔ اور میں نے ہمیشہ انکی یہی عادت پائی تھی کہ نماز کی محافظت فرماتے تھے۔ جب دیر لگائی تو میں نے عرض کیا: نماز، خدا آپ پر رحم فرمائے۔ میری طرف پھر کر دیکھا اور آگے روانہ ہوئے۔ جب شفق کا اخیر حصہ رہا تو کر مغرب پڑھی۔ پھر عشاء کی تکبیر اس حال میں کہی کہ شفق ڈوب چکی تھی۔ اس وقت عشاء پڑھائی۔ پھر ہماری طرف منہ کر کے کہا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب سفر میں جلدی ہوتی ایسا ہی کرتے۔ ۱۲م

۵۲۸۔ عن نافع رضي الله تعالى عنه قال: اقبلنا مع ابن عمر من مكة حتى اذا كان ببعض الطريق استصرخ علي زوجته فقيل له : انها في الموت ، فاسرع السير و كان اذا نودي بالمغرب نزل مكانه فصلى فلما كان تلك الليلة نودي بالمغرب فصار حتى امسينا ، فظننا انه نسي فقلنا: الصلوة ، فصار حتى اذا كان الشفق قرب أن يغيب نزل فصلى المغرب ، و غاب الشفق فصلى العشاء ، ثم أقبل علينا فقال : هكذا كنا نصنع مع رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اذا جد بنا السير۔ حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ مکہ سے واپس ہوئے تو راستہ ہی میں تھے کہ انکو انکی بیوی حضرت صفیہ

بنت ابی صبیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے میں اطلاع ملی کہ وہ موت کے قریب ہیں تو آپ نے سفر تیز کر دیا۔ انکی عادت کریمہ یہ تھی کہ جب مغرب کی اذان ہوتی تو نماز کے لئے فوراً اترتے۔ لیکن اس رات اذان کے بعد بھی سفر جاری رکھا یہاں تک کہ رات آگئی۔ ہم سمجھے کہ شاید نماز کے بارے میں بھول گئے۔ لہذا یاد دلانے کی غرض سے ہم نے کہا: نماز، لیکن پھر بھی سفر جاری رکھا یہاں تک کہ جب شفق ڈوبنے کے قریب ہوئی تو سواری سے اترے اور مغرب پڑھی، اور شفق ڈوب گئی تو عشاء پڑھی، پھر ہماری طرف منہ کر کے کہا: ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایسا ہی کیا کرتے تھے جب سفر میں جلدی ہوتی۔

۵۲۹۔ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا عجلہ السیر فی السفر یؤخر صلوۃ المغرب حتی یجمع بینہا و بین العشاء، قال: سالم و کان عبد اللہ بفعلہ اذا عجلہ السیر، و یقیم المغرب فیصلیہا رکعتین۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب سفر میں جلدی ہوتی تو مغرب کی نماز اتنی مؤخر کر دیتے کہ مغرب اور عشاء کی ساتھ ساتھ پڑھتے۔ حضرت سالم بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بھی جب سفر میں جلدی ہوتی تو ایسا ہی کرتے۔ کہ مغرب کی اقامت کہہ کر تین رکعتیں پڑھ لیتے پھر سلام پھیر کر تھوڑی دیر ٹھہرتے۔ پھر عشاء کی اقامت کہہ کر دو رکعتیں پڑھتے۔ ۱۲م

۵۳۰۔ عن أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی السفر یؤخر الظهر و یقدم العصر و یؤخر المغرب و یقدم العشاء۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر میں ظہر کو دیر فرماتے اور عصر کو اول وقت پڑھتے، مغرب کی تاخیر فرماتے

## عشاء کو اول وقت پڑھتے۔

۵۳۱۔ عن سالم بن عبد الله رضى الله تعالى عنهما قال: ان صفية بنت ابي عبيد كانت تحته فكتبت اليه ، وهو في زراعته له ، انى في آخر يوم من ايام الدنيا و اول يوم من الاخرة ، فركب فاسرع السير اليها ، حتى اذا حانت صلوۃ الظهر قال له المؤذن ، الصلوۃ يا ابا عبد الرحمن اقم يفتت ، حتى اذا كان بين الصلوتين نزل ، فقال ، اقم ، فاذا سلمت فاقم ، فصلى ثم ركب حتى اذا غابت الشمس ، قال له المؤذن : الصلوۃ ، فقال: كفعلك في صلوۃ الظهر والعصر ، ثم سار حتى اذا اشتبكت النجوم نزل ، ثم قال للمؤذن : اقم ، فاذا سلمت فاقم ، فصلى ثم انصرف فالتفت اليها فقال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : إِذَا حَضَرَ أَحَدُكُمْ الْأَمْرُ الَّذِي يَخَافُ قُوَّةَ فَلْيَصِلْ هَذِهِ الصَّلَاةَ ۔

حضرت سالم بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صفیہ بنت ابی عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے میرے والد کو خط لکھا کہ اب میرا دم واپس ہے جب آپ اپنے کھیت پر تشریف فرما تھے۔ تو آپ نہایت حیر چلے۔ یہاں تک کہ جب ظہر کا وقت قریب ہوا تو مؤذن نے عرض کیا: اے ابو عبد الرحمن! نماز، آپ نے کوئی توجہ نہ فرمائی۔ یہاں تک کہ جب دونوں نمازوں کے درمیان کا وقت قریب آیا تو اترے، فرمایا: اقامت کہو اور جب میں سلام پھيروں تو عصر کی اقامت کہنا، پھر عصر کی نماز پڑھ کر سوار ہوئے یہاں تک کہ سورج غروب ہونے کے قریب ہو گیا، مؤذن نے پھر عرض کیا: نماز، فرمایا: جیسے تو نے ظہر و عصر میں کیا، پھر چلتے رہے یہاں تک کہ جب تارے خوب کھل آئے تو سواری سے اترے، پھر مؤذن سے فرمایا: اقامت کہہ، اور جب میں سلام پھیر کر فارغ ہو جاؤں تو عشاء کے لئے اقامت کہنا، چنانچہ آپ نماز سے فارغ ہو کر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کو کوئی کام پیش آئے اور اسکے فوت ہونے کا خوف ہو تو اس طرح نماز پڑھئے۔ ۱۲م

۵۳۲۔ عن عمر بن علي رضى الله تعالى عنهما قال : ان علياً كان اذا سافر

سار بعد ما تعرب الشمس حتى تكاد ان تظلم ثم ينزل فيصلی المغرب ثم يدعو بعشائه فيتعشى ثم يصلی العشاء ثم یرتحل و يقول هكذا كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يصنع۔

حضرت عمر بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ بیشک امیر المؤمنین مولیٰ المسلمین سیدنا حضرت علی، مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الاسنی جب سفر فرماتے، سورج ڈوبنے پر چلتے رہتے یہاں تک کہ قریب تھا کہ تاریکی ہو جائے پھر اتر کر مغرب پڑھتے۔ پھر کھانا منگا کر تناول فرماتے۔ پھر عشاء پڑھ کر کوچ کرتے اور کہتے اسی طرح حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا کرتے تھے۔

امام عینی نے فرمایا: لا ہاس بہ، اسکی سند میں کوئی نقص نہیں۔

۵۳۳۔ عن ابی عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : و فدت انا و سعد بن مالک و نحن فبادر للجمع ، فکنا نجمع بین الظهر والعصر ، نقدم من هذه و تؤخر من هذه ، ونجمع بین المغرب والعشاء نقدم من هذه و تؤخر من هذه حتی قدمنا مكة۔

حضرت ابو عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں اور حضرت سعد بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ حج کے ارادے سے نکلے۔ توج کی جلدی میں مکہ معظمہ تک ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کو یوں جمع کرتے گئے کہ ظہر و مغرب دیر کر کے پڑھتے اور عصر و عشاء جلد۔

۵۳۴۔ عن عبد الرحمن بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : صحبت عبد الله بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی حجة فکان يؤخر الظهر و يعجل العصر ، و يؤخر المغرب و يعجل العشاء، و ليسفر لصلوة الغداة۔

حضرت عبد الرحمن بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ حج کو گیا، تو میں نے آپ کا طریقہ مبارک دیکھا کہ ظہر میں تاخیر فرماتے اور عصر میں جلدی، مغرب میں تاخیر اور عشاء میں جلدی، اور صبح روشن کر کے

پڑھتے۔

### (۱۵) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اللہ عزوجل نے اپنے نبی کریم علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم کے ارشادات سے نماز فرض کا ایک خاص وقت جداگانہ مقرر فرمایا کہ نہ اس سے پہلے نماز کی صحت نہ اس کے بعد تاخیر کی اجازت، ظہر بن عرفہ وعشائین مزدلفہ کے سوا دو نمازوں کا قصد ایک وقت میں جمع کرنا سزا حضرت اہرگز کسی طرح جائز نہیں۔

قرآن عظیم و احادیث صحاح سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسکی ممانعت پر شاہد عدل ہیں۔ یہ ہی مذہب ہے حضرت ناطق بالحق والصواب، موافق الرائے بالوجہ والکتاب امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم و حضرت سیدنا سعد بن وقاص احد العشرة المشہورۃ، و حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود من اجل فقہاء الصحابۃ البررة، و حضرت سیدنا واہب بن سیدنا عبداللہ بن عمر فاروق، و حضرت سیدنا ام المؤمنین الصدیقہ بنت الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین اعظم صحابہ کرام کا۔ و خلیفہ راشد امیر المؤمنین عمر بن عبدالعزیز و امام سالم بن عبداللہ بن عمر، و امام علقمہ بن قیس، و امام اسود بن یزید نخعی و امام حسن بصری، و امام ابن سیدین، و امام ابراہیم نخعی، و امام کھول شامی، و امام جابر بن زید، و امام عمر بن دینار، و امام حماد بن ابی سلیمان، و امام اجل ابو حنیفہ اجلہ ائمہ تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

و امام سفیان ثوری، امام لیث بن سعد، امام قاضی الشرق والغرب ابو یوسف، و امام ابو عبداللہ محمد الشیبانی، و امام زفر بن الہذیل، و امام حسن بن زیاد، و امام دارالہجرۃ عالم المدینہ مالک بن انس فی رولۃ ابن قاسم اکابر جمع تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ و امام عبدالرحمن بن قاسم عتقی تلمیذ امام مالک، و امام عیسیٰ بن ابان، و امام ابو جعفر احمد بن سلامہ مصری و غیر ہم ائمہ دین، رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

تحقیق مقام یہ ہے کہ جمع بین الصلوۃ تین یعنی دو نمازیں ملا کر پڑھنا دو قسم ہے۔

۱۔ جمع فعلی: جسے جمع صوری بھی کہتے ہیں۔

کہ واقع میں ہر نماز اپنے وقت میں واقع مگر ادا میں مل جائیں۔ جیسے۔ ظہر اپنے آخر وقت میں پڑھی کہ اسکے ختم پر وقت عصر آ گیا۔ اب فوراً عصر اول وقت پڑھ لی۔ ہوئیں تو دونوں

اپنے اپنے وقت پر اور فعلا وصورۃ مل لگیں۔ اسی طرح مغرب میں دیر کی یہاں تک کہ شفق ڈوبنے پر آئی اس وقت پڑھی۔ ادھر قارغ ہوئے کہ شفق ڈوب گئی عشا کا وقت ہو گیا وہ پڑھ لی۔ ایسا ملنا بعد رمرض و ضرورت سفر بلاشبہ جائز ہے۔ ہمارے علماء کرام بھی اسکی رخصت دیتے ہیں۔

۲۔ جمع وقتی: جسے جمع حقیقی بھی کہتے ہیں۔

یعنی بمعنی مصطلح قائلان جمع کہ جو معنی جمع الکامد ہب ہے وہ حقیقۃً اسی صورت میں ہے۔ ورنہ جمع اپنے اصل معنی پر دونوں جگہ حقیقی ہے کمالا مطلق۔

اور اسی لحاظ سے جمع فعلی کو صوری کہتے ہیں ورنہ حقیقۃً فرائض میں یہ جمع بھی جمع صوری ہی ہے۔ ان میں تا اطل محال تو جب ملیں گے صورۃً ملیں گے۔ اور معنی جدا فاعلہم فانه نفیس جدا اس جمع کے یہ معنی ہیں کہ ایک نماز دوسری کے وقت میں پڑھی جائے جس کی دو صورتیں ہیں

جمع تقدیم

کہ وقت کی نماز مثلاً ظہر یا مغرب پڑھ کر اسکے ساتھ ہی متصل بلا فصل پچھلے وقت کی نماز مثلاً عصر یا عشا پچھلی پڑھ لیں۔

## جمع تاخیر

کہ پہلی نماز مثلاً ظہر یا مغرب کو با وصف قدرت و اختیار قصداً اٹھا رکھیں کہ جب اسکا وقت نکل جائے گا۔ پچھلی نماز مثلاً عصر یا عشا کے وقت میں پڑھ کر اس کے بعد متصل خواہ منفصلاً اس وقت کی نماز ادا کریں گے۔

یہ دونوں صورتیں بحالت اختیار صرف حجاج کرام کو صرف حج میں صرف عصر اور مغرب مزدغہ میں جائز ہے۔ اول میں جمع تقدیم اور دوم میں جمع تاخیر عام ازیں کہ وہ مسافر ہوں یا خاص ساکنان مکہ و منی وغیرہا مواضع قریہ کہ وہ بوجہ نسک ہے نہ بوجہ سفر، اور بحالت اضطرار و عدم قدرت سفر حضر، یا ظہر عصر وغیرہا کسی بھی کی تخصیص نہیں جتنی نمازوں تک مشغولی جہاد، یا شدت مرض یا غشی وغیرہا کے سبب قدرت نہ ملے ناچار سب مؤخر رہیں گی۔ اور وقت قدرت بحالت عدم سقوط ادا کی جائیں گی۔ جس طرح حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے غزوہ خندق میں ظہر و عصر و مغرب عشا کے وقت پڑھیں۔ انکے سوا

کبھی کسی شخص کو کسی حالت میں کسی صورت جمع وقتی کی اصلاً اجازت نہیں۔ اگر جمع تقدیم کریگا نماز اخیر محض باطل و ناکارہ جائے گی۔ جب اسکا وقت آئے گا فرض ہوگی۔ نہ پڑھیں گا ذمہ پر رہے گی۔ اور جمع تاخیر کریگا تو گنہگار ہوگا۔ عدا نماز قضا کر دینے والا ٹھہرے گا۔ اگرچہ دوسرے وقت میں پڑھنے سے فرض سر سے اتر جائے گا۔

یہ تفصیل مذہب مہذب ہے اور اسی پر دلائل قرآن و حدیث ناطق بلکہ تو قیت صلوٰۃ کا مسئلہ متفق علیہا ہے۔ ہر مسلمان جانتا ہے کہ نماز کو دانستہ قضا کر دینا بلاشبہ حرام، تو جس طرح صبح یا عشا قضا نہ پڑھنی کہ ظہر یا فجر کے وقت پڑھ لیں گے حرام قطعی ہے یوں ہی ظہر یا مغرب قضا نہ پڑھنی کہ عصر یا عشا کے وقت ادا کریں گے حرام ہونا لازم۔ اور وقت سے پہلے تو حرمت درکنار نماز ہی بیکار۔

جیسے کوئی آدمی رات سے صبح کی نماز یا پہر دن چڑھے سے ظہر پڑھ رکھے قطعاً نہ ہوگی۔ یونہی جو ظہر کے وقت عصر یا مغرب کے وقت عشا نبٹا لے اس کا بھی نہ ہونا واجب۔

احادیث میں کہ حضور پر نور صلوات اللہ تعالیٰ و سلامہ علیہ سے جمع منقول اس میں صراحتاً وہی جمع صوری مذکور، یا مجمل و محتمل اسی صریح مفصل پر محمول۔ جمع حقیقی کے باب میں اصلاً کوئی حدیث صحیح صریح مفسر وار نہیں جمع تقدیم تو اس قابل بھی نہیں کہ اس پر کسی حدیث صحیح کا نام لیا جائے۔ جمع تاخیر میں احادیث کثیرہ کے خلاف دو حدیثیں ایسی آئیں جن سے ہادی النظر میں دھوکا ہو۔ مگر عندا التحقیق جب احادیث متنوعہ کو جمع کر کے نظر انصاف کی جائے فوراً حق ظاہر ہو جاتا ہے کہ یہ بھی وجوہاً یا امکانات اسی جمع صوری کی خبر دے رہی ہے۔ غرض جمع وقتی پر شرع مطہرہ سے کوئی دلیل واجب القبول اصلاً قائم نہیں بلکہ بکثرت صحیح حدیثیں اور قرآن عظیم کی متعدد آیتیں اور اصول شرع کی واضح دلیلیں اس کی نفی پر حجت مبین، یہ اجمال کلام و دلائل مذہب ہے۔

اس مسئلہ میں ہمارے زمانے کے امام لاندہاں، مجتہدنا مقلدان، مخترع طرز نوی مبتدع ازاد روی، میاں نذیر حسین صاحب دہلوی، ہدایہ اللہ الی الصراط السوی نے کتاب عجب العجاہ معیار الحق کے آخر میں اپنی چلتی حد بھر کا کلام مشہع کیا، مباحث مسئلہ میں اگلے و پچھلے، مالکیوں، شافعیوں وغیرہم کا الٹا پلٹا، الجھا سلجھا، جیسا کلام حنفیہ کے خلاف جہاں کہیں ملا سب



جمع کر لیا، اور کھلے خزانے، احادیث صحاح کو رد فرمانے، رواد صحیحین کو مردود بتانے، بخاری و مسلم کی صد ہا حدیثوں کو اہیات بتانے، محدثی کا بھرم، عمل بالحدیث کا دھرم دن دھاڑے دھڑی دھڑی کر کے لٹانے میں رنگ رنگ سے اپنی نئی ابکار افکار کو جلوہ دیا۔

تو بعون قدیم اس تحریر عظیم التحریر، حائز ہر غٹ و یا بس و تقیر و قظیم کے رد میں تمام مساعی نو و کہن کا جواب، اور ملاجی کے ادعائے باطل عمل بالحدیث و لیاقت اجتہاد و علم حدیث کے روئے نہانی سے کشف حجاب، بعض علمائے عصر و علمائے وقت غفر اللہ تعالیٰ لنا و لہ و شکر فی الانتصارنا الحق سعینا و سعیه نے ملاجی پر تعقبات کثیرہ بسیطہ کئے مگر ان شاء اللہ العزیز الکریم و لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العزیز، یہ افاضات تازہ چیزے و بگرہوں کے جنہیں دیکھ کر ہر مصنف حق پسند بے ساختہ پکاراٹھے۔ کہ

کم ترک الاول للآخر۔

بہت سی چیزیں پہلوں نے پچھلوں کیلئے چھوڑ دی ہیں۔

فتاویٰ رضویہ جدید، ۵/۱۶۰-۱۶۴

حضور پر نور سید یوم النور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جمع صوری کا ثبوت اصلاً محل کلام نہیں اور وہی مذہب مہذب ائمہ حنفی ہے اس میں صاف صریح جلیل و صحیح احادیث مروی، مگر ملاجی تو انکار آفتاب کے عادی، بکمال شوخ چشتی بے نقط سنادی، کہ کوئی حدیث صحیح ایسی نہیں جس سے ثابت ہو کہ آنحضرت جمع صوری سفر میں کیا کرتے تھے۔

(معیار الحق معنفہ نذیر حسین ملاجی)

بہت اچھا ذرا نگاہ رو برو۔

ہم نے گذشتہ اوراق میں متعدد احادیث اس معنی کے ثبوت میں نقل کیں اسی کی طرف امام احمد رضا قدس سرہ اشاہ کر رہے ہیں اور پھر ان احادیث کے طرق اسانید بمجمل بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں ”مرتب“ حدیث جلیل و عظیم سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہ اس جناب سے مشہور مستفیض ہے۔ جسے امام بخاری و ابوداؤد و نسائی نے اپنی صحاح امام عیسیٰ بن ابان نے کتاب الحج علی اہل مدینہ، امام طحاوی نے شرح معانی الآثار، ذہبی نے زہریات، اور اسمعیل نے مستخرج صحیح بخاری میں بطرق عدیدہ کثیرہ روایت کیا۔

☆ بخاری، اسماعیل اور ذہلی نے لیث بن سعد کے طریقے سے یونس سے۔ انہوں نے زہری سے روایت کی ہے۔

☆ نسائی نے یزید بن زریع اور نضر بن شمیل کے دو طریقوں سے کثیر بن قاروند سے روایت کی ہے۔

یہ دونوں یعنی زہری اور کثیر بن قاروند سالم سے راوی ہیں۔

☆ نسائی نے قتیبہ سے۔ طحاوی نے ابو عامر عقدی سے اور فقہ امام عیسیٰ بن ابان، کے حج میں یہ تینوں حضرات عطا ف سے روایت کرتے ہیں۔

☆ ابو داؤد نے فضیل بن غزوانی اور عبد اللہ بن عطاء سے روایت کی۔

☆ ابو داؤد نے عیسیٰ سے، نسائی نے ولید سے، طحاوی نے بشر بن بکر سے۔

یہ تینوں یعنی عیسیٰ، ولید بشر بن بکر جابر سے روایت کرتے ہیں۔

☆ طحاوی نے اسامہ بن زید سے روایت کی۔

یہ پانچوں یعنی عطا ف، فضیل بن غزوان، عبد اللہ بن العطاء، جابر، اور اسامہ بن زید نافع سے راوی ہیں۔

☆ ابو داؤد عبد اللہ بن واقد سے راوی۔

☆ طحاوی اسماعیل بن عبد الرحمن سے راوی۔

یہ چاروں یعنی سالم، نافع، عبد اللہ بن واقد، اور اسماعیل بن عبد الرحمن، سیدنا حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ناقل ہیں۔

ان طرق عدیدہ کثیرہ نیز دیگر طرق و اسانید صحابہ کرام سے متعدد احادیث گذشتہ اوراق میں نقل ہوئیں۔ اب امام احمد رضا قدس سرہ کے بعض اقادات اور ملاجی کی خرافات پر چند لطائف ملاحظہ ہوں۔

﴿۱۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

الحمد للہ، جمع صوری کا طریقہ حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، و حضرت مولیٰ علی، و عبد اللہ بن مسعود، و سعد بن مالک و عبد اللہ بن عمرو غیر ہم صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روشن وجہ پر ثابت ہوا۔ اور امام لائے ہماں کا وہ جبروتی ادعا کہ اس میں کوئی حدیث صحیح نہیں۔ اور

اس سے پڑھ کر یہ بانگ بے معنی کہ۔

”یہ روایات جن سے جمع صوری کرنی ابن عمر کی واضح ہوتی ہے سب واہیات اور مردود، اور شاذ و مناکیر ہیں۔“  
معیار الحق

اور بحدت حیا یہ خاص جمود و افترا وہ کہ  
”ابن عمر نے اس کیفیت سے ہرگز نمازیں جمع نہیں کیں جیسا کہ ان روایتوں سے معلوم ہوتا ہے۔ معیار الحق“

اپنی سزائے کردار کو بھونچا۔ اب ایضاح مرام و ازاحت اوہام کو چند افادات کا استعمال کیجئے۔

افادہ اولیٰ: لاندہب ملا کو جب کہ انکار جمع صوری میں چاند پر خاک اڑانی تھی۔ اور احادیث مذکور صحاح مشہورہ میں موجود و متداول، تو بے رد صحاح چارہ کار کیا تھا۔ لہذا ہاں پیرانہ سالی، حضرت کے قص جہالی ملاحظہ ہوں۔

لطیفہ ۱: ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث جلیل و عظیم کے پہلے طریق صحیح مروی سنن ابی داؤد کو محمد بن فضیل کے سبب ضعیف کہا۔

اقول:

اولا: یہ بھی شرم نہ آئی کہ یہ محمد بن فضیل صحیح بخاری و صحیح مسلم کے رجال سے ہے۔

ثانیاً: امام ابن معین جیسے قفص نے ابن فضیل کو ثقہ، امام احمد نے حسن الحدیث، امام نسائی نے لاہاس (اس میں کوئی نقص نہیں) کہا، امام احمد نے اس سے روایت کی اور وہ جسے ثقہ نہیں جانتے اس سے روایت نہیں فرماتے، میزان نے اصلاً کوئی جرح مفسر اسکے حق میں ذکر نہ کی۔

ثالثاً: یہ بکف چراغی قابل تماشا کہ ابن فضیل کے منسوب برقص ہونے کا دعویٰ کیا اور ثبوت میں عبارت تقریب ’رمی بالتشیع‘۔

ملاحظہ کو ہاں سالخور دی و دعویٰ محدثی آج تک اتنی خبر نہیں کہ محاورات سلف و اصطلاح محدثین میں تشیع و برقص میں کتابیہ فرق ہے۔

زبان متاخرین شیعہ روافض کو کہتے ہیں۔ خذلہم اللہ تعالیٰ جمیعاً، بلکہ آج کل کے یہود و مہذبین روافض کو رافضی کہنا خلاف تہذیب جانتے اور انہیں شیعہ ہی کے لقب سے

یاد کرنا ضروری مانتے ہیں۔ خود ملائی کے خیال میں اپنی ملائی کے باعث یہی تازہ محاورہ تھا یا عوام کو دھوکا دینے کیلئے متشیع کو رافضی بنایا۔ حالانکہ سلف میں جو تمام خلفائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ حسن عقیدت رکھتا اور حضرت امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو ان میں افضل جانتا شیعی کہلاتا۔ بلکہ جو صرف امیر المؤمنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر تفضیل دیتا اسے بھی شیعہ کہتے۔ حالانکہ یہ مسلک بعض علمائے اہل سنت کا تھا۔ اسی بنا پر متعدد دائرہ کوفہ کو شیعہ کہا گیا۔ بلکہ کبھی محض غلبہ محبت اہل بیت کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجماع کو ہیعت سے تعبیر کرتے حالانکہ یہ محض سنیّت ہے۔

امام ذہبی نے تذکرۃ الحفاظ میں خود انہیں محمد بن فضیل کی نسبت تصریح کی کہ ان کا تشیع صرف موالات تھا و بس۔

رابعاً: ذرا رواۃ صحیحین دیکھ کر شیعی کو رافضی بنا کر تضعیف کی ہوتی۔ کیا بخاری و مسلم سے بھی ہاتھ دھونا ہے۔ انکے رواۃ میں تمیں سے زیادہ ایسے لوگ جنہیں اصطلاح قدماہ پر بلفظ تشیع ذکر کیا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ تدریب میں حاکم سے نقل کیا۔

کتاب مسلم ملاّن من الشیعة ،

مسلم کی کتاب شیعوں سے بھری ہوئی ہے۔

دور کیوں جائے خود بھی ابن فضیل کہ واقع کے شیعی صرف بسبب محبت اہل بیت کرام اور آپ کے زعم میں معاذ اللہ رافضی صحیحین کے راوی ہیں۔

لطیفہ ۲: امام طحاوی کی حدیث بطریق، ابن جابر عن نافع، پر بشر بن بکر سے طعن کیا کہ ”وہ غریب الحدیث ہے، ایسی روایتیں لاتا ہے کہ سب کے خلاف، قالہ الحافظ فی التقریب، معیار الحق“

اقول:

اولاً: ذرا شرم کی ہوتی کہ یہ بشر بن بکر جال صحیح بخاری سے ہیں۔ صحیح حدیثیں رد کرنے بیٹھے تو اب بخاری بھی بالائے طاق ہے۔

ثانیاً: اس صریح خیانت کو دیکھئے کہ تقریب میں صاف صاف بشر کو ثقہ فرمایا تھا ہضم کر گئے۔

**حالت:** محدث جی! تقریب میں ”عمتہ غریب“ ہے۔ کسی ذی علم سے سیکھو کہ ”فلان غریب“ اور ”فلان غریب الحدیث“ میں کتنا فرق ہے۔

**لطیفہ ۳:** طریق ابن جابر سے سنن نسائی کی حدیث کو ولید بن قاسم سے روکیا کہ ”روایت میں اس سے خطا ہوتی تھی، کہا تقریب میں ”صدوق بخطئی“

معیار الحق

**اقول:**

**اولا:** مسلمانو! اس تحریف شدید کو دیکھنا۔ اسناد نسائی میں یہاں نام ولید غیر منسوب واقع تھا۔ کہ ’اخبر محمد بن خالد ثنا الولید ثنا ابن جابر ثنا فاع الحدیث۔ ملائی کو چالاکی کا موقع ملا کہ تقریب میں اسی طبقہ کا ایک شخص رواۃ نسائی سے کہ نام کا ولید اور قدرے حکم فیہ ہے چھانٹ کر اپنے دل سے ولید بن قاسم تراش لیا۔ حالانکہ یہ ولید بن قاسم نہیں ولید بن مسلم ہیں۔ رجال صحیح مسلم واعمہ ثقات و حفاظ اعلام سے اسی تقریب میں انکے ثقہ ہونے کی شہادت موجود۔ ہاں تدلیس کرتے ہیں۔ مگر بحمد اللہ اسکا احتمال یہاں مفقود کہ وہ صراحہ ’حدثنا ابن جابر قال حدثنی نافع فرما رہے ہیں۔

تم نے جانا کہ آپ کے کید پر کوئی آگاہ نہ ہوگا۔ ذرا بتائیے تو کہ آپ نے ولید کا ولید بن قاسم کس دلیل سے متعین کر لیا کیا اس طبقہ میں اس نام کا راوی نسائی میں کوئی اور نہ تھا۔ اگر اب عاجز آکر ہم سے پوچھنا ہو کہ تم نے ولید بن مسلم کیسے جانا۔ اول تو بقانون مناظرہ جب آپ غاصب منصب ہیں ہم سے سوال کا محل نہیں۔ اور استفادہ پوچھو تو پہلے اپنی جزاف کا صاف صاف اعتراف کرو پھر شاگردی کیجئے تو آپ کی کیا بعونہ تعالیٰ بہت کچھ سکھادیں۔ وہ قواعد بتادیں جن سے اسمائے مشترکہ میں اکثر جگہ تعین نکال سکو۔

**ثانیا:** بفرض غلط ابن قاسم ہی سہی پھر وہ بھی کب مستحق رد ہیں امام احمد نے ان کی توثیق فرمائی ان سے روایت کی محدثین کو حکم دیا کہ ان سے حدیث لکھو۔ ابن عدی نے کہا: اذا روی عن ثقة فلا بأس به (وہ جب کسی ثقہ سے روایت کریں تو ان میں کوئی عیب نہیں) اور ابن جابر کا ثقہ ہونا خود ظاہر۔

**حالت:** ذرا رواۃ صحیح بخاری و مسلم پر نظر ڈالے ہوتے کہ ان میں کتنوں کی نسبت

تقریب میں یہی 'صدق' مخطیٰ، بلکہ اس سے زائد کہا۔ کیا قسم کھائے بیٹھے ہو کہ صحیحین کا ردی کرو گے؟

لطیفہ ۴: حدیث صحیح نسائی و طحاوی و عیسیٰ بن ابان بطریق عطف عن نافع، کو عطف سے معلول کیا کہ "وہ وہی ہے۔ کہا تقریب میں "صدق بہم"۔ معیار الحق  
اقول:

اولا: عطف کو امام احمد و امام ابن معین نے ثقہ کہا۔ و کفی بہما قدوة، میزان میں انکی نسبت کوئی جرح مفسر منقول نہیں۔

ثانیا: کسی سے پڑھو کہ وہی اور 'صدق بہم' میں کتنا فرق ہے۔  
ثالثا: صحیحین سے عداوت کہاں تک بڑھے گی۔ تقریب ملاحظہ ہو کہ آپ کے وہم کے ایسے وہی ان میں کس قدر ہیں۔

رابعا: بالفرض یہ سب رواۃ مطعون ہی سہی مگر جب بالیقین ان میں کوئی درجہ سقوط میں نہیں۔ تو تعدد طرق سے پھر حجت تامہ ہے۔ و لكن الوهاية قوم یجھلون۔

لطیفہ ۵: آپ کے امتحان علم کو پوچھا جاتا ہے کہ روایت طحاوی "حدثنا فہد ثنا الحماني ثنا ابن المبارك عن اسامة بن زيد اعبرني نافع" میں آپ نے کہاں سے معین کر لیا کہ یہ اسامہ بن زید عدوی مدنی ضعیف الحافظ ہے۔ اسی طبقہ سے اسامہ بن زید لیشی مدنی بھی تو ہے کہ رجال صحیح مسلم و سنن اربعہ و تعلیقات بخاری سے ہے۔ جسے یحییٰ بن معین نے کہا۔ ثقہ ہے، ثقہ صالح ہے، ثقہ حجت ہے۔ دونوں ایک طبقہ ایک شہر ایک نام کے ہیں اور دونوں نافع کے شاگرد۔ پھر منشاء تعیین کیا ہے؟

اور آپ کو تو شاید اس سوال میں بھی وقت پڑے کہ کہاں سے مان لیا کہ یہ حماتی حافظ کبیر یحییٰ بن عبد الحمید صاحب مسند ہے جسکی جرح آپ نے نقل کی۔ اور امام یحییٰ بن معین وغیرہ کا ثقہ۔ اور ابن عدی کا ارجو انہ لا بأس بہ، مجھے امید ہے اس میں کوئی جرح نہیں۔ اور ابن نمیر کا "هو اکبر من هؤلاء کلهم فاکب عنه" وہ ان سب میں بڑا ہے اس لئے میں اس سے حدیث لکھتا ہوں۔ کہنا چھوڑ دیا۔ اسی طبقہ تاسع سے اس کا والد عبد الحمید بن عبد الرحمن بھی تو ہے کہ رجال صحیحین سے اور دونوں حماتی کہلائے جاتے ہیں۔

لطیفہ ۶: روایات نسائی بطریق کثیر بن قاروند عن سالم عن ابیہ، میں جھوٹ کو بھی کچھ گنجائش نہ ملی تو اسے یوں کہہ کر ٹالا کہ۔

”وہ شاذ ہے اس لئے کہ مخالف ہے روایات شیخین وغیرہما کے وہ ارنج ہیں سب سے بالاتفاق اور مقدم ہوتی ہیں سب پر جب کہ موافقت اور فتح نہ بن سکے۔ معیار الحق“

اقول: شیخین کا نام کس منہ سے لیتے اور انکی احادیث کو ارنج کہتے ہو۔ یہ وہی شیخین تو ہیں جو محمد بن فضیل سے حدیثیں لاتے ہیں۔ جسے تمہارے نزدیک رافضی کہا گیا اور حدیثوں کا پلٹ دینے والا اور موقوف کو مرفوع کر دینے کا عادی تھا۔

ثانیاً: یہ وہی شیخین تو ہیں جن کے یہاں سب کے خلاف حدیثیں لانے والے، حدیثوں میں خطا کرنے والے، وہی کئی درجن بھرے ہوئے ہیں۔

ثالثاً: مخالفت شیخین کا دعویٰ محض باطل ہے جیسا کہ بحونہ تعالیٰ عنقریب ظاہر ہوتا ہے۔ فتاویٰ رضویہ جدیدہ ۵/۱۷۳، ۱۸۱ ملخصاً

لطیفہ ۷: ملائی کی ساری کارگزاریاں، حیا داریاں حدیث صحیح عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے متعلق تھیں۔ حدیث ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مروی امام طحاوی و نیز امام احمد و ابن شیبہ استاذان بخاری و مسلم کے رد کو پھر وہی معمولی شکوفہ چھوڑا کہ۔

”ایک راوی اس کا مغیرہ بن زیاد موصلی ہے اور یہ مجروح ہے کہ وہی تھا۔ قالہ الحافظ فی التقریب

معیار الحق“

اقول:

اولاً: تقریب میں صدوق کہا تھا وہ صدوق میں رہا۔

ثانیاً: وہی اپنی ذہنی نزاکت کہ لہ اوہام کو وہی کہنا سمجھ لیا۔

ثالثاً: وہی صحیحین سے پرانی عداوت، تقریب دور نہیں دیکھئے تو کتنے رجال بخاری و مسلم کو یہی صدوق لہ اوہام کہا ہے۔

رابعاً: مغیرہ رجال سنن اربعہ سے ہے۔ امام ابن معین و امام نسائی دونوں صاحبوں

نے بآن تشدد شدید فرمایا۔ ’لیس بہ باس‘ اس میں کوئی برائی نہیں۔ زاد یحییٰ لہ حدیث واحد منکر، اسکی صرف ایک حدیث منکر ہے لا جرم و کبیح نے ثقہ، ابو داؤد نے صالح، ابن عدی نے عندی لا باس بہ (میرے نزدیک اس میں کوئی نقص نہیں) کہا۔

تو اس کی حدیث حسن ہونے میں کلام نہیں اگرچہ درجہ صحاح پر بالغ نہ ہو جسکے سبب نسائی نے ’لیس بالقوی‘ اس درجے کا قوی نہیں ہے۔ ابو احمد حاکم نے لیس بالمتین عندہم، اس درجہ کا متین نہیں محدثین کے نزدیک، کہا۔

لا اہ لیس بقوی لیس بمتین و شتان ما بین العبارتین۔ نہ کہ سرے سے قوی اور متین نہیں ہے۔ ان دونوں عبارتوں میں بہت فرق ہے۔

حافظ نے ثقہ سے درجہ صدوق میں رکھا۔ اس قسم کے رجال اسانید صحیحین میں صدہا ہیں لطفیہ ۸: حدیث مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم مروی سنن ابی داؤد کے رد کو طرفہ تماشہ کیا مسند ابی داؤد میں یوں تھا۔

”قال اخبرنی عبد اللہ بن محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب عن اہ عن جدہ ان علیا کان اذا سافر الحدیث“

جس کا صاف صریح حاصل یہ تھا کہ عبد اللہ بن محمد بن عمر بن علی اپنے والد محمد سے روایت ہیں۔ اور وہ انکے دادا یعنی اپنے والد عمر سے کہ انکے والد ماجد مولیٰ علی نے جمع صوری خود بھی کی اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بھی روایت فرمائی۔

ایہ اور جدہ میں دونوں ضمیریں عبد اللہ کی طرف تھیں۔ حضرت نے بزور زبان ایک ضمیر عبد اللہ دوسری محمد کی قرار دیکر یہ معنی ٹھہرائے کہ۔

”عبد اللہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ محمد سے اور وہ محمد اپنے دادا علی سے، اور محمد کو اپنے دادا علی سے ملاقات نہیں تو مرسل ہوئی اور مرسل حجت نہیں۔ معیار الحق“

قطع نظر اس سے کہ مرسل ہمارے اور جمہور ائمہ کے نزدیک حجت ہے۔ ایمان سے کہنا ان ڈھٹائیوں سے صحیح و ثابت حدیثوں کو رد کرنا کوسی دیانت ہے۔ میں کہتا ہوں آپ نے ناحق اتنی محنت بھی کی اور حدیث متصل کو صرف مرسل بنایا۔ حیا و دیانت کی ایک ادنی جھلک میں بھی باطل و موضوع ہوئی جاتی تھی اور بات بھی مدلل ہوتی کہ ضمیر اقرب کی طرف پھرتی ہے۔ اور ایہ



سے اقرب ابوطالب اور جدہ سے اقرب ایہ، تو معنی یوں کہے ہوتے کہ،  
عبداللہ نے روایت کی ابوطالب کے باپ حضرت عبدالمطلب سے اور عبدالمطلب  
نے اپنے دادا عبدالمناف سے کہ مولیٰ علی نے جمع صوری کی۔

اب ارسال بھی دیکھئے کتنا بڑھ گیا کہ مولیٰ علی کے پر پوتے مولا علی کے دادا سے روایت  
کریں۔ اور حدیث صریحہ موضوع بھی ہوگئی کہ کہاں عبدالمطلب و عبدالمناف اور کہاں مولیٰ علی  
سے روایت حدیث مفید احتاف، و لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلیٰ العظیم۔

مسلمانو! دیکھائیے عمل بالحدیث کا جھوٹا دعویٰ کرنے والے جب صحیح حدیثوں کو رد کرنے  
پر آتے ہیں تو ایسی ایسی بددیانتوں بے غیرتوں پیدا کیوں چالاکیوں سے صحیح بخاری کو  
بھی پس پشت ڈال کر ایک ہانک بولتے ہیں کہ سب دہیات اور مردود ہیں۔ انا للہ و انا الیہ  
راجعون۔  
فتاویٰ رضویہ جدیدہ، ۱۸۲-۱۸۶

۵۳۵۔ عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : صلیت مع النبی  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثمانیا جمیعا و سبعا جمیعا ، قلت : یا ابا الشعثاء اظنہ  
اخر الظہر و عجل العصر و اخر المغرب و عجل العشاء ، قال و انا اظن ذلك۔  
حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اکٹھی آٹھ رکعتیں بھی پڑھی ہیں اور اکٹھی سات رکعتیں بھی۔  
اس حدیث کے راوی کہتے ہیں میں نے کہا۔ اے ابوالشعثاء! میرے خیال میں انہوں نے ظہر و  
عصر کو اور مغرب و عشاء کو اکٹھا پڑھا ہوگا۔ ابوالشعثاء نے کہا: میرا خیال بھی یہ ہی ہے۔

۵۳۶۔ عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : صلی رسول اللہ صلی

|      |                           |       |   |                                  |       |
|------|---------------------------|-------|---|----------------------------------|-------|
| ۵۳۵۔ | الصحيح لمسلم، الصلوٰۃ،    | ۲۴۶/۱ | ☆ | المصنف لابن ابی شیبہ،            | ۲۱۱/۲ |
|      | المسند لاحمد بن حنبل      | ۳۱۹/۱ | ☆ | المسند لابن داؤد، الصلوٰۃ،       | ۱۷۱/۱ |
|      | شرح معانی الآثار للطحاوی، | ۹۵/۱  | ☆ |                                  |       |
|      | المسند للنسائی،           |       |   | باب الوقت الذي يجمع فيه المقيم،  | ۶۸/۱  |
| ۵۳۶۔ | الصحيح لمسلم، الصلوٰۃ،    | ۲۴۶/۱ | ☆ | الموطأ لمالك،                    | ۵۱    |
|      | الجامع للترمذی، الصلوٰۃ،  | ۲۶/۱  | ☆ | المسند لابن داؤد، الصلوٰۃ،       | ۱۷۱/۱ |
|      | المسند للنسائی،           |       |   | باب الجمع بين الصلوتين في الحضر، | ۷۰/۱  |
|      | شرح معانی الآثار للطحاوی، |       |   |                                  | ۹۵/۱  |

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الظهر و العصر جميعا بالمدينة في غير خوف و لا سفر ، قال ابو الزبير : فسألت سعيد الم فعل ذلك ، فقال : سألت ابن عباس كما سألتني ، فقال : اراد ان لا يخرج احد من امته۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بغیر کسی خوف اور سفر کے مدینہ میں ظہر و عصر اکٹھی پڑھیں ، ابو الزبیر نے کہا میں نے سعید سے پوچھا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسی طرح کیوں کیا؟ تو انہوں نے کہا کہ جس طرح تم نے مجھ سے پوچھا ہے اسی طرح میں نے ابن عباس سے پوچھا تھا تو انہوں نے جواب دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چاہتے تھے کہ آپ کی امت پر کوئی تنگی نہ ہو۔

۵۳۷۔ عن عبد الله بن عباس رضي الله تعالى عنهما قال : جمع رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم بين الظهر و العصر و بين المغرب و العشاء بالمدينة في غير خوف و لا مطر۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بغیر خوف اور بارش کے مدینہ میں ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کو جمع کیا۔

۵۳۸۔ عن عبد الله بن عباس رضي الله تعالى عنهما قال : صليت مع النبي صلى الله تعالى عليه وسلم بالمدينة ثمانيا جميعا و سبعا جميعا ، اخر الظهر و محل العصر ، اخر المغرب و محل العشاء۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ میں اکٹھی آٹھ رکعتیں بھی پڑھی ہیں اور سات رکعتیں بھی۔ آپ نے ظہر کو مؤخر کیا تھا اور عصر میں جلدی کی تھی۔ اسی طرح مغرب کو مؤخر کیا تھا اور عشاء میں جلدی کی تھی۔

۵۳۹۔ عن عبد الله بن عباس رضي الله تعالى عنهما انه صلى بالضرورة الاولى

۵۳۷۔ الصحيح لمسلم ، ۲۱۶/۱ ☆ الجامع للترمذی ، الصلوة ، ۲۶/۱

شرح معانی الآثار للطحاوی ، ۹۵/۱ ☆

۵۳۸۔ السنن للنسائی ، باب الوقت الذي يجمع فيه ، ۶۸/۱

۵۳۹۔ السنن للنسائی ، باب وقت الذي يجمع فيه الخ ، ۶۹

و العصر ليس بينهما شئى ، و المغرب و العشاء ليس بينهما شئى ، فعل ذلك من شغل ، و زعم ابن عباس انه مع رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم بالمدينة الاولى و العصر ثمان سجدات ليس بينهما شئى ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بارے میں روایت ہے کہ انہوں نے بصرہ میں ظہر و عصر کو اکٹھا پڑھا۔ ان کے درمیان کوئی شئی حائل نہ تھی۔ اور مغرب و عشاء کو اکٹھا پڑھا۔ ان کے درمیان کوئی شئی حائل نہ تھی۔ اس طرح انہوں نے ایک معروفت کی وجہ سے کیا تھا۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ بھی ظہر و عصر اکٹھی پڑھی تھیں۔ یہ آٹھ رکعتیں تھیں اور ان کے دو درمیاں اور کوئی شئی نہ تھی۔

۵۴۰۔ عن عبد الله بن شقيق رضى الله تعالى عنه قال : عطينا ابن عباس يوما بعد العصر حتى غربت الشمس و بدت النجوم و جعل الناس يقولون الصلوة الصلوة ، قال : فحاءه رجل من بنى تميم لا يفترؤا لا ينشئ الصلوة الصلوة ، فقال ابن عباس ، اتعلمنى بالصلاة لا ام لك ، ثم قال : رأيت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم جمع بين الظهر و العصر و المغرب و العشاء ، قال عبد الله بن شقيق فحاك فى صدرى من ذلك شئى فأنيت أبا هريرة فسألته فصدق مقالته ۔

حضرت عبد اللہ بن شقیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک دن عصر کے بعد خطبہ دیا یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا اور تارے کھل گئے۔ لوگ کہنے لگے نماز، نماز، ایک تمیمی نے آکر آپ سے عرض کی: نماز، نماز، اور وہ برابر یہی کہتا آیا۔ آپ نے فرمایا۔ کیا تو مجھے سنت سکھا رہا ہے تیری ماں نہ رہے پھر کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کرتے ہوئے دیکھا۔ حضرت عبد اللہ بن شقیق کہتے ہیں: میرے دل میں یہ بات کھلکی تو میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں یہ بات معلوم کرنے کی غرض سے حاضر ہوا۔ آپ نے بھی نمازوں کے جمع کرنے کی تصدیق کی۔

۵۴۱۔ عن عبد الله بن شقيق العقيلي رضى الله تعالى عنه قال : قال رجل لابن عباس : الصلوة فسكت ، ثم قال : الصلوة ، فسكت ثم قال : الصلوة ، فسكت ، ثم قال : الصلوة ، فسكت ، ثم قال : لا أم لك ، أتعلما بالصلوة ، كنا نجمع بين الصلوتين على عهد رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم۔

حضرت عبد اللہ بن شقیق عقیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے عرض کی۔ نماز، آپ خاموش رہے۔ پھر اس نے نماز کا تذکرہ کیا آپ پھر بھی خاموش رہے۔ اس نے پھر تیسری مرتبہ تقاضا کیا۔ آپ نے کچھ دیر خاموش رہ کر ارشاد فرمایا: تیری ماں نہ رہے کیا تو مجھے نماز سکھاتا ہے۔ سن لے۔ ہم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں نمازیں جمع کر کے پڑھتے۔

۵۴۲۔ عن عبد الله شقيق رضى الله تعالى عنه قال : ان ابن عباس رضى الله تعالى عنهما أخر صلوة المغرب ذات ليلة فقال رجل : الصلوة الصلوة ، فقال : لا أم لك ، اتعلمنا بالصلوة وقد كان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ربما جمع بينهما بالمدينة۔

حضرت عبد اللہ بن شقیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک رات نماز مغرب میں تاخیر کی۔ تو ایک مرد نماز نماز، پکارنے لگے۔ آپ نے غصہ میں فرمایا: تیری ماں نہ رہے۔ کیا تو ہمیں نماز سکھا رہا ہے۔ سن، حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بہت مرتبہ دو نمازیں مدینہ میں جمع فرمائیں۔

﴿۱۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان روایات صحاح سے واضح کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسی حالت میں کہ نہ خوف تھا، نہ سفر، نہ مرض، نہ خطر، محض بلا عذر خاص مدینہ طیبہ میں ظہر و عصر اور مغرب و عشا بجماعت جمع فرمائیں۔ سفر و خطر و مطر کی نفی تو خود احادیث میں مذکور۔ اور مرض بلکہ ہر مرض ملکی کی نفی سوق بیان سے صاف مستفاد، معہذا جب نمازیں بجماعت سے تھیں تو سب کا مریض و معذور ہونا مستبعد، پھر راوی حدیث حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا اسی

ہنا پر صرف طول خطبہ کے سبب تاخیر مغرب واستناد جمع مذکور انقائے اعذار پر صریح دلیل، حالانکہ بے عذر جمع وقتی ملاجی بھی حرام جانتے ہیں۔

تو اس حدیث ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما میں جمع فعلی مراد لینے سے چارہ نہیں۔ اور خود ملاجی نے امام ابن حجر شافعی اور اسکے توسط سے امام قرطبی، امام الحرمین، ابن المامون، اور ابن سید الناس وغیرہم سے یہاں ارادۂ جمع فعلی کی تقویت وترجیح نقل کی۔ مع ہذا قطع نظر اس سے کہ روایت صحیحین میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے تلامذہ و راویان حدیث جابر بن زید و عمرو ابن دینار نے علنا حدیث کا یہی حمل مانا۔ ابن سید الناس نے کہا کہ حدیث کا راوی دوسرے شخص کی نسبت حدیث کی مراد سے زیادہ آگاہ ہوتا ہے۔

روایت نسائی میں خود ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس جمع کے جمع فعلی ہونے کی تصریح فرمادی کہ ظہر و مغرب میں دیر کی اور عصر و عشاء میں جلدی۔ یہ خاص جمع صوری ہے۔ کسی کو محل سخن نہ رہا۔

تمہارے امام شوکانی غیر مقلد نے نمل الاوطار میں کہا۔ جو چیزیں اس پر دلالت کرتی ہیں کہ اس باب سے متعلق حدیث کا جمع صوری پر حمل کرنا متعین ہے ان میں سے ایک وہ روایت ہے جو نسائی نے ابن عباس سے نقل کی ہے۔ اور یہ ابن عباس جو اس موضوع سے متعلق حدیث کے اولین راوی ہیں خود تصریح کر رہے ہیں کہ انہوں نے جمع بین الصلوٰتین کی جو روایت بیان کی ہے اس سے مراد جمع صوری ہے۔

شوکانی نے اس ارادہ کے اور چند مؤیدات بھی بیان کئے ہیں اور انکار جمع صوری اور آپ کے زعم باطل مصیبت کی اپنی بساط بھر خوب خبریں لی ہیں۔ جی میں آئے تو ملاحظہ کر لیجئے بالجملہ شک نہیں کہ حدیث میں مراد صوری ہے۔

فتاویٰ رضویہ ۵/۱۹۳-۱۹۴

۵۴۳۔ عن عمر و بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما : جمع لنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مقيما غير مسافر بين الظهر والعصر، والمغرب والعشاء، فقال رجل لابن عمر، لم ترى

النبي صلى الله تعالى عليه وسلم فعل ذلك ؟ قال : لان لا تخرج أمته ، إن جمع رجل-

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمارے لئے دو نمازیں جمع فرمائیں جبکہ آپ مقیم تھے مسافر نہ تھے۔ یعنی ظہر و عصر کو اور مغرب و عشاء کو ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا۔ آپ کے خیال میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا کیوں کیا تھا؟ تو آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا: تاکہ امت پر تنگی نہ ہو اگر کوئی شخص جمع کرے۔

۵۴۴۔ عن صفوان بن سليم رضي الله تعالى عنه قال : جمع عمر بن الخطاب بين الظهر والعصر في يوم مطير -

حضرت صفوان بن سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المومنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارش کے سبب ظہر و عصر جمع کی۔

۵۴۵۔ عن عبد الله بن مسعود رضي الله تعالى عنه قال : خرج علينا رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ، فكان يؤخر الظهر و يعجل العصر فيجمع بينهما ، و يؤخر المغرب و يعجل العشاء فيجمع بينهما -

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم پر جلوہ فرمائے تو آپ نے ظہر میں تاخیر کی اور عصر میں جلدی کر کے دونوں کو جمع کر لیا ، اسی طرح مغرب میں تاخیر اور عشاء میں جلیل کر کے دونوں کو جمع کیا۔

۵۴۶۔ عن عبد الله بن مسعود رضي الله تعالى عنه قال : اذا بادر احدكم الحاجة فشاء ان يؤخر المغرب و يعجل العشاء ثم يصليهما جميعا ففعل -

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: اگر تم میں سے کسی کو ضرورت کی بنا پر جلدی ہو اور وہ چاہے کہ مغرب کو مؤخر کر کے اور عشاء میں جلدی کر کے دونوں کو یکجا پڑھے تو ایسا کرے۔

۵۴۷۔ عن عبد الله بن مسعود رضى الله تعالى عنه قال : ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم كان يجمع بين المغرب والعشاء يؤخر هذه في آخر وقتها يحل هذه في اول وقتها۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مغرب وعشا کو جمع فرماتے۔ مغرب کو اسکے آخر وقت میں پڑھتے اور عشا کو اسکے اول وقت میں۔

۵۴۸۔ عن عبد الله بن عمر رضى الله تعالى عنهما قال : كان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم يجمع بين المغرب والعشاء اذا جدبه السير۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب چلنے میں جلدی ہوتی تو آپ مغرب وعشا کو جمع کرتے تھے۔

۵۴۹۔ عن عبد الله بن عمر رضى الله تعالى عنهما قال : رأيت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اذا عجله السير في السفر يؤخر صلوة المغرب حتى يجمع بينها وبين صلوة العشاء۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ کو سفر کے دوران چلنے میں جلدی ہوتی تو مغرب کی نماز کو اتنا مؤخر کر دیتے تھے کہ عشا کے ساتھ ملا لیتے تھے۔

۵۵۰۔ عن عبد الله بن عباس رضى الله تعالى عنهما قال : كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يجمع بين صلوة الظهر والعصر اذا كان على ظهر سير ويجمع بين المغرب والعشاء۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سفر کیلئے چلنے والے ہوتے تو ظہر وعصر کو جمع فرما لیتے۔ اور مغرب وعشا کو جمع

۵۴۷۔ المعجم الكبير للطبراني، ۹۸۸۰، ۴۷/۱۰

۵۴۸۔ شرح معاني الآثار للطحاوي، ۹۵/۱

۵۴۹۔ الصحيح لمسلم، الصلوة، ۲۴۵/۱

۵۵۰۔ الصحيح الجامع للبخاري، ۱۴۹/۱

فرماتے۔

۵۵۱۔ عن عبد الله بن عباس رضي الله تعالى عنهما قال : ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم كان يجمع بين المغرب و العشاء في السفر من غير ان يعجله شئ ولا يتبع علو ولا يخاف شئاً۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر میں مغرب و عشاء جمع فرما لیتے تھے حالانکہ نہ آپ کو جلدی ہوتی تھی، نہ دشمن تعاقب میں ہوتا تھا، اور نہ کسی چیز کا خوف ہوتا تھا۔

۵۵۲۔ عن انس رضي الله تعالى عنه قال: ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم كان يجمع بين هاتين الصلوتين في السفر يعني المغرب و العشاء۔  
حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر میں ان دونوں نمازوں کو جمع فرماتے۔ یعنی مغرب و عشاء۔

۵۵۳۔ عن معاذ بن جبل رضي الله تعالى عنه قال : جمع رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم في غزوة تبوك بين الظهر و العصر و بين المغرب و العشاء ، قال قلت ما حملة على ذلك قال : فقال : اراد ان لا يخرج امته۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوۂ تبوک میں ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کو جمع کیا۔ حضرت عائشہ نے کہا: میں نے حضرت معاذ سے پوچھا اکی وجہ کیا تھی۔ تو حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا کہ آپ یہ چاہتے تھے کہ آپ کی امت کو کوئی تکلیف نہ ہو۔

۵۵۴۔ عن معاذ بن جبل رضي الله تعالى عنه قال : خرجنا مع رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم عام غزوة تبوك ، فكان ، يجمع الصلوة فصلی الظهر و العصر

۷۶/۱

۵۵۱۔ السنن لابن ماجه ،

۱۴۹/۱

۵۵۲۔ الجامع الصحيح للبخاری،

۲۴۶/۱

۵۵۳۔ الصحيح لمسلم ، باب الحواز الجمع بين الصلوتين الخ،

۲۴۶/۱

۵۵۴۔ الصحيح لمسلم ، باب الحواز بين الصلوتين ،

۵۰

الموطا لمالك ، الجمع بين الصلوتين ،



جميعا و المغرب و العشاء جميعا ، حتى اذا كان يوما اخر الصلوة ثم خرج فصلی الظهر و العصر جميعا ثم دخل ثم خرج بعد ذلك فصلی المغرب و العشاء جميعا، ثم قال : اِنَّكُمْ سَتَاتُونَ عَدَا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَيْنَ تَبُوكَ وَ اِنَّكُمْ لَمْ تَأْتَوْهَا حَتّٰى يَضْحٰى النَّهَارُ ، فَمَنْ جَاءَهَا مِنْكُمْ فَلَا يَمْسُ مِنْ مَّائِهَا شَيْئًا حَتّٰى اَتٰى ، فحُتْنَا هَا قَدْ سَبَقْنَا عَلَيْهَا رَجُلَانِ وَ لَا عَيْنَ مِثْلَ الشَّرَاكِ تَبْضُ بِشَيْءٍ مِنْ مَّاءٍ ، قال : فسَلِمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلّٰى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَسَسْتُمَا مِنْ مَّائِهَا شَيْئًا ، قَالَا : نَعَمْ ، سَبَهَا لِانْبِيِ صَلّٰى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ قَالَ لِهٰمَا مَا شَاءَ اللّٰهُ اِنْ يَقُولُ ، ثم قال : غَرِّفُوْا بِاَيْدِيْهِمْ مِنَ الْعَيْنِ قَلِيْلًا قَلِيْلًا ، حَتّٰى اجْتَمَعَ فِى شَيْءٍ وَ غَسَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلّٰى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ يَدَيْهِ وَ جِهَهُ ثُمَّ اَعَادَهُ فِيْهَا فَحَرَّتِ الْعَيْنُ بِمَاءٍ مِنْهُمَا وَ غَزِيرٌ ، شَكَ ابُو عَلِيٍّ اِيْهَمَا قَالَ فَاسْتَقَا النَّاسُ ثُمَّ قَالَ ، يُوشِكُ يَا مُعَاذُ اِنْ طَالَتْ بِكَ الْحَيَاةُ اَنْ تَرٰى مَاءَهَا هُنَا قَدْ مَلِئَ جَنَانًا .

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ تبوک کے سال لکے تو حضور نمازیں جمع کرتے ہوئے تشریف لیجاتے ، چنانچہ آپ نے ظہر و عصر کو جمع کیا پھر شرب اور مشاء کو جمع کیا یہاں تک کہ جب کوئی دن آتا تو آپ نماز کو موخر کرتے پھر آپ ظہر و عصر کو جمع کر کے پڑھتے ، پھر آپ خیمہ میں داخل ہوتے اور پھر باہر تشریف لا کر مغرب و عشاء کو جمع کر کے پڑھتے۔ پھر فرمایا: ان شاء اللہ تعالیٰ تم لوگ کل تبوک کے چشمہ پر پہنچو گے ، تمہارا یہو نچا وہاں چاشت کے وقت ہوگا۔ لہذا سن لو، جب تم میں کوئی وہاں پہنچ جائے تو اس چشمہ کا پانی ہرگز نہ پئے جب تک کہ میں نہ پہنچ جاؤں۔ تو ہم وہاں پہنچے لیکن ہم سے پہلے دو شخص وہاں پہنچ چکے تھے۔ چشمہ نہایت قلیل پانی جیسے جوتی کا تسمہ کے برابر بہہ رہا تھا۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان دونوں حضرات سے پوچھا: کیا تم دونوں نے اس چشمہ کچھ پانی پیا ہے؟ دونوں نے عرض کیا ہاں، حضور نے ان کو نہایت سخت سست کہا۔ پھر فرمایا: تم سب لوگ اپنے اپنے چلو سے تھوڑا تھوڑا پانی جمع کرو یہاں تک کہ ایک برتن میں جمع کیا۔ راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس میں اپنے دونوں مبارک ہاتھ اور چہرہ اقدس کو دھویا اور پھر اس پانی کو اسی چشمہ کی جگہ ڈال دیا پھر اس چشمہ سے نہایت تیزی کے ساتھ پانی بہنا شروع ہوا، لوگ اس سے سیراب ہوئے۔ پھر

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے معاذ! تمہاری عمر اگر وفا کرے تو تم دیکھو گے کہ یہ چشمہ اتنا بڑھ جائے گا کہ اس سے ارد گرد کے باغ وغیرہ بھی بھر جائیں گے۔

۵۵۵۔ عن عبد الرحمن بن هرمز الاعرج رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسل ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یجمع بین الظهر و العصر فی سفرہ الی تبوک۔ حضرت عبد الرحمن بن ہرمز اعرج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسل روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غزوہ تبوک کے سفر میں تبوک تک ظہر و عصر کی نمازوں کو جمع کرتے ہوئے تشریف لے گئے۔

۵۵۶۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یجمع بین الصلوتین فی سفر۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر میں دو نمازوں کو جمع کرتے تھے۔

۵۵۷۔ عن عبد اللہ بن عمر و بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : جمع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بین الصلوتین فی غزوۃ بنی المصطلق۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو ابن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوہ بنی مصطلق میں دو نمازوں کو جمع کیا۔

۵۵۸۔ عن أسامة بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا جد بہ السیر جمع بین الظهر و العصر ، و المغرب و العشاء ، قال الترمذی سألت محمداً یعنی البخاری عن هذا الحدیث فقال : الصحیح هو موقوف عن أسامة بن زید۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

|      |                              |             |                       |     |
|------|------------------------------|-------------|-----------------------|-----|
| ۵۵۵۔ | الموطا لمالك                 | الصلوة ، ۵۰ | المصنف لابن ابی شیبہ، | ۲۱۲ |
| ۵۵۶۔ | كشف الاستار عن زوائد لايزار، | ۳۳۰/۱       |                       |     |
| ۵۵۷۔ | المصنف لابن ابی شیبہ،        | الصلوة،     | ۲۱۲/۲                 |     |
| ۵۵۸۔ | عملة القاري للمبني،          | الصلوة      | ۱۴۹/۷                 |     |

علیہ وسلم کو جب چلنے میں جلدی ہوتی تھی تو ظہر و عصر اور مغرب و عشا کو جمع کرتے تھے۔ امام ترمذی نے کہا کہ میں نے محمد یعنی امام بخاری سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا: صحیح یہ ہے کہ اسامہ بن زید پر موقوف ہے۔

۵۵۹۔ عن عبد الله بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یجمع بین الصلوتین فی السفر۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو نمازوں کو سفر کے دوران جمع کیا کرتے تھے۔

۵۶۰۔ عن عبد الله بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : جمع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بین الظهر و العصر ، و المغرب و العشاء ، فقیل له فی ذلك ، فقال : صنعت ذلك لئلا تخرج امتی۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ظہر و عصر اور مغرب و عشا کو جمع کیا، آپ سے اس بارے میں عرض کیا گیا تو آپ نے فرمایا: میں نے اس طرح اس لئے کیا تا کہ میری امت پر کوئی تنگی نہ ہو۔

۵۶۱۔ عن أبي سعيد الخدري رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یجمع بین الصلوتین فی السفر۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر میں دو نمازوں کو جمع فرماتے۔

۵۶۲۔ عن أبي سعيد الخدري رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یجمع بین الصلوتین فی السفر۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم سفر میں دو نمازوں کو جمع کیا کرتے تھے۔

۵۶۳۔ عن علی بن الحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلًا انه کان یقول : کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا اراد ان یمیر یومہ جمع بین الظهر والعصر واذا اراد ان یمیر لیلہ جمع بین المغرب والعشاء۔

حضرت امام زین العابدین علی بن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مرسلہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب دن کو سفر کا ارادہ فرماتے تو ظہر و عصر کو جمع فرماتے، اور جب رات کو سفر کا ارادہ فرماتے تو مغرب و عشاء کو جمع فرما لیتے۔

### (۱۸) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں اور جمع بین الصلا تین کا طریقہ یہ ہے کہ پہلی نماز کو موخر کر کے آخر وقت میں پڑھا جائے اور دوسری کو جلدی کر کے اول وقت میں۔

ملاحظہ فرمائیے تو ایک ہوشیار، ان احادیث اور ائمہ کے امثال کو محتمل و بے سود سمجھ کر خود بھی زبان پر نہ لائے اور اغوائے عوام کیلئے یوں گول در پردہ کہہ گئے کہ۔

”جمع بین الصلا تین فی سفر صحیح اور ثابت ہے رسول اللہ سے بروایت جماعت عظیمہ کے صحابہ کبار سے۔“

معیار الحق

پھر پندرہ صحابہ کرام کے اسمائے طیبہ گنا کر خود ہی کہا:

”لاکن مجموعہ روایات میں بعض ایسی ہیں کہ ان میں فقط جمع کرنا رسول اللہ کا دو نمازوں کو بیان کیا ہے کیفیت جمع کی بیان نہیں کی، بس حنفی لوگ ان حدیثوں میں یہ تاویل کرتے ہیں کہ مراد اس سے جمع صوری ہے اسی لئے وہ حدیثیں جن میں تاویل کو مخالف کی دخل نہیں ذکر کرتے ہیں تو مصنفین با فہم ان حدیثوں مجمل الکلیفہ کو بھی انہیں احادیث مبیہہ الکلیفہ پر محمول سمجھیں۔ اہ ملخصاً

معیار الحق

اقول:

بالفرض اگر جمع صوری ثابت نہ ہوتی تاہم محتمل تھی اور احتمال قطع استدلال، نہ کہ جب

آفتاب کی طرح روشن دلیلوں سے جمع صوری کا احادیث صحیح سے ثبوت ظاہر تو اب براہ تلمیس پندرہ صحابہ کی روایات سے اپنے مطلب کا ثبوت صحیح بنانا اور جا بجا عوام کو دہشت دلانے کیلئے کہیں چودہ کہیں پندرہ سنانا کیا مقتضائے ملائیت ہے۔ اب تو ملائی کی تحریر خود ان پر باز کشتی تیر ہوئی کہ جب احادیث صحیحہ صریحہ سے جمع صوری ثابت تو مصنفین با فہم ان حدیثوں مجمل الکلیفہ کو بھی انہیں احادیث مہدۃ الکلیفہ پر محمول سمجھیں۔ رہے وہ صحابہ جن کی روایات اپنے زعم میں صریح سمجھ کر لائے اور نص مفسرنا قابل تاویل کہتے ناظرین نقاد کا خوف نہ لائے وہ صرف چار ہیں۔ دو جمع تقدیم دو جمع تاخیر میں، ان روایات کا حال بھی عنقریب ان شاء اللہ القریب الجیب کھلا جاتا ہے۔ اس وقت ظاہر ہوگا کہ دعویٰ کر دینا آسان ہے مگر ثبوت دیتے تین ہاتھ پیراتا ہے۔ واللہ الحقہ السامیۃ ، فتاویٰ رضویہ جدیدہ ۵/۲۰۲، ۲۰۳

۵۶۴۔ عن ابی الطفیل عامر بن واثلۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان فی غزوۃ تبوک ، اذا ارتحل قبل ان تریغ الشمس احر الظہر حتی یجمعہا الی العصر فیصلہما جمیعاً ، واذا ارتحل بعد ریغ الشمس صلی الظہر و العصر جمیعاً ثم سار ، و کان اذا ارتحل بعد المغرب عجل العشاء فصلاہا مع المغرب ۔

حضرت ابوالطفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غزوۃ تبوک میں جب سورج ڈھلنے سے پہلے کوچ فرماتے تو ظہر میں دیر کرتے یہاں تک کہ اسے عصر سے ملاتے دولوں کو ساتھ پڑھتے۔ اور جب دوپہر کے بعد کوچ فرماتے تو عصر میں قلیل کرتے اور ظہر و عصر ساتھ پڑھتے۔ اور مغرب کے بعد کوچ فرماتے تو عشاء میں قلیل کرتے اسے مغرب کے ساتھ پڑھتے۔ (۱۹) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

واضح ہو کہ جمع تقدیم غایت درجہ ضعیف و سقوط میں ہے حتیٰ کہ بہت علمائے شافعیہ و مالکیہ تک معترف ہیں کہ اس باب میں کوئی حدیث صحیح نہیں ہوئی۔ مگر ملائی اپنی ملائیت کے بھروسے بیڑا اٹھا کر چلے ہیں کہ اسے احادیث صحیحہ صریحہ مفسرہ قاطعہ سے ثابت کر دکھائیے۔

چلا تو ہے وہ بت سمیٹن شب وعدہ  
اگر حجاب نہ رو کے حیا نہ یاد آئے

جمع تقدیم و تاخیر دونوں کی نسبت حضرت کے یہی دعویٰ ہیں ابھی سن چکے کہ ”وہ حدیثیں جن میں تاویل کو مخالف کی دخل نہیں“ پھر بعد ذکر احادیث فرمایا:  
”یہ ہیں دلائل ہمارے جواز جمع پر جن میں کسی عذر اور تاویل اور جرح اور قدح کو دخل نہیں۔“  
معیار الحق۔

آخر کتاب میں فرمایا: نصوص قاطع تاویل اس سے اوپر لکھا احادیث صحاح جو جمع بین الصلا تین پر قطعاً اور یقیناً دلالت کرتی ہے۔

بہت اچھا ہم بھی مشتاق ہیں مگر بے حاصل،

بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا

جو چیرا تو ایک قطرہ خوں نہ نکلا

حضرت بکمال عرق ریزی دو حدیثیں تلاش کر کے لائے وہ بھی ثمرہ نظر شریف نہیں بلکہ مقلدین شافعیہ کی تقلید جامہ سے۔

حدیث اول: یہی ایک روایت غریبہ شاذہ جو بطریق لبث عن یزید بن ابی حبیب عن ابی الطفیل عامر بن واثلہ عن معاذ بن جبل، بھی مذکور ہوئی۔

امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ غریب ہے معروف روایت ابو ہریرہ ہے۔ نیز فرمایا: وہ حدیث جو لیث نے یزید بن ابی حبیب سے، اس نے ابو الطفیل سے، انہوں نے معاذ سے روایت کی ہے وہ غریب ہے اور اہل علم کے نزدیک معروف معاذ کی وہ حدیث ہے جو ابو زبیر نے بواسطہ ابو الطفیل معاذ سے روایت کی کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک میں ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کو جمع کیا۔ اس کو قرۃ بن خالد، سفیان ثوری، مالک اور دوسروں نے ابو زبیر کی سے روایت کیا ہے۔

پھر احمد شان مثل ابو داؤد و ترمذی و ابو سعید بن یونس فرماتے ہیں اسے سواتیبہ بن سعید کے کسی نے روایت نہ کیا۔ یہاں تک کہ بعض ائمہ نے اس پر غلط ہونے کا حکم لگایا۔ جیسا کہ امام بدرالدین عینی نے عمدۃ القاری اور شوکانی ظاہری نے شرح منتقى میں حافظ ابی سعید

بن یونس سے نقل کیا۔ امام ابو داؤد نے منکر کہا۔ جیسا کہ بدر منیر میں ہے اور اسی سے نیل الاوطار نے نقل کیا۔

بلکہ رئیس الناقدین امام بخاری نے اشارہ فرمایا کہ یہ حدیث نہ لیث نے روایت کی نہ قتیہ نے لیث سے سنی، بلکہ خالد بن قاسم نے اپنی متروک بالا جماع مطعون بالکذب نے قتیہ کو دھوکا دے کر ان سے روایت کرادی۔ اسکی عادت تھی کہ براہ مکرو حیلہ شیوخ پر انکی ناشیدہ روایتیں داخل کر دیتا۔ لاجرم حاکم نے علوم الحدیث میں اسکے موضوع ہونے کی تصریح کی۔

یہ سب باتیں علمائے حنفیہ مثل امام زیلعی شارح کنز و امام بدرینی شارح صحیح بخاری و علامہ ابراہیم حلبی شارح معیہ کے سوا شافعیہ و مالکیہ و ظاہریہ قائلان جمع بین الصلا تین مثل امام قسطلانی شافعی شارح بخاری و علامہ زرقانی مالکی شارح موطا و مواہب و شوکانی ظاہری شارح ملتئم و غیرہم نے امام ابن یونس، امام ابو داؤد و ابو عبد اللہ حاکم اور امام الحمّٰد ثین بخاری سے نقل کیں بلکہ انہیں نے اور انکے غیر مثل صاحب بدر منیر و غیرہ نے امام ابو داؤد سے حکم مطلق نقل کیا کہ جو مضمون اس روایت کا ہے اس باب میں اصلاً کوئی حدیث قابل استناد نہیں۔

تو باوصف تصریحات ائمہ شان خصوصاً بخاری کے پھر ملاجی کا اس روایت کی تصحیح میں عرق ریزی کرنا بے حاصل، اور توثیق لیث و قتیہ و غیرہما رواۃ و قبول تفرد ثقہ کے اثبات میں تطویل لا طائل کرنا کیسی جہالت فاحشہ ہے۔ کس نے کہا تھا کہ قتیہ، یالیث، یایزید بن حبیب، یا معاذ اللہ حضرت ابوالطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ضعیف ہیں۔

ملاجی بایں میرا نہ سالی و دعویٰ محدثی ابھی حدیث معلول ہی کو نہیں جانتے کہ اس کیلئے کچھ ضعف راوی ضرور نہیں بلکہ باوصف و ثقات و عدالت رواۃ حدیث میں علت قاذحہ ہوتی ہے کہ اس کا رد واجب کرتی ہے جسے بخاری و ابو داؤد و غیرہما سے ناقدین پہچانتے ہیں۔ بخاری و ابو سعید و حاکم نے بھی تو قتیہ پر جرح نہ کی تھی بلکہ یہ کہا تھا کہ انہیں دھوکا دیا گیا۔ غلط میں پڑ گئے۔ پھر اس سے عدالت قتیہ کو کیا نقصان پہونچا، و ثقات قتیہ سے حدیث کو کیا نفع ملا۔

ہاں یہ دفتر توثیق اپنے پیشوا ابن حزم غیر مقلد لا مذہب کو سنائیے جس خبیث اللسان نے آپ کی اس روایت کے رد میں سیدنا ابوالطفیل صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دھوکا دیا اب اللہ مقدوح و مجروح بتایا۔ جسے دوسرے غیر مقلد شوکانی نے نقل کیا۔ غیر مقلدوں کی عادت ہے کہ جب

حدیث کے رد پر آتے ہیں خوف خدا و شرم دنیا سب بالائے طاق رکھ جاتے ہیں۔ اسی ابن حزم نے باجے طلال کرنے کے لئے صحیح بخاری شریف کی صحیح و متصل حدیث کو بزم تطبیق رد کیا جس کا بیان امام نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے شرح صحیح مسلم شریف میں فرمایا۔ وہی ڈھنگ موصول کو معلق، مسند کو مرسل بنا کر احادیث صحیحہ جیدہ کو رد کرنے کیلئے آپ نے سکھے ہیں۔ کما تقدم، و من يشبه آباءه فما ظلم۔

**ثم اقول:** اس روایت میں اسی طرح مقال واقع ہوئی اور ہنوز کلام علماء طویل ہے۔ مگر فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ کہتا ہے۔

نظر تحقیق کو رخصت تدقیق دیجئے تو اس روایت کا کونسا حرف جمع حقیقی میں نص ہے۔ اسکا حاصل تو صرف اس قدر ہے حضور والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر تبوک میں ظہر و عصر کو جمع فرماتے۔ اگر دوپہر سے پہلے کوچ ہوتا تو راہ میں اتر کر در نہ منزل پر ہی۔ پہلی صورت میں جمع بعد سیر ہوتی، اور دوسری صورت میں سیر بعد جمع پھر اس میں جمع صوری کا خلاف کیا ہوا، حدیث کا کونسا لفظ حقیقی کی تعیین کر رہا ہے۔ اذا ارتحل بعد زیغ الشمس، میں خواہی نخواستی بعدیت متصلہ پر کیا دلیل ہے بلکہ اسکے عدم پر دلیل قائم کہ جزا "صلی ثم سار، ہے بلکہ الفاظ "آخر الظہر و عجل العصر" سے جمع صوری ظاہر ہے۔ ظہر دیر کر کے پڑھی عصر جلدی پڑھی۔ اس سے یہ ہی معنی مفہوم و متبادر ہوتے ہیں کہ ظہر اپنے آخر وقت میں عصر اپنے شروع وقت میں، نہ یہ کہ ظہر عصر میں پڑھی جائے یا عصر ظہر میں۔

۵۶۵۔ عن أبي جحيفة رضى الله تعالى عنه قال : عرج علينا النبي صلى الله تعالى عليه وسلم بالهاجرة الى البطحاء ، فتوضأ فصلى لنا الظهر و العصر ، و لفظ البخاری ، عرج علينا رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم بالهاجرة فصلى بالبطحاء الظهر و ركعتين و العصر ركعتين۔

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دوپہر کے وقت مقام بطحاء میں ہمارے پاس تشریف لائے، تو وضو کیا اور ہمیں ظہر و عصر کی نماز پڑھائی۔ اور بخاری کے الفاظ یوں ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دوپہر کے



وقت ہمارے پاس تشریف لائے اور مقام بطحاء میں ظہر کی دو رکعتیں اور عصر کی بھی دو رکعتیں ادا فرمائیں۔

## ﴿۲۰﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اور تم نے کیا جانا کہ یہ حدیث دوم وہ حدیث ہے جسے جمع صلاتین سے اصلاً علاقہ نہیں۔ جس میں اثبات جمع کا نام نہیں نشان نہیں، یونہی، گمان نہیں، خود قائلین جمع نے بھی اسے مناظرہ میں پیش نہ کیا ہاں بعض علمائے شافعیہ نے شرح حدیث میں اسطر ادا جس طرح شراح بعض فوائد وائد حدیث سے استنباط کر جاتے ہیں لکھ دیا کہ اس میں جمع سفر پر دلیل ہے۔

ملاحی چار طرف ٹٹول میں تھے ہی تقلید جامد شافعیہ کی لاشی پکڑے آنکھیں بند کئے ہوئے، فیہ دلیل، پر ہاتھ پڑا حکم لکل ساقط لا قطة، ہر گری ہوئی چیز کو کوئی اٹھانے والا ہے، جھٹ خوش خوش اٹھالائے اور معرکہ مناظرہ میں جمادی۔

سچ تو ہے ملاحی کی داد نہ فریاد، اب کون کہہ سکتا ہے کہ حضرت اسے جمع حقیقی کی دلیل نہ صرف دلیل بلکہ صاف صریح تاویل بتانا کن کھلی آنکھوں کا کام ہے، سبحان اللہ۔

حدیث کا مفاد صرف اتنا کہ حضور والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو پہر کو یا ظہر کے اول وقت یا عصر سے پہلے نیمہ اقدس سے برآمد ہو کر وضو کیا اور ظہر و عصر دونوں اسی موضع بطحاء میں ادا فرمائیں۔ اس میں تو مطلق جمع بھی نہ نکلی نہ کہ جمع حقیقی میں نص ہو۔ ملاحی تو آپ جانیں ایک ہوشیار ہیں۔ خود سمجھے کہ حدیث مطلب سے محض بے علاقہ ہے۔ لہذا یہ نامندمل زخم بھرنے کو بشرم حوام کچھ عربی بولے، اور یوں اپنی خود دانی کے پردے کھولے۔ کہ،

”ہاجرہ خروج و وضو و صلاة سب کی طرف ہے اور فاتر تیب بے مہلت کیلئے، تو بمقتضائے فاقتی یہ ہوئے کہ سب کام ہاجرہ ہی میں ہوئے، ظاہر یہ ہی ہے تو اس سے جدول بے مانع قطعی ناروا۔ علاوہ بریں عصر ظہر پر معطوف اور صلی توجہ سے بے مہلت مربوط تو معطوف معمول کو جدا کر لینا کیونکر جائز۔ معیار الحق“

اس پر بہت وجوہ سے رو ہیں۔

اول: فاقو ترتیب ذکر کی کافی۔ مسلم الثبوت میں ہے۔

”الفاء للترتيب على سبيل التعقيب و لو في الذكر“

قام ترتیب کیلئے بطور تعقیب ہے خواہ یہ ترتیب ذکر میں ہو۔

**ثانی:** عدم مہلت ہر جگہ اس کے لائق ہوتی ہے۔ کافی فواتح الرحموت "تزوج فولد له، میں کون کہے گا کہ نکاح کرتے ہی اسی آن میں بچہ پیدا ہوا۔ تو جیسے وہاں تقریباً ایک سال کا فاصلہ منافی مقتضائے فائز نہیں، ظہر و عصر میں دو ساعت کا فاصلہ کیوں منافی ہوگا۔

**ثالث:** ہاجرہ ظرف خروج ہے، ممکن کہ خروج آخر ہاجرہ میں ہو کے وضو و نماز ظہر تک تمام ہو جائے اور نماز عصر بلا مہلت اسکے بعد ہو۔ ہاجرہ کچھ دو پہر ہی کو نہیں کہتے، زوال سے عصر تک سارے وقت ظہر کو بھی شامل ہے۔ کافی القاموس، تو مخالفت ظاہر کا اوداع بھی محض باطل۔

**رابع:** حدیث مروی بالمعنی ہے، اور شاہ ولی اللہ صاحب نے تصریح کی کہ ایسی حدیث کے فاو وادو غیر ہمارے استدلال صحیح نہیں۔ کما فی الحجة البالغة،،

**خامس:** ذرا صفت حجة الوداع میں حدیث طویل سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحیح مسلم وغیرہ میں ملاحظہ ہو۔

۵۶۶۔ عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : فلما كان يوم التروية توجهوا الى منى فاهلوا بالحج و ركب رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فصلى بها الظهر و العصر و المغرب و العشاء و المحر۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب ذوالحجہ کی آٹھ تاریخ ہوئی تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم حج کا احرام باندھ کر منی کو چلے اور حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سوار ہوئے۔ تو منی میں ظہر و عصر و مغرب و عشاء و فجر پانچوں نمازیں پڑھیں۔

ملاحظہ! وہی قاسم وہی ترتیب وہی عطف وہی ترکیب، اب یہاں کہہ دینا کہ سوار ہوتے ہی محابے مہلت پانچوں نمازیں ایک وقت میں پڑھ لیں، جو معنی "صلی الظهر و العصر الخ" کے یہاں ہیں وہی وہاں، اور یہ قطعاً محاورہ عامہ شائعہ سائنہ ہے کہ اصلاً مفید وصل صلوات نہیں ہوتا۔ و من ادعی فعلیہ البیان۔

**سادس:** آپ کی فضولیات کی گنتی کہاں تک، اصل مقصود کی دجیاں لیجئے۔ صحیحین میں حدیث مذکور کے یہ لفظ تو دیکھے جن میں قاسم یہ فی نکالی، مگر یہ ہی حدیث انہیں صحیحین میں متعدد طرق سے بلفظ آئی جو آپ کی تعقیب بے مہلت کو تعاقب سے دم لینے کی مہلت نہیں دیتی۔ صحیح

بخاری شریف باب حنفۃ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

۵۶۷۔ عن ابی جحیفۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : خرج رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بالہاجرة الی البطحاء فتوضأ ثم صلی الظهر رکعتین و العصر رکعتین۔

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دوپہر کے وقت بطحا کی طرف نکلے تو وضو کیا۔ پھر ظہر کی دو رکعتیں پڑھیں اور عصر کی دو رکعتیں۔

۵۶۸۔ عن ابی جحیفۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : دفعت الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و هو بالأبطح فی قبة کان بالہاجرة فخرج بلال فنادی بالصلوٰۃ ثم دخل فأخرج فضل و ضوء رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فوق الناس علیہ، یأخذون منه، ثم دخل فأخرج العنزة و خرج رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کأنی أنظر الی و یمس ساقیہ، فركز العنزة ثم صلی الظهر رکعتین و العصر رکعتین۔

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں اچانک پہنچ گیا جب آپ مقام بطحاء میں ایک خیمہ میں تشریف فرما تھے۔ دوپہر کا وقت ہوا تو حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ خیمے سے باہر آئے اور نماز کیلئے اذان کہی۔ پھر خیمہ کے اندر گئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وضو کا بچا ہوا مبارک پانی لیکر آئے تو اسکو حاصل کرنے کیلئے لوگ اس پر ٹوٹ پڑے۔ حضرت بلال پھر اندر گئے اور ایک چھوٹا نیزہ نکال کر لائے۔ اسی وقت حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی باہر تشریف لائے۔ گویا میں اب بھی آپ کی مبارک ساقوں کی چمک دیکھ رہا ہوں۔ حضرت بلال نے وہ نیزہ بطور سترہ زمین پر گاڑ دیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر کی دو رکعتیں پڑھیں۔

ملاحی! چلے کہاں کو، ان دونوں نے تو آپ کی تعقیب ہی بگاڑی ہے۔ تیسرا اور نہ لئے جاؤ جو خود ظہر و عصر میں فاصلہ کر دکھائے۔

۵۶۹۔ عن ابی حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : أتیت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بمکة و هو بالأبطح فی قبة له حمراء من آدم ، قال : فخرج بلال بوضوءه فمن نائل و ناصح ، قال : فخرج النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حلة حمراء کأنی أنظر الی بیاض ساقیه ، قال : فتوضأ و ادن بلال قال : فجعلت اتبع فاه هاهنا و هاهنا یقول یعینا و شمالا ، یقول حی علی الصلوۃ ، حی علی الفلاح ، قال : ثم رکزت له عنزة فتقدم فصلی الظهر رکعتین ، یمر بین یدیه الحمار و الکلب لا یمنع ثم صلی العصر رکعتین ثم لم یزل یصلی رکعتین حتی رجع الی المدینة ۔

حضرت ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا جب حضور مکہ مکرمہ کے قریب مقام بطحاء میں سرخ چڑھ کے ایک خیمہ میں تشریف فرما تھے۔ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور کے وضو کا مبارک غسل لے کر باہر آئے تو کسی نے وہ غسل لے لیا اور جس کو وہ نہ ملا تو اپنے ساتھی سے تری ہی لے لی ، اور اپنے اعضاء پر مل لی۔ پھر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سرخ لباس میں ملبوس تشریف لائے ، گویا کہ میں آج بھی حضور کی مبارک پنڈلیوں کی چمک دیکھ رہا ہوں۔ حضور نے وضو فرمایا اور حضرت بلال نے اذان پڑھی۔ میں آپ کے چہرہ کو اذان میں ادھر ادھر یعنی دائیں اور بائیں پلٹتا ہوں دیکھ رہا تھا جب انہوں نے حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح ، کہا۔ پھر ایک بلغم کا ڈا گیا ، حضور نے آگے تشریف فرما ہو کر ظہر کی دو رکعتیں پڑھائیں ، سامنے سے گدھے اور کتے گذرتے رہے لیکن کسی کو نہیں روکا گیا۔ پھر عصر کی دو رکعتیں پڑھائیں۔ پھر اسی طرح دو دو رکعتیں مدینہ منورہ واپسی تک پڑھاتے رہے۔

ملاحظہ! اب مزاج کا حال بتائیے؟

حفظت شعیبا و غابت عنک اشیاء۔

تو نے ایک چیز یاد رکھی اور بہت سی چیزیں تجھ سے اوچھل رہ گئیں۔

فتاویٰ رضویہ جدیدہ ۵/۲۰۳-۲۱۲ خلاصہ

۵۷۰۔ عن عکرمہ و کریم رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن ابن عباس رضی اللہ

تعالیٰ عنہما قال : ألا أخبرکم عن صلاة رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی السفر ، قلنا : بلی ، قال : کان اذا زاغت الشمس فی منزله جمع بین الظهر و العصر قبل ان یرکب ، و اذا لم تزغ له فی منزله مار حتی اذا كانت العصر نزل فجمع بین الظهر و العصر ۔

حضرت عکرمہ و حضرت کریم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: کیا میں تمہیں سفر کے دوران رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں نہ بتاؤں؟ ہم نے کہا: کیوں نہیں، تو آپ نے فرمایا: اگر جائے قیام پر زوال ہو جاتا تھا تو سوار ہونے سے پہلے ظہر و عصر کو اکٹھا پڑھ لیتے تھے۔ اور اگر جائے قیام پر زوال نہیں ہوتا تھا تو چل پڑتے تھے۔ اور جب عصر قریب ہوتی تو اتر کر ظہر و عصر اکٹھا پڑھ لیتے تھے۔

## (۲۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

خود قائلان جمع اس کا ضعف تسلیم کر گئے۔ شاید اسی لئے کچھ سوچ سمجھ کر ملا جلی بھی اس کا ذکر زبان پر نہ لائے۔ لہذا اس میں زیادہ کلام کی ہمیں حاجت نہیں۔ تاہم اتنا معلوم رہے کہ اسکی سند میں راوی حسین ائمہ شان کے نزدیک ضعیف ہیں۔ یعقوب نے فرمایا: ضعیف، ابو حاتم رازی نے فرمایا: ضعیف، یکتب حدیثہ و لا یحتج بہ، ضعیف ہیں، اسکی حدیث لکھی جائے مگر اس سے استدلال نہ کیا جائے، ابو زرہ وغیرہ نے کہا: ایس ہنفوی، قوی نہیں، جوز جانی نے کہا: لا یشتعل بہ، اس کے ساتھ مشغول نہیں ہونا چاہیے۔ ابن حبان نے کہا: یقلب الاسانید و یرفع المراسیل، اسنادوں کو پلٹ دیتا اور مراسیل کو مرفوع بنا دیتا تھا، محمد بن سعد نے کہا: کان کثیر الحدیث، و لم ارہم یحتجون بحدیثہ، حدیثیں بہت بیان کرتا تھا، علماء اسکی حدیث سے استدلال نہیں کرتے تھے۔ یہاں تک کہ نسائی نے فرمایا: متروک الحدیث، امام بخاری نے فرمایا کہ علی بن مدینی نے کہا: ترک حدیثہ، میں نے اسکی حدیث کو ترک کر دیا ہے۔ لاجرم حافظ نے تقریب میں کہا: ضعیف۔

اس حدیث کی تصحیف شرح بخاری قسطلانی شافعی، شرح منوطا زرقانی مالکی اور شرح منہجی شوکانی میں دیکھئے۔

ارشاد الساری میں فتح الباری سے ہے۔

لیکن اس کا ایک شاہد ہے جو بطریقہ حماد مروی ہے۔

۵۷۱۔ عن أبي قلابه عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهم ، ( لا اعلمه الا مرفوعا و الا فهو عن ابن عباس ) انه كان اذا نزل منزلا في السفر فاعجبه المنزل اقام فيه حتى يجمع بين الظهر و العصر ثم يرتحل ، فاذا لم يتهيأ له لا المنزل مدفى السير فصار حتى يزل فيجمع بين الظهر و العصر ۔

حضرت ابو قلابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں (ابو قلابہ کہتے ہیں میں تو اسکو مرفوع ہی جانتا ہوں ورنہ یہ حضرت ابن عباس پر موقوف ہے کہ جب آپ سفر کے دوران کسی منزل پر اترتے تھے اور وہ جگہ پسند آ جاتی تھی تو وہاں ٹھہر جاتے تھے یہاں تک کہ ظہر و عصر کو یکجا پڑھتے تھے۔ پھر سفر شروع کرتے تھے۔ اور اگر کوئی ایسی منزل مہیا نہیں ہوتی تھی تو چلتے رہتے یہاں تک کہ کسی جگہ اتر کر ظہر و عصر کو جمع کر لیتے تھے۔

امام بیہقی نے اسکی تخریج کی اور اسنے تمام راوی ثقہ ہیں لیکن اسکا مرفوع ہونا مشکوک ہے۔ لائق اعتماد یہ ہی ہے کہ یہ موقوف ہے، کیوں کہ امام بیہقی نے ایک دوسری سند سے اس کو موقوف ہی ذکر کیا ہے۔ جو اس طرح ہے۔

۵۷۲۔ عن أبي قلابه رضي الله تعالى عنه عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما قال : اذا كنتم سائرين فناءك المنزل فسيروا حتى تصيبوا منزلا تجمعون بينهما و ان كنتم نزولا ففعل بكم امر فاجمعوا بينهما ثم ارتحلوا ۔

حضرت ابو قلابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: جب تم سفر میں ہو اور تمہاری منزل قریب ہو تو چلتے رہو یہاں تک کہ منزل پر پہنچ کر نمازوں کو جمع کرو۔ اور اگر تم کسی جگہ قیام پذیر ہو اور کسی جگہ جانے کی جلدی ہو تو نمازیں جمع کر کے کوچ کرو۔

شرح موطا میں اسے ذکر کر کے فرمایا: و قد قال ابو داؤد لیس فی تقدیم الوقت

حدیث قائمہ ابو داؤد نے فرمایا: تقدیم وقت پر کوئی حدیث ثابت نہیں۔

اقول: وہ حدیث ضعیف اور اسکا یہ شاہد موقوف، اگر بالفرض صحیح و مرفوع بھی ہوتے تو کیا کام دیتے کہ ان کا حاصل تو یہ کہ جو منزل حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پسند آتی اور دوپہر وہیں ہو جاتا تو ظہر و عصر دونوں سے فارغ ہو کر سوار ہوتے اس میں عصر کا پیش از وقت پڑھ لینا کہاں نکلا۔ عینہ اسی بیان سے شاہد کا "سار حتی ینزل فیجمع" جمع حقیقی پر اصلاً شاہد نہیں۔ اور 'کانت العصر کا جواب بعونہ تعالیٰ بیانات آئندہ سے لیجئے ہو باللہ التوفیق۔

اگر کہیے کہ روایت شافعی یوں ہے۔

۵۷۳۔ أخبرنی ابن یحیی عن حسین بن عبد اللہ بن عبید اللہ بن عباس بن کریب عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما انه قال : الا انخبرکم عن صلاة رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی السفر ، کان اذا زالت الشمس و هو فی منزله جمع بین الظهر و العصر فی الروال فاذا سافر قبل ان تزول الشمس اخر الظهر حتی یجمع بینہما و بین العصر فی وقت العصر قال و احسبه قال فی المغرب و العشاء مثل ذلك۔

حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے خبر دی ابن ابی یحیی نے روایت کرتے ہوئے حسین بن عبد اللہ بن عبید اللہ بن عباس سے وہ روایت کرتے ہیں کریب سے اور وہ روایت کرتے ہیں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں سفر کے دوران رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں نہ بتاؤں؟ جب سورج ڈھل جاتا اور حضور ابھی اپنی جائے قیام ہی میں تشریف فرما ہوتے تو زوال کے وقت ہی ظہر و عصر کو جمع کرتے اور جب سورج ڈھلنے سے پہلے سفر کرتے تو ظہر کو مؤخر کرتے یہاں تک کہ عصر کے وقت میں دونوں کو جمع کرتے۔

راوی کہتے ہیں کہ مجھے خیال ہے کہ مغرب و عشاء کے بارے میں بھی اسی طرح فرمایا۔

اقول: اسکی سند میں ابن ابی یحیی رافضی قدری معتزلی جمعی متروک واقع ہے۔ امام اجل یحیی بن سعید قطان و امام اجل یحیی بن معین و امام اجل علی بن مدینی و امام یزید بن ہارون و

امام ابو داؤد وغیرہم اکابر نے فرمایا: کذاب تھا۔ امام احمد نے فرمایا: ساری بلائیں اس میں تھیں۔ امام مالک نے فرمایا: نہ وہ حدیث میں ثقہ ہے نہ دین میں۔ امام بخاری نے فرمایا: ائمہ محدثین کے نزدیک متروک ہے۔

حدثنا احمد بن محمد بن سعيد ثنا المنذر بن محمد ثنا ابی ثناء محمد بن الحسين بن علی بن الحسين ثنی ابی عن ابيه عن جده عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا ارتحل حين نزول الشمس جمع بين الظهر والعصر، فاذا جده السير اخرج الظهر وعجل العصر، ثم جمع بينهما۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب زوال آفتاب کے وقت کوچ فرماتے تو ظہر و عصر کو جمع فرماتے۔ اور جب سفر میں جلدی ہوتی تو ظہر کو مؤخر کرتے اور عصر میں جلدی پھر دونوں ملا کر پڑھتے۔ اس حدیث میں سوا عترت طاہرہ کے کوئی راوی ثقہ معروف نہیں۔

عمدة القاری میں ہے کہ۔

اسکی اسناد صحیح نہیں۔ کیوں کہ دارقطنی کا استاد احمد ابوالعباس بن عقدہ ہے جو اگرچہ حفاظ

حدیث میں سے ہے لیکن شیعہ ہے۔

میں کہتا ہوں۔ بلکہ میزان کے ایک اور مقام پر اسکے اور ابن خراش کے متعلق لکھا ہے کہ ان میں رخص اور بدعت پائی جاتی ہے۔ خود دارقطنی اور حمزہ سہمی وغیرہ نے بھی اس پر جرح کی ہے۔ اور اسکا استاد منذر بن محمد بن منذر بھی زیادہ قوی نہیں۔ یہ بات بھی دارقطنی نے کہی ہے اور منذر کا باپ اور دادا وغیرہ دونوں غیر معروف ہیں۔

اقول: وہ صحیح ہی سہی۔ تو انصافاً صاف صاف ہمارے مفید و موافق ہے۔ اس کا صریح مفاد یہ ہے کہ سورج ڈھلتے ہی کوچ ہوتا تو ظہر میں جمع فرماتے۔ پر ظاہر کہ زوال ہوتے ہی کوچ اور جمع تقدیم کا جمع محال۔ کیا پیش از زوال ظہر و عصر پڑھ لیتے لاجرم وہی جمع مراد جس کا صاف بیان آگے موجود کہ ظہر بدیر اور عصر جلد پڑھتے۔ یہی جمع صوری ہے۔ کمالاً بے فنی۔

فتاویٰ رضویہ جدیدہ ۵/۲۲۱



۵۷۴۔ عن أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال : كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم إذا ارتحل قبل أن تزيح الشمس أخر الظهر إلى وقت العصر ثم يجمع بينهما ، و إذا أراغت الشمس قبل أن يرتحل ، صلى الظهر ثم ركب ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اگر زوال سے پہلے روانہ ہوتے تو ظہر کو عصر تک مؤخر کر دیتے تھے۔ پھر دونوں کو اکٹھا پڑھ لیتے تھے۔ اور اگر روانگی سے پہلے زوال ہو جاتا تھا تو ظہر پڑھ کر سوار ہوتے تھے۔

۵۷۵۔ عن أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال : كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم إذا أراد أن يجمع بين الصلوتين في السفر أخر الظهر حتى يدخل أول وقت العصر ثم يجمع بينهما ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سفر میں نمازیں جمع کرنے کا ارادہ فرماتے تو ظہر کو مؤخر کرتے یہاں تک کہ عصر کا ابتدائی وقت داخل ہو جاتا۔ پھر دونوں کو جمع فرماتے۔

۵۷۶۔ عن أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم إذا عجل عليه السفر يؤخر الظهر إلى أول وقت العصر فيجمع بينهما و يؤخر المغرب حتى يجمع بينهما و بين العشاء حين يغيب الشفق ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب سفر میں جلدی ہوتی تو ظہر کو عصر کے اول وقت تک مؤخر فرماتے اور دونوں کو جمع کر کے پڑھتے۔ اور مغرب کو مؤخر فرماتے پھر مغرب و عشا کو جمع کر کے پڑھتے شفق غائب ہونے کے وقت۔

۵۷۷۔ عن أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال : كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم إذا عجل به السير يوما جمع بين الظهر و العصر ، و إذا أراد السفر

لیلة جمعین المغرب و العشاء یؤخر الظهر الی اول وقت العصر فیجمع بینہما و یؤخر المغرب حتی یجمع بینہما و بین العشاء حتی یمیب الشفق ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب کسی دن سفر میں جلدی ہوتی تو ظہر و عصر کو جمع فرماتے ۔ اور جب رات میں سفر فرماتے تو مغرب و عشاء کو جمع کرتے ۔ ظہر کو عصر کے اول وقت تک مؤخر فرماتے اور دونوں کو جمع کرتے اور مغرب کو مؤخر فرماتے یہاں تک کہ مغرب و عشاء کو جمع فرماتے شفق غائب ہونے تک ۔

۵۷۸۔ عن أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال : كان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم اذا كان في سفر فان زاعت الشمس قبل أن يرتحل صلى الظهر و العصر ثم ركب ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سفر میں ہوتے اور کوچ کرنے سے پہلے ہی زوال ہو جاتا تو ظہر و عصر پڑھ سوار ہوتے ۔

۵۷۹۔ عن أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم كان اذا كان في سفر فزاعت الشمس قبل ان يرتحل صلى الظهر و العصر جميعا ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم جب سفر میں ہوتے اور کوچ سے پہلے ہی سورج ڈھل جاتا تو ظہر و عصر دونوں نمازیں جمع فرماتے ۔

۵۸۰۔ عن أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال : كان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم اذا كان في سفر فزالت الشمس صلى الظهر و العصر جميعا ثم ارتحل ۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سفر میں ہوتے اور زوال ہو جاتا تو ظہر و عصر کو اکٹھا پڑھ لیتے پھر روانہ ہوتے ۔

۵۷۸۔ الاربعین للحاکم ،

۵۷۹۔ المعجم الاوسط للطبرانی ، ☆ مجمع الرواۃ للہیثمی ، ۱۶۰/۲

۵۸۰۔ جعفر فرہابی ،

## (۲۲) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جعفر فریابی نے بتدریج خود اسحاق بن راہویہ سے روایت کی۔ اس روایت کا امام ابو داؤد نے انکار کیا۔ اسمعیل نے اسے معلول بتایا۔ کافی العمدۃ وغیرہ۔

اقول : امام اسحاق رضی اللہ تعالیٰ کی قدر و عظمت افتخار میں کوئی شک نہیں۔ لیکن امام ابو داؤد نے تصریح کی کہ وفات سے چند ماہ پہلے ان کے حافظہ میں تغیر آ گیا تھا۔ میں نے انہیں ایام میں ان سے کچھ سنا تھا جسکی وجہ سے مجھے مطعون کیا گیا۔ کما فی التذہیب حافظ مزنی نے ان کی وہ حدیث ذکر کرنے کے بعد جس میں انہوں نے اصحاب سفیان کے الفاظ پر اضافہ کیا ہے، کہا ہے کہ اسحاق کے بارے میں کہا گیا ہے کہ آخر عمر میں ان کو اختلاط ہو گیا تھا۔

اس میں تو کوئی شک نہیں کہ اسحاق بن راہویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیشتر حدیثیں محض یاد کے سہارے بیان کیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ انہوں نے پوری مسند اپنی یاد سے املا کرادی۔ کما فی التذہیب۔

تو اس صورت میں اگر اسحاق سے ایک یا دو سندوں میں خطا واقع ہو جائے تو کوئی تعجب کی بات نہیں۔ اس قدر وسیع اور کثیر روایت میں اتنی تھوڑی سی خطا سے کون محفوظ رہ سکتا ہے لا جرم امام ذہبی شافعی نے اس حدیث کو منکر کہا۔ اور امام اسحاق کی لغزش کو حفظ اشتباہ سے گنا۔ اس کے بعد ہمیں شباہ بن سوار (جو اس حدیث کی سند میں واقع ہے) میں کلام کی حاجت نہیں کہ وہ اگرچہ رجال جملۃ موثقین اہل ائمتہ و سلف و ابی شیبہ سے ہے مگر مبتدع مکتب تھا۔ امام احمد نے اسے ترک کیا۔ امام ابو حاتم نے درجہ حجت سے ساقط بتایا۔

نیز ابو بکر اثرم نے امام احمد سے نقل کیا کہ شباہ عقیدہ ارجاء کی دعوت دیا کرتا تھا۔ اس سے ایک ایسا قول بھی منقول ہے جو ان تمام باتوں سے زیادہ خبیث ہے۔ اس نے کہا: جب اللہ تعالیٰ کوئی بات کہتا ہے تو یقیناً اپنے ایک عضو (زبان) کو کام میں لاتا ہے۔ یہ ایک خبیث قول ہے۔ میں نے کسی کو یہ بات کہتے نہیں سنا۔ یہ روایت فریابی کا حال ہے۔

اور روایت حاکم و طبرانی کو خود ملا جلی بھی ضعیف مان چکے۔ فرماتے ہیں۔

”مؤلف نے دلائل میں وہ حدیثیں بیان کی ہیں جنکی طرف ہم کو کچھ انتفات نہیں۔ یعنی ایک روایت ابو داؤد جس کے راوی میں ضعیف تھا، ایک روایت مجہم اوسط طبرانی،

ایک روایت اربعین حاکم نقل کر کے ان پر طعن کر دیا اور جو روایتیں صحیحہ متداول تھیں نقل کر کے انکا جواب نہیں دیا یہ کیا دینداری ہے اور کیا مردانگی کہ بخاری و مسلم کو چھوڑ کر اربعین حاکم اور اوسط طبرانی کو جا پکڑا اور ان سے دو روایتیں ضعیف نقل کر کے ان کا جواب دیا۔ ”معیار الحق لہذا ہمیں انکے باب میں تفصیل کلام کی حاجت نہ رہی۔

مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری۔

لطیفہ: اس مافات کی طمانی یہ ہے کہ جب یہ روایتیں ناقابل احتجاج نکل گئیں خود روایت صحیحین میں لفظ والعصر بڑھا دیا۔ فرماتے ہیں:

”روایت کی بخاری و مسلم نے اس سے (الی قولہ) فان راعت الشمس قبل ان

یرتحل صلی الطہر و العصر ثم ركب۔ معیار الحق“

اقول: ملاجی! حنفیہ کی مردی تو بھلا اللہ آپ نے دیکھ لی اب بحونہ تعالیٰ اور دیکھئے گا یہاں تک کہ آپ کی سب ہوسوں کی تسکین ہو جائے۔ مگر دینداری اور مردانگی اس کا نام ہوگا کہ مشہور و متداول کتب میں تحریف کیجئے؟ مردانہ پن کا دعویٰ ہے تو صحیحین میں اس عبارت کا نشان دیتے ہیں۔ ایک زمانہ میں آپ کو خط کفری جا گا تھا کہ زمین کے طبقات زیریں میں حضور پر نور منزہ عن الشل والظہر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معاذ اللہ چھٹل موجود ہیں۔ یہ بخاری مسلم شاید انہیں طبقات کی ہوں گی۔

ثم اقول، وباللہ التوفیق: یہ سب کلام بالائی تھا۔ فرض کر لیجئے کہ یہ روایت صحیحہ بلکہ خود صحیحین میں موجود سہی پھر بھی تمہیں کیا نفع اور ہمیں کیا ضرر۔ اس کا تو اتنا حاصل کہ سورج منزل ہی میں ڈھل جاتا تو ظہر و عصر دونوں سے فارغ ہو کر سوار ہوتے اس سے عصر کا پیش از وقت پڑھ لینا کہاں سے نکلا۔

اولا: واذا مطلق جمع کیلئے ہے نہ معیت و تعقیب کے واسطے۔ جمیعاً بھی اسی مطلق جمع کی تاکید کرتا ہے جو مفاد واذا ہے اس کا منطوق صریح اجتماع فی الحکم ہے۔ نہ خواہی نخواہی اجتماع فی الوقت۔

آیت کریمہ، و توبوا الى الله جميعا ايها المؤمنون لعلكم تفلحون۔

اور توبہ کرو اللہ تعالیٰ کی طرف تم سب اے اہل ایمان، تاکہ تم فلاح پاؤ۔

اس نے یہ ارشاد فرمایا کہ سب مسلمان توبہ کریں۔ حکم توبہ سب کو شامل ہو۔ یا یہ فرض کیا کہ تمام دنیا کے مسلمان ایک وقت ایک ساتھ مل کر معا توبہ کریں۔

ثانیاً: تعقیب عیسیٰ، پھر جمع صوری کی نفی کہاں سے ہوئی۔ 'صلیٰ علیہا وسلم' یوں بھی صادق اور ادعائے تقدیم باطل و زائغ، حکذا ینبغی التحقیق و اللہ ولی التوفیق۔

فتاویٰ رضویہ جدیدہ ۵/۲۲۲-۲۲۷

الحمد للہ جمع تقدیم کے جواب سے فراغ تام ملا۔ اب جمع تاخیر کی طرف چلئے۔ ملاجی بہزار کاوش و کاہش یہاں بھی دو ہی حدیثیں چھانٹ پائے جنکے الفاظ متعددہ کے ذکر سے شاید عوام کو یہ دہم دلاتا ہو کہ اتنی حدیثیں ہیں۔

یہ دو حدیثیں وہی احادیث ابن عمر و انس رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں جو مذکور ہوئیں۔ انکے بعد الفاظ بعض طرق کو ملاجی جمع حقیقی میں نص صریح سمجھ کر لائے اور بزعم خود بہت چمک چمک کر دعوے فرمائے اور ہر کے متکلمین نے اکثر افادات علمائے سابقین اور بعض اپنے سوانح جدیدہ سے انکے جوابوں میں کلام طویل کئے۔

فقیر غفرلہ القدر کا یہ مختصر جواب نقل اقا ذیل و جمع ما قال و قیل کیلئے نہیں۔ لہذا بعونہ تعالیٰ وہ افادت تازہ سنئے کہ فیض مولائے قدیر و اجل سے قلب عہد اذل پر فائز ہوئے۔ اہل نظر اگر مقابلہ کریں جلیل و عظیم فرق پر خود ہی مطلع ہوں گے۔ و اللہ یختص برحمۃ من یشاء و اللہ ذو العزل العظیم۔

### فاقول و بحول اللہ اصول:

حدیث ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے چالیس سے زیادہ طرق اس وقت پیش نظر فقیر ہیں۔ ان میں نصف سے زائد تو محض مجمل ہیں جن میں سے اشارہ کی طرف ہم نے احادیث مجملہ میں اشارہ کیا۔ رہے نصف سے کم ان میں اکثر صاف صاف جمع صوری کی تصریح کر رہے ہیں۔ جن میں سے چودہ روایات بخاری و ابوداؤد و نسائی وغیرہم سے اوپر مذکور ہوئے۔

ہاں بعض میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بعد غروب شفق جمع کرنا مذکور، ان میں بھی بعض محض موقوف، اور بعض میں رفع ہے تو بالفاظ اجمال۔ یعنی حضور والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تصریح اسی قدر منقول کہ جمع فرمائی قدر مرفوع میں غیبت شفق پر محصی نہیں جیسے موطا کے

اما محمد، بخاری، مسلم اور ابوداؤد کی یہ روایات۔

۵۸۱۔ عن نافع رضي الله تعالى عنه أن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما حين جمع بين المغرب والعشاء سار حتى غاب الشفق۔

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے جب مغرب وعشاء کو جمع کیا تھا تو چلتے رہے تھے یہاں تک کہ شفق غائب ہو گئی۔

۵۸۲۔ عن زيد بن أسلم عن أبيه رضي الله تعالى عنهما قال : كنت مع عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما بطريق مكة۔ فبلعه عن صفية بنت أبي عبيد شدة و جمع فأسرع السير، حتى إذا كان بعد غروب الشفق، ثم نزل فصلى المغرب والعشاء يجمع بينهما، فقال : إني رأيت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم إذا جد به السير آخر المغرب و جمع بينهما۔

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے وہ اپنے والد اسلم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی کہ میں مکہ کے راستہ میں اپنے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ تھا تو ان کو سفید بستان بن عبید کے بارے میں اطلاع ملی کہ وہ سخت درد میں ہیں۔ چنانچہ انہوں نے اپنی رفتار تیز کر دی یہاں تک کہ شفق غروب ہو گئی۔ اس کے بعد وہ اترے اور مغرب وعشاء کی نماز پڑھی۔ دونوں کو جمع کیا۔ پھر کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ جب انہیں سفر میں جلدی ہوتی تو مغرب کو مؤخر کر کے دونوں کو جمع کر لیتے تھے۔

۵۸۳۔ عن نافع رضي الله تعالى عنه ان ابن عمر رضي الله تعالى عنهما كان اذا جد به السير جمع بين المغرب والعشاء بعد ان يغيب الشفق، و يقول : ان رسول الله كان اذا جد به السير جمع بين المغرب والعشاء۔

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو جب سفر میں جلدی ہوتی تو مغرب وعشاء کو شفق غائب ہونے کے بعد جمع کرتے اور کہتے: بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سفر میں جلدی ہوتی تو مغرب وعشاء کو جمع فرماتے۔

|      |                        |   |       |
|------|------------------------|---|-------|
| ۵۸۱۔ | موطأ لمالك،            | الصلوة                                    | ۱۳۱   |
| ۵۸۲۔ | الجامع الصحيح للبخاری، | الصلوة                                    | ۲۴۳/۱ |
| ۵۸۳۔ | الصحيح لمسلم،          | ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی، الصلوٰۃ، ۹۵/۱ | ۲۴۵/۱ |

۵۷۴۔ عن نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما استصرخا علی صفیۃ و هو بمکۃ ، فسار حتی غربت الشمس و بدت السحوم ، فقال : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان اذا عمل بہ امر فی سفر جمع بین ہاتین الصلوٰتین فسار حتی غاب الشفق ، فنزل فجمع بینہما ۔

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب مکہ میں تھے تو ان کو صفیہ کی شدید بیماری کی اطلاع ملی اور وہ چل پڑے۔ یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا اور ستارے ظاہر ہو گئے۔ تو کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب سفر میں کسی کام کی جلدی ہوتی تو ان دو نمازوں کو جمع فرماتے۔ پھر حضرت عبداللہ بن عمر چلتے رہے یہاں تک کہ شفق غائب ہو گئی تو دونوں کو اتر کر جمع فرمایا۔

البتہ غیر صحیحین کی بعض روایات میں فصل مکیف کی طرف اشارہ کر کے رفع ہے۔ وہ یہ

ہے۔

۵۸۵۔ عن عبد اللہ بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : عابت الشمس و أنا عند عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ، فسربا فلما رأیناہ قد أمسی ، قلنا : الصلوۃ ، فسار حتی غاب الشفق و تصوبت السحوم ، ثم أنه نزل فصلى صلاتین جمیعاً ثم قال : رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا جدد بہ السیر صلی صلاتی ہذہ ، یقول یجمع بینہما بعد لیل ۔

حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ تھا کہ سورج ڈوب گیا تو ہم چلتے رہے یہاں تک کہ جب خوب شام ہو گئی تو ہم نے کہا: نماز، مگر وہ چلتے رہے یہاں تک کہ شفق غائب ہو گئی اور تارے نمایاں ہو گئے۔ اس وقت آپ اترے اور دونوں نمازیں اکٹھی پڑھیں۔ پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ کو سفر میں جلدی ہوتی تو جس طرح میں نے نماز پڑھی اسی طرح آپ بھی پڑھا کرتے تھے۔ یعنی رات ہونے کے بعد اکٹھا پڑھتے۔

۵۸۶۔ عن نافع رضي الله تعالى عنه عن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما ، أنه استغيث على بعض أهله فجدبه السير و آخر المغرب حتى غاب الشفق ، ثم نزل فجمع بينهما ، ثم أخبرهم ، ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم كان يفعل ذلك اذا جدبه السير ۔

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو اپنے اہل خانہ میں سے کسی کی سخت بیماری کی اطلاع ملی تو تیزی سے روانہ ہوئے۔ مغرب کو اتنا موخر کیا کہ شفق ڈوب گئی۔ پھر دونوں کو ملا کر پڑھا۔ بعد میں ساتھیوں کو بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب سفر میں جلدی ہوتی تو اسی طرح کرتے۔

۵۸۷۔ عن شيخ من قریش قال : صحبت ابن عمر رضي الله تعالى عنهما الى الحمى ، فلما غربت الشمس هبت ان اقول له : الصلوة ، فسار حتى ذهب بياض الافق و فحمة والعشاء ، ثم نزل فصلى المغرب ثلث ركعات ، ثم صلى ركعتين على اثرهما قال : هكذا رأيت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يفعل ۔

ایک قریشی شیخ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ تھا جب وہ چراگاہ کو گئے اور سورج ڈوب گیا تو انکی بیبت کی وجہ سے میں اگلو نماز کے بارے میں نہ کہہ سکا۔ چنانچہ وہ چلتے رہے یہاں تک کہ افق کی سفیدی ختم ہوئی اور عشا کی سیاہی ماند پڑ گئی۔ اس وقت اترے اور مغرب کی تین رکعتیں پڑھیں۔ پھر انکے فوراً بعد دو رکعتیں عشاء کی پڑھیں اور فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا۔

(۲۳) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بظاہر زیادہ مستحق جواب یہ ہی تین روایتیں تھیں۔ مگر فقیر بعونہ الملک القدیر عزوجل وہ جوابات شافیہ و کافیہ اور تقریرات صافیہ و وافیہ بیان کرے کہ یہ ساتوں طرق اور انکے سوا اور بھی کچھ ہو تو سب کو بحول اللہ تعالیٰ کفایت کریں۔

فاقول و بالله التوفیق و به العروج علی اوج التحقيق ۔



**جواب اول:** اسی حدیث ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے طرق کثیرہ جلیلہ صحیحہ کہ سابقاً ہم نے ذکر کئے صاف و واضح کاف باواز بلند تصریحات قاہرہ فرما رہے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نماز مغرب غروب شفق سے پہلے پڑھی اور عشا غروب شفق کے بعد۔ اور اسی کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

ان روایات صحاح و حسان جلیلۃ الشان پر پھر نگاہ تازہ کیجئے۔ امام سالم صاحبزادہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم اپنی روایات مرویہ صحیح بخاری و سنن نسائی و صحیح اسمعیلی وغیرہا میں فرما رہے ہیں کہ دو تین میل چلکر جب تارے کھل آئے اتر کر مغرب پڑھ۔ پھر ٹھہر کر عشاء۔

عبداللہ بن واقد شاگرد حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم اپنی روایات مرویہ سنن ابی داؤد میں روشن تر فرماتے ہیں: کہ غروب شفق سے پہلے اتر کر مغرب پڑھی پھر منتظر رہے یہاں تک کہ شفق ڈوب گئی اس وقت عشاء پڑھی۔

طرفہ یہ کہ وہی امام نافع تلمیذ خاص و رفیق سفر و حضر حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کہ ان غروب شفق والی سات روایتوں میں چار انہیں سے ہیں۔ وہی وہاں اپنی روایات کثیرہ مرویہ سنن ابی داؤد و سنن نسائی وغیرہا میں یوں ہی واضح و جلی تر فرما رہے ہیں کہ جب تک مغرب پڑھی ہے شفق ہرگز نہ ڈوبی تھی۔ بلکہ بعد کو بھی انتظار فرمانا پڑا۔ جب ڈوب گئی اس وقت عشا کی تکبیر کہی اور اول تا آخر ان سب روایات میں تصریح صریح ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کرتے۔ بلکہ حدیث امام سالم میں یوں ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ جسے جلدی ہو وہ اس طرح پڑھا کرے۔

اللہ انصاف! ان صاف الفاظ مفسر نصوص میں کہیں بھی گنجائش تاویل و تہدیل ہے۔ اور شک نہیں کہ قصہ صفیہ زوجہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم جو وہاں اور یہاں دونوں طرف کی روایات میں مذکور ایک ہی بار تھا۔ بلکہ انہیں امام نافع سے مروی کہ ابن عمر سے عمر بھر میں صرف اسی بار جمع معلوم ہے اس کے سوا کسی سفر میں انہیں جمع کرتے نہیں دیکھا۔

سنن ابی داؤد میں بطریق امام ایوب سختیانی مذکور۔

۵۸۸۔ عن نافع رضي الله تعالى عنه عن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما موقوفا انه لم ير ابن عمر جمع بينهما قط الا تلك الليلة يعني ليلة استصرخ على صفية۔  
حضرت نافع رضي الله تعالى عنه سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضي الله تعالى عنہما کو بھی دو نمازیں جمع کرتے نہیں دیکھا مگر اس رات، یعنی حضرت صفیہ رضي الله تعالى عنہا کی بیماری کی اطلاع والی رات۔

اور وہ جو بطریق امام کھول مذکور ہے کہ حضرت نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضي الله تعالى عنہما کو ایک بار یا دو بار جمع کرتے دیکھا۔

تو میں کہتا ہوں کہ اس میں شک ہے یعنی بصیغہ تریض روی مذکور، اور شک سے یقین کا محارضہ نہیں کیا جاسکتا۔

حدیث نسائی و طحاوی میں انہیں امام نافع سے گذرا کہ میں نے اگلی عادت یہ پائی تھی کہ نماز کی محافظت فرماتے۔

حدیث کتاب الحج میں انہیں نافع سے تھا کہ ابن عمر اذان ہوتے ہی مغرب کیلئے اترے اس بار دیر لگائی۔

روایت نسائی و طحاوی و حج میں تھا۔ ہمیں گمان ہوا کہ اس وقت انہیں نماز یاد نہ رہی۔ یہ سب اسی قول نافع کے مؤید ہیں۔

معہذا شک نہیں کہ اصل عدم تعدد ہے۔ تو جب تک صراحۃً تعدد ثابت نہ ہوتا اس ادعا کی طرف راہ نہ تھی۔ خصوصاً استدلال کو جسے احتمال کافی نہیں۔ دفع تعارض کیلئے اسکا اختیار اس وقت کام دیتا کہ خود قصہ صفیہ میں دونوں روایات صحیحہ قبل غروب و بعد غروب موجود نہ ہوتیں۔

ناچار خود ملائی کو بھی ماننا پڑا کہ یہ سب طرق و روایات ایک ہی واقعے کی حکایات ہیں۔ قصہ صفیہ میں حدیث سالم بن عبداللہ بن عمر رضي الله تعالى عنہم بطریق کثیر بن قاروند امروہی سنن نسائی پر براہ حیاری بھی جب کوئی طعن نہ کڑھ سکے تو اسے مخالف حدیث شیخین ٹھہرا کر رد کر دیا کہ اس میں مغرب کا بین الوتین پڑھنا ہے اور ان میں بعد غروب شفق۔ لہذا یہ شاذ و مردود ہے جسکی نقل لطیفہ ہفتم اقادہ یکم میں گذری۔ حالانکہ حدیث مسلم کے لفظ ابھی سن چکے۔ اس میں قصہ صفیہ کا ذکر نہیں۔ تو جب تک روایت مطلقہ بھی اسی قصہ صفیہ پر محمول نہ ہو حدیث

قصہ صنیہ کو مخالف روایت شیخین کہنا یعنی چہ؟

بالجملہ اس حدیث کی اتنی روایات کثیرہ میں یہ تصریح صریح ہے کہ مغرب غروب شفق سے پہلے پڑھی۔ اور اسی کی ان روایات میں کہ شفق ڈوبے پر پڑھی۔ اور دونوں جانب طرق صحاح و حسان ہیں جن کے رد کی طرف کوئی سبیل نہیں۔ تو اب یہ دیکھنا واجب ہوا کہ ان میں کونسا نص مفسرنا قابل تاویل ہے جسے چارونا چار معتد رکھیں اور کونسا محتمل کہ اسے مفسر کی طرف پھیر کر رفع تعارض کریں۔ ہر عاقل جانتا ہے کہ ہماری طرف کے نصوص اصلاً احتمال معنی خلاف نہیں رکھتے۔ شفق ڈوبنے سے پہلے پڑھی“ اتنے ہی لفظ کے یہ معنی کسی طرح نہ ہو سکتے کہ” جب شفق ڈوب گئی اس وقت پڑھی“ نہ یہ کہ جب اسکے ساتھ یہ تصریحات جلیہ ہوں کہ” پھر مغرب پڑھ کر انتظار کیا یہاں تک کہ شفق ڈوب گئی اس کے بعد عشا پڑھی“ ان لفظوں کو کوئی نیم مجنون بھی مغرب بعد شفق پڑھنے پر حمل نہ کر سکے گا۔ ہاں پورے پاگل میں کلام نہیں۔ مگر ادھر کے نصوص کہ” چلے یہاں تک کہ شفق ڈوب گئی پھر مغرب پڑھی یا جمع کی یا بعد غروب شفق اتر کر جمع کی“ یہ اچھے خاصے محتمل و صالح تاویل ہیں جن کا ان نصوص صریحہ مفسرہ سے موافق و مطابق ہو جانا بہت آسان۔

عربی، فارسی اردو سب کا محاورہ عامہ شائعہ مشہورہ واضحہ ہے کہ قرب وقت کو اس وقت سے تعبیر کرتے ہیں۔

عصر کے اخیر وقت کہتے ہیں: شام ہو گئی حالانکہ هنوز سورج باقی ہے۔ کسی سے اول وقت عصر آنے کا وعدہ تھا وہ اس وقت آئے تو کہتے ہیں: اب سورج چھپے آئے۔ قریب طلوع تک کوئی سوتا ہو تو اسے اٹھانے میں کہیں گے: سورج نکل آیا۔ شروع چاشت کے وقت کسی کو کام تھا۔ مامور نے قریب نصف النہار آواز کیا تو کہے گا: اب دوپہر ڈھلے لیکر بیٹھے۔ ان کی صدا ہا مثالیں ہیں۔ کہ خود ملاجی اور انکے موافقین بھی اپنے کلاموں میں رات دن انکا استعمال کرتے ہوں گے۔ بحینہ اسی طرح یہ محاورے زبان مبارک عرب و خود قرآن عظیم و احادیث میں شائع و ذائع ہیں۔

جواب دوم: جانے دو، ان میں قبل ان میں بعد یونہی سمجھو، پھر ہمیں کیا مفسر اور تمہیں کیا مفید۔ شفقیں دو ہیں۔ احمر و بیض ان روایات قبل میں سپید مراد ہے ان روایات بعد میں سرخ،

یوں بھی تعارض مندرجہ اور سب طرق مجتمع ہو گئے۔

حاصل یہ نکلا کہ شفقِ احمر ڈوبنے کے بعد شفقِ ابیض میں نماز مغرب پڑھی اور انتظار فرمایا۔ جب سپیدی ڈوب گئی عشا پڑھی۔ یہ یعنی ہمارا مذہب مہذب اور ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے طور پر جمع صوری ہے۔ حقیقی تو جب ہوتی کہ مغرب بعد غروب سپیدی پڑھی جاتی اس کا ثبوت تم ہرگز نہ دے سکے۔ یہ جواب بنگاہِ اولیں ذہن فقیر میں آیا تھا پھر دیکھا کہ امام بن الہمام قدس سرہ نے یہی افادہ فرمایا۔

رہی روایت ”مستم“ مبارحتی ذهب بیاض الافق و فحمة العشاء“ چلتے رہے یہاں تک کہ افق کی سفید اور عشا کی سیاہی ختم ہو گئی۔ جس میں افق کی سپیدی جانے کے بعد نزول ہے۔

اقول وباللہ المستعین،

اولاً: یہ بھی کب رہی، اس میں بھی وہی تقریر جاری۔ جیسے ’غاب الشفق‘ بمعنی ”کسادان یغیب“ یوں ہی ”ذهب البیاض“ بمعنی کسادان یذهب۔“

ثانیاً: حدیث میں بیاض افق ہے نہ بیاض شفق۔ کنارۂ شرقی بھی افق ہے۔ بعد غروب شمس مشرق سے سیاہی اٹھتی ہے اور اسکے اوپر سپیدی ہوتی ہے جس طرح طلوع فجر میں اسکا عکس جیسے قرآن عظیم میں ”حتی ینہن لکم العیط الابیض من العیط الاسود من المعمر“ (یہاں تک کہ فجر کے سیاہ دھاگے سے سفید دھاگا تمہارے لئے واضح ہو جائے) فرمایا۔ جب فجر بلند ہوتی ہے۔ وہ حیطِ اسود جاتا رہتا ہے۔ یونہی جب مشرق سے سیاہی بلند ہوتی ہے سپیدی شرقی جاتی رہتی ہے اور ہنوز وقت مغرب میں وسعت ہوتی ہے۔ اور اس پر عمدہ قرینہ یہ ہے کہ بیاض کے بعد فجر، عشا، شام کا دھندلا ہے کہ موسم گرما میں تیزی نور شمس کے سبب بعد غروب نظر کو ظاہر ہوتا ہے۔ جب تارے کھل کر روشنی دیتے ہیں زائل ہو جاتا ہے جیسے چراغ کے سامنے تاریکی میں آکر کچھ دیر سخت ظلمت معلوم ہوتی ہے پھر نگاہ ٹھہر جاتی ہے۔

زہر الرہی میں ہے۔

فحمة العشاء ہی اقبال اللیل و اول سوادہ،

فجر، عشا، شام کے آنے کو اور اسکی ابتدائی سیاہی کو کہتے ہیں۔

## شرح جامع الاصول میں ہے۔

ہی شدۃ سواد اللیل فی اولہ حتی اذا سکن فورہ قلت بظہور النجوم و بسط نورہا ، و لان العین اذا نظرت الی الظلمۃ ابتداء لاتکاد تری شیئا ۔

فجر عشرات کے ابتدائی حصہ کی سخت سیاہی ہے۔ پھر جب اسکا جوش ٹھہر جاتا ہے تو تاروں کے ٹکٹنے اور انکی روشنیاں پھیلنے سے سیاہی کم ہوتی جاتی ہے۔ اور اس لئے بھی کہ آنکھ جب ابتداء میں تاریکی کی طرف نظر کرتی ہے تو کچھ نہیں دیکھ پاتی۔

ظاہر ہے کہ اسکا جانا بیاض شفق کے جانے سے بہت پہلے ہوتا ہے۔ تو بیاض شفق جانا بیان کر کے پھر اس کے ذکر کی کیا حاجت ہوتی۔ ہاں بیاض شرقی اس سے پہلے ہو جاتی ہے تو اس معنی صحیح پر فجر عشا کا ذکر عہد و لغو نہ ہوگا۔

ثالثاً: یہی حدیث اسی طریق مذکور سفیان سے امام طحاوی نے یوں روایت فرمائی۔

۵۸۹۔ عن اسمعيل بن ذويب رضى الله تعالى عنه قال: كنت مع ابن عمر رضى الله تعالى عنهما ، فلما غربت الشمس ، هبنا ان نقول : الصلوة ، فصار حتى ذهب فحمة العشاء و راها بياض الافق ، فنزل فصلى ثلثا المغرب ، اثني العشاء ، و قال : هكذا رأيت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يفعل۔

حضرت اسمعیل بن ذویب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھا۔ جب سورج ڈوب گیا تو انکی ہیبت کی وجہ سے ہم انہیں نماز کا نہ کہہ سکے۔ وہ چلتے رہے یہاں تک کہ عشا کی سیاہی ختم ہوگئی اور ہم نے افق کی سپیدی دیکھ لی۔ اس وقت اتر کر مغرب کی تین رکعتیں اور عشا کی دو رکعتیں پڑھیں اور کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا۔

یہ حدیث بقائے شفق ابیض میں نص صریح ہے کہ سرشام کا دھند لکا جاتا رہا اور ہمیں افق کی سپیدی نظر آئی اس وقت نماز پڑھی۔ اور کہا اسی طرح حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا۔

رابعاً: ملائی آپ تو بہت محدثی میں دم بھرتے ہیں صحیح حدیثیں بے وجہ محض تو رو کرتے آئے۔ بخاری و مسلم کے رجال نا حق مردود الروایۃ بتائے اب اپنے لئے یہ روایت

حجت بنالی جو آپ کے مقبولہ اصول محدثین پر ہرگز کسی طرح حجت نہیں ہو سکتی۔ اس کا مدار ابن حنیفہ پر ہے اور وہ مدلس تھا۔ اور یہاں روایت میں معتد کیا اور معتد مدلس جمہور محدثین کے مذہب مختار و معتد میں مردود نامستند ہے۔ اسی آپ کی مبلغ علم تقریب میں ہے۔

عبد اللہ بن ابی نحبیح یسار المکی ابو یسار الثقفی ، و مولاہم ، ثقہ ، رمی بالقدر ، و ربما دلس۔

عبد اللہ بن ابی ریح یسار کی ابو یسار ثقفی ، بنی ثقیف کا آزاد کردہ ، ثقہ ہے ، قدری ہونے سے متہم ہے ، بسا اوقات تدلیس کرتا ہے۔  
وہ قسم مرسل سے ہے۔ تقریب تدریب میں ہے۔

الصحيح التفصيل ، مما رواه بلفظ محتمل لم يبين فيه السماع ، فمرسل لا يقبل ، وما بين فيه ، كسمعت ، و حدثنا و أخبرنا ، و شبهها ، فمقبول ، يحتاج به۔  
صحیح یہ ہے کہ اس میں تفصیل ہے۔ یعنی مدلس کی وہ روایت جو ایسے لفظ سے ہو جو سماع کا احتمال تو رکھتا ہے مگر سماع کی تصریح نہیں۔ تو وہ مرسل ہے اور غیر مقبول۔ اور جس میں سماع کی صراحت ہو جیسے سمعت ، حدثنا ، أخبرنا ، اور ان جیسے الفاظ ، تو وہ مقبول ہے اور قابل استدلال۔  
ملاحی ! اور مرسل کی نسبت آپ خود فرما چکے۔

روایت مرسل حجت نہیں ہوتی نزدیک جماعت فقہاء و جمہور محدثین کے۔  
(معیار الحق)

یہ آپ نے اس حدیث صحیح متصل کو مردود و مرسل بنا کر فرمایا تھا جس کا ذکر ہم لطیفہ دہم میں کر چکے۔

جھوٹے ادعائے ارسال پر تو یہ جوش و خروش ، اور سچے ارسال میں یوں گنگ و خموش۔  
یہ کیا مقتضائے حیا و دیانت ہے۔

جواب سوم۔ حدیث مذکور کے اصلاً کسی طریق میں نہیں کہ حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بعد غروب شفق ابیض نماز مغرب پڑھی۔ نہ ہرگز کسی روایت میں آیا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہذا سفر وقت حقیقہ قضا کر کے دوسری نماز کے وقت میں پڑھنے کو فرمایا۔

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا مذہب یہ ہے کہ وقت مغرب شفق احمر تک ہے۔ اور ہمارے نزدیک شفق ابیض تک ہے۔ هو الصحيح رواية والرجيح دراية و قضية الدليل فعلية التعويل۔

یہی روایت صحیح، اسی کو درلیہ ترجیح، نیز دلیل کا تقاضا بھی یہی ہے۔ لہذا اسی پر اعتماد ہے۔

ہمارا مذہب اجلائے صحابہ مثل افضل الخلق بعد الرسل والانبياء، صدیق اکبر، ام المؤمنین صدیقہ، امام العلماء معاذ بن جبل، سید القراء ابی بن کعب، سید الحفاظ ابو ہریرہ، عبداللہ بن زبیر وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ واکابر تابعین مثل امام اجل محمد باقر، امیر المؤمنین عمر بن عبدالعزیز، و اجلائے تبع تابعین مثل امام الشام اوزاعی، امام الفقہاء والحدیثین والصالحن عبداللہ بن مبارک، زفر بن ہریر، وائمہ اہل بیت، و بعض کبرائے شافعیہ، مثل ابوسمان خطابی، امام حنفی تلمیذ خاص امام شافعی وغیرہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم سے منقول، کما فی عمدۃ القاری و غنیۃ المستملی و غیرہما۔ اب اگر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے صراحۃ ثابت بھی ہو کہ انہوں نے بعد غروب ابیض مغرب پڑھی تو صاف محتمل کہ انہوں نے کسی سفر میں سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بعد شفق احمر شفق ابیض میں مغرب اور اسکے بعد عشاء پڑھتے دیکھا اور اپنے اجتہاد کی بنا پر یہ ہی سمجھا کہ حضور والا صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ نے وقت قضا کر کے جمع فرمائی۔ اب چاہے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ثابت ہو جائے کہ انہوں نے پہر رات گئے بلکہ آدمی رات ڈھلے مغرب پڑھی۔ یہ ان کے اپنے مذہب پر مبنی ہوگا، کہ جب وقت قضا ہو گیا تو گھڑی اور پہر سب یکساں۔ مگر ہم پر حجت نہ ہو سکے گا کہ ہمارے مذہب پر وہ جمع صوری ہی تھی جسے جمع حقیقی سے اصلاً علاقہ نہ تھا۔ یہ تقریر بحمد اللہ تعالیٰ وانی وکافی اور مخالف کے تمام دلائل و شبہات کی دافع و نافی ہے۔ اگر ہمت ہے تو کوئی حدیث صحیح صریح لاؤ جس سے صاف صاف ثابت ہو کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حقیقۃ شفق ابیض گزار کر وقت اجماعی عشاء میں مغرب پڑھی۔ یا اس طور پر پڑھنے کا حکم فرمایا۔

مگر بحول اللہ تعالیٰ قیامت تک کوئی حدیث نہ دکھا سکو گے۔ بلکہ احادیث صحیحہ صریحہ جن میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جمع فرمانا اور اسکا حکم دینا آیا وہ صراحۃ ہمارے

موافق اور جمع صوری میں ناطق ہیں جن کا بیان واضح ہو چکا۔ پھر ہم پر کیا جبر ہے کہ ایسی احتمالی باتوں مذہب خیالوں پر عمل کریں اور انکے سبب نمازوں کی تعین و تخصیص اوقات کہ نصوص قاطعہ قرآن و حدیث و اجماع امت سے ثابت ہے چھوڑ دیں۔ حکدا ینبغی التحقیق واللہ تعالیٰ ولی التوفیق۔

فتاویٰ رضویہ جدیدہ ۵/ ۲۲۷-۲۳۶

### (۱۵) وقت نکال کر نماز پڑھنا سخت عذاب کا باعث ہے

۵۹۰۔ عن سعد بن أبی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : سألت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن قول اللہ تعالیٰ — "الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ" قَالَ: هُمْ الَّذِينَ يُؤَخِّرُونَ الصَّلَاةَ عَنْ وَقْتِهَا۔

حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا: وہ کون لوگ ہیں جنہیں اللہ عزوجل قرآن عظیم میں فرماتا ہے۔ "خراپی ہے ان نمازیوں کے لئے جو اپنی نماز سے بے خبر ہیں" فرمایا: وہ لوگ جو نماز وقت گزار کر پڑھتے ہیں۔

۵۹۱۔ عن مصعب بن سعد عن ابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما انه قال : سئل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن "الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ" قَالَ : إِضَاعَةُ الْوَقْتِ۔

حضرت مصعب بن سعد سے وہ اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس آیت کے بارے میں سوال ہوا۔ "خراپی ہے ان نمازیوں کے لئے جو اپنی نماز سے بے خبر ہیں۔ فرمایا: وقت کھودینا۔

۵۹۲۔ عن أبی ذر الغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و ضرب فخذی: کَیْفَ أَنْتَ إِذَا بَقِیتَ فِی قَوْمٍ یُّؤَخِّرُونَ الصَّلَاةَ

|       |   |                         |       |   |                            |      |
|-------|---|-------------------------|-------|---|----------------------------|------|
| ۳۷۷/۲ | ☆ | المعجم الاوسط للطبرانی، | ۱۹۸/۱ | ☆ | کشف الاستار عن رواۃ لبرار، | ۵۹۰۔ |
| ۲۱۴/۲ | ☆ | السنن الکبریٰ للبیہقی،  | ۲۳۶/۱ | ☆ | شرح السنة للبعوی،          |      |
|       | ☆ |                         | ۲۳۶/۱ | ☆ | شرح السنة للبیہقی،         | ۵۹۱۔ |
| ۶۲/۱  | ☆ | السیلابی داؤد،          | ۲۳۰/۱ | ☆ | الصحيح لمسلم، المساجد،     | ۵۹۲۔ |
| ۱۶۹/۵ | ☆ | المستند لاحمد بن حنبل،  | ۸۸/۱  | ☆ | السنن لابن ماجه،           |      |
| ۱۴۴   | ☆ | المستند للدارمی،        | ۹۹/۱  | ☆ | السنن للنسائی، الامامة،    |      |



عَنْ وَقْتِهَا، قَالَ : قُلْتُ : مَا تَأْتِي مُرْنِي ؟ قَالَ : صَلَّى الصَّلَاةَ لَوْ قَتَلَهَا۔

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میری رائ پر ہاتھ مار کر ارشاد فرمایا: تیرا کیا حال ہوگا جب تو ایسے لوگوں میں رہ جائے گا جو نماز کو اسکے وقت سے تاخیر کریں گے۔ میں نے عرض کی: حضور مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ فرمایا: تو وقت پر پڑھ لینا۔

۵۹۳۔ عَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ كَوَّنَ عَلَيْكُمْ بَعْدِي أَمْرًا تَشْعُلُهُمْ أَشْيَاءٌ عَنِ الصَّلَاةِ لَوْ قَتَلَهَا حَتَّى يَذْهَبَ وَقْتُهَا، فَصَلُّوا الصَّلَاةَ لَوْ قَتَلَهَا۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے بعد تم پر کچھ حاکم ہوں گے کہ ان کے کام انہیں وقت پر نماز سے روکیں گے یہاں تک کہ وقت نکل جائے گا۔ تم وقت پر نماز پڑھنا۔

۵۹۴۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كَيْفَ بِكُمْ إِذَا أَنْتُمْ عَلَيْكُمْ أَمْرًا يُصَلُّونَ الصَّلَاةَ لِعَبْرٍ مِمَّا يَنْهَا قُلْتُ : فَمَا تَأْمُرُنِي إِذَا أَدْرَكَنِي ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ؟ قَالَ : صَلَّى الصَّلَاةَ لِعَبَقَاتِهَا وَاجْعَلْ صَلَاتُكَ مَعَهُمْ سُبْحَةً۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تم لوگوں کا کیا حال ہوگا جب تم پر وہ حکام آئیں گے کہ غیر وقت پر نماز پڑھیں گے۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! جب میں ایسا وقت پاؤں تو حضور مجھے کیا حکم دیتے ہیں۔ فرمایا: نماز وقت پر پڑھ اور ان کے ساتھ نفل کی نیت شریک ہو جا۔

(۲۳) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیشین گوئیاں ہیں کہ کچھ لوگ وقت گزار کر پڑھیں گے تم انکا اتباع نہ کرنا۔ اسے مطلق فرمایا۔ کچھ سفر و حضر کی تخصیص ارشاد نہ ہوئی۔

فتاویٰ رضویہ ۲۸۰/۵

## (۱۶) نماز کے اوقات مکروہ

۵۹۵۔ عن أمير المؤمنين عمر بن الخطاب رضي الله تعالى عنه قال : نهى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم عن الصلوة بعد الصبح حتى تطلع الشمس و بعد العصر حتى تغرب ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز فجر کے بعد سے طلوع آفتاب تک اور عصر کے بعد سے غروب آفتاب تک نفل نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

۵۹۶۔ عن أبي سعيد الخدري رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم لا صلوة بعد الصبح حتى ترتفع الشمس ولا بعد العصر حتى تغرب الشمس ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز صبح کے بعد سورج کے بلند ہونے تک کوئی نماز نہیں۔ اور عصر کی نماز کے بعد سے سورج غروب ہونے تک کوئی نماز نہیں۔

۵۹۷۔ عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال : ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم نهى عن الصلوة بعد العصر حتى تغرب الشمس و عن الصلوة بعد الصبح حتى تطلع الشمس ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ

۵۹۵۔ المس نسائی، باب النهی عن الصلوة بصر الصبح، ۶۵/۱

☆ المعجم الكبير للطبرانی، ۱۱/۱۱۲

☆ ۲۵/۱، الصلوة، الجامع للترمذی،

☆ ۴۹۶/۲، المسند لاحمد بن حنبل

☆ ۱۴۵/۱، الاستذکار لابن عبد البر،

☆ ۲۰۰، السلسلة الصحيحة للآلبانی،

☆ ۴۱۷/۷، ۱۹۵۹۹، کنز العمال للمتقی،

۵۹۶۔ الجامع الصحيح للبخاری، ۸۳/۱

☆ الصحيح لمسلم، المسافرین، ۲۷۵/۱

☆ ۴۱۴/۷، ۱۹۵۸۵، کنز العمال للمتقی،

۵۸۷۔ الجامع الصحيح للبخاری، ۸۳/۱

☆ الجامع للترمذی، الصلوة، ۵۲/۱

علیہ وسلم نے عصر کی نماز کے بعد سے غروب آفتاب تک نفل نماز سے منع فرمایا۔ اور فجر کی نماز کے بعد سے طلوع آفتاب تک۔

۵۹۸۔ عن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : صَلَاتَانِ لَا يُصَلِّي بَعْدَهُمَا : الصُّبْحُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَ الْعَصْرُ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو نمازیں ایسی ہیں جن کے بعد نماز نہ پڑھی جائے۔ نماز فجر کے بعد جب تک سورج طلوع نہ ہو جائے۔ اور نماز عصر کے بعد جب تک سورج غروب نہ ہو جائے

۵۹۹۔ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : إِذَا بَدَأَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَأَجِرُوا الصَّلَاةَ حَتَّى تَبْرُزَ ، وَإِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَأَجِرُوا الصَّلَاةَ حَتَّى تَغِيبَ ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب سورج کا کنارہ ظاہر ہو تو نماز کو موخر کر دو یہاں تک کہ خوب ظاہر ہو جائے اور جب سورج کا کنارہ چھپنے لگے تو نماز ملتوی کر دو یہاں تک کہ غروب ہو جائے۔ ۱۲م

**(۲۶) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں**

علماء فرماتے ہیں: کہ اس مضمون کی حدیثیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے متواتر ہیں۔ فتاویٰ رضویہ ۶۱۸/۳

**(۱۷) نماز میں وقت مکروہ تک تاخیر طریقہ منافی ہے**

۶۰۰۔ عن أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : تِلْكَ صَلَاةُ الْمُنَافِقِ يَحْلِسُ يَرْقُبُ الشَّمْسَ حَتَّى إِذَا كَانَتْ بَيْنَ

|      |                              |       |   |                           |       |
|------|------------------------------|-------|---|---------------------------|-------|
| ۵۹۸۔ | المسند لآحمد بن حنبل،        | ۴۹۶/۲ | ☆ | کتر العمال للمفتی، ۱۹۵۸۷، | ۴۱۵/۷ |
| ۵۹۹۔ | الصحيح لمسلم، صلاة المسافرين | ۱۷۵/۱ | ☆ | کتر العمال للمفتی، ۱۹۵۸۷، | ۴۱۵/۷ |
| ۶۰۰۔ | الصحيح لمسلم، المساجد،       | ۲۲۵/  | ☆ | الحامع لترمذی، صلوٰۃ،     | ۲۳/۱  |
|      | السلسلة الصحيحة للمواقیت     | ۶۰/۱  | ☆ | السلسلة الصحيحة للألبانی، | ۶۶    |
|      | السلسلة الكبرى للهيثمی،      | ۴۴۴/۱ | ☆ | مشکوٰۃ المصابیح           |       |
|      | الدر المنثور للسيوطی         | ۲۳۶/۲ | ☆ | شرح السنة لبغوی،          | ۲۱۲/۲ |

قَرْنَى الشَّيْطَانِ قَامَ يَنْقُرُ أَرْبَعًا لَا يَذْكُرُ اللَّهَ فِيهَا إِلَّا قَلِيلًا۔  
 حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
 علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ منافق کی نماز ہے کہ بیٹھا ہو سورج کا انتظار کرتا رہے یہاں تک کہ  
 جب سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان پہنچ جائے (غروب کے قریب  
 ہو جائے) تو کھڑا ہو کر چار ٹھونکیں مارے جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر برائے نام ہو۔ ۱۴م

## ۲۔ اذان

## (۱) اذان کی ابتدا

۶۰۱۔ عن عبد اللہ بن زید بن عبد ربہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: لما أمر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بالناقوس یعمل لیضرب بہ للناس لجمع الصلوۃ، طاف لی و أنا نائم رجل یحمل ناقوساً فی یدہ فقلت: یا عبد اللہ! أتبیع الناقوس، فقال: وما تصنع بہ، فقلت: ندعوبہ الی الصلوۃ، قال: أفلا أدلک علی ما ہو بحیر من ذلک، فقلت لہ، بلی، قال: فقال: تقول: اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر، أشہد أن لا الہ الا اللہ، أشہد أن لا الہ الا اللہ، أشہد أن محمداً رسول اللہ، أشہد أن محمداً رسول اللہ، حی علی الصلوۃ، حی علی الصلوۃ، حی علی الفلاح، حی علی الفلاح، اللہ اکبر، اللہ اکبر لا الہ الا اللہ، قال: ثم استأخر عني غیر بعید، ثم قال: ثم تقول: إذا أقمت الصلوۃ، اللہ اکبر، اللہ اکبر، أشہد أن لا الہ الا اللہ، أشہد أن محمداً رسول اللہ، حی علی الصلوۃ، حی علی الفلاح، قد قامت الصلوۃ، فقامت الصلوۃ، اللہ اکبر، اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ، فلما أصبحت أتیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فاخبرته لما رأیت، فقال: إِنَّهَا لَرُؤْيَا حَقٌّ إِنْ شَاءَ اللَّهُ، فَقُمْ مَعَ بِلَالٍ، فَأَلْقِ عَلَيْهِ مَا رَأَيْتَ فَلْيُؤَذِّنْ بِهِ فَإِنَّهُ أُنْذِي صَوْتًا مِثْلَكَ، فقامت مع بلال فجعلت ألقیہ علیہ ویؤذِّن بہ، قال: فسمع ذلك عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ و هو فی بیتہ فخرج یحمر ردائہ یقول: والذي بعثك بالحق يا رسول الله لقد رأيت مثل ما أرى، فقال رسول الله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: فَلِلَّهِ الْحَمْدُ۔

تلاوی رضویہ ۲/۴۷۳

حضرت عبد اللہ بن زید عبد ربہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز میں جمع ہونے کے لئے ناقوس بجانے کا حکم دیا تو مجھے اسی رات

|      |                              |       |   |                       |              |
|------|------------------------------|-------|---|-----------------------|--------------|
| ۶۰۱۔ | المس لابی داؤد، الآذان،      | ۸۲/۱  | ☆ | المسند لآحمد بن حنبل، | ۴۳/۴         |
|      | الصحيح لابن عزيمة،           | ۳۷۰   | ☆ | المس الكبير للهشمي،   | ۳۹۱/۱        |
|      | موارد الطمغان للهشمي،        | ۲۸۷   | ☆ | کثر العمال للمعتي،    | ۶۹۲/۷، ۲۰۹۵۲ |
|      | ارواء العلیل للالیانی،       | ۵۶۵/۱ | ☆ | فتح الباری للعسقلانی، | ۷۸/۲         |
|      | البدایة و السہایة لابن کثیر، | ۳۵۰/۵ | ☆ | دلائل النبوة للبيهقي، | ۱۸/۷         |

خواب میں ایک شخص نظر آئے جو ناقوس ہاتھ میں لئے ہوئے تھے۔ میں نے کہا: اے اللہ کے بندے! کیا تم ناقوس فروخت کرو گے؟ وہ بولے تم ناقوس کا کیا کرو گے۔ میں نے کہا: میں اسکے ذریعہ لوگوں کو نماز کیلئے بلاؤں گا۔ بولے کیا میں تمہیں اس سے بہتر چیز نہ بتا دوں؟ میں نے کہا: کیوں نہیں؟ بولے: کہو! اللہ اکبر، اللہ اکبر، اشہد ان لا الہ الا اللہ، اشہد ان لا الہ الا اللہ، اشہد ان محمد رسول اللہ، اشہد ان محمد رسول اللہ، حی علی الصلوٰۃ، حی علی الفلاح، حی علی الفلاح، اللہ اکبر، اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ۔

پھر مجھ سے تھوڑی دور ہٹ کر بولے: جب تم نماز کے لئے اقامت کہو تو اس طرح کہنا، اللہ اکبر، اللہ اکبر، اشہد ان لا الہ الا اللہ، اشہد ان محمد رسول اللہ، حی علی الصلوٰۃ، حی علی الفلاح، مقدامت الصلوٰۃ، مقدامت الصلوٰۃ، اللہ اکبر، اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ۔

جب صبح ہوئی تو میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنا خواب بیان کیا۔ حضور نے ارشاد فرمایا: یہ سچا خواب ہے، ان شاء اللہ تعالیٰ، لہذا تم بلال کے ساتھ کھڑے ہو کر انہیں یہ سب بتاتے جاؤ کہ وہ اذان پڑھیں، کیونکہ وہ تم سے زیادہ بلند آواز والے ہیں۔ لہذا میں حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ کھڑے ہو کر انکو یہ بتاتا گیا اور وہ اذان پڑھتے گئے۔ جب یہ آواز حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گھر میں پہونچی تو وہ بے ساختہ گھر سے نکلے اس حال میں کہ انکی چادر گھسٹ رہی تھی۔ آ کر بولے: یا رسول اللہ! مجھے اس ذات کی قسم جس نے آپکو حق لے کر بھیجا۔ میں نے خواب میں ایسا ہی دیکھا ہے جیسا کہ اب دیکھ رہا ہوں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا: قللہ الحمد، ۱۲۔

## (۲) خواب میں اذان کی تلقین

۶۰۲۔ عن عبد اللہ بن زید الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: رأیت فیما یری النائم کان رجلاً علیہ ثوبان اخضران علی سور المسجد یقول: اللہ اکبر، اللہ

اکبر۔

حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک مرد سبز رنگ کے کپڑوں میں ملبوس مسجد کی دیوار پر کھڑا اذان پڑھ رہا ہے۔

۶۰۳۔ عن عبدالرحمن بن ابی لیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اهتم للصلاه کما یجمع الناس لها، فانصرف عبداللہ بن زید الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرأى الاذان فی منامه فلما أصبح غدا فقال: یا رسول اللہ! رأیت رجلا علی سقف المسجد وعلیه ثوبان أحضر ان ینادی بالأذان۔  
شائم العمر قلمی، ص ۱۷

حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مشورہ فرمایا کہ کس طرح لوگوں کو نماز کے لئے جمع کیا جائے۔ حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے گھر تشریف لائے اور خواب میں کسی کو اذان پڑھتے ہوئے دیکھا۔ دوسرے دن صبح خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے مسجد کی چھت پر ایک شخص کو دیکھا کہ سبز رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے اذان پڑھ رہا ہے۔ ۱۲م

۶۰۴۔ عن عبداللہ بن زید الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: رأیت رجلا علیہ ثوبان أحضران و أنا بین النائم والیفتظان فقام علی سطح المسجد فجعل اصبعہ فی أذنیہ و نادى۔  
شائم العمر قلمی، ص ۱۶

حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک شخص کو سبز رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے دیکھا اور میں غنودگی کی حالت میں تھا۔ کہ وہ مسجد کی چھت پر کھڑا اپنی دونوں انگلیاں کانوں میں داخل کئے اذان پڑھ رہا ہے۔ ۱۲م

## (۳) اذان کے کلمات

۶۰۵۔ عن أبي محذورة رضي الله تعالى عنه ، ان نبي الله صلى الله تعالى عليه وسلم علمه هذا الاذان ، الله اكبر الله اكبر ، أشهد أن لا اله الا الله ، أشهد أن لا اله الا الله أشهد أن محمدا رسول الله ، أشهد أن محمدا رسول الله ، ثم يعود فيقول : أشهد أن لا اله الا الله ، مرتين ، أشهد أن محمدا رسول الله ، مرتين ، حتى على الصلوة ، مرتين ، حتى على الفلاح مرتين - زاد اسحاق ، الله اكبر الله اكبر ، لا اله الا الله -

فتاویٰ رضویہ ۴/۲۷۷

حضرت ابو محذورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انکو یہ اذان سکھائی۔ اللہ اکبر اللہ اکبر ، اشہد ان لا الہ الا اللہ ، اشہد ان محمدا رسول اللہ ، پھر دوبارہ ، اشہد ان لا الہ الا اللہ ، دو مرتبہ ، اشہد ان محمدا رسول اللہ ، دو مرتبہ ، حتیٰ علی الصلوة ، دو مرتبہ ، حتیٰ علی الفلاح دو مرتبہ ، سکھایا۔ امام اسحاق نے 'اللہ اکبر اللہ اکبر' لا الہ الا اللہ ، اور زیادہ کیا۔ ۱۲م

## (۴) مؤذن اوقات کا اٹن ہوتا ہے

۶۰۶۔ عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : الإمام ضامنٌ والمؤذنٌ مؤتمِنٌ -

فتاویٰ رضویہ ۲/۵۱۵

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: امام ضامن ہے اور مؤذن امانتدار۔ ۱۲م

## (۵) اذان سکر نماز کی تیاری کرو

۶۰۷۔ عن معاذ بن أنس رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله

- 
- ۶۰۵۔ الصحيح لمسلم ، صفة الاذان ۱۶۵/۱ ☆ السنن للنسائي باب كيف الاذان ۷۳/۱  
المعجم الاوسط للطبراني ، ۱۶۶۰ ، ۱۸۴/۲
- ۶۰۶۔ السنن لابی داؤد ، باب ما يحب على المؤذن من تعاهد الوقت ، ۷۷/۱  
الحامع للترمذی باب ما جاء ان الاقام ضامن الخ ، ۲۹/۱  
الحامع الصغير للطبراني ، ۱۸۴/۱ ☆
- ۶۰۷۔ المسند لاحمد بن حنبل ۴۳۱/۳ ☆ الحامع الصغير للسيوطی ، ۲۲۰/۱



اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : الْحَفَاءُ كُلُّ الْحَفَاءِ وَالْكَفَرُ وَالْيَقَافُ، مَنْ سَمِعَ مُنَادِيَ اللَّهِ يُنَادِي إِلَى الصَّلَاةِ فَلَا يُجِيبُهُ۔

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ظلم پورا ظلم اور کفر اور نفاق ہے کہ آدمی اللہ تعالیٰ کے منادی کو نماز کی طرف بلاتا ہے اور حاضر نہ ہو۔

۶۰۸۔ عَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْحَفَاءُ كُلُّ الْحَفَاءِ وَالْكَفَرُ وَالْيَقَافُ، مَنْ سَمِعَ مُنَادِيَ اللَّهِ يُنَادِي بِالصَّلَاةِ وَيَدْعُو إِلَى الْفَلَاحِ فَلَا يُجِيبُهُ۔

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ظلم پورا ظلم اور کفر و نفاق ہے کہ آدمی اللہ کے منادی کو نماز کیلئے اور کامیابی کے لئے بلاتا ہے اور جواب نہ دے۔

فتاویٰ رضویہ ۳/۳۳۱

## (۶) جس نے اذان پڑھی اقامت بھی اسی کا حق

۶۰۹۔ عَنْ زُهَادِ بْنِ حَارِثٍ الصَّدَائِي رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : اتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ أَوَّلُ الصَّبْحِ أَمَرَنِي فَأَذَنْتُ ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ فَجَاءَ بِلَالٌ لِيَقِيمَ فَقَالَ : رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنْ أَخَا صُذَاءٍ أَذَّنَ وَمَنْ أَذَّنَ فَهُوَ يُقِيمُ۔

فتاویٰ رضویہ ۳/۳۶۱

حضرت زیاد بن حارث صدائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ جب صبح کا اول وقت ہوا تو مجھے حکم دیا کہ میں اذان پڑھوں تو میں نے اذان پڑھی۔ پھر نماز کے لئے کھڑے ہونے کا ارادہ فرمایا تو حضرت بلال تشریف لائے تاکہ اقامت کہیں۔ اس پر حضور نے فرمایا: تمہارے صدائی بھائی

۶۰۸۔ الترهيب و الترهيب للمندري، ۲۷۳/۱ مجمع الزوائد للهيتمي، ۴۱/۲

المسند لاحمد بن حنبل، ۴۳۹/۱ الألفي المصنوعة للسبوطي، ۱۲/۲

كثر العمال للمصفي، ۲۰۹۹۹

۶۰۹۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۶۹/۴ الجامع للترمذي، الصلوة، ۲۶/۱

شرح معاني الآثار للطحاوي، الصلوة، ۸۵/۱

نے اذان پڑھی تو جو اذان پڑھے وہی اقامت کہے۔ ۱۲م

## (۷) اذان و اقامت میں فرق ہے

۶۱۰۔ عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال لبلال: اِذَا اُذِّنْتَ فَتَرَسَّلْ وَاِذَا اَقَمْتَ فَاحْدِرْ وَاَجْعَلْ بَيْنَ اَذَانِكَ وَاِقَامَتِكَ قَدْرًا مَا يَفْرُغُ الْاَكِلُ مِنْ اَكْلِهِ فِي غَيْرِ الْمَغْرِبِ وَالشَّارِبُ مِنْ شُرْبِهِ وَالْمُعْتَصِرُ اِذَا دَعَلَ لِقَضَاءٍ حَاجَتِهِ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ارشاد فرمایا: اذان ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرو اور تکبیر جلد جلد۔ اور اذان و اقامت میں اتنا فاصلہ رکھو (یعنی مغرب کے علاوہ میں) کہ کھانے والا کھانے سے پینے والا پینے سے فارغ ہو جائے اور ضرورت والا اپنی ضرورت پوری کر لے۔

## (۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث اگرچہ ضعیف ہے مگر ایسے حکم میں اس پر عمل روا ہے۔

تفسیر:- ایک حدیث ضعیف میں بدھ کے دن پچھنے لگوانے سے ممانعت آئی ہے کہ

مَنْ اُخْتَحِمَ يَوْمَ الْاَرْبَعَاءِ وَ يَوْمَ السَّبْتِ فَاَصَابَهُ بَرَصٌ فَلَا يَلْوُ مِنْ اِلَّا نَفْسَهُ۔

جو بدھ یا ہفتہ کے روز پچھنے لگوائے پھر اس کے بدن پر سفید داغ ہو جائے تو اپنے ہی

آپ کو ملامت کرے۔  
’الکامل لابن عدی‘ ۴/۱۳۳۶

ایک صاحب محمد بن جعفر بن مطر نیشاپوری کو فصد کی ضرورت تھی۔ بدھ کا دن تھا خیال کیا کہ حدیث مذکور تو صحیح نہیں لہذا فصد لے لی فوراً برص ہو گئی۔ خواب میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ حضور سے فریاد کی حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِيَّاكَ وَالْاَسْتِهَانَةَ بِحَدِيثِي۔

|      |                           |       |   |                         |       |
|------|---------------------------|-------|---|-------------------------|-------|
| ۶۱۰۔ | الجامع للترمذی، الصلوٰۃ،  | ۲۷/۱  | ☆ | المس الکبری للبیہقی،    | ۴۲۸/۱ |
|      | المستدرک للحاکم،          | ۲۰۴/۱ | ☆ | نصب الرایۃ للزیلعی،     | ۲۷۵/۱ |
|      | تلخیص الحیر لابن حجر،     | ۲۰۰/۱ | ☆ | میران الاعتدال،         | ۹۸۷۸  |
|      | مشکوٰۃ المصابیح للتبریزی، | ۶۴۷   | ☆ | تذکرۃ الموضوعات للفتنی، | ۳۵    |

خبردار! میری حدیث کو ہلکانہ سمجھنا۔

انہوں نے توبہ کی آنکھ کھلی تو اچھے تھے۔

جلیلہ۔ ابو معین حسین بن حسن طبری نے پچھنے لگانے چاہے ہفتہ کا دن تھا۔ غلام سے کہا: حجام کو بلا لا۔ جب وہ چلا حدیث یاد آئی۔ پھر کچھ سوچ کر کہا، حدیث میں تو ضعف ہے غرض لگائے۔ برص ہو گئی۔ خواب میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فریاد کی فرمایا:

إِيَّاكَ وَالْأَسْنَهَانَةَ بِحَدِيثِي۔

دیکھ میری حدیث کا معاملہ آسان نہ جانتا۔

انہوں نے منت مانی۔ اللہ تعالیٰ اس برص سے نجات دے تو اب کبھی حدیث کے معاملہ میں سہل انگاری نہ کروں گا۔ صحیح ہو یا ضعیف۔ اللہ عزوجل نے شفا بخشی۔

امام سیوطی نے لآلی میں یہ دونوں واقعے بیان فرمائے۔

مفیدہ۔ یوں ہی ایک حدیث ضعیف میں بدھ کے دن ناخن کتروانے کو آیا ہے کہ

مورث برص ہوتا ہے۔

بعض علماء نے کتروائے کسی نے برہمائے حدیث منع کیا فرمایا: حدیث ضعیف ہے صحیح نہیں۔ فوراً جھٹلا ہو گئے۔ خواب میں زیارت جمال بے مثال حضور پر نور محبوب ذی الجلال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مشرف ہوئے۔ شافی کافی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور اپنے حال کی شکایت عرض کی حضور والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے نہ سنا تھا کہ ہم نے اس سے نہیں فرمائی ہے؟ عرض کی: حدیث میرے نزدیک محنت کو نہ پہنچی تھی۔ ارشاد ہوا: تمہیں اتنا کافی تھا کہ حدیث ہمارے نام پاک سے تمہارے کان تک پہنچی۔ یہ فرما کر حضور مبری الاکمہ والا برص محی الموتی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا دست اقدس کہ پناہ دو جہاں ودیگیر بیکساں ہے ان کے بدن پر لگا دیا۔ فوراً اچھے ہو گئے۔ اور اسی وقت توبہ کی کہ اب کبھی حدیث سکر مخالفت نہ کروں گا۔

علامہ خفاجی نے نسیم الریاض میں یہ واقعہ تحریر فرمایا۔

سبحان اللہ۔ جب محل احتیاط میں احادیث ضعیفہ خود احکام میں مقبول و معمول۔ تو فضائل تو فضائل ہیں۔ اور ان فوائد نفیسہ جلیلہ مفیدہ سے بھرا اللہ تعالیٰ عقل سلیم کے نزدیک وہ

مطلب بھی روشن ہو گیا کہ ضعف حدیث اسکی غلطی واقعی کو مستلزم نہیں۔ دیکھو یہ حدیثیں بلحاظ سند کیسی ضعاف تھیں اور واقعہ میں انکی وہ شان کہ مخالفت کرتے ہی فوراً تصدیقین ظاہر ہوتیں۔ کاش منکران فضائل کو بھی اللہ عزوجل تعظیم حدیث مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توفیق بخشے اور اسے ہلکا سمجھنے سے نجات دے۔ آمین۔

فتاویٰ رضویہ قدیم ۲/۵۶۵-۵۶۷

فتاویٰ رضویہ جدید ۵/۴۹۸-۵۰۱

## (۸) اذان خارج مسجد ہو

۶۱۱۔ عن السائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کان یؤذن بین یدی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا جلس علی العنبر یوم الجمعة علی باب المسجد وابی ہکرو عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمعہ کے دن منبر پر تشریف رکھتے تو حضور کے سامنے مسجد کے دروازے پر اذان ہوتی۔ اور ایسا ہی سیدنا ابو بکر صدیق اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے زمانہ اقدس میں ہوتا تھا۔

## (۲) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث حسن و صحیح ہے۔ اسکے راوی محمد بن اسحاق قابل بھروسہ نہایت سچے اور امام ہیں انکے بارے میں امام شعبی، محدث ابو زرعہ، اور ابن حجر نے فرمایا۔ ☆  
”صدوق“ یہ بہت سچے ہیں۔

☆ امام عبد اللہ بن مبارک فرماتے ہیں۔

ہم نے انہیں صدوق پایا، ہم نے انہیں صدوق پایا، ہم نے انہیں صدوق پایا۔

☆ امام عبد اللہ بن مبارک، امام شعبہ، سفیان بن ثوری و ابن عیینہ اور امام ابو یوسف نے ان سے کتاب الخراج میں بہت زیادہ روایتیں کیں اور انکی شاگردی اختیار کی۔

☆ امام ابو زرعہ دمشقی نے فرمایا۔

اجلہ علماء کا اجماع ان سے روایت کرنے پر قائم ہے، اور آپ کو اہل علم نے آزمایا۔ تو اہل صدق و خیر پایا۔

☆ ابن عدی نے کہا،

آپ کی روایت میں ائمہ ثقات کو کوئی اختلاف نہیں۔ اور آپ سے روایت کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

☆ امام علی بن المدینی نے کہا۔

میں نے کسی امام یا محدث کو ابن اسحاق پر جرح کرتے نہیں دیکھا۔

☆ امام سفیان بن عیینہ فرماتے ہیں۔

میں ستر سال سے اوپر ابن اسحاق کی خدمت میں رہا اہل مدینہ میں سے کسی نے ان پر اتہام نہیں رکھا۔ نہ ان پر کچھ تنقید کی۔

☆ امام ابو معاویہ نے فرمایا،

ابن اسحاق سب لوگوں سے زیادہ یاد رکھنے والے تھے۔

☆ امام ابواللیث نے فرمایا۔

یزید بن حبیب سے روایت کرنے والوں میں ابن اسحاق سے زائد ثبوت کوئی نہیں۔

☆ امام شعبہ نے فرمایا۔

میری حکومت ہوتی تو میں ابن اسحاق کو محدثین پر حاکم بناتا۔ یہ تو امیر المؤمنین فی

الحدیث ہیں۔

☆ امام زہری فرماتے ہیں۔

مدینہ مجمع العلوم رہیگا جب تک یہاں محمد بن اسحاق قیام پذیر رہیں گے۔

☆ ابن اسحاق کے استاذ عاصم بن عمر بن قتادہ نے فرمایا۔

جب تک ابن اسحاق زندہ ہیں، دنیا میں علوم باقی رہیں گے۔

☆ عبداللہ بن قائد نے کہا۔

ہم لوگ ابن اسحاق کی مجلس میں ہوتے تو جس فن کا تذکرہ شروع کر دیتے اس دن

مجلس اسی پر ختم ہوتی۔

☆ ابن حبان نے کہا۔

مدینہ میں کوئی علمی مجلس حدیث کی ہو یا دیگر علوم فنون کی، ابن اسحاق کی مجلس کے ہمسرنہ ہوتی۔

☆ ابو یعلیٰ خلیلی نے فرمایا۔

☆ محمد بن اسحاق بہت بڑے عالم حدیث تھے، روایت میں واسع العلم اور ثقہ تھے۔  
☆ عیسیٰ بن معین، عیسیٰ بن عیسیٰ، علی بن عبد اللہ المدنی، استاد امام بخاری، احمد عجل، محمد بن سعد وغیرہ نے کہا۔

محمد بن اسحاق ثقہ ہیں۔

☆ محقق علی الاطلاق نے فتح القدیر میں فرمایا۔

ابن اسحاق ثقہ ہیں۔ ثقہ ہیں۔ اس میں نہ ہمیں شبہ ہے، نہ محققین محدثین کو شبہ ہے، محمد بن اسحاق کی توثیق حق صریح ہے۔ اور امام مالک سے انکے بارے میں جو کلام مروی ہے وہ صحیح نہیں۔ اور یہ تقدیر صحت روایت انکے کلام کو کسی محدث نے تسلیم نہیں کیا۔

اور امام بخاری نے تو جزاء القراءة میں انکی توثیق میں طویل کلام فرمایا۔ اور انکا تذکرہ اپنی کتاب ضعفاء میں بھی نہیں کیا۔ اور انکی جرح میں امام مالک کا جو قول نقل کیا گیا ہے۔ اسکی صحت سے انکار کیا ہے۔ اور حضرت علی سے انکے بارے میں حشام سے جو مروی ہے اسکا بھی انکار کیا ہے۔

☆ امام بخاری نے بے سند تنقیدوں کا کیا خوب رد فرمایا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

ایسی تنقیدوں سے کم لوگ ہی کامیاب ہوئے۔ جیسے امام شعبی کے بارے میں امام ابراہیم کا کلام، عکرمہ کے بارے میں امام شعبی کا کلام، اہل علم میں سے کسی نے اس قسم کی تنقیدوں کی طرف کوئی توجہ نہ کی۔ جب تک جرح صریح اور مدلل نہ ہو۔ ایسی تنقیدوں سے کسی کی عدالت پر اثر نہیں پڑتا۔

☆ یعقوب بن شیبہ فرماتے ہیں:-

میں نے انکے بارے میں علی بن المدینی سے سوال کیا۔ تو فرمایا: میرے نزدیک انکی حدیثیں صحیح ہیں۔ میں نے امام مالک کی تنقیدوں کی کا ذکر کیا، تو فرمایا: وہ نہ انکے ساتھ رہے، نہ

انہیں پہچانا۔

☆ ابن حبان نے انہیں ثقات میں شمار کیا اور فرمایا۔

امام مالک نے ابن اسحاق کی جرح سے رجوع فرمایا اور ان سے صلح کر لی اور انہیں تحفہ بھیجا۔

**نفع ۱۔** تقریب کے قول ”ان پر تشیع کی تہمت لگائی گئی“ سے دھوکہ کھا کر ان پر رخص کا عیب لگانا بدبودار جہالت ہے۔ رخص و تشیع میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ بسا اوقات لفظ تشیع کا اطلاق حضرت مولیٰ علی کو عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر فضیلت دینے پر ہوتا ہے۔ جبکہ یہ ائمہ کرام بالخصوص اعلام کوفہ کا مذہب ہے۔

پھر لفظ شیعہ اور رمی بالتشیع کا فرق بھی ملحوظ خاطر رہنا چاہیے۔ بخاری کے کتنے ہی ایسے راوی ہیں جن پر تشیع کا الزام ہے۔

ہدی الساری میں ایسی ہی سندوں کی تفصیل ہے جو خاص مسانید بخاری میں ہیں۔ تعلیقات کا تو ذکر ہی الگ رہا، بلکہ رواۃ بخاری میں تو عباد بن یعقوب جیسا راہضی ہے جس پر کوڑے کی حد جاری کی گئی تھی۔

اور جرح میں شبہ کی کوئی اہمیت ہی نہیں، خود بخاری میں بہت سے راوی ہیں جن پر انواع و اقسام کی بدعت کا شبہ کیا گیا، اور اصول محدثین کی رو سے خود بدعتی بھی اپنے مذہب نامہ مذہب کا داعی و مبلغ نہ ہو تو اسکی روایت مقبول ہے۔

**نفع ۳۔** اصل حدیث جسے ہم نے روایت کیا مسند احمد بن حنبل میں اس سند کے ساتھ ہے۔ یعقوب، ابی، ابن اسحاق، حدیث محمد بن مسلم بن عبید اللہ الزہری، سائب بن یزید، یہاں یہ حدیث لفظ حدیثی سے مروی ہے۔ تو اب اس روایت پر نہ تدلیس کا اعتراض ہو سکتا ہے نہ ارسال کا۔ ایک جواب تو یہ ہوا۔

دوسرا جواب۔ امام محمد بن اسحاق امام زہری کے کثیر الروایت ہیں۔ اور ایسے راوی کا عنعنہ بھی سامع پر محمول ہوتا ہے۔

امام ذہبی فرماتے ہیں۔

راوی جب روایت میں لفظ ”حدیثاً“ بولے تو تدلیس وغیرہ کا کوئی احتمال ہی نہیں۔

ہاں البتہ جب روایت میں ”عن“ کا استعمال ہو تو تدلیس کا احتمال ہوتا ہے، مگر جب راوی ایسے شیخ سے روایت کرے جس سے وہ کثیر الروایت ہو تو روایت متصل ہوگی۔

اور ابن اسحاق کے بارے میں معروف و مشہور ہے کہ وہ ایسے اساتذہ کی حدیثوں کو بطور نزول بھی روایت کرتے ہیں جن سے وہ اکثر روایت کرتے ہیں۔  
علی بن المدینی فرماتے ہیں۔

محمد بن اسحاق کی حدیثوں میں صدق ظاہر ہے۔ وہ سالم بن ابی نصر سے بہ نسبت انکے دوسرے شاگردوں کے کثیر الروایت ہیں۔ پھر بھی انکی روایت ’عن رجل عن سالم‘ ہے۔ یعنی اپنے سے کم درجہ کے آدمی کے واسطے سے بھی سالم سے انکی روایت ہے۔ اسی طرح وہ عمرو بن شعیب کے شاگردوں میں بھی ’اروی الناس عنه‘ ہیں۔ اور انکی روایت ’عن رجل عن ایوب عن عمرو بن شعیب‘ بھی ہے۔

میں کہتا ہوں: ابن اسحاق امام زہری کے بھی اروی الناس شاگرد ہیں، مگر قاضی ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ کتاب الخراج میں فرماتے ہیں مجھ سے محمد بن اسحاق نے بیان کیا کہ ان سے عبدالسلام نے اور ان سے امام زہری نے۔

تو ابن اسحاق کی یہ روایتیں لفظ ’عن‘ سے ہونے کے باوجود تدلیس نہیں بلکہ روایت متصل ہے۔

تیسرا جواب۔ محمد بن اسحاق کی تدلیس اور عنعنہ کے بارے میں اب تک جو بحث تھی وہ ان محدثین کے مسلک کی بنیاد پر تھی جو حدیث کی جرح میں عنعنہ اور تدلیس کا لحاظ کرتے ہیں۔ لیکن ہم حنفیوں مائیکوں اور حنبلیوں اور جمہور علماء کے اصول پر عنعنہ کا لحاظ اصلاً ساقط ہے۔ کیونکہ عنعنہ کے لحاظ کی وجہ تو یہ شبہ ہے کہ تدلیس سے حدیث کے مرسل ہونے کا ڈر ہے۔ اور ہمارے اور خود جمہور کے نزدیک تو خود ارسال بھی سند کا عیب نہیں۔ اور حدیث مرسل مقبول ہے۔ تو صرف شبہ ارسال سے حدیث پر کیا اثر پڑیگا

امام جلال الدین سیوطی نے تدریب میں فرمایا۔

جمہور علماء کرام جو مراسیل قبول کرتے ہیں وہ عنعنہ کو بھی قبول کرتے ہیں۔

اسی میں امام جریر طبری سے منقول۔



جملہ تابعین نے بالکلیہ مراہیل قبول کرنے پر اجماع کیا ہے۔ نہ تو تابعین نے مراہیل کا انکار کیا ہے اور نہ ان کے بعد ۲۰۰ھ تک کسی اور نے۔

صحیح مسلم اور جامع ترمذی میں محمد بن سیرین تابعی سے ہے۔  
لوگ احادیث کی سند کے بارے میں کسی سے سوال ہی نہیں کرتے تھے،  
جب فقہ واقع ہوا تو سوال کیا جانے لگا۔ کہ اپنے راویوں کو ہم سے بیان کرو۔  
مسلم الثبوت اور اسکی شرح فوائج الرحموت میں ہے۔

صحابہ کرام کی مراسیل ہاتھ مقبول ہیں۔ اور دوسروں کی مراسیل ہاتھ مقبول ہیں۔ امام ابو حنیفہ، امام مالک، اور امام احمد بن حنبل شامل ہیں یہ سب لوگ اسے مطلقاً مقبول رکھتے ہیں۔ ہاں ظاہریہ اور جمہور محدثین جو ۲۰۰ھ کے بعد ہوئے قبول نہیں کرتے۔

فصول البدائع مولا خسر میں ہے۔

اور محدثین کا ایسا طعن جو جرح بننے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ جیسے عنعنہ میں تہ لیس کا طعن کہ اس میں شبہ ارسال ہے حالانکہ خود ارسال اسباب طعن میں سے نہیں ہے۔

**نفع ۴۔** روایت ابن اسحاق کی تائید و توثیق اس طرح بھی ہوتی ہے کہ انکی محولہ بالا حدیث کو اس امام (ابوداؤد) نے اپنی مسند میں روایت کیا ہے، جنکے ہاتھ میں علم حدیث اس طرح نرم و ملائم ہو گیا تھا جیسے حضرت داؤد علیہ السلام، کے دست کریم میں لوہا نرم کر دیا گیا تھا۔ جنکے مجموعہ احادیث کے بارے میں علمائے حدیث کی شہادت ہے کہ جس گھر میں یہ کتاب ہو۔ اس گھر میں گویا نمی ہے جو کلام کر رہا ہے۔ ایسے امام نے یہ حدیث اپنی کتاب میں درج فرما کر سکوت کیا۔ اس پر کوئی جرح نہیں کی۔

مقدمہ ابن صلاح میں خود امام ابو داؤد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا یہ قول اس کتاب کے بارے میں منقول ہوا۔

میں نے اپنی کتاب میں صرف صحاح کو جمع کیا ہے یا جو اسکے مشابہ اور قریب ہو۔  
فتح المغنیف میں امام ابن کثیر سے انہیں کا یہ قول منقول ہوا۔  
اس کتاب میں جس حدیث پر سکوت کروں تو وہ حسن ہے۔  
ابو عمرو بن عبد البر نے کہا۔

جس حدیث کو ذکر کر کے ابوداؤد نے سکوت کیا تو وہ ان کے نزدیک صحیح ہے۔

**فقہ ۵۔** امام زہری کے اکثر شاگردوں نے حدیث میں ”علی باب المسجد“ اور ”بین یدیه“ کا ذکر نہیں کیا ہے۔ ان دونوں کلموں کا ذکر صرف ابن اسحاق نے کیا ہے جو ایک ثقہ راوی کا اضافہ ہے اور اس کا قبول کرنا واجب ہے۔

تو یہ کتنا بڑا ظلم ہے کہ ”بین یدیه“ کو تو تسلیم کیا جائے۔ اور ”علی باب المسجد“ کو ترک کر دیا جائے۔ اور اس سے بڑا ظلم یہ ہے کہ ابن اسحاق کے اس اضافہ کو اس وجہ سے ترک کیا جائے کہ صرف ابن اسحاق اس کے راوی ہیں۔ دیگر راویان حدیث نے ان کا ذکر نہیں کیا۔ لہذا ثقہ راویوں کی مخالفت قرار دیکر حدیث کو مضطرب قرار دے دیا جائے۔

اگر یہ ظلم روار کھا جائے تو محدودے چند روایتیں ہی اضطراب سے محفوظ رہیں گی۔ کیونکہ کون سی حدیث ہے جو دو یا دو سے زائد طریقوں سے مروی نہیں۔ اور ہر طریقہ روایت کے متن میں کچھ ایسا حصہ ضرور ہے جو دوسرے میں نہیں۔ شاید ہی ایسا ہوگا کہ دونوں روایتوں کے الفاظ بالکل یکساں اور برابر ہوں۔ اور نادر کا کیا اعتبار۔

**فقہ ۶۔** وہ شخص کتنا بڑا جاہل ہے جو یہ کہتا ہے کہ سائب بن یزید کی حدیث خود ہی متناقض ہے۔ اس لئے کہ حدیث کے الفاظ خطیب کے سامنے، اور مسجد کے دروازہ پر میں متاقض ہے، کہ باب مسجد پر ہوگی تو خطیب کے سامنے کیسے ہوگی۔ یہ شبہ سراسر وہم کی پیداوار ہے۔ کیونکہ جب تم منبر پر بیٹھو اور تمہارے منہ کے سامنے مسجد کا دروازہ ہو تو دروازہ پر کھڑا ہونے والا کیوں تمہارے سامنے نہ ہوگا۔ کیا اس کو تمہارے پیچھے کھڑا ہونے والا کہا جائیگا۔

**فقہ ۷۔** جب ”بین یدیه“ اور ”علی الباب“ کا متاقض ختم ہو گیا تو اس پر حدیث کی جو تاویل مبنی تھی وہ ختم ہوگئی۔ کہ درخت بیج کے بغیر اگ نہیں سکتا۔

لیکن اس تاویل میں جراتناک بات یہ ہے کہ مؤول کے نزدیک سائب بن یزید کی حدیث میں سے مراد وہ دروازہ ہے جو دیوار قبلہ میں منبر کی پشت پر تھا (یعنی تحویل قبلہ سے پہلے) تو خطیب کے سامنے منبر کے بالکل متصل کھڑے ہونے والے مؤذن کو مسجد کے دروازہ پر کھے دیا۔

یا للجب، مؤول جس دروازہ کی بات کر رہا ہے وہ اب نہیں ہے، اسے بند کر کے دیوار

کر دیا گیا ہے۔ وہ تو مراد ہو سکتا ہے اور حقیقی دروازہ جو فی الوقت موجود ہے اور خطیب کے سامنے ہے مراد نہیں ہو سکتا۔

**نقحہ ۸۔** دروازہ سے باب شمالی مراد لینا جو منبر کے سامنے واقع تھا اور 'علی باب المسجد' کے علی، کو محاذات پر محمول کرنا اور مطلب یہ بتانا کہ مؤذن تو منبر سے متصل ہی کھڑا ہوتا تھا لیکن 'علی باب المسجد' سے اسکی تعبیر اس لئے کی گئی کہ دروازہ منبر کے سامنے تھا تو مؤذن اور دروازہ میں آتنا سامنا تھا۔ یہ بے وزن اور حقیر کلام ہے۔ اور ایسا کلام بولنا سامع کو غلط فہمی میں ڈالتا ہے۔

**نقحہ ۹۔** اس سے بری تاویل یہ ہے کہ یہ کہا جائے کہ الفاظ حدیث میں لفظ 'علی الباب' سے پہلے واؤ۔ یا۔ او محذوف ہے اور مطلب یہ ہے کہ اذان کبھی حضور کے سامنے منبر کے پاس ہوتی اور کبھی دروازہ پر۔ یا مطلب یہ ہے کہ مؤذن بائگ دونوں جگہ دیتا لیکن منبر کے پاس والی تو اذان ہوتی اور دروازہ کے پاس والا اعلان تھا جو اذان کے الفاظ میں نہیں ہوتا تھا۔

یہ بات خود ہی اپنا بطلان کر رہی ہے۔ کیونکہ اس تاویل کی بنا اس داہمہ پر ہے کہ لفظ 'بین یدہ' اور 'علی باب المسجد' میں تقابل ہے اور دونوں ایک مصداق پر صادق نہیں آ سکتے۔ اور چونکہ یہ وہم باطل ہے۔ اس لئے او بھی یہاں تقسیم کے لئے نہیں ہوگا۔ بلکہ اس بات کے اظہار کے لئے ہوگا کہ لفظ 'بین یدہ' اور 'علی باب المسجد' دونوں ایک ہی ہیں۔ یعنی جمع کے لئے ہوگا۔

**نقحہ ۱۰۔** مخالفین میں سے بعض جکو ہم نے جہالت پر عار دلا یا تھا اس نے حدیث پاک میں ایک ایسی علت پیدا کرنا چاہی جو سرے سے اس حدیث سے استدلال ہی کو ختم کر دے۔ وہ کہتا ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں کوئی دروازہ منبر کے سامنے تھا ہی نہیں۔ پوری مسجد نبوی میں صرف تین دروازے تھے۔ پوربی رخ پر باب جبرئیل، پچھم طرف باب السلام، اور باب الرحمت، اور شمالی و جنوب میں کوئی دروازہ تھا ہی نہیں یہ خبیث جہالت سے حدیث شریف کو رد کرتا ہے۔ مسجد شریف میں یہ تین دروازے ضرور تھے، مگر اور دروازے بھی تھے جنکی تفصیل یوں ہے۔

پوربی جانب باب جبرئیل، پھر امیر المؤمنین فاروق اعظم نے اسی سمت باب النساء

قائم فرمایا۔ پچھتم طرف باب الرحمت پھر اسی طرف دروازہ قاری میں باب السلام قائم ہوا۔ شمالی جانب باب ابی بکر، پھر اسی طرف امیر المؤمنین نے ایک دروازہ کا اور اضافہ فرمایا۔ خلاصۃ الوقت میں مکمل تفصیل ہے۔

نیز بخاری شریف میں بھی شمالی دروازہ کی یوں صراحت ہے کہ ایک شخص جمعہ کے دن مسجد نبوی میں اس طرح دروازہ سے آیا کہ ممبر کے سامنے تھا اور حضور خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ یہ شخص دعائے استقاء کے لئے آیا تھا۔

نفعہ ۱۱۔ یہ امر قابل لحاظ ہے یہاں دو سختیں ہیں۔ جس میں ایک کا تعلق خاص اذان خطبہ سے ہے یعنی خطیب کے ممبر پر بیٹھنے کے وقت اذان کا اس کے سامنے ہونا۔

دوسری سنت عام ہے جو ہر اذان کو شامل ہے وہ اذان کا حدود مسجد کے اندر اسکے محن کے کنارہ پر ہونا کہ خاص مسجد کے اندر۔

لیکن اذان کی سنیعت میں دروازہ کی کوئی خصوصیت نہیں۔ اہمیت صرف ممبر کے سامنے ہونے کی ہے۔ اگر کسی مسجد میں ممبر کے سامنے دروازہ نہ ہو تو ایسا نہیں کہ دروازہ ڈھونڈ کر وہیں اذان دی جائے۔

نفعہ ۱۲۔ مخالفین جب ہر طرف سے عاجز ہو گئے تو کہا کہ لوگوں نے اس حدیث کو ذکر ہی نہیں کیا تو یہ متروک العمل ہے۔

یہ بات اس قبیل سے ہے کہ کسی چیز کے نہ ہونے پر اندھوں کی گواہی پیش کی جائے۔ ورنہ علماء تو مسلسل اس حدیث کا ذکر کرتے آئے اور اس پر اعتماد بھی کیا۔

تفسیر خازن، تفسیر کبیر، تفسیر کشاف، تقریب کشاف، تجرید کشاف، تفسیر غیشا پوری، تفسیر خطیب، در شفاف لعمراہ ابن المہادی، نہر الماء من بحر المحيط لابن حیان، اور فتوحات المہیہ میں یہ حدیث منقول اور اس پر اعتماد مذکور۔

شائم العنبر قلمی شلمہ اولی ملخصاً / مترجم، ۱۱۳۳ھ۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

’بین یدہ‘ نیز اسکے مثل دیگر عبارات کا حاصل صرف اس قدر ہے کہ اذان ثانی خطیب کے سامنے ممبر کے آگے امام کے مواجہہ میں ہو۔ اس سے یہ کہاں نکلا کہ امام کی گود

میں منبر کی گھر پر ہو جس سے داخل مسجد ہونا استنباط کیا جائے۔

بین یدیدہ ، سمت مقابل میں منہجائے جہت تک صادق ہے۔ جو وقت طلوع مواجہہ مشرق یا ہنگام غروب مستقبل مغرب کھڑا ہو وہ ضرور کہے گا کہ آفتاب میرے سامنے ہے۔

حالانکہ آفتاب اس سے تین ہزار برس کی راہ سے زیادہ دور ہے۔

پس جواذان مسجد یافتائے مسجد کی کسی زمین میں جہاں تک حائل نہ ہو محاذات امام میں دی جائے۔ اس پر ضرور بین یدیدہ صادق ہے۔ بلاشبہ کہا جائیگا کہ امام کے سامنے خطیب کے رو برو منبر کے آگے اذان ہوئی اور اسی قدر دور کا رہے۔

غالباً خود مستدللین کو معلوم تھا کہ قریب مسجد بیرون مسجد مواجہہ امام کو بھی بین یدیدہ شامل ہے۔ لہذا رو بروئے خطیب کہنے کے بعد ان لفظوں کی حاجت ہوئی کہ مسجد کے اندر، مگر خاص یہی لفظ کہ اصل مدعا تھے صرف اپنی طرف سے اضافہ ہوئے۔

چنانچہ حدیث جلیل مذکور نے واضح کر دیا کہ اس رو بروئے امام پیش منبر کے کیا معنی ہیں۔ اور یہ کہ زمانہ رسالت و خلفائے راشدین سے کیا متواتر ہے۔

ہاں یہ کہیں کہ اب ہندوستان میں یہ اذان متصل منبر کہنی شروع ہو رہی ہے۔ مگر نص حدیث سے جدا۔ تصریحات فقہ کے خلاف کسی بات کا ہندیوں میں رواج ہو جانا کوئی حجت نہیں، ہندیوں میں ایک یہ ہی کیا اور وقت کی اذانیں بھی بہت لوگ مسجد میں دے لیتے ہیں حالانکہ وہاں تو ان تصریحات ائمہ کے مقابل 'بین یدیدہ' وغیرہ کا بھی دھوکہ نہیں۔ پھر ایسوں کا فعل کیا حجت ہو سکتا ہے۔

الحمد للہ، یہاں اس سنت کریمہ کا احیاء رب عزوجل نے اس فقیر کے ہاتھ کیا، میرے یہاں موذنوں کو مسجد میں اذان دینے سے ممانعت ہے، جمعہ کی اذان ثانی بحمد اللہ تعالیٰ منبر کے سامنے دروازہ مسجد پر ہوتی ہے۔ جس طرح زمانہ اقدس حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں ہوا کرتی تھی۔ دلك فصل الله بوثیه

من يشاء والله ذو الفضل العظيم والحمد لله رب العالمين۔

اقول۔ وباللہ التوفیق، یہاں دو نکتے اور قابل لحاظ وغور ہیں۔

اول: اگر بانی مسجد نے مسجد بناتے وقت تمام مسجدیت سے پہلے مسجد کے اندر اذان

کے لئے منارہ خواہ کوئی محل مرتفع بنایا تو یہ جائز ہے۔

اور اتنا کھڑا اذان کے لئے جدا سمجھا جائے گا، اور مسجد میں اذان دینے کی کراہت یہاں عارض نہ ہوگی۔ جیسے مسجد میں وضو کرنا اصلاً جائز نہیں مگر پہلے سے اگر کوئی محل معین ہانی نے وضو کے لئے بنوادیا ہو تو اس میں وضو جائز ہے کہ اس قدر مستحکم قرار پائے گا۔

اسی طرح اگر منارہ یا مینارہ بیرون مسجد قائم مسجد میں تھا بعدہ مسجد بڑھائی گئی اور زمین متعلق مسجد، مسجد میں لے لی کہ اب مینارہ اندرون مسجد ہو گیا۔ اس پر بھی اذان میں حرج نہیں ہوگا کہ یہ بھی وہی صورت ہے کہ اس زمین کی مسجدیت سے پہلے اس میں یہ محل اذان کے لئے مصنوع ہو چکا تھا۔ کما لا یخفی، ہاں داخل مسجد اگر کوئی شخص اگرچہ خود ہانی مسجد نیا مکان اذان کے لئے مستحکم کرنا چاہے تو اسکی اجازت نہ ہوگی کہ بعد تمام مسجد کسی کو اس سے استثناء یا فعل مکروہ کے لئے بنا کا اختیار نہیں۔

دوم: متعلقات مسجد میں مسجد کے لئے اذان ہونے کو عرف میں یونہی تعبیر کرتے ہیں کہ فلاں مسجد میں اذان ہوئی۔

مثلاً۔ منارہ بیرون مسجد زمین خاص مسجد سے کئی گز کے فاصلے پر ہو اور اس پر اذان کہی جائے تو ہر شخص یہ ہی کہے گا کہ مسجد میں اذان ہو گئی نماز کو چلو۔ یوں کوئی نہیں کہتا کہ مسجد کے باہر اذان ہوئی نماز کے لئے چلو۔

یہ عرف شائع ہے جس سے کسی کو مجال انکار نہیں۔ یہ نکتہ خوب یاد رکھنے کا ہے۔

فتاویٰ رضویہ، ۳/ ۷۷ تا ۷۷

نیز حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین سے کبھی منقول نہیں کہ مسجد کے اندر اذان دلوائی ہو۔ اگر اسکی اجازت ہوتی تو بیان جواز کے لئے کبھی ایسا ضرور فرماتے۔

احکام شریعت، ۲۲۷

حضور نے ایک مرتبہ اذان پڑھی

۶۱۲۔ قال ابن حجر المکی انه صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذن مرة فی سفر

فقال فی تشهد ، أشهد أنى رسول الله - فتاویٰ رضویہ قدیم ۳/۳۶۷

فتاویٰ رضویہ جدید ۵/۳۷۵

جد المآثر ۱/۲۱۲

حضرت علامہ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ سفر میں اذان پڑھی تو شہادت میں اشہد انی رسول اللہ، پڑھا۔ ۱۲م  
**(۳) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں**

علامہ ابن حجر نے اس روایت کو صحیح قرار دیا۔ امام نووی نے اس پر جزم فرمایا۔ نیز یہ نص مفسر ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خود اذان پڑھی۔ ایسا نہیں کہ صرف حضرت بلال کو حکم اذان دیا۔ لہذا اس میں تاویل کی گنجائش نہیں۔

فتاویٰ رضویہ ۲/۳۶۷

## (۹) اذان سنتے وقت انگوٹھے چومنا جائز ہے

۶۱۳۔ عن الحسن علی حمہ و غیریۃ اللہ بارة و "سلام انه قال من قال حين يسمع المؤذن يقول اشهد ان محمدا رسول الله مرحبا بحبيبي و قرۃ عيني محمد بن عبدالله صلى الله تعالى عليه وسلم و يقبل ابها ميه و ليحعلهما على عينيه لم يعم ولم يرمد -

حضرت امام حسن علی جدہ و علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت ہے کہ جو شخص مؤذن کو اشہد ان محمدا رسول اللہ ، کہتے سن کر یہ دعا پڑھے ، مرحباً بحبیبی و قرۃ عینی محمد بن عبدالله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ، اور اپنے انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر رکھے نہ کبھی اندھا ہونے آنکھیں دکھیں۔

۶۱۴۔ قال الطائوسی انه سمع من الشمس محمد بن ابی نصر البخاری عواجه حديث من قبل عبد سماعه من المؤذن كلمة الشهادة ظفري ابهاميه مسهما على عينيه ، وقال عند المس ، اللهم احفظ خلقتي و نورهما ببركة حدقتي محمد رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم و نورهما لم يعم۔

امام طاؤس فرماتے ہیں کہ انہوں نے خواجہ شمس الدین محمد بن ابی نصر بخاری سے حدیث سنی کہ جو شخص مؤذن سے کلمہ شہادت سکر انگوٹھوں کے ناخن چومے اور آنکھوں سے ملے یہ دعا پڑھے۔

اللهم احفظ حدیثی ونورهما ببرکة حدیثی محمد رسول الله صلی الله تعالیٰ علیہ وسلم ونورهما، تواتر حانہ ہوگا۔

۶۱۵۔ عن ابی ہکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ لما سمع قول المؤذن اشہد ان محمداً رسول الله قال هذا ای اشہد ان محمد عبده ورسوله، رضیت بالہ رباً وبالا سلام دیناً وبمحمد صلی الله تعالیٰ علیہ وسلم نبیاً وقبیل باطن انملتی السبابتین ومسح عینیہ، فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیہ وسلم: من فعل مثل ما فعل خلیلی فقد حلت علیہ شفا عنی۔

امیر المؤمنین سیدنا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب آپ نے مؤذن کو اشہد ان محمداً رسول الله، کہتے سنا تو یہ دعا پڑھی۔ اشہد ان محمداً عبده ورسوله، رضیت بالہ رباً، وبالا سلام دیناً، وبمحمد صلی الله تعالیٰ علیہ وسلم نبیاً، اور دونوں کلمے کی انگلیوں کے پورے جانب زیریں سے چوم کر آنکھوں سے لگائے۔ اس پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو ایسا کرے جیسا میرے پیارے نے کیا اس پر میری شفاعت حلال ہوگی۔

۶۱۶۔ عن الحضر علیہ الصلوٰۃ والسلام انہ قال: من قال حین یسمع المؤذن یقول: اشہد ان محمداً رسول الله، مرحباً بحبیبی وقرۃ عینی محمد بن عبد الله صلی الله تعالیٰ علیہ وسلم ثم یقبل ابهامیہ و یجعلها علی عینیہ لم یرمد اہدا۔

سیدنا حضرت خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت ہے کہ جو شخص مؤذن سے 'اشہد ان محمداً رسول الله' سن کر 'مرحباً بحبیبی وقرۃ عینی محمد بن عبد الله صلی الله تعالیٰ علیہ وسلم' کہے پھر دونوں انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر رکھے اسکی آنکھیں کبھی نہ دیکھیں۔



## ﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضور پر نور شفیع یوم النشور صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک اذان میں سنتے وقت انگوٹھے یا انگشتان شہادت چوم کر آنکھوں سے لگانا قطعاً جائز۔ جس کے جواز پر مقام تہریر میں دلائل کثیرہ قائم، اور خود اگر کوئی دلیل خاص نہ ہوتی تو منع پر شرع سے دلیل نہ ہونا ہی جواز کے لئے دلیل کافی تھی۔ جونا جائز بتائے ثبوت دینا اسکے ذمہ ہے کہ قائل جواز متمسک باصل ہے۔ اور متمسک باصل محتاج دلیل نہیں۔ پھر یہاں تو حدیث و فقہ اور ارشاد علماء و عمل قدیم سلف صلحاء سب کچھ موجود ہے۔

☆ علمائے محدثین نے اس باب میں حضرت خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سیدنا صدیق اکبر، و حضرت ریحانہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سیدنا امام حسن، و حضرت نقیب اولیائے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، سیدنا ابوالعباس خضر علی الحبیب الکریم و علیہم جمیعاً الصلوٰۃ والتسلیم وغیرہم اکابر دین سے حدیثیں روایت فرمائیں جنکی قدرے تفصیل امام علامہ شمس الدین سخاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا کتاب مستطاب مقاصد حسنہ سے گزری۔

☆ جامع الرموز شرح نقایہ، مختصر الوقایہ، فتاویٰ صوفیہ، کنز العباد و الدخا و غیرہما کتب فقہ میں اس فعل کے استحباب و استحسان کی صاف تصریح آئی۔ ان میں اکثر کتابیں خود مانعین اور انکے اکابر و عمائد مثل حکم قنوجی وغیرہ کے مستندات سے ہیں۔

ان حدیثوں کے بارے میں ان محدثین کرام و محققین اعلام نے جو صحیح و تضعیف، تخریج و توثیق میں دائرہ اعتدال سے نہیں نکلے اور راہ تسامل و تشدد نہیں چلتے حکم اخیر و خلاصہ بحث و تقریر یہ قرار دیا کہ خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جو حدیثیں یہاں روایت کی گئیں باصطلاح محدثین درجہ صحت کو فائز نہ ہوئیں۔

☆ مقاصد میں فرمایا۔

لا یصح فی المرفوع من کل هذا شئی،

بیان کردہ مرفوع احادیث میں کوئی بھی درجہ صحت پر فائز نہیں۔

☆ ملا علی قاری موضوعات کبیر میں فرماتے ہیں،

کل ما یروی فی هذا فلا یصح رفعہ البتہ۔

اس بارے میں جو روایات ہیں انکا مرفوع ہونا حتی طور پر صحیح نہیں۔

☆ رد المحتار میں ہے۔

لم یصح فی المرفوع من کل هذا شی۔

بیان کردہ مرفوع احادیث میں کوئی بھی درجہ صحت پر فائز نہیں۔

پھر خادم حدیث پر روشن کہ اصلاح محدثین میں نفی صحت نفی حسن کو بھی مستلزم نہیں، نہ کہ نفی صلاح تماسک و صلوح تمسک، نہ کہ دعویٰ وضع و کذب، تو عند التحقیق ان احادیث پر جیسے باصلاح محدثین حکم صحت صحیح نہیں، یونہی حکم وضع و کذب بھی ہرگز مقبول نہیں۔ بلکہ تبصریح ائمہ فن کثرت طرق سے جبر نقصان متصور، اور عمل علماء وقبول قدام حدیث کے لئے قوی دیگر۔

اور نہ سہی تو فضائل اعمال میں حدیث ضعیف بالاجماع مقبول۔ اور اس سے بھی گزر گئے تو بلاشبہ یہ فعل اکابر دین سے مروی و منقول۔ اور سلف صالح میں حفظ صحت بعمر و روشنائی چشم کے لئے مجرب اور معمول۔ ایسے محل پر بالفرض اگر کچھ نہ ہو تو اسی قدر سند کافی، بلکہ اصلاً نقل بھی نہ ہو صرف تجربہ وافی، کہ آخر اس میں کسی حکم شرعی کا ازالہ نہیں، نہ کسی سنت ثابتہ کا خلاف، اور نفع حاصل تو منع باطل، بلکہ انصاف کیجئے تو محدثین کا نفی صحت کو احادیث مرفوعہ سے خاص کر انصاف کہہ رہا ہے کہ وہ احادیث موقوفہ کو غیر صحیح نہیں کہتے۔ پھر یہاں حدیث موقوف کیا کم ہے۔

لہذا اعلیٰ قاری نے عبارت مذکورہ کے بعد فرمایا۔

واذا ثبت رفعہ الی الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فیکفی للعمل بہ لقولہ

علیہ الصلوٰۃ والسلام 'علیکم بستی وسنة الخلفاء الراشدین۔

موضوعات کبریٰ، ۲۱۰

صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی اس فعل کا ثبوت عمل کو بس ہے۔ کہ حضور اقدس

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: میں تم پر لازم کرتا ہوں اپنی سنت اور اپنے خلفائے راشدین کی سنت، رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

تو حضرت صدیق اکبر سے کسی شی کا ثبوت بعینہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

سے ثبوت ہے۔ اگرچہ بالخصوص حدیث مرفوعہ درجہ صحت تک مرفوع نہ

ہو۔ فتاویٰ رضویہ قدیم ۵۱۹/۲

فتاویٰ رضویہ جدید ۵/۳۳۰-۳۳۲

## ۳۔ فضائل اذان

### (۱) اذان کی فضیلت

۶۱۷۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : إِذَا أَدَّنَ الْمُؤَذِّنُ أَذْبَرَ الشَّيْطَانَ وَلَهُ جُحَاصٌ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب مؤذن اذان کہتا ہے شیطان پیٹھ پھیر کر گوزرتاں بھاگتا ہے۔

۶۱۸۔ عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم يقول : إِنَّ الشَّيْطَانَ إِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ بِالصَّلَاةِ ذَهَبَ حَتَّى يَكُونَ مَكَانَ الرُّوحَاءِ ، قال سليمان : فسألتہ عن الروحاء فقال : ہی من المدینۃ مئة وثلاثون ميلاً۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔ شیطان جب نماز کی اذان سنتا ہے تو مقام روحاء تک بھاگ جاتا ہے۔ حضرت سلیمان راوی حدیث کہتے ہیں میں نے حضرت جابر سے روحاء کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: روحاء مدینہ سے چھتیس میل کے فاصلے پر ہے۔

۶۱۹۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : إِذَا تَعَوَّكْتَ لَكُمْ الْعَوَّلُ فَنَادُوا بِالْأَذَانِ ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ إِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ أَذْبَرُوهُ جُحَاصٌ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

|      |                                     |       |   |                                    |
|------|-------------------------------------|-------|---|------------------------------------|
| ۶۱۷۔ | الصحيح لمسلم، الصلوة،               | ۱۶۷/۱ | ☆ | الجامع الصحيح للبخاري، الاذان ۸۵/۱ |
|      | المسند لآحمد بن حنبل                | ۴۸۳/۲ | ☆ | كتر العمال للمصنف، ۲۰۹۴۶، ۶۹۱/۷    |
|      | السنن الكبير للبيهقي،               | ۴۳۲/۱ | ☆ | المستدرک للحاكم، ۱۱۹/۴             |
|      | جمع الجوامع للسيوطي،                | ۵۶۲۹  | ☆ | الصحيح لابن عزيمة، ۳۹۳             |
|      | الترغيب والترهيب للمنذري            | ۱۷۷/۱ | ☆ | مشكوة المصابيح للثيريزي، ۶۷۴       |
| ۶۱۸۔ | الصحيح لمسلم، الصلوة،               | ۱۶۷/۱ | ☆ | المسند لآحمد بن حنبل ۳۱۶/۳         |
| ۶۱۹۔ | المعجم الكبير للطبراني، ۷۴۳۶، ۲۵۶/۷ | ☆     | ☆ | معجم الزوائد للذهبي، ۱۳۴/۱         |

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب شیطان کا کھٹکا ہو فوراً اذان کہو کہ وہ دفع ہو جائیگا۔

فتاویٰ رضویہ ۲/۶۶۷

## (۲) اذان کی برکت سے آگ بجھ جاتی ہے

۶۲۰۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : أَطْفِئُوا الْحَرِيقَ بِالتَّكْبِيرِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آگ کو تکبیر کے ذریعہ بجھاؤ۔

۶۲۱۔ عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : إِذَا رَأَيْتُمُ الْحَرِيقَ فَكَبِّرُوا فَإِنَّهُ يُطْفِئُ النَّارَ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب آگ دیکھو اللہ اکبر، اللہ اکبر کی بکثرت تکرار کرو۔ وہ آگ کو بجھا دیتا ہے۔

## (۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علامہ منادی تیسیر شرح جامع صغیر میں فرماتے ہیں۔ فکبروا ای قولوا اللہ اکبر، اللہ اکبر، و کرر وہ کثیرا، یعنی اللہ اکبر کی خوب تکرار کرو۔

فتاویٰ رضویہ ۲/۶۷۰

## (۳) اذان و جہاد کے وقت دعا قبول ہوتی ہے

۶۲۲۔ عن سہل بن سعد الساعدي رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ

|      |                         |        |   |                                |       |
|------|-------------------------|--------|---|--------------------------------|-------|
| ۶۲۰۔ | مجمع الروايد للهيتمي،   | ۱۳۸/۳  | ☆ | كشف الحفاء للمحلوني،           | ۱۵۰/۱ |
| ۶۲۱۔ | الجامع الصغير للسيوطي   | ۴۵/۱   | ☆ | كشف الحفاء للمحلوني،           | ۹۳/۱  |
|      | المسند للعقيلي،         | ۲۹۶/۲  | ☆ | المطالب العالیة لابن حجر،      | ۳۴۲۴  |
|      | میران الاعتدال لمحلبي،  | ۴۵۳۰   | ☆ | الکامل لابن عدی،               | ۱۵۱/۴ |
|      | الکنی والاسماء للدولانی | ۱۳۷/۲  | ☆ | عمل اليوم و الليلة لابن السنی، | ۲۸۹   |
| ۶۲۲۔ | السنن لابی داؤد         |        | ☆ | السنن الکبری للبیہقی،          | ۳۶۰/۱ |
|      | المستدرک للمحاکم        | ۱۹۱۸/۱ | ☆ | المعجم الکبیر للطبرانی،        | ۳۶۰/۶ |
|      | الدر المختار للسيوطي    | ۱۸۹/۳  | ☆ | الترغیب و الترہیب للنساری      | ۴۹۵/۲ |



عليه وسلم : نَزَلَ آدَمُ بِالْهِنْدِ وَاسْتَوَحَّشَ فَنَزَلَ جِبْرِئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَادَى بِالْأَذَانِ -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام جنت سے ہندوستان میں اترے تو انہیں گھبراہٹ ہوئی۔ اس وقت حضرت جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اتر کر اذان دی۔

فتاویٰ رضویہ ۲/۲۷۵

## (۷) اذان غم دور کرتی ہے

۶۲۶۔ عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ مُوَلَّى الْمُسْلِمِينَ عَلِيٍّ كَرَّمَ اللَّهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمُ قَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرِينَا فَقَالَ : يَا إِبْنُ أَبِي طَالِبٍ إِنِّي أَرَاكَ حَرِينَا فَمُرْ بَعْضَ أَهْلِكَ يُؤَدِّنُ فِي أَذْيِكَ فَإِنَّهُ دَرَّةٌ لِلَّهِمَّ -

امیر المؤمنین حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ مجھے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غمگین دیکھا۔ ارشاد فرمایا: اے علی! میں تجھے غمگین پاتا ہوں اپنے کسی گھروالے سے کہہ کہ تیرے فتن میں اذان کہہ کہ اذان غم و پریشانی کی دافع ہے۔

## (۲) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مولیٰ علی اور مولیٰ علی تک جس قدر اس حدیث کے راوی ہیں سب نے فرمایا: فخر بہ فوجہ کذا کذا، ہم نے اسے تجربہ کیا تو ایسا ہی پایا۔ ذکرہ ابن حجر کما فی المرقاة۔

فتاویٰ رضویہ ۲/۲۷۶

## (۶) بغیر اجرت اذان دینا اجر عظیم کا سبب

۶۲۷۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْمُؤَدِّنُ الْمُحْتَسِبُ كَالشَّهِيدِ الْمُتَشَهِطِ فِي دَمِهِ وَإِذَا مَاتَ لَمْ يُؤَدَّ فِي قَبْرِهِ -

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بخش ثواب کی نیت سے اذان دینے والا اس شہید کے مانند ہے جو اپنے خون میں نہایا ہوا ہے جب اسکا انتقال ہوتا ہے تو قبر میں اسکا جسم خراب نہیں ہوتا۔

۶۲۸۔ عن مجاهد رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : المؤذنون أطول الناس أعناقاً يوم القيامة ولا يدعون في قبورهم۔

حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ قیامت کے دن مؤذن لمبی گردن والے ہونگے (معزز ہوں گے) اور قبروں میں انکے جسم محفوظ رہیں گے۔ ۱۲م  
فتاویٰ رضویہ ۳/۱۳۵

### (۹) مؤذن کی فضیلت

۶۲۹۔ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : يُعْفَرُ لِّلْمُؤَذِّنِ مُتْنَاهُ إِذَا يَهْ قَائِمَةً لِّسْتَغْفِرَ لَهُ كُلُّ رَكْبٍ وَنَابِسٍ سَبْعَةً۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اذان کی آواز جہاں تک جاتی ہے مؤذن کے لئے اتنی ہی وسیع مغفرت ہوتی ہے۔ اور جس تر و خشک چیز کو اسکی آواز پہنچتی ہے اذان دینے والے کے لئے استغفار کرتی ہے۔

وفی الباب عن ابی ہریرۃ ، وعن البراء بن عازب ، و عن ابی امامۃ الباہلی ، وعن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین ۔

### (۳) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ پانچ حدیثیں ارشاد فرماتی ہیں کہ اذان باعث مغفرت ہے اور بیشک مغفور کی دعا زیادہ قابل قبول و اقرب باجابت ہے اور خود حدیث میں وارد کہ مغفور سے دعا منگوانی چاہئے۔  
فتاویٰ رضویہ ۲/۲۷۳

۶۲۸۔ المصنف لعبد الرزاق، الأذان، ۱/۴۸۳ ☆

المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۱۳۶ ☆ الترغیب و الترہیب للمنیری، ۱/۱۷۵

۶۲۹۔ کثر العمال للمنفی، ۲۰۹۶۶/۷/۶۸۷ ☆ الکامل لابن عدی، ۴/۲۴۵



## ٢- فضائل نماز

### (١) فرضيت نماز كاثبوت

٦٣٠- **عن مالك بن صعصعة** رضى الله تعالى عنه ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم قال : **بَيْنَا أَنَا عِنْدَ الْبَيْتِ بَيْنَ النَّائِمِ وَالْيَقْظَانِ إِذَا قُبِلَ أَحَدُ الثَّلَاثَةِ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ ، فَأَتَيْتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مَلَأَنَ حِكْمَةً وَ إِيْمَانًا نَا ، فَشَقَّ مِنَ النَّحْرِ إِلَى مَرَاقِ الْبَطْنِ فَغَسَلَ الْقَلْبَ بِمَاءٍ زَمْزَمٍ ثُمَّ مَلَأَ حِكْمَةً وَ إِيْمَانًا ثُمَّ أَتَيْتُ بِذَابِئَةٍ دُونَ الْبَغْلِ وَ فَوْقِ الْحِمَارِ ، ثُمَّ انْطَلَقْتُ مَعَ جِبْرِئِلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ أَتَيْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا ، فَقِيلَ : مَنْ هَذَا ، قَالَ جِبْرِئِلُ قِيلَ : وَمَنْ مَعَكَ ، قَالَ : مُحَمَّدٌ ، قِيلَ : وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ مَرْحَبًا بِهِ وَ نِعَمَ الْمَجِيءُ جَاءَ ، فَأَتَيْتُ عَلَى آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ، قَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ ابْنِ وَ نَبِي ، ثُمَّ أَتَيْنَا السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ ، قِيلَ : مَنْ هَذَا ، قَالَ : جِبْرِئِلُ ، قِيلَ : وَمَنْ مَعَكَ قَالَ : مُحَمَّدٌ ، فَمِثْلَ ذَلِكَ ، فَأَتَيْتُ عَلَى يَحْيَى وَ عِيسَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ، فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخٍ وَ نَبِي ، ثُمَّ أَتَيْنَا السَّمَاءَ الثَّالِثَةَ ، قِيلَ : مَنْ هَذَا ؟ قَالَ : جِبْرِئِلُ ، قِيلَ : وَمَنْ مَعَكَ ؟ قَالَ : مُحَمَّدٌ ، فَمِثْلَ ذَلِكَ ، فَأَتَيْتُ عَلَى إِدْرِيسَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ، قَالَ : مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخٍ وَ نَبِي ، ثُمَّ أَتَيْنَا السَّمَاءَ الْخَامِسَةَ فَمِثْلَ ذَلِكَ فَأَتَيْتُ عَلَى هَارُونَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ، قَالَ : مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخٍ وَ نَبِي ، ثُمَّ أَتَيْنَا السَّمَاءَ السَّادِسَةَ فَمِثْلَ ذَلِكَ ، ثُمَّ أَتَيْنَا عَلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ، قَالَ : مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخٍ وَ نَبِي ، فَلَمَّا جَاوَزْتُهُ بَكَى قِيلَ : مَا يُبْكِيكَ ، قَالَ : يَا رَبِّ ! هَذَا الْغُلَامُ الَّذِي بَعَثْتَهُ بَعْدِي يَدْخُلُ مِنْ أُمِّهِ الْحَنَةَ أَكْثَرَ وَأَفْضَلَ مِمَّا يَدْخُلُ مِنْ أُمِّي ، ثُمَّ أَتَيْنَا السَّمَاءَ السَّابِعَةَ فَمِثْلَ ذَلِكَ فَأَتَيْتُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ قَالَ : مَرْحَبًا بِكَ مِنْ ابْنِ وَ نَبِي ، ثُمَّ رَفَعَ إِلَى الْبَيْتِ الْمَعْمُورِ فَسَأَلْتُ جِبْرِئِلَ ، فَقَالَ : هَذَا الْبَيْتُ الْمَعْمُورُ يُصَلَّى فِيهِ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلِكٍ ، فَإِذَا خَرَجُوا فِيهَا لَمْ يَعُودُوا فِيهِ أَحَرَمًا عَلَيْهِمْ ، ثُمَّ رَفَعَتْ إِلَى سِدْرَةِ الْمُتَنَهَى فَإِذَا نَبَقُهَا مِثْلُ قُلَالٍ مَحْرُورَةٍ إِذَا وَرَقُهَا مِثْلُ آذَانِ الْفِيلَةِ وَإِذَا فِي أَصْلِهَا أَرْبَعَةُ أَنْهَارٍ ، نَهْرَانِ بَاطِنَانِ وَ نَهْرَانِ ظَاهِرَانِ ، فَسَأَلْتُ جِبْرِئِلَ فَقَالَ : أَمَّا الْبَاطِنَانِ فَفِي الْحَنَةِ وَأَمَّا الظَّاهِرَانِ فَالْفُرَاتِ وَ النَّيْلُ ، ثُمَّ فُرِضَتْ عَلَى خَمْسُونَ**

صَلَاةٌ ، فَأَتَيْتُ عَلَى مُوسَى فَقَالَ : مَا صَنَعْتَ ، قُلْتُ : فَرَضْتُ عَلَى خَمْسُونَ صَلَاةً  
 قَالَ : إِنِّي أَعْلَمُ بِالنَّاسِ مِنْكَ ، إِنِّي عَالِمٌ بِنَبِيِّ إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ الْمَعَالِمَةِ ، وَإِنْ أَمْنَكَ  
 لَنْ يُطِيقُوا ذَلِكَ فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ قَاسًا لَهُ أَنْ يُخَفِّفَ عَلَيْكَ ، فَرَجَعْتُ إِلَى رَبِّي  
 فَسَأَلْتُهُ أَنْ يُخَفِّفَ عَنِّي فَجَعَلَهَا أَرْبَعِينَ ، ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ :  
 مَا صَنَعْتَ ، قُلْتُ : جَعَلَهَا أَرْبَعِينَ ، فَقَالَ : لِي مِثْلَ مَقَالَتِهِ الْأُولَى فَرَجَعْتُ إِلَى رَبِّي  
 فَجَعَلَهَا ثَلَاثِينَ فَأَتَيْتُ عَلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَخْبَرْتُهُ ، فَقَالَ لِي مِثْلَ مَقَالَتِهِ الْأُولَى  
 فَرَجَعْتُ إِلَى رَبِّي فَجَعَلَهَا عِشْرِينَ ثُمَّ عَشْرَةً ثُمَّ خَمْسَةً فَأَتَيْتُ عَلَى مُوسَى عَلَيْهِ  
 السَّلَامُ فَقَالَ لِي مِثْلَ مَقَالَتِهِ الْأُولَى فَقُلْتُ : إِنِّي أَسْتَجِيبُ مِنْ رَبِّي عَزَّوَجَلَّ أَنْ أَرْجِعَ  
 إِلَيْهِ ، فَوَدِدْتُ أَنْ قَدْ أَمَضْتُ فَرِيضَتِي وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِي وَأَجْزَى بِالْحَسَنَةِ عَشْرَ  
 أَمْثَالِهَا ۔  
 فتاویٰ رضویہ ۱۹۴/۲

حضرت مالک بن حصصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی  
 اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس درمیان کہ میں بیت اللہ شریف کے پاس نیند و بیداری  
 کے درمیان تھا کہ اچانک دو آدمیوں کے درمیان ایک شخص میری جانب آیا اور میرے پاس  
 ایک سونے کی لگن لائی گئی جو حکمت و ایمان سے پر تھی، چنانچہ اس نے میری گردن سے پیٹ  
 تک ایک نشتر لگایا اور میرے دل کو زحرم کے پانی سے دھویا پھر حکمت و ایمان سے بھر دیا، پھر  
 میرے پاس ٹھہرے چھوٹا اور گدھے سے بڑا ایک جانور لایا گیا۔ میں جبرئیل علیہ السلام کے  
 ساتھ چلنے لگا۔ ہم آسمان دنیا پر پہونچے تو آواز آئی کون؟ حضرت جبرئیل نے کہا میں جبرئیل،  
 آواز آئی تمہارے ساتھ کون ہے تو انہوں نے کہا: محمد، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، تو کسی نے کہا:  
 ہاں اگلی طرف تمہیں بھیجا گیا تھا، خوش آمدید اور آنا مبارک، پھر میں آدم علیہ السلام کے پاس  
 پہونچا اور میں نے انکو سلام کیا۔ انہوں نے جواب میں بیٹا اور نبی کہہ کر خوش آمدید کہا، پھر ہم  
 دوسرے آسمان پر آئے۔ وہاں بھی آواز آئی کون؟ حضرت جبرئیل نے فرمایا: میں جبرئیل  
 ، آواز ائی تمہارے ساتھ کون، تو انہوں نے جواب دیا محمد، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، تو وہاں بھی  
 پہلے کی طرح خوش آمدید کہا۔ پھر میری ملاقات حضرت عیسیٰ و یحییٰ علیہما السلام سے ہوئی۔ ان  
 دونوں حضرات نے بھائی اور نبی کہہ کر خوش آمدید کہا۔ پھر ہم تیسرے آسمان کے پاس پہونچے  
 ، آواز آئی کون؟ جواب دیا میں جبرئیل، کہا تمہارے ساتھ کون، انہوں نے جواب میں کہا: محمد

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، چنانچہ وہاں بھی پہلے کی طرح خوش آمدید کہا گیا، پھر میری ملاقات حضرت یوسف علیہ السلام سے ہوئی، میں نے انہیں سلام کیا، انہوں نے بھائی اور نبی کہہ کر خوش آمدید کہا۔ پھر ہم چوتھے آسمان پر پہونچے، وہاں بھی مثل سابق گفتگو ہوئی تو وہاں حضرت اور یس علیہ السلام سے ملاقات ہوئی، انہوں نے بھی بھائی اور نبی کہہ کر خوش آمدید کہا۔ پھر ہم پانچویں آسمان پر آئے، یہاں بھی حسب سابق بات چیت کے بعد حضرت ہارون علیہ السلام سے ملاقات ہوئی میں نے سلام کیا، انہوں نے بھائی اور نبی کہہ کر خوش آمدید کہا۔ پھر ہم چھٹے آسمان پر پہونچے اسی طرح گفتگو کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی، میں نے سلام کیا۔ انہوں نے بھائی اور نبی کہہ کر خوش آمدید کہا۔ جب میں وہاں سے آگے بڑھنے لگا تو آپ روئے، پوچھا گیا آپ کیوں روئے۔ عرض کرنے لگے الھی، یہ جوان جکو تو نے میرے بعد مبعوث فرمایا اپنی امت کو کثیر تعداد میں لیکر جنت میں داخل ہونگے جبکہ میری امت قلیل ہوگی، پھر ہم ساتویں آسمان پر گئے تو وہاں بھی حسب سابق گفتگو کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی انہوں نے بیٹا اور نبی کہہ کر خوش آمدید کہا۔ پھر میرے سامنے بیت المعمور پیش کیا گیا میں نے حضرت جبرئیل سے اس کے بارے میں پوچھا تو آپ نے کہا: یہ بیت المعمور ہے، ہر دن اس میں ستر ہزار فرشتے نماز پڑھتے ہیں اور جو یہاں سے جاتا ہے آخر وقت تک واپس نہیں آئیگا، پھر میرے سامنے سدرة المنتہی آیا تو اسکے پھل ہجر کے منکوں کے برابر اور پتے ہاتھی کے کان کے جیسے تھے، اسکی جڑ میں سے چار نہریں جاری تھیں۔ دو ظاہری اور دو باطنی، میں نے حضرت جبرئیل سے پوچھا تو انہوں نے بتایا، باطنی نہریں تو جنت میں رواں ہیں اور ظاہری فرات اور نیل۔ پھر مجھ پر پچاس نمازیں فرض کی گئیں، میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو آپ نے کہا: تم پر کیا لازم کیا گیا میں نے کہا: مجھ پر پچاس نمازیں فرض کی گئیں۔ تو آپ نے فرمایا: میں لوگوں کو آپ سے زیادہ جانتا ہوں میں نے بنی اسرائیل کو خوب آزمایا ہے، آپکی امت اس پر عمل نہیں کر سکے گی آپ جائیے اور تخفیف کرائیے۔ میں اپنے رب کے حضور پہونچا اور تخفیف چاہی اللہ تبارک و تعالیٰ نے چالیس مقرر فرمادیں۔ پھر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا۔ آپ نے پھر پوچھا اب کتنی لازم رہیں؟ میں نے کہا: چالیس، پھر آپ نے پہلے کی طرح کہا، میں اپنے رب کے حضور پہونچا تو تمیں لازم رکھیں گئیں، میں نے پھر

حضرت موسیٰ کو اسکی اطلاع دی تو انہوں نے پہلے کی طرح پھر کہا۔ میں لوٹ کر اپنے رب کے حضور گیا۔ اب میں رہ گئیں پھر دس اور پھر پانچ، میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو انہوں نے ویسا ہی فرمایا: میں نے کہا اب مجھے اپنے رب کے حضور جاتے ہوئے حیا آتی ہے۔ آواز آئی۔ ہم نے اپنے فریضہ کے مطابق ثواب رکھا ہے اور اپنے بندوں سے تخفیف کر دی ہے کہ ایک نیکی پر دس کا ثواب دیا جاتا ہے۔ لہذا پانچ نمازوں پر پچاس کا ثواب ملیگا۔

## (۲) نمازیں پہلے کس نے پڑھیں

۶۳۱۔ عن ابی رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : صلی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غداۃ الاثنين ، وصلت خدیجۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا یوم الاثنين من آخر النهار ، و صلی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ یوم الثلاثاء ، فمکث علی بصلی مستحفیا سبع سنین و اشہراً قبل أن یصلی احد۔

حضرت ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سب سے پہلے ہجر کی صبح میں نماز پڑھی، اور ام المؤمنین حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ہجر کے دن آخر وقت میں نماز پڑھی۔ اور حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے منگل کے دن نماز پڑھی۔ پھر حضرت علی سات سال کچھ ماہ پوشیدہ طور پر نماز پڑھتے رہے اس سے قبل کہ دوسرے حضرات نے نماز پڑھی۔ ۱۲ھ

## (۳) نماز اور روزے کب فرض ہوتے ہیں

۶۳۲۔ عن عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : تَحِبُّ الصَّلَاةُ عَلَى الْعَلَامِ إِذَا عَقَلَ ، وَالصَّوْمُ إِذَا أَطْلَقَ ، وَالْحُدُودُ وَالشَّهَادَاتُ إِذَا أُحْتَلَمَ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بچہ جب سمجھدار ہو جائے تو اس پر نماز واجب ہے۔ اور روزہ اس وقت جب کہ اسکی طاقت رکھے، اور حدود و گواہی کے احکام اس وقت متعلق ہونگے جب وہ بالغ

## (۴) نماز کی ادائیگی حضور کی ادا کے مطابق

۶۳۳۔ عن مالک بن الحویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : أتینا النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و نحن شیبة متقاربون فاقمنا عنده عشرين يوما وليلة وكان رسول الله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رحيما رفيقا ، فلما ظن أنا قد اشتھینا أهلنا أو قد اشتقنا سألنا عن تركنا بعدنا فأخبرنا ، فقال : إرجعوا إلى أهليكم فأقيموا فيهم وعلموهم ومروهم وذكر أشیاء أحفظها أولا أحفظها ، وصلوا كما را يتموني أصلي ، فإذا حضرت الصلوة فليؤذن لكم أحدكم وليؤمكم أكبركم ۔

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور ہم کچھ نو عمر جوان تھے۔ ہم بیس دن و رات آپ کے پاس قیام پذیر رہے۔ آپ بے حد مہربان اور شفیق تھے، جب آپ نے دیکھا کہ ہم گھر جانے کے خواہشمند ہیں تو آپ نے ہم سے ان لوگوں کا حال پوچھا جنہیں ہم پیچھے چھوڑ آئے تھے۔ ہم نے آپ کو سب کچھ بتایا پس آپ نے عزم فرمایا: تم واپس لوٹ جاؤ اور انہی لوگوں میں رہو اور انہیں تعلیم دو اور نیکی کا حکم دو۔ اور چند باتیں آپ نے ارشاد فرمائیں مجھے یاد ہیں یا یاد نہیں رہیں۔ جس طرح تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا اسی طرح نماز پڑھنا۔ اور جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے کوئی اذان دے اور تم میں سے بڑا امام بنے۔

## (۵) بچوں کو نماز کا حکم

۶۳۴۔ عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده رضي الله تعالى عنهم قال : قال رسول الله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَرُّوا صِبْيَانَكُمْ بِالصَّلَاةِ إِذَا بَلَغُوا سَبْعًا وَاضْرِبُوهُمْ عَلَيْهَا إِذَا بَلَغُوا عَشْرًا۔

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ انکے دادا رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کرتے

|      |                                    |   |                       |       |
|------|------------------------------------|---|-----------------------|-------|
| ۶۳۳۔ | الجامع الصحيح للبخاری بالادان ۸۸/۱ | ☆ | الکامل لابن عدی،      | ۹۹۱/۳ |
| ۶۳۴۔ | المسند للاحمد بن حنبل ۸۰/۲         | ☆ | السنن الکبری للبیہقی، | ۸۴/۳  |
|      | حلیہ الاولیاء لابی نعیم،           | ☆ | تاریخ بغداد للحطیب،   | ۲۷۸/۲ |

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے بچوں کو نماز کا حکم دو جب وہ سات برس کے ہوں۔ اور نماز پر انہیں مارو جب وہ دس برس کے ہو جائیں۔

فتاویٰ رضویہ ۱۰/۲۲۷

۶۳۵۔ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: **مُرُوا أَوْلَادَكُمْ بِالصَّلَاةِ وَهُمْ أَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِينَ وَاضْرِبُوهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ أَبْنَاءُ عَشْرِ**۔

فتاویٰ رضویہ ۳/۵۱۶

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنی اولاد کو سات سال کی عمر سے نماز کا حکم دو اور جب وہ دس برس کے ہو جائیں تو مار کر نماز پڑھاؤ۔ ۱۲م

## (۶) فضیلت نماز

۶۳۶۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: **الصَّلَاةُ خَيْرٌ مَوْضُوعٍ، فَمَنْ اسْتَطَاعَ أَنْ يَسْتَكْبِرَ مِنْهَا فَلْيَسْتَكْبِرْ**۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز بھلائی کی چیز ہے تو جو اسکی کثرت کر سکے اسکو کرنا چاہیے۔

فتاویٰ رضویہ ۳/۳۶۹

## (۷) نماز عشاء کی فضیلت

۶۳۷۔ عن معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی

|      |                               |          |                                   |
|------|-------------------------------|----------|-----------------------------------|
| ۶۳۵۔ | السنن لابی داؤد، الصلوۃ،      | ☆ ۷۱/۱   | کثر العمال للمتنقی، ۴۵۳۲۴، ۴۲۹/۱۶ |
|      | التفسیر للقرطبی               | ☆ ۱۹۵/۱۸ | الحامع الصغیر للسيوطی ۵۰۰/۲       |
|      | اتحاف السادة للزیندی،         | ☆ ۳۱۷/۶  | الدر المثور للسيوطی ۲۰۰/۱         |
| ۶۳۶۔ | السنن لابی داؤد، الصلوۃ،      | ☆ ۶۱/۱   | المسند لاجمہ بن حبل، ۲۳۷/۵        |
|      | حلیۃ الاولیاء لابی نعیم،      | ☆ ۲۳۸/۹  | السنن الکبریٰ للبیہقی ۴۵۱/۱       |
|      | کثر العمال للمتنقی، ۱۹۴۷۷،    | ☆ ۳۹۷/۷  | الدر المثور للسيوطی، ۳۰۰/۱        |
| ۶۳۷۔ | الحامع الصحیح لبخاری بالادان، | ☆ ۸۹/۱   | المسند لاجمہ بن حبل، ۲۴۴/۲        |
|      | اتحاف السادة للزیندی،         | ☆ ۱۴/۳   | کثر العمال للمتنقی، ۲۰۳۵۷، ۵۸۲/۷  |
|      | المسند للشافعی،               | ☆ ۵۲     | السنن للنسائی، ۹۷/۱               |

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی صلوٰۃ العشاء: اِعْتَمُوا بِهَذِهِ الصَّلٰوةِ فَاِنَّكُمْ فُضِّلْتُمْ بِهَا عَلٰی سَائِرِ الْاُمَمِ وَلَمْ تُصَلِّهَا اُمَّةٌ قَبْلَكُمْ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز عشاء میں ارشاد فرمایا: اس نماز کو دیر کر کے پڑھو کہ تم اس سے تمام امتوں پر فضیلت دیئے گئے ہو۔ تم سے پہلے کسی امت نے یہ نماز نہ پڑھی۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

پر ظاہر کہ جب نماز عشاء ہمارے لئے خاص ہے تو پانچوں کا مجموعہ بھی ہمارے سوا کسی کو نہ ملا۔ رہا ہمارے نبی سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سوا کسی نبی کو یہ پانچوں نہ ملنا علماء اسکی بھی تصریحیں فرماتے ہیں۔

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خصائص کبریٰ میں ایک باب وضع فرمایا۔

”باب اختصاصہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بمجموع الصلوات الخمس ولم یجمع لاحد“

امام محمد بن امیر الحاج حلبی علیہ السلام میں بعض علماء سے نقل۔

”ہذہ الصلوات تفرقت فی الانبیاء و جمعت فی ہذہ الامۃ“  
علامہ زرقانی شرح مواہب میں لکھتے ہیں۔

لم یجتمع لاحد غیرہم من الانبیاء والامم۔

فتاویٰ رضویہ ۱۹۴/۲

۶۳۷۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بَیْہِمْ لَوْ یَعْلَمُ اَحَدُہُمْ اَنَّهُ یَحِجُّ عِرْقًا سَمِیْنًا اَوْ مِرْمَاتَیْنِ حَسَنَتَیْنِ تَشْہِدُ الْعِشَاءَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قسم اسکی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر ان میں کسی کو یہ معلوم ہوتا کہ کوئی قربہ ہڈی جس پر گوشت کا خفیف حصہ لپٹا رہ گیا ہو یا بکری کے اچھے دد گھر

ملیں گے جسکے شکاف میں گوشت کا لگاؤ ہوتا ہے تو ضرور نماز عشا میں حاضر آتا۔

۶۳۸۔ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لَوْ أَنَّ رَجُلًا دَعَا النَّاسَ إِلَى عِرْقٍ أَوْ مِرْمَاتَيْنِ لَا جَابُوتَ وَهُمْ يُدْعَوْنَ إِلَى هَذِهِ الصَّلَاةِ فِي جَمَاعَةٍ فَلَا يَأْتُونَهَا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی شخص لوگوں کو پتلا گوشت لپٹی ہوئی ہڈی یا دو کھروں کی دعوت دے تو ضرور جائیں گے اور اس نماز کی جماعت کو بلائے جاتے ہیں تو نہیں آتے۔

### (۵) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

کیا معاذ اللہ، یہ ثواب و رضائے الہی کو دو کوڑی کی ہڈی یا دو کھروں سے تشبیہ ہے۔ حاشا۔ بلکہ انکے حال کی یح اور ان پر زبرد تو بیخ و بنیہ ہے کہ ایسی حقیر چیز کے لئے تو دوڑتے ہیں اور ایسی عقیم شے کی پرواہ نہیں کرتے۔

فتاویٰ رضویہ، ۶/۱۷۶

### (۸) نماز منجگانہ کی فضیلت

۶۳۹۔ عن عبادة بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی

|      |   |         |   |                              |       |
|------|---|---------|---|------------------------------|-------|
| ۶۳۸۔ | المسند للاحمد بن حبل،                     | ۵۳۷/۲   | ☆ | مجمع الرواۃ للہیثمی،         | ۴۳/۲  |
|      | کثر العمال للمفتی،                        | ۵۸۴/۷۰۲ | ☆ | حلل الحدیث لابن ابی حاتم،    | ۵۲۹   |
|      | المعجم الاوسط للطبرانی،                   | ۱۵۰/۳   | ☆ |                              |       |
| ۶۳۹۔ | الموطا لمالك، الصلوٰۃ،                    | ۴۳      | ☆ | المسند للاحمد بن حبل،        | ۳۱۵/۵ |
|      | السنن لابی داؤد، الصلوٰۃ،                 | ۶۱/۱    | ☆ | المستدرک للحاکم، الصلوٰۃ،    | ۲۰۰/۱ |
|      | السنن للبیہقی، باب المحافظة، علی الصلوٰۃ، | ۵۴/۱    | ☆ | شرح المسما للہموی،           | ۱۰۴/۴ |
|      | الدر المنثور للسيوطی،                     | ۲۹۴/۱   | ☆ | المصنف لابن ابی شیبہ،        | ۲۹۶/۲ |
|      | السنن الکبریٰ للبیہقی،                    | ۳۶۱/۱   | ☆ | فتح الباری للعسقلانی،        | ۲۴۲/۲ |
|      | التاریخ الکبیر للبخاری،                   | ۳۸۷/۱   | ☆ | المضی للعراقی،               | ۱۴۶/۱ |
|      | نصب الراية للربیع،                        | ۱۱۴/۲   | ☆ | تحرید التمهید لابن عبد البر، | ۷۵۲   |
|      | مشکل الآثار للطحاوی،                      | ۲۲۳/۴   | ☆ | الترغیب و الترہیب للہیثمی،   | ۲۴۲/۱ |
|      | التمہید لابن عبد البر،                    | ۲۳۹/۴   | ☆ | تاریخ دمشق لابن عساکر،       | ۲۴۷/۲ |
|      | الحامع الصغیر للسيوطی،                    | ۲۴۱/۱   | ☆ | الکامل لابن عدی،             | ۶۳/۱  |



اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : حَمَسُ صَلَوَاتٍ كَتَبَهُنَّ اللَّهُ عَلَى الْعِبَادِ ، فَمَنْ جَاءَ بِهِنَّ فَلَمْ يَضَعْ مِنْهُنَّ شَيْئاً اسْتَحَقَّ أَنْ يَحْقِقَهُنَّ كَانَ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ عَهْدٌ أَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ لَمْ يَأْتِ بِهِنَّ فَلَيْسَ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ تَعَالَى عَهْدٌ ، إِنْ شَاءَ عَذْبُهُ وَإِنْ شَاءَ أَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ ۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ نمازیں اللہ تعالیٰ نے بندوں پر فرض کی ہیں۔ جو انہیں بجالائے اور انکے حق کو ہلکا جانکر ان میں سے کچھ ضائع نہ کرے اللہ تعالیٰ کے پاس عہد ہو کہ اسے جنت میں داخل فرمائے۔ اور جو انہیں بجا نہ لائے اس کے لئے اللہ کے پاس عہد نہیں، چاہے اسے عذاب کرے چاہے اسے جنت میں داخل کرے۔

فتاویٰ رضویہ ۸۷/۴

### (۹) اہمیت نماز

۶۴۰۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمُوتُونَ شَيْئاً مِنَ الْأَعْمَالِ تَرَكَهُ كُفْرًا غَيْرَ الصَّلَاةِ ۔  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نماز کے سوا کسی فعل کے ترک کو کفر نہ جانتے۔

### (۶) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

لہذا بہت صحابہ و تابعین رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین تارکِ صلوۃ کو کافر کہتے۔

۶۴۱۔ عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ مَوْلَى الْمُسْلِمِينَ عَلِيِّ كَرَّمَ اللَّهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمُ قَالَ : مَنْ لَمْ يَصِلْ فَهُوَ كَافِرٌ ۔  
امیر المؤمنین مولى المسلمین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے۔  
فرماتے ہیں: کہ جو نماز نہ پڑھے وہ کافر ہے۔

۶۴۲۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ : مَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ فَقَدْ

۶۴۰۔ المتذکر للحاکم ، ۷ / ۱ ☆ مشکوٰۃ المصابیح للتبریزی ، ۵۹ / ۱

۶۴۱۔ الترغیب والترہیب للمبشری ، ۳۸۵ / ۱ ☆

۶۴۲۔ الترغیب والترہیب للمبشری ، ۳۸۶ / ۱ ☆

کفر۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں جس نے نماز چھوڑی بیشک وہ کافر ہو گیا۔

۶۴۳۔ عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : من ترک الصلوۃ فلا دین لہ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں: جس نے نماز ترک کی وہ بے دین ہے۔

۶۴۴۔ عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : من لم یصل فهو کافر۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں: بے نمازی کافر ہے۔

۶۴۵۔ عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : لا ایمان لمن لا صلوۃ لہ۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: بے نماز کے لئے ایمان نہیں۔

امام اسحاق فرماتے ہیں۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بصحت ثابت ہوا کہ حضور نے تارک صلوٰۃ کو کافر فرمایا۔ اور زمانہ اقدس سے علماء کی یہی رائے ہے کہ جو شخص قصداً بے عذر نماز ترک کرے یہاں تک کہ وقت نکل جائے وہ کافر ہے۔

اسی طرح امام ابو ایوب سختیانی سے مروی ہوا کہ ترک نماز بے خلاف کفر ہے۔ ابن حزم کہتا ہے۔

امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم، حضرت عبدالرحمن بن عوف احد العشرہ، حضرت معاذ بن جبل امام العلماء، حضرت ابو ہریرہ حافظ الصحابہ وغیرہم اصحاب سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم اجماع سے وارد ہوا۔ کہ جو شخص ایک نماز فرض قصداً چھوڑ دے یہاں تک کہ اس کا وقت نکل جائے وہ کافر و مرتد ہے۔

اور یہ ہی مذہب ہے حکم بن عتیہ، ابو داؤد طیاسی، ابو بکر ابن ابی شیبہ زہیر بن حرب، اور ائمہ اربعہ سے سیف السنت امام احمد بن حنبل، اور ہمارے ائمہ حنفیہ سے امام عبداللہ بن مبارک تلمیذ حضرت امام اعظم، اور ہمارے امام کے استاذ الاستاذ امام ابراہیم نخعی وغیرہم ائمہ دین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا۔ اسی کو جمہور ائمہ حنبلیہ نے مختار و مرجع رکھا، اور بیشک بہت ظواہر نصوص شرعیہ آیات قرآنیہ و احادیث نبویہ علی صاحبہا الفضل الصلوٰۃ والختیہ اس مذہب کی مؤید۔ جیسا کہ ان میں سے کچھ کو تفصیل سے بیان کیا خاتم الحنفین سیدنا والد ماجد نے اپنی عمدہ کتاب الکلام الاوضح فی تفسیر الم نشرح میں اور سرور القلوب فی ذکر المحبوب اور جواهر البیان فی اسرار الارکان میں۔ اعلیٰ اللہ تعالیٰ درجاتہ فی غرفات الجنان، آمین۔

بالجملہ اس قول کو مذاہب اہل سنت سے کسی طرح خارج نہیں کہہ سکتے بلکہ وہ ایک جم غفیر قدامائے اہل سنت صحابہ و تابعین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا مذہب ہے۔ اور بلاشبہ اس وقت و حالت کے لحاظ سے ایک بڑا قوی مذہب تھا۔ صدر اول کے بعد جب اسلام میں ضعف آیا اور بعض عوام کے قلب میں سستی و کسل نے جگہ پائی، نماز میں کامل چستی و مستعدی کہ صدر اول میں مطلقاً ہر مسلمان کا شعار دائم تھی اب بعض لوگوں سے چھوٹ چلی، وہ امارت مطلقہ و علامت قارقہ ہونے کی حالت نہ رہی۔ لہذا جمہور ائمہ نے اسی اصل اجماعی مؤید بدلائل قاہرہ، آیات موکاثرہ و احادیث متواترہ پر عمل واجب جانا کہ مرکب کبیرہ کافر نہیں۔

یہ ہی مذہب ہمارے ائمہ حنفیہ ائمہ شافعیہ ائمہ مالکیہ اور ایک جماعت ائمہ حنبلیہ وغیرہم جمہیر علمائے دین و ائمہ معتمدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا ہے۔ کہ اگرچہ تارک نماز کو سخت فاجر جانتے ہیں مگر دائرہ اسلام سے خارج نہیں کہتے، یہ ہی ایک روایت حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ہے۔ اسکی رو سے یہ مذہب مہذب حضرات ائمہ اربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا مجمع علیہ ہے۔

اور اس طرف بحمد اللہ نصوص شرعیہ سے وہ دلائل ہیں جن میں اصلاً تاویل کی گنجائش

نہیں، بخلاف دلائل مذہب اول کہ اپنے نظائر کثیرہ کی طرح استحلال واستحکاف وجود و کفران فعل مثل کفارہ وغیرہ تاویلات کو اچھی طرح جگہ دے رہے ہیں۔ یعنی فرضیت نماز کا انکار کرے یا اسے ہلکا اور بے قدر جانے، یا اس کا ترک حلال سمجھے تو کافر ہے، یا یہ کہ ترک نماز سخت کفران نعمت و ناشکری ہے۔ یا یہ کہ اس نے کافروں کا سا کام کیا۔

بالجملہ وہ فاسق ہے اور سخت فاسق مگر کافر نہیں۔ وہ شرعاً سخت سزاؤں کا مستحق ہے۔ ائمہ ثلاثہ مالک و شافعی و احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں۔ اسے قتل کیا جائے۔ ہمارے ائمہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے نزدیک فاسق و قاجر مرتکب کبیرہ ہے اسے دائم الحسب کریں یہاں تک کہ توبہ کرے یا قید میں مر جائے۔ امام مجہوبی وغیرہ مشائخ حنفیہ فرماتے ہیں اتنا ماریں کہ خون بہا دیں پھر قید کریں۔ یہ تعزیرات یہاں جاری نہیں۔ لہذا اسکے ساتھ کھانا پینا میل جول سلام کلام وغیرہ معاملات ہی ترک کریں کہ یونہی زجر ہو۔ اسی طرح بنظر زجر ترک عیادت میں مضائقہ نہیں۔

فتاویٰ رضویہ ۵/۱۰۲، ۱۰۷۔

فتاویٰ رضویہ ۲۲۵، ۲۲۹۔

## (۱۰) پانچوں نمازوں کی ادائیگی پر اجر عظیم

۶۴۶۔ عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : خَمْسٌ مَنْ جَاءَ بِهِنَّ مَعَ إِيْمَانٍ دَعَلَ الْجَنَّةَ ، مَنْ حَافَظَ عَلَى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ عَلَى وَضُوئِهِنَّ وَرُكُوعِهِنَّ وَسُجُودِهِنَّ وَمَوَاقِيْتِهِنَّ ، وَصَامَ رَمَضَانَ ، وَحَجَّ الْبَيْتِ إِنْ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا ، وَأَعْطَى الزَّكَاةَ طَيِّبَةً بِهَا نَفْسُهُ وَآذَى إِلَّا مَانَةً ، قَالَ : يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ ! مَا آدَاءُ إِلَّا مَانَةٌ ؟ قَالَ : الْغَسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ ۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ چیزیں ہیں کہ جو انہیں ایمان کے ساتھ لاینگا جنت میں

|      |                                 |   |                            |
|------|---------------------------------|---|----------------------------|
| ۶۴۶۔ | المنن لابی داؤد، الصلوٰۃ، ۶۱/۱  | ☆ | مجمع الزوائد للہیثمی، ۴۷/۱ |
|      | المعجم الصغير للطبرانی، ۲۵/۲    | ☆ | الدر المشور للسيوطی، ۲۹۶/۱ |
|      | الترغیب و الترہیب للحنبل، ۲۴۱/۱ | ☆ | التصیر لابن کثیر، ۴۷۹/۱    |
|      | حلیۃ الاولیاء لابی نعیم، ۲۳۴/۲  | ☆ | تاریخ اصفہان، ۱۸۹/۲        |

جائیگا۔ جو منجگانہ نمازوں کی، انکے وضو، انکے رکوع انکے سجود انکے اوقات پر محافظت کرے اور روزہ و حج و زکوٰۃ و غسل جنابت بجالائے۔

۶۴۷۔ عن عبادة بن صامت رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : خَمْسٌ صَلَوَاتٍ افْتَرَضَهُنَّ اللَّهُ تَعَالَى ، مَنْ أَحْسَنَ وَضُوءَهُنَّ وَصَلَاهُنَّ لَوْ قَتِهِنَّ وَآتَمَّ رُكُوعَهُنَّ وَخَشَعُوا عَهْنُ كَانَ لَهُ عَلَى اللَّهِ عَهْدٌ أَنْ يَغْفِرَ لَهُ وَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ فَلَيْسَ لَهُ عَلَى اللَّهِ عَهْدٌ ، إِنْ شَاءَ غَفَرَهُ وَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ ۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ نمازیں اللہ تعالیٰ نے فرض کی ہیں، جو انکا وضو اچھی طرح کرے اور انہیں انکے وقت پر پڑھے اور انکا رکوع و خشوع پورا کرے اسکے لئے عہد و جل پر عہد ہے کہ اسے بخش دے، اور جو ایسا نہ کرے تو اسکے لئے اللہ تعالیٰ پر کچھ عہد نہیں۔ چاہے بخشے چاہے عذاب کرے۔

۶۴۸۔ عن قتادة بن الربيعي الانصاري رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : إِنْ اللَّهُ تَعَالَى يَقُولُ : إِنِّي فَرَضْتُ عَلَى أُمَّتِكَ خَمْسَ صَلَوَاتٍ وَعَهْدْتُ عِنْدِي عَهْدًا أَنَّهُ مَنْ جَاءَ بِحَافِظٍ عَلَيْهِنَّ لَوْ قَتِهِنَّ أَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ لَمْ يُحَافِظْ عَلَيْهِنَّ فَلَا عَهْدَ لَهُ عِنْدِي ۔

حضرت قتادہ بن ربیعہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے میں نے تیری امت پر پانچ نمازیں فرض کیں اور اپنے پاس عہد مقرر کر لیا کہ جو انکے وقتوں پر انکی محافظت کرتا رہیگا اسے جنت میں داخل کرونگا۔ اور جو محافظت نہ کریگا اسکے لئے میرے پاس کچھ عہد نہیں۔

|                                    |   |                                 |
|------------------------------------|---|---------------------------------|
| ۶۴۷۔ السنن لابی داؤد، الصلوۃ، ۶۱/۱ | ☆ | علل الحدیث لابی ابی حاتم، ۳۶۴   |
| المستند لاحمد بن حنبل، ۳۱۷/۵       | ☆ | السنن الکبریٰ للبیہقی، ۲۱۵/۲    |
| مشکوۃ المصابیح للجزیری، ۵۸/۱       | ☆ | شرح السنۃ للبغوی، ۱۰۵/۴         |
| الترغیب و الترہیب للسیوطی، ۲۴۲/۱   | ☆ | کثر العمال للمفتی، ۱۸۸۶۰، ۲۵۸/۷ |
| موارد الظمآن للہیثمی، ۲۵۲          | ☆ |                                 |
| ۶۴۸۔ السنن لابی داؤد، الصلوۃ، ۶۱/۱ | ☆ | الکامل لابی عدی، ۱۴۲۲/۴         |

۶۴۹۔ عن کعب بن عجرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَقُوْلُ : مَنْ صَلَّی الصَّلٰوۃَ اَوْقَیْتُهَا فَاَقَامَ حَدَّہَا کَانَ لَہٗ عَلٰی عَہْدِیْ اَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ لَمْ یُصَلِّ الصَّلٰوۃَ لَوْقَیْتُهَا وَلَمْ یَقِمِ حَدَّہَا لَمْ یَكُنْ لَہٗ عِنْدِیْ عَہْدٌ اِنْ شِئْتُ اَدْخَلْتُهُ النَّارَ وَاِنْ شِئْتُ اَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ ۔

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ کا فرمان مقدس ہے، جو نماز اسکے وقت میں ٹھیک ٹھیک ادا کرے اسکے لئے مجھ پر عہد ہے کہ اسے جنت میں داخل فرماؤں اور جو وقت میں نہ پڑھے اور ٹھیک ادا نہ کرے اسکے لئے میرے پاس کوئی عہد نہیں۔ چاہوں اسے دوزخ میں لے جاؤں اور چاہوں تو جنت میں۔

۶۵۰۔ عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : هَلْ تَذَرُوْنَ مَا يَقُوْلُ رَبُّکُمْ عَزَّوَجَلَّ ؟ قَالُوْا : اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ ، قَالَهَا ثَلَاثًا ، قَالَ : يَقُوْلُ رَبُّکُمْ عَزَّوَجَلَّ : وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ ، لَا یُصَلِّیْہَا عَبْدٌ لَوْقَیْتُهَا اِلَّا اَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ ، وَمَنْ صَلَّاهَا لِغَیْرِہَا اِنْ شِئْتُ رَجِمْتُهُ ، وَاِنْ شِئْتُ عَذَّبْتُهُ ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جانتے ہو تمہارا رب کیا فرماتا ہے، عرض کی: خدا اور رسول خوب دانتا ہیں، یہ جملہ تین مرتبہ ارشاد فرمایا۔ پھر ارشاد فرمایا: تمہارا رب جل و علا فرماتا ہے: مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم، جو شخص نماز وقت پر پڑھیں اس کو جنت میں داخل فرماؤں گا اور جو اسکے غیر وقت پر پڑھے گا چاہوں اس پر رحم کروں چاہوں اس پر عذاب۔

فتاویٰ رضویہ ۲/۳۷۷، ۳۷۸

## (۱۱) پانچوں نمازوں کی حفاظت

۶۵۱۔ عن فضالۃ الرہرانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : علمنی رسول اللہ صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فكان فيما علمني ، و حافظ على الصلوات الخمس -

حضرت فضالہ زہرائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے مسائل دین تعلیم فرمائے، ان میں یہ بھی تعلیم فرمایا کہ نماز پنجگانہ کی محافظت کر۔

## (۱۲) نماز کی فضیلت

۶۵۲۔ عن أنس رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : مَا مِنْ صَبَاحٍ وَلَا يَوْاحٍ إِلَّا وَبُقَاعُ الْأَرْضِ يُنَادِي بَعْضُهَا بَعْضًا يَا حَارَّةُ: هَلْ مَرَّبَكَ الْيَوْمَ عَبْدٌ صَالِحٌ صَلَّى عَلَيْكَ أَوْ ذَكَرَ اللَّهَ، فَإِنْ قَالَتْ: نَعَمْ، رَأَتْ لَهَا بِذَلِكَ فَضْلًا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی صبح اور شام ایسی نہیں ہوتی کہ زمین کے کھڑے ایک دوسرے کو پکار کر نہ کہتے ہوں کہ اے مسائے آج تیری طرف کوئی بندہ ہو کر نکلا جس نے تجھ پر نماز پڑھی یا ذکر الہی کیا؟ اگر وہ کھڑا جواب دیتا ہے ہاں، تو پوچھنے والا کھڑا اعتقاد کرتا ہے کہ اسے مجھ پر فضیلت ہے۔

السود والعقاب، ۳۴

۶۵۳۔ عن جابر بن عبد الله رضي الله تعالى عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : لَيْسَ شَيْءٌ أَشَدَّ عَلَى الْمَلِكِ مِنْ رِيحِ الثَّمَرِ مَا قَامَ عَبْدٌ إِلَى صَلَوةٍ قَطُّ إِلَّا يَلْتَقِمُ فَاهُ مِلْكٌ وَلَا يَخْرُجُ مِنْ فِيهِ آيَةٌ إِلَّا يَذْخُلُ فِي فِي الْمَلِكِ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فرشتہ پر کوئی چیز کھانے کی بو سے زیادہ سخت نہیں۔ جب کبھی مسلمان نماز کو کھڑا ہوتا ہے فرشتہ اسکا منہ اپنے منہ میں لے لیتا ہے اور جو آیت اسکے منہ سے نکلتی ہے فرشتہ کے منہ میں داخل ہوتی ہے۔

احکام شریعت، ۱۳۹

## (۱۳) باجماعت نماز کی فضیلت و اہمیت

۶۵۴۔ عن امیر المؤمنین عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا قَامَ نِصْفَ لَيْلَةٍ وَصَلَّى الصُّبْحَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهُ۔

امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے عشاء کی نماز باجماعت سے پڑھی گویا اس نے نصف رات عبادت میں گزاری۔ اور جس نے فجر کی نماز باجماعت ادا کی اس نے گویا پوری رات عبادت کی۔  
فتاویٰ رضویہ ۳/۳۲۶

۶۵۵۔ عن ابی بکر بن ابی حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : إن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقد سلیمان بن ابی حمزہ فی صلاة الصبح و ان عمر بن الخطاب غدا الی السوق ومسکن سلیمان یوم السوق والمسجد النبوی فمر علی الشفاء أم سلیمان فقال لها : لم أر سلیمان فی الصبح فقالت: أنه بات یصلی فغلبته عيناه فقال عمر لأن أشهد صلوة الصبح فی الجماعة أحب الی من أن أقوم لیلة۔

حضرت ابو بکر بن ابی حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین سیدنا حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سلیمان بن ابی حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نماز فجر میں نہ پایا۔ حضرت فاروق اعظم صبح کے وقت بازار تشریف لے گئے اور حضرت سلیمان کا مکان بازار و مسجد نبوی کے درمیان تھا۔ راستہ میں حضرت سلیمان کی والدہ ملیں تو آپ نے فرمایا: میں نے سلیمان کو صبح کی نماز میں نہیں دیکھا۔ انہوں نے کہا: وہ رات گئے تک نماز پڑھتے رہے تو آنکھ لگ گئی۔ حضرت عمر نے فرمایا: صبح کی نماز باجماعت مجھے پوری رات کی عبادت سے زیادہ محبوب ہے۔ ۱۲م

|      |                                |   |                               |
|------|--------------------------------|---|-------------------------------|
| ۶۵۴۔ | الصحيح لمسلم، الصلوة، ۲۳۲/۱    | ☆ | نصب الراية للزيلعی، ۲۴/۲      |
|      | الترغيب والترهيب للمسنی، ۲۶۷/۱ | ☆ | المسالك الكبرى للبيهقي، ۴۶۴/۱ |
|      | الصحيح لابی عوانة، ۴/۲         | ☆ | المسند لاحمد بن حنبل، ۵۸/۱    |
| ۶۵۵۔ | الموطا لمحمد، فصل الفجر، ۱۴۵   | ☆ | الموطا لمالك، ۴۶              |



۶۵۶۔ عن سلیمان بن ابی حنمۃ عن امہ الشفاء رضی اللہ تعالیٰ عنہما قالت : دخل علی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعدی رجلان نائمان تعنی زوجها اباحثمہ و ابنہا سلیمان فقال : اما صلیا الصبح ، قلت : لم تزالا یصلیان حتی اصبحا فصلیا الصبح و نا ما فقال : لان اشہد الصبح فی جماعۃ احب الی من قیام لیلة۔

حضرت سلیمان بن ابی حنمہ سے روایت ہے وہ اپنی والدہ حضرت شفاء رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ فرماتی ہیں: میرے پاس امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے جبکہ میرے یہاں دو مرد یعنی میرے شوہر ابوحثمہ اور بیٹے سلیمان سو رہے تھے۔ فرمایا: کیا انہوں نے نماز فجر نہیں پڑھی؟ میں نے عرض کی: یہ پوری رات صبح تک نماز پڑھتے رہے اور فجر پڑھ کر سو گئے۔ فرمایا: مجھے صبح کی نماز باجماعت پوری رات کی عبادت سے زیادہ محبوب ہے۔

فتاویٰ رضویہ، ۴/۳۳۹

۶۵۷۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لیسَ صَلَوةٌ اُنْفَلَّ عَلَی الْمَنَافِقِیْنِ مِنَ الْمَحْرِ وَالْعِشَاءِ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِیْهِمَا لَا تَوَهُمًا وَلَوْ حَبَوَّا ، لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَمُرَ الْمُؤَذِّنَ فِیْقِیْمَ ثُمَّ اَمُرَ رَجُلًا یَوْمُ النَّاسِ ثُمَّ اَخُذَ شُعْلًا مِنْ نَارِ فَاُحْرِقَ عَلَی مَنْ لَا یَخْرُجُ اِلَی الصَّلَوةِ بَعْدُ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: منافقین پر فجر و عشاء کی نماز سے زیادہ بھاری اور دشوار کوئی نماز نہیں۔ اگر ان دونوں نمازوں کا ثواب جانتے تو سرین کے بل گھسٹتے ہوئے بھی حاضر ہوتے، میں چاہتا ہوں کہ مؤذن کو اقامت کا حکم دوں پھر کسی کو امام بنا کر آگ کا ایک شعلہ لیکر جاؤں اور جو نماز کے لئے حاضر نہ ہوئے انکو جلا دوں۔

﴿۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث صحیح نص صریح ہے کہ وقت اقامت تک مسجد میں حاضر نہ ہونا وہ جرم قبیح ہے

۶۵۶۔ المصنف لحد الرزاق، ۵۲۶/۱ ☆

۶۵۷۔ الجامع الصحیح لنبیاری، الصلوۃ، ۹۰/۱ ☆ فتح الباری للمصنّف، ۱۴۱/۲

شرح معانی الآثار للطحاوی، ۱۶۹/۱ ☆

جس پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو جلا دیئے کا قصد فرمایا۔  
 علماء فرماتے ہیں۔ یہ ارشاد کہ تکبیر کہلوا کر نماز شروع کراؤں اسکے بعد تشریف  
 لے جاؤں اسی بنا پر تھا کہ انکی عدم حاضری ثابت اور الزام تحلف قائم ہوئے۔ اس کا غشاوی تحقیق  
 ہے جو ہم نے ذکر کی کہ ایجاب اجابت تا وقت اقامت موسع ہے۔

یہاں سے ظاہر ہو گیا کہ بعض احادیث میں بظاہر جو کلام قیہ و بقی (جو اذان سکر تکبیر  
 کے انتظار میں بیٹھا رہے بدکار و مردود الشہادۃ ہے) کی جو تائید نکلتی تھی وہ ممنوع و ساقط ہے۔  
 معہذا شک نہیں کہ حضور مسجد بنفسہ عبادت مقصودہ نہیں بلکہ غرض شہود جماعت ہے۔ اور قبل  
 از اقامت فوت جماعت غیر معقول۔ تو اقامت تک وجوب موسع ماننے سے چارہ نہیں، مگر  
 بات یہ ہے کہ اقامت تک تاخیر یا تو امام محین کو میسر جسکے بن آئے جماعت قائم ہی نہ ہوگی۔  
 یا اسے جس کا مکان مسجد سے ایسا ملاصق کہ تکبیر کی آواز اس سے تھپی نہ رہے گی۔ اسکے سوا  
 اور نمازیوں کو انتظار اقامت کرنے کے کوئی معنی نہیں۔ کہ جب نہ تکبیر ان پر موقوف نہ نہیں  
 اسکی آواز آئیگی تو کس چیز کا انتظار کر رہے ہیں۔ ایسوں کو اسی وقت تاخیر روا جب  
 تک تقویت کا خوف نہ ہو، حدیث ایسے ہی لوگوں پر محمول۔ اور ممکن کہ کلام قیہ و بقی بھی اسی  
 معنی پر حمل کریں۔ فیحصل التوفیق وباللہ التوفیق۔

فتاویٰ رضویہ ۳/۳۳۷

### (۱۴) نماز میں خشوع و خضوع

۶۵۸۔ عن أس بن مالك رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله  
 تعالى عليه وسلم : مَنْ صَلَّى الصَّلَاةَ لِيُوقْتِهَا وَ أَسْبَغَ لَهَا وَ ضُوءَهَا وَ أَتَمَّ لَهَا  
 قِيَامَهَا وَ خُشُوعَهَا وَ رُكُوعَهَا وَ سُجُودَهَا عَجَزَتْ وَ هِيَ بَيْضَاءُ مُسْفِرَةٌ تَقُولُ :  
 حَمِظَكَ اللَّهُ كَمَا حَفِظْتَنِي، وَ مَنْ صَلَّى لِعَبْرِ وَقْتِهَا وَ لَمْ يُسَبِّغْ لَهَا وَ ضُوءَهَا وَ لَمْ  
 يُتِمَّ خُشُوعَهَا وَ لَا رُكُوعَهَا وَ لَا سُجُودَهَا عَجَزَتْ سَوْدَاءَ مُطْلَمَةٍ تَقُولُ : ضَيَّعَكَ  
 اللَّهُ كَمَا ضَيَّعْتَنِي حَتَّى إِذَا كَانَتْ حَيْثُ شَاءَ اللَّهُ لَفَتْ كَمَا يُلْفُ الثُّوبُ الْخَلْقُ  
 ثُمَّ ضُرِبَ بِهَا وَجْهَةٌ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو پانچوں نمازیں اپنے اپنے وقتوں پر پڑھے انکا وضو قیام و خشوع و رکوع و سجود پورا کرے وہ نماز سفید روشن ہو کر یہ کہتی نکلے کہ اللہ تیری تکمیل فرمائے جس طرح تو نے میری حفاظت کی۔ اور جو غیر وقت پر پڑھے اور وضو و خشوع و رکوع و سجود پورا نہ کرے وہ نماز سیاہ تاریک ہو کر یہ کہتی نکلے کہ اللہ تجھے ضائع کرے جس طرح تو نے مجھے ضائع کیا۔ یہاں تک کہ جب اس مقام پر پہنچے جہاں تک اللہ عزوجل چاہے تو پرانے چھترے کی طرح لپیٹ کر اسکے منہ پر ماری جائے، العیاد باللہ رب العالمین۔

فتاویٰ رضویہ ۲/۳۸۹

## (۱۵) اسلام میں چار فرض ہیں

۶۵۹۔ عن عمارۃ بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اَرْبَعُ فَرَضَہُنَّ اللّٰہُ تَعَالٰی فِی الْاِسْلَامِ ، فَمَنْ جَاءَ بِثَلَاثٍ لَمْ یُغْنِیَنَّ عَنْہُ شَیْئًا حَتّٰی یَأْتِیَ بِہِمْ جَمِیعًا ، الصَّلٰوۃُ وَ الزَّکٰوۃُ وَ صِیَامُ رَمَضَانَ وَ حَجُّ الْبَیْتِ۔ حضرت عمارہ بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چار چیزیں اللہ تعالیٰ نے اسلام میں فرض کی ہیں۔ جو ان میں سے تین ادا کرے گا وہ اسے کچھ کام نہ دینگی جب تک پوری چاروں نہ بجالائے۔ نماز، زکوٰۃ، روزہ، حج۔

فتاویٰ رضویہ ۴/۴۳۸

## (۱۶) قبل معراج نمازوں کی کیفیت

۶۶۰۔ عن عزیزۃ بنت أبی نحرۃ قالت : کانت قریش لا تنکر صلوۃ الضحی و کان المسلمون قبل أن تفرض الصلوات الخمس یصلون الضحی والعصر و کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا صلوا آخر النهار تفرقوا فی الشعاب

|      |                          |       |   |                        |      |
|------|--------------------------|-------|---|------------------------|------|
| ۶۵۹۔ | المسند للاحمد بن حنبل،   | ۲۰۱/۴ | ☆ | مجمع الزوائد للہیثمی،  | ۴۷/۱ |
|      | الدر المختار للسيوطی،    | ۲۰۱/۴ | ☆ | مجمع الزوائد للہیثمی،  | ۴۷/۱ |
|      | الدر المختار للسيوطی     | ۲۹۸/۱ | ☆ | کثر العمال للمفتی، ۳۳، | ۳۰/۱ |
|      | الترغیب والترہیب للمندری | ۲۸۴/۱ | ☆ |                        |      |

فصلوہا فرادی۔

حضرت عزیزہ بنت جراحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ فرماتی ہیں کہ قریش نماز چاشت کو ناپسند نہیں رکھتے تھے۔ اور مسلمان پانچوں نمازوں کے فرض ہونے سے قبل چاشت اور عصر کی نماز پڑھتے تھے۔ اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ کرام جب آخر روز یعنی عصر کی نماز پڑھتے تو گھاٹیوں میں متفرق ہو کر تنہا تنہا پڑھتے۔

### (۸) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس قدر یقیناً معلوم ہے کہ معراج مبارک سے پہلے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین، نمازیں پڑھتے۔ نماز شب کی فرضیت تو خود سورۃ مزمل شریف سے ثابت اور اسکے سوا اور اوقات میں بھی نماز پڑھنا وارد، عام ازیں کہ فرض ہو یا نفل۔

احادیث اس باب میں بکثرت ہیں اور انکی جمع و تلفیق کی حاجت نہیں۔ بلکہ نماز شروع روز شریعت سے مقرر و مشروع ہے۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اول بار جس وقت وحی نازل ہوئی اور نبوت کریمہ ظاہر ہوئی اسی وقت حضور نے یہ تعلیم جبرئیل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام نماز پڑھی۔ اور اسی دن یہ تعلیم اقدس حضرت ام المؤمنین خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پڑھی۔ دوسرے دن امیر المؤمنین علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الاسی نے حضور کے ساتھ پڑھی کہ ابھی سورۃ مزمل نازل بھی نہ ہوئی تھی۔ تو ایمان کے بعد پہلی شریعت نماز ہے۔

باجملہ یہ سوال ضرور متوجہ ہوتا ہے کہ معراج سے پہلے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز کس طرح پڑھتے تھے۔

اقول: ملاحظہ آیات و احادیث سے ظاہر کہ وہ نماز اسی انداز کی تھی اس میں طہارت ثوب بھی تھی۔ تکبیر تحریرہ بھی تھی۔ قرأت بھی تھی۔ رکوع بھی تھا اور سجود بھی۔ جماعت بھی تھی اور جہر بھی۔

## (۱۷) اتفاقیہ نیند عذر شرعی ہے

۶۶۱۔ عن أبي قتادة الأنصاري رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : أَمَا إِنَّهُ لَيْسَ فِي النَّوْمِ تَقْرِيظٌ ، إِنَّمَا التَّقْرِيطُ فِي الْبَقْظَةِ أَنْ تُؤَجَّرَ صَلَاةٌ حَتَّى يَذْخُلَ وَقْتُ صَلَاةٍ أُخْرَى .

حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سونے میں کچھ تقصیر نہیں۔ تقصیر تو جاگتے میں ہے کہ تو ایک نماز کو اتنا پیچھے ہٹائے کہ دوسری کا وقت آ جائے۔

## (۹) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث خود حالت سفر میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی تھی جب شب تیریس میں نماز فجر فوت ہوئی، تو یہ حدیث نص صریح ہے کہ ایک نماز کی یہاں تک تاخیر کرنی کہ دوسری کا وقت آ جائے تقصیر و گناہ ہے۔

فتاویٰ رضویہ، ۳/۴۵۰

|      |                                 |   |  |
|------|---------------------------------|---|--|
| ۶۶۱۔ | الصحيح لمسلم، المساجد، ۲۳۹/۱    | ☆ | الجامع للترمذی، المواعیت، ۲۵/۱           |
|      | النس لابن داؤد، الصلوة، ۶۱/۱    | ☆ | النس للنسائی، ما فیہ من نام عن صلوة ۷۱/۱ |
|      | شرح معانی الآثار للطحاوی، ۱۶۵/۱ | ☆ | السنن لابن ماجہ، الصلوة، ۵۱/۱            |
|      | النس الکبری للبيهقي، ۳۷۶/۱      | ☆ | الصحيح لابن خزيمة، ۹۸۹                   |
|      | التمهيد لابن عبد البر، ۷۵/۸     | ☆ | مشکوٰۃ المصابيح للنيربي، ۶۱/۱            |
|      | تلخیص الحیبر لابن حجر، ۱۷۷/۱    | ☆ | کنز العمال للمفتی، ۲۰۱۳۹، ۵۳۶/۷          |
|      | التفسير للقرطبي، ۲۹/۱۰          | ☆ | النس للدارقطني، ۳۸۶/۱                    |

## ۵۔ شرائط و ارکان نماز

### (۱) جہت قبلہ

۶۶۲۔ عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مشرق و مغرب کے درمیان قبلہ ہے۔ ۱۲م

۶۶۳۔ عن أمير المؤمنين عمر الفاروق رضي الله تعالى عنه قال: ما بين المشرق والمغرب قبله ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: مشرق و مغرب کے درمیان قبلہ ہے۔ ۱۲م

### (۲) قرأت نماز

۶۶۴۔ عن أبي سعيد الخدري رضي الله تعالى عنه قال : ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم كان يقرأ في صلوة الظهر في الركعتين الأولىين قدر ثلثين آية وفي الاخرين قدر خمسة عشرة آية او قال نصف ذلك۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں تیس آیتوں کی مقدار قرأت فرماتے اور آخری

|      |                           |       |   |                          |       |
|------|---------------------------|-------|---|--------------------------|-------|
| ۶۶۲۔ | الجامع للترمذی، الصلوة،   | ۴۶/۱  | ☆ | المس لابن ماجه، الاقامة، | ۷۲/۱  |
|      | المستدرک للحاکم           | ۲۰۵/۱ | ☆ | الکامل لابن حدى،         | ۱۸۳۴  |
|      | السنن للدارقطنی،          | ۲۷۰/۱ | ☆ | المستند للحقيلی،         | ۳۰۹/۴ |
|      | التفسير للبخاری،          | ۱۲۲/۱ | ☆ | المصنف لابن أبي شيبة،    | ۳۶۲/۲ |
|      | نصب الراية للريلى،        | ۳۰۳/۱ | ☆ | اتحاف السادة للزبيدي،    | ۴۴۵/۶ |
|      | تلخيص الحبير لابن حجر،    | ۲۱۳/۱ | ☆ | شرح السنة للبخاری،       | ۳۷۲/۶ |
|      | کنز العمال للمفتی، ۱۹۱۶۳، | ۳۳۸/۷ | ☆ | ارواء الغلیل للالبانی،   | ۳۲۴/۱ |
|      | الدر المشور للسيوطی       | ۱۰۹/۱ | ☆ | التفسر لابن کثیر،        | ۲۲۹/۱ |
| ۶۶۳۔ | الموطا لمالك، القبلة،     | ۶۸    | ☆ |                          |       |
| ۶۶۴۔ | الصحيح لمسلم، الصلوة،     | ۱۸۶/۱ | ☆ |                          |       |

دور کعتوں میں پندرہ آیتوں کی مقدار۔ یا فرمایا: تمہیں کی نصف آیات۔

۶۶۵۔ عن أبي قتادة رضي الله تعالى عنه قال : ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم كان يقرأ في الظهر في الاولين بام القرآن وسورتين وفي الركعتين الا بخرين بام الكتاب۔

حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر کی پہلی دور کعتوں میں سورۃ فاتحہ اور کوئی سورۃ پڑھتے اور آخری دور کعتوں میں فقط سورۃ فاتحہ پڑھتے۔  
فتاویٰ رضویہ ۳/۶۳۸

### (۳) قرأت خلف الامام کی ممانعت

۶۶۶۔ عن جابر بن عبد الله الانصاري رضي الله تعالى عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : مَنْ صَلَّى رَكْعَةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأَمِّ الْقُرْآنِ فَلَمْ يُصَلِّ إِلَّا أَنْ يُكُونَ وَرَاءَ الْإِمَامِ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ایک رکعت نماز پڑھی اور اس میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھی تو گویا اس نے نماز ہی نہ پڑھی مگر امام کے پیچھے ہو تو سورۃ فاتحہ نہیں۔

۶۶۷۔ عن جابر بن عبد الله رضي الله تعالى عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : مَنْ صَلَّى خَلْفَ الْإِمَامِ فَإِنْ قَرَأَ الْإِمَامُ لَهُ قِرَاءَةً۔

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص امام کے پیچھے نماز پڑھے تو امام کا پڑھنا اس کا پڑھنا ہے۔

### ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث صحیح ہے۔ رجال اسکے سب رجال صحاح ستہ ہیں۔ حاصل حدیث کا یہ ہے کہ

۶۶۵۔ الجامع الصحيح للبخاري، الادان، ۱/۱۰۵

الصحيح لمسلم، الصلوۃ، ۱/۱۸۵

۶۶۶۔ الجامع للترمذی، ۱/۴۲

۶۶۷۔ الموطا للمحمد، ۹۸/☆ مسند لامام الاعظم، ۶۱

مقتدی کو پڑھنے کی کچھ حاجت نہیں امام کا پڑھنا اسکے لئے کفایت کرتا ہے۔

۶۶۸۔ عن جابر بن عبد اللہ الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : صلی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بالناس فقراً رجل خلعه فلما قضی الصلوۃ قال : اَنتُمْ قَرَأَ خَطْمِي ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قال رجل : انا یا رسول اللہ ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ، قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ صَلَّى خَلَفَ الْإِمَامَ فَإِنَّ قِرَاءَةَ الْإِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔ ایک شخص نے حضور کے پیچھے قرأت کی۔ سید اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز سے فارغ ہو کر ارشاد فرمایا: کس نے میرے پیچھے پڑھا تھا؟ لوگ حضور کے خوف کے سبب خاموش رہے۔ یہاں تک کہ تین بار جگراریہ ہی استفسار فرمایا۔ آخر ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، میں نے، ارشاد فرمایا: جو امام کے پیچھے ہوا اسکے لئے امام کا پڑھنا کافی ہے۔

۶۶۹۔ عن ابراہیم السعفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ لم یقرأ خلف الامام لا فی الركعتین الاولیٰ ولا فی غیرهما۔ حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے امام کے پیچھے قرأت نہ کی۔ نہ پہلی دو رکعتوں میں نہ ان کے غیر میں۔

(۲) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

عبد اللہ بن مسعود اور کون عبد اللہ بن مسعود؟ جو افاضل صحابہ و مؤمنین سابقین سے ہیں۔ حضور سفر میں ہمراہ رکاب سعادت اتساب حضور رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رہتے اور بارگاہ نبوت میں بے اذن لئے جانا انکے لئے جائز تھا۔ بعض صحابہ فرماتے ہیں ہم نے راہ و روش سرور انبیاء علیہ التحیۃ والثناء سے جو چال ڈھال ابن مسعود کی ملتی جلتی دیکھی اور پائی کسی کی نہ پائی۔



حدیث میں ہے۔ خود حضور اکرم الاولین والاخرین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔

میں نے اپنی امت کے لئے وہ پسند کیا جو عبد اللہ بن مسعود اسکے لئے پسند کرے۔ اور اپنی امت کے لئے ناپسند کیا جو اسکے لئے عبد اللہ بن مسعود ناپسند کرے۔ گویا انکی رائے خود حضور والا کی رائے اقدس ہے۔ اور معلوم ہوا کہ جناب ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب مقتدی ہوتے تو فاتحہ وغیرہ کچھ نہیں پڑھتے اور انکے سب شاگردوں کا یہی ہی وتیرہ تھا۔

فتاویٰ رضویہ جدید ۶/۲۴۳

۶۷۰۔ عن ابی والی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : سئل عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن القراءة خلف الامام قال : انصت فان فی الصلوة لشغلا سیکفیک ذلک الامام۔

حضرت ابو وائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دربارہ قرأت مقتدی سوال ہوا۔ فرمایا: خاموش رہ کہ نماز میں مشغول ہے۔ ”یعنی بیکار باتوں سے خاموش رہنا“ عنقریب تجھے امام اس کام کی کفایت کر دے گا۔

(۳) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یعنی نماز میں تجھے لا طائل باتیں روا نہیں۔ اور جب امام کی قرأت بعینہ مقتدی کی قرأت ٹھہرتی ہے تو پھر مقتدی کا خود قرأت کرنا محض لغو و شائستہ ہے۔

فقیر کہتا ہے۔ یہ حدیث اعلیٰ درجہ صحاح میں ہے۔ اسکے سب رواۃ ائمہ کبار و رجال صحاح ستہ ہیں۔

۶۷۱۔ عن علقمة بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کان لا یقرأ خلف الامام فیما یحھر و فیما یخافت فی الاولین ولا فی الاخرین و اذا صلی وحده قرأ فی الاولین بفاتحة الكتاب و سورة و لم یقرأ فی الاخرین شیئا۔

حضرت علقمہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب مقتدی ہوتے تو کسی نماز جہریہ ہو یا سریہ میں کچھ نہ پڑھتے۔ نہ پہلی رکعتوں میں نہ پچھلی رکعتوں میں۔ ہاں جب تنہا ہوتے تو صرف پہلیوں میں الحمد و سورۃ پڑھتے

۶۷۲۔ عن ابراہیم النعمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ انه قال : لم یقرأ علقمة رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلف الامام حرفاً لا فیما یحہر فیہ القراءة ولا فیما لا یحہر فیہ ولا قرأ فی الاخرین ہام الكتاب ولا غیرہا خلف الامام واصحاب عبداللہ جمیعاً۔

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علقمہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ (جو کبار تابعین و اعلم مجتہدین اور افتخار طلبانہ سیدنا ابن مسعود ہیں) امام کے پیچھے ایک حرف نہ پڑھتے۔ چاہے جہر کی قرأت ہو چاہے آہستہ کی۔ اور نہ پچھلی رکعتوں میں فاتحہ پڑھتے اور نہ کچھ اور جب امام کے پیچھے ہوتے۔ اور نہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اصحاب میں سے کسی نے روایت کی۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

نہادی رضویہ جدید ۶/۲۳۳

۶۷۳۔ عن ابراہیم النعمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن علقمة بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: لا نأخذ علی جمرة أحب الی من أن أقرأ خلف الإمام۔ حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علقمہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: البتہ آگ کی چنگاری منہ میں لینا مجھے اس سے زیادہ پیاری ہے کہ میں امام کے پیچھے قرأت کروں۔

۶۷۴۔ عن ابراہیم النعمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان اول من قرأ خلف الامام رجل اتهم۔

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: پہلے جس شخص

۶۷۲۔ کتاب الآثار لمحمد، ۱۶

۶۷۳۔ الموطا لمحمد، ۱۰۰

۶۷۴۔ الموطا لمحمد، ۱۰۰

نے امام کے پیچھے پڑھا وہ ایک مرد متہم تھا۔

### (۴) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حاصل یہ کہ امام کے پیچھے قرأت ایک بدعت ہے جو ایک بے اعتبار آدمی نے ایجاد کی۔ فقیر کہتا ہے رجال اس حدیث کے رجال صحیح مسلم ہیں۔ فتاویٰ رضویہ جدید ۶/۲۳۳

۶۷۵۔ عن نافع رضي الله تعالى عنه قال : ان عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما كان اذا سئل ، هل يقرأ احد خلف الامام قال : اذا صلى احدكم خلف الامام فحسبه قراءة الامام واذا صلى وحده فليقرأ يقال : وكان عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما لا يقرأ خلف الامام۔

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے جب دوبارہ قرأت مقتدی سوال ہوتا تو فرماتے: جب تم میں کوئی امام کے پیچھے نماز پڑھے تو اسے قرأت امام کافی ہے۔ اور جب اکیلا پڑھے تو قرأت کرے۔ نافع فرماتے ہیں: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما خود امام کے پیچھے قرأت نہ کرتے۔

### (۵) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

فقیر کہتا ہے۔ یہ حدیث غایت درجہ کی صحیح الاسناد ہے حتیٰ کہ مالک من نافع ابن عمر کو بہت محدثین نے صحیح ترین اسانید کہا۔ فتاویٰ رضویہ، ۶/۲۳۵

۶۷۶۔ عن نافع رضي الله تعالى عنه عن عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما قال : من صلى خلف الامام كفته قرأته۔

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ارشاد فرمایا: مقتدی کو امام کا پڑھنا کافی ہے۔

### (۶) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ سند بھی مثل سابق ہے اور اسکے رجال بھی رجال صحاح ستہ ہیں۔ بلکہ بعض علمائے حدیث نے روایات نافع عن عبد اللہ بن عمر کو امام مالک پر ترجیح دی۔

۶۷۷۔ عن أنس بن سيرين رضي الله تعالى عنه عن عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما أنه سئل عن القراءة خلف الإمام قال: تكفيك قراءة الإمام۔

حضرت انس بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دربارہ قرأت استفسار ہوا۔ فرمایا: تجھے امام کا پڑھنا بس کرتا ہے۔

۶۷۸۔ عن زيد بن ثابت رضي الله تعالى عنه سمعه يقول: لا يقرأ المؤتم خلف الإمام في شئ من الصلوات۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: مقتدی امام کے پیچھے کسی نماز میں قرأت نہ کرے، یعنی نماز جہریہ ہو یا سریہ۔

۶۷۹۔ عن موسى بن سعد بن زيد بن ثابت الانصاري رضي الله تعالى عنه يحدثه عن جده قال: من قرأ خلف الإمام فلا صلوة له۔

حضرت موسیٰ بن سعد بن زید بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اگلے دادا حضرت زید بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: جس نے امام کے پیچھے قرأت کی اسکی نماز جاتی رہی۔

(۷) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث حسن ہے اور دار قطنی نے بطریق طاووس سے مرفوعاً روایت کیا۔

فتاویٰ رضویہ ۶/۲۳۵

۶۸۰۔ عن زيد بن ثابت الانصاري رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: مَنْ قَرَأَ خَلْفَ الْإِمَامِ فَلَا صَلَوةَ لَهُ۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: امام کے پیچھے پڑھنے والے کی نماز نہیں ہوتی۔

۶۸۱۔ عن أبي موسى الأشعري رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى

۶۷۷۔ الموطا ل احمد ، ۹۸ ☆

۶۷۸۔ شرح معانی الآثار للطحاوی ، ۱۲۹/۱ ☆

۶۸۰۔ نصب الراية للريلمي ، ۱۹/۲ ☆ کثر العمال للنعقی ، ۲۸۶/۸

۶۸۱۔ الصحيح لمسلم ، الصلوة ، ۱۷۴/۱ ☆

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِذَا صَلَّيْتُمْ فَأَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ لِمَنْ لِيَوْمِكُمْ أَحَدُكُمْ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم نماز پڑھو اپنی صفیں سیدھی کرو، پھر تم میں کوئی امامت کرے پس جب وہ تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قرأت کرے تم چپ رہو۔

۶۸۲۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِنَّمَا الْإِمَامُ لِيَوْمِكُمْ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: امام تو اس لئے ہے کہ اس کی پیروی کی جائے پس جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی کہو اور جب وہ قرأت کرے تم خاموش رہو۔

### (۹) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام مسلم بن حجاج نیشاپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی صحیح میں اس حدیث کی نسبت فرماتے ہیں: میرے نزدیک صحیح ہے۔

۶۸۳۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : وَدِدْتُ أَنْ أَلْقَى بِرَأْسِي خَلْفَ الْإِمَامِ فِي يَوْمِ حِمْرَةٍ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے (کہ افاضل صحابہ و عشرہ مبشرہ و مقرران بارگاہ سے ہیں) منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا: میرا جی چاہتا ہے کہ امام کے پیچھے پڑھنے والے کے منہ میں انگارہ ہو۔

۶۸۴۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍاءَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : لَيْتَ فِي فَمِ الَّذِي يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ حَجَرًا۔

حضرت محمد بن عجلان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کاش جو شخص امام کے پیچھے قرأت کرے اسکے منہ

میں پتھر ہو۔

## (۱۰) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

رجال اس حدیث کے بشرط صحیح مسلم ہیں۔ الحاصل ان احادیث صحیحہ و مستبرہ سے مذہب حنفیہ بحمد اللہ ثابت ہو گیا۔ اب باقی رہے تمسکات شافعیہ ان میں عمدہ ترین دلائل جسے ان کا مدار مذہب کہنا چاہئے حدیث صحیحین ہے۔ یعنی لا صلوة الا بفاتحة الكتاب ، کوئی نماز نہیں ہوتی بے فاتحہ کے۔

جواب اس حدیث سے چند طور پر ہے، یہاں اسی قدر کافی کہ یہ حدیث تمہارے مفید نہ ہمارے مضر، ہم خود مانتے ہیں کہ کوئی نماز ذات رکوع و سجود بے فاتحہ کے تمام نہیں۔ امام کی ہوا خواہ ماموم کی۔ مگر مقتدی کے حق میں خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: کہ اس کے لئے امام کی قرأت کافی ہے۔ اور امام کا پڑھنا حینہ اسکا پڑھنا ہے، کما مر سابقاً۔ پس خلاف ارشاد حضور والا تم نے کہاں سے نکال لیا کہ جب تک مقتدی خود نہ پڑھے گا نماز اسکی بے فاتحہ رہیگی اور فاسد ہو جائیگی۔

دوسری دلیل: حدیث مسلم من صلی صلوة لم یقرأ فیہا بام القرآن فہی بخدا ج فہی بخدا ج فہی بخدا ج۔ حاصل یہ کہ جس نے کوئی نماز بے فاتحہ پڑھی وہ ناقص ہے۔ ناقص ہے ناقص ہے۔

اس کا جواب بھی بحینہ مثل اول کے ہے۔ نماز بے فاتحہ کا نقصان مسلم اور قرأت امام قرأت مقتدی سے معنی۔

خلاصہ یہ کہ اس قسم کی احادیث اگرچہ لاکھوں ہوں تمہیں اس وقت بکا رآمد ہوگی جب ہمارے طور پر نماز مقتدی بے ام الکتاب رہتی ہو۔ وہ ممنوع۔ اور آخر حدیث میں قول حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ "اقرأ بها فی نفسک یا فارسی" کہ شافعیہ اس سے بھی استناد کرتے ہیں۔ فقیر بتوفیق الہی اس سے ایک جواب حسن طویل الذیل رکھتا ہے جسکے ذکر کی یہاں گنجائش نہیں۔

تیسری دلیل۔ حدیث عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ "لا تفعلوا الا بام القرآن" امام کے پیچھے اور کچھ نہ پڑھو سوائے فاتحہ کے۔

اولا۔ یہ حدیث ضعیف ہے۔ ان صحیح حدیثوں کی جوہم نے مسلم، ترمذی، نسائی، مؤطائے امام مالک، مؤطائے امام محمد وغیرہا صحاح معتبرات سے نقل کیں کب مقاومت کر سکتی ہے۔ امام احمد بن حنبل وغیرہ حفاظ نے اسکی تصحیف فرمائی۔ یحییٰ بن معین جیسے ناقد جنگلی نسبت امام مہدوح نے فرمایا: جس حدیث کو یحییٰ نہ پہچانے وہ حدیث ہی نہیں۔ فرماتے ہیں استثنائے فاتحہ غیر محفوظ ہے۔

ثانیاً۔ خود شافعیہ اس حدیث پر دو وجہ سے عمل نہیں کرتے۔

ایک یہ کہ اس میں ورائے فاتحہ سے نفی ہے اور اگلے نزدیک مقتدی کو ضم سورۃ بھی جائز صرح بہ الامام النووی فی شرح صحیح مسلم۔  
دوسرے یہ کہ حدیث مذکور جس طریق سے ابوداؤد نے روایت کی باوازا بلند منادی کہ مقتدی کو جہراً فاتحہ پڑھنا روا۔ اور یہ امر بالا جماع ممنوع۔ صرح بہ الشیخ فی اللغات و بفہمہ کلام النووی فی الشرح۔

پس جو حدیث خود اگلے نزدیک متروک ہم پر اس سے کس طرح احتجاج کرتے ہیں۔  
بالجملہ ہمارا مذہب مہذب بحمد اللہ صحیح کافہ و دلائل وافیہ سے ثابت، اور مخالفین کے پاس کوئی دلیل قاطع ایسی نہیں کہ انہیں معاذ اللہ باطل یا مضہل کر سکے۔

مگر اس زمانہ پر فتن کے بعض جہال بے لگام جنہوں نے ہوائے نفس کو اپنا امام بنایا ہے اور انتظام اسلام کو درہم برہم کرنے کے لئے تقلید ائمہ کرام میں خدشات و ادہام پیدا کرتے ہیں۔ جس ساز و سامان پر ائمہ مجتہدین خصوصاً امام الائمہ حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ مقلد یہ کی مخالفت اور جس بضاعت مرجعات پر ادعائے اجتہاد و فقہانیت ہے عقلائے منصفین کو معلوم۔ اصل مقصود انکا اغوائے عوام ہے کہ وہ بیچارے قرآن و حدیث سے ناواقف ہیں۔ جو ان مدعیان خام کار نے کہہ دیا انہوں نے مان لیا اگرچہ خواص کی نظر میں یہ باتیں موجب ذلت و باعث فضیحت ہوں۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ وساوس شیطان سے امان بخشے۔ آمین هذا والعلم عند واہب

فتاویٰ رضویہ قدیم ۳/۹۲

العلوم العالم بکل سر مکتوم۔

فتاویٰ رضویہ جدید ۶/۲۳۸

## (۴) نماز عصر میں مقدار قرأت

۶۸۵۔ عن جابر بن سمرة رضى الله تعالى عنه ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم كان يقرأ فى الظهر والعصر بالسما والطارق والسما ذات البروج ونحوهما من السور۔  
جد المآثر ۱/ ۲۵۸

حضرت جابر بن سمرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر و عصر میں و السماء والطارق اور السماء ذات البروج اور ان جیسی دوسری سورتیں تلاوت فرماتے۔ ۱۲م

## (۵) سجدہ کا بیان

۶۸۶۔ عن عبد الله بن عباس رضى الله تعالى عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: أَمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظَمٍ، عَلَى الْعَبْهَةِ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَأَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے میرے رب نے حکم فرمایا کہ میں سات استخوانوں پر سجدہ کروں۔ پیشانی دونوں ہاتھ دونوں زانو اور دونوں پاؤں کے پنجے۔

فتاویٰ رضویہ ۳/ ۷۱

|                             |   |               |   |                                       |
|-----------------------------|---|---------------|---|---------------------------------------|
| ۶۸۵۔ السنن لابی داؤد،       | ☆ | الصلوة ۱/ ۱۱۷ | ☆ | الصحیح لمسلم، الصلوة، ۱/ ۱۹۳          |
| ۶۸۶۔ الجامع للبخاری، الصلوة | ☆ | ۱/ ۱۱۲        | ☆ | المسنن للسنائی، باب الشہود الخ ۱/ ۱۲۳ |
| السنن لابی داؤد،            | ☆ | ۱/ ۱۲۹        | ☆ | المسنن لابی ماجہ، باب الشہود ۱/ ۶۳    |
| المسند لآحمد بن حنبل،       | ☆ | ۱/ ۱۹۲        | ☆ | المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۰/ ۱۱        |
| فتح الباری للعسقلانی،       | ☆ | ۲/ ۲۹۷        | ☆ | المعجم الصغیر لسنن، ۱/ ۳۶             |
| تلخیص الحیبر لابی حجر،      | ☆ | ۱/ ۲۵۱        | ☆ | التصیر للقرطبی، ۱/ ۳۴۶                |
| التصیر لابی کثیر،           | ☆ | ۸/ ۲۷۱        | ☆ | کنز العمال للمفتی، ۱۹۷۷، ۷/ ۴۷۸       |
| اتحاف السادة للریڈی،        | ☆ | ۳/ ۸۹         | ☆ | نصب الرایة للزیلعی، ۱/ ۳۸۳            |
| السنن لاکبری للبیہقی،       | ☆ | ۲/ ۱۰۳        | ☆ | شرح المسئلة للبیہقی، ۲/ ۱۳۶           |
| تاریخ بغداد للخطیب،         | ☆ | ۴/ ۸۰         | ☆ | حلیۃ الاولیاء لابی نعیم، ۶/ ۲۶۴       |
| التفسیر للبیہقی،            | ☆ | ۷/ ۱۶۲        | ☆ | الصحیح لابی عزیمة، ۲۳۲                |
| مشکوۃ المصابیح للتبریزی،    | ☆ | ۱/ ۸۳         | ☆ |                                       |



## (۶) سجدہ کی فضیلت

۶۸۷۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اقرب ما یُکون العبد من ربه وهو ساجدًا فاکثروا الدعاء۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے زیادہ قرب بندے کو اپنے رب سے حالت سجود میں ہوتا ہے تو اس میں دعا کی کثرت کرو۔

فتاویٰ رضویہ ۳/۷۸۱

## (۷) امام کو لقمہ دینا

۶۸۸۔ عن أنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کنا نفتح علی عہد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی الائمة۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک عہد میں اپنے اماموں کو لقمہ دیتے تھے۔

فتاویٰ رضویہ ۳/۴۰۳

۶۸۹۔ عن سهل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: من نأه شئاً فی صلاته فلیس بہ۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسکو نماز میں کوئی چیز پیش آئے تو تسبیح پڑھے۔

فتاویٰ رضویہ ۳/۴۰۳

۶۹۰۔ عن علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الاسنی قال: کان لی ساعة من السحر ادخل فیہا علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فان کان قائماً بصلی

|      |                       |       |   |                           |        |
|------|-----------------------|-------|---|---------------------------|--------|
| ۶۸۷۔ | الصحيح لمسلم، الصلوۃ، | ۱۹۱/۱ | ☆ | المس لابن داود، الصلوۃ،   | ۱۲۷/۱  |
|      | المستد لاحمد بن حبل،  | ۲۴۱/۲ | ☆ | المس للنسائی،             | ۱۲۷/۱  |
|      | المس الکبری للبيهقي،  | ۱۱۰/۲ | ☆ | الترغيب والترهيب للمصنوع، | ۲۴۹/۱۰ |
|      | فتح الباری للعسقلانی، | ۳۰۰/۲ | ☆ | التيسير لابن كثير،        | ۴۶۱/۸  |
| ۶۸۸۔ | المس للدارقطني،       | ۱۵۳/۸ | ☆ | المستدرک للحاکم           | ۴۱۰/۱  |
| ۶۹۰۔ | المستد لاحمد بن حبل،  | ۱۲۴/۱ | ☆ |                           |        |

مسیح لی۔

حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں صبح کے وقت ایک معین ساعت میں حاضری دیتا۔ اگر حضور اس وقت نماز میں مشغول ہوتے تو مجھے آگاہ کرنے کیلئے تسبیح پڑھتے۔

فتاویٰ رضویہ ۳/۴۰۳

## ﴿۱۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اگر کوئی مکان میں آنے کا اذن چاہے اور اس غرض سے کہ اسے نماز میں ہونا معلوم ہو جائے، تسبیح یا تکبیر یا تہلیل کہے نماز فاسد نہ ہوگی کہ اس بارے میں حدیث گزر چکی۔ پس جو بتانا حاجت و نص کے مواضع سے جدا ہو وہ بیشک اصل قیاس پر جارہیگا جبکہ وہاں اس حکم کا کوئی معارض نہیں۔ اس لئے اگر غیر نمازی یا دوسرے نمازی کو جو اسکی نماز میں شریک نہیں یا ایک مقتدی دوسرے مقتدی کو، یا امام کسی مقتدی کو بتائے قطعاً نماز قطع ہو جائے گی کہ اسکی فطلی سے اسکی نماز میں کچھ خلل نہیں آتا تھا جو اسے حاجت اصلاح ہوئی۔ تو بے ضرورت واقع ہوا اور نماز گئی بخلاف امام کہ اسکی نماز کا خلل بحینہ مقتدی نی نماز کا غل ہے، تو اسکا بتانا اپنی نماز کا بچانا ہے۔

فتاویٰ رضویہ ۳/۴۰۳

۲۹۱۔ عن علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الامنی قال: من السنة ان تفتح علی الامام اذا استطعمك قبل لابی عبد الرحمن: ما استطعم الامام، قال: اذا سکت۔

حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الامنی سے روایت ہے کہ سنت یہ ہے کہ جب امام تم سے لقمہ مانگے تو اسے لقمہ دو۔ ابو عبد الرحمن سے کہا گیا: امام کا لقمہ مانگنا کیا ہے۔ فرمایا: جب امام پڑھتے پڑھتے چپ ہو جائے۔

۲۹۲۔ عن علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم اذا استطعمکم الامام فاطعموه۔

حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ امام جب تم سے لقمہ

مانگے تو اسے لقمہ دو۔

فتاویٰ رضویہ ۳/۴۰۲

## (۸) حالت شک میں ایک رکعت زیادہ پڑھے

۶۹۳۔ عن عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ صَلَّى صَلَاةً يَشْكُ فِي الْقُصَانِ فَلْيَصِلْ حَتَّى يَشْكُ فِي الرِّيَادَةِ۔

حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کو نماز میں اسکے کامل و ناقص ہونے کا شک ہو تو وہ اتنی پڑھے کہ کامل و زائد میں شک ہو جائے۔

## (۱۲) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مثلاً تین اور چار میں شبہ تھا تو یہ تمامی اور نقصان میں شک ہے۔ اسکے لئے حکم ہے کہ ایک رکعت اور پڑھے۔ اب چار اور پانچ میں شبہ ہو جائے گا کہ تمامی اور زیادت میں شک ہے یعنی کم پر بنا رکھے جتنی یقیناً ادا کی ہیں کہ اگر واقع میں کامل ہو چکی تھیں اور ایک رکعت بڑھ گئی تو یہ اس سے بہتر ہے کہ ایک رکعت کم رہ جائے۔ کیونکہ طاعت کی افزودنی اسکی کمی سے افضل ہے۔

فتاویٰ رضویہ جدید ۱/۷۲۷

## (۹) نماز میں کھیل نہ کرے

۶۹۴۔ عن یحییٰ بن کثیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسل عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى كَرِهَ لَكُمْ سِتَاءَ الْعَبْتِ فِي الصَّلَاةِ وَالْمَنُ فِي الصَّدَقَةِ وَالرَّفَثُ فِي الصِّيَامِ وَالضُّحُكُ عِنْدَ الْقُبُورِ، وَدُخُولُ الْمَسَاجِدِ وَأَنْتُمْ جُنُبٌ، وَإِذْخَالُ الْعَيُونِ فِي الثِّيَابِ بِغَيْرِ إِذْنٍ۔

حضرت یحییٰ بن کثیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسل روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہارے لئے چھ چیزیں ناپسند فرماتا ہے۔ نماز میں کھیلنا، صدقہ کر کے احسان جتنا، روزہ میں بخش گوئی کرنا، قرستان میں ہنسا، مسجدوں میں حالت

جنابت میں داخل ہونا بغیر اجازت کسی کے گھر میں نظر ڈالنا۔ ۱۲م

حاشیہ: الاتقان فی علوم القرآن ۱۲۱

## (۱۰) نماز میں گفتگو منع ہے

۶۹۵۔ عن معاوية بن الحكم رضى الله تعالى عنه عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم : ان هذه الصلاة لا يصلح فيها شيء من كلام الناس إنما هي التسبيح والتكبير وقراءة القرآن ۔

حضرت معاویہ بن حکم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں کی بات چیت میں سے کوئی چیز بھی نماز کے اندر ہونے کے لائق نہیں۔ نماز تو بس تکبیر، تسبیح اور قرآن کی قرأت ہے۔

فتاویٰ رضویہ ۳/۳۵۵

## (۱۱) تحویل قبلہ

۶۹۶۔ عن نويلة بنت مسلم رضى الله تعالى عنها قالت : صليت الظهر والعصر في مسجد بني حارثة فاستقبلنا مسجداً يلما فصلينا سجدتين ثم جاءنا من يخبرنا انه صلى بهم نبي الله صلى الله تعالى عليه وسلم قد استقبل البيت الحرام فتحول الرجال مكان النساء والنساء مكان الرجال فصلينا السجدتين الباقيتين و نحن مستقبلوا البيت الحرام فبلغ ذلك رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فقال : أولئك قوم آمنون بالغيب۔

حضرت نویلہ بنت مسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے ظہر و عصر کی نماز مسجد بنی حارثہ میں پڑھی تو ہم نے اپنا منہ بیت المقدس کی طرف کیا۔ اور دو رکعت نماز ادا کی تھی کہ ہمارے پاس ایک شخص آیا جس نے یہ خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انگو نماز پڑھا رہے تھے کہ حالت نماز ہی میں بیت اللہ شریف کی طرف متوجہ ہو گئے۔ یعنی قبلہ بدل گیا۔ یہ سنا کہ ہمارے مرد پلٹ کر عورتوں کی جگہ آ گئے اور عورتیں مردوں کی جگہ۔ پھر ہم نے باقی دو رکعتیں

۶۹۵۔ الصحيح لمسلم، الصلوۃ، ۲۰۳/۱ ☆

۶۹۶۔ الدر المنثور للسيوطی، ۲۶/۱ ☆ المعجم الكبير للطبرانی، ۲۵/۲۳

ادا کیں اور ہم بیت اللہ شریف کی طرف متوجہ تھے۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب ہمارے اس حال کی اطلاع ملی تو ارشاد فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو غیب پر ایمان لائے۔ ۱۲ م  
مالی الحیب معلوم الغیب ۶۴

### (۱۲) عورتوں کی نماز کا طریقہ

۶۹۷۔ عن یزید بن حبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مر علی امرأتین تصلیان فقال : إِذَا سَجَدَ تَمَّامًا فَضَمَّ بَعْضُ اللَّحْمِ إِلَى بَعْضِ الْأَرْضِ، فَإِنَّ الْمَرْأَةَ لَيَسَتْ فِي ذَلِكَ كَالرَّجُلِ۔

حضرت یزید بن حبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو نماز پڑھنے والی عورتوں کے پاس سے گزرے۔ فرمایا: جب تم سجدہ کرو تو اپنے جسم کو زمین سے خوب چپا لیا کرو کہ عورت نماز میں مرد کی طرح نہیں۔

۶۹۸۔ عن علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الاسنی قال : اذا صلت المرأة فلتحفر۔

حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ جب عورت نماز پڑھے تو خوب چپٹ جائے۔  
فتاویٰ رضویہ ۳/۴۷

### (۱۳) سجدوں کے نشان قیامت میں چمکتے ہوئے

۶۹۹۔ عن ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی قوله عز وجل : سَيَمَاحُهُمْ فِي وَجُوهِهِمْ مِنْ أَثَرِ السُّجُودِ قَالَ : السُّورُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

حضرت ابی کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ”سَيَمَاحُهُمْ فِي وَجُوهِهِمْ مِنْ أَثَرِ السُّجُودِ“ کا مطلب ہے کہ قیامت کے دن پیشانیوں سے نور ظاہر ہوگا۔  
فتاویٰ افریقہ ۵۳

۶۹۷۔ المراسل لابی دلاؤ، ☆ ۸

۶۹۸۔ المسند للامام الاعظم، ☆ ۷۳

۶۹۹۔ المعجم الکبیر لفتحیرانی، ☆ ۲۲۲/۱

معجم الرواۃ للہیثمی، ☆ ۱۰۷/۷

المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۷۱/۴

المر العنبر للسیوطی، ۸۲/۶

## ۶۔ سنن و آداب نماز

### (۱) نماز کیلئے اطمینان سے جاؤ

۷۰۰۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: إِذَا سَمِعْتُمُ الْإِقَامَةَ فَامْشُوا إِلَى الصَّلَاةِ وَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ وَالْوَقَارُ وَلَا تُسْرِعُوا، فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأْتُوا۔  
فتاویٰ رضویہ ۳/۳۳۶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم اقامت سنو تو نماز کیلئے فوراً روانہ ہو جاؤ لیکن سکون و اطمینان کے ساتھ جاؤ، راستہ اور مسجد میں دوڑ نہ لگاؤ، جو نماز جماعت سے ملے اسکو پڑھ لو اور جو چھوٹ جائے اسکو پورا کر لو۔ ۱۲م

### (۲) نماز میں ہاتھ کہاں باندھیں

۷۰۱۔ عن علقمۃ بن وائل بن حجر عن ابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: رايت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وضع يمينه على شماله في الصلوة تحت السرة۔  
فتاویٰ رضویہ ۳/۳۶

حضرت علقمہ بن وائل بن حجر سے وہ اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں: کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے نماز میں داہنے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھا۔ ۱۲ بحس

۷۰۲۔ عن وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: صليت مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فوضع يده اليمنى على يده اليسرى على صدره۔

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

|  |   |                             |
|--|---|-----------------------------|
| ۷۰۰۔ الجامع الصحيح للبخاري، الصلوة، ۸۸/۱ | ☆ | الصحيح لمسلم، الصلوة، ۲۲۰/۱ |
| المسنَد لآحمد بن حنبل                    | ☆ | ۵۳۲/۲                       |
| المسنَد الكبير للبيهقي،                  | ☆ | ۹۳/۳                        |
| فتح الباري للعسقلاني،                    | ☆ | ۱۱۷/۲                       |
| ۷۰۱۔ المصنف لابن أبي شيبة،               | ☆ | ۳۹۰/۱                       |
| ۷۰۲۔ الصحيح لابن عزيمة،                  | ☆ | ۲۴۳/۱                       |
| المسنَد لآحمد بن حنبل                    | ☆ | ۸۴/۱                        |
| المسنَد الكبير للبيهقي،                  | ☆ | ۵۶/۱                        |
| فتح الباري للعسقلاني،                    | ☆ | ۱۴۶/۸                       |

علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ نے داہنے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر سینے پر رکھا۔ ۱۲م  
**﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں**

پہلی حدیث کی سند جید اور تمام راوی ثقہ ہیں اور دوسری حدیث بھی مقبول ہے۔ چونکہ  
 انکی تاریخ کا علم نہیں کہ کوئی روایت پہلے کی ہے اور کوئی بعد کی۔ تو لا جرم دونوں میں سے ایک کو  
 ترجیح ہوگی۔

جب ہم نماز کے اس فعل بلکہ نماز کے تمام افعال پر نظر ڈالتے ہیں تو وہ تمام کے تمام  
 تعظیم پر مبنی نظر آتے ہیں۔ اور مسلم و معروف تعظیم کا طریقہ ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا ہے۔ لہذا  
 محقق علی الاطلاق نے فتح القدیر میں فرمایا۔

قیام میں بقصد تعظیم ہاتھ باندھنے کا معاملہ معروف طریقے پر چھوڑا جائے۔ لہذا  
 مردوں کے بارے میں ابن ابی شیبہ کی روایت رائج ہے، اور چونکہ عورتوں کے معاملہ میں شرع  
 مطہر کا مطالبہ کمال ستر و حجاب ہے۔ اسی لئے فقہاء نے فرمایا: مردوں کی پہلی صف افضل اور  
 خواتین کی آخری۔ نیز ایک حدیث میں آیا، عورت کی نماز کمرے میں صحن کی نماز سے افضل  
 ہے، اور کوٹھری میں اس سے بھی افضل ہے، نیز بوقت سجدہ زمین کے ساتھ چٹ جانے کا حکم  
 عورتوں کے ساتھ خاص ہوا، اور عورتوں کی امام کو حکم ہے کہ درمیان میں کھڑی ہو۔

چنانچہ اس میں شک نہیں کہ عورتوں کے حق میں سینے پر ہاتھ باندھنا، زیر ناف باندھنے  
 سے زیادہ حجاب اور حیا کے قریب ہے، اور خواتین کا تعظیم کرنا ستر و حجاب کی صورت میں ہے۔  
 کیونکہ تعظیم ادب کے بغیر اور ادب حیا اور حجاب کے بغیر حاصل نہیں۔ لہذا خواتین کے حق میں  
 حدیث ابن خزیمہ رائج ہوئی، اور ثابت ہو گیا کہ دونوں مسائل میں ایسی حدیث موجود جس کی  
 سند جید ہے۔ ماہر علمائے حدیث نے دونوں مقامات پر حدیث و ترجیح پر ہی عمل فرمایا ہے۔ رحمۃ  
 اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

اسکی ایک نظیر مسئلہ قعود ہے کہ اسکے دونوں طریقے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 سے منقول ہیں۔ ہمارے علماء نے مردوں کیلئے دایاں پاؤں کھڑا کرنا اور بائیں پر بیٹھنے کو  
 اختیار کیا، کیونکہ یہ شاق ہے اور بہتر عمل وہی ہے جس میں مشقت ہو، اور عورتوں کیلئے تورک کا  
 قول کیا۔ کیونکہ اس میں زیادہ ستر، اور آسانی ہے، اور خواتین کا معاملہ ستر اور آسانی پر مبنی ہے۔

البتہ شوافع اور ان کے موافقین عورت کو شکم پر ہاتھ باندھنے کا حکم دیتے ہیں نہ کہ سینے پر۔ منہاج و میزان وغیرہ میں ہے کہ اس بارے میں کوئی حدیث نہیں ملی۔ اور اپنے مذہب کی تائید میں حدیث ابن خزیمہ کے علاوہ کوئی حدیث ذکر نہیں کی۔ لیکن مجھ فقیر کو ان کے اس استدلال پر تعجب ہے کہ یہ حدیث ان کے مذہب کی دلیل کیسے بن گئی۔ کہ تحت الصدر، اور ”علی الصدر“ میں نمایاں فرق ہے۔

فتاویٰ رضویہ جدید ۶/۱۳۹

فتاویٰ رضویہ قدیم ۳/۴۷

### (۳) تشہد میں انگشت شہادت سے اشارہ کرنا

۷۰۳۔ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : وضع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کفہ الیمنی علی فخذہ الیمنی و قبض اصابعہ کلہا و اشار باصبعہ الی تلی الایہام۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا داہنا ہاتھ اپنی داہنی ران اقدس پر رکھا اور سب انگلیاں بند کر کے انگوٹھے کے پاس کی انگلی سے اشارہ فرمایا۔

۷۰۴۔ عن وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عقد فی جلوس التشہد المعنصر والنصر ثم حلق الوسطی بالایہام و اشار بالسیاہ۔

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے جلسہ تشہد میں اپنی چھوٹی انگلی اور اس کے برابر والی کو بند کیا پھر بیچ کی انگلی کو انگوٹھے کے ساتھ ملا کر حلقہ بنایا، اور انگشت شہادت سے اشارہ فرمایا۔

۷۰۵۔ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : إلیشارة بالاصبع أشد علی الشیطان من الحدید۔

۷۰۳۔ الصحيح لمسلم، الصلوۃ، ۲۱۶/۱ ☆

۷۰۴۔ السنن لابی داؤد، الصلوۃ، ۱۴۲/۱ ☆ السنن الکبریٰ للبیہقی، ۱۳۲/۲

۷۰۵۔ المستدرک للاحمد بن حنبل، ۱۱۹/۲ ☆



حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انگلی سے اشارہ کرنا شیطان پر دھاردار، تھیار سے زیادہ سخت ہے۔

۷۰۶۔ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال : هی مذلعة للشیطان ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ شیطان کے دل میں خوف ڈالنے والا ہے۔

فتاویٰ رضویہ ۳/۴۸

## (۲) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس باب میں احادیث و آثار بکثرت وارد، ہمارے محققین کا بھی یہی مذہب صحیح و معتدلیہ ہے۔ صغیری میں ملفظ و شرح ہدایہ سے اسکی تصحیح نقل کی۔ اور اسی پر علامہ فہامہ محقق علی الاطلاق مولانا کمال الدین محمد بن الہمام، علامہ ابن امیر الحاج حلبي، فاضل بھنسی، باقانی، ملا خسرو، علامہ شرمکالی، اور فاضل ابراہیم طرابلسی وغیرہم اکابر نے اعتماد فرمایا۔ اور انہیں کا صاحب در مختار فاضل مدقن علاء الدین حسنی، فاضل اجل سید احمد طحطاوی اور فاضل ابن عابد بن شامی وغیرہم اجلہ نے اتباع کیا۔ علامہ بدر الدین عینی نے تحفہ سے اس کا استحباب نقل فرمایا۔ صاحب محیط اور ملا قاسقانی نے ست کہا۔

اس مسئلہ میں ہمارے تینوں ائمہ کرام سے روایتیں وارد، جس نے امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس میں عدم روایت یا روایت عدم کا زعم کیا محض نادانگی یا خطائے بشری پر مبنی۔

امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کتاب المسیحیہ میں دربارہ اشارہ ایک حدیث رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کر کے فرماتے ہیں۔

فنفع ما فعل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و نصنع ما صنعه و هو قول ابی حنیفہ و قولنا، رضی اللہ تعالیٰ عنہم ۔

پس ہم کرتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا اور عمل کرتے ہیں اس پر جو

حضور کا قتل تھا، اور یہ مذہب ہے ہمارا اور امام اعظم ابو حنیفہ کا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

فتاویٰ رضویہ جدید ۶/۱۵۱

فتاویٰ رضویہ قدیم ۳/۳۹

### (۱۴) مسئلہ رفع یدین

۷۰۷۔ عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : الا اخبرکم بصلاة رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال : فقال : فرفع یدیه اول مرة ثم لم يعد۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: کیا میں تمہیں خبر نہ دوں کہ حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز کس طرح پڑھتے تھے، یہ کہہ کر نماز کو کھڑے ہوئے تو صرف بکبیر تحریر کے وقت ہاتھ اٹھائے پھر نہ اٹھائے۔

### (۳) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام ترمذی کا فرمان ہے کہ یہ حدیث حسن ہے، اور یہی مذہب تھا متعدد علماء مجملہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و تابعین کرام و امام سفیان و علماء کوفہ کا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

فتاویٰ رضویہ جدید ۶/۱۵۳

فتاویٰ رضویہ قدیم ۳/۵۰

۷۰۸۔ عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان لا یرفع یدیه الا عند افتتاح الصلوة ثم لا یعود لشیء من ذلك۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صرف نماز کے شروع میں رفع یدین فرماتے پھر کسی جگہ ہاتھ نہ اٹھاتے۔

۷۰۹۔ عن المغيرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قلت لا براهيم: حديث وائل انه رأى النبي صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یرفع یدیه اذا افتتح الصلوة واذا رکع واذا رفع راسه من الركوع فقال : ان وائل رأى مرة يفعل ذلك فقد رآه عبد اللہ خمسین

۷۰۷۔ السنن لابی داؤد الصلوة، ۱۰۹/۱ ☆ الجامع للترمذی، الصلوة، ۳۵/۱

السنن للنسائی، الصلوة، ۱۲۲/۱ ☆

۷۰۸۔ المسند لامام اعظم، ۵۰ ☆ اتحاف السادة للتریدي، ۵۷/۳

۷۰۹۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، الصلوة، ۱۳۲/۱

مرة لا يفعل ذلك۔

حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسبت دریافت کیا کہ انھوں نے حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حضور نے نماز شروع کرتے وقت اور رکوع جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع یدین فرمایا، حضرت ابراہیم نخعی نے فرمایا: وائل بن حجر نے ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو رفع یدین کرتے دیکھا تو عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور کو پچاس بار دیکھا کہ حضور نے رفع یدین نہ کیا۔

۷۱۰۔ عن جابر بن سمرة رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: مَالِي أَرَاكُمْ رَافِعِي أَيْدِيَكُمْ كَأَنَّهُمْ أُذُنَابُ خَيْلٍ شَمْسٍ، أُسْكِنُوا فِي الصَّلَاةِ۔

حضرت جابر بن سمرة سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا ہوا تمہیں کہ میں تمہیں رفع یدین کرتے دیکھ رہا ہوں۔ گویا تمہارے ہاتھ چنچل گھوڑوں کی دُمیں ہیں، قرار سے رہو نماز میں۔

### (۴) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اصول کا قاعدہ متفق علیہا ہے کہ اعتبار عموم لفظ کا ہے نہ خصوص سبب کا۔ اور حاضر مسح پر مقدم۔ ہمارے ائمہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے احادیث ترک پر عمل فرمایا، حنفیہ کو انکی تقلید چاہئے۔ شافعیہ وغیرہم اپنے ائمہ رحمہم اللہ تعالیٰ کی پیروی کریں کوئی محل نزاع نہیں۔ ہاں وہ حضرات جو تقلید ائمہ دین کو شرک و حرام جانتے ہیں اور ہآنکہ علمائے مقلدین کا کلام سمجھنے کی لیاقت نصیب اعداء، اپنے لئے منصب اجتہاد مانتے اور خواہی نخواہی تفریق کلمہ مسلمین و ائمارت فتنہ بین المؤمنین کرنا چاہتے بلکہ اسی کو اپنا ذریعہ شہرت و ناموری سمجھتے ہیں انکے راستہ سے مسلمانوں کو بہت دور رہنا چاہئے۔

|       |   |                                 |                         |
|-------|---|---------------------------------|-------------------------|
| ۱۸۱/۱ | ☆ | المس لابی حازد، الصلوٰۃ، ۱۲۳/۱  | ۷۱۰۔                    |
| ۱۰۱/۵ | ☆ | المس الکیری للیہقی، ۲۸۰/۲       | الصحيح لمسلم الصلوٰۃ،   |
| ۲۲۳/۲ | ☆ | کثر العمال للمصنف، ۱۹۸۸۳، ۴۸۲/۷ | المسند لاحمد بن حنبل،   |
|       |   |                                 | المعجم الکبیر لتطيرانی، |

مانا کہ احادیث رفع یدین مرتج ہوں تاہم آخر رفع یدین کسی کے نزدیک واجب نہیں۔  
غایت درجہ اگر ٹھہرے گا تو ایک امر مستحب ٹھہرے گا کہ کیا تو اچھا، نہ کیا تو کچھ برائی نہیں، مگر  
مسلمانوں میں فتنہ اٹھانا، دو گروہ کر دینا، نماز کے مقدمے انگریزی گورنمنٹ تک پہنچانا، شاید  
اہم واجبات سے ہوگا؟ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

وَالْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ۔  
فتنہ قتل سے بھی سخت تر ہے۔

خود ان صاحبوں میں بہت لوگ صد ہا گناہ کبیرہ کرتے ہوں گے، انہیں نہ چھوڑنا، اور  
رفع یدین نہ کرنے پر ایسی شورشیں کرنا کچھ بھلا معلوم ہوتا ہوگا؟ اللہ سبحانہ تعالیٰ ہدایت فرمائے۔  
آمین۔

فتاویٰ رضویہ جدیدہ ۶/۱۵۵

فتاویٰ رضویہ قدیم ۳/۵۰

## (۵) ایک کپڑے میں نماز

۷۱۱۔ عن سلمة بن الأكوع رضي الله تعالى عنه قال : قلت يا رسول الله ! انى  
رجل اصيد ، افاصلى فى القميص الواحد؟ قال : نَعَمْ وَازُرُّهُ وَلَوْ بِشَوْكَةٍ۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول  
اللہ! میں ایسا آدمی ہوں کہ شکار کرتا ہوں، تو کیا میں ایک قمیص ہی میں نماز پڑھ سکتا ہوں؟ فرمایا:  
ہاں اسکو سامنے سے ٹانگ لینا خواہ کانٹے کے ہی ذریعہ ہو۔

۷۱۲۔ عن عمر بن أبی سلمة رضي الله تعالى عنه قال : رایت رسول الله صلى  
الله تعالى عليه وسلم يصلى فى ثوب واحد مشتملا به فى بيت ام سلمة واضعا  
طرفيه على عاتقيه۔

حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم کو ایک کپڑا اوڑھے نماز پڑھتے دیکھا جسکے دونوں کنارے دونوں کاندھوں پر پڑے تھے

۷۱۱۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۱/۲۲۲ ☆ السنن لابی داؤد، الصلوٰۃ، ۱/۹۲

الصحيح لابن عزيمة، ۱/۳۸۱ ☆ السنن للسنائي، الصلوٰۃ فی قميص ۱/۸۸

المستدرک للحاکم صلوٰۃ، ۱/۲۵۰ ☆

۷۱۲۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب الصلوٰۃ فی الثوب الواحد ملتصقا به ۱/۵۱

## (۶) نماز کے وقت جوتے کہاں رکھے

۷۱۳۔ عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلَا يَضَعُ نَعْلَيْهِ عَنْ يَمِينِهِ وَلَا عَنْ يَسَارِهِ فَتَكُونُ عَنْ يَمِينٍ غَيْرِهِ إِلَّا أَنْ لَا يَكُونُ أَحَدٌ، وَلَيَضَعُهُمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کوئی نماز پڑھے تو جوتی داہنی طرف نہ رکھے اور نہ بائیں طرف رکھے، کہ دوسرا جو اسکی بائیں طرف ہے اسکے داہنی طرف ہوگی۔ ہاں اگر بائیں طرف کو کوئی نہ ہو تو بائیں طرف رکھے ورنہ اپنے پاؤں کے بیچ میں رکھے۔

۷۱۴۔ عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه عن رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم قال : إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَخَلَعَ نَعْلَيْهِ فَلَا يُؤْذِي بِهِمَا أَحَدًا ، يَجْعَلُهُمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ أَوْ لِيَصِلَ فِيهِمَا ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کوئی نماز پڑھے تو جوتے اتارے اور انکے سبب کسی کو ایذا نہ دے، انکو یا تو دونوں پاؤں کے درمیان رکھے یا پہن کر ہی نماز پڑھے۔

۷۱۵۔ عن عبد الله بن عباس رضي الله تعالى عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : لَا تَضَعُهُمَا عَنْ يَمِينِكَ وَلَا عَنْ يَسَارِكَ فَتُؤْذِي الْمَلَائِكَةَ وَالنَّاسَ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوتے نہ دائیں طرف نہ بائیں طرف نہ رکھو کہ ملائکہ اور لوگوں کو ایذا نہ دے۔

|      |                          |       |   |                          |       |
|------|--------------------------|-------|---|--------------------------|-------|
| ۷۱۳۔ | المستدرک للحاکم الصلوٰۃ  | ۲۵۹/۱ | ☆ | المس الکبریٰ للبیہقی،    | ۴۳۲/۲ |
|      | الصحيح لابن عزيمة،       | ۱۰/۶  | ☆ | شرح المس للبحوی،         | ۹۵/۲  |
| ۷۱۴۔ | المس لابی داؤد، الصلوٰۃ، | ۹۶/۱  | ☆ | المس الکبریٰ للبیہقی،    | ۴۳۲/۲ |
|      | المعجم الکبیر لنظیرانی،  | ۸/۲   | ☆ | شرح المس للبحوی،         | ۹۵/۲  |
|      | الدرا المنثور للسيوطی،   | ۷۸/۳  | ☆ | کنز العمال للمفتی، ۲۰۱۱۸ | ۵۳۲/۷ |
|      | المسند للعقبلی،          | ۲۵۷/۲ | ☆ | معجم الزوائد للہیثمی،    | ۵۵۲   |
| ۷۱۵۔ | کنز العمال للمفتی، ۲۰۱۱۹ | ۵۳۲/۷ | ☆ |                          |       |

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوتے داہنے اور بائیں نہ رکھو کہ اس کے ذریعہ فرشتوں اور لوگوں کو ایذا ہوتی ہے۔

### (۵) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علماء نے اس ایذا کی وجہ بیان فرمائی کہ جس کی طرف جوتا رکھا جائے اسکی ایک طرح کی اہانت ہوتی ہے۔  
فتاویٰ رضویہ ۳/۳۲۵

### (۷) جوتے پہن کر نماز پڑھنا

۷۱۶۔ عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واصحابہ یصلون فی النعال التي کانوا یمشون بہا فی الطرقات ۔

حضرت ابی سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین جوتوں سمیت نماز پڑھتے جن کو پہن کر راستہ میں چلتے تھے ۱۲م

۷۱۷۔ عن سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : سألت انساً رضی اللہ تعالیٰ عنہ ، اکان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یصلی فی نعلیہ ؟ قال : نعم ۔

حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ کیا حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی نعلین مبارک میں نماز پڑھتے تھے؟  
فرمایا: ہاں۔ ۱۲م  
فتاویٰ رضویہ ۳/۳۲۵

۷۱۸۔ عن شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : سَخِافُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى فَإِنَّهُمْ لَا يُصَلُّونَ فِي نَعَالِهِمْ وَلَا

|      |                            |       |   |                             |       |
|------|----------------------------|-------|---|-----------------------------|-------|
| ۷۱۶۔ | المسند للاحمد بن حنبل ،    | ۹۲/۳  | ☆ | السنن لابی داؤد ، الصلوۃ ،  | ۹۵/۱  |
| ۷۱۷۔ | الصحيح للبخاری ، الصلوۃ ،  | ۵۶/۱  | ☆ | الصحيح لمسلم ، المساجد ،    | ۲۰۸/۱ |
|      | المسند للاحمد بن حنبل ،    | ۱۰۰/۳ | ☆ | الحامع للترمذی ، المواقیت ، | ۵۳/۱  |
|      | السنن للنسائی ،            |       |   | الصلوۃ فی العلیین ،         | ۸۹/۱  |
| ۷۱۸۔ | السنن لابی داؤد ، الصلوۃ ، | ۹۵/۱  | ☆ | المستدرک للحاکم ،           | ۲۶۰/۱ |
|      | الحامع الصغير للسيوطی ،    | ۲۳۶/۲ | ☆ | السنن الکبری للبيهقي ،      | ۴۳۲/۲ |
|      | الدر المنثور للسيوطی ،     | ۷۸/۳  | ☆ | شرح المسألة لبغوی ،         | ۴۴۳/۲ |

يَحْفَاقِهِمْ -

حضرت شہاد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہود اور نصاریٰ کی مخالفت کرو کہ جو توں اور موزوں میں عبادت نہیں کرتے۔ ۱۲م

فتاویٰ رضویہ ۱۰۳/۲

(۶) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس مفہوم کی قولی اور فعلی احادیث بکثرت ہیں۔ میں نے اس مسئلہ کی تحقیق میں ایک عمدہ رسالہ لکھا جس کا نام ”جمال الاحمال لتوقيف حكم الصلوة في النعال“ رکھا میں نے اس میں جو تحقیق کی اس کا خلاصہ یہ ہے کہ نئے اور پاک جوتے میں جو نجاست کی جگہوں اور شک و شبہ کے مقامات سے محفوظ ہو، بلا کراہت نماز پڑھنا جائز ہے۔

ہندوستانی جوتے کا بھی یہی حکم ہے جبکہ وہ ایسا سخت اور تنگ نہ ہو جو انگلیاں بچھانے اور ان پر ٹپک لگانے میں رکاوٹ ہو، بلکہ اسکے مستحب ہونے کا قول بھی۔ لیکن اسکے علاوہ جوتے میں نماز پڑھنے اور اسکو پہن کر مساجد میں چلنے سے بھی منع کیا جائے گا اگرچہ پہلے دور میں اسکی اجازت تھی، کچھ احکام اختلاف زمانہ سے بدل جاتے ہیں۔

فتاویٰ رضویہ جدید ۳۸۶/۳ ☆ فتاویٰ رضویہ قدیم ۱۰۳/۲

(۸) نماز میں چادر وغیرہ کس طرح اوڑھے

۷۱۹۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول : مَنْ صَلَّى فِي ثَوْبٍ وَاجِدٍ فَلْيُحَافِلْ بَيْنَ طَرَفَيْهِ -

فتاویٰ رضویہ ۳۳۷/۳

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جو ایک کپڑے میں نماز پڑھے تو دونوں سروں کو ایک دوسرے شانے پر ڈال لے۔ ۱۲م

۷۱۹۔ الجامع الصحیح لنبیخاری، الصلوٰۃ، ۵۲/۱ ☆ المسند للاحمد بن حیل، ۳۲۴/۳

السند الکبریٰ للبیہقی، ۲۳۸/۲ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۴۷۱/۱

کثر العمال للمصنف، ۱۹۱۲۴، ۲۳۲/۷ ☆ مشکوٰۃ المصابیح للتبریزی، ۷۲/۱

## (۹) نماز میں بسم اللہ جہر سے نہیں پڑھی جائے گی

۷۲۰۔ عن أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال : صليت خلف رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم وخلف أبي بكر وعمر وعثمان رضي الله تعالى عنهم فلم اسمع احدا منهم يقرأ بسم الله الرحمن الرحيم -

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے اور امیر المومنین سیدنا صدیق اکبر، امیر المومنین عمر فاروق اعظم، اور امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی۔ ان میں کسی کو بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھتے نہ سنا۔

۷۲۱۔ عن أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال : صليت خلف رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم وخلف أبي بكر وعمر وعثمان رضي الله تعالى عنهم ، كانوا لا يجهرون بيسم الله الرحمن الرحيم

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے اور سیدنا حضرت ابو بکر صدیق نیز سیدنا عمر فاروق اعظم و سیدنا عثمان غنی رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے پیچھے نماز پڑھی، یہ حضرات بسم اللہ شریف کا جہر نہ فرماتے تھے

۷۲۲۔ عن أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال : صليت خلف رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم وخلف أبي بكر وعمر وعثمان رضي الله تعالى عنهم ، كانوا يسمون بيسم الله الرحمن الرحيم -

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر فاروق، اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی۔ یہ تمام حضرات بسم اللہ شریف آہستہ پڑھتے۔

۷۲۰۔ الصحيح لمسلم، الصلوٰۃ، ۱/۱۷۲ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۱/۱۱۹

۷۲۱۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۵۷ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۱/۱۱۹

السنن للنسائی، الاتحاح بترك الجهر بيسم الله الخ، ۱/۱۰۵

۷۲۲۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۱/۱۱۹ ☆ الصحيح لابن عزيمة، ۱/۲۴۹



۷۲۳۔ عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : صلیت خلف رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و خلف ابی بکر و عمرو و عثمان فکلہم یخفون بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور امیر المومنین سیدنا صدیق اکبر، امیر المومنین سیدنا عمر فاروق اعظم، اور امیر المومنین سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی۔ یہ بھی حضرات بسم اللہ شریف آہستہ پڑھتے۔

۷۲۴۔ عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یسر بسم اللہ الرحمن الرحیم و ابا بکر و عمرو و عثمان و علیا ، رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بسم اللہ شریف آہستہ پڑھتے اور سیدنا صدیق اکبر، سیدنا فاروق اعظم، سیدنا عثمان غنی اور سیدنا مولیٰ علی رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین بھی۔

۷۲۵۔ عن یزید بن عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : سمعنی ابی وانا اقول بسم اللہ الرحمن الرحیم فقال: ای بنی ! ایاک والحدث ، قال : ولم ارا احدا من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان ینفض الیہ الحدث فی الاسلام ، یعنی منہ ، قال : و صلیت مع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و مع ابی بکر و عمرو و مع عثمان ، فلم اسمع احدا منهم یقولہا ، فلا تقلہا انت اذا صلیت فقل : الحمد لله رب العالمین ۔

حضرت یزید بن عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مجھے میرے باپ نے نماز میں بسم اللہ شریف پڑھتے سنا، فرمایا: اے میرے بیٹے! بدعت سے بچ، پھر فرمایا:

|      |                           |                       |   |                            |       |
|------|---------------------------|-----------------------|---|----------------------------|-------|
| ۷۲۳۔ | شرح معانی الآثار للطحاوی  | ۱۱۹/۱                 | ☆ | المسنن لابن ماجہ،          | ۵۹/۱  |
| ۷۲۴۔ | المعجم الکبیر للطبرانی،   | یہ حدیث مجھے نہیں ملی |   |                            |       |
| ۷۲۵۔ | شرح معانی الآثار للطحاوی، | ۱۱۹/۱                 | ☆ | المسند لامام اعظم،         | ۵۸    |
|      | الجامع للترمذی، الصلوٰۃ،  | ۳۳/۱                  | ☆ | المسنن للنسائی، الافتتاح،  | ۱۰۵/۱ |
|      | کتاب الآثار لمحمد،        | ۱۶/۱                  | ☆ | المسنن لابن ماجہ، الاقامۃ، | ۵۹/۱  |

میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے زیادہ کسی کو اسلام میں نئی بات نکالنے کا دشمن نہ دیکھا۔ پھر فرمایا: میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، سیدنا صدیق اکبر، سیدنا فاروق اعظم، سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ نماز پڑھی، کسی کو بسم اللہ شریف پڑھتے نہیں سنا، لہذا تم بھی نہ کہو، جب نماز پڑھو تو الحمد للہ رب العلمین سے شروع کرو۔

۷۲۶۔ عن عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ صلی خلف امام فجعہر بسم اللہ الرحمن الرحیم فلما انصرف قال : یا عبد اللہ ! احبس عنا نعمتک هذه ، فانی صلیت خلف رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وخلف ابی بکر وعمر وعثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین ، فلم اسمعہم یجہرون بها ۔

حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے امام کے پیچھے نماز پڑھی تو امام نے بسم اللہ شریف بلند آواز سے پڑھی، جب فارغ ہوئے تو میں نے کہا: اے اللہ کے بندے! اپنا یہ نعمہ ہم سے روکے رکھو، کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی، اور سیدنا صدیق اکبر، فاروق اعظم، اور عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی میں نے انکو بسم اللہ شریف جہر سے پڑھتے نہ سنا۔ ۱۲م

۷۲۷۔ عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : الجہر بسم اللہ الرحمن الرحیم قرأه الاہراب ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے تھے کہ بسم اللہ شریف آواز سے پڑھنا گنواروں کی قرأت ہے۔

۷۲۸۔ عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : لم یجہر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بالبسملة حتی مات ۔

|      |                           |       |
|------|---------------------------|-------|
| ۷۲۶۔ | السنن لابی حنیفہ،         | ۵۸    |
| ۷۲۷۔ | شرح معانی الآثار للطحاوی، | ۱۲۰/۱ |
|      | کتاب الآثار لمحمد،        | ۱۶/۱  |
| ۷۲۸۔ | فتح القدیر لابن الہمام،   | ۲۵۴/۱ |

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بسم اللہ شریف جہر سے نہیں پڑھی یہاں تک کہ دنیا سے تشریف لے گئے۔

۷۲۹۔ عن عکرمۃ مولیٰ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم قال : انا اعرابی ان جہرت بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے شاگرد خاص اور آزاد کردہ حضرت عکرمہ تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: میں گنوار ہوں اگر بسم اللہ شریف جہر سے پڑھوں۔

۷۳۰۔ عن کثیر بن شظیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان الحسن البصری سئل عن الجہر بالبسملة فقال : انما بفعل ذلك الاعراب۔

حضرت کثیر بن شظیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے جہر بسم اللہ شریف کا حکم پوچھا گیا، فرمایا: یہ گنواروں کا کام ہے۔

۷۳۱۔ عن ابراہیم النعمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : الجہر بسم اللہ الرحمن الرحیم بدعة۔

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بسم اللہ شریف جہر سے کہنا بدعت ہے۔

۷۳۲۔ عن ابراہیم النعمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ما درکت احدا یجہر بسم اللہ الرحمن الرحیم ، والجہر بها بدعة۔

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے صحابہ و تابعین میں سے کسی کو بسم اللہ شریف کا جہر کرتے نہ پایا۔ اسکا جہر بدعت ہے۔

۷۳۳۔ عن شعب بن جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول : قلت لسفيان الثوري

رضی اللہ تعالیٰ عنہ : حدث بحديث السنة ينفعني الله به ، فادأوقت بين يديه قلت : يا رب ! حدثني بهذا سفیان فأنعوا أنا وتوخذ ، قال : أكتب ، بسم الله الرحمن الرحيم ، القرآن كلام الله تعالى غير مخلوق ، وقال : يا شعيب ! لا ينفعك ما كتبت حتى ترى المصحح على الخفين وحتى ترى أن إخفاء بسم الله الرحمن الرحيم أفضل من الجهر به وحتى تؤمن بالقدر (الى ان قال ) اذاوقفت بين يدي الله فسئلت عن هذا فقل : يا رب ! حدثني بهذا سفیان الثوري ثم خل بيني وبين الله عزوجل -

حضرت شعيب بن جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سفیان ثوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا : مجھے عقائد اہل سنت بتادیجئے کہ اللہ عزوجل مجھے نفع بخشے اور جب میں اس کے حضور کھڑا ہوں تو عرض کروں کہ الہی ! مجھے یہ سفیان ثوری نے بتائے تھے ، تو میں نجات پاؤں اور جو پوچھ گچھ ہو آپ سے ہو۔ فرمایا : لکھو ، بسم اللہ الرحمن الرحیم ، قرآن اللہ کا کلام ہے مخلوق نہیں ، اور اسی طرح اور عقائد و مسائل لکھ کر فرمایا : اے شعیب ! یہ جو تم نے لکھا تمہیں کام نہ دیگا جب تک مسح موزہ کا جواز نہ مانو ، اور جب تک یہ اعتقاد نہ رکھو کہ بسم اللہ شریف کا آہستہ پڑھنا باواز پڑھنے سے افضل ہے ، اور جب تک تقدیر الہی پر ایمان نہ لاؤ۔ جب تم اللہ عزوجل کے حضور کھڑے ہو اور تم سے سوال ہو تو میرا نام لے دینا کہ عقائد و مسائل مجھے سفیان ثوری نے بتائے۔ پھر مجھے اللہ تعالیٰ کے حضور چھوڑ کر الگ ہو جانا۔

فتاویٰ رضویہ قدیم ۳/۵۶۶

فتاویٰ رضویہ جدید ۷/۶۸۳-۶۸۷

(۷) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تراویح میں جہر بسملہ کا حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے متواتر کہنا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر صریح افتراء ہے ، تو اتر در کنار ، ز نہار کسی احاد سے بھی اس کا ثبوت نہیں۔ جہر فی التراویح تو جدا ، مطلقاً کسی نماز میں حضور والا صلوات اللہ وسلامہ علیہ کا بسم اللہ شریف جہر سے پڑھنا ہرگز ہرگز متواتر نہیں۔ تو اتر کیسا نفس ثبوت میں سخت کلام و نزاع ہے۔

امام حافظ عقیلی کتاب الضعفاء میں لکھتے ہیں۔

عمدة القاری ۵/۲۸۸

بسم اللہ میں کوئی حدیث مسند صحیح نہیں۔

امام دارقطنی فرماتے ہیں۔

جہر تسمیہ میں کوئی حدیث صحیح نہیں ہوئی۔ عتایہ القاضی ۳۱/۱

یہ ہی امام دارقطنی جب معمر تشریف لے گئے۔ کسی معمری کی درخواست سے دربارہ جہر ایک جز تصنیف فرمایا۔ بعض مالکیہ نے قسم دے کر کہہ پوچھا کہ اس میں کوئی حدیث صحیح ہے۔ آخر براہ انصاف اعتراف فرمایا۔

کل ماروی عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی الجہر فلیس بصحیح ذکرہ الامام الزہلبی عن التنقیح عن مشائخہ عن الدار قطنی والمحقق فی الفتح۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جہر میں جو کچھ روایت کیا گیا اس میں کچھ صحیح نہیں۔ فتح القدر ونصب الراية ۳۵۹/۱

امام بن الجوزی نے کہا:

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جہر بسم اللہ میں کوئی روایت صحیح نہیں۔

مرقاۃ المفاتیح ۲/۲۸۶

خلاصہ یہ کہ وہ احادیث نہ احادیث صحیحہ کے مقابل، نہ ذکر کے قابل۔ ولہذا معصفان مسانید و سنن نے انکے ذکر سے اعراض کیا۔ نصب الراية ۱/۳۵۸ خود پیشوائے وہابیہ ابن القیم نے اپنی کتاب مسکى بالہدی میں لکھا۔ ان حدیثوں میں جو صحیح ہے وہ جہر میں صریح نہیں اور جو جہر میں صریح ہے وہ صحیح نہیں۔

نیل الاوطار ۲/۲۲۸

امام زیلعی فرماتے ہیں:

خلاصہ یہ کہ جہر کی حدیثیں ثابت نہ ہوئیں۔

تبيين الحقائق ۱/۱۱۲

نیز فرماتے ہیں:

ان حدیثوں میں کوئی حدیث صریح و صحیح نہیں۔ نہ یہ صحاح و مسانید و سنن مشہورہ میں مروی ہوئیں۔ انکی روایتوں میں کذاب، ضعیف، مجہول لوگ ہیں۔

نصب الراية ۱/۲۵۵

امام یحییٰ فرماتے ہیں:

جہر کی حدیثوں میں کوئی حدیث صحیح و صریح نہیں بخلاف حدیث اخفا کہ وہ صحیح و صریح

اور صحاح و مسانید و سنن مشہورہ میں ثابت ہے۔ عمدۃ القاری ۵/۲۹۱

ہماری ذکر کردہ احادیث میں ابتدائی چار احادیث وہ احادیث جلیلہ ہیں جنکی تخریج

میں، ہر چاروں ائمہ مذہب اور جمیعوں اصحاب صحاح و متفق ہیں۔

فتاویٰ رضویہ جدید ۷/۶۸۳ ☆ فتاویٰ رضویہ قدیم ۳/۵۶۵

### (۱۰) حتی الوسع اچھے کپڑوں میں نماز پڑھو

۷۳۴۔ عن نافع رضي الله تعالى عنه قال : إن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما كسائي ثوبين وأنا علام فدخل المسجد فوجدني أصلي متوشحاً بثوب واحد فقال : أليس لك ثوبان فلبسهما ، أرأيت ، لو أني أرسلتك الي وراء الدار لكنت لابسهما ؟ قال : نعم ، قال : فإله أحق أن تترين له أم الناس ؟ قال : نافع : فقلت : بل الله ،

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے مجھے دو کپڑے پہننے کیلئے عطا فرمائے اور میں اس وقت الکاغلام تھا۔ پھر مسجد میں آئے تو مجھے ایک کپڑے میں لپٹے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا، ارشاد فرمایا: کیا تمہارے پاس دو کپڑے نہیں ہیں کہ انکو پہنو؟ بھلا بتاؤ کہ اگر میں تم کو گھر سے باہر بھیجتا تو تم دونوں کپڑے پہنتے؟ بولے: ہاں! فرمایا: تو اللہ تعالیٰ اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ تم اسکی بارگاہ میں بن سنور کر آؤ یا لوگ؟ حضرت نافع کہتے ہیں اس پر میں نے کہا: اللہ تعالیٰ۔

### (۱۱) رکوع میں تطبیق

۷۳۵۔ عن علقمة والأسود أنهما دخلا على عبد الله بن مسعود رضي الله تعالى عنه فقال : أصلي من خلفكما قال : نعم ، فقام بينهما فجعل أحدهما عن يمينه والاخر عن شماله ثم ركعنا فوضعا أيدينا على ركبتنا فضرب أيدينا ثم طبق بين

۷۳۴۔ المصنف لعبد الرزاق ، باب ما يكتفى الرجل من الثياب ، ۳۵۸/۱

۷۳۵۔ الصحيح لمسلم ، باب وضع الأيدي على الركبتين ونسخ التطبيق ، ۲۰۲/۱

یدیہ ثم جعلہما بین فخذیہ فلما صلی قال : ہکذا فعلی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ وسلم ۔  
صغیر الحجین ۴۰

حضرت علقمہ اور حضرت اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ یہ دونوں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انھوں نے فرمایا: کیا تمہارے علاوہ لوگ نماز پڑھ چکے۔ انھوں نے عرض کیا: ہاں، پھر حضرت عبد اللہ ان دونوں کے درمیان کھڑے ہوئے۔ ایک کو داہنی طرف کیا اور دوسرے کو بائیں طرف، پھر جب ہم نے رکوع کیا تو اپنے ہاتھ گھٹنوں پر رکھے۔ حضرت عبد اللہ نے ہمارے ہاتھ پر مارا اور تطبیق کی (یعنی دونوں ہتھیلیوں کو ملایا) اور رانوں کے بیچ میں رکھا۔ جب نماز پڑھ چکے تو کہا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا۔ ۱۲م

### (۸) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث کی نسبت امام ابو عمر بن عبد البر نے فرمایا: حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف اسکی نسبت صحیح نہیں۔ محدثین کے نزدیک صرف اسی قدر صحیح ہے کہ عبد اللہ بن مسعود نے ایسا کیا۔ اور امام ابن ابی شیبہ شارح صحیح مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے تو کتاب الخلاصہ میں سخت ہی تعجب خیز بات واقع ہوئی کہ فرمایا: صحیح مسلم شریف میں بھی صرف اسی قدر ہے کہ ابن مسعود نے ایسا کیا، اور یہ نہیں کہ ہکذا فعل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ، حالانکہ بعینہ یہی الفاظ صحیح مسلم میں موجود۔ کما مر۔

یہ حدیث منسوخ ہے جیسا کہ مسلم شریف کی دیگر احادیث سے اسکا واضح اور صریح ثبوت موجود ہے۔

### (۱۲) نماز سے فارغ ہو کر سیدھی جانب پلٹنا

۷۳۶۔ عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : اکثر ما رايت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ینصرف عن یمنہ ۔  
الاسد الصول ص ۹

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اکثر دیکھا کہ نماز سے فارغ ہو کر سیدھی جانب متوجہ ہو کر تشریف

فرما ہوئے۔ ۱۲م

## (۱۳) نماز فجر کے بعد طلوع آفتاب تک مصلے پر بیٹھنا سنت ہے

۷۳۷۔ عن جابر بن سمرة رضى الله تعالى عنه قال : ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم كان اذا صلى الفجر جلس فى مصلاة حتى تطلع الشمس حمنا ۔

الاسد الصول ص ۹

حضرت جابر بن سمرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز فجر سے فارغ ہوتے تو سورج کے خوب اچھی طرح طلوع ہونے تک اسی مقام پر تشریف فرما رہتے۔

۷۳۸۔ عن جابر بن سمرة رضى الله تعالى عنه قال : كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اذا صلى صلوٰۃ الصبح لم يرح فى موضعه حتى تطلع الشمس و تبيض ۔

الاسد الصول ص ۹

حضرت جابر بن سمرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز فجر پڑھ چکے تو اپنی جگہ تشریف فرما رہتے یہاں تک کہ سورج طلوع ہوتا اور خوب روشن ہو جاتا۔

۷۳۹۔ عن عبد الله بن عمر رضى الله تعالى عنهما قال : كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اذا صلى الفجر لم يقم من مجلسه حتى يمكنه الصلوٰۃ وقال : من صلى الصبح ثم جلس فى مجلسه حتى يمكنه الصلوٰۃ كان بمنزلة حبة وعمره متقبلتين

الاسد الصول ص ۱۰

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

|        |  |                          |         |
|--------|--|--------------------------|---------|
| ۲۳۵/۱  | باب فصل الجلوس فى مصلاة بعد انصباح       | الصحيح لمسلم             | ۷۳۷۔    |
| ۲۶۶/۲  | باب فى الرجل يجلس متولعا                 | السنن لابی داؤد          |         |
| ۳۲۴/۱۲ | شرح السنة للبعوى                         | فتح الباری للسفلاتی      | ۷۹/۱۱ ☆ |
| ۲۹۸/۱  | الترغيب والترهيب للعلوى                  | مشکوٰۃ المصابيح للترہیری | ۴۷۱۵ ☆  |
| ۲۲۱/۳  | شرح السنة للبعوى                         | المسند للامام ابی حنيفة  | ۴۳۷/۱ ☆ |
| ۷۶/۱   | باب ما ذکر مما يستحب من الجلوس فى المسجد | الجامع للترمذی           | ۷۳۹۔    |



اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز فجر سے فارغ ہوتے تو اپنی جگہ سے اس وقت تک نہیں اٹھتے جب تک نماز پڑھنا ممکن (جائز) نہ ہو جائے۔ پھر ارشاد فرمایا: جس نے صبح کی نماز پڑھی اور اسی جگہ بیٹھا رہا یہاں تک کہ کوئی دوسری نفل نماز پڑھنا جائز ہو گئی تو اسکو ایک حج و عمرہ مقبول کا ثواب ملیگا۔ ۱۲م

## ۷ مساجد

### (۱) گھر میں مسجد کا بیان

۷۴۰۔ عن أم المؤمنين عائشة الصديقة رضي الله تعالى عنها قالت : امر النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ببناء المساجد في الدور وان تنظف وتطيب ۔

فتاویٰ رضویہ ۸۱۱/۳

ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گھروں میں نماز کی مخصوص جگہ بنانے کا حکم فرمایا اور اس جگہ کو پاک صاف رکھنے کا بھی حکم دیا۔ ۱۲م

### (۲) مسجد بہتر اور بازار بدتر جگہ ہے

۷۴۱۔ عن عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : خَيْرُ الْمَسَاجِدِ الْبَيْتُ الَّذِي فِيهِ الْإِسْلَامُ وَالْأَسْوَأُ ۔

فتاویٰ رضویہ ۴۳۲/۳

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے بہتر جگہ مسجدیں ہیں اور سب سے بدتر جگہ بازار۔ ۱۲م  
وفی الباب عن ابی ہریرۃ وعن جبیر بن مطعم رضي الله تعالى عنهما ۔

### (۳) مسجد بنانے پر اجر

۷۴۲۔ عن أمير المؤمنين علي المرتضى كرم الله تعالى وجهه الاسنى قال : قال

|             |                                 |                             |
|-------------|---------------------------------|-----------------------------|
| ۶۶/۱        | باب اتعاظ المساجد في النور      | ۷۴۰۔ السنن لابی داؤد        |
| ۷۶/۱        | باب ما ذكر في تطيب المساجد      | الجامع للترمذی              |
| ۵۵/۱        | باب تطهير المساجد و تطييبها     | السنن لابن ماجه             |
| ۶/۲         | ☆ مجمع الروايد للهشبي           | ۷۴۱۔ المستدرک للحاکم، العلم |
| ۶۵۸/۷۰۲۰۷۲۰ | ☆ کنز العمال للمتقی             | کشف الخفاء للعجلونی         |
| ۵۰/۲        | ☆ جامع بیان العلم لابن عبد البر | المعنی لعراقی               |
| ۵۴/۱        | باب من بنی لله مسجداً           | ۷۴۲۔ السنن لابن ماجه        |

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ بَنَى لِلَّهِ مَسْجِدًا بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْحَنَّةِ  
وفی رواية من درو یاقوت ۔  
فتاویٰ رضویہ ۵۹۱/۳

امیر المومنین حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الاسنی سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اللہ کیلئے مسجد بنائی اللہ عزوجل اس کے لئے  
جنت میں موتی اور یاقوت کا گھر بناتا ہے۔

۷۴۳۔ عن ابی قرصافة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم : اَبُو الْمَسَاجِدَ وَآخِرُ حُجَّوِ الْقِمَامَةِ مِنْهَا، فَمَنْ بَنَى لِلَّهِ بَيْتًا بَنَى اللَّهُ  
لَهُ بَيْتًا فِي الْحَنَّةِ ۔  
شہانم العنبر ۲۱

حضرت ابو قرصافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم نے ارشاد فرمایا: مسجد میں بناؤ اور ان سے کوڑا کرکٹ صاف کرو۔ کیونکہ جس نے اللہ تعالیٰ  
کیلئے گھر بنایا اللہ اس کے لئے جنت میں گھر بناتا ہے۔

۷۴۴۔ عن امیر المومنین عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : سمعت  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم يقول : مَنْ بَنَى مَسْجِدًا لِلَّهِ بَنَى اللَّهُ لَهُ فِي  
الْحَنَّةِ مِثْلَهُ ۔  
فتاویٰ رضویہ حصہ دوم ۲۰۸/۹

امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ کو فرماتے سنا۔ جو اللہ تعالیٰ کے لئے مسجد بنائے اللہ اس کے لئے جنت میں  
گھر بنائے۔

|      |                           |        |   |                              |       |
|------|---------------------------|--------|---|------------------------------|-------|
| ۵۴۲۔ | الجامع الصغير للسيوطي،    | ۵۲۰/۲  | ☆ | المسند للاحمد بن حنبل        | ۲۰/۱  |
|      | مجمع الزوائد للهيثمی      | ۷/۲    | ☆ | الصحیح لابن عزمہ             | ۱۲۹۱  |
|      | اتحاف السادة للريدي،      | ۳۱/۳   | ☆ | المعجم الكبير للطبرانی،      | ۲۶۸/۸ |
|      | مشكل الآثار للطحاوي،      | ۴۸۶/۱  | ☆ | تاريخ دمشق لابن عساكر،       | ۲۷۳/۷ |
|      | كتر العمال للمفتي، ۲۰۷۲۸، | ۶۴۹/۷  | ☆ | المسند للعقيلي،              | ۲۴۴/۳ |
|      | الكامل لابن عدي،          | ۲۵۷۹/۷ | ☆ |                              |       |
| ۷۴۳۔ | المعجم الكبير للطبرانی،   | ۴/۳    | ☆ | الدرالمشور للسيوطي           | ۲۱۷/۳ |
|      | اللاكي المصنوعة للسيوطي   | ۲۴۰/۴  | ☆ | كتر العمال لمفتي، ۲۰۷۲۶،     | ۶۵۵/۷ |
|      | كشف المعاني للعنبري،      | ۲۴/۱   | ☆ | تاريخ دمشق لابن عساكر،       | ۴۲۱/۱ |
| ۷۴۴  | الصحیح لمسلم،             |        |   | فصل بقاء المسجد والحث عليها، | ۱۰۲/۱ |

## (۴) مسجد کی دیوار قبلہ آراستہ نہ کی جائے

۷۴۵۔ عن عثمان بن ابی طلحة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دعانی بعد دخول الکعبة فقال : اِنِّی کُنْتُ رَأَیْتُ قَرْنِی الْکَبِشِ حِیْنَ دَخَلْتُ الْبَیْتَ فَتَسِیْتُ اَنْ اَمْرَکَ اَنْ تُخَعِّرَهُمَا فَخَعِّرَهُمَا فَاِنَّهُ لَا یَنْبَغِیْ اَنْ یَکُوْنَ فِی قِبْلَةِ الْبَیْتِ شَیْءٌ یُلْهِی الْمُصَلِّی ۔

حضرت عثمان بن ابی طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کعبہ معظمہ میں تشریف فرما ہوئے تو آپ کو بلایا اور ارشاد فرمایا: ہم نے کعبہ میں دنبہ کے سینک ملاحظہ فرمائے تھے (دنبہ کہ سیدنا حضرت اسمعیل علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کا قد یہ ہوا) اسکے سینک کعبہ معظمہ کی دیوار غربی میں لگے ہوئے تھے، ہمیں تم سے یہ فرمانا یاد نہ رہا کہ اسکو ڈھانک دو۔ اب ڈھانک دو کہ نمازی کے سامنے کوئی چیز ایسی نہ چاہیے جس سے دل بٹے۔

فتاویٰ رضویہ ۳/۶۰۷

## (۵) مسجدوں کی زینت میں حد سے تجاوز ممنوع

۷۴۶۔ عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَا أُمِرْتُ بِتَشْیِیْدِ الْمَسَاجِدِ ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے مسجدوں کے گچ کرنے کا حکم نہیں دیا گیا۔

### ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مساجد میں زینت ظاہری زمانہ سلف صالحین میں فضول و ناپسند تھی۔ کہ انکے قلوب تعظیم شعار اللہ سے مملو تھے۔ ولہذا حدیث میں مباہاتہ فی المساجد کو اشرطہ ساعت سے شمار فرمایا۔ اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ لتزخرقنہا کما زخرقت

|     |                       |       |                              |                         |
|-----|-----------------------|-------|------------------------------|-------------------------|
| ۷۴۴ | الصحيح لمسلم          | ☆     | فصل بناء المسجد و الحث علیہا | ۱۰۲/۱                   |
| ۷۴۵ | المستد لاحمد بن حنبل  | ۶۸/۴  |                              |                         |
| ۷۴۶ | السنن لابی داؤد       |       | باب فی بناء المسجد           | ۶۵/۱                    |
|     | الحامع الصغير للسيوطی | ۴۷۹/۲ | ☆                            | حلیۃ الاولیاء لابی نعیم |
|     | الدر المنثور للسيوطی  | ۲۱۷/۳ | ☆                            | شرح المسئلة لبغوی       |
|     | کثر العمال للمنفی     | ۶۶۸/۷ | ☆                            | المصنف لعبد الرزاق      |
|     |                       |       |                              | ۱۵۲/۳، ۵۱۲۷۰            |

اليهود والنصارى ، مگر تہدیل زمانہ سے علماء نے تزئین مساجد کی اجازت فرمائی۔ کہ اب تعظیم ظاہر مورث عظمت فی العیون ووقعت فی القلوب ہوتی ہے۔ فکان کتحلیۃ المصحف فیہ من تعظیمہ، یہ ایسے ہی ہے جیسے تعظیم کی خاطر قرآن حکیم کو طلا کی صورت میں لکھا جائے۔

اگر اب بھی دیوار قبلہ عموماً اور محراب کو خصوصاً شاغلات قلوب سے بچانے کا حکم ہے۔ بلکہ اوٹی یہ ہے کہ دیوار یمن و شمال بھی ملحمیات سے خالی رہے۔ کہ اس کے پاس جو مصلی ہو اس کی نظر کو پریشان نہ کرے۔ ہاں گنبدوں، میناروں، سقف اور دیواروں کی وہ سطح کہ مصلیوں کے پس پشت رہے گی ان میں مضائقہ نہیں۔ اگرچہ سونے کے پانی سے نقش و نگار ہوں بشرطیکہ اپنے مال حلال سے ہوں۔ مسجد کا مال اس میں صرف نہ کیا جائے۔ مگر جب کہ اصل ہانی نے نقش و نگار کئے ہوں یا واقف نے اسکی اجازت دی ہو یا مال مسجد فاضل بچا ہو اور صرف نہ کیا جائے تو ظالماں کے خورد برد میں جائیگا۔ پھر جہاں جہاں نقش و نگار اپنے مال سے کر سکتا ہے اس میں بھی دقائق نقوش سے تکلف مکروہ ہے۔ سادگی اور میانہ روی کا پہلو ملحوظ رہے۔

فتاویٰ رضویہ ۶۰۰/۳

## (۶) مسجد میں گم شدہ چیز تلاش کرنا منع ہے

۷۴۷۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ سَمِعَ رَجُلًا يُنْشِدُ ضَالَّةً فِي الْمَسْجِدِ فَلْيَقُلْ لَا رَدَّهَا اللَّهُ عَلَيْكَ ، فَإِنَّ الْمَسْجِدَ لَكُمْ تُبْنٌ لِهَذَا۔  
فتاویٰ رضویہ ۶۰۳/۶۔ شامم العنبر ۲۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی شخص کو مسجد میں گم شدہ چیز تلاش کرتے سنے تو کہے اللہ تعالیٰ تجھے تیری چیز واپس نہ دلائے۔ کہ مسجدیں اس لئے نہیں بنائی گئیں۔

|      |                            |                                    |       |
|------|----------------------------|------------------------------------|-------|
| ۷۴۷۔ | المصحح لمسلم،              | باب النہی عن شد الصالۃ فی المسجد،  | ۲۱۰/۱ |
|      | السنن لابی داؤد،           | باب کراہیۃ انشاد الصالۃ فی المسجد، | ۶۸/۱  |
|      | السنن لابن ماجہ،           | باب النہی عن شد الضوال فی المسجد،  | ۵۶/۱  |
|      | المسند لاحمد بن حنبل،      | ☆ السنن الکبریٰ للبیہقی،           | ۴۴۷/۲ |
|      | الترغیب و الترہیب للمندری، | ☆ اتحاف السادة للریدی،             | ۹۲/۵  |
|      |                            | ☆                                  | ۲۰۲/۱ |

## (۷) مسجد میں خرید و فروخت منع ہے

۷۴۸۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : إِذَا رَأَيْتُمْ مَنْ يَتَنَاجَى فِي الْمَسْجِدِ فَقُولُوا : لَا أُرْبِحَ اللَّهُ تِجَارَتَكَ ۔

فتاویٰ رضویہ ۵۹۳/۳

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم مسجد میں کسی شخص کو خرید و فروخت کرتے دیکھو تو کہو اللہ تعالیٰ تیری تجارت میں نفع نہ دے۔ ۱۲م

## (۸) بودار چیز کھا کر مسجد میں نہ جائے

۷۴۹۔ عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ الْغَيْبَةِ شَيْئًا فَلَا يَقْرُبُنَا فِي الْمَسْجِدِ

فتاویٰ رضویہ ۳۸۱/۶

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اس گندے پھل یعنی کچی پیاز یا کچے لہسن سے کچھ کھایا تو وہ مسجد میں ہمارے پاس نہ آئے۔

|         |                             |                          |       |
|---------|-----------------------------|--------------------------|-------|
| ۱۵۸/۱   | باب الہی عن البیع فی المسجد | الحامع للترمذی           | ۷۴۸۔  |
| ۴۴۷/۲   | ☆ السنن الکبریٰ للبیہقی     | المستدرک للحاکم          |       |
| ۳۷۵/۲   | ☆ شرح السنۃ للبقوی          | الترغیب و الترہیب للمصلی | ۲۰۳/۱ |
| ۶۸/۱    | ☆ مشکوٰۃ المصابیح للنہری    | التفسیر لابن کثیر        | ۷۶/۶  |
| ۱۳۴/۵   | ☆ ارواء الغلیل للالبانی     | اتحاف السادة للریدی      | ۹۳/۵  |
| ۳۶۶/۱   | ☆ السنن للدارمی             | الصحيح لابن خزيمة        | ۱۳۵   |
| ۲۰۹/۱   | باب نہی من اکل ثوما لو بصلہ | الصحيح لمسلم             | ۷۴۹۔  |
| ۱۷۴۱    | ☆ المصنف لعبد الرزاق        | السنن الکبریٰ للبیہقی    | ۷۷/۳  |
| ۵۶/۷    | ☆ اتحاف السادة للریدی       | المسند لاحمد بن حبل      | ۴۲۹/۲ |
| ۱۲۴/۳   | ☆ تلخیص الحیر لابن حجر      | الصحيح لابن خزيمة        | ۱۶۶۷  |
| ۴۱۶/۶   | ☆ التمهيد للآلانی           | مجمع الرواۃ للہیثمی      | ۱۸/۲  |
| ۲۶۷/۱۵۰ | ☆ کثر العمال للمصنف         | الترغیب و الترہیب للمصلی | ۲۲۴/۱ |
| ۵۸/۱    | ☆ الکفی و الاسماء للبولانی  | شرح معانی الآثار للطحاوی | ۲۳۸/۴ |

۷۵۰۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ أَكَلَ الْبُصْلَ وَالثُّومَ وَالْكَرَّاتَ فَلَا يَقْرَأَنَّ مَسْجِدَنَا ، فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَتَأَذَى بِمَا يَتَأَذَى مِنْهُ بَنُو آدَمَ ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کچی پیاز، لہسن یا گندنا کھایا وہ ہماری مسجد میں نہ آئے۔ کہ ملائکہ علیہم السلام بھی اس سے ایذا پاتے ہیں جس سے انسان تکلیف پاتے ہیں۔

۷۵۱۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا يَمْرُؤُ فِيهِ بِلَحْمٍ نَجَسٌ ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسجد میں کچا گوشت لیکر کوئی نہ گزرے۔

## (۲) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مسجد کو بوسے بچانا واجب، لہذا مسجد میں مٹی کا تیل جلانا حرام، مسجد میں دیا سلائی جلانا حرام، مسجد میں کچا گوشت لیجانا جائز نہیں۔ حالانکہ کچے گوشت کی بو بہت خفیف ہوتی ہے۔ تو جہاں سے مسجد میں پیوٹے وہاں تک ممانعت کی جائے گی۔ مسجد عام جماعت کیلئے بنائی جاتی ہے۔ پھر یہ خیال نہ کرو کہ اگر مسجد خالی ہے تو اس میں کسی بو کا داخل کرنا اس وقت جائز ہو کہ کوئی آدمی نہیں جو اس سے ایذا پائے گا۔ ایسا نہیں۔ بلکہ ملائکہ بھی ایذا پاتے ہیں اس سے جس سے انسان ایذا پاتا ہے۔ مسجد کو نجاست سے بچانا فرض ہے فتاویٰ رضویہ ۶/۳۸۱

## (۹) مسجد میں دنیا کی بات حرام ہے

۷۵۲۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : سَيَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ يَكُونُ حَدِيثُهُمْ فِي مَسَاجِدِهِمْ

|      |                          |                              |       |
|------|--------------------------|------------------------------|-------|
| ۷۵۰۔ | الصحيح لمسلم،            | باب بھی من اكل ثوما او بصلا، | ۲۰۹/۱ |
|      | المسند لابی عوانة،       | ☆ ارواء الغليل للالباني،     | ۳۳۴/۲ |
|      | الاستذكار لابی عبد البر، | ☆ احكام الصلوة لبكحال،       | ۱۴۲/۲ |
| ۷۵۱۔ | المسند لابی ماجه،        | باب ما يكره في المساجد،      | ۵۵/۱  |
| ۷۵۲۔ | الصحيح لابی حبان،        |                              | ۳۱۱   |

لَيْسَ لِلَّهِ فِيهِمْ حَاجَةٌ -

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: آخر زمانے میں کچھ لوگ ہونگے کہ مسجد میں دنیا کی باتیں کرینگے۔ اللہ عزوجل کو ان لوگوں سے کچھ کام نہیں۔

**(۳) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں**

مسجد میں دنیا کی مباح باتیں کرنے کو بیٹھنا نیکوں کو کھاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو۔  
فتح القدیر میں ہیں۔

الكلام المباح فيه مكروه ، یا كل الحسنات ،  
اشباه میں ہے۔

انه یا كل الحسنات كما تاكل النار الحطب ،  
مدارک میں حدیث نقل کی۔

الحدیث فی المسجد یا كل الحسنات كما تاكل البهيمة الحشيش -  
مسجد میں دنیا کی بات نیکوں کو اس طرح کھاتی ہے جیسے چوپایہ گھاس کو۔  
غمر العیون میں خزائن الفقہ سے ہے۔

من تكلم فی المساجد بكلام الدنيا احبط الله تعالى عنه عمل اربعين سنة -  
جو مسجد میں دنیا کی بات کرے اللہ تعالیٰ اسکے چالیس برس کے عمل اکارت فرمادے۔  
حدیقہ ندویہ میں ہے۔

كلام الدنيا اذا كان مباحا صدقا فی المساجد بلا ضرورة داعية الى ذلك  
كما لمعتكف يتكلم فی حاجتها اللازمة مكروه كراهة تحريم ، ثم ذكر الحدیث  
وقال فی شرحه ليس لله تعالى فيهم حاجة ای لا يريد بهم خيرا وإنما هم اهل  
الحیبة والحرمان والاهانة والخسران -

یعنی دنیا کی بات جب کہ فی نفسہ مباح اور سچی ہو مسجد میں بلا ضرورت کرنی حرام ہے۔  
ضرورت ایسی جیسے معکف اپنی حوائج ضروریہ کے لئے بات کرے، پھر حدیث مذکور ذکر کر کے  
فرمایا۔ معنی حدیث یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ انکے ساتھ بھلائی کا ارادہ نہ کریگا۔ اور وہ نامراد، محروم،



زیاں کار، اور اہانت و ذلت کے سزاوار ہیں۔

مروی ہے کہ ایک مسجد اپنے رب کے حضور شکایت کرنے چلی کہ لوگ مجھ میں دنیا کی باتیں کرتے ہیں۔ ملائکہ اسے آتے ملے اور بولے ہم انکے ہلاک کرنے کو بھیج گئے ہیں۔

روایت ہے کہ جو لوگ غیبت کرتے ہیں (جو سخت حرام اور زنا سے بھی اشد ہے) اور جو لوگ مسجد میں دنیا کی باتیں کرتے ہیں انکے منہ سے وہ گندی بدبو نکلتی ہے جس سے فرشتے اللہ عزوجل کے حضور انکی شکایت کرتے ہیں۔

سبحان اللہ، جب مباح و جائز بات بلا ضرورت شرعیہ کرنے کو مسجد میں بیٹھنے پر یہ آفتیں ہیں تو حرام و ناجائز کام کرنے کا کیا حال ہوگا۔ مسجد میں کسی چیز کا مول لینا۔ بیچنا، خرید و فروخت کی گفتگو کرنا ناجائز ہے۔ مگر محکف کو اپنی ضرورت کی چیز مول لینی وہ بھی جبکہ بیچ مسجد سے باہر ہی رہے مگر ایسی خفیف و نظیف و قلیل فی جس کے سبب نہ مسجد میں جگہ رکے نہ اسکے ادب کے خلاف ہو اور اسی وقت اسے اپنے افطار و سحری کیلئے درکار ہو۔ تجارت کیلئے بیچ و شراء کی محکف کو بھی اجازت ہیں۔

فتاویٰ رضویہ ۶/۴۰۳

### (۱۰) مسجدوں میں نا سمجھ بچوں کو نہ لاؤ

۷۵۳۔ عَنْ وَائِلِ بْنِ الْأَسْقَعِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : حَبِّبُوا مَسَاجِدَكُمْ حَبِيبَاتِكُمْ وَمَحَابِبَاتِكُمْ وَشِرَآئِكُمْ وَبَهْمِكُمْ وَغُصُومَاتِكُمْ وَرَفَعَ أَصْوَاتِكُمْ۔

حضرت وائل بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنی مسجدوں کو بیچاؤ اپنے نا سمجھ بچوں اور مجنوں کے جانے اور خرید و فروخت اور جھگڑوں اور آواز بلند کرنے سے۔

فتاویٰ رضویہ ۶/۴۰۳

|      |                                   |                          |                                     |
|------|-----------------------------------|--------------------------|-------------------------------------|
| ۷۵۳۔ | المس لابن ماجة ،                  | باب ما يكره في المساجد ، | ۵۵/۱                                |
|      | مجمع الروايد للهيثمي ،            | ☆ ۲۵/۲                   | المعجم الكبير للطبراني ، ۱۵۶/۸      |
|      | كنز العمال للمنذفي ، ۶۶۷/۷۰۲۰۸۲۲  | ☆                        | نصب الراية للزيلعی ، ۱۵۷/۲          |
|      | التفسير لابن كثير ،               | ☆ ۶۸/۶                   | فتح الباري للعسقلاني ، ۱۵۷/۱۳       |
|      | التفسير للقرطبي ،                 | ☆ ۲۷۰/۱۲                 | الدر المشور للميوطي ، ۵۱/۵          |
|      | الترغيب و الترہيب للمندري ، ۱۹۹/۱ | ☆                        | كشف الخفاء للمحلوي ، ۴۰۰/۱          |
|      | المطالب العالية لابن حجر          | ☆ ۳۵۷                    | العلل المتناهية لابن الحوري ، ۴۰۴/۱ |

## (۱۰) مساجد کو پاک و صاف رکھو

۷۵۴۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ هَذِهِ الْمَسَاجِدَ لَا تَصْلَحُ لِشَيْءٍ مِنَ الْقُدْرِ وَالْبَوْلِ وَالْعَلَاءِ وَإِنَّمَا هِيَ لِقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَذِكْرِ اللَّهِ وَالصَّلَاةِ ۔  
شائم العمر ۲۱

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک ان مسجدوں میں گندگی پیشاب اور پاخانہ جیسی کوئی چیز جائز نہیں۔ یہ مسجدیں تو تلاوت قرآن، اللہ تعالیٰ کے ذکر اور تمام نماز کیلئے ہیں۔ ۱۲م  
(۱۱) مسجد میں بلند آواز سے نہ بولو

۷۵۵۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَفْصٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ أَجَابَ دَاعِيَ اللَّهِ وَأَحْسَنَ عِمَارَةَ مَسَاجِدِ اللَّهِ كَانَتْ تُحَفَّتُهُ بِذَلِكَ مِنَ اللَّهِ الْحَقَّةُ ، قِيلَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! مَا أَحْسَنَ عِمَارَةَ مَسَاجِدِ اللَّهِ ، قَالَ : لَا يُرْفَعُ فِيهَا صَوْتُ وَلَا يُتَكَلَّمُ فِيهَا بِالرَّقْفِ ۔  
شائم العمر ۱۹

حضرت عبید اللہ بن حفص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اللہ عزوجل کے داعی کی آواز پر لبیک کہا اور اللہ تعالیٰ کی مسجدیں اچھے طور پر تعمیر کیں تو اس کے عوض اللہ تعالیٰ کے یہاں جنت ہے۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! مسجدوں کی اچھی طرح تعمیر کیا ہے۔ فرمایا: اس میں آواز بلند نہ کرنا اور کوئی بیہودہ بات زبان سے نہ نکالنا۔ ۱۲م

۷۵۶۔ عَنْ سَعِيدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ : سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ صَوْتَ رَجُلٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ : اتَدْرِي إِنْ أَنْتَ ؟

|      |                         |              |   |                     |             |
|------|-------------------------|--------------|---|---------------------|-------------|
| ۷۵۴۔ | المسجد لأحمد بن حنبل ،  | ۹۱/۳         | ☆ | شرح السنة لبغوي ،   | ۴۰۰/۲       |
|      | السنن الكبرى للبيهقي ،  | ۴۱۳/۲        | ☆ | كنز العمال للمصنف ، | ۶۶۱/۷۰۲۰۷۹۳ |
|      | المسند لأبي عوانة ،     | ۲۱۴/۱        | ☆ | فتح الباری للمصنف ، | ۳۲۳/۱       |
|      | ارواء الغليل للالباني ، | ۱۹۱/۱        | ☆ |                     |             |
| ۷۵۵۔ | كنز العمال للمصنف ،     | ۶۷۱/۷۰۲۰۸۴۱  | ☆ |                     |             |
| ۷۵۶۔ | كنز العمال للمصنف ،     | ۲۳۸۷ ، ۳۱۶/۸ |   |                     |             |

شائم العنبر ۱۹

اتدري اين انت ؟ كره الصوت ۔

حضرت سعید بن ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ امیر المومنین سیدنا حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کی بلند آواز مسجد میں سنی تو ارشاد فرمایا: تو جانتا ہے کہ کہاں ہے؟ تو جانتا ہے کہ کہاں ہے۔ یعنی بلند آواز کو مسجد میں ناپسند فرمایا۔

### (۱۲) مسجد کا پڑوسی مسجد میں نماز پڑھے

۷۵۷۔ عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : لا صلوة لِحَارِ الْمَسْجِدِ إِلَّا فِي الْمَسْجِدِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسجد کے پڑوسی کی نماز مسجد ہی میں قبول ہوتی ہے۔

### (۴) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث کی سند ضعیف ہے جیسا کہ امام سیوطی نے اپنے فتاویٰ میں فرمایا۔  
جد الممتار / ۲۰۷

### (۱۳) اذان کے بعد مسجد سے نہ جائے

۷۵۸۔ عن أمير المؤمنين عثمان بن عفان رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : مَنْ أَذْرَكَ الْأَذَانَ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ خَرَجَ لَا يَخْرُجُ لِحَاجَةٍ أَوْ هُوَ لَا يُرِيدُ الرَّجْعَةَ فَهُوَ مُنَافِقٌ ۔ شائم العنبر ۴۰ ☆ فتاویٰ ضویہ ۷۷۴/۳

|       |                           |   |               |  |      |
|-------|---------------------------|---|---------------|--|------|
| ۲۴۶/۱ | المستدرک للحاكم ،         | ☆ | ۱۱۱/۳         | السنن الكبرى للبيهقي ،                                 | ۷۵۷۔ |
| ۳۱/۲  | تلخيص الحبير لابن حجر ،   | ☆ | ۴۲۰/۱         | السنن للدارقطني ،                                      |      |
| ۲۹/۳  | اتحاف السادة للريدي ،     | ☆ | ۴۱۲/۴         | نصب الراية للريلمي ،                                   |      |
| ۲۵۱/۲ | ارواء العليل للالباني ،   | ☆ | ۴۳۹/۱         | فتح الباري للعسقلاني ،                                 |      |
| ۵۰۹/۲ | كشف الخفاء للعجلوني ،     | ☆ | ۶۵۰/۷ ، ۲۰۷۳۷ | كنز العمال للمفتي ،                                    |      |
| ۹/۲   | اللاكي المصنوعة للسيوطي ، | ☆ | ۴۱۲/۱         | العلل المتناهية لابن الحوري ،                          |      |
| ۵۳/۱  |                           |   |               | المس لابن ماجه ، باب اذا اذن وانت في المسجد فلا تخرج ، | ۷۵۸۔ |
| ۱۵۵/۲ | نصب الراية للريلمي ،      | ☆ | ۵۶            | الموطا لحالته انتظار الصلوة                            |      |
|       |                           | ☆ | ۴۹/۱          | الحاوي للفتاوى للسيوطي                                 |      |

امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسکو مسجد ہی میں اذان ہوگئی اور وہ بغیر ضرورت مسجد سے نکلا یا مسجد آنے کا ارادہ نہیں تو وہ منافق ہے۔ ۱۲م

۷۵۹۔ عن أبي الشعثاء رضي الله تعالى عنه قال: خرج رجل من المسجد بعد ما اذن فيه بالعصر فقال ابو هريرة رضي الله تعالى: اما هذا فقد عصي ابا القاسم صلى الله تعالى عليه وسلم۔  
فتاویٰ رضویہ ۳/۷۷۷

شائم العمر ۴۰

حضرت ابو الشعثاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص مسجد نبوی سے اس وقت نکلا جب عصر کی اذان ہو چکی تھی، تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اس نے حضور ابو القاسم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔ ۱۲م

۷۶۰۔ عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال: امرنا رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اذا كنتم في المسجد فتودی بالصلوة فلا يخرج احدكم حتى يصلي۔  
فتاویٰ رضویہ ۳/۷۷۷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ جب تم مسجد میں ہو اور اذان ہو چکی ہو تو اس وقت تک تم میں سے کوئی مسجد سے نہ نکلے جب تک نماز نہ پڑھ لے۔ ۱۲م

(۱۲) مسجد کی پابندی کرنے والا مومن کامل ہے

۷۶۱۔ عن أبي سعيد الخدري رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى

|      |                          |                                   |                            |              |
|------|--------------------------|-----------------------------------|----------------------------|--------------|
| ۷۵۹۔ | الجامع للترمذی،          | باب كراهية الخروج                 | بعد الاذان،                | ۲۸/۱         |
| ۷۶۰۔ | المسند للاحمد بن حنبل،   | ۵۳۷/۲                             | ☆ الترغيب والترهيب للمسندى | ۱۸۹/۱        |
|      | مجمع الروايد للهيثمی،    | ۵/۲                               | ☆ مشکوة المصابيح للنيرى،   | ۱۰۷۴         |
| ۷۶۱۔ | الجامع للترمذی،          | باب حرمة الصلوة،                  | ۸۶/۲                       |              |
|      | السنن لابن ماجه،         | باب لزوم المساجد و انتظار الصلوة، | ۵۸/۱                       |              |
|      | المسند للاحمد بن حنبل،   | ۶۸/۳                              | ☆ السنن الكبرى للبيهقي،    | ۶۶۳          |
|      | الصحيح لابن حبان،        | ۳۱۰                               | ☆ كنز العمال للمفتی،       | ۶۵۱/۷۰۲، ۷۳۸ |
|      | حلیۃ الاولیاء لابن عیثم، | ۳۲۷/۸                             | ☆ المستدرک للحاکم          | ۲۱۲/۱        |

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ يَعْتَازُ فِي الْمَسْجِدِ فَاشْهَدُوا لَهُ بِالْإِيمَانِ -

شائم العمر ۱۵

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم کسی شخص کو دیکھو کہ اس نے مسجد جانا اپنی عادت بنالی ہے تو اس کے مومن کامل ہونے کی گواہی دو۔ ۱۲م

### (۱۵) مسجد جانے والے بزرگ ہیں

۷۶۲۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنْ يَثُوتَ اللَّهُ فِي الْأَرْضِ الْمَسَاجِدُ، وَإِنْ حَقَّ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى إِنْ يُكْرِمَ مَنْ زَارَ فِيهِ۔  
شائم العمر ۲۰

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زمین میں مسجدیں اللہ تعالیٰ کا گھر ہیں، اور بیشک اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ کرم پر لے لیا ہے کہ اسکو بزرگی عطا فرمائے جو اسکی بارگاہ میں حاضری کیلئے مسجد میں آئے۔ ۱۲م

### (۱۶) بلا عذر گھر میں فرائض پڑھنا گناہ ہے

۷۶۳۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : وَلَوْ أَنَّكُمْ صَلَّيْتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ كَمَا يَصْلِي هَذَا الْمُتَخَلِّفُ فِي بَيْتِهِ لَتَرَكْتُمْ سِتَّةَ نَبِيَّكُمْ وَلَوْ تَرَكْتُمْ سِتَّةَ نَبِيَّكُمْ لَضَلَلْتُمْ۔  
فتاویٰ رضویہ ۳۸۱/۶

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اگر تم لوگ گھر میں نماز پڑھتے جیسے یہ نا خلف اپنے گھر میں پڑھ رہا ہے تو تم اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

|       |                        |   |              |                         |      |
|-------|------------------------|---|--------------|-------------------------|------|
| ۳۰/۳  | اتحاف السادة للريدي،   | ☆ | ۲۱۶/۳        | الدر المشور للسيوطي،    | ۷۶۱۔ |
| ۹۳/۱  | كشف الغطاء للمحلو،     | ☆ | ۱۵۰۲         | الصحيح لابن عزيمة،      |      |
| ۶۹/۱  | مشكاة المصابيح للنهري، | ☆ | ۹۸۱/۳        | الكامل لابن عدي،        |      |
| ۳۰/۳  | اتحاف السادة للريدي،   | ☆ | ۴۵۶/۵        | تاريخ بغداد للخطيب،     |      |
| ۳۰/۳  | اتحاف السادة للريدي،   | ☆ | ۲۲/۲         | مجمع الروايد للهيتمي،   | ۷۶۲۔ |
| ۲۱۶/۳ | الدر المشور للسيوطي،   | ☆ | ۱۹۹/۱۰       | المعجم الكبير للطبراني، |      |
| ۷۲    | الكشاف،                | ☆ | ۶۵۱/۷، ۲۰۷۴۰ | كثر العمال للمتنقي،     |      |

کی سنت کے تارک ہوتے اور اگر تم سنت موکدہ کے ترک کو اپنا شعار بنا لیتے تو گمراہ ہو جاتے۔

۷۶۴۔ عن عبد الله بن مسعود رضي الله تعالى عنه قال : حافظوا على هؤلاء الصلوات الخمس حيث ينادي بهن فانهن من سنن الهدى وان الله عز وجل شرع لنبه صلى الله تعالى عليه وسلم سنن الهدى ولقد رأيتنا وما يتخلف عنها الا منافق بين النفاق ، ولقد رأيتنا وان الرجل يهادى بين الرجلين حتى يقام فى الصف ، وما منكم من احد الا وله مسجد فى بيته ، ولو صليتم فى بيوتكم وتركتم مساجدكم تركتم سنة نبيكم ولو تركتم سنة نبيكم لكفرتم۔ فتاوى رضويه ۳۸۱/۶

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا : جب اذان ہو تو تم ان پانچ نمازوں کی حفاظت کرو کہ یہ نمازیں ہدایت کی راہیں ہیں ، بیشک اللہ عزوجل نے اپنے محبوب نبی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے یہ راہیں متعین فرمائیں۔ ہم تو یہ جانتے تھے کہ ان نمازوں سے غفلت کھلا منافق ہی کریگا۔ کیونکہ ایک وقت وہ تھا جو ہم نے اپنی نگاہوں سے دیکھا کہ بعض لوگوں کو دوسروں کے سہارے نماز کیلئے لایا جاتا اور صف میں کھڑا کیا جاتا۔ اور آج تم نے عام طور سے اپنے گھروں کو مسجد بنا لیا ہے۔ سنو! اگر تم اپنے گھروں ہی میں نماز پڑھتے رہے اور مسجدوں کو ترک کر دیا تو تم اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت کے تارک ہو گے اور اگر ایسا ہوا تو تم بڑے ناشکرے کہلاؤ گے۔ ۱۲م

## (۱۷) اندھیری رات میں مسجد جانا عظیم ثواب کا باعث ہے

۷۶۵۔ عن بریدة رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه

|      |                                     |   |                                   |
|------|-------------------------------------|---|-----------------------------------|
| ۷۶۴۔ | السنن لابی داؤد ،                   | باب ما جاء فى المشى الى الصلوة فى الظلم ، | ۸۳/۱                              |
| ۷۶۵۔ | السنن لابی ماجہ ،                   | باب المشى الى الصلوة ،                    | ۵۷/۱                              |
|      | السنن الکبریٰ للہیثمی ،             | ☆ ۶۳/۳                                    | المستفوک للہاکم ، ۲۱۲/۱           |
|      | المعجم الکبیر للطبرانی ،            | ☆ ۸۶/۵                                    | تاریخ دمشق لابن عساکر ۴۵۴/۵       |
|      | کنز العمال للمفتی ، ۵۵۷/۷۰۲۰۲۳۵     | ☆   | الترغیب و الترہیب للمنذری ۲۷۲/۱   |
|      | مشکوۃ المصابیح للتبریزی ، ۷۲۱       | ☆   | الکامل لابن عدی ۱۴۰/۳             |
|      | العلل المتناہیۃ لابن الحوری ، ۴۰۷/۱ | ☆   | مجمع الزوائد للہیثمی ، ۳۰/۲       |
|      | شرح السنۃ للبیہقی ، ۳۵۸/۲           | ☆   | الکتبی و الاسماء للنولابی ، ۱۹۵/۱ |

وسلم : بَشِّرِ الْمَشَائِئِينَ فِي الطُّلَمِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّورِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔

فتاویٰ رضویہ ۳/۳۷۳

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تاریکیوں میں مسجدوں تک کثرت سے پیادہ جانے والوں کو روز قیامت لوکال کی بشارت دے دو۔ ۱۲م

### (۱۸) مسجد میں نماز باعث اجر ہے

۷۶۶۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : اِنْ مِنْ مَنَنِ الْهَدَى الصَّلَاةُ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي يُؤْذَنُ فِيهِ ۔  
شائم العنبر ۱۶

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا: یہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت ہے کہ اس مسجد میں نماز پڑھی جائے جس میں اذان دی گئی۔ ۱۲م

### (۱۹) مساجد جنت کی کیاریاں ہیں

۷۶۷۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا مَرَّرْتُ بِرِيَاضِ الْحَنَةِ فَأَرْتَعُوا ، فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! وَمَا رِيَاضُ الْحَنَةِ ؟ قَالَ : الْمَسَاجِدُ ، قُلْتُ : وَمَا الرِّتْعُ ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ اِقَالَ : مُبْحَانُ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ ۔  
فتاویٰ رضویہ ۶/۳۳۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم جنت کی کیاریوں پر گزرو تو ان میں چرو یعنی ان کا میوہ کھاؤ۔

|       |                           |       |                          |
|-------|---------------------------|-------|--------------------------|
| ۲۳۲/۱ | باب فصل صلوٰۃ الجماعة،    | ۷۶۶۔  | الصحيح لمسلم،            |
| ۱۸۹/۲ | باب جامع الدعوات،         | ۷۶۷۔  | الجامع للترمذی،          |
| ۳۲۲/۱ | الس کبری للیہقی،          | ۱۵۰/۳ | المسند لاحمد بن حنبل،    |
| ۲۴۰/۱ | اتحاف السادة للزبیدی،     | ۲۹۰/۳ | تاریخ دمشق لابی عساکر،   |
| ۲۶۸/۶ | حلیۃ الاولیاء لابی نعیم،  | ۱۵۲/۱ | الدر المشور للسیوطی،     |
| ۱۱۲/۱ | الترغیب و الترہیب لمندری، | ۲۳۷/۱ | کنز العمال للمتقی، ۱۸۸۴، |
| ۱۲۶/۱ | مجمع الروائد للہشمی،      | ۹۵۱۱  | المعجم الکبیر لقطیرانی،  |
| ۳۴/۱  | المضی للعراقی،            | ۲۳۹/۵ | لسان المیران لابی جعفر،  |

حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں: میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! جنت کی کیا ریاں کیا ہیں؟ فرمایا مسجدیں، ابو ہریرہ نے پھر عرض کیا: وہ چرنا کیا ہے؟ فرمایا: سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر، کہا کرو۔

## (۲۰) مسجدیں ذکر خدا اور نماز کیلئے بنی ہیں

۷۶۸۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا بُنِيَ لِذِكْرِ اللَّهِ وَالصَّلَاةِ۔  
شائم العمر ۲۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ مسجد فقط اللہ تعالیٰ کے ذکر اور نماز کیلئے بنائی گئی ہے۔ ۱۲م

۷۶۹۔ عَنْ أَبِي ضَمْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: إِنَّمَا بُنِيَ لِلذِّكْرِ۔  
شائم العمر ۲۱

حضرت ابو ضمیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المومنین سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مسجدیں ذکر الہی کیلئے بنائی گئی ہیں۔ ۱۲م

۷۷۰۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّ كَلَامٍ فِي الْمَسْجِدِ لَعَوٌ إِلَّا الْقُرْآنَ وَذِكْرُ اللَّهِ تَعَالَى وَمَسْأَلَةٌ عَنْ خَيْرٍ أَوْ إِعْطَاءٌ۔  
شائم العمر ۲۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسجد میں ہر طرح کی گفتگو فضول ہے مگر قرآن کی تلاوت، اللہ تعالیٰ کا ذکر اور اچھی بات پوچھنا یا اسکا جواب دینا۔ ۱۲م

## (۲۱) گفتگو فتنائے مسجد ہی میں کرو

۷۷۱۔ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ: إِنَّ عَمْرَيْنِ الْخَطَّابِ

۷۶۸۔ کنز العمال للمصنف، ۲۰۷۹۷، ۶۶۲/۷ ☆ ایضاً، ۲۰۷۹۵، ۶۶۲/۷

۷۶۹۔ الزهد للاحمد بن حنبل، زهد ابی بکر، ۱۴۱

۷۷۰۔ کنز العمال للمصنف، ۲۰۸۴۰، ۶۶۱/۷

۷۷۱۔ المعوطا لمالك، جامع الصلوٰۃ، ۶۲



رضی اللہ تعالیٰ عنہ بنی الی جانب المسجد رحبة فسماء البطيحاء فكان يقول: من اراد ان يلفظ او ينشد شعرا او صوتا فليخرج الی هذه الرحبة - شامم العصر ۱۹

حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسجد نبوی کے کنارے ایک کشادہ جگہ بتائی اور اس کا نام بطیحاء رکھا۔ پھر فرماتے جو بات کرنے کا ارادہ کرے یا شعر کہنا چاہے۔ یا بلند آواز سے بولنا چاہے تو اس کشادہ جگہ میں آئے۔ ۱۲م

## (۲۲) جہاں نماز پڑھی جائے وہ جگہ گواہ ہو جاتی ہے

۷۷۲۔ عن أنس رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: مَا مِنْ صَبَاحٍ وَلَا رَوَاحٍ إِلَّا وَبِقَاعِ الْأَرْضِ يُنَادِي بَعْضُهَا بَعْضًا، يَا حَارَّةُ! هَلْ مَرَّبِكَ الْيَوْمَ عَبْدٌ صَالِحٌ صَلَّى عَلَيْكَ أَوْ ذَكَرُ اللَّهَ؟ فَإِنْ قَالَتْ: نَعَمْ، رَأَتْ أَنَّ لَهَا بِذَلِكَ فَضْلًا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی صبح شام ایسی نہیں ہوتی کہ زمین کھڑے ایک دوسرے کو پکار کر کہتے ہوں کہ اے مسائے! آج تیری طرف کوئی نیک بندہ ہو کر نکلا جس نے تجھ پر نماز پڑھی یا ذکر الہی کیا۔ اگر وہ کھڑا جواب دیتا ہے کہ ہاں، تو پوچھنے والا کھڑا اعتقاد کرتا ہے کہ اسے مجھے پر فضیلت ہے۔

فتاویٰ رضویہ ۳۰۲/۶

## (۲۳) تمام زمین مسجد ہے

۷۷۳۔ عن جابر بن عبد الله رضي الله تعالى عنهما قال: قال رسول الله صلى

|        |                             |   |       |                         |      |
|--------|-----------------------------|---|-------|-------------------------|------|
| ۱۷۶/۶  | حلیۃ الاولیاء لابی نعیم     | ☆ | ۱۷۷/۱ | المعجم الاوسط لنظیرانی  | ۷۷۲۔ |
| ۲۹۰/۷  | کنز العمال للمفتی، ۱۸۹۲۹    | ☆ | ۶/۲   | مجمع الروائد للہیثمی    |      |
|        |                             | ☆ | ۴۹۲/۲ | الحامع الصغیر للسیوطی   |      |
| ۶۲/۱   | باب قول النبی ﷺ جلعت الخ    |   |       | الحامع الصحیح للبخاری   | ۷۷۳۔ |
| ۱۹۹/۱  | کتاب المساجد و مواضع الصلوة |   |       | الصحیح لمسلم            |      |
| ۲۱۲/۱  | المس الکبری للہیثمی         | ☆ | ۳۰۴/۳ | المسند لاحمد بن حنبل    |      |
| ۵۹/۸   | مجمع الروائد للہیثمی        | ☆ | ۳۱۶/۸ | حلیۃ الاولیاء لابی نعیم |      |
| ۴۳۷/۱۱ | کنز العمال للمفتی، ۳۲۰۵۸    | ☆ | ۲۳۷/۵ | الدرالمختور للسیوطی     |      |

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : أُعْطِيتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ مِّنَ الْأَنْبِيَاءِ قَبْلِي ، نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ ، وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا ، وَأَمَّا رَجُلٌ مِّنْ أُمَّتِي أَدْرَكْتُهُ الصَّلَاةَ فَلْيُصَلِّ ، وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ ، وَكَانَ النَّبِيُّ يُعْتَكُ إِلَى قَوْمِهِ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً ، وَأُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے پانچ چیزیں عطا کی گئیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہ دی گئیں۔ (۱) میری مدد اس طرح فرمائی گئی کہ ایک ماہ کی مسافت سے کفار کے قلوب میں میرا اور میرے لشکر کا رعب ڈال دیا گیا (۲) میرے لئے تمام زمین مسجد اور پاک بنا دی گئی۔ لہذا میرا امتی جس جگہ نماز کا وقت پائے اسی جگہ نماز پڑھ لے (۳) میرے لئے مال غنیمت حلال کر دیا گیا (۴) دوسرے انبیاء کرام کسی خاص قوم کی طرف مبعوث ہوئے تھے لیکن مجھے تمام انسانوں کا رسول بنا کر بھیجا گیا (۵) منصب شفاعت سے مجھے سرفراز کیا گیا۔

**﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں**

نماز ہر پاک جگہ ہو سکتی ہے جہاں کوئی ممانعت شرعی نہ ہو اگرچہ کسی کا مکان یا آبادہ زمین ہو۔

## (۲۴) معذور کو گھر میں نماز کی اجازت ہے

۷۷۴۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ عَتَبَانَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَهُوَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! إِنِّي قَدْ انْكَرْتُ بِصُرَى وَ أَنَا أَصْلَى لِقَوْمِي ، وَإِذَا كَانَتْ الْأَمْطَارُ سَالَ الْوَادِي الَّذِي بَيْنِي وَ بَيْنَهُمْ وَلَمْ اسْتَطِعْ أَنْ أَتِيَ مَسْجِدَهُمْ فَاصْلِي لَهُمْ وَوَدِدْتُ أَنَّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَأْتِي فَتَصْلِي فِي مَصْلِي أَتَّخِذُهُ مَصْلً ، قَالَ : فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : سَأَفْعَلُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى ، قَالَ عَتَبَانُ : فَغَدَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ حِينَ ارْتَفَعَ النَّهَارُ فَاسْتَاذَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَادْنَتْ لَهُ فَلَمْ يَجْلِسْ حَتَّى دَخَلَ الْبَيْتَ ثُمَّ قَالَ : أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أَصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ قَالَ : فَأَشْرَفْتُ إِلَى نَاحِيَةِ مَنْ الْبَيْتَ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فکبر فقمنا ورائہ فصلی رکعتین ثم سلم ۔

فتاویٰ رضویہ ۱۶۲/۳

حضرت محمود بن ربیع الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان بن مالک بدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! میری نگاہ کمزور ہو گئی ہے۔ میں اب تک اپنی قوم کو نماز پڑھا تا رہا۔ اب جب بارش ہوتی ہے اور وہ نالے بہہ نکلتے ہیں جو میرے اور انکے درمیان ہیں تو میں انکی مسجد نہیں پہنچ سکتا کہ انکو نماز پڑھاؤں۔ لہذا میری خواہش ہے کہ حضور ایک دن میرے غریب خانہ پر تشریف لے آئیں اور ایک جگہ نماز ادا فرما کر میرے لئے اس مقام کو مبارک و مقدس بنادیں۔ حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم عنقریب تمہاری یہ خواہش پوری کر دیں گے۔ حضرت عثمان کہتے ہیں کہ حضور دوسرے ہی دن چاشت کے وقت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ساتھ لیکر تشریف لے آئے ہا ہر تشریف فرما ہو کر اجازت مانگی۔ میں نے اجازت دی تو اندر تشریف لائے لیکن بیٹھے نہیں بلکہ فرمایا: تم کس جگہ نماز پڑھوانا چاہتے ہو۔ میں نے گھر کے ایک گوشہ کی طرف اشارہ کیا۔ حضور نے اس جگہ کھڑے ہو کر تکبیر کہی۔ ہم حضور کے پیچھے کھڑے ہوئے۔ آپ نے دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیرا۔

### (۲۵) مسجد میں نمازی پر شیطان حملہ کرتا ہے

۷۷۵۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : إِنْ أَحَدَكُمْ إِذَا كَانَ فِي الْمَسْجِدِ حَآءِ الشَّيْطَانُ فَأَبَسَ بِهِ كَمَا يُبْسُ الرَّجُلُ بِدَابَّتِهِ ، فَإِنْ أَسْكَنَ لَهُ زَنْقَةً أَوْ الْحَمَّةَ ، قَالَ : أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ : وَأَنْتُمْ تَرَوْنَ ذَلِكَ ، أَمَا الْمَوْتُوقُ فَتَرَاهُ مَائِلًا كَذَا لَا يَذْكُرُ اللَّهَ ، وَأَمَا الْمَلْحَمُ فَفَاتِحُ فَاهٍ لَا يَذْكُرُ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

|      |                        |   |       |   |                       |       |
|------|------------------------|---|-------|---|-----------------------|-------|
| ۷۷۵۔ | المسجد لاحمد بن حنبل   | ☆ | ۲۳۰/۲ | ☆ | التعمیر لاہن کثیر     | ۵۵۹/۸ |
|      | کثر العمال للمضی، ۱۲۷۲ | ☆ | ۲۵۲/۱ | ☆ | مجمع الروائد للہبشمی، | ۲۴۲/۱ |
|      | جمع الجوامع للسيوطی،   | ☆ | ۶۱۱۵  | ☆ |                       |       |

وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کوئی مسجد میں ہوتا ہے تو شیطان آ کر اس کے بدن پر ہاتھ پھیرتا ہے جیسے تم میں کوئی اپنے گھوڑے کو رام کرنے کیلئے اس پر ہاتھ پھیرتا ہے۔ پس اگر وہ شخص ٹھہرا رہا (یعنی اس کے دوسرے سے فوراً الگ نہ ہو گیا) تو اسے ہاندھ لیتا یا لگام دیتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس حدیث کو روایت کر کے فرمایا: حدیث کی تصدیق تم آنکھوں سے دیکھ رہے ہو۔ وہ جو بندھا ہوا ہے اسے تم دیکھو گے کہ یوں جھکا ہوگا کہ ذکر الہی نہیں کر رہا ہے۔ اور وہ جو لگام دیا ہوا ہے وہ منہ کھولے ہے اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتا۔

فتاویٰ رضویہ ۱/۷۷۲

## (۲۶) مسجد نبوی کی تعمیر مختلف مراحل میں

۷۷۶۔ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : ان المسجد کان علی عهد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مبیا بالبن و سقفہ الحرید و عمدہ خشب النخل فلم یزد فیہ ابو بکر شیفا و زاد فیہ عمر و بنا علی بنیانہ فی عهد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بالبن و الحرید و اعاد عمدہ خشبا ثم غیرہ عثمان فزاد فیہ زیادة کثیرة و بنی جدارہ بالحجارة المنقوشة و القصعة و جعل عمدہ من حجارة منقوشة و سقفہ بالساج ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں مسجد نبوی شریف کچی اینٹوں سے بنی ہوئی تھی اور اسکی چھت کھجور کی شاخوں کی اور ستون کھجور کے تنے کے تھے۔ پھر سیدنا امیر المومنین ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس میں کچھ اضافہ نہیں فرمایا۔ لیکن امیر المومنین سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے زمانہ خلافت میں اس کی تعمیر اس طرح کرائی کہ دیواریں کچی اینٹوں کی، چھت کھجور کی شاخوں کی اور ستون کھجور کے تنوں کے تھے۔ یعنی یہ تعمیر بھی حسب سابق تھی۔ پھر امیر المومنین سیدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا زمانہ آیا تو آپ نے اس میں کافی تہدیلی کی۔ دیواریں نقشین پتھر کی اور ان پر گچکاری، اور ستون منقش پتھروں کے اور چھت ساکھو کی بنوائی۔

## (۲۷) مسجد نبوی میں ایک نماز ہزار نمازوں سے افضل

۷۷۷۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : صَلَاةٌ فِیْ مَسْجِدِیْ هَذَا خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِیْمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ۔  
الخیرۃ الوضیۃ ۳۰

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : میری اس مسجد میں ایک نماز اسکے علاوہ دوسری مسجدوں کے مقابلہ میں ایک ہزار نمازوں سے بہتر ہے مگر مسجد حرام کے مقابلہ میں نہیں۔ ۱۲م

۷۷۸۔ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : صَلَاةٌ فِیْ مَسْجِدِیْ أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِیْمَا سِوَاهُ۔  
الخیرۃ الوضیۃ ۳۰

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : میری اس مسجد میں ایک نماز دوسری مسجدوں کی بہ نسبت ایک ہزار نمازوں سے افضل ہے۔ ۱۲م

و فی الباب عن سعد بن ابی وقاص وعن جابر بن عبد اللہ و عن عبد اللہ بن الزبیر وعن جبیر بن مطعم وعن ام المومنین مہمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

## (۲۸) مسجد اقصیٰ میں نماز کی فضیلت

۷۷۹۔ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لَمَّا فَرَّغَ سُلَیْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَلَیْهِمَا الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ مِنْ بِنَاءِ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ سَأَلَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ ثَلَاثًا أَنْ يُؤْتِيَهُ حُكْمًا يُصَادِفُ حُكْمَهُ وَمُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِهِ وَأَنَّهُ لَا يَأْتِي هَذَا الْمَسْجِدَ أَحَدٌ لَا يُرِيدُ إِلَّا الصَّلَاةَ فِيهِ إِلَّا خَرَجَ مِنْ

|                       |               |                                      |       |
|-----------------------|---------------|--------------------------------------|-------|
| ۷۷۷۔                  | الصحيح لمسلم، | باب فصل الصلوة بمسجدى مكة و المدينة، | ۴۴۷/۱ |
| المسند لاحمد بن حنبل، | ۲۳۹/۳         | ☆ المسالكى للبيهقى،                  | ۲۴۶/۵ |
| ۷۷۸۔                  | الصحيح لمسلم، | باب فصل الصلوة بمسجدى مكة و المدينة، | ۴۴۷/۱ |
| المسند لاحمد بن حنبل، | ۱۶/۲          | ☆                                    |       |

ذُنُوبِهِ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَمَّا إِنِّي نَبِيٌّ فَقَدْ أُعْطِيَهُمَا وَأَرْجُو أَنْ يَكُونَنَّ قَدْ أُعْطِيَ الثَّالِثَةُ ۔

حدالممتار ۲/۲۶۸

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام بیت المقدس کی تعمیر سے فارغ ہوئے تو اللہ تعالیٰ سے تین دعائیں کیں۔ پہلی یہ کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کرنے کی ایسی قوت عطا ہو جو اللہ تعالیٰ کے حکم کے موافق ہو۔ دوسری یہ کہ ایسی حکومت جو بعد میں کسی کو نہ ملے۔ تیسری یہ کہ اس مسجد بیت المقدس میں فقط نماز کا ارادہ کر کے آئے تو وہ گناہوں سے ایسا پاک ہو کر جائے جیسے آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لیکن دو چیزیں تو عطا فرمادی گئیں اور مجھے کامل امید ہے کہ تیسری بھی عطا فرمادی گئی۔ ۱۲م

### (۲۹) مسجدیں بغیر منارہ بناؤ

۷۸۰۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُتُّنَا الْمَسَاجِدَ وَاتَّخِذُوا حُجْمًا ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسجدیں بناؤ اور انہیں بے کنگرہ رکھو۔

۷۸۱۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُتُّنَا مَسَاجِدَ كُفْمٍ حُجْمًا وَابْتُؤَا مَذَائِنُكُمْ مُشْرِفَةً ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنی مسجدیں منڈی بناؤ اور اپنے شہر کنگرہ دار۔ ۱۲م

### (۶) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں مساجد کیلئے برج و کنگرے

|      |                            |                                       |       |
|------|----------------------------|---------------------------------------|-------|
| ۷۷۹۔ | السس لاہی ماجہ،            | ما جاء فی الصلوٰۃ فی مسجد بیت المقدس، | ۱۰۲/۱ |
|      | الترغیب و الترہیب للمندری، | الترغیب فی صلوٰۃ فی بیت المقدس،       | ۲۱۶/۲ |
| ۷۸۰۔ | الترغیب و الترہیب للمندری، | ☆ السس الکبریٰ للیہنی،                | ۴۳۹/۲ |
|      | الجامع الصغیر للسیوطی      | ☆ مجمع الزوائد للہیثمی،               | ۹/۲   |

اور اس طرح کے منارے جن کو لوگ مینار کہتے ہیں ہرگز نہ تھے۔ بلکہ زمانہ اقدس میں بکے ستون نہ پکی چھت نہ پکا فرش نہ گچکاری۔ یہ اصلاً نہ تھے۔ مگر تغیر زمانہ سے جب کہ قلوب عوام تعظیم باطن پر مجبیہ کیلئے تعظیم ظاہر کے محتاج ہو گئے اس قسم کے امور علماء و عامہ مسلمین نے مستحسن رکھے۔ اسی قبیل سے ہے قرآن عظیم پر سونا چڑھانا کہ صدر اول میں نہ تھا۔ اور اب بہ نیت تعظیم و احترام قرآن عظیم مستحب ہے۔ یونہی مسجد میں گچکاری اور سونے کا کام۔ وما راہ المومنون حسنا فهو عند الله حسن،

اور ان میں ایک منفعت یہ بھی ہے کہ مسافریا ناواقف منارے کنگرے دور سے دیکھ کر پہچان لے گا کہ یہاں مسجد ہے تو اس میں مسلمانوں کو ارشاد و ہدایت اور امر دین میں انکی امداد و اعانت ہے۔ اور اللہ عز و جل ارشاد فرماتا ہے۔  
تعاونوا علی البر والتقویٰ۔

تیسری منفعت جلیلہ یہ ہے کہ یہاں کفار کی کثرت ہے۔ اگر مسجدیں سادہ گھروں کی طرح ہوں تو ممکن ہے کہ ہمسایہ کے ہنود بعض مساجد پر گھر اور مملوک ہونے کا دعویٰ کر دیں اور جھوٹی گواہیوں سے جیت لیں بخلاف اس صورت کے کہ یہ بہیات خود بتائیں گی کہ یہ مسجد ہے تو اس میں مسجد کی حفاظت اور اعداء سے انکی صیانت ہے۔ وہاں للہ التوفیق، وهو تعالیٰ اعلم و علمہ جل مجدہ اتم و احکم۔

فتاویٰ رضویہ ۶/۳۹۶

### (۳۰) مسجد میں چراغ جلانا مستحسن ہے

۷۸۲۔ عن اسمعيل بن رباح رضى الله تعالى عنه قال: مر على بن ابي طالب كرم الله تعالى وجهه الكريم على المساجد في رمضان و فيها القناديل فقال: نور الله على عمر قبره كما نور علينا مساجدنا۔ فتاویٰ رضویہ ۳/۵۹۸

حضرت اسماعیل بن زیاد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ ماہ رمضان المبارک میں مسجدوں کے پاس سے گزرے تو ان میں چراغ روشن تھے۔ یہ دیکھ کر آپ نے یہ دعائیہ کلمات کہے۔ اللہ تعالیٰ امیر المومنین سیدنا حضرت

عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ کی قبر کو اسی طرح روشن فرمادے جس طرح انھوں نے ہماری مسجدوں کو روشن کیا۔ ۱۲م

### (۳۱) قبروں پر مسجد نہ بنائی جائے

۷۸۳۔ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ الصَّدِيقَةِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ۔  
نمازی رضویہ ۶۰۴/۳

ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : یہود و نصاریٰ پر اللہ کی لعنت ہو کہ انہوں نے حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی قبروں کو مسجد بنالیا۔ ۱۲م

### (۳۲) قبر کی طرف سجدہ جائز نہیں

۷۸۴۔ عَنْ أَبِي مَرْثَدَةَ الْغَنَوِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا تَحِلُّسُوا عَلَى الْقُبُورِ وَلَا تُصَلُّوا عَلَيْهَا۔  
حضرت ابو مرثدہ غنوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قبروں کی طرف نہ نماز پڑھو نہ ان پر بیٹھو۔ ۱۲م

|        |                                    |       |                         |
|--------|------------------------------------|-------|-------------------------|
| ۵۷۶/۱۲ | ۳۵۸۰۰                              | ۷۸۲۔  | کثر العمال للمتقی       |
| ۴۹۱/۱  | باب ما ذکر فی اسرائیل              | ۷۸۳۔  | الجامع الصحیح للبخاری   |
| ۲۰۱/۱  | باب النہی عن بناء المسجد علی النور |       | الصحیح لمسلم            |
| ۲۰۳/۷  | ☆ دلائل النبوة للیہقی              | ۲۷۵/۶ | المستند لاحمد بن حنبل   |
| ۲۲۵    | ☆ السلسلة الصمیمة للالبانی         | ۳۹۹/۱ | المستند لابن حواری      |
| ۲۳۸/۵  | ☆ البدایة و النہایة لابن کثیر      | ۱۹۴/۶ | الدر الثمور للسیوطی     |
| ۱۹۶/۱  | ☆ التہذیب لابن عبد البر            | ۳۷۲/۱ | فتح الباری للعسقلانی    |
| ۲۷/۲   | ☆ مجمع الزوائد للہیثمی             | ۳۶۸/۲ | التفسیر لابن کثیر       |
| ۲۷۷/۱  | ☆ تلخیص الحیر لابن حجر             | ۲۹۲/۵ | التفسیر للقرطبی         |
|        | ☆                                  | ۳۵/۲  | الطبقات الکبری لابن سعد |



۷۸۵۔ عن عبد الله بن عباس رضي الله تعالى عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : لَا تُصَلُّوا إِلَى قَبْرِ وَلَا تُصَلُّوا عَلَى قَبْرِ ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : نہ قبر کی طرف نماز پڑھو اور نہ قبر پر نماز پڑھو ۔ اس حدیث کی سند حسن ہے۔

۷۸۶۔ عن أنس رضي الله تعالى عنه قال : نهى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم عن الصلوة على القبور ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبروں کی طرف نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔  
علامہ منادی نے کہا اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

۷۸۷۔ عن عبد الله بن عباس رضي الله تعالى عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : إِلَّا لَا يُصَلِّينَ أَحَدًا إِلَى أَحَدٍ وَلَا إِلَى قَبْرِ ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : خبردار ہرگز نہ کوئی کسی آدمی کی طرف نماز میں منہ کرے نہ کسی قبر کی طرف۔  
فتاویٰ رضویہ حصہ دوم ۲۲۱/۹

۷۸۸۔ عن أنس رضي الله تعالى عنه قال : رآني عمر رضي الله تعالى عنه وأنا أصلي إلى قبر فقال : القبر أمامك فهانئ وفي رواية للوكيع قال لي : القبر لاتصل إليه، وفي رواية الفضل فناداه عمر ، القبر القبر فتقدم وصلى وجاور القبر ۔

|      |                                    |   |   |                          |       |
|------|------------------------------------|---|---|--------------------------|-------|
| ۷۸۴۔ | الصحيح لمسلم الحافظ ،              | ۳۱۲/۱                                   | ☆ | المستند لاحمد بن حنبل ،  | ۱۳۵/۴ |
|      | الس لابی داؤد ، الحافظ ،           | ۴۶۰/۲                                   | ☆ | تاریخ دمشق لابی عساکر ،  | ۱۷/۱۰ |
|      | الحامع للترمذی ،                   | باب ما جاء فی کراهیة الوطی علی القبور ، |   |                          | ۱۲۵/۱ |
|      | شرح معانی الآثار للطحاوی ،         | ۵۱۵/۱۰                                  | ☆ | التبہید لابی عبد البر ،  | ۲۳۰/۵ |
| ۷۸۵۔ | المعجم الكبير لنعطري ،             | ۳۷۶/۱۱                                  | ☆ | الحامع الصغير للسيوطی    | ۵۸۱/۱ |
|      | مجمع الروايد للهيثمي ،             | ۲۷/۲                                    | ☆ | الكامل لابی عدى ،        | ۱۰۰۷/ |
|      | كثر العمال للمتنبي ، ۲۹۱۸۶ ، ۳۴۳/۷ |   | ☆ | السلسلة الصحيحة للالباني | ۱۰۱۶  |
| ۷۸۶۔ | المصنف لابن أبي شيبة ،             | ۲۴۰/۱۴                                  | ☆ | الحامع الصغير للسيوطی ،  | ۵۵۹/۲ |

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قبر کی طرف نماز پڑھتے دیکھا تو فرمایا: تمہارے سامنے قبر ہے۔ قبر سے بچو۔ قبر سے بچو، اس کی طرف نماز نہ پڑھو۔ یہ نماز ہی میں قدم بڑھا کر قبر کے آگے ہو گئے۔

۷۸۹۔ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ الصَّدِيقَةِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ : إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي لَمْ يَقُمْ مِنْهُ : لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى إِنْ تَخَلَّوْا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ ، قَالَتْ : وَلَوْ لَا ذَلِكَ لَا بُرْزَ قَبْرِهِ غَيْرَ أَنَّهُ عَشِيءٌ أَنْ يَتَّخِذَ مَسْجِدًا يُوَفِّي رَوَايَهُ أَوْلَئِكَ شَرَّارَ الْخَلْقِ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ  
ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی وفات اقدس کے مرض میں فرمایا: یہود و نصاریٰ پر اللہ کی لعنت ہو۔ انہوں نے اپنے انبیاء کرام کی قبروں کو محل سجدہ بنالیا۔ اور فرمایا: ایسا کرنے والے اللہ عزوجل کے نزدیک روز قیامت بدترین مخلوق ہیں۔ ام المؤمنین نے فرمایا: یہ نہ ہوتا تو مزار اطہر کھول دیا جاتا مگر اندیشہ ہوا کہ کہیں سجدہ نہ ہونے لگے۔ لہذا احاطہ میں نقل رکھا گیا،

۷۹۰۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى

|      |                        |   |                                      |               |
|------|------------------------|---|--------------------------------------|---------------|
| ۷۸۷۔ | کتاب العلل لابی المرح، | ☆ | العلل المشاہدہ لابی الحوری،          | ۴۳۴/۱         |
|      | المعروضین لابی حیان،   | ☆ |                                      | ۳۰۲/۱         |
| ۷۸۸۔ | کنز العمال للمصنف،     | ☆ |                                      | ۱۹۳/۸، ۲۲۵/۱۰ |
| ۷۸۹۔ | المسند لاحمد بن حنبل،  | ☆ | دلائل النبوة للبيهقي،                | ۲۶۴/۷         |
|      | التمهيد لابی عبد البر، | ☆ | مجمع الروائد للهيثمی،                | ۲۷/۲          |
|      | تلخیص الحیبر لابی حجر، | ☆ | فتح الباری للعسقلانی،                | ۱۴۰/۸         |
|      | التفسیر لابی کثیر،     | ☆ | الطبقات الکبری لابی سعد،             | ۳۵/۲          |
| ۷۹۰۔ | الحامع الصحیح للبخاری، | ☆ | باب کراهية الصلوة فی المقابر،        | ۶۲/۱          |
|      | الصحیح لمسلم،          | ☆ | باب النهی عن بناء المسجد علی القبور، | ۲۰۱/۱         |
|      | السنن لابی داؤد،       | ☆ | باب البناء علی القبر،                | ۴۶۰/۲         |
|      | المسند لاحمد بن حنبل،  | ☆ | السنن الکبری للبيهقي،                | ۸۰/۴          |
|      | التمهيد لابی عبد البر، | ☆ | اتحاف السادة للزبيدي،                | ۶۴/۶          |
|      | فتح الباری للعسقلانی،  | ☆ | الطبقات الکبری لابی سعد،             | ۳۵/۲          |
|      | المسند لابی عوانة،     | ☆ | کنز العمال للمصنف،                   | ۱۷۰/۴، ۱۰۰/۱۶ |
|      | المصنف لعبد الرزاق،    | ☆ |                                      | ۴۰۶/۱         |

علیہ وسلم : قَاتَلَ اللَّهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى اتَّعَلُّوْا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : یہود و نصاریٰ کو اللہ تعالیٰ مارے۔ انہوں نے اپنے انبیائے کرام کی قبروں کو سجدے کا مقام کر لیا۔

۷۹۱۔ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ الصَّدِيقَةِ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَا : لَمَّا نَزَلَتْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَفِقَ يَطْرَحُ خُمِيصَةً لَهُ عَلَى وَجْهِهِ فَإِذَا اغْتَمَّ كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهِ فَقَالَ : وَهُوَ كَذَلِكَ يَقُولُ : لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى اتَّعَلُّوْا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ . يُحَذِّرُ مِثْلَ مَا صَنَعُوا .

ام المؤمنین عائشہ صدیقہ و عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ نزع روح اقدس کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چادر روئے النور پر ڈال لیتے جب ناگوار ہوتی منہ کھول دیتے، اسی حالت میں فرمایا : یہود و نصاریٰ پر اللہ کی لعنت، انہوں نے اپنے انبیاء کی قبریں مساجد کر لیں۔ ڈراتے تھے کہ ہمارے مزار پر النور کے ساتھ ایسا نہ ہو۔

۷۹۲۔ عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَال : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ : الْإِذْنَ لِلنَّاسِ عَلَى فَاذَنْتَ لِلنَّاسِ عَلَيْهِ فَقَالَ : لَعْنُ اللَّهِ قَوْمًا اتَّعَلُّوْا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسْجِدًا ثُمَّ اغْمَى عَلَيْهِ فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ : يَا عَلِيُّ ! الْإِذْنَ لِلنَّاسِ فَاذَنْتَ لَهُمْ فَقَالَ : لَعْنُ اللَّهِ قَوْمًا اتَّعَلُّوْا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسْجِدًا ثَلَاثًا فِي مَرَضٍ مَوْتِهِ .

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وفات النور کے مرض میں مجھ سے فرمایا : لوگوں کو ہمارے حضور حاضر

|       |                                       |       |                               |
|-------|---------------------------------------|-------|-------------------------------|
| ۶۳۹/۲ | باب مرض النبی ﷺ ،                     | ۷۹۱۔  | الجامع الصحيح للبخاری ،       |
| ۲۰۱/۱ | باب النهی عن بناء المسجد على القبور ، |       | الصحيح لمسلم ،                |
| ۳۹۹/۱ | ☆ المسند لابی عوانة                   | ۲۳۸/۵ | البداية و النهاية لابن كثير ، |
| ۳۰۳/۷ | ☆ دلائل النبوة للبيهقي ،              | ۲۷۵/۶ | المسند لاحمد بن حنبل ،        |
|       | ☆                                     | ۴۰۶/۱ | المصنف لعبد الرزاق ،          |
| ۲۷/۷  | ☆ مجمع الروايد للهشمي ،               | ۲۴۲/۲ | المسند لاحمد بن حنبل ،        |
| ۴۴/۵  | ☆ التمهيد لابی عبد البر ،             | ۳۶/۲  | الطبقات الكبرى لابی سعد ،     |

ہونے کا اذن دو، میں نے اذن دیا۔ جب لوگ حاضر ہوئے فرمایا: اللہ کی لعنت ہے اس قوم پر جس نے اپنے انبیاء کی قبریں جائے سجدہ ٹھہرائیں۔ پھر حضور پر غشی طاری ہوئی جب افاقہ ہو فرمایا: اے علی! لوگوں کو اذن دو، میں نے اذن دیا، فرمایا: اللہ کی لعنت ہے اس قوم پر جس نے اپنے انبیاء کی قبریں جائے سجدہ کر لیں۔ تین بار ایسا ہی ہوا۔

۷۹۳۔ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ : إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ : أَدْخُلُوا أَصْحَابِي ، فَدَعَلُوا عَلَيْهِ وَهُوَ مُتَنَفِعٌ بِرَدِّ مَعَاظِرِي فَكَشَفَ الْقِنَاعَ ثُمَّ قَالَ : لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدًا ۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مرض وفات شریف میں ارشاد فرمایا: میرے اصحاب کو میرے حضور لاؤ، حاضر ہوئے، حضور نے روئے الور سے کپڑا ہٹا کر ارشاد فرمایا: یہود و نصاریٰ پر اللہ کی لعنت، انہوں نے اپنے انبیاء کی قبریں محل سجدہ قرار دے لیں۔

۷۹۴۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ مِنْ شِرَارِ النَّاسِ مَنْ تُذَرِّكُهُمُ السَّاعَةُ وَهُمْ أَحْيَاءٌ وَمَنْ يَتَّخِذُ الْقُبُورَ مَسَاجِدَ ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک سب لوگوں سے بدتر وہ ہیں جنکے جیتے جی قیامت قائم ہوگی اور وہ جو قبروں کو جائے سجدہ ٹھہراتے ہیں۔

۷۹۵۔ عَنْ جَنْدَبِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ

|      |                           |   |       |                                      |       |
|------|---------------------------|---|-------|--------------------------------------|-------|
| ۷۹۳۔ | المعجم الكبير للطبرانی،   | ☆ | ۱۶۴/۱ | المسند لابی داؤد اللیالی،            | ۱۱۳/۲ |
|      | المسند لاحمد بن حنبل،     | ☆ | ۲۰۴/۵ | معجم الزوائد للہیثمی،                | ۲۷/۲  |
| ۷۹۴۔ | المسند لاحمد بن حنبل،     | ☆ | ۴۰۵/۱ | المعجم الكبير للطبرانی،              | ۲۳۲/۱ |
|      | معجم الروائد للہیثمی،     | ☆ | ۱۳/۸  | المصنف لابن ابی شیبہ،                | ۳۴۵/۳ |
|      | کنز العمال للعتقی، ۲۹۱۹۲، | ☆ | ۳۴۴/۷ |                                      |       |
|      | السلسلة الصغرى، للالبانی، |   | ۲۲۵   |                                      |       |
| ۷۹۵۔ | الصحيح لمسلم،             |   |       | باب انتهى عن بناء المسجد على القبور، | ۲۰۱/۱ |
|      | کنز العمال للمتی،         | ☆ | ۳۴۴/۷ | الطبقات الكبرى لابن سعد،             | ۲۴۰/۲ |

وسلم قبل ان يموت بخمس وهو يقول : أَلَا إِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانُوا يَتَّخِذُونَ قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ وَصَالِحِيهِمْ مَسَاجِدَ ، أَلَا أَفَلَا تَتَّخِذُوا الْقُبُورَ مَسَاجِدَ ، إِنِّي أَنهَاكُمْ عَنْ ذَلِكَ ۔  
فتاویٰ رضویہ حصہ دوم ۲۲۲/۹

حضرت جناب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات پاک سے پانچ روز پہلے حضور کو فرماتے سنا۔ خبردار! تم سے اگلے انبیاء اور اولیاء کی قبروں کو محل سجدہ قرار دیتے تھے۔ خبردار! تم ایسا نہ کرنا۔ ضرور میں تمہیں اس سے منع فرماتا ہوں۔

### ﴿۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

منقولی میں حدیث جناب پر کہا۔ اسکے مانند مضمون طبرانی نے بسند جید زید بن ثابت، اور بزار نے مسند میں ابو عبیدہ بن الجراح اور ابن عدی نے کامل میں جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کیا اسکے ثبوت پر یہ عن حدیثیں اور ہونگی۔

۷۹۶۔ عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال : دعا رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : اللَّهُمَّ ! لَا تَحْجَلْ قَبْرِي وَثَنًا ، لَعَنَ اللَّهُ قَوْمًا اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا فرمائی۔ اے الہی میرے مزار کریم کو بت نہ ہونے دینا۔ اللہ کی لعنت ان پر جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبریں مسجدیں کر لیں۔

۷۹۷۔ عن أبي سعيد الخدري رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : اِسْتَقْدَّ غَضَبُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَى قَوْمٍ اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ ۔

|      |                        |   |         |   |                          |      |
|------|------------------------|---|---------|---|--------------------------|------|
| ۷۹۶۔ | المسند للاحمد بن حنبل  | ☆ | ۲۴۶/۲   | ☆ | الطبقات الكبرى لابن سعد، | ۳۵/۲ |
|      | كثر العمال للمنفق،     | ☆ | ۳۸۰/۲   | ☆ | التحفيد لابن عبد البر،   | ۴۱/۵ |
|      | الموطا لمالك           | ☆ | ۱۷۲     | ☆ | جمع العوامع للمسوطی      | ۹۹۵۲ |
|      | اتحاف السادة للزبيدي،  | ☆ | ۴۱۷/۴/۴ | ☆ | التفسير للقرطبي،         | ۵۸/۲ |
| ۷۹۷۔ | التحفيد لابن عبد البر، | ☆ | ۴۱/۵    | ☆ | الطبقات الكبرى لابن سعد، | ۳۵/۲ |
|      | الموطا لمالك،          | ☆ | ۶۰      | ☆ | المعتمد لابن ابی شيعة،   | ۳۲/۳ |

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کا غضب اس قوم پر سخت ہوا جس نے اپنے انبیاء کی قبروں کو محل سجدہ شمرایا۔

۷۹۸۔ عن عمرو بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: کانت بنو اسرائیل اتخذوا قبور انبیائہم مساجد فلعنہم اللہ تعالیٰ۔

حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بنی اسرائیل نے اپنے انبیاء کی قبروں کو محل سجدہ کر لیا تو اللہ عزوجل نے ان پر لعنت فرمائی۔

### (۸) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علامہ قاضی بیضاوی پھر علامہ طیبی شرح مشکوٰۃ پھر علامہ قاری مرقات میں لکھتے ہیں۔

كانت اليهود والنصارى يسجدون لقبور انبيائهم ويحعلونها قبله ويتوجهوا في الصلوة نحوها فقد اتخذوها اوثانا فلذلك لعنهم ومنع المسلمين عن مثل ذلك۔

یہود و نصاریٰ اپنے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے حزاروں کو سجدہ کرتے اور انہیں قبلہ بنا کر نماز میں انکی طرح منہ کرتے تو انہوں نے انکو بت بنالیا۔ لہذا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان پر لعنت کی اور مسلمانوں کو اس سے منع فرمایا۔

مجمع بحار الانوار میں ہے۔

كانوا يحعلونها قبله يسجدون اليها في الصلوة كالوثن۔

حزرات انبیاء کو قبلہ ٹھہرا کر نماز میں انکی طرف سجدہ کرتے تھے جیسے بت۔

تیسیر نیز سراج منیر شروع جامع صغیر میں ہے۔

اتخذوها جهة قبلتهم۔

مراد حدیث یہ ہے کہ انہوں نے حزارات کو سمت سجدہ بنالیا۔

زواج امام ابن حجر کی میں ہے۔

اتخاذ القبور مسجدا معناه الصلوٰۃ علیہ او الیہ ۔

قبروں کو محل سجدہ بنالینے کے معنی یہ ہیں کہ ان پر یا ان کی طرف نماز پڑھی جائے۔

علامہ توریشی نے شرح مصابیح میں دونوں صورتیں لکھیں۔

احدهما كانون يسجدون لقبور الانبياء تعظيما لهم وقصد العبادة ،

وثانيهما التوجه الى قبورهم في الصلوٰۃ ۔

ایک یہ کہ بقصد تعظیم قبور انبیاء کو سجدہ کرتے۔ دوسرے یہ کہ انکی طرف سجدہ کرتے۔

پھر فرمایا۔

و كلا الطريقین غیر مرضیہ ۔

دونوں صورتیں ناپسند ہیں۔

تو ظاہر ہے کہ قبر کی طرف سجدہ اور قبر کو سجدہ دونوں حرام ہیں اور ان احادیث کے تحت

داخل اور دونوں کو وہ سخت وعیدیں شامل۔

اقول: بلکہ صورت اول اظہر وارجح ہے۔ یہود سے عبادت غیر خدا معروف نہیں۔ لہذا علماء نے

فرمایا کہ یہودیت سے نصرانیت بدتر ہے کہ نصاریٰ کا خلاف توحید میں ہے اور یہود کا صرف

رسالت میں۔

در مختار اور رد المحتار میں ہے۔

النصرانی شرمن اليهودی فی دارین ، لان نراع النصاری فی الالهیات

ونزاع اليهود فی النبوات ،

لا جرم محرر مذہب سیدنا امام محمد نے مؤطا میں صورت اول کے داخل وعید وشمول حدیث

ہونے کی طرف صاف اشارہ فرمایا۔ باب وضع کیا۔

باب القبر يتخذ مسجدا او یصلی الیہ ۔

اور اس میں یہی حدیث ابو ہریرہ لائے، قال اللہ الیہود الخ۔

فتاویٰ رضویہ حصہ دوم ۹/۲۲۳

۷۹۹۔ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أُولَئِكَ قَوْمٌ إِذَا مَاتَ فِيهِمُ الْعَبْدُ الصَّالِحُ بَنَوْا عَلَى قَبْرِهِ مَسْجِدًا وَصَوَّرُوا فِيهَا تِلْكَ الصُّورَ ، أُولَئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللَّهِ ۔

ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نصاریٰ وہ قوم ہے کہ جب ان میں کوئی نیک آدمی فوت ہو جاتا تو اسکی قبر پر مسجد بنا لیتے اور اس میں تصویریں بناتے۔ یہ اللہ کے یہاں بدترین خلق ہیں۔

الجزاز الدیانی ص ۸۹

### (۲۳) کتابی ذمی کافر کا مسجد میں داخلہ جائز ہے

۸۰۰۔ عَنْ جَاهِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا يَدْخُلُ مَسْجِدَنَا هَذَا بَعْدَ عَامِنَا هَذَا مُشْرِكٌ إِلَّا أَهْلُ الْعَهْدِ وَنَحْنُ مُهْمٌ ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہماری اس مسجد میں اس سال کے بعد کوئی مشرک نہ آنے پائے بس ذمی اور انکے غلام۔

۸۰۱۔ عَنْ جَاهِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا يَدْخُلُ مَسْجِدَنَا هَذَا مُشْرِكٌ بَعْدَ عَامِنَا هَذَا غَيْرُ أَهْلِ الْكِتَابِ وَنَحْنُ مُهْمٌ ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس سال کے بعد ہماری اس مسجد میں کوئی مشرک نہ آنے پائے بس کتابی اور انکے غلام۔

|       |                            |         |                          |
|-------|----------------------------|---------|--------------------------|
| ۶۲/۱  | باب صلوٰۃ فی البیعة        | ۷۹۹۔    | الجامع الصحیح لنبیخاری ، |
| ۳۴/۲  | الطبقات الکبریٰ لابن سعد ، | ☆ ۵۲۱/۱ | فتح الباری للمصنّعی ،    |
| ۴۰۰/۱ | المسند لابی عوانہ ،        | ☆ ۵۱/۶  | المسند لاحمد بن حنبل ،   |
|       |                            | ☆ ۱۶۸/۱ | التحفید لابن عبد البر ،  |
|       |                            | ☆ ۳۸۶/۴ | المسند لاحمد بن حنبل ،   |
|       |                            | ☆ ۲۹۶/۴ | المسند لاحمد بن حنبل ،   |



## ﴿۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

در مختار میں ہے۔

جواز دخول الذمی مسجدًا - ذمی کا مسجد میں جانا جائز ہے۔

سب سے اجل واعظم خود محرر مذہب امام محمد کا جامع صغیر میں ارشاد ہے۔

محمد عن ابی یوسف یعقوب عن ابی حنیفۃ ، لا بأس ان یدخل اهل

الذمة المسجد الحرام -

یعنی امام محمد امام ابو یوسف سے راوی کہ امام اعظم نے فرمایا: رضی اللہ عنہم۔ ذمیوں کا مسجد حرام میں جانا مضا فقہ نہیں۔ ذمی مراد ہوا اور کافر سے تعبیر کریں کیا بعید ہے۔ ذمی بھی کافر ہی ہے۔ یونہی مستامن مراد ہوا اور حربی سے تعبیر کریں کیا عجب ہے۔ مستامن بھی حربی ہے۔ مگر ذمی یولیں اور اس سے حربی بھی مراد ہو یہ کس طرح مقول کہ اب تخصیص ذمی محض بے معنی و موجب فلفلہ نہیں ہوگی کہ حربی ہرگز معنی ذمی میں نہیں۔

لا جرم علامہ سید احمد طحطاوی و علامہ سید محمد شامی عشیان در مختار کو اس میں تردد ہوا کہ مستامن کیلئے بھی جواز ہے یا نہیں۔

پھر اس پر استدلال علماء بالحدیث سے سند لا کر بھی جزم نہ کیا اور کتب سے تحقیق کرنے کا حکم دیا۔ دونوں کتابوں کی عبارت یہ ہے۔

انظر هل المستامن و رسول اهل الحرب مثله و مقتضى استدلالهم على

الجواز بانزال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم وفد ثقیف فی المسجد حواره

و یحرر۔

غور طلب ہے کہ مستامن اور حربیوں کا ایلچی بھی (کہ وہ بھی مستامن ہوتا ہے) اس حکم میں ذمیوں کے مثل ہے یا نہیں۔ علماء کہ جواز پر اس سے دلیل لائے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وفد ثقیف کو مسجد شریف میں اتارا۔ یہ مستامن کیلئے جواز چاہتا ہے۔ بات ہنوز تحقیق طلب ہے۔

اقول: مستامن کیلئے خود قرآن کریم سے اشارہ نکال سکتے ہیں۔ کہ

ان احد من المشرکین استجارک فاجره حتی یسمع کلام الله ثم ابلعه

مامنہ۔

اے محبوب اگر کوئی مشرک تم سے پناہ چاہے تو اسے پناہ دو کہ اللہ کا کلام نے پھر اسے اسکی امن کی جگہ پہونچا دو۔

حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے کوئی مجلس نہ تھی سوا مسجد کریم کے۔ ولہذا وفود یہیں حاضر ہوتے۔ اور اس میں متون کا خلاف نہیں۔ ہدایہ میں ہے۔

مستامن جب تک دارالاسلام میں ہے بمنزلہ ذمی ہے۔ ذمہ مؤبدہ اور مؤقتہ دونوں ہوتا ہے۔

کافی امام نسفی فصل امان میں ہے۔

المراد بالذمة العهد مؤقتا كان او مؤبدا وذلك الامان وعقدہ الذمة۔

ذمہ سے عہد مراد ہے ایک میعاد معین تک ہو یا ہمیشہ کیلئے۔ یہ امان وعقد ذمہ ہے۔

یہیں کہہ سکتے ہیں کہ ذمی اور حربی برابر ہیں۔ یعنی مستامن کہ اسکے لئے بھی ایک وقت تک ذمہ ہے۔

بالجملہ جواز خاص ذمی کیلئے تھا اور یہ حربی لے دوڑے۔

امام بدرالدین محمود عینی وغیرہ اکابر کی روایت ہے کہ ہمارے امام مذہب سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مذہب میں ذمیوں میں بھی جواز صرف کتابی کے لئے ہے۔

قال ابو حنیفۃ یحوز للکتابی دون غیرہ واحتج بما رواہ احمد بسند جید

محدثہ القاری۔

امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: مسجد میں کتابی ذمی کا آنا جائز ہے اور کفار و مشرکین کا نہیں۔ امام اعظم اس پر اس حدیث سے سند لائے جو امام اعظم نے اپنی مسند میں کھری اسناد کے ساتھ روایت کی۔

امام عینی کا مذکورہ حدیث کی سند کو سند جید کہنا ہمارے اصول کے مطابق ہے۔ لہذا ہم پر یہ لازم نہیں کہ ہم محدثین کے اصول کی خاطر اپنے اصول چھوڑ دیں چہ جائیکہ ایک متأخر عالم شافعی کے قول کی خاطر۔ کہ علامہ شہاب الدین احمد بن علی بن حجر العسقلانی الشافعی المتوفی ۸۵۲ھ نے تقریب التہذیب میں اس حدیث کے راوی اشعث بن سوار کو ضعیف کہا ہے۔ لہذا تم اس

جرح و تنقید پر کان نہ دہرو۔

کیونکہ اشعث بن سوار تو امام شعبہ، امام ثوری اور یزید بن ہارون وغیرہم اجلۃ ائمہ کے شیوخ و اساتذہ سے ہیں۔ اور امام شعبہ کی روایت میں احتیاط معلوم ہے۔ (۱) امام ذہبی فرماتے ہیں: اشعث بن سوار کی جلالت شان کے پیش نظر انکے شیخ ابواسحاق سیبسی نے ان سے روایت کی۔ (۲) امام سفیان ثوری نے کہا: اشعث مجالد سے قوی تر ہیں۔ (۳) ابن مہدی کا قول ہے: مجالد سے مرتبہ میں اعلیٰ ہیں حالانکہ مجالد رجال صحیح مسلم سے ہیں۔ (۴) ابن معین نے کہا: اشعث اسمعیل بن مسلم کے مقابلہ میں مجھے زیادہ محبوب ہیں۔ (۵) امام احمد (۶) اور امام عجل نے کہا: وہ حدیث میں محمد بن سالم کی بہ نسبت راجح تر ہیں۔ (۷) عثمان بن ابی شیبہ نے انکو صدوق کہا۔ (۸) ابن شاہین نے ثقات میں ذکر کیا۔ (۹) ابن عدی نے کہا: میں نے انکے متن کو منکر نہیں پایا۔ (۱۰) بزار نے کہا: ہم نے کسی کو انکی حدیث چھوڑتے ہوئے نہیں دیکھا مگر وہی لوگ جنکو علم حدیث میں قلیل معرفت حاصل ہے۔

اب رہا ابن معین کے قول میں اختلاف کہ کبھی انکو دون الفقہ اور فوق الضعیف کہتے ہیں۔ تو یہ حدیث کے حسن ہونے کیلئے کافی ہے۔ جیسے امام ذہبی نے محمد بن ابی حنفہ کے بارے میں فرمایا: انکے بارے میں کچھ کلام ہے۔ اسی لئے ابن معین کبھی انکو ثقہ کہتے ہیں اور کبھی صالح۔ نیز کبھی یس بالقیوی اور کبھی ضعیف، حالانکہ یہ رجال صحیح بخاری و صحیح مسلم سے ہیں۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ اشعث بن سوار کی توثیق کی گئی ہے اور کبھی ان پر جرح و قدح نہیں ہوئی۔ بلکہ جرح مفسر اصلاً منقول نہیں۔ تو انکی حدیث حسن ہے۔ اسی لئے امام عینی نے فرمایا:

حدیث مذکور کی سند جید ہے۔

غز العیون والیہا تر میں ہے۔

لا یمنع من دخول المسعد الذمی الکتابی بخلاف غیرہ واحتج له الامام

بما رواه احمد عن جابر رضى الله تعالى عنه۔

ذی کتابی کو مسجد میں آنے سے نہ روکا جائیگا بخلاف دیگر کافر کے۔ اور اس پر امام اعظم

اس حدیث سے سند لائے جو امام احمد نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔

غایۃ البیان علامہ اتقانی کتاب القضاء میں ہے۔

قال شمس الائمة السرخسی فی شرح ادب القاضی وقد ذکر فی السیر  
الکبیر ان المشرک یمنع من دخول المسجد عملاً بقول اللہ تعالیٰ : انما المشرکون  
نجس ۔

امام شمس الائمہ سرخسی نے شرح ادب القاضی میں فرمایا کہ امام محمد نے سیر کبیر میں فرمایا  
ہے : مشرکوں کو مسجد میں نہ آنے دیا جائیگا۔ اس ارشاد الہی پر عمل کرتے ہوئے کہ ”مشرک نرے  
نا پاک ہیں“۔

نیز مشرکین عرب کو ذمی بنانا روانہ تھا۔ ان پر صرف دو حکم تھے۔ اسلام لائیں ورنہ تلواریں۔  
تو وہاں ذمی نہ تھے مگر کتابی۔ تو استثناء منقطع ہے۔ اور دوسری حدیث نے صاف کتابی کی  
تصریح کر دی۔ فلولہ الحمد ۔

اس حدیث حسن نے صاف ارشاد فرمایا کہ اس سے پہلے جو کسی مشرک یا کافر غیر ذمی  
کیلئے اجازت تھی منسوخ ہو گئی کہ فرمایا : بعد عامنا ہذا۔ اس سال کے بعد کوئی مشرک نہ آنے  
پائے سوا ذمی کے۔

حنافین جتنی روایات پیش کریں ان پر لازم ہے کہ اس واقعہ کے بعد اس ارشاد کے بعد  
ہونے کا ثبوت دیں ورنہ سب جوابوں سے قطع نظر ایک سید ہا سا بھی جواب بس ہے کہ وہ منسوخ  
ہو چکا اور وہ ہرگز اسکا ثبوت نہیں دے سکتے۔ خصوصاً بعد عامنا ہذا ، کالفظ کریم ارشاد  
فرما رہا ہے کہ یہ ارشاد بعد نزول سورۃ براءت ہے۔ غالباً حدیث کا یہ لفظ پاک ارشاد الہی سے  
ماخوذ ہے۔

انما المشرکون نجس فلا یقربوا المسجد الحرام بعد عامہم ہذا ۔  
مشرک نرے نا پاک ہیں تو اس سال کے بعد حرمت والی مسجد کے پاس نہ آئیں۔  
تو پہلے کے وہ وقائع پیش کرنا محض نادانی۔ لیکن لیڈران تو ڈھونڈ ڈھونڈ کر منسوخات پر  
بھی عمل کر رہے ہیں کہ اس میں اپنا بچاؤ دیکھتے ہیں۔ و خمسہ ہنا المبطلون ۔  
الحجۃ الموترۃ ۔ ۸۴۵۸۱ (۳۴)

## حضور ہر ہفتہ مسجد قبا تشریف لیجاتے

۸۰۲۔ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یأتی مسجد قبا کل سبت ماشیا او راکبا۔  
حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر ہفتہ پیدل یا سواری پر مسجد قبا تشریف لاتے۔

## ۸۔ امامت

### (۱) افضل کو امام بناؤ

۸۰۳۔ عن ابی امامة الباهلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِنْ سَرُّکُمْ اَنْ تُقْبَلَ صَلَوتُکُمْ فَلِیَوْمٍ مُّکُمْ خَیَارُکُمْ ۔  
حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تمہیں اس بات کی خوشی ہے کہ تمہاری نماز قبول ہو تو تم میں بہتر شخص امامت کرے۔ ۱۲م فتاویٰ رضویہ حصہ اول، ۱۰/۲۵

۸۰۴۔ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِجْعَلُوا اَیَّتَکُمْ خَیَارُکُمْ فَإِنَّهُمْ فِیْمَا بَیْنَکُمْ وَبَیْنَ رَبِّکُمْ ۔  
حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے اماموں کو بہتر چنو کہ وہ تمہارے اور رب کے درمیان قبولیت نماز کا وسیلہ ہیں۔ ۱۲م فتاویٰ رضویہ حصہ اول، ۱۰/۲۵

### (۲) افضل شخص کی امامت بہتر ہے

۸۰۵۔ عن مرثد بن ابی مرثد الغنوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِنْ سَرُّکُمْ اَنْ یُقْبَلَ اللہ صَلَوتُکُمْ فَلِیَوْمٍ مُّکُمْ خَیَارُکُمْ، فَإِنَّهُمْ وَفَدُکُمْ فِیْمَا بَیْنَکُمْ وَبَیْنَ رَبِّکُمْ ۔  
حضرت مرثد بن مرثد غنوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تمہیں اس بات کی خوشی ہے کہ اللہ تمہاری نماز قبول کرے تو تم میں بہتر شخص امامت کرے، کیونکہ وہ تمہارے اور رب کے درمیان قبولیت نماز کا وسیلہ ہیں۔

|      |                            |   |       |   |                                 |      |
|------|----------------------------|---|-------|---|---------------------------------|------|
| ۸۰۳۔ | المستدرک للحاکم            | ☆ | ۲۲۲/۳ | ☆ | جامع العوامع للسيوطی            | ۷۶۵۱ |
|      | كشف المعاني للعجلوني،      | ☆ | ۱۴۰/۲ | ☆ | کثر العمال للمعتز، ۲۰۳۴۳، ۷/۵۷۹ |      |
|      | الاسرار المرموعة للقاری،   | ☆ | ۲۳۴   | ☆ | تذکرة الموضوعات للمعتز، ۴۰      |      |
|      | الفوائد المجموعة للشوکانی، | ☆ | ۳۶    | ☆ |                                 |      |
| ۸۰۴  | السنن للدارقطنی،           | ☆ | ۱۹۷/۱ | ☆ | نصب الراية للزبلي،              | ۲۲/۲ |
|      | كشف المعاني للعجلوني،      | ☆ | ۱۴۰/۲ | ☆ |                                 |      |
| ۸۰۵۔ | المستدرک للحاکم،           | ☆ | ۲۲۲/۳ | ☆ |                                 |      |

وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تمہیں خوش آئے کہ خدا تمہاری نماز قبول کرے تو چاہئے کہ تمہارے بہتر تمہاری امامت کریں کہ وہ تمہارے سفیر ہیں تمہارے اور تمہارے رب کے درمیان۔

فتاویٰ رضویہ ۱۷۲/۳

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ احادیث اگرچہ ضعیف ہیں لیکن ایک دوسرے کی مؤید ہیں کہ علیحدہ علیحدہ تین صحابہ کرام سے مروی ہیں۔

فتاویٰ رضویہ ۳/

(۳) امام کی بغیر اجازت دوسرا نماز نہ پڑھائے

۸۰۶۔ عن ابی مسعود الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی

تعالیٰ علیہ وسلم: لَا يَوْمَنَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِي سُلْطَانِهِ۔ فتاویٰ رضویہ ۱۵۰/۳

حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص کسی کی امامت اس کی امامت کے مقام پر نہ کرے۔ ۱۲م

۸۰۷۔ عن مالک بن الحویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ زَارَ قَوْمًا فَلَا يَوْمُ مِنْهُمْ وَلَيْسَ مِنْهُمْ رَجُلٌ مِنْهُمْ۔

فتاویٰ رضویہ ۱۵۰/۳

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی قوم سے ملاقات کیلئے جائے تو اس کی امامت نہ کرے بلکہ اسی قوم کا کوئی شخص امامت کرے۔ ۱۲م

|        |                         |                   |                         |
|--------|-------------------------|-------------------|-------------------------|
| ۲۳۶/۱  | باب فضل صلوٰۃ الجماعة،  | ۸۰۶۔              | الصحيح لمسلم،           |
| ۸۶/۱   | باب من احق بالامامة،    |                   | السنن لابی داؤد،        |
| ۷۰/۱   | باب من احق بالامامة،    |                   | السنن لابن ماجه،        |
| ۲۳۱/۱۷ | المعجم الكبير للطبرانی، | ۹۰/۳              | السنن الكبرى للبيهقي،   |
| ۲۴۳/۱  | المستدرک للحاكم،        | ۱۵۱/۷             | تاريخ بغداد لمعطي،      |
|        | ۸۸/۱                    | باب امامة الزائر، | ۸۰۷۔ السنن لابی داؤد،   |
| ۱۲۶/۳  | السنن الكبرى للبيهقي،   | ۳۴/۳              | المستدرک لاحمد بن حنبل، |
| ۳۹۸/۳  | شرح المسألة لبغوي،      | ۲۸۶/۱۹            | المعجم الكبير للطبرانی، |

(۴) ناپسندیدہ امام کی نماز مقبول نہیں

٨٠٨ - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ: إِنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ثَلَاثَةٌ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُمْ صَلَوةً، مَنْ تَقَدَّمَ قَوْمًا وَهُمْ لَهُ كَارِهُوْنَ، وَرَجُلٌ أَتَى الصَّلَوةَ ذَهَابًا، وَالدَّهَارُ أَنْ يَأْتِيَهَا بَعْدَ أَنْ تَفُوتَهُ، وَرَجُلٌ اعْتَبَدَ مُحَرَّرَةً.

فتاوى رضوية ١٥٦/٣

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے تھے: تین لوگوں کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ ایک وہ امام جس سے قوم ناراض ہو۔ دوسرا وہ شخص جو نماز کو دیر سے آئے یعنی وقت نکال کر پڑھے۔ تیسرا وہ شخص جو آزا کردہ غلام کو پھر غلام بنالے۔ ۱۲م

وفي الباب عن انس وعن ابي امامة الباهلي وعن عبد الله بن عباس وعن  
طلحة التيمي رضي الله تعالى عنهم -

۸۰۹۔ عن طلحة بن عبيد الله رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: أَيُّمَا رَجُلٍ أَمَّ قَوْمًا وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ لَمْ تُحَاوِرْ صَلَاتَهُ أَذْنِيهِ - حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی قوم کی امامت کی اور وہ اس سے ناراض ہے تو اس کی نماز مقبول نہیں۔ ۱۲م

فتاویٰ رضویہ ۳/۲۳۳

٨١٠ - عَنْ عَطَاءِ بْنِ دِينَارٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مَرْسِلًا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ثَلَاثَةٌ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُمْ صَلَوةٌ وَلَا تَصَعَّدُ إِلَى السَّمَاءِ وَلَا تُحَازِرُهُمْ، رَجُلٌ أَمَّ قَوْمًا وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ ، وَرَجُلٌ صَلَّى عَلَى حِمَاةٍ وَلَمْ يُؤْمَرْ

|               |                                     |                                   |       |
|---------------|-------------------------------------|-----------------------------------|-------|
| ٨٨/١          | باب الرجل يوم القوم وهم له كارهون ، | المس لايس داود ،                  | ٨٠٨ - |
| ٦٩/١          | باب من ام قوما وهم له كارهون ،      | المس لايس ماجه ،                  |       |
| ٣٢/١٦ ، ٤٣٨١٣ | كثر العمال للمعتق ، ☆               | الترغيب و الترهيب للمسنري ، ٣١٣/١ |       |
| ١٧٢/٣         | اتحاف السادة للريدي ، ☆             | الحسن الكبير للميهقي ، ١٢٨/٣      |       |
| ٦٨/٢          | مجمع الزوائد للمهشمي ، ☆            | المجمع الكبير لطيراني ، ٧٤/١      | ٨٠٩ - |
| ٥٩٠/٧ ، ٢٠٣٩٥ | كثر العمال للمعتق ، ☆               | الترغيب و الترهيب للمسنري ، ٣١٣/١ |       |



وَأَمْرًا دَعَاَهَا زَوْجُهَا مِنَ اللَّيْلِ فَأَبَتْ عَلَيْهَا۔ فتاویٰ رضویہ ۲۳۳/۳

حضرت عطاء بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین لوگوں کی نماز قبول نہیں ہوتی آسمان پر نہیں جاتی اور سروں سے تجاوز نہیں کرتی۔ ایک وہ امام جس سے مقتدی ناراض ہوں۔ دوسرے وہ جس نے ولی کی اجازت کے بغیر نماز جنازہ پڑھی۔ تیسرے وہ عورت کہ شوہر نے اسے اپنے پاس رات کو بلایا اور اس نے انکار کر دیا۔

۱۴م

۸۱۱۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ثَلَاثَةٌ لَا تَرْتَعِبُ صَلَوَتُهُمْ فَوْقَ رُؤُسِهِمْ شَبْرًا ، رَجُلٌ أَمَّ قَوْمًا وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ ، وَامْرَأَةٌ بَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَلَيْهَا سَاحِطٌ ، وَأَخْوَانٌ مَتَّعَارِغَانِ ۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخصوں کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ ایک وہ کہ کسی جماعت کی امامت کرے اور انہیں اسکی اقتدا ناگوار ہو۔ دوسرے وہ عورت کہ رات اس حال میں گزارے کہ اس کا شوہر اس سے ناراض ہو۔ تیسرے آپس میں لڑنے والے دو مسلمان بھائی۔

فتاویٰ رضویہ ۵۲۱/۶

۸۱۲۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ثَلَاثَةٌ لَعَنَهُمُ اللَّهُ ، مَنْ تَقَدَّمَ قَوْمًا وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ ، وَامْرَأَةٌ بَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَلَيْهَا سَاحِطٌ ، وَرَجُلٌ سَمِعَ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ فَلَمْ يُحِبْ ۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخصوں پر اللہ کی لعنت۔ ایک وہ امام کہ لوگوں کو اسکی اقتدا پسند نہیں۔

فتاویٰ رضویہ ۱۵۶/۳

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخصوں پر اللہ کی لعنت۔ ایک وہ امام کہ لوگوں کو اسکی اقتدا پسند نہیں۔

۸۱۰۔ السلسلة الصحيحة للابانی، ۶۵، ☆

۸۱۱۔ السنن لابن ماجہ، باب من ام قوما وهم له كارهون، ۶۹/۱

اتحاف السادة للزبيدي، ۱۷۱/۳ ☆ الترغيب والترهيب للعسکری ۳۱۴/۱

الجامع الصغير للسيوطي، ۲۱۳/۱ ☆ یہ حدیث حسن ہے

دوسری وہ عورت کہ رات شوہر کی ناراضگی میں گزارے۔ تیسرے وہ جو اذان سننے اور نماز کو نہ آئے۔ ۱۲

(۲) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں  
اگر ناگواری و ناپسندیدگی کسی امر شرعی کی وجہ سے ہے تو ایسے شخص کی امامت مکروہ تحریمی ہے۔  
فتاویٰ رضویہ ۱۸۲/۳

(۵) نابینا کی امامت درست ہے

۸۱۳۔ عن أنس بن مالك رضى الله تعالى عنه قال : ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم استخلف ابن أم مكتوم يوم الناس وهو أعمى ۔  
حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن ام مکتوم کو لوگوں کی امامت کیلئے اپنا خلیفہ بنایا حالانکہ وہ نابینا تھے۔ ۱۲

(۶) امام اونچی جگہ کھڑا نہ ہو

۸۱۴۔ عن حذيفة بن اليمان رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : إذا أم الرجل القوم فلا يقوّم في مكانٍ أرفع من مقامهم أو نحو ذلك ۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص نمازیوں کی امامت کرے تو ان کے مقام سے اونچی جگہ میں نہ کھڑا ہو۔

۸۱۵۔ عن أبي مسعود الأنصاري رضى الله تعالى عنه قال : ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم بهي ان يقوم الامام فوق شئ ويقتي الناس خلفه ۔  
حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ امام اونچا کھڑا ہو اور مقتدی نیچے رہیں۔ فتاویٰ رضویہ ۳۱۴/۳

## (۷) فاسق و فاجر کی اقتدا بحالت مجبوری جائز ہے

۸۱۶۔ عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لَا يُؤْمِنُ فَاجِرٌ مُّؤْمِنًا إِلَّا أَنْ يَقْهَرَهُ بِسُلْطَانِهِ يَخَافُ سَيْفَهُ أَوْ سَوْطَهُ۔  
فتاویٰ رضویہ ۱۵۵/۳

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہرگز کوئی فاجر مومن کی امامت نہ کرے مگر یہ کہ وہ اسے اپنی سلطنت کے زور سے مجبور کر دے کہ اسکی تلوار یا تازیانہ کا ڈر ہو۔

۸۱۷۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال : صَلُّوا خَلْفَ كُلِّ بَرٍّ وَفَاجِرٍ، وَصَلُّوا عَلَىٰ كُلِّ بَرٍّ وَفَاجِرٍ، وَخَافُوا مَعَ كُلِّ بَرٍّ وَفَاجِرٍ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر نیک و بد کے پیچھے نماز پڑھ لو، اور ہر نیک و بد پر نماز پڑھو، اور ہر نیک و بد کے ساتھ جہاد کرو۔

## (۳) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ جواز اس معنی پر ہے کہ فرض اتر جائیگا نہ کہ کوئی کراہت نہیں۔ شامی میں صراحت ہے کہ فاسق و مبتدع کے پیچھے نماز مکروہ و منہج ہے۔ اصل یہ ہے کہ نماز عام کی امامت سلاطین خود کرتے تھے یا جسے وہ مقرر کریں۔ اور بعض وقت حکام بد مذہب اور فاسق بھی ہوئے۔ انکے پیچھے نماز نہ پڑھنے سے وہی اندیشہ تھا تلوار اور تازیانہ کا جو حدیث میں گذرا۔ اسی بنا پر یہ حدیث آئی کہ ضرورت کے وقت پڑھ لے۔ اور علما نے فرمایا ہے کہ یہ حکم اس صورت میں ہے کہ اس کا فسق حد کفر تک نہ پہنچا ہو اور کوئی مرد صالح موجود نہ ہو۔ دیکھو اشعۃ اللمعات، پھر اسکے پیچھے صاف لکھ دیا کہ انکے پیچھے نماز مکروہ ہے۔ دیکھو مرقات شرح مشکوٰۃ۔ علاوہ بریں اس حدیث کی

صحت میں بھی علمائے محدثین مثل دارقطنی و بیہقی وغیرہما کو کلام ہے۔

مگر غیر مقلدین اس حدیث پر اپنی خاص غرض کیلئے زور دیتے ہیں کہ اگرچہ مبتدع و فاسق ہیں مگر انکے پیچھے نماز پڑھنی واجب ہے۔ اور انکے پیشوا اسماعیل دہلوی نے بھی یہی حدیث لوگوں کو وعظ میں سنا کر جہاد پر ابھارا تھا۔

اعلہا الحق الحقی - ۱۷-۱۸

## (۸) عورتوں کی امام درمیان میں کھڑی ہو

۸۱۸۔ عن ابراہیم النخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان ام المومنین عائشة الصديقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا كانت تلوم النساء فی شهر رمضان فتقوم وسطا۔  
حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ماہ رمضان المبارک میں عورتوں کی امامت فرماتیں تو درمیان میں کھڑی ہوتیں۔ ۱۲م  
فتاویٰ رضویہ ۳/۳۷

۸۱۹۔ عن ربيعة الحنبلية رضى الله تعالى عنها قالت : ان ام المومنين عائشة الصديقة رضى الله تعالى عنها امتهن وقامت بينهن فى صلوة مكتوبة۔  
حضرت ربيعة حنفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عورتوں کی امامت فرمائی تو فرض نماز میں انکے درمیان تشریف فرما ہوئیں۔

|       |                             |                       |      |
|-------|-----------------------------|-----------------------|------|
| ۳۴۳/۱ | باب فی المرو مع ائمة الحور، | السنن لابی داؤد،      | ۸۱۷۔ |
| ۱۹/۴  | کتاب الحائز،                | السنن الکبری للبیہقی، |      |
| ۱۵۵/۱ | باب صلوة النساء جماعة،      | السنن للدارقطنی،      | ۸۱۸۔ |
| ۱۵۵/۱ | باب صلوة النساء جماعة،      | السنن للدارقطنی،      | ۸۱۹۔ |

## ۹۔ جماعت

### (۱) فضیلت جماعت

۸۲۰۔ عن ابی بکر بن سلیمان بن حشمة رضى الله تعالى عنه ان عمر بن الخطاب رضى الله تعالى عنه فقد سلیمان بن ابی حشمة رضى الله تعالى عنه فى صلوة الصبح، وان عمر بن الخطاب غدا الى السوق ومسكن سليمان بين السوق والمسجد فمر على الشفاء أم سليمان فقال لها : لم أر سليمان فى صلوة الصبح فقالت : إنه بات يصلى فغلبه عيناه فقال عمر : لأن أشهد صلوة الصبح فى الجماعة أحب الى أن أقوم ليلة .

حضرت ابو بکر بن سلیمان بن ابی حشمة رضى الله تعالى عنہما سے روایت ہے کہ امیر المومنین سیدنا عمر فاروق اعظم رضى الله تعالى عنہ نے فجر کی نماز میں حضرت سلیمان بن ابی حشمة کو نہیں پایا۔ پھر حضرت عمر فاروق اعظم چاشت کے وقت بازار کی طرف نکلے اور حضرت سلیمان کا مکان بازار اور مسجد کے درمیان واقع تھا۔ لہذا آپ کا گذر حضرت سلیمان کی والدہ حضرت شفاء رضى الله تعالى عنہا کے پاس سے ہوا تو آپ نے ان سے فرمایا: میں نے سلیمان کو فجر کی نماز میں نہیں دیکھا۔ انہوں نے کہا: کہ وہ رات گئے تک نماز پڑھتے رہے لہذا صبح کی نماز کے بعد اگلی آنکھ لگ گئی۔ اس پر حضرت عمر نے فرمایا: مجھے صبح کی نماز جماعت کے ساتھ اس بات سے زیادہ محبوب ہے کہ میں رات بھر نماز پڑھوں۔ ۱۲م

### (۲) اسلام میں سب سے پہلی جماعت

۸۲۱۔ عن عفيف الكندي رضى الله تعالى عنه قال : حثت فى الجاهلية الى مكة وأنا أريد اتباع لأهلى من ثيابها وعطرها، فأتيت العباس وكان رجلاً تاجراً، فامسى عنده جالس انظر الى الكعبة وقد كلفت الشمس وارتفعت فى السماء فذهبت اذا قبل شاب فنظر الى السماء ثم قام مستقبل الكعبة فلم البث الا يسيراً حتى جاء غلام فقام عن يمينه ثم لم يلبث الا يسيراً حتى جاءت امرأة فقامت

خلفها فرکع الشاب فرکع الغلام والمرأة فسجد الشاب فسجد العلام والمرأة فقلت : يا عباس ! أمر عظيم ، فقال : أمر عظيم ، تدري من هذا الشاب ؟ هذا محمد بن عبد الله ابن أخي ، تدري من هذا الغلام ؟ هذا علي بن أخي ، تدري من هذه المرأة ؟ هذه خديجة بنت خويلد زوجته ، إن ابن أخي هذا حدثني إن رب السموات والارض أمره بهذا الدين ، ولم يسلم معه غير هؤلاء الثلاثة ۔

حضرت عقیف کنڈی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں زمانہ جاہلیت میں مکہ معظمہ آیا کہ مجھے اہل خانہ کیلئے کپڑے اور عطر خریدنا تھا۔ لہذا میں حضرت عباس کے پاس پہنچا کہ وہ ان چیزوں کی تجارت کرتے تھے۔ میں انکے پاس بیٹھا ہوا کعبہ معظمہ کو دیکھ رہا تھا۔ دن خوب چڑھ گیا تھا کہ ایک جوان تشریف لائے اور آسمان کو دیکھ کر رو بکعبہ ہو گئے۔ ذرا دیر میں ایک لڑکے تشریف لائے وہ انکے واسطے ہاتھ پر قائم ہوئے۔ تھوڑی دیر میں ایک بی بی تشریف لائیں وہ پیچھے کھڑی ہوئیں۔ پھر جوان نے رکوع فرمایا تو یہ دونوں رکوع میں گئے۔ پھر جوان نے سر مبارک اٹھایا تو ان دونوں نے اٹھایا۔ جوان سجدہ میں گئے تو یہ دونوں بھی گئے۔ انہوں نے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مال پوچھا۔ کہا: یہ میرے بھتیجے محمد بن عبد اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ اور یہ لڑکے میرے بھتیجے علی اور بی بی خدیجہ الکبریٰ ہیں۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ میرے یہ بھتیجے کہتے ہیں کہ آسمان وزمین کے مالک نے انہیں اس دین کا حکم دیا ہے اور انکے ساتھ ابھی یہی دو مسلمان ہوئے ہیں۔

فتاویٰ رضویہ ۲/۲۱۹

### (۳) جماعت کی تاکید

۸۲۲۔ عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال : ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم قال : وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَمُرَّ بِحَطْبٍ لِيُحْطَبَ ثُمَّ أَمُرَّ

|      |                                  |                                      |       |
|------|----------------------------------|--------------------------------------|-------|
| ۸۲۲۔ | الجامع الصحيح لنبخاری،           | باب وجوب صلوة الجماعة،               | ۸۹/۱  |
|      | الجامع للترمذی،                  | باب ما جاء فیمن سمع النداء فلا یجیب، | ۳۰/۱  |
|      | الصحيح لمسلم،                    | باب فصل صلوة الجماعة،                | ۲۳۶/۱ |
|      | السنن لابی داؤد،                 | باب التشدید فی ترک الجماعة،          | ۸۱۱   |
|      | السنن لابن ماجه،                 | باب التعلیظ فی التبعیف، عن الجماعة،  | ۵۸/۱  |
|      | المستدرک للحاکم،                 | ☆ ۲۹۲/۱ المسند لابی عوانة،           | ۶/۲   |
|      | کتر العمال للمثنی، ۲۰۳۵۷، ۵۸۲/۷، | ☆ الموطا لامام مالک،                 | ۴۵    |

بِالصَّلَاةِ فَيُؤَدِّنَ لَهَا ثُمَّ أَمَرَ رَجُلًا فَيَوْمُ النَّاسِ ثُمَّ أُخَالِفَ إِلَى رَجُلٍ فَأَحْرَقَ عَلَيْهِمْ  
بُيُوتَهُمْ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُهُمْ أَنَّهُ يَحْدُ عِرْقًا سَجِينًا أَوْ مِرْمَاةً تَبِينُ  
حَسَنَتَيْنِ لَشَهِدَ الْعِشَاءَ۔  
فتاویٰ رضویہ ۳/۳۳۶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
نے ارشاد فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ بلاشبہ میں یہ  
چاہتا ہوں کہ لکڑیاں جمع کی جائیں، پھر میں نماز کیلئے اذان کا حکم دوں اور کسی کو نماز پڑھانے  
کیلئے مقرر کروں۔ پھر ان لوگوں کے گھر جو نماز کیلئے نہیں آتے جا کر ان کے سمیت انکے گھر  
جلا دوں۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ اگر یہ لوگ یہ جانتے کہ انہیں  
قریب ہڈی جس پر گوشت کا خفیف حصہ لپٹا رہ گیا ہو یا بکری کے اچھے دو کھربلیں گے تو ضرور نماز  
عشاء میں حاضری دیتے۔ ۱۲م

۸۲۳۔ عَنْ كَعْبِ بْنِ عَجْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَإِذَا النَّاسُ عُرُونَ وَادْهَمَ قَلِيلُونَ، فَغَضِبَ غَضِبًا  
شَدِيدًا لَا أَعْلَمُ أَنَّهُ رَابِعُهُ غَضِبَ غَضِبًا شَدِيدًا مِنْهُ ثُمَّ قَالَ : لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَمُرَّ رَجُلًا  
يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ ثُمَّ أَتْبِعُ هَذِهِ الدُّوْرَ الَّتِي تَحْلِفُ أَهْلُهَا عَنْ هَذِهِ الصَّلَاةِ فَأَضْرِمُهَا  
عَلَيْهِمْ بِالْيَمْرِانِ۔  
فتاویٰ رضویہ ۳/۳۳۶

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم مسجد نبوی میں تشریف لائے تو کچھ لوگ غیر حاضر تھے اور جو موجود تھے وہ  
قلیل۔ حضور یہ دیکھ کر نہایت غضبناک ہوئے، میں نے ایسا غضب کبھی نہ دیکھا۔ پھر فرمایا:  
میرے دل میں آتا ہے کہ کسی کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے پھر میں ان گھروں کو تلاش  
کروں جن کے باشندے اس نماز میں حاضر نہ ہوئے اور ان لوگوں پر انکے گھر آگ سے  
پھونک دوں۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علامہ بدرالدین محمود عینی نے عمدۃ القاری میں بعض محدثین کے حوالے سے ذکر  
کیا کہ اس حدیث سے جماعت کا عدم وجوب ثابت ہوتا ہے حالانکہ جماعت کے وجوب کے

سلسلہ میں اس حدیث کو ذکر کیا جاتا ہے۔ عدم وجوب اس طرح ثابت کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جماعت میں حاضر نہ ہونے والوں کی طرف جانے کا ارادہ اس وقت فرما رہے ہیں جب کہ جماعت قائم ہو جائے۔ اگر جماعت واجب عین ہوتی تو آپ اسے چھوڑ کر جانے کا ارادہ نہ فرماتے۔

امام عینی نے ابن یزیدہ کے قول سے اسکو اس طرح محل نظر قرار دیا کہ بعض اوقات اہم واجب کی وجہ سے دوسرے واجب کو ترک کیا جاسکتا ہے۔

اقول: بعد اقامت حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مسجد کے ارد گرد لوگوں کے گھروں کو جلانے کیلئے مشعل لے کر جانا اور مسجد واپس لوٹنے میں زیادہ وقت لگتا نہیں تھا جس سے جماعت فوت ہو جاتی۔ ہاں اول نماز کا فوت ہونا لازم آتا ہے اور یہ ترک فضیلت ہے۔ بعض اوقات اس سے کم درجہ کی چیز کی بنا پر بھی اس فضیلت کے ترک کی اجازت ہے۔ مثلاً جماعت کیلئے دوڑنے کے بجائے سکون سے چلنا چاہیے۔ کیونکہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم اقامت سنو تو نماز کیلئے فوراً چلو لیکن تیز اور دوڑ کر نہیں بلکہ سکون و وقار کے ساتھ۔ جو حصہ نماز پالو اسے ادا کرو اور جو رہ جائے پورا کرلو۔ تو اب اشکال سرے سے ختم ہو گیا۔ فتاویٰ رضویہ ۳/۳۳۶

واللہ الحمد واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم۔

۸۲۴۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: اتی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رجل اعمی فقال: یا رسول اللہ! لیس لی قائد یقودنی الی المسجد فسال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان یرخص لہ فیصلی فی بیتہ فرخص لہ، فلما ولی دعاہ فقال: هل تسمع النداء بالصلوٰۃ؟ قال: نعم، قال: فأجب۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک نابینا حاضر ہوئے عرض کیا: یا رسول اللہ! صلی اللہ علیک وسلم، مجھے کوئی مسجد یگانے والا نہیں۔ پھر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ انہیں گھر میں نماز ادا کر لینے کی رخصت مرحمت فرمائیں۔ حضور نے انہیں



رخصت دے دی۔ جب واپس چلے تو انہیں بلا کر فرمایا: کیا تم اذان کی آواز سنتے ہو؟ عرض کیا: ہاں، فرمایا تو حاضری دو۔

۸۲۵۔ عن عبد الله بن ام مكتوم رضى الله تعالى عنها انه قال : يا رسول الله ! ان المدينة كثيرة الهوام والسباع ، فهل لى من رخصة ؟ قال : هل تسمع حتى على الصلوة ، حتى على الفلاح ؟ قال : نعم ، قال : فتحبها .

حضرت عبد اللہ بن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا: یا رسول اللہ! مدینے میں زہریلے جانور اور درندے بہت ہیں، تو کیا میرے لئے کوئی رخصت ہے؟ فرمایا: تم جی علی الصلوٰۃ، اور جی علی الفلاح سنتے ہو۔ عرض کی ہاں۔ فرمایا: تب حاضری دو۔

## (۲) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

پہلی حدیث میں حضور نے پہلے انہیں رخصت کا حکم دیا جو حکم عام ہے۔ پھر انہیں عزیمت کی جانب ہدایت فرمائی۔ دوسری حدیث میں رخصت کے سوال پر نفی میں جواب نہ دیا بلکہ از سر نو ایک سوال کر دیا تاکہ عزیمت کی طرف انہیں ارشاد اور ہدائی کر سکیں۔

فتاویٰ رضویہ جدید ۳/۳۷۳

۸۲۶۔ عن أبي هريرة رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : انْ أَثْقَلَ صَلَوةٌ عَلَى الْمُسَافِقَيْنِ صَلَوةُ الْعِشَاءِ وَصَلَوةُ الْفَجْرِ ، وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لَا تَوَهُمَا وَلَوْ خَبَرُوا ، وَلَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَمُرَ بِالصَّلَوةِ فَتَقَامَ ثُمَّ أَمَرَ رَجُلًا فَيَصَلِّيَ بِالنَّاسِ ، ثُمَّ انْطَلَقَ بِرِجَالٍ مَعَهُمْ حَزْمٌ مِنْ حَطَبٍ إِلَى قَوْمٍ لَا يَشْهَدُونَ

|       |                                     |                  |                         |
|-------|-------------------------------------|------------------|-------------------------|
| ۸۱/۱  | باب التشديد في ترك الجماعة،         | السنن لابی داؤد، | ۸۲۵۔                    |
| ۲۳۲/۱ | باب فصل صلوۃ الجماعة،               | الصحيح لمسلم،    | ۸۲۶۔                    |
| ۸۱/۱  | كتاب الصلوة،                        | السنن لابی داؤد، |                         |
| ۵۷/۱  | باب التعليل في التخصيم، عن الجماعة، | المس لابن ماجه،  |                         |
| ۵/۲   | المسند لابی عوانة،                  | ۳۳۲/۱            | المصنف لابی ابی شيبه،   |
| ۵۵/۳  | المس الکبریٰ لسيهقي،                | ۵۳۹/۲            | المسند لاحمد بن حنبل،   |
| ۵۷/۲  | المعجم الصغير لسيهقي،               | ۲۹۹/۱            | الدر المنثور للسيوطي،   |
| ۲۶۸/۱ | الترغيب و الترهيب لمسنري،           | ۱۷۹/۱            | الحاوي للفتاوى للسيوطي، |
| ۳۱۹/۹ | حلية الاولياء لابی نعيم،            | ۷۴/۵             | فتح الباري للمصطفى،     |

الصَّلَاةَ فَأَحْرِقُوا عَلَيْهِمْ يَبُوتَهُمْ بِالنَّارِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: منافقین پر سب سے بھاری نماز عشا و فجر کی ہے۔ اگر ان کے ثواب کی قدر معلوم کر لیتے تو سرین کے بل بھی چل کر آتے۔ میرا دل چاہتا ہے کہ میں نماز کیلئے اقامت کھلوؤں پھر کسی کو نماز پڑھانے کا حکم دوں اور کچھ لوگوں کو لکڑیاں لے کر ساتھ لے جاؤں اور ان لوگوں کے گھرانے کے ساتھ آگ سے پھونک دوں جو جماعت کیلئے حاضر نہیں ہوتے۔

۱۲م جہا المبتار / ۲۰۷

### (۴) تکرار جماعت جائز ہے

۸۲۷۔ عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان رجلا دخل المسجد وقد صلى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم باصحابه فقال : مَنْ يَتَصَدَّقُ عَلٰى ذَا فَيُصَلِّيْ مَعَهُ ، فقام رجل من القوم فصلی معه ۔

فتاویٰ رضویہ ۳/۳۵۹

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب مسجد میں آئے اور حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کیساتھ نماز سے فارغ ہو چکے تھے۔ فرمایا: کون ہے جو اس پر صدقہ کرے یعنی ان کے ساتھ نماز پڑھے؟ تو ایک مرد کھڑے ہوئے اور انہوں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی۔

وفی الباب عن ابی امامۃ الباہلی وعن عصمۃ بن مالک وعن ابی موسیٰ الاشعری وعن حکم بن عمیر وعن الحسن البصری مرسلًا وعن ابی عثمان النہدی مرسلًا رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

فتاویٰ رضویہ ۳/۳۵۹

### (۵) جماعت میں آگے ہونے میں سبقت کرو

۸۲۸۔ عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان رسول الله صلى

|       |   |                            |       |   |                       |      |
|-------|---|----------------------------|-------|---|-----------------------|------|
| ۲۵۴/۵ | ☆ | المسند للاحمد بن حنبل      | ۲۰۹/۱ | ☆ | المستدرک للحاکم       | ۸۲۷۔ |
| ۴۳۶/۳ | ☆ | شرح السنة للبغوی           | ۳۱۶/۲ | ☆ | ارواء الغلیل للالبانی |      |
| ۱۸۲/۱ |   | باب تسوية الصفوف و اقامتها |       |   | الصحيح لمسلم          | ۸۲۸۔ |
| ۹۹/۱  |   | کتاب الصلوٰۃ               |       |   | السنن لابی داؤد       |      |
| ۷۰/۱  |   | ابواب إقامة الصلوٰۃ        |       |   | السنن لابن ماجه       |      |

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رای فی اصحابہ تاخرا فقال لهم : تَقَلَّمُوا فَأَتَعُوا بِي، وَلَيَّا تَمَّ بِكُمْ مِنْ وَرَاءِ كُمْ، وَلَا يَزَالُ قَوْمٌ يَتَاخَرُونَ حَتَّى يُؤَخِّرَهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو پیچھے ہٹے ہوادیکھا تو فرمایا: آگے بڑھو۔ میری اتباع کرو تا کہ تمہارے بعد کے لوگ تمہاری اتباع کریں۔ لوگ خود ہی پیچھے ہٹے رہیں گے تو اللہ تعالیٰ بھی انکو پیچھے کر دیگا۔

۱۲م حاشیہ مستد احمد۔ ۴

## (۶) حضور کی آمد پر صحابہ نماز کے لئے کھڑے ہوتے

۸۲۹۔ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : ان السبي صلى الله تعالى عليه وسلم قال : إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي قَدْ خَرَجْتُ۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اقامت ہو تو اس وقت تک کھڑے نہ ہو جب تک مجھے حجرہ سے نکلا نہ دیکھ لو۔ ۱۲م

جد الممتار ۱/ ۲۰۷

۸۳۰۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم عرج وقد اقيمت الصلوة وعدت الصفوف حتى اذا قام في مصلاه انتظرنا ان يكبر انصرف ، قال : عَلَى مَكَائِكُمْ ، فمكثنا على هياتنا حتى عرج الينا ينظف راسه ماء وقد اغتسل۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اس وقت جب اقامت ہو چکی تھی اور صفیں سیدھی کر لی گئی تھیں یہاں تک کہ

|        |                                 |       |                        |
|--------|---------------------------------|-------|------------------------|
| ۸۸/۱   | باب لا يقوم الى الصلوة مستحجلا، | ۸۲۹۔  | الجامع الصحيح للبخاری، |
| ۲۲۰/۱  | باب متى يقوم الناس للصلوة،      |       | الصحيح لمسلم،          |
| ۲۰/۲   | ☆ السنن الكبرى للبيهقي،         | ۲۹۶/۵ | المسند لاحمد بن حنبل،  |
| ۱۸۰/۳  | ☆ اتحاف السادة للمصري           | ۲۸/۲  | المسند لابن عوانة،     |
| ۲۴۴/۱  | ☆ ارواء الغليل للالباني،        | ۳۹۰/۲ | فتح الباري للعسقلاني،  |
| ۱۹۷۴/۵ | ☆ الكامل لابن عدي               | ۲۵۱/۳ | المسند للعقيلي،        |
|        | ☆                               | ۳۴    | تذكرة الموضوعات للفتي، |
| ۸۹/۱   | باب هل يخرج من المسجد لعلة،     | ۸۳۰۔  | الجامع الصحيح للبخاری، |

مصلیٰ پر تشریف فرما ہوئے۔ ہم انتظار میں تھے کہ حضور تکبیر کہیں کہ واپس تشریف لے گئے اور فرمایا: اپنی جگہ کھڑے رہنا۔ ہم اسی حالت میں کھڑے رہے یہاں تک کہ ہماری طرف اس حال میں تشریف لائے کہ سر سے پانی کے قطرے نمودار تھے کہ آپ نے غسل فرمایا۔ ۱۲م

(۷) اقامت سکر نماز کیلئے فوراً حاضر ہو

۸۳۱۔ عن معاذ بن اس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : یَحْسِبُ الْمُؤْمِنُ مِنَ الشَّقَاءِ وَالْحَبِیَّةِ أَنْ يَسْمَعَ الْمُؤَذِّنَ يُثَوِّبُ بِالصَّلَاةِ فَلَا يُحِیَّةُ۔

حضرت معاذ بن اس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں کو یہ بد بختی اور نامرادی بہت ہے کہ مؤذن کو تکبیر کہتے سنے اور اسکا بلا نا قبول نہ کرے۔

فتاویٰ رضویہ ۳/۳۳۵

## ۱۰۔ صفوف

## (۱) نماز میں صفیں قائم کرنے کا طریقہ

۸۳۲۔ عن أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : أَيْتَمُوا الصَّفَّ الْمُقَدَّمَ ثُمَّ الَّذِي يَلِيهِ، فَمَا كَانَ مِنْ نَقْصٍ فَلْيَكُنْ فِي الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ۔  
شائم العمر ۱۵ ☆ فتاویٰ رضویہ ۸۰/۴

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پہلی صف پوری کرو پھر اس سے متصل صف، پھر اگر باقی رہیں تو بعد کی صفیں قائم کی جائیں کہ اگر کی رہے تو آخری صف میں ہو۔ ۱۲م

۸۳۳۔ عن جابر بن سمرة رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : أَلَا تَصِفُّونَ كَمَا تَصِفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ نَصِفُ الْمَلَائِكَةَ عِنْدَ رَبِّهَا؟ قَالَ: يُتِمُّونَ الصَّفَّ الْأَوَّلَ وَيَتَرَاصُّونَ فِي الصَّفِّ۔  
فتاویٰ رضویہ ۸۰/۴

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اس طرح صفیں قائم کیوں نہیں کرتے جس طرح ملائکہ اپنے رب کے حضور صف بندی کرتے ہیں۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ملائکہ کس طرح صفیں

|       |                               |                        |      |
|-------|-------------------------------|------------------------|------|
| ۹۸/۱  | کتاب الصلوۃ،                  | السنن لابی داؤد،       | ۸۳۲۔ |
| ۹۳/۱  | الصف المؤخر،                  | السنن للبیہقی،         |      |
| ۱۵۴۶  | ☆ الصحيح لابی عریمة،          | المستند لاحمد بن حنبل، |      |
| ۲۰۵۹۴ | ☆ کثر العمال للمفتی،          | السنن الکبری للبیہقی،  |      |
| ۱۶/۱  | ☆ الجامع الصغير للسيوطی،      | شرح السنة للبغوی،      |      |
| ۱۸۱/۱ | باب الامر بالسکون فی الصلوۃ،  | الصحیح لمسلم،          | ۸۳۳۔ |
| ۹۷/۱  | کتاب الصلوۃ،                  | السنن لابی داؤد،       |      |
| ۷۱/۱  | باب اقامة الصفوف،             | السنن لابن ماجه،       |      |
| ۹۳/۱  | حث الامام علی رضي الصفوف الخ، | السنن للبیہقی،         |      |
| ۱۰۱/۳ | ☆ السنن الکبری للبیہقی،       | المستند لاحمد بن حنبل، |      |
| ۱۱۹/۳ | ☆ الترغیب و الترہیب لمسنری،   | التفسیر لابی کثیر،     |      |
| ۲۹۳/۵ | ☆ السنن لمسعود بن منصور،      | التفسیر للبغوی،        |      |

بتاتے ہیں؟ فرمایا: پہلے پہلی صف مکمل کرتے ہیں اور صف میں خوب ملکر کھڑے ہوتے ہیں۔ ۱۲م

۸۳۴۔ عن أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال : صليت انا وبتيم في بيتنا خلف النبي صلى الله تعالى عليه وسلم وامي خلفنا ام سليم -

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے میں نے اور ایک بچے نے نماز پڑھی اور میری والدہ حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہمارے پیچھے اکیلی ایک صف میں تھیں۔  
فتاویٰ رضویہ ۸۰/۴

### (۲) عورتوں کی صفیں پیچھے ہوں

۸۳۵۔ عن عبد الله بن مسعود رضي الله تعالى عنه قال : اعرو ه من حيث اعروهن الله -

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: عورتوں کو پیچھے رکھو جس طرح اللہ تعالیٰ نے انکو مؤخر فرمایا۔ ۱۲

### (۳) نماز میں صفیں سیدھی رکھو

۸۳۶۔ عن أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : أَيْمُّوا صُفُوفَكُمْ وَتَرَاصُّوا بِغَائِي أَرَائِكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي -

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنی صفیں سیدھی کرو اور ایک دوسرے سے خوب ملکر کھڑے ہو کہ پشتک میں تمہیں اپنی پیٹھ کے پیچھے سے دیکھتا ہوں۔

|       |                                 |                            |       |
|-------|---------------------------------|----------------------------|-------|
| ۱۰۱/۱ | باب المرأة و حدها تكون صفاء     | الجامع الصحيح للبخاری،     | ۸۳۴۔  |
| ۲۹۶/۹ | ☆ المحکم الكبير للطبرانی،       | المصنف لعبد الرزاق،        | ۸۳۵۔  |
| ۱۰۰/۱ | باب اقبال الامام علیا لاس، الخ، | الجامع الصحيح للبخاری،     | ۸۳۶۔  |
| ۹۳/۱  | باب لامامة،                     | السنن للنسائی،             |       |
| ۲۱/۲  | ☆ السنن الكبرى للبيهقي،         | المسند لاحمد بن حنبل،      | ۹۸/۲  |
| ۲۰۹/۶ | ☆ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم،      | الترغیب و الترہیب للسفیری، | ۲۲۰/۱ |
| ۳۶۵/۲ | ☆ شرح السنة لبغوی،              | فتح الباری للعسقلانی،      | ۱۲۵/۲ |
| ۶۳۹   | ☆ مسحة المعبر للمصاعنی،         | التمهید لابن عبد البر،     | ۱۸۸/۹ |

۸۳۷۔ عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اَتِمُّوا الصُّفُوفَ فَإِنِّي أَرَاكُمْ خَلْفَ ظَهْرِي ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صفیں مکمل کرو کہ میں تمہیں پیٹھ کے پیچھے سے دیکھتا ہوں۔

### (۴) درمیان صف میں جگہ نہ چھوڑو

۸۳۸۔ عن ابی أمامہ الباہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : سُدُّوا الْخَلَلَ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ فِيمَا بَيْنَكُمْ بِحَتْرَلَةِ الْخَدَفِ ۔

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صف چھدری نہ رکھو کہ شیطان بھیڑ کے بچہ کی وضع پر اس چھوٹی ہوئی جگہ پر داخل ہوتا ہے۔

۸۳۹۔ عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : رَاصُّوا الصُّفُوفَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَقُومُ فِي الْخَلَلِ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صفیں خوب گھنی رکھو جیسے رانگ سے درزیں بھر دیتے ہیں کہ فرجہ رہتا ہے تو اس میں شیطان کھڑا ہوتا ہے۔

۸۴۰۔ عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : رَاصُّوا صُفُوفَكُمْ وَقَارُّوا بَيْنَهَا وَخَاضُوا بِالْأَعْمَاقِ ، قَوْلَ الَّذِي نَفْسِي

|       |                                |                                 |
|-------|--------------------------------|---------------------------------|
| ۱۸۲/۱ | باب تسوية الصفوف ،             | ۸۳۷۔ الصحيح لمسلم،              |
|       |                                | کنز العمال للمفتی، ۲۰۵۶۳، ۶۲۱/۷ |
| ۷۲/۸  | ☆ التفسير لابن كثير،           | ۸۳۸۔ المسند لاحمد بن حنبل،      |
| ۹۱/۲  | ☆ مجمع الروائد للهبثمي،        | کنز العمال للمفتی، ۲۰۵۵۳، ۶۱۹/۷ |
| ۸۲/۱  | ☆ الحاوی للعتاوی للسیروطی،     | فتح الباری لابن حجر،            |
| ۶۳/۱  | ☆ البداية و النهاية لابن كثير، | ۸۳۹۔ المسند لاحمد بن حنبل،      |
| ۳۹۵   | ☆ المطالب العالی لابن حجر،     | کنز العمال للمفتی، ۲۰۵۷۹، ۶۲۴/۷ |
| ۶۳/۱  | ☆ البداية و النهاية لابن كثير، | ۸۴۰۔ المسند لاحمد بن حنبل،      |
|       | ☆                              | کنز العمال للمفتی، ۲۰۵۸۰، ۶۲۴/۷ |

بِيَدِهِ اِنِّي لَا اَرَى الشَّيَاطِينَ تَدْخُلُ مِنْ خَلَلِ الصَّفِّ كَانَهَا الْخَذَفُ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنی جگہ خوب گھنی اور پاس پاس کرو اور گردنیں ایک سیدھ میں رکھو کہ قسم اسکی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے بیشک میں شیاطین کو رخسہ صف میں داخل ہوتے ہوئے دیکھتا ہوں گویا وہ بھیڑ کے بچے ہیں۔

۸۴۱۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ وَتَرَاصُّوا ، قَوْلَ الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ، اِنِّي لَا اَرَى الشَّيَاطِينَ بَيْنَ صُفُوفِكُمْ كَانَهَا غَنَمٌ عَفِيرٌ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنی صفیں سیدھی رکھو اور ایک دوسرے سے خوب ملکر کھڑے ہو۔ کہ قسم اس ذات کی جسکے قبضہ قدرت میں میری جان ہے بیشک میں شیطان کو صفوں کے درمیان دیکھتا ہوں وہ بکریاں ہیں بھکے رنگ کی۔

### ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث دہلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بھیڑ بکری کے چھوٹے چھوٹے بچوں کو اکٹڑ دیکھا ہے جہاں چند آدمی کھڑے دیکھے اور دو شخصوں کے بیچ کچھ فاصلہ پایا وہ اس فرقہ میں داخل ہو کر ادھر سے ادھر نکلتے ہیں۔ یونہی جب شیاطین صف میں جگہ خالی پاتے ہیں دلوں میں دوسرے ڈالنے کیلئے گھس آتے ہیں اور بھکے رنگ کی تخصیص شاید اسلئے ہے کہ حجاز کی بکریاں اکثر اسی رنگ کی ہوتی ہیں۔ تو شیاطین اس وقت اسی شکل پر متشکل ہوتے تھے۔

فتاویٰ رضویہ ۳/۳۱۵

۸۴۲۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَقِيمُوا الصُّفُوفَ فَإِنَّمَا تَصِفُونَ بِصِفِّ الْمَلَائِكَةِ وَخَافُوا بَيْنَ الْمَنَاجِبِ وَسُدُّوا الْخَلَلَ وَلَيُّنُوا بِأَيْدِي إِخْوَانِكُمْ وَلَا تَذَرُوا فُرُجَاتٍ لِلشَّيَاطِينِ ، وَمَنْ

|      |                       |                   |   |                           |        |
|------|-----------------------|-------------------|---|---------------------------|--------|
| ۸۴۱۔ | المسند للاحمد بن حبل، | ۱۰۲/۳             | ☆ | المسند لابی داؤد،         | ۲۸۲    |
| ۸۴۲۔ | السنن لابی داؤد،      | باب تسوية الصفوف، |   |                           | ۹۷/۱   |
|      | المسند للاحمد بن حبل، | ۹۸/۲              | ☆ | الكنى و الاسماء للدولابی، | ۳۹/۱   |
|      | المستدرک للحاکم،      | ۲۱۳/۱             | ☆ | المصمم الکبیر للطبرانی،   | ۳۱۸/۱۷ |
|      | السنن للسمائی،        | ۹۴/۱              | ☆ | السنن الکبری للبیہقی،     | ۱۰۱/۳  |



وَصَلَّ صَعًا وَصَلَّهُ اللَّهُ وَمَنْ قَطَعَ صَعًا قَطَعَهُ اللَّهُ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صفیں درست کرو کہ تمہیں ملائکہ کی صف بندی چاہئے اور اپنے شانے سب ایک سیدھ میں رکھو اور صف کے رختے بند کرو اور مسلمانوں کے ہاتھوں میں نرم ہو جاؤ اور صف میں شیاطین کیلئے کھڑکیاں نہ چھوڑو۔ اور جو صف کو وصل کرے اللہ اسے وصل کرے اور جو صف قطع کرے اللہ اسے قطع کرے۔

## (۲) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مسلمانوں کے ہاتھوں میں نرم ہو جانے کا مطلب یہ ہے کہ اگر اگلی صف میں کچھ فرجہ رہ گیا ہے اور نیتیں باندھ لیں۔ اب اگر کوئی مسلمان آیا وہ اس فرجہ میں کھڑا ہونا چاہتا ہے مقتدیوں پر ہاتھ رکھ کر اشارہ کرے تو انہیں حکم ہے دب جائیں اور جگہ دیدیں تاکہ صف بھر جائے۔

فتاویٰ رضویہ ۳/۳۶۶

## (۵) صفیں سیّدھی رکھو

۸۴۳۔ عن النعمان بن بشیر رضى الله تعالى عنه قال : سمعت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يقول : لَتَسُونَّ صُفُوفُكُمْ اَوْ لِيُخَالِفَنَّ اللَّهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ۔ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ضرور یا تو تم اپنی صفیں سیّدھی کرو یا اللہ تمہارے آپس میں اختلاف ڈال دیگا۔

۸۴۴۔ عن النعمان بن بشیر رضى الله تعالى عنه قال : كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يسوي صفوفنا حتى كأنما يسوي بها القداح حتى رأى اننا قد عقلنا عنه ، ثم خرج يوما فقام حتى كاد يكبر فرأى رجلا باديا صدره من الصف فقال : عباد الله التسون صفوفكم او ليخالفن الله بين وجوهكم۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہماری صفیں سیّدھی فرماتے گویا آپ صفوں کے ذریعہ تیر کی لکڑی سیّدھی فرما رہے ہیں

یہاں تک کہ جب حضور نے جان لیا کہ ہم یہ مسئلہ جان گئے۔ پھر ایک روز تشریف لائے اور کھڑے ہو کر تکبیر کہنا ہی چاہتے تھے کہ ایک صاحب کو دیکھا کہ اٹکا سینہ سب سے آگے ہے تو فرمایا: اے اللہ کے بندو! ضرورت تم اپنی صفیں سیدھی رکھو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے آپس میں اختلاف ڈال دے گا۔  
فتاویٰ رضویہ ۳/۳۸۶

## (۶) صف میں جگہ نہ چھوڑو

۸۴۵۔ عن عبد الله بن عباس رضي الله تعالى عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: مَنْ نَظَرَ إِلَى فُرْجَةٍ فِي صَفٍّ فَلْيَسُدَّهَا بِنَفْسِهِ فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ فَمَرٌّ مَرًّا فَلْيَتَحَطَّ عَلَى رَقَبَتِهِ فَإِنَّهُ لَا حُرْمَةَ لَهُ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی صف میں غلل دیکھے وہ خود اسے بند کر دے اور اگر اس نے نہ کیا اور دوسرا آیا تو اسے چاہیے کہ وہ اسکی گردن پر پاؤں رکھ کر اس غلل کی بندش کرے کہ اس کے لئے کوئی حرمت نہیں۔  
فتاویٰ رضویہ ۳/۳۸۶

۸۴۶۔ عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: وَيَسْطُوا الْإِمَامَ وَيَسْطُوا الْخَطْلَ۔  
فتاویٰ رضویہ ۳/۴۳۳

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: امام کو درمیان میں کھڑا کرو اور صفوں میں فرجہ کو بند کرو۔

## (۷) صفوں میں جگہ نہ رکھنے کی فضیلت

۸۴۷۔ عن أم المؤمنين عائشة الصديقة رضي الله تعالى عنها قالت: قال

|      |                                 |   |                   |   |                                 |
|------|---------------------------------|---|-------------------|---|---------------------------------|
| ۸۴۵۔ | مجمع الروايد للهيثمی،           | ☆ | ۹۵/۲              | ☆ | المعجم الكبير للطبرانی، ۱۱۲/۱۱  |
|      | کنز العمال للمتقی، ۲۰۶۳۳، ۶۳۳/۷ | ☆ |                   | ☆ | الحاوی للمتاوی للسيوطی، ۸۰/۱    |
| ۸۴۶۔ | السنن لابن داود،                |   | كتاب الصلوة،      |   | ۹۹/۱                            |
|      | السکبری للبیہقی،                | ☆ | ۱۰۴/۳             | ☆ | کنز العمال للمتقی، ۲۰۵۹۷، ۶۲۷/۷ |
| ۸۴۷۔ | السنن لابن ماجه،                |   | باب إقامة الصفوف، |   | ۷۰/۱                            |
|      | المسند لاحمد بن حنبل،           | ☆ | ۶۷/۶              | ☆ | السکبری للبیہقی، ۱۰۱/۳          |
|      | المستدرک للحاکم                 | ☆ | ۲۱۴/۱             | ☆ | مجمع الروايد للهيثمی، ۳۸/۲      |
|      | الصحيح لابن عزيمة، ۱۵۵۰، ۲۳/۳   | ☆ |                   | ☆ | شرح السنة لبغوی، ۳۷۲/۳          |

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الَّذِينَ يُصَلُّونَ الصُّفُوفَ ، وَمَنْ سَدَّ فُرْجَةَ رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں ان لوگوں پر جو صفوں کو وصل کرتے ہیں۔ اور جو صف کا فرجہ بند کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے سبب جنت میں اس کا درجہ بلند فرمائے گا۔  
فتاویٰ رضویہ ۳/۳۸۷

### (۸) دیوار قبلہ اور مصلی محراب کے درمیان زیادہ جگہ نہ رہے

۸۴۸۔ عن سهل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : كان بين مصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وبين الحدار ممر الشاة ۔  
فتاویٰ رضویہ ۳/۴۳۳

حضرت سهل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مصلے اور دیوار قبلہ کے درمیان بکری گزرنے کی جگہ ہوتی۔ ۱۲م  
(۹) دیوار قبلہ اور نمازی کے درمیان بیکار جگہ نہ رہے

۸۴۹۔ عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : لا یصلین احدکم بینہ وبين القبلة فجوه۔  
فتاویٰ رضویہ ۳/۴۳۳

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا: تم میں کا کوئی شخص اس حال میں نماز نہ پڑھے کہ اس کے اور قبلہ کے درمیان بیکار جگہ باقی رہے۔ ۱۲م  
(۱۰) بندہ نماز میں اللہ کے حضور ہوتا ہے

۸۵۰۔ عن أنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

|      |                           |       |   |  |
|------|---------------------------|-------|---|--|
| ۸۴۷۔ | جامع الحوامع للسيوطی،     | ۵۰۹۲  | ☆ | کثر العمال للمتنقی، ۲۰۵۵۴، ۷/۶۲۰                 |
|      | الترغیب والترہیب للسبیری، | ۳۲۱/۱ | ☆ | الحاوی للعتاوی للسيوطی، ۸۱/۱                     |
|      | موارد الطلعان للہیثمی، ۴  | ۳۹    | ☆ | المسند لابی حنیفہ، ۵۵                            |
|      | جامع مسابہ ابی حنیفہ،     | ۴۳۲/۱ | ☆ | علل الحدیث لابی حاتم، ۴۱۵                        |
| ۸۴۸۔ | الجامع الصحیح لیبخاری،    |       |   | باب قدر کم ینفی ان یکون بین المصلاتین، الخ، ۷۱/۱ |
| ۸۴۹۔ | المصنف لعبد الرزاق،       |       |   | باب کم یکون بین الرجل، ۱۶/۲                      |
| ۸۵۰۔ | الجامع الصحیح لیبخاری،    |       |   | باب حدث الیراق بالید من المسجد، ۵۸/۱             |

وسلم: إِنْ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ فِي صَلَاتِهِ فَإِنَّهُ يُنَاجِي رَبَّهُ، وَإِنْ رَبَّهُ نِسَاءً وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ -

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز کیلئے کھڑا ہوتا ہے تو وہ اپنے رب سے راز و نیاز کی باتیں کرتا ہے، اور اسکے اور قبلہ کے درمیان اسکے رب کا جلوہ ہوتا ہے۔ ۱۲م

### (۱۱) اگلی صف میں گردنیں پھلانگ کر نہ جائے

۸۵۱۔ عن معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ تَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اتَّخَذَ حَسْرًا إِلَىٰ جَهَنَّمَ -

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: جس نے جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھلائیں اس نے جہنم تک پہنچنے کا اپنے لئے پل بنایا۔  
فتاویٰ رضویہ حصہ دوم ۲۵۲/۹

### (۱۲) صفوف کی ترتیب باعتبار فضیلت

۸۵۲۔ عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى

|              |                                      |         |                                |
|--------------|--------------------------------------|---------|--------------------------------|
| ۲۰۷/۱        | باب النهي عن البصاق في المسجد        | ۸۵۰۔    | الصحيح لمسلم                   |
| ۲۹۲/۲        | المس الكبير للبيهقي                  | ☆ ۱۸۸/۲ | المسند لاحمد بن حنبل           |
| ۳۸۲/۲        | شرح السنة للبغوي                     | ☆ ۳۱۰/۳ | اتحاف السادة للزبيدي           |
| ۴۹۵/۷، ۱۹۹۴۳ | كبر العمال للمفتي                    | ☆ ۶۱۰/۱ | جمع الحوامع للسيوطي            |
| ۴۲۸/۱۲       | المصحح الكبير للطبراني               | ☆ ۵۰۸/۱ | فتح الباري للعسقلاني           |
| ۲۵۱          | تغليق التعليق لابن حجر               | ☆ ۱۶۶   | السنن لندارمي                  |
| ۶۸/۱         | باب في كراهية المعطى يوم الجمعة      | ۸۵۱۔    | الجامع للترمذي                 |
| ۷۸/۱         | باب ما جاء في النهي عن تعطى الناس    |         | السنن لابن ماجه                |
| ۱۷۹/۲        | مجمع الروايد للهيتمي                 | ☆ ۴۱۷/۳ | المسند لاحمد بن حنبل           |
| ۲۶۷/۴        | شرح السنة للبغوي                     | ☆ ۵۰۴/۱ | الترغيب والترهيب للمسلمي       |
| ۱۳۹۲         | مشكوة المصابيح                       | ☆ ۲۹۰/۳ | اتحاف السادة للزبيدي           |
| ۱۸۲/۱        | المقني للعراقي                       | ☆ ۷۴۷/۷ | كبر العمال للمفتي              |
|              | ۷۸۳                                  |         | تذكرة الموضوعات لابن القيسراني |
| ۱۸۲/۱        | باب امر النساء المصليات و رعا الرجال | ۸۵۲۔    | الصحيح لمسلم                   |
| ۷۱/۱         | باب صفوف النساء                      |         | السنن لابن ماجه                |
| ۹۹/۱         | باب صف السائق التاخر عن الضغط الاول  |         | السنن لابن داود                |
| ۹۳/۱         | ذكر خير صفوف النساء الخ              |         | السنن للنسائي                  |

تعالیٰ علیہ وسلم : خَيْرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ اَوَّلُهَا وَشَرُّهَا آخِرُهَا ، وَخَيْرُ صُفُوفِ النِّسَاءِ آخِرُهَا وَشَرُّهَا اَوَّلُهَا۔  
فتاویٰ رضویہ ۳/۴۷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مردوں کی سب سے بہتر اور زیادہ ثواب والی صف پہلی ہے اور کم ثواب والی آخری صف، اور عورتوں کی زیادہ ثواب والی آخری صف ہے اور کم تر ثواب والی پہلی صف۔ ۱۲م

|       |                            |                               |                                |
|-------|----------------------------|-------------------------------|--------------------------------|
| ۳۱/۱  | الجامع للترمذی             | باب ما جاء فی فصل الصف الاول، | ۳۱/۱                           |
| ۲۴۷/۲ | السنن للدارمی،             | ☆                             | المسند لاحمد بن حنبل،          |
| ۱۹۴/۸ | السنن الکبریٰ للبیہقی،     | ☆                             | المجمع لکبیر للطبرانی،         |
| ۱۵۶۱  | الترغیب و الترہیب للمندری، | ☆                             | الصحيح لابن خزيمة،             |
| ۳۷۱/۲ | مشکوۃ المصابیح،            | ☆                             | شرح السنة لمبغوی،              |
| ۹۷/۴  | المطالب العالیۃ لابن حجر،  | ☆                             | الدر المنثور للسيوطی،          |
| ۲۶۶/۳ | مصب الراية للزیلعی،        | ☆                             | اتحاف السادة للریبیدی،         |
| ۱۰۰   | المسند لابی عوانة          | ☆                             | المسند للحمیدی،                |
| ۸۷    | حلیۃ الاولیاء لابی نعیم،   | ☆                             | الاسرار المرفوعة للقاری،       |
| ۹۳/۲  | الکامل لابن عدی،           | ☆                             | مجمع الروائد للہیثمی،          |
| ۳۸۴   | بدائع المسن للساعاتی،      | ☆                             | موارد العظماء للہیثمی،         |
| ۶۳۵/۷ | المسند لابی عوانة،         | ☆                             | کنز العمال للمفتی، ۲۰۶۴۴، ۷/۳۵ |
|       | المصنف لابن ابی شیبہ،      | ☆                             | ۳۷۹/۱                          |

## ۱۱۔ سترہ

## (۱) سترہ کا بیان

۸۵۳۔ عن عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما قال : ان النبي صلى الله تعالى عليه كان يركز له الحربة قد امة يوم الفطر والنحر ثم يصلي -

فتاویٰ رضویہ ۱۶/۳

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم کے سامنے چھوٹا نیزہ سترہ کیلئے عید الفطر اور عید النحر کے دن گاڑا جاتا تھا نماز ادا فرماتے۔ ۱۴م

۸۵۴۔ عن عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما قال : كان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم يغدوا الى المصلي والعزة بين يديه تحمل وتنصب بالمصلي بين يديه فيصلى اليها -

فتاویٰ رضویہ ۱۶/۳

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید گاہ اس طرح تشریف لے جاتے کہ نیزہ آپ کے آگے لیجایا جاتا اور اسکو عید گاہ میں آپ کے سامنے نصب کیا جاتا تھا اسکی جانب نماز ادا فرماتے۔ ۱۴م

۸۵۵۔ عن عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم كان يغدو الى المصلي في يوم عيد والعزة تحمل بين يديه فاذا بلغ المصلي نصبت بين يديه فيصلى اليها وذلك ان المصلي كان فضاء ليس فيه شئ ليستربه -

فتاویٰ رضویہ ۱۶/۳

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید گاہ تشریف لیجاتے تو نیزہ بھی ساتھ ہوتا۔ جب عید گاہ پہنچتے تو اسکو سامنے نصب کر دیا جاتا اور اسکی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے۔ یہ اس لئے کرتے کہ عید گاہ کھلے میدان میں تھی

|       |                                     |      |                       |
|-------|-------------------------------------|------|-----------------------|
| ۱۳۳/۱ | باب الصلوة الى الحربة يوم العيد الخ | ۸۵۳۔ | الجامع الصحيح للبخاري |
|       | ۱۳/۲                                |      | المستند لاحمد بن حنبل |
| ۱۳۳/۱ | باب حمل العزة او الحربة الخ         | ۸۵۴۔ | الجامع الصحيح للبخاري |
|       | ۴۶۳/۲                               |      | فتح الباري للصفواني   |
| ۹۳/۱  | باب ما جاء في الحربة يوم العيد      | ۸۵۵۔ | السنن لابن ماجه       |

سامنے کوئی ایسی چیز نہیں تھی جو سترہ بنتی۔ ۱۲م

## (۲) نماز میں سترہ کا طریقہ

۸۵۶۔ عن المقداد بن الاسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ما رايت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم صلى الى عود ولا عمود ولا شجرة الا جعله على حاجبه الايسر او الايمن ولا يصمد له صمدا۔ جداول المتار ۳۰۹/۱

فتاویٰ رضویہ حصہ دوم ۵۸/۹

حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کبھی نہیں دیکھا کہ آپ نے کسی لکڑی، کھنبے یا درخت کی طرف نماز پڑھی ہو مگر آپ نے ان چیزوں کو اپنی داہنی یا بائیں بھوں کے مقابل رکھا اور ان چیزوں میں سے کسی کا قصد و ارادہ نہیں فرمایا۔ ۱۲م

۸۵۷۔ عن عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما قال : ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم كان يعرض راحلته فيصلي اليها۔ جداول المتار ۳۱۰/۱

فتاویٰ رضویہ حصہ دوم ۵۹/۹

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی سواری کو سامنے بٹھا لیتے اور اس کی طرف متوجہ ہو کر نماز پڑھتے۔ ۱۲م

|       |                                      |                          |       |
|-------|--------------------------------------|--------------------------|-------|
| ۱۰۰/۱ | کتاب الصلوٰۃ                         | السنن لابی داؤد،         | ۸۵۶۔  |
|       | ۲۳۹/۲                                | المستند لاحمد بن حنبل،   |       |
| ۱۰۰/۱ | کتاب الصلوٰۃ                         | السنن لابی داؤد،         | ۸۵۶۔  |
|       | ۲۳۹/۲                                | المستند لاحمد بن حنبل،   |       |
| ۷۲/۱  | باب صلوٰۃ الى الراحلة،               | الحامع الصحيح لبخاری،    | ۸۵۷۔  |
| ۱۹۵/۱ | باب سترۃ المصلی و بدب الصلوٰۃ اليها، | الصحيح لمسلم،            |       |
| ۲۶۹/۲ | ☆ المسنن الکبریٰ لبیہقی،             | المستند لاحمد بن حنبل،   | ۱۲۱/۲ |
| ۵۱/۲  | ☆ المستند لابی عوانہ،                | فتح الباری للعسقلانی،    | ۵۸۰/۱ |
|       | ☆                                    | مشکوٰۃ المصابیح لতিরیزی، | ۷۷۴   |

## (۳) بغیر سترہ نماز کا حکم

۸۵۸۔ عن عبد الله بن عباس رضي الله تعالى عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى غَيْرِ سِتْرَةٍ فَإِنَّهُ يَقْطَعُ صَلَاتَهُ الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَالْخِزْيُورُ وَالْيَهُودِيُّ وَالْمُخَوِّسِيُّ وَالْمَرْأَةُ۔  
جدالمتار ۱/۳۰۹

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی نے بغیر سترہ نماز ادا کی تو اسکی نماز کتے، گدھے، خنزیر، یہودی مجوسی اور عورت کے گزرنے سے قطع ہو جائیگی۔ ۱۲م

## (۴) نمازی کے سامنے سے گزرنا گناہ ہے

۸۵۹۔ عن أبي جهم رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ أَنْ يَقِفَ أَنْ يَعِينَ خَيْرًا لَهُ مِنْ أَنْ يَمْشِيَ بَيْنَ يَدَيْهِ۔

حضرت ابو جہم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر نمازی کے سامنے سے گزرنے والا جانتا کہ اس پر کتنا گناہ ہے تو چالیس برس تک کھڑا رہنا، اس گزر جانے سے اسکے حق میں بہتر تھا۔

۸۶۰۔ عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى

|       |                                  |                                    |      |
|-------|----------------------------------|------------------------------------|------|
| ۱۰۲/۱ | كتاب الصلوة ،                    | السنن لابن داود ،                  | ۸۵۸۔ |
| ۷۸۹   | مشکوٰۃ المصابیح للتبریزی ،       | السنن الکبری للبیہقی ،             |      |
| ۷۳/۱  | باب اثم المارین یدی المصلی ،     | میران الاعتدال ، ۷۲۲۹ ،            |      |
| ۱۹۵/۱ | باب سترۃ المصلی ،                | الجامع الصحیح لبیہاری ،            | ۸۵۹۔ |
| ۴۵/۱  | باب ما جاء فی کراهیۃ المرور الخ  | الصحیح لمسلم ،                     |      |
| ۶۸/۱  | باب المرور بین یدی المصلی        | الجامع للترمذی ،                   |      |
| ۲۶۸/۲ | السنن الکبری للبیہقی ،           | السنن لابن ماجه ،                  |      |
| ۴۴/۲  | المسند لابن عوانه ،              | المسند لاحمد بن حنبل               |      |
| ۴۵۴/۲ | شرح السنۃ للبخاری ،              | مجمع الرواۃ للہشمی ،               |      |
| ۷۷۶   | مشکوٰۃ المصابیح للتبریزی ،       | تلخیص الحبیر لابن حجر ،            |      |
| ۱۸۳/۱ | المعنی للمراقی ،                 | الموطا لمالک                       |      |
| ۶۸/۱  | باب المرور من یدی المصلی ، الخ ، | تحریذ التمهید لابن عبد البر ، ۱۴۰  |      |
|       |                                  | السنن لابن ماجه ،                  | ۸۶۰۔ |
|       |                                  | کثر العمال للمصنفی ، ۱۹۲۵۲ ، ۳۵۵/۷ |      |



عليه وسلم : لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُكُمْ مَالَهُ فِي أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيِ أَخِيهِ مُعْتَرِضًا فِي الصَّلَاةِ كَانَ لَأَنْ يَقُومَ مِائَةَ عَامٍ خَيْرًا لَهُ مِنَ الْخُطْوَةِ الَّتِي خَطَاَهَا ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر نمازی کے سامنے سے گزرنے والا جانتا کہ اس پر کتنا گناہ ہے تو سو برس کھڑا رہتا اس ایک قدم چلنے سے بہتر جانتا جو قدم وہ چلا۔

۸۶۱۔ عن عبد الحميد بن عبد الرحمن رضي الله تعالى عنه منقطعاً قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي لَا حَبَّ أَنْ يَكْسِرَ فَعِجْدَهُ وَلَا يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ ۔

حضرت عبد الحمید بن عبد الرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقطعاً روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والا دانش رکھتا تو چاہتا اسکی ران ٹوٹ جائے مگر نمازی کے سامنے سے نہ گزرے۔

۸۶۲۔ عن أبي سعيد الخدري رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى شَيْءٍ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ فَأَرَادَ أَحَدٌ أَنْ يُحْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلْيَدْفَعْهُ ، فَإِنَّ أَبِي فَلْيَقَاتِلْهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص سترہ کی طرف نماز پڑھتا ہو اور کوئی سامنے سے گزرنے چاہے تو اسے دفع کرے، اگر نہ مانے تو اس سے قتال کرے کہ وہ شیطان ہے۔

|      |                            |       |                                 |                             |
|------|----------------------------|-------|---------------------------------|-----------------------------|
| ۸۶۱۔ | المصنف لابن أبي شيبة،      | ۲۸۲/۱ | باب ستره المصلي و لاند الى الخ، | ۱۹۵/۱                       |
| ۸۶۲۔ | الصحيح لمسلم               |       | باب ليرد المصلي من مر بين يديه، | ۷۳/۱                        |
|      | الجامع الصحيح للبخاري،     |       | كتاب الصلوة                     | ۱۰۱/۱                       |
|      | المسند لابی داؤد،          |       | التشديد في مرور بين يدي المصلي، | ۸۷/۱                        |
|      | المسند للنسائي،            |       | باب المرور بين يدي المصلي،      | ۶۸/۱                        |
|      | الموطأ لمالك،              | ۵۴    | ☆                               |                             |
|      | المسند لآحمد بن حنبل،      | ۲۸۶/۳ | ☆                               | ۲۶۷/۲                       |
|      | الصحيح لابن عزيمة،         | ۸۱۷   | ☆                               | ۴۵۵/۲                       |
|      | تلخيص الحبير لابن حجر،     | ۲۸۶۱۱ | ☆                               | ۳۴۸/۲، ۱۹۲۱۲،               |
|      | الترغيب و الترہيب للمندري، | ۲۷۷/۱ | ☆                               | فتح الباری للعسقلانی، ۵۸۲/۱ |

## (۵) نمازی کے سامنے سے گزرنے والے کو دفع کرو

۸۶۳۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اَلتَّسْبِيْحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيْقُ لِلنِّسَاءِ ۔ فتاویٰ رضویہ حصہ دوم ۱۸۱/۹

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مرد تسبیح کے ذریعہ اور عورتیں ہاتھ پر ہاتھ مار کر گزرنے والے کو باز رکھیں۔

|             |  |                            |
|-------------|--|----------------------------|
| ۹۴/۱        | باب من دحل الیوم الناس                       | ۸۶۳۔ الجامع الصحیح للبخاری |
| ۱۸۰/۱       | باب تسبیح الرجال و تصفیق النساء              | الصحیح لمسلم               |
| ۱۳۵/۱       | کتاب الصلوۃ                                  | المسنن لابن داؤد           |
| ۴۸/۱        | باب ماجاء ان التسبیح للرجال و التصفیق للنساء | الجامع للترمذی             |
| ۷۳/۱        | باب التسبیح للرجال فی الصلوۃ                 | المسنن لابن ماجہ           |
| ۲۵۲/۹       | ☆ حلیۃ الاولیاء لابن نعیم                    | الموطا لمالك               |
| ۴۷۶/۷-۱۹۸۵۷ | ☆ کنز العمال للمفتی                          | المسنن الکبریٰ للبیہقی     |
| ۲۳۶/۶       | ☆ المعجم الکبیر للطبرانی                     | مصب الرایۃ للزیلعی         |
| ۲۱۷/۳       | ☆ التفسیر للقرطبی                            | الصحیح لابن خزیمہ          |
|             | ☆ ۳۶۲/۱                                      | کشف المحفا للمحلونی        |

# ۱۲۔ مساجد سے متعلق عورتوں کے احکام

## (۱) عورتوں کو مسجد سے نہ روکو

۸۶۴۔ عن عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : لَا تَمَسُّوْا اَمَاءَ اللّٰهِ مَسَاجِدَ اللّٰهِ ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی باندیوں کو اللہ کی مساجد سے نہ روکو۔

### ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بعض چیزوں میں یہ امر جہالت پر مبنی ہوگا کہ اس چیز سے استدلال کیا جائے جو صدر اول میں تھی۔ ایک زمانہ تھا کہ باعزت لوگوں کی عورتیں دن اور رات دونوں اوقات میں جماعت میں حاضر ہوتیں، مگر اب ائمہ کرام نے انکے آنے کی ممانعت فرمادی۔ اس سے معلوم ہوا کہ بہت سے احکام زمانہ کے اختلاف سے مختلف ہو جاتے ہیں۔ بلکہ ممکنہ کے اختلاف سے بھی مختلف ہوتے ہیں، جیسا کہ کتب ائمہ میں بہت سے فروع اس پر شاہد ہیں۔

فتاویٰ رضویہ ۳۲۰/۲

۸۶۵۔ عن عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما قال : قال رسول الله صلى

|        |  |                           |        |
|--------|--|---------------------------|--------|
| ۱۲۳/۱  | باب هل علي من لا يشهد الجمعة،          | الجامع الصحيح لبحاری،     | ۸۶۴۔   |
| ۱۸۳/۱  | باب خروج النساء الى المساجد،           | الصحيح لمسلم،             |        |
| ۸۴/۱   | باب ما جاء في خروج النساء الى المساجد، | السنن لابی داؤد،          |        |
| ۱۳۲/۳  | ☆ السنن الكبرى للبيهقي،                | المسند لاحمد بن حنبل،     | ۱۶/۲   |
| ۳۳/۲   | ☆ مجمع الرواكد للبيهقي،                | الصحيح لابن خزيمة،        | ۱۶۷۹   |
| ۵۹/۲   | ☆ المسند لابی عوادة،                   | المجمع الكبير لطبرانی،    | ۳۶۳/۱۲ |
| ۸۱/۲   | ☆ تلخيص الحبير لابن حجر،               | کثر العمال للمفتی، ۱۳۲۳۲، | ۳۶۱/۵  |
| ۳۶۳/۵  | ☆ اتحاف السادة للريدي،                 | فتح الباری للعسقلانی،     | ۳۵۰/۲  |
| ۱۳۷/۷  | ☆ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم،             | تاریخ بغداد للحطیب،       | ۳۶۰/۲  |
| ۳۸۳/۲  | ☆ المصنف لابن ابی شیبہ،                | الکامل لابن عدی،          | ۶۱۲/۴  |
| ۱۲۰/۱  | باب امتیذان المرأة لزوجها،             | الجامع الصحيح لبحاری،     | ۸۶۵۔   |
| ۱۳۲/۳  | ☆ السنن الكبرى للبيهقي،                | المسند لاحمد بن حنبل،     | ۷/۲    |
| ۴۱۳/۱۶ | ☆ کثر العمال للمفتی، ۴۵۱۷۰،            | السنن للدارمی،            | ۱۱۷/۱  |

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : إِذَا اسْتَأْذَنْتُ أَحَدَكُمْ إِمْرَأَتَهُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَمْنَعْنَهَا ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کی عورت مسجد میں جانے کی اجازت مانگے تو تم اسکو منع نہ کرو۔

۸۶۶۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لَا تَمْنَعُوا آمَاءَ اللَّهِ مَسَاجِدَ اللَّهِ وَلَكِنْ لِيَخْرُجْنَ وَهُنَّ تَعْلَاتُ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی باندیوں کو اللہ تعالیٰ کی مساجد سے نہ روکو۔ کہ نکل بھاگنے والی عورتیں ضرور نکلیں گی۔  
فتاویٰ رضویہ جدیدہ ۱/۱۱۱

۸۶۷۔ عن ام المومنین حفصۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : کما نمنع عواتقنا ان

یخرجن فی العیدین ، فقدمت امرأة فنزلت قصر بنی خلف فحدثت عن اختها وكان زوج اختها غزا مع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثنتی عشرة غزوة وكانت اختی معہ فی ست ، قالت : فکنا نداوی الکلمی ونقوم علی المرضی فسالته أختی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم أعلی إحذنا ہاس اذا لم یکن لہا جلباب أن لا تخرج ، قال : لتلبسہا صاحبہا من جلبابہا ولتشہد الخیر ودعوة المومنین ، فلما قدمت ، ام عطیۃ سالتہا أسمعت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم؟ قالت : ہابی ، نعم ، وكانت لا تذکرہ الا قالت ہابی ، سمعته یقول : تَخْرُجُ الْعَوَاتِقُ وَذَوَاتُ الْعُدُورِ وَالْحَيْضُ وَلِیَشْهَدَنَّ الْخَیْرَ وَدَعْوَةُ الْمُؤْمِنِیْنَ ، وَتَعْتَزِلُ الْحَيْضُ الْمُصَلِّی قَالَتْ : حفصۃ ، فقلت الحیض ، فقالت : الیست تشہد عرفة وكذا وكذا۔  
ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہم اپنی جوان عورتوں کو

عیدین میں جانے سے منع کیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ ایک عورت آئی اور قصر بنی خلف میں قیام کیا۔ اس نے اپنی بہن سے روایت بیان کی اسکے بہنوئی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ بارہ غزوات میں شرکت کی اور چھ غزوات میں میری بہن بھی اسکے ساتھ تھیں

انہوں نے کہا کہ ہم زخیوں کی مرہم پٹی کیا کرتیں اور بیماروں کی تیمارداری کے فرائض انجام دیتیں۔ ایک بار میری بہن نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا ہم میں سے کسی کے پاس اگر برقع نہ ہو تو اسے نہ نکلنے میں کیا حرج ہے؟ آپ نے فرمایا: کھلی کو چاہئے کہ وہ اسے اپنا برقع اڑھادے اور اسے چاہئے کہ خیر اور مسلمانوں کی دعا میں شریک ہو۔ ام المومنین فرماتی ہیں: جب ام عطیہ آئیں تو میں نے ان سے پوچھا کیا یہ حدیث تم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی ہے؟ وہ بولیں، ہاں۔ میرے باپ آپ پر قربان۔ اور ام عطیہ جب حضور کا تذکرہ کرتیں تو یہ ضرور کہتیں۔ میرے باپ آپ پر قربان۔ میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا۔ جو ان پردہ نشین اور حائضہ عورتیں باہر نکلیں اور محافل خیر اور مسلمانوں کی دعا میں شریک ہوں۔ صرف حائضہ عورتیں عید گاہ سے الگ رہیں۔ حضرت حفصہ فرماتی ہیں: حیض والی عورتیں بھی نکلیں۔ ام عطیہ نے کہا: کیا عرفات اور فلاں فلاں کام میں نہیں آتیں۔ فتاویٰ رضویہ جدید ۱/۱۱۲

۸۶۸۔ عن ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : امرنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان یخرجہن فی المطر والاضحی العواتق والحیض ودوات المحدثہ ، فاما الحیض فیمتزلن الصلوۃ ولیشہدن الخیر ودعوة المسلمین ، قلت : یا رسول اللہ ! احدا نا لا یكون لہا جلباب ، قال : لیتلبسہا اُختہا مِن جلبابہا ۔

حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم عورتوں کو عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن لیکر نکلیں۔ جو ان حیض والی اور پردہ نشین کواری سب جائیں۔ البتہ حائضہ عورتیں نماز سے علیحدہ رہیں اور محافل خیر اور مسلمانوں کی دعا میں شریک ہوں۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! بعض کے پاس چادر نہیں ہوتی۔ فرمایا: ساتھ والی اسکو اپنی چادر میں لپیے۔ فتاویٰ رضویہ ۳/۱۷۰

(۲) حضرت صدیقہ نے عورتوں کو مساجد سے منع فرمایا

۸۶۹۔ عن أم المومنین عائشة الصديقة رضي الله تعالى عنها قالت : لو أدرك

|       |                                      |                              |
|-------|--------------------------------------|------------------------------|
| ۲۹۱/۱ | کتاب صلوٰۃ العیدین ،                 | ۸۶۸۔ الصحيح لمسلم ،          |
| ۱۲۰/۱ | باب خروج النساء الى المساجد بالليل ، | ۸۶۹۔ الجامع الصحيح للبخاری ، |
| ۱۸۳/۱ | باب خروج النساء الى المساجد ،        | الصحيح لمسلم ،               |
| ۸۴/۱  | باب التشديد في ذلك ،                 | السنن لأبي داود              |

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ما احدث النساء لنعنهن المسجد کما منعت نساء بنی اسرائیل۔

ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ملاحظہ فرماتے جو باتیں عورتوں نے اب پیدا کی ہیں تو ضرور انہیں مسجد سے منع فرمادیتے جیسے بنی اسرائیل کی عورتیں منع کر دی گئیں۔ فتاویٰ رضویہ ۱۷۰/۴

**(۲) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں**

تا بعین ہی کے زمانے سے ائمہ نے ممانعت شروع فرمادی تھی۔ پہلے جوان عورتوں کو پھر بڑھیوں کو بھی۔ پہلے دن میں پھر رات میں بھی، مغرب عشاء اور فجر میں فاسق لوگ کھانے اور سونے میں مشغول ہوتے تھے۔ باہر گھومنا پھرنا ان اوقات میں مروج نہیں تھا۔ اب جبکہ زمانہ میں فساد آ گیا۔ فحاشی عروج پر آ گئی تو حکم ممانعت عام ہو گیا۔

کیا اس زمانے کی عورتیں گر بے دلیوں کی طرح گانے ناچنے والیاں یا فاحشہ دلالہ تھیں اب صالحات ہیں؟ یا جب فاحشات زیادہ تھیں اب صالحات زائد ہیں؟ یا جب فیوض و برکات نہ تھے اب ہیں؟ یا جب کم تھے اب زائد ہیں؟ حاشا! بلکہ قطعاً یقیناً اب معاملہ بالکس ہے۔ اب اگر ایک صالحہ ہے تو جب ہزار تھیں۔ جب اگر ایک فاحشہ تھی اب ہزار ہیں۔ اب اگر ایک حصہ فیض ہے جب ہزار حصے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

لَا تَأْتِي عَامٌ إِلَّا وَالِدِي بَعْدَهُ شَرِّ مَنَّةٍ۔

ہر آنے والا سال گذشتہ سے بدتر ہوگا۔

بلکہ عنایہ اکمل الذین بابرقی میں ہے۔

امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عورتوں کو مسجد سے منع فرمادیا۔ وہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں شکایت لیکر پہنچیں۔ فرمایا: اگر زمانہ اقدس میں یہ حالت ہوتی حضور عورتوں کو مسجد میں آنے کی دعوت نہ دیتے۔ یعنی جلد سوم میں ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: عورت سراپا شرم کی چیز ہے۔ سب سے زیادہ اللہ عزوجل سے قریب اپنے گھر کی تہ میں ہوتی ہے۔ اور جب باہر نکلے شیطان

اس پر نگاہ ڈالتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا یہ طرزِ یقہ تھا کہ جمعہ کے دن کھڑے ہو کر کنکریاں مارتے اور عورتوں کو مسجد سے نکالتے تھے۔ امام ابراہیم نخعی تابعی استاذ الاساتد امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اپنی مستورات کو جمعہ و جماعت میں نہ جانے دیتے تھے۔

تو جب ان خیر کے زمانوں میں، ان فیوض و برکات کے وقتوں میں، عورتیں منع کر دی گئیں اور کاہے سے، حضور مساجد اور شرکت جماعت سے، حالانکہ دین متین میں ان دونوں کی شدید تاکید ہے۔ تو ان از منہ شرور میں ان قلیل یا موہوم فیوض کے حیلے سے عورتوں کو اجازت دی جائے گی وہ بھی کاہے کی؟ زیارت قبور کے جانے کی۔ جو شرعاً مکذوب نہیں، اور خصوصاً ان میلوں ٹھیلوں میں جو خدا ناترسوں نے مزارات کرام پر نکال رکھے ہیں۔ یہ کس قدر شریعت مطہرہ سے مناقض ہے۔ شرع مطہرہ کا قاعدہ ہے کہ جلب مصلحت پر سلب مفسدہ کو مقدم رکھتی ہے۔

فتاویٰ رضویہ ۱۷۰/۴

امام قاضی سے استفتاء ہوا کہ عورتوں کا مقابر کا جانا جائز ہے یا نہیں؟ فرمایا: ایسی جگہ جواز و عدم جواز نہیں پوچھتے۔ یہ پوچھ کہ اس میں عورتوں پر کتنی لعنت پڑتی ہے۔ جب گھر سے قبور کی طرف چلنے کا ارادہ کرتی ہے اللہ اور فرشتوں کی لعنت میں ہوتی ہے۔ جب گھر سے باہر نکلتی ہے سب طرفوں سے شیطان اسے گھیر لیتے ہیں۔ جب قبر تک پہنچتی ہے میت کی روح اس پر لعنت کرتی ہے۔ جب واپس آتی ہے اللہ کی لعنت میں ہوتی ہے۔

حضرت سیدنا زبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی زوجہ مقدسہ صالحہ عابدہ زاہدہ ثقیفہ حضرت عائکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حاضری مسجد کریم مدنیہ طیبہ سے باز رکھا۔ ان پاک بی بی کو مسجد کریم سے عشق تھا، پہلے امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں آئیں۔ قبل نکاح امیر المؤمنین سے شرط کرائی کہ مجھے مسجد سے نہ روکیں۔ اس زمانہ خیر میں محض عورتوں کی ممانعت قطعی جزی نہ تھی جسکے سبب بیبیوں سے حاضری مسجد اور گاہ گاہ زیارت بعض مزارات بھی منقول۔

۸۷۰۔ عن أم عطية رضي الله تعالى عنها قالت : نهينا عن اتباع الجنائز ولم يعزم

علینا ۔

حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہمیں جنازوں کے پیچھے جانے سے منع کیا گیا لیکن اس میں شدت نہیں برتی گئی۔

اس پر غیبتہ میں فرمایا: یہ اس وقت تھا جب حاضری مسجد انہیں جائز تھی۔ اب حرام اور قطعی ممنوع ہے۔

غرض اس وجہ سے امیر المومنین نے انکی شرط قبول فرمائی۔ پھر بھی چاہتے یہ تھے کہ یہ مسجد نہ جائیں۔ یہ کہیں آپ منع کر دیں میں نہ جاؤں گی۔ امیر المومنین یہ پابندی شرط منع نہ کرتے۔ امیر المومنین کے بعد حضرت زبیر سے نکاح ہوا۔ منع فرماتے وہ نہ مانتیں۔ ایک روز انہوں نے یہ تدبیر کی کہ عشاء کے بعد اندھیری رات میں انکے جانے سے پہلے راہ میں کسی دروازہ میں چھپ گئے۔ جب یہ آئیں اور اس دروازہ سے آگے بڑھی تھیں کہ انہوں نے نکل کر پیچھے سے انکے سر مبارک پر ہاتھ مارا اور چھپ رہے۔

حضرت عائشہ نے کہا:

ان الله - فسد الناس

ہم اللہ کیلئے ہیں۔ لوگوں میں فساد آ گیا۔

یہ فرما کر مکان کو واپس آئیں اور پھر جنازہ ہی نکلا۔ تو حضرت زبیر نے انہیں یہ تنبیہ فرمائی کہ عورت کیسی ہی صالح ہوا کی طرف سے اندیشہ نہ سہی۔ فاسق مردوں کی طرف سے اس پر خوف کا کیا علاج۔ جمل النور۔ ۲۵

### (۳) عورت کی نماز گھر میں افضل ہے

۸۷۱۔ عن عبد الله بن مسعود رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى

|                            |                  |                      |                                     |
|----------------------------|------------------|----------------------|-------------------------------------|
| ۸۷۱۔                       | السس لابی داؤد ، | باب التشديد في ذلك ، | ۸۴/۱                                |
| السس الکبریٰ للہیثمی ،     | ۱۳۱/۳            | ☆                    | المستدرک للحاکم ، ۲۰۶/۱             |
| مشکوٰۃ المصابیح لتبریری ،  | ۱۰۶۳             | ☆                    | شرح السنة للبعوی ، ۴۴۲/۳            |
| الترغیب و الترہیب للسندی ، | ۲۲۷/۱            | ☆                    | کثر العمال للمفتی ، ۴۵۱۸۸ ، ۸۰۲/۱۵۰ |
| التفسیر للمقرطبی ،         | ۲۷۹/۱۲           | ☆                    | التفسیر لابی کثیر ، ۷۲/۶            |
| مجمع الرواۃ للہیثمی ،      | ۳۴/۲             | ☆                    | الصحيح لابی عزيمة ، ۶۹۰             |



اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : صَلَوَةُ الْمَرْأَةِ فِي بَيْتِهَا أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهَا فِي حُجْرَتِهَا وَ صَلَاتِهَا فِي مَخْدَعِهَا أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهَا فِي بَيْتِهَا۔ فتاویٰ رضویہ ۳/۴۷

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورت کی نماز کمرے میں، گھر کے صحن میں، نماز سے افضل خاص چھوٹے کمرے، یعنی کوٹھری میں اس سے بھی افضل ہے۔

## ۱۳۔ وتر

## (۱) وتر کا بیان

۸۷۲۔ عن عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: اجعلوا آخر صلواتكم بالليل وترًا۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنی نماز شب میں سب سے آخر وتر رکھو۔

فتاویٰ رضویہ ۳/۳۶۸

## (۲) وتر میں پڑھی جانے والی دعا

۸۷۳۔ عن علي بن ابي طالب كرم الله تعالى وجهه الكريم ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم كان يقول في آخر وتره: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِعَافَاتِكَ مِنْ عِقَابِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَكُنْتَ عَلَيَّ نَفْسِكَ۔

امیر المومنین سیدنا حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وتر نماز کے آخر میں یوں دعا کرتے: اے اللہ، میں پناہ مانگتا ہوں تیری رضا کی تیری ناراضگی سے، اور تیرے عفو و درگزر کی تیری سزا سے، اور تیری ذات کی پناہ اس بات سے کہ میں تیری شایان شان خوبیاں نہیں بیان کر سکتا۔ تو ویسا ہے جیسی تو نے اپنی ذات کی شایان

۸۷۲۔ الجامع الصحيح لبيحاري

الصحيح لمسلم، باب صلوة الليل وعدد ركعات، ۲۵۷/۱

المسند لاحمد بن حنبل، ۲۰/۲ ☆ السنن الكبرى للهيثمی، ۴۳/۳

الصحيح لابن عزيمة، ۱۰۸۲ ☆ شرح السنة للبغوی، ۱۳۷/۲

مشکوٰۃ المصابيح للتبریزی، ۱۲۵۸ ☆ نصب الراية للزيلعي، ۱۳۷/۲

ارواء الغليل للالباني، ۱۵۵/۲ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۵۶۲/۱

تنبيهات الحبيب لابن حجر، ۱۷/۲ ☆ كنز العمال للمفتی، ۱۹۵۲۹، ۴۰۶/۲

۸۷۳۔ السنن لابی داؤد، باب القنوت فی الوتر، ۲۰۲/۱

السنن للنسائی، کتاب قیام اللیل باب الدعاء فی الوتر، ۱۹۵/۱

السنن لابن ماجه، باب ما جاء فی القنوت فی الوتر، ۸۲/۱

المسند لاحمد بن حنبل، ۹۷/۱ ☆ كنز العمال للمفتی، ۲۱۸۸۵، ۶۳/۸

کی۔

### ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مسلمان ہر حال ہر وقت اپنے جل علا کے ذکر و ثنا اور اس سے سوال کا محتاج ہے۔ اور ثنائے الہی وہی اتم و اکمل ہے جو خود اس نے اپنے نفس کریم پر کی۔ یوں ہی جو دعائیں قرآن عظیم نے تعلیم فرمائیں بندہ انکی مثل کہاں سے لاسکتا ہے۔ رحمت شریعت نے نہ چاہا کہ بندہ ان خزانے بے مثال سے روکا جائے علی الخصوص حیض و نفاس والیاں جنگل تھائی عمر انہیں عوارض میں گذرتی ہے۔ لہذا یہاں بہ تبدیل نیت اجازت فرمائی، جیسے بسم اللہ الرحمن الرحیم، بہ نیت افتتاح کہنے کے جواز پر اجماع علماء نے ظاہر کر دیا۔

لہذا قرآن عظیم کی وہ آیات جو ذکر و ثنا و مناجات و دعا ہوں اگرچہ پوری آیت ہو جیسے آیۃ الکرسی۔ متعدد آیات کاملہ جیسے سورۃ حشر کی اخیر تین آیتیں۔ بلکہ پوری سورۃ جیسے الحمد شریف بہ نیت ذکر و دعا بے نیت تلاوت پڑھنا حنبلی و حنفی و نقباء سب کو جائز ہے۔ اسکی نظیر یہ ہے کہ نماز میں کسی کلام سے اگرچہ آیت یا ذکر الہی ہوا ایسے معنی کا افادہ جو اعمال نماز سے باہر ہے مفسد نماز ہے۔ مثلاً کسی خوشی کی خبر کے جواب میں کہا۔ الحمد للہ رب العلمین، یا خبر غم کے جواب میں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون، یا کسی نے پوچھا فلاں شخص کیسا ہے اسکی خوبی بتانے کو کہا۔ سبحان اللہ، نماز جاتی رہی مگر کسی شخص نے آواز دی اور اس نے یہ جتانے کو کہ میں نماز پڑھتا ہوں، لا الہ الا اللہ، یا سبحان اللہ، یا اسکے مثل ذکر یا قرآن عظیم سے کچھ کہا نماز نہ جائے گی کہ شرع مطہر نے اس حاجت کے دفع کو اتنے کی اجازت عطا فرمادی ہے۔

فتاویٰ رضویہ جدیدہ

### (۳) قنوت نازلہ کا بیان

۸۷۴۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا یقنت فی الصبح الا ان یدعو لقوم او علی قوم۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز صبح میں قنوت نہ پڑھتے مگر جب کسی قوم کیلئے اسکے فائدہ کی دعا فرماتے یا کسی قوم پر انکے

نقصان کی دعا کرتے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

فتح القدیر۔ غنیۃ اور مرقات شرح مشکوٰۃ میں فرمایا: وهو سند صحيح، یہ سند صحیح ہے

۸۷۵۔ عن أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال : ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم كان لا يقست الا دعاء لقوم او دعاء على قوم ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قنوت نہ پڑھتے مگر جب کسی قوم کیلئے یا کسی قوم پر دعا فرمائی ہوتی۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

صاحب تنقیح نے کہا: دونوں حدیثوں کی سند صحیح ہے اور اس میں صاف تصریح ہے کہ قنوت وقت مصیبت کے ساتھ خاص ہے۔ یہ دونوں حدیثیں مطلق ہیں۔ ان میں کوئی تخصیص فقہیہ وغلبہ کفار کی نہیں۔ اور شک نہیں کہ مثلاً رفع طامون، دفع دہاء، اور زوال قحط کیلئے دعا بھی 'دعا لقوم' کے اطلاق میں داخل کہ یہ بھی مسلمانوں کیلئے دعائے نفع ہے تو صحیح حدیثوں سے اسکا جواز ثابت۔  
فتاویٰ رضویہ ۳/۴۹۲

۸۷۶۔ عن أنس رضي الله تعالى عنه قال : ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم قست شهرا يدعو على احياء من احياء العرب ثم تركه ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مہینہ تک نماز صبح میں قنوت پڑھی عرب کے کچھ قبیلوں پر دعائے ہلاکت فرماتے رہے۔

فتاویٰ رضویہ ۳/۴۹۵

۸۷۷۔ عن أنس رضي الله تعالى عنه قال : قنت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم شهرا يدعو على رعل و ذكوان ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

باب القنوت، ۲/۱۸۲

۸۷۵۔ مرقاة المفاتیح للقاری،

۱۸۲/۲

السلسلة الصحيحة للابانی،

۲۳۷/۱

باب استحباب القنوت الخ،

۸۷۶۔ الصحيح لمسلم،

۵۸۷/۲

باب غزوة الرجیع،

۸۷۷۔ الجامع الصحيح للبخاری،

نے قنوت پڑھتے ہوئے رعل اور ذکوان پر ایک ماہ بددعا فرمائی۔

۸۷۸۔ عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شہرا بعد الركوع فی صلوٰۃ الصبح يدعو علی رعل و ذکوان ویقول عصیۃ عصت اللہ ورسولہ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک ماہ فجر کی نماز میں رکوع کے بعد رعل اور ذکوان کے خلاف قنوت کے ذریعہ بددعا فرمائی اور فرمایا! عصیہ نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔

۸۷۹۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعد الركعة فی صلوٰۃ شہر اذا قال: سمع اللہ لمن حمدہ یقول فی قنوتہ: اللہم نج الولید بن الولید، اللہم نج مسلمۃ بن ہشام، اللہم نج عیاش بن ربیعہ، اللہم نج المستضعفین من المومنین، اللہم اشدد وطا تک علی مضر، اللہم اجعلہا علیہم سنین کسنی یوسف، قال ابو ہریرۃ: ثم رایت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ترک الدعاء بعد، فقلت: یرحمہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قد ترک الدعاء لہم قال: فقیل: وما تراہم قد قدموا۔ ۸۷۳

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک ماہ رکوع کے بعد سمع اللہ حمدہ، کہنے پر قنوت پڑھی اور قنوت میں یہ پڑھا۔ اے اللہ! نجات دے ولید کو، اے اللہ! نجات دے سلمہ بن ہشام کو، اے اللہ! نجات دے عیاش بن ربیعہ کو، اے اللہ! نجات دے ضعیف مومنوں کو، اے اللہ! اپنی سخت پکڑ فرما مضر پر، اے اللہ! ان پر قحط مسلط فرما جتنے سال حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں قحط نازل ہوا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے قنوت چھوڑ دی تو میں نے دل میں کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قنوت چھوڑ دی تو لوگوں نے کہا: دیکھتے نہیں ہو کہ جن کیلئے حضور دعا کرتے تھے وہ تو آگئے ہیں۔

۸۸۰۔ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : انه صلى الله تعالى عليه وسلم لم يزل يقنت في الصبح حتى فارق الدنيا ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ قنوت تاحیات پڑھتے رہے۔

### (۴) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث اور دیگر احادیث قنوت فجر، برخلاف شافعیہ کہ انہیں فجر میں دوام قنوت کی دلیل ٹھہراتے ہیں صریح نوازل میں وارد، ان پر محمول، پس حاصل یہ کہ جناب سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وقت نزول شدائد دوام قنوت پڑھی۔ اور جب وہ بلا دفع ہو جاتی ہو جسہ ارتقاع ضرورت ترک فرماتے اور مشروعیت اس قنوت کی کتب حنفیہ میں بھی مصرح جیسا کہ اشباہ ودر مختار و بحر الرائق و غایت و ملتقط و سراج و ہاج و شرح نقایہ ثمنی و فتح القدیر ابن الہمام و کلام رئیس الحنفیہ امام ابو جعفر بن سلامہ طحاوی وغیرہ سے ثابت، متون میں غیر وتر میں قنوت پڑھنا ممنوع ٹھہرایا، شارحین کرام نے قنوت نوازل کو اس سے استثناء فرمایا۔

یہاں سے ظاہر ہے کہ اختلاف شافعیہ و حنفیہ در بارہ قنوت فجر کہ وہ علی الدوام حکم دیتے ہیں اور ہم انکار کرتے ہیں غیر نوازل میں ہے۔ نہ قنوت نوازل میں، اور بلاشبہ طاعون و وبا اشد نوازل سے ہیں اور انکے عموم میں داخل۔ پس اگر امام دفع طاعون و وبا کیلئے نماز فجر میں قنوت پڑھے تو اسکے جواز و مشروعیت میں کوئی شبہ نہیں۔

اسکے لئے کوئی دعا مخصوص نہیں بلکہ جو بلا مثل طاعون و وبا یا غلہ کفار و العیاذ باللہ تعالیٰ، اسکے دفع کی دعا کی جائیگی۔ تحقیق یہ ہے کہ قنوت صرف نماز فجر میں ہے۔ اور تحقیق یہ ہے کہ فجر کی دوسری رکعت میں بعد قرات قبل رکوع۔ کیونکہ رکوع کے بعد قنوت کا محل نہیں ہے جیسا کہ محقق نے اسے فتح میں ثابت کیا ہے۔ اور امام و مقتدی سب آہستہ پڑھیں۔ کیونکہ وہ دعا ہے اور دعا کا طریقہ اخفا ہے۔ جن مقتدیوں کو یاد نہ ہو وہ آہستہ آہستہ آئین کہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم،

فتاویٰ رضویہ ۵۱۲/۳

## ۱۴۔ نوافل

## (۱) سنن و نوافل

۸۸۱۔ عن فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : الصلوة مثنی مثنی تشهد فی کُلِّ رُكْعَتَیْنِ وَتَحْشَعُ وَتَضَرُّعٌ وَتَمَسْكُنُ وَتَقْعُ يَدُكَ تَقُولُ : تَرْفَعُهُمَا إِلَى رَبِّكَ مُسْتَقْبِلًا يَبْطُونِيهَا وَجْهَكَ وَتَقُولُ : يَا رَبِّ يَا رَبِّ مَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَهِيَ كَذَا كَذَا۔

حضرت فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نفل نماز دو دو رکعت ہے۔ ہر دو رکعت پر التحیات اور خضوع اور زاری اور تذلل، پھر بعد سلام اپنے رب کی طرف ہاتھ اٹھا اور ہتھیلیاں چہرے کے مقابل رکھ کر عرض کر: اے میرے رب، اے میرے رب، جو ایسا نہ کرے وہ چین و چٹاں یعنی ناقص ہے۔

فتاویٰ رضویہ ۷۸۰/۳

## (۲) گھر میں نوافل کی فضیلت

۸۸۲۔ عن زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : عَلَيْكُمْ بِالصَّلَاةِ فِي بُيُوتِكُمْ ، فَإِنْ خَيْرَ صَلَاةٍ الْمَرْءُ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ

الاسد الصول ص ۹

|        |                                |                       |      |
|--------|--------------------------------|-----------------------|------|
| ۵۰/۱   | باب ما جاء فی التمشع فی الصلوة | الجامع للترمذی        | ۸۸۱۔ |
| ۱۸۳/۱  | باب صلوة النهار                | السنن لابی داؤد       |      |
| ۴۸۷/۱  | ☆ المس الکبری للبيهقي          | المسند لاجمدين حنبلي  |      |
| ۱۲۱۲   | ☆ الصحيح لابی عزيمة            | المعجم الكبير لفظراوي |      |
| ۳۴۸/۱  | ☆ الترغيب والترهيب لسندي       | شرح المس للبعري       |      |
| ۵۲۷/۷  | ☆ كثر العمال لمثقي ۲۰۰۹۱       | مشكل الآثار للطحاوي   |      |
| ۱۵۸/۱  | باب فصل التطوع في البيت        | الجامع الصحيح لبعاري  | ۸۸۲۔ |
| ۲۶۶/۱  | باب استحباب صلوة الباطلة الح   | الصحيح لمسلم          |      |
| ۲۰۴/۱  | باب فصل التطوع في البيت        | المس لابی داؤد        |      |
| ۵۱۷/۱۰ | ☆ فتح الباري لمصقلاني          | المسند لاجمدين حنبلي  |      |
| ۳۷۳/۸  | ☆ التفسير للقرطبي              | ارواء العلل للالياني  |      |

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم گھروں میں نماز پڑھو کہ مرد کی نماز فرض کے علاوہ گھر میں ہی افضل ہے۔ ۱۲

۸۸۳۔ عن زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: صَلَوةُ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ اَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهِ فِي مَسْجِدِي هَذَا اِلَّا الْمَكْتُوبَةَ۔  
الاسد الصول ص ۹

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گھر میں نوافل مرد کیلئے میری اس مسجد سے افضل ہیں مگر فرض نماز مسجد ہی میں افضل ہے۔ ۱۲

### (۳) پنجوقتہ نمازوں میں تعداد سنن

۸۸۴۔ عن عبد اللہ بن شقیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: سألت ام المؤمنین عائشة الصديقة رضی اللہ تعالیٰ عنہما تطوعه فقالت: ان یصلی فی بیتی قبل الظهر اربعاً، ثم یمخرج فیصلی بالناس ثم یدخل فیصلی رکعتین وکان یصلی بالناس المغرب ثم یدخل فیصلی رکعتین ویصلی بالناس عشاء و یدخل یصلی فیصلی رکعتین و کان یصلی من اللیل تسع رکعات فیهن الوتر و کان یصلی لیلاً طویلاً قائماً و لیلاً طویلاً قائداً و کان اذا قرء و هو قائم رکع و سجد و هو قائم و اذا قرء قائداً رکع و سجد و هو قاعد و کان اذا طلع الفجر صلی رکعتین۔

فتاویٰ رضویہ ۳/۲۵۷

حضرت عبد اللہ بن شقیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ام المؤمنین

|       |  |       |                           |
|-------|--|-------|---------------------------|
| ۱۴۹/۱ | باب صلوٰۃ الرجل التطوع فی بیتہ             | ۸۸۳۔  | السنن لابی داؤد،          |
| ۳۱۹/۶ | ☆ التمهید لابی عبد البر،                   | ۱۴۴/۵ | المعجم الکبیر للطبرانی،   |
| ۱۳۰/۴ | ☆ شرح المسما للہروی،                       |       | شرح معانی الآثار للطحاوی، |
| ۱۳۰۰  | ☆ مشکوٰۃ المصابیح، للتبریزی،               | ۴۱۹/۳ | اتحاف السادة للریذی،      |
| ۲۱/۳  | ☆ تلخیص الحیر لابی حجر،                    | ۱۹۷/۱ | المعجم الصغیر للطبرانی،   |
| ۲۵۲/۱ | باب جوار الصلوٰۃ النافعة قائماً او قاعداً، | ۸۸۴۔  | الصحيح لمسلم،             |
| ۱۷۸/۱ | باب تفريع ابواب التطوع،                    |       | السنن لابی داؤد،          |



عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نفل نماز کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: حضور میرے حجرہ میں ظہر سے قبل چار رکعت پڑھتے۔ پھر لوگوں کو جماعت سے نماز پڑھا کر تشریف لاتے تو دو رکعت ادا فرماتے۔ اور مغرب میں جماعت کے بعد حجرہ میں تشریف لا کر دو رکعت پڑھتے۔ اور عشاء کی جماعت کے بعد بھی دو رکعت ہی ادا فرماتے۔ رات کو نور کعتیں ادا فرماتے ان میں وتر بھی ہوتے۔ اور رات کو دیر تک کبھی کھڑے ہو کر اور کبھی بیٹھ کر نوافل پڑھتے، لیکن جب کھڑے ہو کر نماز شروع فرماتے تو پھر رکوع وسجود بھی کھڑے ہو کر نماز جیسا کرتے اور جب بیٹھ کر شروع فرماتے تو رکوع وسجود بھی بیٹھنے کے انداز کا ہوتا۔ اور جب صبح صادق ہو جاتی تو دو رکعت گھر میں پڑھتے۔ ۱۲م

### (۴) سنن ونوافل گھر میں پڑھے جائیں

۸۸۵۔ عن السائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : لقد رايت الناس في زمن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اذا انصرفوا من المغرب انصرفوا جميعا حتى لا يبقى في المسجد احد كانهم لا يصلون بعد المغرب حتى يصيرون الى اهلهم۔  
فتاویٰ رضویہ ۳/۲۵۸

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے امیر المومنین سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں لوگوں کو مغرب کے بعد اکٹھے لوٹتے ہوئے دیکھا حتیٰ کہ کوئی مسجد میں باقی نہ رہتا، گویا وہ مغرب کے بعد کوئی نماز ادا نہ کرتے یہاں تک کہ وہ اپنے گھروں میں چلے جاتے۔

۸۸۶۔ عن كعب بن عجرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان النبي صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اتى مسجد بني عبد الاشهل فصلى فيه المغرب فلما قضاوا صلوٰتہم راہم یسبحون بعدها فقال : هذه صلوٰۃ البیوت۔  
فتاویٰ رضویہ ۳/۲۵۸

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بنو عبد الاشہل کی مسجد میں تشریف لائے تو آپ نے مغرب کی نماز ادا کی۔ جب لوگ فرض پڑھ چکے تو آپ نے انہیں نوافل پڑھتے ہوئے دیکھا تو آپ نے فرمایا: یہ گھروں کی

نماز ہے۔

۸۸۷۔ عن عبد الله بن شقيق رضي الله تعالى عنه عن ام المؤمنين عائشة الصديقة رضي الله تعالى عنها قالت : كان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم يصلي المغرب ثم يرجع الى بيتي فيصلی رکعتين ۔

حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مغرب کی نماز کے بعد حجرہ میں تشریف فرما ہو کر دو رکعتیں ادا فرماتے۔ ۱۲م

۸۸۸۔ عن رافع بن خديج رضي الله تعالى عنه قال : اتانا رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم في بني عبد الا شهل فصلی بنا المغرب في مسجدا ثم قال : اِرْكَعُوا هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِكُمْ ۔

نمازی رضویہ ۳/۳۵۸

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قبیلہ بنو عبد الا شہل میں تشریف لائے اور ہماری مسجد میں نماز مغرب ادا فرمائی۔ پھر فرمایا: ان دو رکعتوں (یعنی سنت مغرب کو) اپنے گھر میں ادا کرو۔ ۱۲

### ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گا ہے اگر بعض سنن مسجد میں پڑھنے کا اتفاق ہوا تو علماء فرماتے۔ وہ کسی عذر و سبب سے تھا۔ ترک احیاناً منافی سنیت و استحباب نہیں بلکہ اسکا مقرر و مؤکد ہے کہ مواظبت محققین کے نزدیک امارت و وجوب۔

علاوہ بریں اگر بالفرض رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے داعی سب سنن مسجد ہی میں پڑھی ہوتیں تاہم بعد اسکے حضور ہم سے ارشاد فرما چکے۔ فرضوں کے سوا تمام نمازیں تمہیں گھر میں پڑھنی چاہئیں۔ اور فرمایا: ماورائے فرائض اور نمازیں گھر میں پڑھنا مسجد مدینہ طیبہ میں پڑھنے سے زیادہ ثواب رکھتا ہے، بلکہ مسجد میں پڑھتے دیکھ کر وہ ارشاد فرمایا: کہ یہ نماز گھروں

۸۸۷۔ السنن لابن ماجہ ، باب فی رکعتین بعد المغرب ، ۸۳/۱

۸۸۸۔ السنن لابن ماجہ ، باب فی رکعتین بعد المغرب ، ۸۳/۱

المسند لاحمد بن حبل ، ۴۲۷/۵ ☆ المصم الکبیر للطبرانی ، ۲۹۸/۴

مجمع الرواؤد لنہیسی ، ۵۲۹/۲ ☆ کمر العمال للمنفی ، ۱۹۴۲۲ ، ۳۷۶/۷

میں پڑھا کرو، تو ہمارے لئے بہتر گہری میں پڑھنے میں ہے کہ قول فعل پر مرنج ہے۔ اور ان احادیث میں نماز سے صرف نوافل مطلقہ مراد نہیں ہو سکتیں۔ کہ ماورائے فرائض میں سنن بھی داخل۔ اور قضیہ مسجد بنی عبدالاشہل کا خاص سنن مغرب میں تھا۔ کما سبق۔

جب ثابت ہو چکا کہ سنن و نوافل کا گہری میں پڑھنا افضل اور یہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عادت طیبہ۔ اور حضور نے یونہی ہمیں حکم فرمایا: تو بخیاں مشابہت روافض اسے ترک کرنا کچھ وجہ نہیں رکھتا ہے۔ اہل بدعت کا خلاف انکی بدعت یا شعار خاص میں کیا جائے نہ یہ کہ اپنے مذہب کے امور خیر سے جو بات وہ اختیار کریں ہم اسے چھوڑتے جائیں آخر انہی کلمہ بھی تو پڑھتے ہیں۔

بالجملہ اصل حکم استحبابی یہی ہے کہ سنن قبلہ مثل رکعتیں فجر و رباعی ظہر و عصر و عشاء مطلقاً گہری میں پڑھ کر مسجد کو جائیں کہ ثواب زیادہ پائیں۔ اور سنن بعد یہ مثل رکعتیں ظہر و مغرب و عشاء میں جسے اپنے نفس پر اطمینان کامل حاصل ہو کہ گہری کر کسی ایسے کام میں جو اسے ادائے سنن سے باز رکھے مشغول نہ ہوگا وہ مسجد سے فرض پڑھ کر پلٹ آئے اور سنتیں گہری میں پڑھے تو بہتر۔ اور اسے ایک زیادت ثواب یہ حاصل ہوگی کہ جتنے قدم بارادۃ سنن گہری تک آئے گا وہ سب حسنات میں لکھے جائیں گے۔ قال تبارک و تعالیٰ۔

وَنُكْتُبُ مَا قَنَئْتُمُوْا وَاَنْتَارَهُمْ وَكُلَّ شَيْءٍ اَخَصَيْنَاهُ فِيْ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ۔

اور جسے یہ وثوق نہ ہو وہ مسجد میں پڑھ لے کہ لحاظ افضلیت میں اصل نماز فوت نہ ہو۔ اور یہ معنی عارضی افضلیت صلوٰۃ فی البیت کے منافی نہیں۔ نظیر اسکی نماز وتر ہے کہ بہتر اخیر شب تک اسکی تاخیر ہے۔ مگر جو اپنے جاگنے پر اعتماد نہ رکھتا ہو وہ پہلے پڑھ لے۔ کما فی کتب الفقہ۔

مگر اب عام عمل اہل اسلام سنن کے مساجد ہی میں پڑھنے پر ہے اور اس میں مصالح ہیں کہ ان میں وہ اطمینان کم ہوتا ہے جو مساجد میں ہے اور عادت قوم کی مخالفت موجب طعن و انگشت نمائی انتشار ظنون و فتح باب غیبت ہوتی ہے اور حکم صرف استحبابی تھا تو ان مصالح کی رعایت اس پر مرنج ہے۔ ائمہ دین فرماتے ہیں۔

الخروج عن العادة شهرة ومكروه۔

معمول کے خلاف کرنا شہرت اور مکروہ ہے۔ فتاویٰ رضویہ قدیم ۳/۴۵۹

فتاویٰ رضویہ جدید ۷/۳۱۶

## (۵) امام و مقتدی کا نوافل دوسری جگہ ہٹ کر پڑھنا افضل ہے

۸۸۹۔ عن المغيرة بن شعبه رضى الله تعالى عنه قال : ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم قال : لا يُصَلِّيُ الْإِمَامُ فِي مَقَامِهِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ الْمَكْتُوبَةُ حَتَّى يَتَنَحَّى عَنْهُ۔  
الاسدالصول ص ۱۱

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی امام اس جگہ نفل و سنت ادا نہ کرے جس مقام پر کھڑے ہو کر فرض نماز پڑھائی، یہاں تک کہ اس مقام سے جدا ہو جائے۔ ۱۲م

۸۹۰۔ عن أبي هريرة رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : أَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَتَقَدَّمَ أَوْ يَتَأَخَّرَ أَوْ عَنْ يَمِينِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ فِي الصَّلَاةِ يَغْنَى السُّبْحَةُ۔  
الاسدالصول ص ۱۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے کوئی اس بات سے تھک جائے گا کہ نماز میں قعدہ اخیرہ سے فارغ ہو کر آگے یا پیچھے ہٹ جائے یا داہنے یا بائیں پھر جائے۔ ۱۲م

## (۶) مصلے پر بھی سنن و نوافل جائز

۸۹۱۔ عن نافع رضى الله تعالى عنه قال : كان عبد الله بن عمر رضى الله تعالى عنهما يصلي في مكانه الذي صلى فيه الفريضة وفعله القاسم۔  
الاسدالصول ص ۱۱

|       |  |                                  |       |
|-------|--|----------------------------------|-------|
| ۹۱/۱  | باب الامام يتطوع في مكانه ،                    | السنن لابی داؤد ،                | ۸۸۹۔  |
| ۲۰۸/۳ | ☆ اتحاف السادة للريدي ،                        | السنن الكبرى للبيهقي ،           | ۱۹۰/۲ |
| ۳۳۵/۲ | ☆ فتح الباري للعقلائي ،                        | کثر العمال للمفتي ،              | ۲۰۴۲۴ |
|       | ☆  | مشکوٰۃ المصابيح للتهريزي ،       | ۹۵۳   |
| ۱۴۴/۱ | باب في الرجل يتطوع في مكانه الذي صلى الح ۱/۱۴۴ | السنن لابی داؤد ، کتاب الصلوٰۃ ، | ۸۹۰۔  |
| ۲۰۸/۲ | ☆ المصنف لابن ابی شیبہ ،                       | السنن لابن ماجه ،                |       |
| ۱۱۷/۱ | ☆ باب مكث الامام في مصلاة بعد السلام           | الجامع الصحيح للبخاري ،          | ۸۹۱۔  |

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اسی مقام پر نماز نفل و سنت پڑھتے جہاں فرض نماز پڑھی گئی ہوتی۔ اور حضرت قاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا بھی یہی طریقہ تھا۔ ۱۲م

### (۷) فجر کی سنتوں کا بیان

۸۹۲۔ عن أم المؤمنين عائشة الصديقة رضي الله تعالى عنها قالت : كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يصلي ثلاث عشرة ركعة يصلي ثمان ركعات ثم يوتر ثم يصلي ركعتين وهو جالس فإذا اراد أن يركع قام فركع ثم يصلي ركعتين بين النداء والاقامة من صلوٰۃ الصبح۔ فتاویٰ رضویہ ۳/۳۶۸

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تیرہ رکعات نماز پڑھتے، آٹھ رکعات صلوٰۃ اللیل تین رکعت وتر پھر دو رکعتیں بیٹھ کر، لیکن رکوع کے وقت کھڑے ہو جاتے۔ پھر دو رکعتیں فجر کی اذان و اقامت کے درمیان پڑھتے۔ ۱۲م

۸۹۳۔ عن أم المؤمنين عائشة الصديقة رضي الله تعالى عنها قالت : لم يكن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم على شئ من النوافل أشد تعاهدا منه على ركعتي الفجر۔ فتاویٰ رضویہ ۳/۳۳۳

ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نوافل میں سب سے زیادہ فجر کی دو رکعت سنت کی حفاظت فرماتے۔

### (۸) طلوع آفتاب کے بعد بھی سنت فجر پڑھے

۸۹۴۔ عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : مَنْ لَمْ يُصَلِّ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَلْيَصِلْهُمَا بَعْدَ مَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ۔

|       |                                       |       |                           |
|-------|---------------------------------------|-------|---------------------------|
| ۲۵۱/۱ | باب تعاهد ركعتي الفجر،                | ۸۹۳۔  | الجامع الصحيح لنبخاري،    |
| ۲۵۱/۱ | باب استحباب ركعتي سنة الفجر،          |       | الصحيح لمسلم،             |
| ۱۷۸/۱ | باب ركعتي الفجر،                      |       | السنن لأبي داود،          |
| ۵۷/۱  | باب ما جاء في إعادتها بعد طلوع الشمس، | ۸۹۴۔  | الجامع للترمذي،           |
| ۳۳۵/۳ | ☆ شرح السنة لبغوي،                    | ۲۷۴/۱ | المستدرک للحاکم           |
| ۳۰۴/۲ | ☆ التفسير للقرطبي،                    | ۳۷۱/۷ | کتر العمال للمثنیٰ، ۱۹۳۳، |

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے صبح کی سنتیں نہ پڑھی ہوں وہ بعد طلوع آفتاب پڑھے۔ ۱۲م  
(۹) کیا طلوع آفتاب سے قبل جماعت کے بعد سنتیں پڑھی جائیں؟

۸۹۵۔ عن قیس بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : رای رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رجلاً یصلی بعد صلوۃ الصبح رکعتین فقال : رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : صَلَوَةُ الصُّبْحِ رَكْعَتَانِ ، فقال الرجل انی لم اکن صلیت الركعتین اللتین قبلہما فصلیتہما الآن فسکت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔

حضرت قیس بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو بعد صلوٰۃ صبح دو رکعتیں پڑھتے دیکھا فرمایا: صبح کی دو ہی رکعتیں ہیں۔ اس شخص نے عرض کی: سنتیں میں نہ پڑھی تھیں، وہ اب پڑھ لیں۔ اس پر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سکوت فرمایا۔

۸۹۶۔ عن قیس بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : خرج رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فاقیمت الصلوۃ فصلیت معہ الصبح ثم انصرف النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فوجدنی اصلی فقال : مَهْلًا يَا قَيْسُ ! اصلتان معا ، قلت : یا رسول اللہ ! انی لم اکن رکعتی الفجر قال : فَلَا إِذَا۔

حضرت قیس بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے، جماعت کیلئے بکیر کھینچی گئی، میں نے آپ کی اقتدا میں نماز صبح ادا کی۔ پھر رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چہرہ اقدس پھیرا تو آپ نے مجھے نماز پڑھتے ہوئے پایا۔ فرمایا: اے قیس! ٹھہر جا، کیا دو نمازیں اکٹھا ہو گئی ہیں۔ عرض کیا: یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم، میں فجر کی دو سنتیں ادا نہیں کر سکا۔ فرمایا: تو اب حرج نہیں۔

## ﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث سے واضح ہوا کہ وہ شخص یہ ہی قیس تھے۔ انکا عذر سکر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تو اب حرج نہیں۔ یہ ان احادیث جلیلہ صحیحہ کے مقابل لانے کے قابل نہیں ”جن میں جماعت کے بعد طلوع آفتاب سے قبل سنتیں پڑھنے کی ممانعت ہے پیچیدہ وجوہ۔

اولاً۔ اس کی سند متعق ہے۔ خود امام ترمذی نے بعد روایت حدیث فرمایا:

اسناد هذا الحديث ليس بمتصل ، محمد بن ابراهيم التيمي لم يسمع من قيس ۔

اس حدیث کی سند متصل نہیں۔ کیونکہ محمد بن ابراہیم التیمی نے حضرت قیس سے سماع نہیں کیا۔

ثانیاً۔ خود سعد بن سعید پر اسکی سند میں اختلاف کیا گیا۔ بعض نے صحابی کو ذکر ہی نہ کیا۔

جامع ترمذی میں ہے۔

وروی بعضهم هذا الحديث عن سعد بن سعيد عن محمد بن ابراهيم ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم خرج فرأى قيساً ۔

بعض نے یہ حدیث اس سند سے بیان کی ہے۔ سعد بن سعید، محمد بن ابراہیم سے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور قیس کو دیکھا۔

ثالثاً۔ عامہ رواۃ نے اسے مرسل روایت کیا۔ خود انہیں سعد کے دونوں بھائی عہد ربہ بن سعید و یحییٰ بن سعید کہ دونوں سعد سے اوثق و احفظ ہیں مرسل روایت کرتے ہیں۔

جامع ترمذی میں ہے۔

انما يروى هذا الحديث مرسلًا

یہ حدیث مرسلہ مروی ہے۔

سنن ابی داؤد میں ہے۔

روى عبد ربه ويحيى ابنا سعيد هذا الحديث مرسلًا ان جداهم زيدا صلى

مع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

سعید کے بیٹے عبد ربہ اور محیی دونوں نے اس حدیث کو مرسل روایت کیا کہ ان کے دادا زید نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کی۔

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ مزید حاشیہ میں فرماتے ہیں:

میرے پاس سنن ابی داؤد کے تینوں نسخوں میں یہاں انکے جد کا نام زید ہی تحریر ہے لیکن یہ محل اشکال ہے۔ کیونکہ یحییٰ کے جد کا نام قیس ہے زید نہیں۔ حافظ ابن حجر نے اصابہ میں اسکا انکار کیا اور روایت ذکر کرنے کے بعد کہا۔ میں نے اسی طرح پڑھا ہے۔

رابعاً۔ ہمارا اس روایت کا سعد بن سعید پر ہے۔

جامع ترمذی میں ہے۔

حدیث محمد بن ابراہیم لا نعرفہ مثل هذا الا من حدیث سعد بن سعید۔ ہم محمد بن ابراہیم سے مروی اس حدیث کو سعد بن سعید کے علاوہ کسی سے نہیں جانتے۔ اور سعد باوصف توثیق مقال سے خالی نہیں۔ ان کا حافظہ ناقص تھا۔ امام احمد نے انہیں ضعیف کہا۔ امام نسائی نے فرمایا: قوی نہیں۔ امام ترمذی نے فرمایا: نکلوا فیہ من قبل حفظہ، الحمد للہ حدیث نے ان سعد میں انکے حافظہ کی طرف سے کلام فرمایا: لاجرم تقریب میں ہے۔ صدوق سنی الحفظ، آدمی سچے ہیں حافظہ برا ہے۔

ان وجوہ کی نظر سے یہ حدیث واحد خود ان احادیث مجھ کثیرہ کے مقابل نہیں ہو سکتی خصوصاً اس حالت میں کہ وہ مثبت ممانعت ہیں اور یہ ناقل اجازت، اور قاعدہ مسلمہ ہے کہ جب دلائل حلت و حرمت متعارض ہوں حرمت و ممانعت کو ترجیح دی جائیگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فتاویٰ رضویہ قدیم ۶۱۹/۳ ☆ فتاویٰ رضویہ جدید ۱۵۳/۸

## (۱۰) جماعت کے وقت بھی سنت فجر پڑھی جائیں

۸۹۷۔ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما انه جاء والامام بصلی الصبح ولم یکن صلی الركعتین قبل صلوٰۃ الصبح فصلاهما فی حجرة حفصة رضی اللہ تعالیٰ عنہا ثم انه صلی مع الامام۔ فتاویٰ رضویہ ۴۷۴/۳



حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ ایک مرتبہ اس وقت تشریف لائے جب جماعت فجر ہو رہی تھی اور ابھی آپ نے سنت فجر ادا نہیں کیں تھیں۔ تو آپ نے ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرہ شریف میں سنتیں پڑھیں اور پھر امام کے ساتھ نماز میں شریک ہوئے۔

## (۱۱) نوافل بیٹھ کر پڑھنے پر نصف ثواب

۸۹۸۔ عن عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ صَلَّى قَائِمًا فَهُوَ أَفْضَلُ وَمَنْ صَلَّى قَاعِدًا فَلَهُ نِصْفُ الْآخِرِ الْقَائِمِ۔  
فتاویٰ رضویہ ۳/۴۶۸

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کھڑے ہو کر نماز پڑھی تو بہتر اور جو بیٹھ کر نماز پڑھے اسے کھڑے ہونے والے کی بہ نسبت نصف ثواب ملتا ہے۔ ۱۲م

۸۹۹۔ عن عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : حدثنا ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال : صَلَوةُ الرَّجُلِ قَاعِدًا نِصْفُ الصَّلَوةِ، قال : فاتيتہ فوجدتہ یصلی جالساً فوضعت یدی علی راسہ، فقال مالک یا عبد اللہ بن عمرو ، قلت حدثتہ یا رسول اللہ ! انک قلت : صَلَوةُ الرَّجُلِ قَاعِدًا علی نِصْفِ الصَّلَوةِ وانت تصلی قاعداً، قال : أَجَلُ ، وَلَکِنِّی لَسْتُ کَأَحَدٍ مِّنْکُمْ۔

فتاویٰ رضویہ ۳/۴۶۹

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیٹھ کر نماز پڑھنے سے آدھا ثواب ملتا ہے، میں ایک مرتبہ حضور کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپ بیٹھ کر نماز ادا فرما رہے ہیں، میں نے حضور کے سر مبارک پر ہاتھ رکھا، فرمایا: اے عبد اللہ! کیا بات ہے؟ عرض کی: حضور کو فرماتے سنا تھا کہ بیٹھ کر نماز

۸۹۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب صلوٰۃ القاعد بالایماء ۱۵۰/۱

السس لاہن ماجہ، باب صلوٰۃ القاعد علی الصف، ۸۷/۱

۸۹۹۔ الصحیح لمسلم، باب صلوٰۃ اللیل و عند رکعات، ۲۵۳/۱

پڑھنے سے آدھا ثواب ملتا ہے اور حضور خود بیٹھ کر ادا فرما رہے ہیں، فرمایا: ہاں، لیکن میں تمہاری طرح نہیں ہوں۔ ۱۲م

### (۳) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

سرالور پر ہاتھ اس خیال سے رکھا کہ شاید بخار ہو جسکے سبب بیٹھ کر پڑھ رہے ہیں۔ تو فرمایا: میں تمہارے مثل نہیں۔ یعنی میرے لئے پورا کامل و اکمل ثواب ہے۔ یہ میرے لئے خصوصیت و فضل رب الارباب ہے۔ فتاویٰ رضویہ ۳/۲۶۹

### (۱۲) سنن ونوافل بیٹھ کر پڑھنا جائز ہیں

۹۰۰۔ عن ابی امامۃ الباہلی رضى اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یصلیہما بعد الوتر و هو جالس ۔ فتاویٰ رضویہ، ۳/۲۶۸  
حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وتروں کے بعد کھڑے دو رکعت نماز ادا فرماتے تھے۔

۹۰۱۔ عن زرارة بن أوفی رضى اللہ تعالیٰ عنہ أن سعد بن هشام بن عامر رضى اللہ تعالیٰ عنہ أن یغزو فی سبیل اللہ فقد م المدينة فأراد أن یبیع عقارالہ بها فیجعلہ فی السلاح والکراع و یحاهد الروم حتی یحوت ، فلما قدم المدينة لقی أناسا من اهل المدينة فنہوہ عن ذلك وأخبرہ أن رھطاً ستہ أرادوا ذلك فی حیاة نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فنہاھم نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وقال : ألیس لکم فی أسوة ؟ فلما حدثوہ بذلك راجع إمراتہ وقد کان طلقھا وأشهد علی رجعتھا ، فأتی ابن عباس رضى اللہ تعالیٰ عنہما فسأله عن وتر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال ابن عباس : ألا أدلك علی أعلم أهل الأرض بوتر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال : من ، قال : عائشة ، فأتھا فسلھا ثم اتتنی فأخبرنی بردها علیک ، فاطلقت الیھا فاتیت علی حکیم بن أفلح فاستلحقته الیھا فقال : ما أنا بقاربھا ، لأبی نہیتھا أن تقول فی ہاتین الشیعتین شیئا فأبیت فیھما الامضیا ، قال فاقسمت علیہ فحاء فانطلقا الی عائشة فاستاذنا علیھا فأذنت لنا ، ودخلنا علیھا

فَقَالَتْ : أَحْكِيمْ فَعَرَفْتَهُ فَقَالَ : نَعَمْ ، فَقَالَتْ : مَنْ مَعَكَ ، قَالَ : سَعْدُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَتْ : مَنْ هِشَامٌ ؟ قَالَ : ابْنُ عَامِرٍ ، فَبَخَّرَ حَمَتَ عَلَيْهِ وَقَالَتْ خَيْرًا ، قَالَ قَتَادَةُ : وَكَانَ أُصِيبَ يَوْمَ أَحَدٍ ، فَقُلْتُ : يَا أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ ! أَنْبِئْنِي عَنْ خَلْقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَتْ : السَّبْتُ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ ، قُلْتُ : بَلَى ؟ قَالَتْ : فَإِنْ خَلَقَ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ الْقُرْآنُ ، قَالَ : فَهَمِمْتُ أَنْ أَقُومَ وَلَا أَسْأَلَ أَحَدًا عَنْ شَيْءٍ حَتَّى أَمُوتَ ، ثُمَّ بَدَأَ لِي فَقُلْتُ : أَنْبِئْنِي عَنْ قِيَامِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَتْ : أَلَسْتُ تَقْرَأُ ! يَا أَيُّهَا الْمَرْمَلُ ، قُلْتُ بَلَى ؟ قَالَتْ : فَإِنَّ اللَّهَ عَرَّوَجَلَ افْتَرَضَ قِيَامَ اللَّيْلِ فِي أَوَّلِ هَذِهِ السُّورَةِ فَقَامَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ حَوْلًا وَأَمْسَكَ اللَّهُ بِحَاتِمَتِهَا شَيْءَ عَشْرِ شَهْرٍ فِي السَّمَاءِ حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ فِي آخِرِ هَذِهِ السُّورَةِ التَّخْفِيفَ وَفَصَّارَ قِيَامَ اللَّيْلِ تَطَوُّعًا بَعْدَ فَرِيضَةٍ قَالَ : قُلْتُ يَا أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ ! أَنْبِئْنِي عَنْ وَتَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ : كُنَّا بَعْدَ لَهُ سُوْكَهُ وَطَهْوَرُهُ فَيَبِيعُهُ اللَّهُ مَا شَاءَ أَنْ يَبِيعَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَتَسَوَّكُ وَبِتَوَضُّأٍ وَيُصَلِّيُ تِسْعَ رَكَعَاتٍ لَا يَجْلِسُ فِيهَا إِلَّا فِي الثَّامِنَةِ فَيَذْكُرُ اللَّهَ بِحَمْدِهِ وَيَدْعُوهُ ثُمَّ يَنْهَضُ وَلَا يَسْلُمُ ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّيُ التَّاسِعَةَ ثُمَّ يَقْعُدُ فَيَذْكُرُ اللَّهَ بِحَمْدِهِ وَيَدْعُوهُ ثُمَّ يَسْلُمُ تَسْلِيمًا يَسْمَعُنَا ثُمَّ يُصَلِّيُ رَكَعَتَيْنِ بَعْدَ مَا يَسْلُمُ وَهُوَ قَاعِدٌ فَتِلْكَ أَحَدِي عَشْرَةَ رَكَعَةً يَا بَنِي فَلَمَّا أَسْنَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخَذَهُ اللَّحْمُ أَوْ تَرِ بِسَبْعٍ وَصَنَعَ فِي الرُّكَعَتَيْنِ مِثْلَ صَنْعِهِ أَوَّلَ فَتِلْكَ تِسْعَ يَا بَنِي أَوْ كَانَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى صَلَوةً أَحَبَّ أَنْ يَدَاوِمَ عَلَيْهِ وَكَانَ إِذَا غَلِبَهُ نَوْمٌ أَوْ وَجَعَ عَنْ قِيَامِ اللَّيْلِ صَلَّى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتِي عَشْرَ رَكَعَةٍ وَلَا أَعْلَمُ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ الْقُرْآنَ كُلَّهُ فِي لَيْلَةٍ وَلَا صَلَّى لَيْلَةً إِلَى الصُّبْحِ وَلَا صَامَ شَهْرًا كَامِلًا غَيْرَ رَمَضَانَ ، قَالَ : فَانْطَلَقْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَحَدَّثَنِي بِحَدِيثِهَا فَقَالَ : صَدَقْتَ ، لَوْ كُنْتُ أَقْرَبُهَا أَوْ أَدْخُلُ عَلَيْهَا لَا تَبْتَاعُهَا حَتَّى تَشَافَهَنِي بِهِ ، قَالَ : فَقُلْتُ : لَوْ عَلِمْتُ أَنَّكَ لَا تَدْخُلُ عَلَيْهَا مَا حَدَّثْتُكَ حَدِيثَهَا ۔

فتاویٰ رضویہ ۳/۳۵۵

حضرت زرارہ بن اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن ہشام بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے جہاد کا ارادہ کیا تو مدینہ اس لئے آئے کہ یہاں کی جائیداد فروخت کر دیں اور اس سے ہتھیار اور گھوڑے خریدیں اور پھر نصاریٰ سے جہاد کیلئے جائیں یہاں تک کہ شہید ہو جائیں ۔ مدینہ میں چند حضرات سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے تارک دنیا ہونے سے

منع کیا اور بتایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں اس طرح کا ارادہ چھ حضرات نے کیا تھا تو حضور نے منع فرمادیا اور فرمایا: کیا تمہارے لئے میری ذات میں بہترین غمویہ عمل نہیں۔ یہ سکرانہوں نے اپنی مطلقہ بیوی سے رجعت کر لی اور لوگوں کو گواہ بھی کر لیا۔ پھر یہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حضور کی نماز وتر کی کیفیت معلوم کرنے آئے آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی ذات کی نشاندہی نہ کر دوں جو تمام اہل زمین سے زیادہ حضور کے وتر کو جانتی ہیں۔ پوچھا وہ کون ہیں۔ فرمایا: ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، لہذا تم ان سے پوچھو اور پھر مجھے بھی بتانا کیا جواب مرحمت فرمایا۔ میں انکے پاس چل دیا لیکن حکیم بن ارجح کو ساتھ لے جانے کیلئے انکے پاس گیا کہ وہ مجھے ام المؤمنین کی خدمت میں لے چلیں۔ انہوں نے کہا: میں انکی خدمت میں حاضر ہونا نہیں چاہتا، کیونکہ میں نے انکو جنگ جمل وغیرہ میں شرکت سے روکا تھا لیکن وہ نہیں مانیں۔ حضرت زرارہ کہتے ہیں: میں نے انکو قسم دی تو وہ آئے اور ہم سب حضرت ام المؤمنین کی خدمت میں حاضر ہو کر اجازت کے طالب ہوئے۔ اذن ملا تو اندر پہنچے۔ حضرت صدیقہ نے فرمایا: کیا یہ حکیم ہیں؟ یعنی آپ نے پہچان لیا۔ پھر فرمایا: تمہارے ساتھ کون ہے؟ حضرت حکیم نے عرض کیا: یہ سعد بن ہشام ہیں۔ فرمایا: ہشام کون سے؟ کہا: عامر کے بیٹے۔ یہ سکر آپ نے انکے لئے دعائے رحمت کی اور بھلائی سے یاد کیا۔ حضرت قتادہ فرماتے ہیں: حضرت ہشام جنگ احد میں شہید ہوئے تھے۔ میں نے عرض کیا: اے ام المؤمنین! مجھے حضور سید عالم نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی غلطی کریم کے بارے میں بتائیے۔ فرمایا: کیا تم نے قرآن کریم نہیں پڑھا؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں۔ فرمایا: تو سنو! حضور کا غلط کریم وہی تھا جو سب کچھ قرآن میں ہے۔ کہتے ہیں میں نے یہ جواب سکر چلنے کا ارادہ کیا اور یہ بھی کہ اب کسی سے پوری زندگی کچھ نہ پوچھو گا۔ لیکن میں نے بیساختہ ایک بات اور عرض کر دی کہ مجھے حضور کی شب بیداری کے بارے میں اور بتادیں۔ فرمایا: کیا تم نے 'یا ایہا المومنین' نہیں پڑھی؟ میں نے کہا کیوں نہیں۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اس سورۃ کے شروع میں رات کے قیام کو فرض کیا۔ اس پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے ایک سال تک عمل کیا کہ اس دوران آخری حکم آسمان سے نازل نہیں ہوا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے مکمل سورۃ نازل فرمادی اور قیام

شب میں تخفیف فرمادی گئی۔ تو قیام لیل اب نفل ہے۔ پھر میں نے عرض کیا: اے ام المومنین! مجھے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز وتر کے بارے میں خبر دیجئے۔ آپ نے فرمایا: ہم آپ کیلئے مسواک اور وضو کا پانی تیار رکھتے اور اللہ تعالیٰ جب چاہتا آپ رات کو بیدار ہوتے اور مسواک کے ساتھ وضو فرماتے۔ پھر نو رکعتیں ایک سلام سے پڑھتے اس طرح کہ آٹھویں رکعت پر قعدہ فرماتے۔ اس قعدہ میں اللہ تعالیٰ کا خوب ذکر کرتے اور خوب دعا کرتے پھر کھڑے ہو جاتے اور نویں رکعت پر قعدہ کے بعد سلام پھیرتے اتنی آواز سے کہ ہم سنتے۔ پھر دو رکعت نفل بیٹھ کر ادا فرماتے تو اے بیٹے یہ کل گیارہ رکعتیں ہوئیں۔ پھر جب آپ کا سن زیادہ ہوا اور جسم بھاری ہو گیا تو سات رکعتیں پڑھتے اور دو نفل حسب سابق، تو اے بیٹے یہ کل نو رکعتیں ہوئیں۔ اور آپ کی یہ عادت کریمہ تھی کہ جب کوئی نماز پڑھتے تو اس پر مداومت فرماتے۔ جب آپ پر نیند یا کسی درد کا غلبہ ہوتا تو ان میں بارہ رکعت ادا فرماتے۔ میں نہیں جانتی کہ آپ نے کبھی ایک رات میں پورا قرآن عظیم ختم کیا ہو۔ اور نہ یہ کہ آپ نے پوری رات عبادت ہی میں گزاری ہو۔ اور نہ یہ کہ آپ نے پورا مہینہ روزوں میں گزارا ہو، رمضان کے سوا۔ پھر میں حضرت ابن عباس کے پاس گیا اور ان سے یہ ساری حدیث بیان کی۔ انہوں نے کہا: بیشک حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ، رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سچ فرمایا اور کہا: اگر میں ان کے پاس ہوتا یا جاتا تو یہ سب ان سے بالمشافہ سنتا۔ حضرت زرارہ نے کہا: اگر مجھے معلوم ہوتا کہ آپ انکے پاس نہیں جاتے ہیں تو میں کبھی انکی بات آپ سے نہ کہتا۔ ۱۲م

۹۰۲۔ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ : إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصَلِي بَعْدَ الْوُتْرِ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ۔

فتاویٰ رضویہ ۳/۳۶۸

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وتر کے بعد دو رکعت نفل مختصر انداز میں بیٹھ کر پڑھتے۔ ۱۲م

|                         |                                |  |
|-------------------------|--------------------------------|--|
| ۹۰۲۔                    | السَّيِّدَاتُ لَابِي مَاجَهْ ، | باب ما جاء في ركعتين بعد الوتر، جالساً، ۸۵/۱ |
| التاريخ الصغير للبهارى، | ۱۱۴/۲                          | ☆ مشكوة المصابيح، للتبريزي، ۱۲۲۴             |
| فتح الباري للعسقلاني،   | ۵۶۳/۵                          | ☆ المعنى للعراقي، ۱۹۶/۱                      |
| علل الحديث لابي لحاتم   | ۴۴۶                            | ☆ تذكرة الموضوعات للفتني، ۵۴                 |

۹۰۳۔ عن أم المؤمنين عائشة الصديقه رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوتر بواحدۃ ثم یرکع رکعتین یقرأ فیہما وهو جالس مفاداً أراد أن یرکع قام فَرَکع۔ فتاویٰ رضویہ ۳/۳۶۸

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک رکعت کے ذریعہ سابق نماز کو وتر بنا دیتے پھر دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے۔ اور جب رکوع کا ارادہ فرماتے تو کھڑے ہو جاتے۔ ۱۲م

### (۱۳) فرائض و سنن کے درمیان دعا وغیرہ کے ذریعہ فاصلہ کرو

۹۰۴۔ عن أبي رمثة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کان أبو بکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما یقومان فی الصف المقدم عن یمینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وکان رجل قد شهد التکبیرۃ الأولى من الصلوۃ، فصلی نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثم سلم عن یمینہ وعن یمارہ حتی رأیت بیاض خدہ ثم انفتل کافتال أبی رمثۃ، یعنی نفسہ فقام الرجل الذی أدرك معہ التکبیرۃ الأولى لیشفع فوثب الیہ عمر فأخذه بمنکبہ فہرہ ثم قال : إجلس فم یهلك أهل الكتاب الا أنه لم یکن بہن صلوتہم فصل فرفع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بصرہ فقال : أصاب اللہ ہک یا ابن الخطاب۔ الاسد الصول ص ۱۶

حضرت ابو رمثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا ابو بکر صدیق اور سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی داہنی جانب نماز میں تھے۔ ایک اور مرد بھی شروع ہی سے نماز میں شریک ہوئے۔ حضور نے نماز سے فارغ ہو کر داہنی اور بائیں جانب اس طرح سلام پھیرا کہ میں نے حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے رخسار انور کی چمک دیکھی۔ پھر حضور مصلیٰ پر دوسری جانب مڑ گئے جس طرح میں گھوما۔ تو وہ شخص جو شروع ہی سے نماز میں شریک ہوئے تھے دوسری نماز کیلئے فوراً کھڑے ہو گئے۔ یہ دیکھ کر

|      |                    |                                       |       |
|------|--------------------|---------------------------------------|-------|
| ۹۰۳۔ | السین لابن ماجہ،   | باب ما جاء فی رکعتین بعد الوتر جالساً | ۸۵/۱  |
|      | تاریخ بغداد للخطیب | ۶۰/۱۳ ☆ مشکوٰۃ المصابیح لتبریزی       | ۱۲۸۶  |
| ۹۰۴۔ | المستدرک للحاکم    | ۲۷۰/۱ ☆ السین الکبریٰ للبیہقی،        | ۱۹۰/۲ |
|      | کنز العمال للمتقی، | ۳۲۷۰۴ ☆                               |       |

السین لابی داؤد ۱۰۰۸ کتاب الصلوۃ فی الرجل یطوع فی مکانہ الذی هل المکتوبہ ۱۱۴/۱

حضرت عمرؓ کی طرف لپکے اور موڑھے پکڑ کر ہلانے لگے اور فرمایا: بیٹھ جا۔ کہ اہل کتاب اسی وجہ سے ہلاک ہوئے کہ انکی نمازوں کے درمیان فاصلہ نہیں تھا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ کی طرف نگاہ مبارک اٹھائی اور فرمایا: اے عمر بن خطاب! اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس بات کی ہدایت فرمائی۔ ۱۲م

### (۱۲) تہجد، وتر اور فجر کی سنتیں

۹۰۵۔ عن ام المومنین عائشة الصديقة رضى الله تعالى عنها قالت : كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يصلي ثلاث عشرة ركعة بركعتي الفجر - حاشية مرقاة المفاتيح -

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعات نماز پڑھتے ان میں (وتر) اور دو رکعت فجر کی سنتیں بھی ہوتیں۔ ۱۲م

### (۱۵) نفل بغیر فرض قبول نہیں

۹۰۶۔ عن عبد الرحمن بن عبد الله بن سابط رضى الله تعالى عنه قال : لما حضر أبا بكر الموت دعا عمر (رضى الله تعالى عنهما) فقال له : اتق الله يا عمر ! وأعلم إن لله عملا بالنهار لا يقبله بالليل ، وعملا بالليل لا يقبله بالنهار ، وأنه لا يقبل نافلة حتى تودى الفريضة ، وإنما ثقلت موازين من ثقلت موازينه يوم القيامة باتباعهم الحق في الدنيا وثقلهم عليهم ، وحق لميزان يوضع فيه الحق غدا أن يكون ثقيلًا ، وإنما خفت موازين من خفت موازينه يوم القيامة باتباعهم الباطل في الدنيا وخفته عليهم ، وحق لميزان أن يوضع فيه الباطل غدا أن يكون خفيفًا ، وإن الله عز وجل ذكر أهل الجنة فذكرهم بأحسن أعمالهم وتجاوز عن سيئاتهم ، فإذا ذكرتهم قلت : إني لا أخاف أن لا ألحق بهم ، وإن الله تعالى ذكر أهل النار فذكرهم بأسوأ أعمالهم ورد عليهم أحسنه فإذا ذكرتهم قلت : إني لأرجو أن لا أكون مع هؤلاء ليكون العبد راغبًا راغبًا لا يتمنى على الله ، ولا يقسط من رحمته ، عز وجل ، فإن

أنت حفظت وصیتی فلا یکن غائب الیک من الموت وهو آبتک ، وان انت ضیعت وصیتی فلا یکن غائب ابغض الیک من الموت ولست بمعجزه ۔

مقاوی رضویہ ۳/۴۳۷

حضرت عبدالرحمن بن عبد اللہ بن سابط رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سیدنا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نزع کا وقت ہوا تو سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا کر فرمایا: اے عمر! اللہ عزوجل سے ڈرنا۔ اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ کام دن میں ہیں کہ انہیں رات میں کرو تو قبول نہ فرمائے گا۔ اور کچھ کام رات میں، کہ دن میں کرو تو قبول نہ ہونگے۔ اور خبردار! کوئی لفل قبول نہیں ہوتا جب تک فرض ادا نہ کیا جائے۔ اور بیشک اسی کا نامہ اعمال وزنی ہے جسکا قیامت کے دن دنیا میں حق کی اتباع کے سبب وزنی ہو۔ اور میزان عدل کو اسی لئے قائم کیا جائیگا کہ اس میں قیامت کے دن حق رکھا جائے تو وزنی ہو۔ اور بیشک اسکا نامہ اعمال ہلکا رہا جسکا قیامت کے دن دنیا میں باطل کی تابعداری کے سبب ہلکا ہو کہ میزان عدل اسی لئے قائم ہوگی کہ قیامت کے دن اس میں باطل رکھا جائے تو ہلکا رہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اہل جنت کا تذکرہ انکے اچھے اعمال کے ساتھ کیا ہے اور انکے گناہ معاف فرمادیئے ہیں۔ لہذا جب تم جنتیوں کا تذکرہ کرنا تو اس طرح کہنا: کہ مجھے خوف ہے اس بات کا کہ میں ہو سکتا ہے انکے ساتھ نہ رہوں۔ اور بیشک اللہ تعالیٰ نے دوزخیوں کا ذکر فرمایا تو انکے برے اعمال کے ساتھ اور انکے جو کام بظاہر اچھے تھے دنیا ہی میں ان پر لوٹا دئے گئے۔ تو جب تم انکا تذکرہ کرو تو یہ کہنا کہ مجھے امید ہے کہ میں انکے ساتھ نہیں رہوں گا۔ تاکہ بندہ اچھے کاموں سے رغبت اور گناہوں سے نفرت و دوری کا خوگر ہو جائے۔ محض اللہ تعالیٰ کی مغفرت پر بھروسہ نہ کرے اور اسکی رحمت سے ناامید بھی نہ ہو جائے۔ اے عمر! اگر تم نے میری یہ وصیت یاد رکھی تو موت سے زیادہ محبوب چیز تمہارے نزدیک کوئی نہ ہوگی کہ وہ آنے والی ہے۔ اور اس وصیت کو پس پست ڈال دیا تو تمہارے نزدیک سب سے مہفوظ و ناپسند چیز موت ہوگی اور تم اسکو ٹال نہیں سکو گے۔ ۱۲م



## (۱۶) تنہا نماز پڑھ لی تو اب جماعت میں شریک ہو سکتا ہے؟

۹۰۷۔ عن معمر بن اورو عن الدیلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: إِذَا جِئْتَ الْمَسْجِدَ وَ كُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ فَأَقْبَمْتَ الصَّلَاةَ فَصَلِّ مَعَ النَّاسِ وَإِنْ كُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ۔ فتاویٰ رضویہ ۳۶۴/۳

حضرت یحییٰ بن اورو عن دیلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا: جب تم مسجد میں آؤ اور نماز پڑھ چکو پھر جماعت قائم ہو تو لوگوں کے ساتھ باجماعت نماز ادا کر لو خواہ تم پہلے سے نماز پڑھ چکے تھے۔

۹۰۸۔ عن یزید بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: إِذَا صَلَّيْتُمْ فِي رَحَالِكُمْ ثُمَّ أَتَيْتُمَا مَسْجِدَ جَمَاعَةٍ فَصَلِّا مَعَهُمْ فَإِنَّهُمَا لَكُمْ نَافِلَةٌ۔ فتاویٰ رضویہ ۳۶۴/۳

حضرت یزید بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم اپنی قیام گاہ پر نماز پڑھ لو اور پھر مسجد جماعت میں آؤ تو باجماعت بھی پڑھ لو کہ یہ تمہاری نفل نماز ہوگی۔

۹۰۹۔ عن عبادة بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: سَيَكُونُ عَلَيْكُمْ بَعْدَ أَمْرَاءَ تَشْعُلُهُمْ أَشْيَاءٌ عَنِ الصَّلَاةِ لَوْ قُتِلَتْ حَتَّى يَذْهَبَ وَ قُتِلَتْ فَصَلُّوا الصَّلَاةَ لَوْ قُتِلَتْ مَقَالَ رَجُلٍ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَصَلِّي مَعَهُمْ قَالَ: نَعَمْ، إِنْ شِئْتَ۔ فتاویٰ رضویہ ۳۶۶/۳

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عنقریب تم پر کچھ بدلت کے بعد ایسے لوگوں کو امیر بنایا جائیگا جو

|                        |                  |  |       |
|------------------------|------------------|--|-------|
| ۹۰۷۔                   | السنن للسنائی،   | باب إعادة الصلوة مع الجماعة،                   | ۹۹/۱  |
| المستند لاحمد بن حنبل، | ۱۱۵/۴            | ☆ مشکوة المصابیح للبخاری                       | ۱۰۲/۱ |
| ۹۰۸۔                   | السنن لابی داؤد، | باب من صل في منزله الخ،                        | ۸۵/۱  |
| الحامع للترمذی،        |                  | باب ما جاء في الرجل يصلي وحده ثم يدرك الجماعة، | ۲۰/۱  |
| السنن للسنائی،         |                  | باب إعادة الفجر مع الجمع لمن وحده،             | ۹۹/۱  |
| المستند لاحمد بن حنبل، | ۱۶۱/۴            |  |       |
| ۹۰۹۔                   | السنن لابی داؤد، | باب اذا حضر الامام الصلوة عن الوقت،            | ۶۲/۱  |

وقت پر نماز ادا نہیں کریں گے یہاں تک کہ وقت نکل جائیگا۔ لہذا تم لوگ پابندی سے وقت پر نماز ادا کرتے رہنا۔ ایک صاحب بولے: یا رسول اللہ! کیا میں ان کے ساتھ بھی نماز پڑھ سکتا ہوں۔ ارشاد فرمایا: ہاں اگر چاہو۔ ۱۲م

۹۱۰۔ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: إِذَا صَلَّيْتَ فِي أَهْلِكَ ثُمَّ أَدْرَكْتَ فَصَلِّهَا إِلَّا الْفَجْرَ وَالْمَغْرِبَ۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم اپنے گھر نماز پڑھ چکو پھر جماعت پاؤ تو جماعت میں شریک ہو جاؤ مگر فجر و مغرب میں ایسا نہ کرو۔ ۱۲م فتاویٰ رضویہ ۳/۳۶۶

۹۱۱۔ عن ابی ذر الغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: كَيْفَ أَنْتَ إِذَا كَانَتْ عَلَيْكَ أُمْرَاءٌ يُجِبُّونَ الصَّلَاةَ، أَوْ قَالَ يُؤَيِّرُونَ الصَّلَاةَ عَنْ وَقْتِهَا، قَالَ: قُلْتُ: فَمَا تَأْمُرُنِي؟ قَالَ: صَلِّ الصَّلَاةَ يَوْفَتِهَا، فَإِنْ أَدْرَكْتَهَا مَعَهُمْ فَصَلِّ فَإِنَّهَا لَكَ نَافِلَةٌ۔ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس وقت تم کیا کرو گے جب تم پر ایسے حکمران مسلط ہوں گے کہ نماز کو فوت کر دیں گے۔ یا فرمایا: وہ نماز کو اسکے وقت سے مؤخر کر دیں گے۔ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: حضور مجھے کیا حکم دے رہے ہیں؟ فرمایا: تم نماز اپنے وقت پر پڑھنا۔ پھر اگر ان کے ساتھ جماعت ملے تو نماز پڑھ لینا کہ یہ تمہارے لئے نفل ہوگی۔ ۱۲م فتاویٰ رضویہ ۳/۳۶۶

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس وقت تم کیا کرو گے جب تم پر ایسے حکمران مسلط ہوں گے کہ نماز کو فوت کر دیں گے۔ یا فرمایا: وہ نماز کو اسکے وقت سے مؤخر کر دیں گے۔ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: حضور مجھے کیا حکم دے رہے ہیں؟ فرمایا: تم نماز اپنے وقت پر پڑھنا۔ پھر اگر ان کے ساتھ جماعت ملے تو نماز پڑھ لینا کہ یہ تمہارے لئے نفل ہوگی۔ ۱۲م

۹۱۲۔ عن ابی ایوب الأنصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: یصلی احدنا فی منزله الصلوٰۃ ثم یأتی المسجد و تقام الصلوٰۃ فاصلی معهم ، فاجد فی نفسی من ذلك شیا فقال ابو ایوب :سألنا عن ذلك النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال : فذلك له سهم جمع ۔ حضرت ابی ایوب الأنصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نماز اپنے گھر میں پڑھتا تھا پھر مسجد جاتا تھا جہاں نماز پڑھی جاتی تھی تو اس نے اپنے دل میں یہ سوچا کہ میں نے اس نماز میں کتنا حصہ لیا ہے؟ تو اس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس بارے میں پوچھا تو فرمایا: اس نماز میں تمہارا حصہ ایک حصہ ہے۔ ۱۲م فتاویٰ رضویہ ۳/۳۶۷

- ۹۱۰۔ المصنف لعبد الرزاق، باب الرجل یصلی فی یتہ، ۴۲۲/۷  
 ۹۱۱۔ الصحيح لمسلم، باب کراهیۃ تأخیر الصلوٰۃ عن وقتها المختار، ۲۴۰/۱  
 المسند لاحمد بن حبل، ۱۶۱/۴ ☆ المسند الکبریٰ للبیہقی، ۱۲۴/۳  
 کثر العمال للمنفی، ۲۰۶۷۶، ۶۴۱/۷ ☆ ارواء الغلیل للالبانی، ۲۴۰/۲  
 ۹۱۲۔ المسند لابی داؤد، باب من صلی فی منزله الخ، ۸۵/۱

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم میں سے کوئی اپنے گھر نماز پڑھتا ہے پھر مسجد آتا اور جماعت قائم ہوتی تو میں انکے ساتھ بھی پڑھ لیتا، لیکن میرے دل میں یہ بات کھٹکتی۔ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: انکے ساتھ پڑھنے سے جماعت کی فضیلت حاصل ہوگی۔

۹۱۳۔ عن یزید بن الأسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فِي رَحْلِهِ ثُمَّ أَذْرَكَ الصَّلَاةَ مَعَ الْإِمَامِ فَلْيَصِلْهَا مَعَهُ فَإِنَّهَا لَهُ نَافِلَةٌ۔  
فتاویٰ رضویہ ۳/۳۶۷

حضرت یزید بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم سے کوئی اپنی جائے قیام پر نماز پڑھ چکے پھر اسے امام کے ساتھ بھی نماز کا موقع ملے تو پڑھ لے کہ یہ اسکے لئے نفل ہوگی۔ ۱۲م

۹۱۴۔ عن نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رجلاً سأل عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فقال: انی اصلى فی بیتی ثم ادرك الصلوة مع الامام افاصلی معه فقال له عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما: نعم، قال الرجل: اینہما اجعل صلوتی۔ فقال له ابن عمر: او ذالك اليك، انما ذلک الی اللہ یجعل اینہما شاء۔

فتاویٰ رضویہ ۳/۳۶۷

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا کہ میں اپنے گھر نماز پڑھ لیتا ہوں پھر امام کے ساتھ بھی اس نماز کا اتفاق ہو جاتا ہے تو کیا میں آپکے ساتھ بھی پڑھ لوں؟ فرمایا: ہاں، اس شخص نے کہا: میں دونوں نمازوں میں اپنی فرض نماز کس کو سمجھوں؟ فرمایا: کیا یہ حیرے اختیار میں ہے۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کی مشیت پر ہے جسے وہ فرض کی جگہ قبول فرمائے۔ ۱۲م

۹۱۵۔ عن ابن امراء عبادۃ بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال: مَنِ كُنَّ أَمْرًا يَشْعُلُهُمْ أَشْيَاءٌ، يُؤَخِّرُونَ الصَّلَاةَ عَنْ وَقْتِهَا، فَصَلُّوا الصَّلَاةَ لَوَقْتِهَا، ثُمَّ اجْعَلُوا صَلَاتَكُمْ مَعَهُمْ تَطَوُّعًا۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اہلیہ کے بیٹے سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عنقریب کچھ حکمراں اپنے کاموں میں مشغول ہو کر نماز کو اس کے وقت سے مؤخر کر دیں گے تو تم وقت پر نماز پڑھنا۔ پھر ان کے ساتھ نفل کی نیت سے شریک ہو جانا۔ ۱۲م

# ۱۵۔ قیام اللیل

## (۱) قیام اللیل کی فضیلت

۹۱۶۔ عن جابر بن عبد الله رضى الله تعالى عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَسْتَكْ ، إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَرَأَ فِي صَلَاتِهِ وَضَعَ مَلِكٌ قَدَافَةً عَلَى فِيهِ وَ لَا يَخْرُجُ مِنْ فِيهِ شَيْءٌ إِلَّا دَخَلَ فِي قَمَرِ الْمَلِكِ ۔

احکام شریعت ۱۳۹

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی تہجد کو اٹھے تو مسواک کرے کہ جو نماز میں تلاوت کرتا ہے فرشتہ اس کے منہ پر اپنا منہ رکھتا ہے، جو اس کے منہ سے نکلتا ہے فرشتہ کے منہ میں داخل ہوتا ہے۔ ۱۲م

۹۱۷۔ عن أبي هريرة رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : أَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ صَلَاةُ اللَّيْلِ ۔ فتاویٰ رضویہ ۳/۳۵۶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فرض نماز کے بعد افضل نماز صلوٰۃ اللیل ہے۔ ۱۲م

## (۲) قیام اللیل کیلئے حضور کا شدت سے عمل

۵۱۸۔ عن المغيرة بن شعبه رضى الله تعالى عنه يقول : قام النبي صلى الله تعالى عليه وسلم حتى تو رمت قد ماہ ، فقیل له : غفر الله لك ما تقدم من ذنبك و ما

|       |                                       |       |                           |      |
|-------|---------------------------------------|-------|---------------------------|------|
| ۳۲۹۳  | ☆ جمع الحوامع للسيوطی                 | ۲۳۲/۲ | ☆ المسند للاحمد بن حنبل ، | ۹۱۶۔ |
| ۳۶۸/۱ | باب صوم سرر شعبان ،                   |       | الصحيح لمسلم ،            | ۹۱۷۔ |
| ۳۳۰/۱ | باب صوم سرر المحرم ،                  |       | السنن لابی داؤد ،         |      |
| ۸۶۳۷  | ☆ جمع الحوامع للسيوطی                 | ۳۱۴/۲ | ☆ المسند للاحمد بن حنبل ، |      |
| ۷۱۶/۲ | باب انا فتحنا لك فتحا مبينا ،         |       | الجامع الصحيح للبخاری ،   | ۹۱۸۔ |
| ۵۵/۱  | باب ما جاء في الاجتهاد في الصلوة ،    |       | الجامع للترمذی ،          |      |
| ۳۷۷/۲ | باب اكنار العمل و الاجتهاد في العبادة |       | الصحيح لمسلم ،            |      |

ناحر، قال: أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا۔

فتاویٰ رضویہ ۳/۴۶۰

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کو قیام کرتے یہاں تک کہ قدم مبارک پر درم آ جاتا۔ عرض کیا گیا: کیا حضور کو اللہ تعالیٰ نے معصوم پیدا نہیں فرمایا اور آپ کے ذریعہ اگلوں پچھلوں کی لغزشیں معاف نہیں فرمائیں۔ ارشاد فرمایا: کیا میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ نہ ہوں۔ ۱۲م

۹۱۹۔ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ الصَّدِيقَةِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُومُ مِنَ اللَّيْلِ حَتَّى تَتَفَطَّرَ قَدَمَاهُ ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ : لِمَ تَصْنَعُ هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ؟ وَقَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقْدُمُ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرُ ، قَالَ : أَفَلَا أُحِبُّ أَنْ أَكُونَ عَبْدًا شَكُورًا۔

فتاویٰ رضویہ ۳/۴۶۰

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کو اتنی دیر تک قیام فرماتے کہ آپ کے قدم مبارک میں شکاف

|        |  |                          |              |
|--------|--|--------------------------|--------------|
| ۱۶۶/۱  | الاختلاف علی عائشة فی احیاء اللیل،       | السلس للسائی،            | ۷۱۸۔         |
| ۱۰۲/۱  | باب ما جاء فی طول القيام فی الصلوة،      | السلس لابن ماجه،         |              |
| ۱۱۸۲   | ☆ الصحيح لابن عزيمة،                     | المسند لاحمد بن حنبل     | ۲۵۱/۴        |
| ۲۷۱/۲  | ☆ مجمع الروائد للهيثمی،                  | السلس الکبریٰ لبیهقی،    | ۴۹۷/۲        |
| ۵۲۹    | ☆ المطالب العالی لابن حجر،               | المعجم الکبیر للطبرانی،  | ۷۱/۱         |
| ۴۵/۴   | ☆ شرح السنة للبغوی                       | الترغیب و الترہیب لنصری، | ۲۶/۱         |
| ۱۲۲۰   | ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی،               | حلیۃ الاولیاء لابن عیم،  | ۲۵۰/۷        |
| ۴۷۳۱   | ☆ میزان الاعتدال،                        | التفسیر للبغوی،          | ۱۷۴/۴        |
| ۱۶۱/۱  | ☆ المحروحين لابن حبان،                   | بدائع المس للساعاتی،     | ۳۱۶          |
| ۱۸۵/۵  | ☆ اتحاف السادة للريدي،                   | فتح الباری للعسقلانی،    | ۵۸۴/۸        |
| ۴۶۵/۱  | ☆ الشفا للقاصی عیاض،                     | المضی للمراقی،           | ۷۸/۴         |
| ۱۷     | ☆ الرهد لاحمد بن حنبل،                   | تاریخ بغداد للعطوب،      | ۳۳۱/۴        |
| ۱۱۱/۲  | ☆ الدر المختور للسيوطی،                  | مناهل الصفاء،            | ۲۶           |
| ۳۶     | ☆ الرهد لابن المبارك،                    | التمهید لابن عبدالبر،    | ۲۲۴/۶        |
| ۲۳۲/۱۳ | ☆ المصنف لابن ابی شیبہ،                  | کتر العمال للمتی،        | ۱۷۹/۷، ۱۸۵۸۰ |
| ۷۱۶/۲  | باب اتا فحما لك فتحا مینا،               | الجامع الصحيح للبخاری،   | ۹۱۹۔         |
| ۳۷۷/۲  | باب اكنار الاعمال و الاجتهاد فی العبادة، | الصحيح لمسلم،            |              |
| ۴۲۶/۱  | ☆ الترغیب و الترہیب لنصری،               | المسند لاحمد بن حنبل،    | ۱۱۵/۶        |
|        | ☆  | فتح الباری للعسقلانی،    | ۵۸۴/۸        |

آجاتا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اتنا سب قیام کیوں فرماتے ہیں؟ حالانکہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے آپ کو معصوم پیدا فرمایا اور آپ کے سب انگلوں اور پچھلوں کی لغزشیں معاف فرمادیں۔ اس پر آپ نے فرمایا: کیا مجھے یہ پسند نہیں کہ میں اللہ عزوجل کا شکر گزار بندہ بنوں۔ ۱۲م

### (۳) وقت صلوة اللیل

۹۲۰۔ عن أیاس بن معاوية المزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلًا قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لا بُدَّ مِنْ صَلَاةٍ بِلَیْلِ، وَلَوْ حَلَبٌ نَاقَةٌ، وَلَوْ حَلَبٌ شَاةٌ، وَمَا كَانَ بَعْدَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةَ فَهُوَ مِنَ اللَّیْلِ۔

حضرت ایاس بن معاویہ مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شب میں نماز پڑھنا چاہئے خواہ اتنی دیر جتنے وقت میں اونٹنی یا بکری دوہتی جائے اور شب کی نماز کا وقت بعد نماز عشاء ہے۔ ۱۲م

### (۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث کے تمام رواۃ ثقہ ہیں، مگر ابن اسحاق کے بارے میں ترغیب میں طعن مذکور ہے لیکن ہمارے نزدیک ابن اسحاق ثقہ ہیں۔ جیسا کہ محقق علی الاطلاق نے افادہ فرمایا۔

جد المآثر/ ۳۲۷

### (۴) تعداد رکعات صلوة اللیل

۹۲۱۔ عن أم المؤمنين عائشة الصديقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: كانت صلوة رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی شهر رمضان وغیرہ ثلاث عشرة رکعة باللیل منها رکعتا الفجر۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

|      |                         |                             |   |                        |       |
|------|-------------------------|-----------------------------|---|------------------------|-------|
| ۹۲۰۔ | المعجم الکبیر للطبرانی، | ۲۷۱/۱                       | ☆ | اتحاف السادة للریدی،   | ۲۰۳/۵ |
|      | الاصابه لابن حجر،       | ۳۹۵/۱                       | ☆ | مجمع الروائد للہبشی،   | ۲۵۲/۲ |
| ۹۲۱۔ | الحامع الصحیح لبخاری،   | باب کیف صلوة اللیل،         |   |                        | ۱۵۳/۱ |
|      | الصحیح لمسلم،           | باب صلوة اللیل و عدد رکعات، |   |                        | ۲۵۵/۱ |
|      | الموطا لحاکم،           | ۴۲                          | ☆ | المستند لاحمد بن حنبل، | ۲۵۲/۱ |

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز ماہ رمضان المبارک اور دوسرے مہینوں کی راتوں میں تیرہ رکعات  
تھیں ان میں دو رکعت سنت فجر بھی شمار کی گئیں۔ ۱۲م

### (۵) قیام اللیل کی نیت کے ساتھ نیند بھی عبادت

۹۲۲۔ عن أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالى عنها قالت : ان رسول  
الله صلى الله تعالى عليه وسلم قال : مَا مِنْ أَمْرٍ تَكُونُ صَلَوةُ اللَّيْلِ بَغْلِيَّةً عَلَيْهَا نَوْمٌ  
إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ أَجْرَ صَلَوتِهِ وَكَانَ نَوْمُهُ عَلَيْهِ صَدَقَةً۔ فتاویٰ رضویہ ۳/۳۲۹

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص نماز شب کی نیت کرے اور اس پر نیند کا غلبہ ہو  
جائے تو اللہ تعالیٰ اسے ضرور اسکی نماز کا ثواب دیتا ہے اور اسکی نیند اس پر صدقہ ہو جاتی ہے۔ ۱۲

۹۲۳۔ عن أبي الدرداء رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى  
عليه وسلم : مَنْ أَتَى فِرَاشَهُ وَهُوَ يَتَوَيُّ أَنْ يَقُومَ يُصَلِّيَ مِنَ اللَّيْلِ فَغَلَبَتْهُ عَيَاسُهُ  
حَتَّى أَصْبَحَ كُتِبَ لَهُ مَا نَوَى وَكَانَ نَوْمُهُ صَدَقَةً عَلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
نے ارشاد فرمایا: جو بستر پر اس نیت سے لیٹا کہ رات کو اٹھ کر نماز شب پڑھیں پھر وہ سوتا ہی رہ گیا  
صبح تک، تو اللہ تعالیٰ اسکی نیت کا ثواب اسے عطا فرماتا ہے۔ اور اسکی نیند اللہ عز و جل کی

|       |   |                              |       |
|-------|---|------------------------------|-------|
| ۱۸۶/۱ | باب من نوى القيام قيام                    | السنن لابی داؤد              | ۹۲۲۔  |
| ۱۹۸/۱ | باب من كان صلوته بالليل فعلبه عليها النوم | السنن للبخاری                |       |
| ۱۵/۳  | ☆ السنن الكبرى للبيهقي                    | المسند للاحمد بن حنبل        | ۷۲/۶  |
| ۶۶/۱۳ | ☆ التكميل للمقرطبي                        | الترغيب والترهيب للمندري     | ۴۰۹/۱ |
| ۵۰۵   | ☆ تحريد التمهيد لابی عبدالبر              | ارواء الغليل للالباني        | ۱۰۹/۲ |
| ۹۵/۵  | ☆ اتحاف السادة للزبيدي                    | الموطا لمالك                 |       |
| ۹۵/۱  | باب ما جاء في من نام عن حظه من الليل      | السنن لابی داؤد              | ۹۲۳۔  |
| ۱۹۹/۱ | باب من اتى فراشه و هو يتوى القيام قيام    | السنن للبخاری                |       |
| ۷۲/۶  | ☆ المسند للاحمد بن حنبل                   | الموطا لمالك                 |       |
| ۱۵/۳  | ☆ السنن الكبرى للبيهقي                    | المستدرک للحاكم              | ۳۱۱/۱ |
| ۱۵۸/۵ | ☆ اتحاف السادة للزبيدي                    | الصحيح لابی عزيمة            | ۱۱۷۲  |
| ۷۸۳/۷ | ☆ كثر العمال للمعتقى                      | الترغيب والترهيب للمندري     | ۴۹/۱  |
| ۳۴۸/۱ | ☆ المعنى للعراقي                          | العلل المتناهية لابی المحوري | ۴۵۹/۱ |



فتاویٰ رضویہ ۳/۳۲۹

طرف سے اس پر صدقہ ہو جاتی ہے ۱۲م

## (۶) تہجد کیلئے کچھ دیر سونا ضروری ہے

۹۲۴۔ عن الحجاج بن عمرو بن غزیه صاحب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : بحسب احدکم اذا قام من اللیل یصلی حتی یصبح أنه قد تہجد ، إنما التہجد المرء یصلی الصلوۃ بعد رقدۃ ، ثم الصلوۃ بعد رقدۃ ، وتلك كانت صلوۃ برسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

فتاویٰ رضویہ ۳/۳۳۲

حضرت حجاج بن عمرو بن غزیه صحابی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ تم میں کسی کا یہ گمان ہے کہ رات کو اٹھ کر صبح تک نماز پڑھے جیسی تہجد ہو۔ تہجد صرف اسکا نام ہے کہ آدمی ذرا سو کر نماز پڑھے یہی حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کا طریقہ تھا۔ ۱۲م

## (۷) صلوۃ اللیل میں جہر سے قرأت

۹۲۵۔ عن ابی قتادۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یمرج لیلۃ فإذا ہو بأبی بکر یصلی یخفض من صوته قال : و مر بعمر بن الخطاب و هو یصلی رافعا صوته قال : فلما اجتمعا عند النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : یا آبا بکر ! مررتُ بِکَ وَ اَنْتَ تُصَلِّی تَخْفِضُ صَوْتُکَ ، قال : قد اسمعت من ناحیت ، یا رسول اللہ ! قال : وقال لعمر ، مررتُ بِکَ وَ اَنْتَ تُصَلِّی رَافِعًا صَوْتُکَ قال : فقال : یا رسول اللہ ! اوقظ الوسنان و اطرده الشیطان ۔ فتاویٰ رضویہ ۳/۳۸۱

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک رات حجرہ مبارکہ سے تشریف لائے تو دیکھا کہ حضرت ابو بکر صدیق نماز میں آہستہ

قرأت کر رہے ہیں۔ پھر حضرت عمر کو دیکھا تو وہ بلند آواز سے قرأت میں نے فرمایا: اے ابو بکر! میں تمہارے پاس سے گزر رہا ہوں تم نماز پڑھ رہے تھے تو تمہاری آواز نہایت پست تھی۔ عرض کیا: یا رسول اللہ! جس سے مناجات کر رہا تھا اسے سنا رہا تھا۔ پھر حضور نے حضرت عمر سے فرمایا: میں تمہارے پاس سے گزر رہا ہوں تم خوب بلند آواز سے پڑھ رہے تھے۔ عرض کی: یا رسول اللہ! سوتے ہوئے لوگوں کو جگا رہا تھا اور شیطان کو بھگا رہا تھا۔ ۱۲م

۹۲۶۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال: قَدْ سَمِعْتُكَ يَا بِلَالُ! أَنْتَ تَقْرَأُ مِنْ هَذِهِ السُّورَةِ وَمِنْ هَذِهِ السُّورَةِ، قَالَ: كَلَامٌ طَيِّبٌ يَجْمَعُهُ اللَّهُ بَعْضُهُ إِلَى بَعْضٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّكُمْ قَدْ أَصَابَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت بلال سے ارشاد فرمایا: اے بلال! میں نے تمہیں نماز شب میں پڑھتے سنا کہ تم کچھ اس سورۃ سے پڑھ رہے تھے اور کچھ دوسری سورۃ سے۔ عرض کرنے لگے: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ کا کلام پاکیزہ ہے۔ بعض کو بعض کے ساتھ ملا رہا تھا کہ ارادۃ الہیہ یونہی ہوتا ہے فرمایا: تم تینوں نے ٹھیک بات کی درست کام کیا۔ ۱۲م

### (۸) رات کو جاگ کر عبادت کرنا

۹۲۷۔ عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: بت عند عائلی میمونۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، فقام الی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فاتی حاجتہ فغسل وجہہ و یدیه ثم نام ثم قام فاتی القریۃ فاطلق شناقہا ثم توضأ وضوء بین وضوئین لم یکثر و قد ابلغ فصلی فقمتم فتمطیت کراہیۃ ان یری انی کنت اتقیہ فتوضأت فقام بصلی، فقمتم عن ہسارہ فاحذ باذنی فادارنی عن یحینہ فتنامت صلوۃ ثلاث عشرة رکعة ثم اضطجع فنام حتی نفخ و کان اذا نام نفخ فاذنہ بلا ل بالصلوۃ فصلی ولم يتوضأ۔  
فتاویٰ رضویہ جدیدہ ۱/۳۳۶

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے اپنی خالہ

حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے یہاں رات کو قیام کیا تو میں نے دیکھا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بستر سے اٹھے اور ضرورت سے فارغ ہو کر اپنے چہرہ اقدس اور ہاتھوں کو دھویا اور پھر سو گئے، اسکے بعد پھر بیدار ہوئے اور چھوٹے مشکیزہ کو لیکر اسکا بند کھولا پھر خفیف وضو کیا اور نماز پڑھنے لگے، میں بھی اٹھا اور خوب پیچھے چلا گیا، کیونکہ مجھے یہ اچھا محسوس نہ ہوا کہ حضور یہ خیال فرمائیں کہ میں پیچھے کھڑا انتظار کر رہا ہوں۔ چنانچہ میں نے وضو کیا اور سرکار اب بھی کھڑے ہوئے نماز میں مشغول تھے۔ لہذا میں حضور کی باتیں جانب کھڑا ہو گیا، تو سرکار نے میرا کان پکڑا اور کھینچ کر دہنی جانب کھڑا کر لیا۔ پھر تیرہ رکعت نماز پڑھی پھر لیٹ کر سو گئے یہاں تک کہ حشر اٹے لینے لگے اور سرکار کی یہ عادت کریمہ تھی جب سوتے تو حشر اٹے لیتے۔ اسی درمیان حضرت بلال نے آپکو نماز کی اطلاع دی۔ آپ اٹھے اور جدید وضو کئے بغیر نماز پڑھائی۔ ۱۲م

### (۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

واضح رہے کہ یہ چیز (سونے سے وضو نہ ٹوٹنا) امت کی بہ نسبت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خصائص میں سے ہے۔

### (۹) آخر رات میں عبادت بہتر ہے۔

۹۲۸۔ عن عمرو بن عبسۃ السملی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قلت لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ای اللیل اسمع؟ قال : حَوْفُ اللَّیْلِ الْآخِرِ ، فَصَلِّ مَا شِئْتَ ، فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَشْهُودَةً مَّكْتُوبَةً حَتَّى تُصَلِّيَ الْفَجْرَ ، ثُمَّ اقْتَصِرْ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَ تَرْتَفِعَ قَبَسَ رُوحٍ أَوْ رُوحَيْنِ ۔

جدالستار ۱/۱۹۶

حضرت عمرو بن عبسہ سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا: یا رسول اللہ! رات کا کونسا حصہ نماز کی مقبولیت کیلئے بہتر ہے؟ فرمایا: رات کے دوسرے حصہ کا درمیانی حصہ، تم اس میں جسد رجا ہو نماز پڑھو کہ نماز لکھنے کیلئے فرشتے حاضر ہوتے ہیں یہاں تک کہ تم فجر کی نماز سے فارغ ہو۔ پھر اسی مقام پر بیٹھے

رہو کہ سورج طلوع ہو کر ایک نیزے یا دو نیزوں کی مقدار بلند ہو جائے۔ ۱۲م

## (۱۰) قیام اللیل پر مداومت کرو

۹۲۹۔ عن عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله تعالى عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : يَا عَبْدَ اللَّهِ ! لَا تَكُنْ مِثْلَ فَلَانٍ كَانَ يَقُومُ اللَّيْلَ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ -  
فتاویٰ رضویہ ۳/۳۳۱

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عبد اللہ! فلاں کی طرح نہ ہو جانا کہ رات کو قیام کرتا تھا پھر ترک کر دیا۔ ۱۲م

|       |                               |                      |              |
|-------|-------------------------------|----------------------|--------------|
| ۱۵۴/۱ | باب ما یکرہ من ترک قیام اللیل | الجامع الصحیح لمباری | ۹۲۹۔         |
| ۳۶۶/۱ | باب النہی عن صوم الدهر الخ    | الصحیح لمسلم         |              |
| ۹۵/۱  | باب ما جاء فی قیام اللیل      | المسن لابی ماجہ      |              |
| ۴۴۵/۱ | ☆ الترغیب و الترہیب لمختاری   | المسن للاحمد بن حبل  | ۱۷۰/۲        |
| ۱۲۳۴  | ☆ مشکوٰۃ المصابیح للتبریزی    | الصحیح لابی یزید     | ۱۱۲۹         |
| ۵۷/۱۶ | ☆ التفسیر للقرطبی             | کنز العمال للمفتی    | ۲۱۳۸۲، ۷/۷۸۱ |

## ۱۶۔ جمعہ

## (۱) فضیلت یوم جمعہ

۹۳۔ عن اوس بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : **اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْحُمَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ قُبُضَ وَفِيهِ النَّفْخَةُ وَفِيهِ الصُّعْقَةُ، فَاتَّكِرُوا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِيهِ ، فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوضَةٌ عَلَيَّ،** قال : قالوا: يا رسول اللہ ! كيف تعرض صلواتنا عليك و قد ارميت بعصى بلية فقال : **اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيَّ الْاَرْضَ اَنْ تَاْكُلَ اَحْسَادَ الْاَنْبِيَاءِ۔** فتاویٰ رضویہ ۳۵/۴

حضرت اوس بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے تمام دنوں میں افضل یوم جمعہ ہے کہ اس دن حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تخلیق ہوئی۔ اسی دن وصال ہوا۔ اسی دن قیامت قائم ہوگی اور اسی دن بے ہوشی ہے، لہذا اسی دن مجھ پر درود کثرت سے پڑھو۔ کیونکہ تمہارے درود مجھ پر پیش ہوتے ہیں۔ صحابہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہمارے درود آپ پر کیسے پیش ہونگے؟ آپ تو ریم ہو چکے ہو گئے یعنی گلی ہڈی۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کے جسم حرام فرمادیے ہیں۔ ۱۲م

فتاویٰ رضویہ ۱۳۶/۶

|       |   |                            |         |
|-------|---|----------------------------|---------|
| ۱۵۰/۱ | باب تفریح ابواب الجمعة ،                  | السنن لابی داؤد            | ۹۳۰۔    |
| ۷۷/۱  | باب فضل الجمعة ،                          | السنن لابن ماجہ ،          |         |
| ۱۵۴/۱ | باب اکتار الصلوة علی النبی ﷺ یوم الجمعة ، | المسئل للنسائی ،           |         |
| ۲۷۸/۱ | کتاب الجمعة ،                             | المستدرک للحاکم ،          |         |
| ۱۵۰/۱ | المجامع الصغیر للسيوطی ،                  | المسند لاحمد بن حنبل ،     | ۸/۴ ☆   |
| ۱۳۶۱  | مشکوۃ المصابیح للثریزی ،                  | الصحيح لابن عزيمة ،        | ۱۷۳۳ ☆  |
| ۱۵۷/۳ | تاریخ دمشق لابن عساکر ،                   | الدر المنثور للسيوطی ،     | ۳۳۸/۵ ☆ |
| ۱۲۹/۲ | المصنف لابن ابی شیبہ ،                    | ارواء الغلیل للآلبانی ،    | ۳۴/۱ ☆  |
| ۵۸    | التوسل للآلبانی ،                         | الترغیب و الترہیب للمصلی ، | ۴۹۱/۱ ☆ |
| ۴۹۹/۱ | کثر العمال للمفتی ، ۲۲۰۲ ،                | تلخیص الحبر لابن حجر ،     | ۷۲/۲ ☆  |
| ۱۸۶/۱ | المحکم الکبیر للطبرانی ،                  | المسند للربیع ،            | ۵۵۰ ☆   |
| ۲۷۵/۵ | التفسیر لابن کثیر ،                       | المسئل الکبریٰ للیہقی ،    | ۲۴۹/۳ ☆ |
| ۲۷۵/۵ | البداية و النهاية لابن کثیر ،             | الاذکار اکلویہ ،           | ۱۰۶ ☆   |
| ۲۹۹۱  | میزان الاعتدال للنہی ،                    | الحاوی للفتاویٰ للسيوطی ،  | ۲۶۴/۲ ☆ |

۹۳۱۔ عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : غَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَ فِيهِ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَ فِيهِ أُخْرِجَ مِنْهَا ، وَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ۔

فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۹/۲۶۵

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمام ایام میں بہتر دن یوم جمعہ ہے۔ اس دن حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیدائش ہوئی۔ اسی دن جنت میں داخل ہوئے اسی دن جنت سے دنیا میں تشریف لائے۔ اور قیامت جمعہ کے دن ہی قائم ہوگی۔ ۱۲م

۹۳۲۔ عن أبي لبابة بن المنذر رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : إِنَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ سَيِّدُ الْأَيَّامِ وَ أُعْظِمُهَا عِنْدَ اللَّهِ تَعَالَى ، فِيهِ

|               |                                      |       |                                  |
|---------------|--------------------------------------|-------|----------------------------------|
| ۲۸۲/۱         | كتاب الجمعة ،                        | ۹۳۱۔  | الصحيح لمسلم ،                   |
| ۶۴/۱          | باب فصل يوم الجمعة ،                 |       | الجامع للترمذی ،                 |
| ۱۵۰/۱         | كتاب الصلوة باب تفریع ابواب الجمعة ، |       | السنن لابن داؤد ،                |
| ۱۵۴/۱         | باب ذکر فصل يوم الجمعة ،             |       | السنن للنسائی ،                  |
|               | ☆ الموطأ لمالك ،                     | ۲۷۲/۲ | المسند لاحمد بن حنبل ،           |
| ۲۷۸/۱         | ☆ المستدرک لنحاكم ،                  | ۲۵۱/۳ | السنن الکبری للبیہقی ،           |
| ۵۹۰/۱         | ☆ الترغیب و الترہیب للمنذری ،        | ۱۷۰   | الکشاف ،                         |
|               | ☆ السنن للدارمی ،                    | ۹۳/۷  | التفسیر للبخاری ،                |
| ۲۶۳/۸         | ☆ زاد المسیر لابن العوزی ،           | ۱۷۲۹  | الصحيح لابن عزيمة ،              |
| ۴۸/۱          | ☆ الدر المنثور للسيوطی ،             | ۲۲۷/۳ | ارواء الغلیل للآلکافی ،          |
| ۷۲            | ☆ المسند للشافعی ،                   | ۱۰۲۴  | موارد الطمأن للہیثمی ،           |
| ۴۶۰/۲         | ☆ فتح الباری للعسقلانی ،             | ۱۳۵۶  | مشکوٰۃ المصابیح للتبریزی ،       |
| ۲۱۶/۳         | ☆ اتحاف السادة للزبیدی ،             | ۴۲۵   | بدائع المنی للساعاتی ،           |
| ۷۱۱/۷ ، ۲۱۰۵۰ | ☆ کنز العمال للمفتی ،                | ۶۹۲   | تعریذ التمهید لابن عبد البر ،    |
| ۸۰/۱          | ☆ البداية و النهاية لابن کثیر ،      | ۵۷/۱  | المسند للربیع بن حبيب ،          |
| ۱۷۹/۱         | ☆ المعنی للعراقی ،                   | ۴۲۳/۵ | التاریخ الکبیر لبخاری ،          |
| ۱۱۵/۱         | ☆ التفسیر لابن کثیر ،                | ۵۱/۱۸ | التفسیر للمقرطبی ،               |
| ۲۳/۵          | ☆ المعجم الکبیر للطبرانی ،           | ۴۸۹/۱ | ۹۳۲۔ الترغیب و الترہیب للمنذری ، |
| ۷۱۳/۷ ، ۲۱۰۶۱ | ☆ کنز العمال للمفتی ،                | ۱۳۶۳  | مشکوٰۃ المصابیح للتبریزی ،       |
| ۱۵۰/۲         | ☆ المعصنف لابن ابی شیبہ ،            | ۳۶۶/۱ | حلیۃ الالیاء لابن نعیم ،         |

خَمْسٌ حِلَالٌ ، خَلَقَ اللَّهُ فِيهِ آدَمَ وَ أَهْبَطَ اللَّهُ فِيهِ آدَمَ إِلَى الْأَرْضِ ، وَ فِيهِ تَوَفَّى اللَّهُ  
آدَمَ ، وَ فِيهِ سَاعَةٌ لَا يَسْأَلُ اللَّهُ فِيهَا الْعَبْدُ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ مَا لَمْ يَسْأَلْ حَرَامًا ، وَ فِيهِ  
تَقُومُ السَّاعَةُ ، مَا مِنْ مَلَكٍ مُقَرَّبٍ ، وَ لَا سَمَاءٍ ، وَ لَا أَرْضٍ ، وَ لَا رِيَّاحٍ ، وَ لَا جِبَالٍ ، وَ  
لَا بَحْرٍ إِلَّا وَ هُنَّ يَشْفَعْنَ مِنْ يَوْمِ الْحُجَّةِ - فتاوى رضويه حصه اول ٢٩٥/٩

حضرت ابولبابہ بن عبدالمہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک جمعہ کا دن اللہ تعالیٰ کے یہاں تمام دنوں کا سردار ہے اور سب سے زیادہ عظمت والا۔ اس میں پانچ اوصاف ہیں اللہ تعالیٰ نے اس دن حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا اسی دن آپ زمین پر تشریف لائے۔ اسی دن وصال فرمایا۔ اسی میں ایک ایسی ساعت ہے کہ اللہ تعالیٰ سے بندہ حرام چیز کے علاوہ جو مانگتا ہے عطا فرماتا ہے اسی دن قیامت قائم ہوگی۔ تمام فرشتے، آسمان، زمین، ہوائیں، پہاڑ اور سمندر اس دن سے خوفزدہ رہتے ہیں۔ ۱۲

٩٣٣- عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَبْعَثُ الْآيَّامَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى هَيَاتِهَا وَ يَبْعَثُ الْجُمُعَةَ زَهْرَاءَ مُنِيرَةً أَهْلُهَا يَحْفُونَ بِهَا كَالْعُرُوسِ تَهْدِي إِلَى كَرِيمِهَا.

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ عزوجل قیامت کے دن سب دنوں کو انکی شکل پر اٹھائے گا، اور جمعہ کو چمکتا، روشنی دیتا، جمعہ پڑھنے والے اسکے گرد جہر مٹ کئے ہوئے جیسے نئی دہن کو اسکے گرامی شوہر کے یہاں رخصت کر کے لیجاتے ہیں۔  
فتاویٰ رضویہ ۶/۲۰۲

٩٣٤- عن أبي البرداء رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى

|      |                           |        |   |   |       |
|------|---------------------------|--------|---|---|-------|
| ٩٣٣- | المستدرك للحاكم،          | ٢٧٧/١  | ☆ | الصحيح لابن عزيمة                               | ١٧٣٠  |
|      | الكامل لابن عدي،          | ١٥٢٢/٤ | ☆ | السلسلة الصحيحة للابن تيمية                     | ٧٠٦   |
|      | كنز العمال للمتقي، ٢٠٩١٠، | ٦٨٤/٧  | ☆ | المرامع المشورة للسيوطي،                        | ٢١٦/٦ |
|      | التفسير للقرطبي،          | ١١٩/١٨ | ☆ | جمع الحوامع للسيوطي،                            | ٥١٧   |
| ٩٣٤- | الحسن لابن ماجه،          |        |   | باب ذكروا مات و دفنه <small>رحمه الله</small> ، | ١١٩/١ |
|      | الحسن الكبير لليهقي،      | ٢٤٩/٣  | ☆ | مجمع الزوائد للهيتمي،                           | ١٤٤/٢ |
|      | المطالب العالية لابن حجر، | ٣٣٢٢   | ☆ | الترغيب والترهيب للمعري،                        | ٤٩٨/٢ |

عليه وسلم : أَكْثِرُوا الصَّلَاةَ عَلَى يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَإِنَّهُ مَشْهُودٌ تَشْهَدُهُ الْمَلَائِكَةُ وَإِنْ أَحَدًا لَنْ يُصَلِّيَ إِلَّا عَرِضْتُ عَلَى صَلَاتِهِ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهَا قَالَ : قُلْتُ وَ بَعْدَ الْمَوْتِ ، قَالَ : وَ بَعْدَ الْمَوْتِ ، إِنْ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ قَبْلِي اللَّهُ حَتَّى يُوزَنَ .

حضرت ابوورداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جمعہ کے دن مجھ پر درود کی کثرت کرو کہ یہ خاص طور پر فرشتوں کی حاضری کا دن ہے۔ اور مجھ پر جو شخص بھی درود پڑھتا ہے اس کا درود ضرور پیش کیا جاتا ہے۔ حضرت ابوورداء فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: اور وصال کے بعد۔ فرمایا: وصال کے بعد بھی۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام فرمادیا کہ وہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے اجسام کو کھائے۔ تو اللہ کے نبی زندہ ہیں روزی دیئے جاتے ہیں۔ ۱۲م

## (۲) جمعہ کہاں پڑھا جائے

۹۳۵۔ عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَجْهَهُ الْكَرِيمُ قَالَ : لَا جُمُعَةَ وَلَا تَشْرِيقَ إِلَّا فِي مَكَّةَ حَامِئًا .

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: جمعہ اور تکبیر تشریق شہری میں واجب ہیں۔ ۱۲م

## (۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

فتاویٰ رضویہ ۶۷۲/۳

یہ حدیث صحیح ہے۔

۹۳۶۔ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رِيحٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : إِذَا كُنْتَ فِي قَرْيَةٍ جَامِعَةٍ فَتَوَدَّى بِالصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَحَقَّ عَلَيْكَ أَنْ تَشْهَدَ هَا أَنْ سَمِعْتَ النِّدَاءَ

|      |                            |   |                    |                            |       |
|------|----------------------------|---|--------------------|----------------------------|-------|
| ۵۳۴۔ | التفسير لابن كثير ،        | ☆ | ۱۶۴/۶              | مشکوٰۃ المصابيح للتبريزي ، | ۱۳۶۶  |
|      | اتحاف السادة للريدي ،      | ☆ | ۲۴۱/۳              | كشف المعاني للعجلوني ،     | ۱۸۹/۱ |
|      | اللائلي المصنوعة للسيوطي ، | ☆ | ۱۴۷/۱              | كثير العمال للمتقي ،       | ۵۱۷/۱ |
|      | المسد للشافعي ،            | ☆ | ۷۰                 | المصنف لابن أبي شيبة ،     | ۵۱۷/۲ |
| ۹۳۵۔ | المصنف لعبد الرزاق ،       |   | باب القرى الصغار ، | ۱۶۷/۳                      |       |
|      | فتح الباري للعسقلاني ،     | ☆ | ۴۵۷/۲              | الكامل لابن عدي ،          | ۲۸۷/۱ |
|      | نصب الراية للرباعي ،       |   | ۱۹۵/۲              |                            |       |
| ۹۳۶۔ | المصنف لعبد الرزاق ،       |   | باب القرى الصغار ، | ۱۶۹/۳                      |       |



او لم تسمعه ، قال : قلت لعطاء : ما القرية الحامعة ؟ قال : ذات الجماعة و الامير القاضی و الدور المحنعة ، غير لامتفرقة الآخذ بعضها بعض كهنية جددة۔

فتاویٰ رضویہ ۶۷۲/۳

حضرت عطاء بن ابی رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: جب تم شہر میں ہو اور جمعہ کے دن اذان ہو جائے تو اب تم پر لازم ہے کہ جمعہ کی نماز میں حاضری دو خواہ تم نے اذان سنی ہو یا نہیں۔ راوی کہتے ہیں۔ میں نے شہر کی تعریف و صفت معلوم کی کہ کس آبادی کو کہتے ہیں؟ فرمایا: جہاں جماعت ہوتی ہو۔ کوئی حاکم ہو اور وہ حاکم حد قصاص جاری کر سکتا ہو۔ گھروں کا سلسلہ متصل ہو کہ آپس میں ملے ہوں۔ جیسے جدہ کی آبادی۔ ۱۲م

### (۳) خطبہ جمعہ خاموشی سے سنو

۹۳۷۔ عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَصْبَحْتُ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَعَوْتُ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب روز جمعہ خطبہ امام کے وقت تو دوسرے سے کہے چپ، تو تو نے خود لغو کیا۔

فتاویٰ رضویہ ۶۹۷/۳

۹۳۸۔ عن أمير المؤمنين علي المرتضى كرم الله تعالى وجهه الكريم قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : مَنْ قَالَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لِصَاحِبِهِ صَبِّ فَقَدْ لَعَا ،

|       |  |                         |              |
|-------|--|-------------------------|--------------|
| ۱۲۸/۱ | باب الانصات يوم الجمعة ،               | الجامع الصحيح للبخاری ، | ۹۳۷۔         |
| ۲۸۱/۱ | كتاب الجمعة ،                          | الصحيح لمسلم ،          |              |
| ۱۵۸/۱ | كتاب الصلوة باب الكلام و الامام يعطى ، | السنن لابی داؤد ،       |              |
| ۱۵۸/۱ | باب الانصات للمعطية يوم الجمعة ،       | السنن للنسائی ،         |              |
| ۷۸/۱  | باب ما جاء في الاستمتاع للمعطية ،      | السنن لابی ماجہ ،       |              |
| ۳۲۴/۱ | ☆ السنن للدارمی ،                      | المسند لاحمد بن حنبل ،  | ۲۷۲/۲        |
| ۲۵۸/۴ | ☆ شرح السنة للبغوی ،                   | المصنف لعبد الرزاق ،    | ۲۲۳/۳ ، ۵۲۲۴ |
| ۶۰/۲  | ☆ تلخیص الحییر لابی حجر ،              | نصب الراية للربلمی ،    | ۲۰۹/۲        |
| ۱۱۸/۱ | ☆ السلسلة الصحيحة للالبانی ،           | فتح الباری للسقلائی ،   | ۴۰۹/۲        |
| ۱۵۱/۱ | باب فصل يوم الجمعة ،                   | السنن لابی داؤد ،       | ۹۳۸۔         |
| ۶۳/۲  | ☆ الجامع الكبير ،                      | المسند لاحمد بن حنبل ،  | ۴۷۴/۲        |

وَمَنْ لَعَا فَلَيْسَ لَهُ فِي جُمُعَتِهِ تِلْكَ شَيْءٌ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو جمعہ کے دن اپنے ساتھی سے چپ کہے اس نے لغو کیا اور جس نے لغو کیا اسکے لئے اس جمعہ میں کچھ اجر نہیں۔  
فتاویٰ رضویہ ۳/۶۹۷

۹۳۹۔ عن عبد الله بن عباس رضي الله تعالى عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : مَنْ يَتَكَلَّمُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَهُوَ كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ أَسْفَارًا ، وَ الَّذِي يَقُولُ لَهُ أَنْصِتْ لَيْسَ لَهُ جُمُعَةٌ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جمعہ کے دن جب امام خطبہ میں ہو تو بولنے والا ایسا ہے جیسا گدھا جس پر کتابیں لدی ہوں۔ اور جو اس سے چپ کہے اسکا جمعہ نہیں۔  
فتاویٰ رضویہ ۳/۶۹۷

### (۳) خطیب دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھے

۹۴۰۔ عن عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما قال : كان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم يخطب يوم الجمعة بين يديه وبينهما۔  
فتاویٰ رضویہ ۳/۷۶۸

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب خطبہ پڑھتے تو دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھے۔ ۱۲ام

### (۵) دونوں خطبوں کے درمیان دعا

۹۴۱۔ عن أنس رضي الله تعالى عنه قال : بينما النبي صلى الله تعالى عليه وسلم يخطب يوم الجمعة إذا قام رجل فقال : يا رسول الله ! هلك الكراع ، هلك الشاء ، فادع الله ان يسقينا فمد يديه و دعا۔  
فتاویٰ رضویہ ۳/۷۶۹

۹۳۹۔ المسند احمد بن حنبل، ۲۳/۱ ☆ المعجم الكبير للطبراني، ۹۰/۱۲

کنز العمال للمفتی، ۲۱۲۰۶، ۷۴۵/۷ ☆

۹۴۰۔ الجامع الصحيح لبيحاري، باب الفعلة بين الخطبتين، ۱۲۷/۱

الصحيح لمسلم، كتاب الجمعة، ۲۸۳/۱

الجامع للترمذي، باب ما جاء في الحلوس بين الخطبتين، ۶۷/۱

السنن لابن ماجه، باب ما جاء في الخطبة يوم الجمعة، ۷۹/۱

المسند للاحمد بن حنبل، ۵۲/۵ ☆ ارواء الغليل للالباني، ۷۰/۳

۹۴۱۔ الجامع الصحيح لبيحاري، باب الاستقاء في الخطبة، ۱۲۷/۱

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے کہ اچانک ایک شخص کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! گھوڑے اور بکریاں ہلاک ہو گئیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ بارش ہو۔ حضور نے ہاتھوں کو دراز فرمایا اور دعا کی۔

## (۶) خطبہ جمعہ سے قبل خطیب مقتدیوں کو سلام کرے

۹۴۲۔ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا دنا من منبرہ يوم الجمعة سلم علی من عندہ من المجلس، فاذا صعد المنبر استقبل الناس بوجہہ ثم سلم قبل ان یجلس۔

جد الممتار ۱/۳۷۲

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب منبر کے قریب پہنچتے تو منبر کے قریب بیٹھے ہوئے حضرات کو سلام فرماتے۔ اور جب منبر پر تشریف فرما ہوتے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے پھر بیٹھنے سے پہلے سب کو سلام فرماتے۔ ۱۲م

۹۴۳۔ عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا صعد المنبر سلم۔

جد الممتار ۱/۳۷۲

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب منبر پر جلوہ فرما ہوتے تو سلام کرتے ۱۲م

## (۲) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام مناوی علیہ الرحمہ کے نزدیک دونوں حدیثیں ضعیف ہیں۔ لیکن ان سے سخت تعجب خیز بات یہ صادر ہوئی کہ ضعیف و داعی کہنے کے بعد فرما رہے ہیں کہ منبر پر امام جب جائے تو

|       |                                  |       |   |                       |      |
|-------|----------------------------------|-------|---|-----------------------|------|
| ۱۸۹۷۸ | ☆ کثر العمال للمتنقی،            | ۲۰۵/۳ | ☆ | المس الکبریٰ للبیہقی، | ۹۴۲۔ |
| ۷۹/۱  | باب ما جاء فی الخطبة يوم الجمعة، |       |   | المس لابن ماجہ،       | ۹۴۳۔ |
| ۲۴۲/۴ | ☆ شرح المسۃ للبخاری،             | ۲۰۴/۳ | ☆ | المس الکبریٰ للبیہقی، |      |
|       | کثر العمال للمتنقی، ۱۷۹۷۷، ۶۴/۷  |       |   |                       |      |

پہلے سلام کرے اسکے بعد خطبہ پڑھے۔ یہ سنت ہے۔ اور ان احادیث کے ذریعہ امام اعظم و امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا مسلک رد ہو جاتا ہے کہ ان کے نزدیک سنت نہیں۔

جدالمستار ۱/۳۷۲

### (۷) حالت خطبہ میں عصا پر ٹیک لگانا

۹۴۴۔ عن الحکم بن حزن الكلبي رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : اقمنا بها ای بالمدينة الطيبة ایما ، شهدنا فيها الجمعة مع رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فقام متوكأ على عصا او قوس۔

جدالمستار ۱/۳۸۷

حضرت حکم بن حزن کلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم مدینہ طیبہ میں چند روز مقیم رہے۔ وہاں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ جمعہ کی نماز میں حاضری دی تو دیکھا کہ سرکارِ راشدی یا کمان پر ٹیک لگا کر کھڑے ہوئے۔ ۱۲م

### (۳) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث سے صرف ایک مرتبہ کے بارے میں معلوم ہوا۔ اور قاعدہ ہے ”واقعة عين لا نعم“ کہ کسی معین و خاص واقعہ سے حکم عام ثابت نہیں ہوتا۔ کیوں کہ ہو سکتا ہے یہ عصا وغیرہ پر ٹیک لگانا کسی عذر کے سبب یا بیان جواز کیلئے ہو۔

جدالمستار ۱/۳۷۸

## ۷۱۔ عیدین

### (۱) عیدین کی نماز اور وعظ و نصیحت

۹۴۵۔ عن عبد الله بن عباس رضي الله تعالى عنهما قال : بعرجت مع النبي صلى الله تعالى عليه وسلم يوم فطر او اضحى فصلى ثم خطب ثم اتى النساء فوعظهن و ذكرهن و امرهن بالصدقة۔  
فتاویٰ رضویہ ۶۹۲/۳

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ عید الفطر یا عید اضحیٰ کے دن گیا تو حضور نے نماز پڑھائی، پھر خطبہ دیا، پھر عورتوں کی طرف تشریف لے گئے اور ان کو وعظ و نصیحت سے نوازا اور صدقہ کا حکم دیا۔ ۱۲م

۹۴۶۔ عن جابر بن عبد الله رضي الله تعالى عنهما أن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم قام فبدأ بالصلوة ثم خطب الناس بعد فلما فرغ نبى الله صلى الله تعالى عليه وسلم نزل فأتى النساء فذكرهن و هو يتوكأ على يد بلال و بلال باسط ثوبه تلقى فيه النساء صدقة۔  
فتاویٰ رضویہ ۶۹۲/۳

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے تو پہلے عید کی نماز پڑھائی پھر نماز کے بعد لوگوں کو خطبہ دیا۔ جب خطبے سے فارغ ہوئے تو منبر سے نیچے تشریف لائے اور عورتوں کی جانب تشریف لے گئے اور انکو نصیحت فرمائی۔ آپ حضرت بلال کے ہاتھ پر ٹیک لگائے ہوئے اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنا کپڑا پھیلائے ہوئے تھے جس میں عورتیں صدقہ کی چیزیں ڈال رہی تھیں۔ ۱۲م

|      |                        |   |       |
|------|------------------------|---|-------|
| ۹۵۱۔ | الجامع الصحيح للبغاري، | باب خروج النساء و لحوض الى المصلى،                  | ۱۳۳/۱ |
|      | الصحيح لمسلم،          | كتاب الصلوة العیدین،                                | ۲۸۹/۱ |
|      | السنن لابن ماجه،       | باب ما جاء في صلوة العیدین،                         | ۹۲/۱  |
|      | السنن لابی داؤد،       | كتاب الصلوة باب العطية يوم العید،                   | ۱۶۲/۱ |
|      | المسند لاحمد بن حنبل،  | ۴۲۱/۱ السنن للنسائي، موعظة الامام النساء الخ، ۱۸۰/۱ |       |
| ۹۴۶۔ | الجامع الصحيح للبغاري، | باب المشي والركوب الى العید، الخ،                   | ۱۳۱/۱ |
|      | الصحيح لمسلم،          | كتاب صلوة العیدین،                                  | ۲۸۹/۱ |

## (۲) عیدین کی نماز دو رکعت ہے

۹۴۷۔ عن البراء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : خرج النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوم اضحیٰ فصلی العید الرکتین ثم اقبل علینا بوجهہ ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید الاضحیٰ کے دن باہر تشریف لائے اور دو رکعتیں عید کی نماز پڑھائی پھر لوگوں کی جانب متوجہ ہوئے۔ ۱۲م  
فتاویٰ رضویہ ۳/۹۰

## (۳) خطبہ عیدین نماز کے بعد ہو

۹۴۸۔ عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : شهدت صلوٰۃ الفطر مع نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و ابی بکر و عمرو عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم فکلہم یصلیہا قبل الخطبۃ ثم یخطب۔  
فتاویٰ رضویہ ۳/۹۰

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور امیر المؤمنین سیدنا ابو بکر صدیق، امیر المؤمنین سیدنا عمر فاروق اعظم، امیر المؤمنین سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ عید الفطر کی نماز میں حاضر ہوا۔ ان سب حضرات نے خطبہ سے قبل نماز پڑھائی اور اس کے بعد خطبہ دیا۔ ۱۲م

۹۴۹۔ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یصلی فی الاضحیٰ و الفطر ثم یخطب بعد الصلوٰۃ۔

فتاویٰ رضویہ ۳/۹۰

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید الاضحیٰ اور عید فطر کے دن پہلے نماز پڑھاتے پھر نماز کے بعد خطبہ دیتے۔ ۱۲م

۹۵۰۔ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

|       |                                   |                        |      |
|-------|-----------------------------------|------------------------|------|
| ۱۳۳/۱ | استقبال الامام الناس بخطبة العید، | الحامع الصحيح للبخاری، | ۹۴۷۔ |
| ۲۸۹/۱ | کتاب الصلوٰۃ العیدین،             | الصحيح لمسلم،          | ۹۴۸۔ |
| ۱۳۱/۱ | الخطبة بعد العیدین،               | الحامع الصحيح للبخاری، |      |
| ۱۳۱/۱ | المشی و الركوب الی العید،         | الحامع الصحيح للبخاری، | ۹۴۹۔ |
| ۱۳۴/۱ | کلام الامام و الناس فی خطبة العید | الحامع الصحيح للبخاری، | ۹۵۰۔ |

وسلم صلی یوم النحر ثم خطب فامر من ذبح قبل الصلوة ان بعيد ذبحه ، فقام رجل من الانصار فقال : يا رسول الله! جيران لي ، اما قال بهم خصاصة و اما قال بهم فقر ، و اني ذبحت قبل الصلوة ، و عدي عناق لي احب الي من شاتي لحم فرخص له فيها ۔

فتاویٰ رضویہ ۳/۹۰

حضرت انس بن مالک رضی تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عید اضحیٰ کی نماز پڑھائی پھر خطبہ دیا اور جس نے نماز سے پہلے قربانی کر دی تھی اسے دوبارہ قربانی کا حکم دیا۔ ایک انصاری شخص کھڑے ہوئے اور بولے: یا رسول اللہ! میرے کچھ پڑوسی ہیں۔ راوی کہتے ہیں یا تو انہوں نے یہ کہا کہ وہ بھوکے تھے یا یہ کہا کہ وہ محتاج تھے۔ لہذا میں نے نماز سے پہلے ہی قربانی کر دی۔ اب میرے پاس ایک بکری کا بچہ ہے جو مجھے دو بکریوں کے گوشت سے زیادہ پسند ہے۔ چنانچہ حضور نے انکو اسکی قربانی کی اجازت دیدی۔ ۱۲م

۹۵۱۔ عن جندب بن عبد الله البجلي رضي الله تعالى عنه قال : صلى النبي صلى الله تعالى عليه وسلم يوم النحر ثم خطب ثم ذبح و قال من ذبح قبل ان يصلي فليذبح اخرى مكانها و من لم يذبح فليذبح باسم الله۔

فتاویٰ رضویہ ۳/۹۰

حضرت جندب بن عبد اللہ بجلي رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عید اضحیٰ کی نماز پڑھائی پھر خطبہ دیا اور اسکے بعد قربانی کی۔ اور فرمایا: جس نے نماز سے پہلے قربانی کر دی ہے وہ دوبارہ کرے اور جس نے نہیں کی ہے وہ اب بسم اللہ کہہ کر قربانی کرے۔ ۱۲م

۹۵۲۔ عن عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما قال : كان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم و ابو بكر و عمر رضي الله تعالى عنهما يصلون العیدین قبل العطية ۔

فتاویٰ رضویہ ۳/۹۰

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی

|       |  |                        |      |
|-------|--|------------------------|------|
| ۱۳۴/۱ | باب كلام الامام و الناس في خطبة العید، | الجامع الصحيح لنبیاری، | ۹۵۱۔ |
| ۱۳۶/۱ | باب العطية بعد العید                   | الجامع الصحيح لنبیاری، | ۹۵۲۔ |
| ۷۰/۱  | باب في صلوة العیدین قبل العطية،        | الجامع للترمذی،        |      |
| ۲۳۲/۱ | باب صلوة العیدین قبل العطية،           | النسب للمصنف،          |      |

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور امیر المؤمنین سیدنا صدیق اکبر، اور امیر المؤمنین سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما عیدین کی نماز خطبہ سے پہلے پڑھتے تھے۔ ۱۲م

۹۵۳۔ عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یمخرج یوم العید فیصلی رکعتین ثم یمخطب فیأمر بالصدقة فیکون اکثر من یتصدق انس ۔  
فتاویٰ رضویہ ۳/۷۹۰

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید کے دن عید گاہ تشریف لیجاتے اور دو رکعت نماز پڑھاتے پھر خطبہ دیتے اور صدقہ کا حکم فرماتے۔ تو اکثر صدقہ وصول کرنے والے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوتے تھے۔ ۱۲م

۹۵۴۔ عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یمخرج یوم الفطر و الاضحی الی المصلی ، فاول شئی یدأ بہ الصلوۃ ثم ینصرف فیقوم مقابل الناس و الناس جلوس علی صفوفہم فیعظہم و یوصیہم ، فان کان یرید ان یقطع بعثا قطعہ او یأمر بشئ أمر بہ ثم ینصرف۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن عید گاہ تشریف لیجاتے۔ سب سے پہلے نماز عید ادا فرماتے پھر پلٹ کر لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے اور لوگوں کے رویہ و کھڑے ہو کر جبکہ لوگ اپنی صفوں میں بیٹھے ہوتے آپ وعظ فرماتے اور اچھے کاموں کی وصیت فرماتے۔ پھر اگر کسی جگہ جہاد وغیرہ کیلئے کسی دستہ کو بھیجتا ہوتا تو اسکو منتخب فرماتے۔ یا کسی دوسری چیز کا حکم دیتا ہوتا تو حکم صادر فرماتے پھر واپس تشریف لاتے۔ ۱۲م

### ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ سب حدیثیں ظاہر کرتی ہیں کہ حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صدیق و فاروق و عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم نماز عید کا سلام پھیر کر کچھ دیر کے بعد خطبہ شروع فرماتے۔

فتاویٰ رضویہ ۳/۷۹۰



۹۵۵۔ عن عبد الله بن السائب رضى الله تعالى عنه قال : حضرت بالعید مع رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فصلی بما العید ثم قال : قد قضینا الصلوۃ فمن احب ان یجلس للخطبة فلیجلس و من احب ان یمشی فلیذهب ۔

حضرت عبد اللہ بن سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ عید کی نماز میں حاضر ہوا تو حضور نے عید کی نماز پڑھائی۔ پھر فرمایا: ہم نماز تو پڑھ چکے اب جو خطبہ سننے کیلئے بیٹھنا چاہے بیٹھے اور جو جانا چاہے چلا جائے۔

فتاویٰ رضویہ ۷۹۱/۳

### (۴) خطبہ عیدین اور دعا بعد نماز ہو

۹۵۶۔ عن ابراہیم النخعی رضى الله تعالى عنه قال : كانت الصلوۃ فی العیدین قبل الخطبة ثم یقف الامام علی راحلته بعد الصلوۃ فیدعو ویصلی بغیر اذان و لا اقامة ۔

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نماز عیدین خطبہ سے پہلے ہوتی تھی۔ پھر امام اپنے راحلہ پر وقوف کر کے نماز کے بعد دعا مانگا اور نماز بے اذان و اقامت ہوتی۔

### (۵) عید کے دن کی فضیلت

۹۵۷۔ عن عبد الله بن عباس رضى الله تعالى عنهما قال : سمعت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يقول : إِذَا كَانَتْ عَدَاةُ الْفِطْرِ بَعَثَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ الْمَلَائِكَةَ فِي كُلِّ بَلَدٍ ( و ذکر الحديث الى ان قال ) فَإِذَا هَرَّزُوا إِلَى مُصَلَّاهُمْ فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ ( و ساق ) وَيَقُولُ : يَا عِبَادِي اسْأَلُونِي فَوْعِزَّتِي وَ جَلَالِي ، لَا تَسْأَلُونِي الْيَوْمَ شَيْئاً فِي جَمْعِكُمْ لَا يَجَزِيكُمْ إِلَّا أَعْطَيْتُكُمْ ، وَلَا لِدُنْيَاكُمْ إِلَّا نَظَرْتُ لَكُمْ ، فَوْعِزَّتِي لَا أَسْتُرُّ عَلَيْكُمْ عَثَرَاتِكُمْ مَا رَأَيْتُمُونِي ، وَ عِزَّتِي وَ جَلَالِي لَا أُعْزِبُكُمْ وَلَا أَفْضَحُكُمْ بَيْنَ أَصْحَابِ الْحُلُودِ ، وَ أَنْصَرِفُوا مَغْفُورًا لَكُمْ قَدْ أَرْضَيْتُمُونِي وَ رَضِيتُ

|       |  |                    |     |
|-------|--|--------------------|-----|
| ۹۳/۱  | باب ما جاء في انتظار الخطبة بعد الصلوۃ | المس لاہی جامعہ    | ۹۵۵ |
| ۱۶۳/۱ | كتاب الصلوۃ ، باب الحلو للخطبة،        | السنن لابی داؤد    |     |
| ۴۱    | باب صلوۃ العیدین                       | كتاب الآثار لمحمد  | ۹۵۶ |
| ۳۳۷/۳ |  | شعب الایمان للیہقی | ۹۵۷ |

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور پر نور سید یوم النشور علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: جب عید کی صبح ہوتی ہے مولیٰ سبحانہ تعالیٰ ہر شہر میں فرشتے بھیجتا ہے۔ (اسکے بعد حدیث میں فرشتوں کا شہر کے ہر نا کہ پر کھڑا ہونا اور مسلمانوں کو عید گاہ کی طرف بلانا بیان ہوا۔ پھر ارشاد ہوا) جب مسلمان عید گاہ کی طرف میدان میں آتے ہیں (مولیٰ سبحانہ تعالیٰ فرشتوں سے یوں فرماتا ہے اور ملائکہ اس سے یوں عرض کرتے ہیں۔ پھر فرمایا) رب تبارک و تعالیٰ مسلمانوں سے ارشاد فرماتا ہے۔ اے میرے بندو! مانگو، کہ قسم مجھے اپنی عزت و جلال کی آج اس مجمع میں جو چیز اپنی آخرت کیلئے مانگو گے میں تمہیں عطا فرماؤں گا۔ اور جو کچھ دنیا کا سوال کرو گے اس میں تمہارے لئے نظر کروں گا۔ (یعنی دنیا کی چیزیں خیر و شر دونوں کی متحمل ہیں۔ اور آدمی اکثر اپنی نادانی سے خیر کو شر، شر کو خیر سمجھ لیتا ہے۔ اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔ لہذا دنیا کیلئے جو کچھ مانگو گے اس میں بکمال رحمت نظر فرمائی جائے گی۔ اگر وہ چیز تمہارے حق میں بہتر ہوئی عطا ہوگی ورنہ اس کے برابر بلا دفع کریں گے یا دعا قیامت کیلئے ذخیرہ رکھیں گے اور یہ بندے کیلئے ہر صورت سے بہتر ہے) مجھے اپنی عزت کی قسم جب تک تم میرا مراقبہ رکھو گے میں تمہاری لغزشوں کی ستاری فرماؤں گا۔ مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم، میں تمہیں اہل کبار میں فضیحت و رسوائی کروں گا۔ پلٹ جاؤ مغفرت پائے ہوئے۔ بیشک تم نے مجھے راضی کیا اور میں تم سے خوشنود ہوا۔

## (۲) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

فقیر غفرلہ القدر کہتا ہے۔ اس کلام مبارک کا اول ”یا عبادی سلونی“ ہے۔ یعنی اے میرے بندو! مجھ سے دعا کرو۔ اور آخر انصرفوا مغفورا لکم، یعنی گھروں کو پلٹ جاؤ کہ تمہاری مغفرت ہوئی۔ تو ظاہر ہوا کہ یہ ارشاد بعد ختم نماز ہوتا ہے کہ ختم نماز سے پہلے گھروں کو واپس جانے کا حکم ہرگز نہ ہوگا۔ تو اس حدیث سے مستفاد کہ خود رب العزت جل و علا بعد نماز عید مسلمانوں سے دعا کا تقاضا فرماتا ہے، پھر دائے بد بختی اسکی جو ایسے وقت مسلمانوں کو اپنے رب کے حضور دعا سے روکے۔ ”نَسْأَلُ اللہَ العَفْوَ وَالْعَافِیَةَ آمَنَ۔“

## (۶) معذور عورتیں بھی عید کے دن دعا میں شریک ہوں

۹۵۸۔ عن أم عطية رضي الله تعالى عنها قالت : كنا نؤمر أن نخرج يوم العيد حتى نخرج البكر من صدرها حتى تخرج الحيض فيكن خلف الناس فيكبرون بتكبيرهم و يدعون بدعائهم يرجون بركة ذلك اليوم و طهرته۔

حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم عورتوں کو حکم دیا جاتا تھا کہ عید کے دن باہر جائیں یہاں تک کہ کٹواری اپنے پردہ سے نکلے یہاں تک کہ حیض والیاں باہر آئیں۔ صفوں کے پیچھے بیٹھیں۔ اس دن کی برکت اور پاکیزگی کی امید کریں۔

فتاویٰ رضویہ ۳/۷۸۲

## (۷) عیدین میں دو گانہ سے پہلے اور بعد میں کھانا

۹۵۹۔ عن برید بن حصيب الاسلمي رضي الله تعالى عنه قال : كان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم لا يخرج يوم الفطر حتى يطعم ولا يطعم يوم الاضحى حتى يصلى۔

فتاویٰ رضویہ ۳/۸۱۱

حضرت بریدہ بن حصیب انسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید الفطر کے دن کچھ تناول فرمائے بغیر باہر تشریف نہیں لاتے۔ اور عید الاضحیٰ کے دن نماز کے بعد ہی کچھ تناول فرماتے۔ ۱۲م

۹۶۰۔ عن عبد الله بن عباس رضي الله تعالى عنهما قال : من السنة ان لا يخرج يوم الفطر حتى يطعم و لا ياكل يوم الاضحى حتى يرجع۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ عید الفطر کے دن کچھ کھا کر عید گاہ جانا اور عید الاضحیٰ کے دن واپس آ کر کھانا سنت ہے۔ ۱۲م

فتاویٰ رضویہ ۳/۸۱۱

۹۶۱۔ عن برید بن حصيب الاسلمي رضي الله تعالى عنه قال : ان رسول الله

|       |                                   |      |                        |
|-------|-----------------------------------|------|------------------------|
| ۱۳۲/۱ | باب شهود الحائض للعیدین           | ۹۵۸۔ | الجامع الصحيح لنبخاری  |
| ۷۱/۱  | باب فی الاكل يوم الفطر قبل الخروج | ۹۵۹۔ | الجامع للترمذی         |
| ۱۹۹/۲ | مجمع الروايات للهيثمی             | ۹۶۰۔ | المعجم الكبير للطبرانی |
| ۱۸۰/۱ | كتاب العیدین                      | ۹۶۱۔ | السنن للدارقطنی        |

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کاں لا ینخرج یوم الفطر حتی یأکل ، وکان لا یأکل  
یوم النحر حتی یرجع ، فیاکل من اضحیتہ ۔

فتاویٰ رضویہ ۸۱۱/۳

حضرت بریدہ بن حبیب اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید الفطر کے دن کچھ تناول فرما کر عید گاہ تشریف لیجاتے اور عید انجی کے دن  
واپس آ کر قربانی کا گوشت تناول فرماتے۔ ۱۲م

# ۱۸۔ نماز کسوف

## (۱) سورج گرہن کی نماز

۹۶۲۔ عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : انکسفت الشمس فی عهد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوم مات ابرہیم بن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال الناس : انما انکسفت لموت ابرہیم ، فقام النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فصلی بالناس ست رکعات باربع سجعات ، بدأ فکبر ثم قرأ فاطال القراءة ثم رکع نحواً مما قام ثم رفع رأسه من الركوع ، فقرأ قراءة دون القراءة الاولى ، ثم رکع نحواً مما قام ثم رفع رأسه من الركوع فقرأ قراءة دون القراءة الثانية ، ثم رکع نحواً مما قام ثم رفع رأسه من الركوع ، ثم انحدر بالسجود فسجد سجدتين ، ثم قام فركع أيضاً ثلث رکعات ليس فيها رکعة الا التي قبلها اطول من التي بعدها و رکوعه نحواً من سجوده ثم تأخر و تأخرت الصفوف خلفه حتى انتهينا ، و قال ابو بکر حتى انتهى الى الساء ، ثم تقدم و تقدم الناس معه حتى قام في مقامه فانصرف حين انصرف و قد اضت الشمس فقال : يا ايها الناس ! انما الشمس و القمر ايتان من ايات الله و انهما لا ينكسفان لموت احد من الناس ، و قال ابو بکر لموت بشر ، فاذا رأيتم شيئاً من ذلك فصلوا حتى تحلوا ، ما من شيء توعده الله الا و قد رأيته في صلاتي هذه ، لقد جئنا بالنار و ذلكم حين رأيتموني تأخرت مخافة أن يصيبني من لقحها ، و حتى رأيته فيها صاحب المحجن يحرق قصبة في النار كان يسرق الحاج بمحجنه ، فان فطن له قال : انما تعلق بمحجني ، و أن عفل عنه ذهب به و حتى رأيته فيها صاحبة الهرة التي ربطتها فلم تطعمها ولم تدعها تأكل من خشاش الأرض حتى ماتت جوعاً ، ثم جئنا بالجنة و ذلكم حين رأيتموني تقدمت حتى قمت في مقامي و لقد مددت يدي و انا اريد ان اتناول من ثمرها لتنظروا اليه ، ثم بدأ لي ان لا افعل ، فما من شيء توعده الله الا قلبر أيته في صلوتي هذه۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں سورج گرہن ہوا جس دن حضور کے فرزند ارجمند حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال ہوا۔ لوگوں نے اس پر کہا: یہ سورج گہن حضرت ابراہیم کے وصال کی وجہ سے ہوا۔ یہ سن کر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور چھ رکوع اور چار سجدوں سے نماز پڑھائی۔ اس طرح کہ تکبیر تحریرہ کبھی پھر خوب لمبی قرأت کی، پھر اتنی ہی دیر رکوع فرمایا۔ پھر رکوع سے سر اٹھا کر دوبارہ قرأت کی لیکن پہلی قرأت سے کم، پھر اس قرأت و قیام کے برابر رکوع کیا، پھر سر اٹھایا اور دوسری قرأت سے کم قرأت کی، پھر قیام کی مقدار رکوع کیا۔ پھر سجدہ کیلئے جھکے تو دو سجدے کئے۔ پھر کھڑے ہوئے اور تین مرتبہ قرأت اور تین رکوع اس مرتبہ بھی کئے اس طریقے پر جس طرح پہلی رکعت میں کئے تھے کہ پہلا رکوع طویل، دوسرا اس سے کم، اور تیسرا اس سے کم، اور رکوع سجدہ کے برابر تھا۔ پھر آپ پیچھے ہٹے اور صفوں کے تمام لوگ پیچھے ہٹنے لگے یہاں تک کہ ہم لوگ عورتوں کی صفوں کے قریب پہنچ گئے۔ پھر حضور آگے بڑھے اور لوگ بھی آپ کے ساتھ آگے بڑھے اور پہلے مقام پر پہنچ گئے۔ پھر آپ نماز سے فارغ ہوئے تو سورج روشن ہو چکا تھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں ہیں یہ کسی کی موت سے گہن نہیں ہوتے۔ جب تم ایسا دیکھو تو اس وقت تک نماز میں مشغول رہو جب تک یہ روشن نہ ہو۔ میں نے آج اس نماز میں ہر وہ چیز دیکھ لی جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔ میرے سامنے دوزخ لائی گئی۔ اور یہ اس وقت جب تم نے مجھے دیکھا کہ میں پیچھے ہٹ رہا ہوں اس خوف سے کہ کہیں اسکی لو مجھے نہ لگ جائے۔ دوزخ اتنی قریب تھی کہ میں نے اس میں آنکڑے والے شخص کو دیکھا کہ وہ اپنی آنتیں کھینٹ رہا تھا۔ وہ شخص دنیا میں حاجیوں کی چوری اس آنکڑے کے ذریعہ کیا کرتا تھا کہ اس میں کوئی کپڑا پھالس لیتا۔ اگر مالک کو پتہ چل جاتا تو کہہ دیتا کہ میرے اس آنکڑے میں پھنس گئی۔ اور اگر غافل رہ جاتا تو وہ چیز لیکر چلتا ہوتا۔ اور میں نے اس دوزخ میں اس عورت کو بھی دیکھا جس نے ایک بلی کو باندھ رکھا تھا۔ نہ اسے کھانا دیا اور نہ اسے چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھا کر اپنا پیٹ بھر لیتی یہاں تک کہ وہ بھوک سے مر گئی۔ پھر جنت میرے سامنے لائی گئی۔ یہ اس وقت ہوا جب تم نے مجھے دیکھا کہ میں آگے بڑھ رہا ہوں۔ یہاں تک کہ میں اپنی جگہ جا کر کھڑا ہو گیا میں نے اپنا ہاتھ پھیلا یا اور

چاہتا تھا کہ اس کے پھل توڑ لوں تاکہ تم انکو دیکھو۔ لیکن مجھے پھر خیال آیا کہ ایسا نہ کروں۔ غرض کہ میں نے ان تمام چیزوں کا مشاہدہ اپنی اس نماز میں کیا جتنا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔ ۱۲م

۹۶۳۔ عن أسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : غسفت الشمس علی عہد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فدخلت علی عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا وھي تصلي فقلت : ما شأن الناس یصلون ، فإشارت برأسھا الی السماء فقلت : آية ، قالت : نعم ، فإطال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم القيام جدا حتی تجلانی الغشی فاخذت قرعة من ماء الی جنبی فجعلت اصب علی رأسی او علی وجهی من الماء ، قالت : فانصرف رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و قد تجلت الشمس ، فخطب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الناس ، فحمدہ اللہ و اتنی علیہ ، ثم قال : أَمَا بَعْدُ ! مَا مِنْ شَيْءٍ لَمْ أَكُنْ رَأَيْتُهُ إِلَّا قَدَرْتُ أَنْتُهُ فِي مَقَامِي هَذَا حَتَّى الْحَمَّةَ وَ النَّارَ ، وَ إِنَّهُ قَدْ أُوجِيَ إِلَيَّ إِنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ قَرِيبًا أَوْ مِثْلَ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ ، لَا أَدْرِي أَى ذَلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ : فَيَوْنِي أَحَدَكُمْ فَيَقَالُ مَا عَلِمَكَ بِهَذَا الرَّجُلِ ؟ فَأَمَّا بِالْمُؤْمِنِ أَوْ الْمُؤْمِنِ ، لَا أَدْرِي أَى ذَلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ ؟ فَيَقُولُ : هُوَ مُحَمَّدٌ ، هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، جَاءَ بِالْبَيِّنَاتِ وَ الْهُدَى ، فَاجْبُنَا وَ اطْعُنَا ثَلَاثَ مَرَارٍ ، فَيَقَالُ لَهُ ، نَمَّ قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّكَ لَتُؤْمِنُ بِهِ فَنَمَّ صَالِحًا ، وَ أَمَّا الْمُنَافِقُ أَوْ الْمُرْتَابُ لَا أَدْرِي أَى ذَلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ ؟ فَيَقُولُ : لَا أَدْرِي سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ شَيْئًا فَقُلْتُ ۔

حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد پاک میں سورج کہن ہوا۔ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس پہنچی تو انکو نماز پڑھتے دیکھا۔ میں نے ان سے کہا، یہ لوگ اس وقت نماز کیوں پڑھ رہے ہیں؟ حضرت عائشہ نے نماز ہی میں سر سے آسمان کی طرف اشارہ کیا۔ میں نے کہا: ایک نشانی ہے۔ انہوں نے اشارہ سے جواب بھی دیا۔ حضور نے اس نماز میں قیام اتنا لمبا کر دیا کہ مجھے غشی آنے لگی۔ لہذا میں نے ایک مشک سے جو میرے پہلو میں تھی پانی ڈالنا شروع کیا اور سر اور چہرے پر ڈالا۔ فرماتی ہیں: پھر حضور نماز سے فارغ ہوئے تو سورج روشن ہو چکا تھا۔ پھر حضور

نے خطبہ دیا۔ اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی۔ پھر اسکے بعد فرمایا: کوئی چیز ایسی نہیں رہی جسکو میں نے نہیں دیکھا تھا مگر میں نے اپنے اسی مقام سے دیکھ لیا یہاں تک کہ جنت اور دوزخ کو بھی۔ اور میری طرف وحی آئی کہ تم لوگ عنقریب قبروں میں آزمائے جاؤ گے یا دجال کے فتنہ کی طرح جانچے جاؤ گے۔ روای کہتے ہیں: یہ خیال نہیں کہ حضرت اسماء نے کیا کہا؟ تو ہر ایک کے پاس ایک شخص آ بیگا اور کہے گا ان مرد کے بارے میں تو کیا کہتا ہے؟ مومن یا مومن (حضرت اسماء نے کیا کہا خیال نہیں) تو یہ کہے گا: یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں جو اللہ تعالیٰ کے پاس سے واضح اور کھلے معجزے لکھ آئے۔ ہم نے فرمانبرداری اور اطاعت کی۔ تین مرتبہ یہ ہی جواب دیا۔ پھر فرشتہ اس سے کہے گا: تو سو جا۔ اور ہم خوب جانتے تھے کہ تو مومن ہے لہذا ابھی طرح سو جا۔ لیکن منافق یا مدبذب حضرت اسماء نے کیا فرمایا خیال نہیں۔ کہیں گے میں نہیں جانتا۔ لوگوں کو کچھ کہتے ہوئے سنتا تھا تو میں بھی کہتا تھا۔ ۱۲م



## ۱۹۔ نماز استسقاء

### (۱) نماز استسقاء

۹۶۴۔ عن أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال : ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم استسقى فاشار بظهر كفيه الى السماء۔ فتاویٰ رضویہ ۵۴۰/۳

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز استسقاء پڑھ کر دعا کی تو اپنے ہاتھوں کی پشت مبارک کے رخ سے آسمان کی طرف اشارہ کیا۔ ۱۲م

۹۶۵۔ عن الإمام محمد الباقر رضي الله تعالى عنه قال : انه صلى الله تعالى عليه وسلم استسقى و حول رادله ليتحول القحط۔ فتاویٰ رضویہ ۵۴۰/۳

حضرت امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز استسقاء کے بعد دعائیں چادر مبارک الٹی تاکہ قحط ختم ہو جائے۔ ۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث ہمارے اصول پر صحیح ہے۔ خادم شرع جانتا ہے کہ صاحب شرع صلوات اللہ و سلامہ علیہ کو باب دعا میں تفاؤل پر بہت نظر ہے۔ اسی لئے استسقاء میں قلب رادہ فرمایا کہ تبدیل حال کی قال ہو۔

امام نووی شرح صحیح مسلم میں فرماتے ہیں:

ائمہ کرام نے فرمایا: کہ چادر الٹنا اس لئے مشروع ہے کہ قحط سے بارش کی طرف، اور تنگی سے خوشحالی کی طرف حالت کو تبدیل کرنے کیلئے نیک قال بن سکے۔

اسی لئے بدخواہی کے بعد جو اسکے دفع شرکی دعا تعلیم فرمائی ساتھ ہی یہ بھی ارشاد ہوا کہ کروٹ بدل لے تاکہ اس حال کے بدل جانے پر قال حسن ہو۔

علامہ منادی تیسیر میں لکھتے ہیں۔

تاکہ اس سے نجات کیلئے نیک قال بن سکے۔ اسی لئے ہنگام دعائے استسقاء پشت دست جانب آسمان رکھے کہ ابر چھانے اور باراں آنے کی قال ہو۔

اسی لئے علماء نے مستحب رکھا کہ جب دفع بلا کیلئے دعا ہو پشت دست سوئے سماء ہو۔ گویا ہاتھوں سے آتش فتنہ کو بجھاتا اور جوش بلا کو دھاتا ہے۔ اسی لئے دعا کے بعد چہرہ پر ہاتھ پھیرنا مسنون ہوا کہ حصول مراد و قبول دعا کی قال ہو۔ گویا دونوں ہاتھ خیر و برکت سے بھر گئے۔ اس نے وہ برکت اعلیٰ و اشرف اعضاء پر الٹ لی کہ اس کے توسط سے سب بدن کو یہ یونچ جائیگی۔

فتاویٰ رضویہ ۳/۵۴۰

## ۲۰۔ سہو

## (۱) نماز میں سہو کا بیان

۹۶۶۔ عن أمير المؤمنين عمر بن الخطاب رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : لَيْسَ عَلَى مَنْ خَلَفَ الْإِمَامَ سَهْوٌ ، فَإِنْ سَهَا الْإِمَامُ فَعَلَيْهِ وَ عَلَى مَنْ خَلَفَهُ۔  
فتاویٰ رضویہ ۶۴۱/۳

حضرت امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مقتدی پر سجدہ سہو نہیں۔ اور امام سے سہو ہو جائے تو امام و مقتدی پر سجدہ سہو واجب ہے۔ ۱۲م

۹۶۷۔ عن عقبه بن عامر رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : لَا يَوْمٌ عَبْدٌ قَوْمًا إِلَّا تَوَلَّى مَا كَانَ عَلَيْهِمْ فِي صَلَاتِهِمْ فَإِنْ حَسَنَ فَلَهُ وَلَهُمْ ، وَإِنْ أَسَاءَ فَعَلَيْهِ وَلَا عَلَيْهِمْ۔  
فتاویٰ رضویہ ۶۴۲/۳

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی آدمی کسی قوم کی امامت نہیں کرتا مگر وہ اس شے کا ذمہ دار ہوتا ہے جو قوم کی نماز میں ہو۔ اگر امام نے اچھا کام کیا تو اسکا ثواب امام و مقتدی دونوں کو ملیگا۔ اور اگر کوئی کوتاہی ہوئی تو امام پر گناہ اور مقتدیوں پر کچھ نہیں۔ ۱۲م

## ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

پہلی حدیث میں مقتدی پر سہو کی نفی فرمائی اور وہ نفی وقوع نہیں لا جرم نفی حکم ہے۔ جیسا کہ اس پر کلمہ ”علی“ دلالت کر رہا ہے۔ تو ثابت ہوا کہ سہو مقتدی کوئی حکم نہیں رکھتا ہے۔  
فتاویٰ رضویہ ۶۴۲/۳

|      |                        |        |   |                        |       |
|------|------------------------|--------|---|------------------------|-------|
| ۹۶۶۔ | تمحيص الحبير لابن حجر، | ۶/۲    | ☆ | ارواء العليل للالباني، | ۱۳۱/۲ |
|      | المسن للشارقطني،       | ۳۷۷/۱  | ☆ |                        |       |
| ۹۶۷۔ | المعجم الكبير لطبراني، | ۳۲۹/۱۷ | ☆ | المسند لاحمد بن حنبل،  | ۱۴۵/۴ |

## (۲) سجدہ سہو کی حکمت

۹۶۸۔ عن أبي سعيد الخدري رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: إِذَا شَكَ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلَا يَذْرُكُكُمْ صَلًى ثَلَاثًا أَوْ أَرْبَعًا، فَلْيَطْرَحِ الشُّكَّ وَ لِيَسْئَلِ عَلَى مَا اسْتَيْقَنَ، ثُمَّ لِيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ، فَإِنْ كَانَ يُصَلِّي خَمْسًا شَفَعَنَ لَهُ صَلَوتُهُ وَإِنْ كَانَ صَلَّى ثَمَانًا لِأَرْبَعِ كَانَتْ تَرْغِيمًا لِلشَّيْطَانِ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کسی کو اپنی نماز میں شک ہو جائے اور یہ علم نہ رہے کہ تین رکعتیں پڑھیں ہے یا چار۔ تو جتنی مشکوک ہیں انکو چھوڑ دے اور جس قدر پر یقین ہے اس پر بنا کرے۔ پھر سلام سے پہلے سجدہ سہو کرے۔ اب اگر واقع میں پانچ رکعتیں ہوئیں تو یہ دونوں سجدے اسکی نماز کا دو گنا نہ پورا کر دیں گے۔ اور اگر واقع میں چار ہی ہوئیں تو یہ دونوں سجدے شیطان کی ذلت و خواری ہوں گے۔  
فتاویٰ رضویہ ۱/۲۶۷

## (۲) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یعنی صورت مذکورہ میں تین ہی رکعتیں سمجھے کہ اس قدر پر یقین ہے۔ اور چوتھی میں شک ہے تو چار نہ سمجھے۔ لہذا ایک رکعت اور پڑھ کر سجدہ سہو کرے۔ تو گویا یہ دونوں سجدے ایک رکعت کے قائم مقام ہو جائیں گے۔  
فتاویٰ رضویہ جدید ۱/۹۲۶

## ۲۱۔ مکروہات

### (۱) مکروہات نماز

۹۶۹۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لَا يُصَلِّينَ أَحَدُكُمْ فِي الثُّوبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى عَاتِقِهِ مِنْهُ شَيْءٌ۔  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: ہرگز تم میں کوئی شخص ایک ہی کپڑا پہن کر نماز نہ پڑھے کہ کندھے پر اس کا کوئی حصہ نہ ہو۔

فتاویٰ رضویہ ۳/۲۸۰

۹۷۰۔ عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن الصلوۃ فی السراويل۔  
حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فقط پانجامہ پہن کر نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

فتاویٰ رضویہ ۳/۲۸۰

۹۷۱۔ عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : أُمِرْتُ أَنْ أَسْحَدَ عَلَى سَبْعَةِ أَغْصَاءٍ وَأَنْ لَا أَكُفَّ شَعْرًا وَلَا نَوْبًا۔

فتاویٰ رضویہ ۳/۲۸۰

|       |   |                        |       |
|-------|---|------------------------|-------|
| ۵۲/۱  | باب اذا صلى في الثوب الواحد،            | الجامع الصحيح للبخاری، | ۹۶۹۔  |
| ۱۹۸/۱ | باب صلوة في ثوب الواحد و صفة لبسه،      | الصحيح لمسلم،          |       |
| ۹۲/۱  | كتاب الصلوة باب جماع اتواب ما يصلى فيه، | السبب لابی داؤد،       |       |
| ۶۱/۲  | ☆ الصحيح لابی عوانة،                    | شرح المسند للبقوی      | ۴۲۲/۲ |
| ۱۹۲/۲ | ☆ العلل المتناهية لابی الحوری،          | تاریخ بغداد للطبری،    | ۱۳۸/۵ |
| ۱۱۳/۱ | باب لا يكف ثوبه في الصلوة،              | الجامع الصحيح للبخاری، | ۹۷۱۔  |
| ۱۹۳/۱ | باب اغصاء السجود و النهی عن كف الشعر،   | الصحيح لمسلم،          |       |
| ۶۳/۱  | باب السجود،                             | المسنن لابی ماجہ       |       |
| ۱۲۵/۱ | باب النهی عن كف الشعر في السجود،        | المسند للنسائی،        |       |
| ۵۰/۱۱ | ☆ المعجم الكبير للطبرانی،               | المسند لاحمد بن حنبل،  | ۲۷۹/۱ |
| ۴۴۲۸  | ☆ جمع الحوامع للسيوطی،                  | تاریخ بغداد للطبری،    | ۸۰/۴  |

حضرت عبداللہ بن عباس رضی تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے سات اعضا پر سجدہ کا حکم ملا اور یہ بھی کہ رکوع اور سجدہ میں جاتے ہوئے بال اور کپڑوں کو نہ روکوں۔ ۱۲م

۹۷۲۔ عن عبد الله بن عباس رضي الله تعالى عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: أُمِرْتُ أَنْ لَا أَكُفَّ الشَّعْرَ وَ الثِّيَابَ ۔

فتاویٰ رضویہ ۳/۲۲۳

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے حکم ملا کہ میں نماز میں بال اور کپڑے نہ سمیٹوں۔ ۱۲م

۹۷۳۔ عن بريدة الأسلمي رضي الله تعالى عنه قال: ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم نهى أن يغطي الرجل في سراويله و ليس عليه رداء۔

حضرت بريدة اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس امر سے منع فرمایا کہ کوئی شخص صرف پانجامہ پہن کر نماز پڑھے اور اس پر چادر نہ ہو۔

فتاویٰ رضویہ ۶۲۶/۱

## (۲) محراب و در میں کھڑے ہونے کی ممانعت

۹۷۴۔ عن قره بن اياس رضي الله تعالى عنه قال: كنا ننهي ان نصف بين السواري على عهد رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ونظر دعنها طردا۔

حضرت قرہ بن ایاس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ہمیں دوستوں لوں کے درمیان صف باندھنے سے منع فرمایا

|                  |   |                         |       |
|------------------|---|-------------------------|-------|
| ۱۱۳/۱            | باب لا يكف ثوبه في الصلوة ،                 | الجامع الصحيح لبيهاري ، | ۹۷۲۔  |
| ۱۹۳/۱            | باب اعطاء المسحود و النهي عن كف الشعر ،     | الصحيح لمسلم ،          |       |
| ۶۳/۱             | باب المسحود ،                               | السنن لابن ماجه ،       |       |
| ۱۸۵/۲ ، ۲۹۹۸ ، ☆ | المصنف لعبد الرزاق ،                        | المسنند لاحمد بن حنبل ، | ۲۷۹/۱ |
| ۹۳/۱             | كتاب الصلوة باب من قال يربه ارا كان صيفان ☆ | السنن لابي داود ،       | ۹۷۳۔  |
|                  | ☆ ۷۹/۳                                      | الدر المختار للسيوطي ،  |       |
| ۷۱/۱             | باب الصلوة بين السواري في الصف ،            | السنن لابن ماجه ،       | ۹۷۴۔  |

جاتا اور وہاں سے دھکے دیکر ہٹائے جاتے تھے۔

۹۷۵۔ عن عبد الحمید بن محمود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : صلینا خلف امیر من الامراء فاضطرنا الناس فصلینا بین الساریتین فلما صلینا قال انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ : کنا نتقی هذا علی عهد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

حضرت عبد الحمید بن محمود تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ہم نے ایک امیر کے پیچھے نماز پڑھی۔ لوگوں نے ہمیں مجبور کیا کہ ہم دوستوں کے درمیان نماز پڑھیں۔ جب ہم پڑھ چکے تو حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہم زمانہ اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں اس سے بچتے تھے۔

۹۷۶۔ عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : لا تصفوا بین الاساطین و اتوا الصفوف۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: ستونوں کے بیچ میں صف نہ باندھو اور نفیس پوری کرو۔

### ﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

در میں نماز ناجائز بتانا زیادت ہے۔ ہاں امام کو مکروہ ہے منفرد کا اس حکم میں شریک کرنا ٹھیک نہیں۔ خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کعبہ معظمہ میں تشریف لے گئے تو دو ستونوں کے درمیان نماز پڑھی۔ کما ثبت فی الصحاح عن ابن عمر عن ہلال رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ اور امام کو در میں کھڑا ہونا بلا کراہت جائز ماننا صحیح نہیں۔ یونہی منفرد کا محراب میں قیام مکروہ جاننا کہ یہاں جو وجوہ کراہت علماء نے لکھے ہیں۔ یعنی شبہ اختلاف مکان امام و جماعت، یا اشتباہ حال امام، یا کعبہ الی کتاب، ان میں سے کوئی وجہ منفرد کیلئے متحقق نہیں۔

فتاویٰ رضویہ ۳/۴۳

۹۷۵۔ الجامع للترمذی و حسنه، باب ما جاء فی کراہیۃ الصف بین السواری، ۳۱/۱

المستدرک للحاکم و صحیحه، ۲۱۰/۱☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۳۱/۳

۹۷۶۔ عمدة القاری للعینی، قبیل باب الصلوۃ الی الراحلة

### (۳) نماز میں قبلہ کی جانب تھوکنا منع ہے

۹۷۷۔ عن عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَلَا يَصْبِقُ قَبْلَ وَجْهِهِ ، فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَبْلَ وَجْهِهِ إِذَا صَلَّى ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کوئی نماز میں ہو تو سامنے کو نہ تھو کے کہ نمازی کے سامنے اللہ عزوجل کا فضل و جلال اور رحمت و عظمت ہوتے ہیں۔

### (۲) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث کے تحت ائمہ دین فرماتے ہیں: نمازی پر واجب ہے کہ <sup>مستطہ</sup> سامنے کھڑے ہونے میں جس بات میں انکی تعظیم جانتا ہے وہی ادب اپنی جانب قبلہ میں ملحوظ رکھے۔ کہ اللہ عزوجل سب سے زیادہ احق تعظیم ہے۔

فتاویٰ رضویہ ۳/۴۲۵

### (۴) نمازی کے سامنے ایسی چیز نہ ہو جس سے دل بٹے

۹۷۸۔ عن عثمان بن طلحة رضي الله تعالى عنه قال : قال لي رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : إِنِّي كُنْتُ رَأَيْتُ قَرْنِي الْكَبْشِ حِينَ دَخَلْتُ الْبَيْتَ ، فَنَسِيتُ أَنْ أَمْرَكَ أَنْ تُعَمِّرَهُمَا فَعَمِّرْهُمَا فَإِنَّهُ لَا يَنْبَغِي أَنْ يَكُونَ فِي الْبَيْتِ شَيْءٌ يَشْغُلُ الْمُصَلِّيَ ، قال سفيان : لم تزل قرنا الكبش في البيت حتى احترق البيت فاحترقا۔

حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: جب میں بیت اللہ شریف میں داخل ہوا تھا تو میں نے منیہ کے دو سینک دیکھے تھے۔ میں انکوڑھا کتنے کا حکم دینا بھول گیا۔ لہذا تم انکوڑھا تک دو۔ کیونکہ نمازی کے سامنے کوئی ایسی چیز نہیں ہونی چاہیے جس سے نمازی کا دھیان بٹے، حضرت سفيان

|       |                                 |                         |       |
|-------|---------------------------------|-------------------------|-------|
| ۵۹/۱  | باب كفارة البراق في المسجد ،    | الجامع الصحيح للبخاري ، | ۹۷۷۔  |
| ۲۰۷/۱ | باب النهي عن البصاق في المسجد ، | الصحيح لمسلم ،          |       |
| ۱۹۴   | ☆ الموطأ لمالك ،                | السنن الكبرى للبيهقي ،  | ۲۹۳/۲ |
| ۳۱۰/۲ | ☆ اتحاف السادة للريدي ،         | شرح السنة للبعوي ،      | ۲۸۴/۲ |
| ۲۷۷/۱ | باب صلوة في الكعبة ،            | المس لا يبي داؤد ،      | ۹۷۸۔  |



حدیث کے راوی کہتے ہیں۔ یہ دونوں سینک بیت اللہ شریف میں موجود رہے اور اس وقت یہ جل گئے جب خانہ کعبہ میں آگ لگی۔ ۱۲م

### (۵) نماز میں آسمان کی طرف منہ اٹھانا ممنوع ہے

۹۷۹۔ عن جابر بن سمرة رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : لَيَسْتَهَيِّنَنَّ أَقْوَامٌ يَرْفَعُونَ أَبْصَارَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ فِي الصَّلَاةِ أَوْ لَا تَرْجِعَ إِلَيْهِمْ۔

حضرت جابر بن سمرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ جو نماز میں آسمان کی طرف نظر اٹھاتے ہیں یا تو وہ اپنی اس حرکت سے باز آئیں ورنہ انکی نگاہ اچک لی جائے گی۔

۹۸۰۔ عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : لَيَسْتَهَيِّنَنَّ أَقْوَامٌ عَنْ رَفْعِهِمْ أَبْصَارَهُمْ عِنْدَ الدُّعَاءِ فِي الصَّلَاةِ إِلَى السَّمَاءِ أَوْ لَيُعْطَفَنَّ أَبْصَارُهُمْ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ لوگ جو نماز میں دعا کے وقت آسمان کی طرف نگاہ اٹھاتے ہیں یا تو وہ اپنی اس حرکت سے باز آئیں ورنہ انکی نگاہ اچک لی جائے گی۔

فتاویٰ رضویہ ۴۷۵/۲

|        |   |                          |
|--------|---|--------------------------|
| ۱۸۱/۱  | باب النہی عن رفع البصر الى السماء                   | ۹۸۰۔ الصحيح لمسلم        |
| ۱۴۲/۱  | باب النہی عن رفع البصر السماء وعند الدعاء في الصلوة | المس للمصنف              |
| ☆      | المس الكبير للهشمي                                  | ۲۲۱/۲                    |
| ۴۷۳/۲  | الحاميع الصغير للسيوطي                              | ☆ ۳۵۸/۲                  |
| ☆      | كثر العمال للمعتقي                                  | ☆ ۳۵۸/۱                  |
| ۶۱۸/۱۱ | ۳۳۰۳  | الترغيب والترهيب للمندري |

## ۲۲۔ عمامہ

## (۱) عمامہ کی فضیلت

۹۸۱۔ عن ركانة رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : فَرَّقَ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُشْرِكِينَ الْعَمَائِمُ عَلَى الْقَلَانِسِ۔

حضرت ركانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم میں اور مشرکوں میں فرق ٹوپیوں پر عمامے ہیں۔

(۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علامہ مناوی نے فرمایا: مسلمان ٹوپیاں پہن کر اوپر سے عمامے باندھتے ہیں۔ خالی ٹوپیاں کافروں کی وضع ہیں۔ تو عمامہ سنت ہے۔

۹۸۲۔ عن علي المرتضى كرم الله تعالى وجهه الكريم قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : الْعَمَائِمُ تَبْحَانُ الْعَرَبَ۔

حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمامے عرب کے تاج ہیں۔

۹۸۳۔ عن أنس بن مالك رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : الْعَمَائِمُ تَبْحَانُ الْعَرَبَ فَإِذَا وَصَعُوا الْعَمَائِمَ وَصَعُوا عِزَّهُمْ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمامے عرب کے تاج ہیں۔ جب وہ عمامے چھوڑ دیں گے تو اپنی عزت اتار دیں گے۔

|       |                         |                                  |
|-------|-------------------------|----------------------------------|
| ۵۶۴/۲ | باب فی العمامہ          | ۹۸۱۔ المسند لابی داؤد            |
| ۱۲۹/۷ | اتحاف السادة للزبيدي    | المستدرک للحاكم                  |
| ۱۱۱/۱ | الحواری للفتاوی للسیوطی | التاریخ الکبیر لطبرسی            |
| ۱۹۷/۴ | التصیر للقرطبی          | المسند لابی یعلی                 |
| ۲۵۳/۳ | اتحاف السادة للزبيدي    | ۹۸۲۔ المسند الفردوس لمبلمی       |
| ۱۹۴/۷ | كشف الحياء للعجلونی     | کنز العمال للمضی، ۴۱۱۳۲، ۳۰۵/۱۵  |
|       |                         | ۹۸۳۔ الجامع الصغير للسيوطی ۱۵۳/۱ |

۹۸۴۔ عن أمير المؤمنين علي كرم الله تعالى وجهه الكريم قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : ائْتُوا الْمَسَاجِدَ حُسْرًا وَ مُقْنِعِينَ فَإِنَّ الْعَمَائِمَ يُبْحَثُ الْمُسْلِمِينَ ۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسجدوں میں حاضر ہو سر پر ہنہ اور عمامے باندھے۔ اس لئے کہ عمامے مسلمانوں کے تاج ہیں۔

۹۸۵۔ عن عبد الله بن عباس رضي الله تعالى عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : اِعْتَمُوا تَرْدًا ذُوًا حُلُمًا ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمامہ باندھو تمہارا علم بڑھے گا۔

۹۸۶۔ عن ركانة رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : الْعِمَامَةُ عَلَى الْقَلَنْسُوءَةِ فَصَلُّ مَا بَيْنَاوَيْنِ الْمُشْرِكِينَ ، يُعْطَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِكُلِّ كُورَةٍ يَدُورُهَا عَلَى رَأْسِهِ نُورًا ۔

حضرت رکانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ٹوپی پر عمامہ ہمارا اور مشرکین کا فرق ہے۔ ہر بیچ کہ مسلمان اپنے سر پر دیگا اس پر روز قیامت ایک نور عطا کیا جائے گا۔

۹۸۷۔ عن اسامة بن عمير رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : اِعْتَمُوا تَرْدًا ذُوًا حُلُمًا وَالْعَمَائِمُ يُبْحَثُ الْعَرَبُ ۔

حضرت اسامہ بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمامہ باندھو تمہارا علم بڑھے گا اور عرب عمامہ باندھنے والوں کو بھونکے گا۔

۹۸۴۔ الكامل لابن عدي ،

۹۸۵۔ المستدرک للحاکم ۱۹۳/۴ ☆ المعجم الكبير للطبرانی ۱۶۲/۱

مجمع الزوائد للهيثمی ۱۱۹/۵ ☆ فتح الباری للصقلانی ۲۷۳/۱۰

اتحاف السادة للريدي ۵۴/۳ ☆ تاریخ بغداد للعطوب ۳۹۴/۱۱

تاریخ دمشق لابن عساکر ۱۷۸/۵ ☆ کتر العمال للمتنی ۳۰۵/۱۰، ۱۱۳۵

۹۸۶۔ کتر العمال للمتنی ۳۰۵/۱۰، ۱۱۳۵ ☆

۹۸۷۔ الكامل لابن عدي ، ☆ شعب الایمان للبيهقي ۱۷۶/۵

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمامہ باندھو قار زیادہ ہوگا، اور عمامے عرب کے تاج ہیں۔

۹۸۸۔ عن عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : أَلْعَمَائِمُ وَقَارُ الْمُؤْمِنِ وَ عِزُّ الْعَرَبِ ، فَإِذَا وَضَعْتَ الْعَرَبُ عَمَائِمَهَا وَضَعَتْ عِزَّهَا۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمامے مسلمان کا وقار اور عرب کی عزت ہیں۔ تو جب عرب عمامے اتار دیں اپنی عزت اتار دیں گے۔

۹۸۹۔ عن ركانة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لَا تَزَالُ أُمَّتِي عَلَى الْفِطْرَةِ مَا لَبِسُوا الْعَمَائِمَ عَلَى الْقَلَانِسِ۔

حضرت رکانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت ہمیشہ دین حق پر رہے گی جب تک وہ ٹوپیوں پر عمامے باندھیں۔

۹۹۰۔ عن امیر المؤمنین علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : إِنْ اللَّهُ تَعَالَى أَمَدَنِي يَوْمَ بُدْرٍ وَ حُنَيْنٍ بِمَلَائِكَةٍ يَغْتَمُونَ بِهَذِهِ الْعِمَامَةِ وَ قَالَ : إِنْ الْعِمَامَةَ حَاجَزَةُ الْكُفْرِ وَالْإِيمَانِ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ عزوجل نے بدر و حنین کے دن ایسے ملائکہ سے میری مدد فرمائی جو اس طرز کا عمامہ باندھتے ہیں۔ بیشک عمامہ کفر و ایمان میں فارق ہے۔

۹۹۱۔ عن عبد الاعلیٰ بن عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان رسول اللہ دعا علی بن ابی طالب فعممه و ارخى عذبة العمامة عن خلفه ثم قال : هَكَذَا فَاعْتَمُوا : فَإِنَّ الْعِمَامَةَ سِيمَاءُ الْإِسْلَامِ ، وَهِيَ حَاجَزَةٌ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ وَ الْمُشْرِكِينَ۔

حضرت عبد اللہ بن عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ نے حضرت مولیٰ

۹۸۸۔ المسند الفردوس ، ☆ ۸۸/۳

۹۸۹۔ المسند الفردوس للہیلمی، ☆ ۹۳/۵

۹۹۰۔ السنن الکبریٰ للبیہقی، ☆ ۱۴/۱۰

۹۹۱۔ کنز العمال للمفتی، ۴۱۹۱۱، ☆ ۴۸۳/۱۵

صلیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو بلایا اور ان کے سر پر عمامہ باندھا کہ عمامہ کا ایک سرا پیچھے چھوڑ دیا اور ارشاد فرمایا: اس طرح عمامے باندھو کہ عمامہ اسلام کی نشانی ہے اور یہ مسلمانوں اور مشرکوں میں فارق ہے۔

۹۹۲۔ عن أمير المؤمنين علي المرتضى كرم الله تعالى وجهه الكرم قال : ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم عممه بيده فذنب العمامة من و رائه ومن بين يديه ، ثم قال له النبي صلى الله تعالى عليه وسلم : اذْبِرْ فَأَذْبِرْ ، ثم قال له : اُقْبِلْ فَأُقْبِلْ ، واقبل على اصحابه فقال : هَكَذَا تَكُونُ يَمَانُ الْمَلَائِكَةِ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے دست اقدس سے میرے عمامہ باندھا اور آٹھ سائے شملہ چھوڑا۔ پھر فرمایا: پیچھے گھومو تو وہ پیچھے گھومے۔ پھر فرمایا: سامنے مڑو تو وہ سامنے مڑے۔ حضور نے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا: فرشتوں کے تاج ایسے ہی ہوتے ہیں۔

۹۹۳۔ عن خالد بن معدان رضي الله تعالى عنه مرسلا قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَكْرَمَ هَذِهِ الْاُمَّةِ بِالْعَصَائِبِ۔

حضرت خالد بن معدان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسل روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ عزوجل نے اس امت کو عصاؤں سے مکرم فرمایا۔

۹۹۴۔ عن خالد بن معدان رضي الله تعالى عنه مرسلا قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : اِعْتَمُوا خَالِقُوا عَلَى الْاَمَمِ قَبْلَكُمْ۔

حضرت خالد بن معدان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسل روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمامے باندھو، اگلی امتوں یعنی یہود و نصاریٰ کی مخالفت کرو کہ وہ عمامہ نہیں باندھتے۔

۹۹۵۔ عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : **اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَ مَلَائِکَتَهُ یُصَلُّوْنَ عَلٰی اَصْحَابِ الْعَمَائِمِ یَوْمَ الْحُجَّةِ**۔  
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ عزوجل اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں جمعہ کے روز عمامہ والوں پر۔

### (۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

فضل صلاۃ بالعمامہ میں جو احادیث مروی ہیں وہ اگرچہ ضعاف ہیں مگر دربارہ فضائل ضعاف مقبول۔ اس حدیث کو حافظ عراقی۔ حافظ عسقلانی اور امام رافعی نے ضعیف قرار دیا ہے۔ امام سیوطی نے اس حدیث کو جامع صغیر میں ذکر کیا جب کہ اس کتاب میں التزام رکھا ہے کہ کوئی موضوع حدیث ذکر نہیں۔  
فتاویٰ رضویہ ۳/۷۳

۹۹۶۔ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : **الصَّلَاةُ فِي الْعِمَامَةِ تُعَدُّ بِعَشْرِ اَلْفٍ حَسَنَةٍ**۔  
حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمامہ کے ساتھ نماز دس ہزار نیکی کے برابر ہے۔

۹۹۷۔ عن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : **الْعَمَائِمُ يَبْحَثُ الْعَرَبُ ، فَاَعْتَمُوا قَزَا ذُوَا حُلَمًا ، وَ مَنْ اعْتَمَ فَلَهُ بِكُلِّ كَوْرٍ حَسَنَةٍ ، فَاِذَا خَطَّ فَلَهُ بِكُلِّ خَطَّةٍ خَطٌّ عَطِيئَةٌ**۔

حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمامے عرب کے تاج ہیں۔ تو عمامہ باندھو تمہارا وقار بڑھے گا۔ اور جو عمامہ باندھے اس کے لئے ہر چھ پر ایک نیکی ہے، اور جب (بلا ضرورت یا ترک کے قصد پر اتارے تو ہر اتارنے پر ایک خطا ہے۔ یا جب (بضرورت بلا قصد ترک بلکہ بارادۂ معاودت اتارے تو ہر چھ اتارنے پر ایک گناہ اترے۔

## (۲) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ دونوں معنی جو توسین میں لکھے گئے ہیں محمل ہیں واللہ تعالیٰ اعلم۔ اس حدیث میں شدید قسم کا ضعف ہے۔ کیونکہ اس کے تین راوی متروک و متہم ہیں۔ عمرو بن حصین انہوں نے ابوطالب سے اور انہوں نے ثور سے روایت کیا۔  
فتاویٰ رضویہ ۳/۳۷

## (۲) عمامہ کی فضیلت نماز میں

۹۹۸۔ عن عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما قال : سمعت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يقول : صَلَوةٌ تَطْلُوعُ أَوْ فَرِيضَةٌ بِعِمَامَةٍ تُعَدِّلُ خَمْسًا وَعِشْرِينَ صَلَاةً بِلَا عِمَامَةٍ، وَ جُمُعَةٌ بِعِمَامَةٍ تُعَدِّلُ سَبْعِينَ جُمُعَةً بِلَا عِمَامَةٍ۔  
حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ایک نماز نفل ہو یا فرض عمامہ کے ساتھ پچیس نماز بے عمامہ کے برابر ہے۔ اور ایک جمعہ عمامہ کے ساتھ ستر جمعہ بے عمامہ کے ہمسر ہے

## (۳) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث کی سند میں کوئی کذاب ہے، نہ وضاع، نہ متہم بالکذب، نیز اس میں کوئی خلاف شرع معنی بھی نہیں اور نہ ایسے معنی جسکو عقل محال جانے۔ پھر یہ کہ امام سیوطی نے اسکو جامع صغیر میں نقل فرمایا۔  
فتاویٰ رضویہ ۳/۳۷

۹۹۹۔ عن سالم رضي الله تعالى عنه قال : دخلت على ابي عبد الله بن عمر بن الخطاب رضي الله تعالى عنهما و هو يتعمم ، فلما فرغ التفت فقال : اتحب العمامة ، قلت: بلى ، قال : احبها تكرم ، و لا يراك الشيطان الاولى ، سمعت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يقول : صَلَوةٌ تَطْلُوعُ أَوْ فَرِيضَةٌ بِعِمَامَةٍ تُعَدِّلُ خَمْسًا وَعِشْرِينَ صَلَاةً بِلَا عِمَامَةٍ، وَ جُمُعَةٌ بِعِمَامَةٍ تُعَدِّلُ سَبْعِينَ جُمُعَةً بِلَا عِمَامَةٍ، اى بنى ! اعظم ، فان الملائكة يشهدون يوم الجمعة معتمين فيسلمون على اهل العمام حتى تغيب الشمس۔

حضرت سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں اپنے والد ماجد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حضور حاضر ہوا اور وہ عمامہ باندھ رہے تھے۔ جب باندھ چکے تو میری طرف التفات کر کے فرمایا: تم عمامہ کو دوست رکھتے ہو؟ میں نے عرض کی: کیوں نہیں۔ فرمایا: اسے دوست رکھو عزت پاؤ گے، اور جب شیطان تمہیں دیکھیر گا تم سے پیٹھ پھیر لیگا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: عمامہ کے ساتھ ایک نماز نفل خواہ فرض بے عمامہ کی پچیس نمازوں کے برابر ہے اور عمامہ کے ساتھ ایک جمعہ بے عمامہ کے ستر تحفوں کے برابر ہے۔ پھر فرمایا: اے فرزند! عمامہ باندھنا کر۔ فرشتے جمعہ کے دن عمامہ باندھ کر آتے ہیں اور سورج ڈوبنے تک عمامہ والوں پر سلام بھیجتے رہتے ہیں۔

### (۴) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حق یہ ہے کہ حدیث موضوع نہیں۔ اسکی سند میں نہ کوئی وضاع ہے، نہ متهم بالوضع، نہ کوئی کذاب ہے، نہ کوئی متهم بالكذب، لا جرم اسے امام جلیل خاتم الحفاظ جلال المسلس والدین سیوطی نے جامع صغیر میں ذکر فرمایا۔ جس کے خطبہ میں فرماتے ہیں۔

میں نے اس کتاب میں پوست چھوڑ کر خالص مغز لیا ہے اور ایسی حدیث سے بچایا ہے جسے تھا کسی وضاع یا کذاب نے روایت کیا۔ اس حدیث کی بابت علامہ حافظ ابن حجر عسقلانی نے لسان المیزان میں فرمایا کہ حدیث منکر بلکہ موضوع ہے۔ وجہ یہ بتائی کہ اس حدیث کے رواۃ میں عباس بن کثیر، ابو بشر بن سیار، محمد بن مہدی مروزی اور مہدی بن میمون مجہول ہیں۔

اقول: اللہ تعالیٰ حافظ ابن حجر پر رحم فرمائے۔ انہوں نے اس حدیث کو موضوع کیسے قرار دیا۔ جبکہ اس روایت میں نہ کوئی ایسی چیز ہے جسے عقل و شرع محال جانے اور نہ ہی اسکی سند میں کوئی وضاع، کذاب اور متهم ہے۔ محض راوی کے مجہول ہونے سے اس حدیث کو چھوڑنے کا فیصلہ نہیں کیا جاسکتا کہ فضائل میں قابل استدلال ہی نہ رہے۔ موضوع کہنا تو بہت بڑی بات ہے۔ اس طرح کی روایات کے بارے میں خود حافظ ابن حجر عسقلانی نے القول المسدود میں بحث کی ہے۔

حافظ ابوالفرج ابن الجوزی نے اس حدیث کو موضوع قرار دیا کہ۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے عشاء کے بعد شعر کا



ایک بیت پڑھا اسکی اس رات کی نماز قبول نہ ہوگی۔ وجہ یہ بتائی کہ اس حدیث کی سند میں راوی قزحہ بن سوید کے بارے میں امام احمد نے کہا: یہ مضطرب الحدیث ہے۔ ابن حبان نے کہا: یہ کثیر الخطا اور فاحش الوہم ہے۔ آخر میں ابن جوزی نے کہا: جب اسکی روایت میں علین اس قدر کثیر ہو گئیں تو اسکی روایت سے استدلال ساقط ہو گیا۔

اس پر علامہ حافظ ابن حجر نے فرمایا: یہاں پر کوئی ایسی چیز نہیں جو اس حدیث کے موضوع ہونے کا فیصلہ کرتی ہو۔

نیز ابن جوزی نے موضوعات میں یہ حدیث بھی ذکر کی کہ:

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عسقلان ان خوش نصیب شہروں میں سے ایک ہے جن سے روز قیامت ستر ہزار ایسے افراد اٹھائے جائیں گے جنکا حساب نہیں ہوگا۔ اور اس میں پچاس ہزار شہداء اٹھائے جائیں گے جو قند کی صورت میں صف بستہ اپنے رب کے حضور حاضر ہوں گے حالانکہ ان کے سر کٹے ہوئے ہاتھوں میں ہوں گے اور انکی اس رگ سے خون بہہ رہا ہوگا جو بوقت ذبح کاٹی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کریں گے: اے ہمارے رب! ہمیں وہ چیز عطا فرما جسکا تو نے اپنے رسولوں کے ذریعہ ہم سے وعدہ فرمایا ہے۔ ہمیں روز قیامت ذلت سے محفوظ فرما۔ بلاشبہ تو وعدہ کا خلاف نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: میرے بندوں نے سچ کہا۔ ان کو سفید نہر میں غسل دو۔ تو وہ اس نہر سے صاف شفاف اور چمکدار ہو کر نکلیں گے اور جنت [میں حسب خواہش چلے جائیں گے اور وہاں کی نعمتوں سے مستفید ہوں گے۔

اور ابن جوزی نے اس کے موضوع ہونے کی وجہ یہ بتائی کہ اس کی تمام سندوں کا مرکز ابو عقال ہے جسکا نام ہلال بن زید بن یسار ہے۔ ابن حبان نے کہا: یہ حضرت انس سے ایسی روایات موضوعہ نقل کرتا ہے جو حضرت انس نے بالکل بیان نہیں کیں۔ امام ذہبی نے میزان میں کہا: یہ باطل ہے۔

اس پر علامہ حافظ ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: یہ روایات فضائل اعمال سے متعلق ہیں۔ اس میں اللہ کی راہ میں جہاد کی ترغیب اور شوق دلایا گیا ہے۔ اس میں ایسی کوئی بات نہیں جسے عقل و شرع محال قرار دیتی ہو۔ لہذا محض اس لئے اسے باطل قرار دینا کہ اس کا راوی ابو عقال

ہے قابل حجت نہیں۔ اور امام احمد احادیث احکام میں تو نہیں البتہ احادیث فضائل میں تسامح سے کام لیتے ہیں۔ ان کا یہ طریقہ معروف و مشہور ہے۔

اب امام احمد رضا قدس سرہ کا فیصلہ سنئے۔ فرماتے ہیں:

یہ بات میری سمجھ سے باہر ہے کہ یہ ہی طریقہ علامہ ابن حجر نے عمامہ والی حدیث میں کیوں نہیں اختیار فرمایا حالانکہ یہ حدیث بھی فضائل اعمال سے متعلق ہے۔ اور اس سے بارگاہ الہی کے ادب پر شوق دلایا گیا ہے۔ اس میں بھی کوئی ایسی بات نہیں جسے شرع و عقل محال قرار دیتی ہو۔ بلکہ اس میں کوئی راوی بھی ایسا نہیں جسے ابو عقال کی طرح موضوعات کا راوی قرار دیا گیا ہو۔ تو اس روایت پر بطلان بلکہ موضوع ہونے کا حکم محض اس بنا پر کہ بعض روایات کا ایسے راویوں سے ہونا جن کو حافظ ابن حجر نہیں جانتے یا فلاں فلاں نے ان کو ذکر نہیں کیا کیسے درست ہو سکتا ہے۔

علاوہ ازیں میرے نزدیک ابن التمار کے بعض رواۃ میں سے مہدی بن میمون کے بارے میں وہم ہے یہاں راوی میمون ابن مہران ہیں، سند اس طرح ہے۔

ابو نعیم کے نزدیک عیسیٰ بن یونس، اور دیلمی کے نزدیک سفیان بن زیاد دونوں نے عباس سے انہوں نے یزید سے انہوں نے میمون ابن مہران سے روایت کیا ہے۔ اور میمون سے مراد ابو ایوب جزری الرقی ہیں جو نہایت ثقہ اور فقیہ ہیں۔ مسلم اور چاروں سنن کے رجال سے ہیں جیسا کہ حافظ نے خود تقریب میں کہا۔

یہ ہی وجہ ہے کہ خاتم الحفاظ علامہ سیوطی نے اس روایت کو جامع صغیر میں نقل فرمایا: جس میں انہوں نے وعدہ کیا کہ کوئی موضوع حدیث بیان نہیں کروں گا۔

اور علامہ ابن حجر کے شاگرد خاص امام سخاوی کا اس عمامہ والی حدیث ابن عمر کو موضوع کہنا صرف اپنے استاذ کے قول کی بنا پر ہے۔ کیونکہ انہوں نے موضوع ہونے کی کوئی علیحدہ سے وجہ نہیں بیان فرمائی۔ اور حدیث انس میں صرف ابان راوی متروک ہیں۔ اور ایک راوی کا متروک ہونا حدیث کے موضوع ہونے کا فیصلہ نہیں دے سکتا۔ یہ تفصیلی گفتگو ہم نے ”الہاد الکاف فی حکم الضعاف“ میں کی ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۰۰۰۔ عن جابر عبد الله الانصاري رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : رَكْعَتَانِ بِعِمَامَةٍ خَيْرٌ مِّنْ سَبْعِينَ رَكْعَةً بِأَعِمَامَةٍ۔  
حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمامہ کے ساتھ دو رکعتیں بے عمامہ کی ستر رکعتوں سے افضل ہیں۔  
فتاویٰ رضویہ ۷۸/۳

## ۲۳۔ قضائے قوائت

### (۱) قضا نماز کا بیان

۱۰۰۱۔ عن أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : مَنْ نَسِيَ صَلَوةً فَلْيَصِلْهَا إِذَا ذَكَرَهَا ، لَا كَفَّارَةَ لَهَا إِلَّا ذَلِكَ۔  
حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : جو نماز بھول گیا وہ یاد آنے پر ادا کرے۔ اس نماز کا کفارہ سوائے اسکے کچھ نہیں۔

۱۰۰۲۔ عن أبي قتادة رضي الله تعالى عنه قال : عطينا رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فقال : إِنَّكُمْ تَسِيرُونَ عَشِيَّتَكُمْ وَ لَيْلَتَكُمْ وَ تَأْتُونَ الْمَاءَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ غَدًا ، فَأَبْطَلِ النَّاسَ لَا يَلْوِي أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ بِأَبُو قَتَادَةَ فِيهِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيرُ حَتَّى ابْهَارَ الْبَلِّ وَ أَنَا إِلَى جَنْبِهِ ، قَالَ : فَنَعَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَالَ عَنْ رَاحِلَتِهِ فَاتَيْتَهُ فِدَعَمَتَهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ أَوْقَفْتَهُ حَتَّى اعْتَدَلَ عَلَى رَاحِلَتِهِ قَالَ : ثُمَّ سَارَ حَتَّى تَهْوَرَ اللَّيْلُ مَالَ عَنْ رَاحِلَتِهِ قَالَ : فِدَعَمَتَهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ أَوْقَفْتَهُ حَتَّى اعْتَدَلَ عَلَى رَاحِلَتِهِ قَالَ : ثُمَّ سَارَ حَتَّى إِذَا كَانَ مِنْ آخِرِ السَّحَرِ مَالَ مِيلَةٍ هِيَ أَشَدُّ مِنَ الْمِيلَتَيْنِ الْأُولَيْنِ حَتَّى كَادَ يَنْحَطِلُ فَاتَيْتَهُ فِدَعَمَتَهُ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ : مَنْ هَذَا ؟ قُلْتُ : أَبُو قَتَادَةَ ، قَالَ : مَتَى كُنَّا هَذَا مَسِيرُكَ مِنِّي ، قُلْتُ : مَا زِلْنَا هَذَا مَسِيرِي مِنْذُ اللَّيْلَةِ قَالَ : حَفِظَكَ اللَّهُ بِمَا حَفِظْتَ بِهِ نَبِيَّهِ ، ثُمَّ قَالَ : هَلْ تَرَانَا نَحْفِظُ عَلَى النَّاسِ ، ثُمَّ قَالَ : هَلْ تَرَى مِنْ أَحَدٍ ؟ قُلْتُ هَذَا رَاكِبٌ ، ثُمَّ قُلْتُ : هَذَا رَاكِبٌ آخَرُ حَتَّى اجْتَمَعْنَا فَكُنَّا سَبْعَةَ رُكَبٍ ، قَالَ فَمَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الطَّرِيقِ فَوَضَعَ ثُمَّ قَالَ : احْفَظُوا عَلَيْنَا صَلَوَاتَنَا فَكَانَ أَوَّلُ مَنْ اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالشَّمْسُ فِي ظَهْرِهِ قَالَ : فَقَمْنَا فَرَعَيْنِ ثُمَّ قَالَ : ارْكَبُوا فَرَكِبْنَا فَصَرْنَا حَتَّى إِذَا ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ نَزَلَ ، ثُمَّ دَعَا بِحِصَاةٍ كَانَتْ

معنی فیہا شیء من ماء قال : فتوضاً نہا وضوء اذون وضوء قال : و بقى فیہا شیء من ماء ثم قال لا یبى قتادة : احفظ علیہا میضاً تک فسیکون لہا نبأ ، ثم اذن بلال بالصلوة ، فصلى رسول الله صلى الله تعالىٰ علیہ وسلم رکعتین ثم صلى الغداة فصنع کما کان یصنع کل يوم ، قال : و ركب رسول الله صلى الله تعالىٰ علیہ وسلم و ركبنا معہ ، قال : فجعل بعضنا یهمس الی بعض ، ما کفارة ما صنعنا تبغیرطبا فی صلوتنا ثم قال : أما لکم فی أسوۃ ؟ ثم قال : أما إنه لیس فی النّوم تفریط ، إنما التفریط علی من لم یصل الصلوة حتی یجئ وقت الصلوة الأخری فمن فعل ذلک فیسئلہا حیث ینتبه لہا ، فإذا کان العد فلیصلہا عند وقتہا، ثم قال : ماتروں الناس صنعوا، قال : ثم قال : اصبح الناس فقلوا نبیہم فقال ابو بکر و عمر رسول الله صلى الله تعالىٰ علیہ وسلم بعد کم لم یکن یختلفکم و قال الناس : ان رسول الله صلى الله تعالىٰ علیہ وسلم بین یدیہم فان یطوعوا ابا بکر و عمر یرشدوا ، قال : فانتہی الی الناس حین امتد النہار و حما کل شیء و ہم یقولون : یا رسول الله ! ہلکنا عطشنا بمقال : لا ہلک علیکم ، ثم قال : اطلقوا لی عمری ، قال : و دعا بالمیضۃ فجعل رسول الله صلى الله تعالىٰ علیہ وسلم یصب ابو قتادۃ یسقیہم فلم یعد ان رأى الناس ما فی المیضۃ تکابوا علیہا ، فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ علیہ وسلم : أحسنوا العلاء کلکم مبرور ، قال ففعلوا فجعل رسول الله صلى الله تعالىٰ علیہ وسلم یصب أسقیہم حتی ما بقى غیر و غیر رسول الله صلى الله تعالىٰ علیہ وسلم قال : ثم صب رسول الله صلى الله تعالىٰ علیہ وسلم فقال : لی : اشرب ! فقلت : لا اشرب حتی تشرب یا رسول الله ! قال : ان ساقی القوم اخری ہم شرہا ، قال : فشربت و شرب رسول الله صلى الله تعالىٰ علیہ وسلم ، قال : فاتی الناس الماء حامین رواء۔

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا تو فرمایا : تم آج زوال کے بعد اور ساری رات چلتے رہو گے یہاں تک کہ انشاء اللہ تعالیٰ کل صبح پانی کے مقام پر پہنچو گے۔ لہذا لوگوں نے اس طرح سفر کیا کہ کوئی کسی کی طرف متوجہ نہ ہوتا تھا۔ حضرت ابو قتادہ فرماتے ہیں : حضور نے بھی لگاتار سفر فرمایا یہاں تک کہ آدمی رات ہو گئی۔ میں آپ کے پہلو میں تھا۔ میں نے دیکھا کہ حضور کو غنودگی نے آلیا اور سواری سے ایک جانب جھکنے لگے۔ میں نے بڑھ کر سہارا دیا لیکن میں نے حضور کو بیدار نہیں کیا

۔ پھر حضور سنبھل کر سواری پر تشریف فرما ہوئے یہاں تک کہ کافی رات گزر گئی تو پھر آپ سواری سے ایک جانب جھکنے لگے اس مرتبہ بھی میں نے سہارا دیا لیکن آپ کو اس بار بھی نہیں جگایا اور آپ سواری پر سیدھے ہو گئے۔ پھر چلتے رہے یہاں تک کہ سحر کا وقت آخر ہو گیا۔ پھر اس بار پہلی دونوں مرتبہ کے مقابلے میں زیادہ جھک گئے یہاں تک کہ سواری سے نیچے آنے کے قریب تھے کہ میں نے بڑھ کر روک دیا۔ آپ نے سراٹھا کر فرمایا: کون ہے؟ میں نے عرض کیا: ابو قتادہ، فرمایا: کب سے ہمارے ساتھ چل رہے ہو؟ میں نے عرض کیا: میں برابر حضور کی خدمت میں ہوں۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت فرمائے جیسے تم نے اسکے نبی کی حفاظت کی۔ پھر فرمایا: تم دیکھ رہے ہو کہ ہم لوگوں کی نگاہوں سے پوشیدہ ہیں۔ پھر فرمایا: کیا تم کسی کو دیکھ رہے ہو۔ میں نے عرض کیا: ہاں یہ ایک سوار ہے۔ پھر میں نے کہا: یہ ایک اور سوار ہے۔ یہاں تک کہ ہم سات سوار جمع ہو گئے۔ پھر آپ راستہ سے الگ ہو کر ایک جگہ آرام فرمانے کی غرض سے زمین پر لیٹ گئے اور فرمایا: تم لوگ ہماری نماز کا خیال رکھنا۔ پھر سب لوگوں کی آنکھ لگ گئی اور سب سے پہلے بیدار ہونے والے خود حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھے۔ دھوپ اوپر آگئی تھی۔ ہم لوگ گھبرا کر بیدار ہوئے۔ فرمایا: سوار ہو جاؤ اور پھر سب چلنے لگے۔ یہاں تک کہ جب دھوپ خوب اوپر آگئی تو سواری سے اترے۔ وضو کا لوٹا منگوایا جو میرے پاس تھا۔ اس میں تھوڑا پانی تھا۔ آپ نے خفیف وضو فرمایا کہ پانی اس میں سے بھی کچھ نچ گیا۔ پھر فرمایا: اس پانی کو باقی رکھنا اس سے ایک عجیب چیز کا ظہور ہوگا۔ حضرت بلال نے اذان پڑھی اور حضور نے دو رکعت نماز ادا کی۔ پھر دو فرض حسب معمول جماعت سے ادا فرمائے۔ پھر ہم سب سوار ہو کر چلنے لگے اور آپس میں گفتگو کرتے جاتے تھے کہ ہمارے اس قصور یعنی نماز کے قضا ہو جانے کی کیا تلافی ہوگی۔ اس پر حضور نے فرمایا: کیا میری سیرت طیبہ میں تمہارے لئے نمونہ عمل نہیں۔ سنو! سوتے رہ جانے میں نماز قضا ہو جانا قصور نہیں۔ قصور تو یہ ہے کہ تم بیداری میں نماز نہ پڑھو یہاں تک کہ نماز کا وقت گزر جائے اور دوسرا وقت آئے۔ یاد رکھو۔ جب کبھی ایسا اتفاق ہو تو بیدار ہو کر نماز پڑھ لیا کرنا۔ پھر فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ باقی لوگوں نے جو ہم سے جدا ہو گئے ہیں کیا کہا ہوگا۔ سنو، جب لوگوں نے صبح کی تو اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نہ پایا۔ صدیق اکبر اور قاروق اعظم نے کہا: حضور تمہارے پیچھے ہو گئے۔ آپ تمہیں پیچھے چھوڑ کر نہیں جائیں گے۔ بعض نے کہا:

حضور تم سے آگے ہیں۔ لیکن وہ لوگ ابو بکر و عمر کی بات مان لیتے تو سیدھی راہ پاتے۔ خلاصہ کلام یہ کہ ہماری ان حضرات سے ملاقات ٹھیک دو پہر کی وقت ہوئی جب دھوپ خوب خیز ہو گئی تھی، لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم تو اب پیاس کی وجہ سے قریب المرگ ہیں۔ آپ نے فرمایا: فکر نہ کرو ہمارا چھوٹا پیالہ لاؤ۔ پھر آپ نے وہ لوٹا منگوایا جس میں کچھ پانی محفوظ تھا۔ وہ پانی اس کٹورے میں اٹھایا گیا اور حضرت ابو قتادہ لوگوں کو پانی پلانے لگے۔ لوگوں نے دیکھا کہ پانی تو ایک پیالہ ہے۔ یہ دیکھ کر صحابہ کرام ہجوم کی صورت میں جھک گئے۔ آپ نے فرمایا: اطمینان سے رہو۔ تم سب لوگ سیراب ہو جاؤ گے۔ یہ سن کر سب اطمینان سے پانی لینے لگے۔ حضور پانی ڈالتے اور میں پلاتا جاتا یہاں تک کہ کوئی باقی نہ رہا۔ صرف میں اور حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باقی تھے۔ حضور نے مجھ سے فرمایا پیو، میں نے عرض کیا: حضور جب تک نوش نہیں فرمائیں گے میں ہرگز نہیں پیونگا۔ حضور نے فرمایا: ساقی بعد میں پیتا ہے۔ لہذا میں نے تعمیل حکم میں پی لیا۔ اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھی نوش فرمایا۔ پھر لوگ آسودہ حالت میں پانی کے مقام پر پہنچے۔ ۱۲م

۱۰۰۳۔ عن أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : إِذَا رَقَدَ أَحَدُكُمْ عَنِ الصَّلَاةِ أَوْ غَفَلَ عَنْهَا فَلْيَصِلْهَا إِذَا ذَكَرَهَا ، فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : أَقِمِ الصَّلَاةَ لِيُذَكِّرَنِي۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز کے وقت سوتا رہ جائے یا غفلت ہو جائے تو جب یاد آئے اسکو ادا کرے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ نماز میری یاد کیلئے قائم کرو۔ ۱۲م

۱۰۰۴۔ عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : مَنْ نَسِيَ صَلَاةً فَوَقْتُهَا إِذَا ذَكَرَهَا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص نماز کو بھول جائے اور اس کا وقت گزر جائے تو اسے اس کو پڑھنا چاہیے۔

وسلم نے ارشاد فرمایا: جو نماز بھول جائے تو اس کا وقت وہ ہے جب اسے یاد آئے۔ ۱۲م

۱۰۰۵۔ عن زید بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : إِذَا رَقَدَ أَحَدُكُمْ عَنِ الصَّلَاةِ أَوْ نَسِيَهَا ثُمَّ فَرَغَ إِلَيْهَا فَلْيُصَلِّهَا كَمَا كَانَ يُصَلِّيهَا لَوَقْتِهَا ۔

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز سے سو جائے یا بھول جائے پھر اس کو نماز کے قضاء ہو جانے کا افسوس ہو تو اسکی تلاقی یہ ہے کہ اسکو اسی طرح ادا کرے جس طرح اسکے وقت میں ادا کرتا ہے۔ ۱۲م

۱۰۰۶۔ عن ميمونة بنت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہا انہا قالت : افشا یا رسول اللہ عن رجل نسی الصلوة حتى طلعت الشمس او غربت ما كفارتها ؟ قال : إِذَا ذَكَرَهَا فَلْيُصَلِّهَا وَلْيُحْسِنْ صَلَاتَهُ وَلْيَتَوَضَّأْ وَلْيُحْسِنْ وُضُوْءَهُ فَذَلِكَ كَفَّارَتُهُ ۔

حضرت میمونہ بنت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس شخص کے بارے میں فرمائیں جو نماز بھول گیا یہاں تک کہ سورج طلوع ہو گیا یا غروب ہو گیا۔ تو اسکی اس قضا کا کفارہ کیا ہے۔ فرمایا: جب یاد آئے تو خوب اچھی طرح خشوع و خضوع کے ساتھ نماز پڑھے اور اچھی طرح وضو کرے یہی اسکا کفارہ ہے۔ ۱۲م

۱۰۰۷۔ عن أنس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ نَسِيَ صَلَاةً أَوْ نَامَ عَنْهَا فَكَفَّارَتُهَا أَنْ يُصَلِّيَهَا إِذَا ذَكَرَهَا ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو نماز بھول جائے یا سو جائے تو اسکا کفارہ یہ ہے کہ یاد آنے پر پڑھے

۱۰۰۸۔ عن أبي قتادة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ



علیہ وسلم : لَیْسَ فِی النَّوْمِ تَقْرِیْطٌ، إِنَّمَا التَّقْرِیْطُ فِی الْبِقْظَةِ، فَإِذَا نَسِیَ أَحَدُكُمْ صَلَوةً أَوْ نَامَ عَنْهَا فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا ۔

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نیند میں نماز قضا ہو جائے تو اس میں قصور نہیں۔ ہاں قصور تو بیداری میں بلا عذر نماز قضا کر دینا ہے۔ تو جب کوئی نماز پڑھنا بھول جائے یا سو جائے اسکو یاد آنے پر نماز پڑھنا لازم ہے۔ ۱۲م

## ۲۴۔ فضائل درود

### (۱) فضائل درود شریف

۱۰۰۹۔ عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من صلی علی صلی اللہ علیہ عشر صلوات وحط عنه عشر خطیئات۔  
فتاویٰ رضویہ ۳۳/۹

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور دس گناہ محو فرمادیتا ہے۔ ۱۲م

### (۲) کثرت درود کی فضیلت

۱۰۱۰۔ عن ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا ذهب ریح الیال قال : یا ایہا الناس ! اذکروا نعمۃ اللہ ، یا ایہا الناس ! اذکروا جاء ت الراحفۃ تتبعھا الرادفۃ ، جاء الموت بما فیہ ، فقال ابی بن کعب : یا رسول اللہ ! انی اکثر الصلوۃ علیک فکم اجعل لک من صلونی ؟ قال : ما شئت۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چارم شب گزر جانے کے بعد کھڑے ہو کر فرماتے: اے لوگو! خدا کی یاد کرو۔ آئی راحفہ، اسکے بعد آتی ہے رادفہ، آئی موت ان چیزوں کے ساتھ جو اس میں ہیں۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں دعا بہت کیا کرتا ہوں۔ اس میں سے بطور درود شریف کس قدر مقرر کروں؟

|       |                           |                       |
|-------|---------------------------|-----------------------|
| ۶۴/۱  | باب الصلوۃ علی النبی ﷺ    | ۱۰۰۹۔ الجامع للترمذی  |
| ۵۵۰/۱ | ☆ المستدرک للحاکم         | المستند لاحمد بن حنبل |
| ۱۰۳/۵ | ☆ المعجم الکبیر للطبرانی  | التفسیر للبقوی        |
| ۲۰۹/۱ | ☆ المعجم الصغیر للطبرانی  | المصنف لعبد الرزاق    |
| ۲۹۸/۳ | ☆ اتحاف السادة للزبیدی    | مجمع الزوائد للہیثمی  |
| ۱۸۰/۱ | ☆ حلیۃ الاولیاء لابن نعیم | کنز العمال للمفتی     |
| ۱۳۲/۵ | ☆ المستند لاحمد بن حنبل   | ۱۰۱۰۔ المستدرک للحاکم |

فرمایا: جتنی چاہو۔ ذیل المدعا ۱۱۵

۱۰۱۱۔ عن حبان بن منقذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رجلاً قال : یا رسول اللہ ! اجعل ثلث صلواتی علیک ؟ قال : نعم ان شئت ، قال الثلثین ، قال : نعم ، قال : فصلاتی کلها ؟ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اذن ینکفیک اللہ ما اھمک من امر دنیاک و آخرتک ۔

حضرت حبان بن منقذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں اپنی تہائی دعا حضور کیلئے کرتا ہوں۔ فرمایا: اگر تو چاہے۔ عرض کی: دو تہائی، ہاں! عرض کی: کل دعا کے عوض درود مقرر کرتا ہوں فرمایا: ایسا کرے گا۔ تو خدا تیرے دنیا و آخرت کے سب کام بنادے گا۔

(۱)۔ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

پیشک درود سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے دعا ہے۔ اور جس قدر اس کے فوائد و برکات مصلیٰ پر عائد ہوتے ہیں ہرگز اپنے لئے دعا میں نہیں بلکہ ان کیلئے دعا تمام امت مرحومہ کیلئے دعا ہے۔ کہ سب انہیں کے دامن دولت سے وابستہ ہیں۔

سلامت ہمہ آفاق در سلامت تست۔ ذیل المدعا ۱۱۶

۱۰۱۲۔ عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ان اولی الناس ہی یوم القیامۃ اکثرہم علی صلوۃ۔

الزلال الالقی ۱۷۳

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن مجھ سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جو مجھ پر زیادہ درود

|       |                             |   |        |   |                          |        |
|-------|-----------------------------|---|--------|---|--------------------------|--------|
| ۱۰۱۱۔ | السند لاحمد بن حنبل ،       | ☆ | ۱۶۴/۶  | ☆ | المعجم الکبیر للطبرانی ، | ۳۵/۴   |
|       | مجمع الزوائد للہیثمی ،      | ☆ | ۱۶۰/۱۰ |   |                          |        |
| ۱۰۱۲۔ | المعجم الکبیر للطبرانی ،    | ☆ | ۲۲/۱۰  | ☆ | جمع الحوامع للسيوطی      | ۶۳۳۹   |
|       | فتح الباری للعسقلانی ،      | ☆ | ۱۶۷/۱۱ | ☆ | التفسیر للبیہقی ،        | ۲۷۱/۵  |
|       | الترغیب و الترہیب للمنذری ، | ☆ | ۵۰۰/۲  | ☆ | المصنف لابن ابی شیبہ ،   | ۱۱۳/۱۱ |
|       | امالی الشحری ،              | ☆ | ۱۳۰/۱  | ☆ | المحلی للعراقی ،         | ۳۱۱/۱  |
|       | شرف صحابہ الحدیث للعطیہ ،   | ☆ |        |   |                          |        |



۱۰۱۳۔ عن ابی امامۃ الباہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اکثرُوا من الصلوٰۃ علی فی کل یوم جمعة ، فان صلوٰۃ امتی تعرض علی فی کل یوم جمعة ، فمن کان اکثرهم علی صلوٰۃ کان اقربهم منی منزلة۔

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر ہر جمعہ کے دن کثرت سے درود پاک پڑھو کہ میری امت کا درود مجھ پر پیش ہوتا ہے۔ تو جو مجھ پر کثرت سے درود پاک پڑھیں گے وہ مجھ سے قریب رہے گا۔ ۱۲م

(۳) درود شریف اور دیدار رسول ﷺ

۱۰۱۴۔ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : من صلی علی روح محمد فی الارواح و علی جسده فی الاجساد و علی قبرہ فی القبور رأی فی منامہ ، و من رأی فی منامہ رأی یوم القيامة ، و من رأی یوم القيامة شفعت له ، و من شفعت له شرب من حوضی و حرم اللہ جسده علی النار۔

حضور پر نور سید یوم النور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ارواح میں اور جسم اطہر پر اجسام میں اور قبر النور پر قبور میں، درود بھیجے وہ مجھے خواب میں دیکھے اور جو خواب میں دیکھے مجھے قیامت میں دیکھے گا اور جو مجھے قیامت میں دیکھے گا میں اسکی شفاعت فرماؤں گا اور جس کی میں شفاعت فرماؤں گا وہ میرے حوض کریم سے پئے گا اور اللہ عزوجل اسکے بدن پر دوزخ حرام فرمائے گا۔ اللہ ارزقنا بحامہ عندک۔ آمین۔

﴿۱﴾۔ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علماء فرماتے ہیں: یوں درود شریف پڑھو، اللہ صلی علی روح سیدنا محمد

|                                 |         |                                     |
|---------------------------------|---------|-------------------------------------|
| ۱۰۱۳۔ السنن الکبریٰ للہیثمی،    | ☆ ۲۴۹/۳ | الترغیب والترہیب للمنذری ۵۰۳/۲      |
| التفسیر للطبری،                 | ☆ ۸۴/۳  | ارواء الغلیل للالبانی، ۳۳/۱         |
| المستدرک للحاکم،                | ☆ ۴۲۱/۲ | الدر المختور للسيوطی ۳۳۲/۶          |
| المستف لعمد الرزاق، ۵۳۳۸، ۲۰۵/۳ | ☆       | عمل الیوم و اللیلة لابن المثنی، ۳۷۳ |
| الکامل لابن عدی،                | ☆ ۷۴/۳  |                                     |
| ۱۰۱۴۔ الدر المنظم لابی القاسم،  | ☆       |                                     |

فی الارواح ، اللهم صلی علی جسد سیدنا محمد فی الاجساد ، اللهم صلی  
علی قبره سیدنا محمد فی القبور۔ فتاویٰ رضویہ ۱۵۹/۳

### (۴) درود پاک حضور کی بارگاہ میں پیش ہوتا ہے

۱۰۱۵۔ عن عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : سمعت رسول اللہ صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول : ان اللہ تعالیٰ ملکا اعطی اسماع الخلاق کلہا قائم  
علی قبری الی یوم القیامۃ ، فما من احد یصلی علی صلوۃ الا ابلغنیہا۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: بیشک اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے جسے خدا نے تمام جہاں کی بات سن  
لینے کی طاقت عطا کی ہے۔ وہ قیامت تک میری قبر پر حاضر رہیگا جو مجھ پر درود بھیجے گا یہ مجھ سے  
عرض کریگا۔

۱۰۱۶۔ عن ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اکثرُوا الصلوۃ علی ، فان اللہ تعالیٰ و کل لی ملکا عن  
قبری فاذا صلی علی رجل من امتی قال لی ذلک الملک : یا محمد ، صلی اللہ  
علیک و سلم ، ان فلان بن فلان یصلی علیک الساعة۔

امیر المؤمنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر درود بہت بھیجو کہ اللہ تعالیٰ نے میرے مزار پر ایک  
فرشتہ متعین فرمایا ہے۔ جب کوئی میرا امتی مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ مجھ سے عرض کرتا ہے: یا  
رسول اللہ! فلاں بن فلاں نے ابھی ابھی حضور پر درود بھیجی ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

فتاویٰ رضویہ ۲۴۰/۳



|       |                                    |   |                               |
|-------|------------------------------------|---|-------------------------------|
| ۱۰۱۵۔ | الترغیب و الترہیب للمنذری ، ۴/۲۹۹  | ☆ | جمع الحوامع للسيوطی ، ۱۹۴۸    |
|       | الجامع الصغیر للسيوطی ۱/۱۴۲        | ☆ | میزان الاعتدال للذہبی ،       |
| ۱۰۱۶۔ | کنز العمال للمصنف ، ۱/۲۱۸۱ ، ۱/۴۸۴ | ☆ | السنن الکبریٰ للہیثمی ، ۳/۲۴۹ |
|       | الترغیب و الترہیب للمنذری ، ۴/۲۹۹  | ☆ | معجم الزوائد للہیثمی ، ۲/۱۴۴  |